Presented by: https://jafrilibrary.com

یہ کتاب برقی شکل میں نشرہوئی ہے اور شبکہ الامامین الحسنین (علیہما السلام) کے گروہ علمی کی نگرانی میں تنظیم ہوئی ہے

Presented by: https://jafrilibrary.com

تفسیر راہنما

قرآنی موضوعات اور مفاہیم کے بارے میں ایک جدید روش

پہلی جلد

مؤلف: آیت اللہ ہاشمی رفسنجاني

اور

مرکز فرہنگ و معارف قرآن کے محققین کی ایک جماعت

مترجم: معارف اسلام پبلشرز

ناشر:نور مطاف

جلد: اول

اشاعت:اول

تاریخ اشاعت: رجب ۱۴۲۳ھ_ق

Web :www.maaref-foundation.com

Email :info@maaref-foundation.com

جملہ حقوق طبع بحق معارف اسلام پبلشرز محفوظ ہیں_

Presented by: https://jafrilibrary.com

كتاب انزلناه اليك لتخرج الناس من الظلمات الي النور باذن ربهم الى صراط العزيز الحميد (ابراہیم ۲)

ہم نے کتاب کو آپ کی طرف نازل کیا تا کہ آپ انسانوں کو ظلمتوں سے نور کی طرف نکال کے لے جائیں، ان کے پروردگار کے حکم سے، صاحب عزت و قابل تعریف پروردگار کے راستے کی طرف۔ اس صحیفے یا کتاب کے بارے میں جو سرور کائنات، الہی سفیروں میں سب سے اشرف و برترین شخصیت، خاتم الانبیاء علیہ السلام محمد مصطفی (ص) کا عظیم ترین معجزہ ہے کیا تحریر کیا جاسکتا ہے؟ قرآن کریم ایسی کتاب ہے جو زندگی کے تمام میدانوں میں بے مثل و بے نظیر ہے۔ اس کی عمل داری اور حکومت کی حدیں لا محدود ہیں۔ اس کی فصاحت و بلاغت کا کوئي مقابلہ نہیں اور نہ ہی اس کے معانی و معارف کے بے کراں سمندر کے لئے کسی خاتمے یا اتمام کا کوئي نقطہ متعین کیا جاسکتا ہے۔ اس کا مقابلے کی دعوت دینا۔ "فاتوا بسورة من مثله و ادعوا من استطعتم من دون الله" (یونس ۳۸) [۱]

یہ دعوت بہت وسیع اور ہمہ گیر ہے جو زمان و مکان کی حدود سے ماوراء ہے۔ بتوں کے فریب کی دنیا کا رہنے والا بشر اور توہم پرست انسان اس کے مقابلے کی سکت نہیں رکھتا۔ جدید تہذیب کے علمی غرور کا فریفتہ شخص بھی اس کے مقابلے میں کمزور و ناتواں اور بے بس ہے۔

قرآن نے جس طرح زمانہ جاہلیت کے انسانوں کو دعوت دی اور اپنا مجذوب قرار دیا اسی طرح آج ستاروں پر کمندیں ڈالنے والے اور نیلگوں آسمان پر اپنی فتح کے جھنڈے گاڑنے والے انسان کو اپنی طرف تفکر و تدبر کی دعوت دے رہا ہے۔ اُس زمانے میں لوگ فوج در فوج آئے اور قرآن کے دلدادہ و گرویدہ ہوگئے۔ آج بھی محققین، دانشمند اور صاحبان بصیرت کی ایک کثیر تعداد قرآن حکیم کے مطالعات اور اس میں غور و فکر سے اس کی عاشق و شیدائي ہوتی جارہی ہے۔ اگر اس دور کے انسانوں نے قرآن کے لئے اپنی زندگیاں صرف کیں تو آج بھی منصف مزاج لوگ قرآنی معارف و حقائق کے سامنے سر تسلیم ہوئے جاتے ہیں۔ اگرچہ آج اسلام و قرآن کے خلاف پر اپیگنڈے کا وسیع جال بچھایا گیا ہے۔ دھمکیاں، دھونس، دھاندلی، زر، زور اور مکر و فریب کا بازار خوب گرم ہے لیکن اس کے باوجود پوری دنیا میں قرآنی معارف کے ادراک و معرفت کے لئے لوگوں کا ایک سیلاب ہے جو دینی اور علمی مراکز کی طرف عشق و شیفتگی کے ساتھ امڈا چلا آرہا ہے۔ قرآن کریم کی بارگاہ میں یہ فریفتگی اور اظہار محبت در حقیقت امام صادق علیہ السلام کے اس فرمان کی تصدیق ہے۔

---

۱) پس اس کی ایک سورۃ کی ہی مثل لے آؤ اور جس جس کو اللہ کے علاوہ مدد کے لیئے بلانا چاہتے ہو دعوت دو۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

"ان اللہ تبارك و تعالی لم یجعله لزمان دون زمان و لناس دون ناس فهو فی کل زمان جدید و عند کل قوم غض الی یوم القیامه" (کافی ج/۲ص ۱۸۰)[1] اس صحیفہ الٰہی کی جاذبیت، دلربائی، استحکام، پائیداری اور بقا کی حقیقی دلیل و سبب کیا ہے ؟ بالاجمال یہ کہا جاسکتا ہے کہ قرآن وہ واحد کتاب ہے جو مطلق، لامحدود عصمت کی مالک ہے۔ وہ کتاب ہے جو ہر طرح کی تحریف اور انحراف سے محفوظ ہے۔ البتہ اس امر کی دلیل اس کتاب کا معجز نما کلام ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:۔"انا نحن نزلنا الذکر و انا له لحافظون (حجر۹)[2] اگر تورات اور انجیل کا سرسری جائزہ لینے کے لئے ان کی ورق گردانی کی جائے تو واضح ہوجاتا ہے کہ بہت کم معارف اور حقائق ہیں جن میں تحریف نہیں کی گئی ورنہ اکثر موضوعات میں دست برد کرکے انہیں آلودہ کردیا گیا ہے۔ ان میں موجود بہت سارے سست، غیر صحیح، خلاف عقل اور خلاف فطرت مطالب آنکھوں کو حیرانی و پریشانی میں مبتلا کردیتے ہیں۔ اسی طرح علمائے اہل کتاب کی طرف سے ہونے والی جرح و تنقید کو اگر ملاحظہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ تنقیدات اور کتاب مقدس کے متون کی عدم حجیت پر دلالت کرنے والے مطالب اصل کتاب سے کئی گنا زیادہ ہیں۔ اس کے برخلاف گزشتہ صدیوں میں کئی افراد اور مراکز ایسے رہے ہیں جنہوں نے قرآن کریم میں شک و تردید اور جرح و تنقید کی راہیں ہموار کرنے کی کوشش کی لیکن اس کے باوجود آج تک کوئی ایک بات بھی قرآن میں خلاف عقل و فطرت تلاش نہیں کرسکے۔ یہی سبب ہے کہ قرآن حکیم اپنے قدیم و جدید مخاطبین کو ایک اعتماد بخشتا ہے۔ اس طرح ہر روز اس کے لفظی اور معنوی معجزات آشکارتر ہوتے جاتے ہیں۔ آج انسانی معاشروں کے لئے ایک چیز درد و رنج کا باعث ہے۔ اس کے باعث ہر روز بشر کی خفت و خواری اور حیرت میں اضافہ ہورہا ہے۔ یہ چیز دنیا کے قانون ساز اداروں پر قائم دردناک اور پریشان کن حالت ہے۔ اسی طرح وہ دساتیر ہیں جو ان مراکز سے بن سنور کے نکلتے ہیں۔ یہ دساتیر نہ فقط انسان کے اضطراب کو کم نہیں کرتے بلکہ اغراض و خواہشات کا مجموعہ ہونے کی وجہ سے ہاتھ کی ہتھکڑیاں اور پاؤں کی بیڑیاں بن چکے ہیں۔ انہوں نے کرہ ارض کے باسیوں کو سختیوں اور اسارت میں مبتلا کر رکھا ہے۔ اس امر کی زندہ دلیل یہ ہے کہ انسان کے بنائے ہوئے ایسے قوانین میں ترمیم و تغییر کے لئے روزانہ کمیٹیاں تشکیل دی جاتی ہیں۔

---

۱) اللہ تبارک و تعالی نے قرآن کریم کو نہ تو کسی خاص زمانے کے لئے قرار دیا ہے اور نہ ہی کسی خاص قوم کے لئے پس یہ قیامت تک کے لئے ہر زمانے میں جدید ہے اور ہر قوم کے نزدیک تر و تازہ رہے گا۔

۲) یقیناً ہم ہی اس کتاب کو نازل کرنے والے ہیں اور ہم ہی یقینا اس کے محافظ ہیں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

انسان کے بنائے ہوئے آئین میں جو کمزوری و اضمحلال پایا جاتا ہے اسی بنا پر ان کو صرف آخر تصور نہیں کیا جاسکتا۔ انسانی کی بنیادی ضروریات کے عظیم خلا کو ایسے کارآمد اور جاوداں قوانین کا مجموعہ پُر کرسکتا ہے جو مادی اور معنوی ضروریات کی تکمیل اور نشو ونما کرسکتا ہو۔ قرآن حکیم ایک کامل اور جامع صحیفہ ہونے کی وجہ سے بہت پر امید اور باطمینان لہجے میں ارشاد فرماتا ہے:"لا رطب و لا یابس الا فی کتاب مبین" (انعام ٦)[1] "وما فرطنا فی الکتاب من شیئ" (انعام ٣٨)[2] بالکل اسی تناظر میں رسول گرامی اسلام (ص) کا یہ ارشاد ہے: " فاذا التبست علیکم الفتن کقطع اللیل المظلم فعلیکم بالقرآن فانه شافع مشفع و ما حل مصدّق و من جعله امامه قاده الی الجنة و من جعله خلفه ساقه الی النار" (کافی ج/٢ ص ٥٩٩)[3] پس کوئی راستہ ہی نہیں مگر یہ کہ قرآن کی پناہ لی جائے اور اسی کو تھام لیا جائے۔ پس اگر دنیا قرآن کا رخ کرے اور مسلمان اس کی طرف لوٹ آئیں تو اُس وقت بد نظمیوں میں انسجام پیدا ہوجائے گا اور پریشانیاں برطرف ہوجائیں گی۔ قرآن حکیم پر اس توجہ اور راہ بازگشت کی طرف امام علی علیہ السلام اس طرح اشارہ فرماتے ہیں۔ " ذلك القرآن فاستنطقوه" (کافی ج/٢ ص ٥٩٩)[1] اس کا معنی یہ ہے کہ وہ ذمہ دار علماء جو استعداد رکھتے اور تحقیقی و تخلیقی صلاحیتوں کے مالک ہیں روزمرہ کی مشکلات، مسائل اور تقاضوں کی بنیاد پر قرآن حکیم کی تشریح و تفسیر بیان کریں۔ ان علماء کو چاہیئے کہ اس بحر بیکراں میں غوطہ زنی کریں اور اسلامی و انسانی معاشروں کے دردوں کا مداوا تلاش کریں۔ یہ امر اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ علم تفسیر اور فقہی ابحاث میں اجتہاد ایک دائمی اور پرثمر جد و جہد کی شکل اختیار کرجائے۔ اگر ایسا ہوجائے تو اس الٰہی دسترخوان کی عظیم، بھرپور اور لایزال نعمتوں کے ذریعے عصر حاضر کی مشکلات کا وافی و شافی حل تلاش کیا جاسکتا ہے۔ تفسیر راہنما کے عظیم مؤلف کی شخصیت اگرچہ محتاج تعریف و تعارف نہیں ہے تاہم مندرجہ ذیل دو عناوین کے تحت بعض اہم مطالب کا ذکر کیئے دیتے ہیں۔

الف: مؤلف

١۔ تفسیر راہنما کے بزرگوار اور نکتہ شناس و نکتہ سنج مؤلف حضرت آیت اللہ ہاشمی رفسنجانی (دام ظلہ) ہیں۔

---

١) کوئی خشک و تر ایسا نہیں جس کا بیان کتاب مبین میں نہ ہو۔ ٢) ہم نے کوئی بھی چیز کتاب میں اٹھا نہیں رکھی۔

٣) جب فتنے سیاہ راتوں کی مانند تم پر ٹوٹ پڑیں تو ضروری ہے قرآن کی پناہ لو کیونکہ اس کی شفاعت قبول کی جانے والی ہے اور اس کی شکایت تصدیق شدہ ہے جس نے اس کو اپنا امام قرار دیا تو اسے جنت کی طرف راہنمائی کرے گا اور جو (اسکا امام بنایعنی) اسے پس پشت ڈال دے تو اسے جہنم کی طرف دھکیل دے گا۔

٤) یہ قرآن ہے پس اس سے گفتگو کرو

Presented by: https://jafrilibrary.com

آپ تقریباً گزشتہ ساٹھ سال سے اپنی اعلی صلاحیتوں، روشن ذہنیت و ذکاوت کے ہمراہ بلافاصلہ اسلامی و قرآنی علوم کی تحقیق و تالیف میں مشغول ہیں_ آپ نے اپنے زمانے کی شہرہ آفاق شخصیات اور اساتذہ مثلاً آیت اللہ العظمی بروجردي، حضرت امام خميني، صاحب تفسیر المیزان علامہ طباطبائي وغیرہم سے کسب فیض کیا_ آپ کے دوستوں کی فہرست میں شہید مطهري، شہید بہشتي، شہید باہنر اور رہبر معظم حضرت آیت اللہ خامنہ ای (دام ظلہ العالي) جیسی باکمال شخصیات ہیں_ ان دو خصوصیات کے علاوہ انتھک جد و جہد، اعلی انتظامی صلاحیت، طاقت فرسا لیکن منظم و منسجم کوششیں اور بالخصوص توفیقات پروردگار نے آپ کی شخصیت کو نابغہ روزگار ہستی میں تبدیل کردیا ہے_

۲_ آپ کی ایک دوسری خصوصیت جو اس کتاب کی تالیف او رتدوین میں بہت مؤثر رہی وہ آپ کی مختلف عملی میدانوں میں اسلامی انقلاب سے پہلے اور بعد میں دنیا کے مختلف ممالک کے سفرہیں_ اسی طرح مملکت اسلامی کے مختلف اعلی سیاسی، معاشرتي، ثقافتي اور اقتصادي عہدوں پر فائز ہونا ہے اس کا فائدہ اور نتیجہ یہ نکلا کہ آپ عالم اسلام بالخصوص ایران اسلامی کی مشکلات سے واقفیت حاصل کریں_ دوسری اہم چیزیہ کہ آپ نے اسلام کی عملی صورت اور احکام قرآن کو نافذ کرنے کا عملی تجربہ حاصل کیا_ اس طرح اس راہ میں حائل مشکلات کو نزدیک سے لمس کیا_ ان تجربات نے کمک کی کہ کس طرح عالم اسلام کی جدید اور موجود مشکلات کا حل قرآن حکیم سے تلاش کریں_ پس یوں قرآن کریم کو فکری اور عملی میدان میں ظاہر کرنے کا موقع میسر آیا_

ب: تفسیر راہنما

تفسیر راہنما پر ایک سرسری نظر اس بات کو واضح کرتی ہے کہ موتیوں بھرا یہ خزانہ مختلف امتیازات اور خوبیوں سے معمور ہے_ البتہ یہاں ہم مختصر طور پرچند موارد کی طرف اشارہ کررہے ہیں_

تفسیر ترتیبی موضوعي:

تفسیر ترتیبی کی قدیم الایام سے ایک مقبولیت اور مقام رہاہے_ علمائے اسلام نے زیادہ تر اسی روش اور انداز کو اپنایا_ غالباً جب تفسیر کہا جائے تو فوری طورپر اسی روش کی تصویر ذہن میں ابھرتی ہے_ البتہ گزشتہ چند عشروں سے تفسیر موضوعی علماء و محققین کی توجہ کا مرکز بنی ہوئي ہے_ اس کے ابھی تک بہت زیادہ ثمرات و نتائج سامنے آئے ہیں جو قابل تعریف ہیں_ تفسیر راہنما پر پہلی نظر جو توجہ کا باعث بنتی ہے وہ یہ کہ مؤلف نے تفسیر ترتیبی کی روش کو اپنایا ہے

Presented by: https://jafrilibrary.com

اور عملی طور پر اسی پہ کاربند نظر آتے ہیں لیکن یہ بھی کہا جاسکتاہے کہ انہوں نے صرف اسی انداز پر اکتفا نہیں کیا اور نہ ہی تفسیر ترتیبی کو تفسیر موضوعی کی راہ میں رکاوٹ تصور کیا ہے۔ پس اس کتاب پر دوسری نظر دوڑائي جائے تو اسے تفسیر موضوعی بھی کہا جاسکتاہے کیونکہ اس اعتبار سے بھی کوئي کمی نظر نہیں آتی۔

تفسیر ماثور عقلي:

تفسیر ماثور جس کی بنیاد سنت نبوی (ص) اور اہل بیت علیہم السلام کی احادیث ہیں یہ بھی اسلام کی ابتدائي صدیوں کا ایک قابل قدر ورثہ ہے۔ یہ سرمایہ اپنی جگہ عظیم المرتبت ہے۔ بعض محققین کا یہ نکتہ نظر رہاہے کہ مصحف شریف کے اصلی مخاطبین سرکار دو جہاں پیامبر گرامی اسلام (ص) اور آئمہ معصومین (علیہم السلام) ہیں۔ پس ان محققین نے قرآن کریم کے ہم وزن کلمات یا احادیث سے آنکھیں نہ چرائیں بلکہ اپنا تمام تر ہم و غم اس طرح کی روایات کی تلاش کو قرار دیا۔ یہی وجہ ہے کہ اس طرح کی تفاسیر قاریان قرآن کو اطمینان بخش لگتی ہیں۔ اس تفسیر کے وسیع النظر مفسر نے دوسرے علماء کی طرح روایات پر انحصار کے ساتھ ساتھ عقل سے استفادہ کو یہاں قابل اجتماع سمجھا ہے۔ پس روش نگارش کو یوں منظم کیا ہے کہ عقل و نقل دونوں کہیں عدم التفات کا شکار نہ ہوجائیں۔ اس تفسیر میں ایک اور تخلیقی نوعیت کا کام کیا گیا ہے وہ یہ کہ مفسر نے ہر آیت سے مطالب کو اخذ کرتے ہوئے ماقبل اور مابعد کی آیات بلکہ تمام آیات کے تمام پہلوؤں پر بھی گہری نظر رکھی ہے۔ پس جزوی مطالب کو اخذ کرتے ہوئے ان کو کلی مفاہیم کے ساتھ مرتبط کیا ہے۔ گویا قرآنی آیات کے جہاں باطن کی طرف نظر دوڑائي ہے وہاں ظاہر کو نظر انداز نہیں کیا۔

چند اہم نکات:

۱)واضح رہے کہ آیات کا ترجمہ ہم نے حجۃ الاسلام والمسلمین جناب سید ذیشان حیدر جوادی صاحب کے قرآن حکیم کے ترجمہ سے انتخاب کیا ہے۔ لہذا اگر کہیں آیات کے تفسیری مطالب میں اختلاف رائے موجود ہو تو یہ تفاوت فطری نوعیت ہوگا۔

۲)ہر آیت کے آخر میں اور کتاب کے آخر میں اشاریوں کا نظام اردو حروف تہجی کی ترتیب سے مرتب کیا گیا ہے۔ مذکورہ انڈکسز میں عناوین دو طرح کے ہیں ایک اصلی عنوان اور پھر ہر اصلی عنوان کے ذیل میں فرعی عناوین ہیں۔ پوری کتاب میں فرعی عناوین کو البتہ حروف تہجی کی ترتیب سے تحریر نہیں کیا گیا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

۳)بعض تفسیری نکات ایسے بھی ہیں جن کی سند و دلیل آیات کے مذکورہ موارد میں نہیں ہے اور نہ ہی انہیں کلام کے لفظی مدلولات سے اخذ کیا جاسکتا ہے کہ انہیں موضوعاتی ادبی نکات سے ماخوذ قرار دیا سکے_ البتہ یہ نکات غیر لفظی عوامل جیسے خارجی و تاریخی قرات ، عقلی قرائن، الغاء خصوصیت کا احتمال، آیات کے مابین ارتباط و غیرہ سے ماخوذ ہیں_ پس ایسی صورت میں اس احتمالی نکتہ سے نہ تو چشم پوشی کی جاسکتی ہے اور نہ ہی اسے قرآن کریم کی طرف واضح اور قاطع نسبت دے سکتے ہیں_ لہذا ایسے احتمالی نکتہ کے سامنے(*) کی علامت لگادی گئي ہے جو آیت سمجھنے کے لئے زیادہ تعقل و تفکر کی زمین فراہم کرتا ہے_

۴)تفسیر راهنما کا اردو ترجمہ آپ قارئین کے پیش خدمت ہے_ اس ترجمہ کو محققین اور عالم و فاضل افراد کے ایک گروہ نے انتہائي گہری نظر اور عمیق غور و تدبر سے انجام دیا ہے_ محققین کی یہ ٹیم اردو زبان سے آشنائي رکھنے کے علاوہ عربي، فارسی پر بھی تسلط رکھتی ہے_ علاوہ بر این ان افراد نے پوری دیانت اور سعی و کوشش کے ساتھ کتاب کے مفاہیم و مطالب کو اردو زبان کے قالب میں ڈھالا ہے_ انشاء اللہ یہ کتاب امید ہے کہ شریعت مقدسہ اسلام کے پیروکاروں کے ہاں مقبول و منظور نظر واقع ہوگی_ تا ہم یہ ادارہ اہل فکر و نظر کی اصلاحی و تعمیری آراء کا خندہ پیشانی سے استقبال کرے گا_ معارف اسلام پبلشرز کی جانب سے ابھی تک جو قلمی خدمات انجام دی گئي ہیں یہ اسلامی معارف کے علمی و ثقافتی مرکز سے مربوط ہیں_ یہ مرکز حضرت آیت اللہ طاہری خرم آبادي (مدظلہ) کے زیر نظر کام کر رہا ہے_ مذکورہ تفسیر کی اہمیت کے پیش نظر اسے ترجمہ کے لائق سمجھاگیا_ لہذا ہم نے اسے اردو کے قالب میں ڈھالنے کی سعی کی ہے اور اس پر خدائے رحیم و متعال کی بارگاہ اقدس میں شکر گزار ہیں_ آخر میں ہم "مرکز فرہنگ و معارف قرآن" کے محققین اور فاضل شخصیات کے شکر گزار ہیں جنہوں نے اس تفسیر کی ترتیب و تنظیم اور تدوین میں بنیادی کام کیا_ اسی طرح مترجمین اور مصححین کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے تہہ دل سے اس مسئلے میں ہماری معاونت فرمائي_ خصوصاً جناب حجۃالاسلام سید نجم الحسن نقوی جنہوں نے اس پہلی جلد کے ترجمہ و تصحیح کے امور انجام دیئے_ یہاں سے ہم آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہیں گے تاکہ آپ اس تفسیر کے مفسر اور اس تألیف کے مراحل سے زیادہ آشنائي حاصل کریں_ اس کے لئے اس "پیش لفظ" کی طرف رجوع کریں جو خود مؤلف محترم نے تحریر فرمایا ہے_

الحمدللہ اولاً و آخراً

معارف اسلام پبلشرز

Presented by: https://jafrilibrary.com

مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس پہلی جلد کی اشاعت کے ساتھ ہی جو قرآنی مفاہیم تک پہنچنے کے لیئے کلیدی کتاب تدوین کرنے کا راستہ ہموار کرے گی مجھے اپنی دیرینہ آرزوئیں پایہ تکمیل تک پہنچتی نظر آرہی ہیں یہ آرزوئیں عرصہ دراز (یعنی معارف اسلامی کے حصول و تحقیق کے زمانہ سے میرے افکار و روح میں سرایت کئے ہوئے تھیں ۔

میں نے اسی زمانے میں محسوس کیا کہ قرآن کریم جو لوگوں کے لیئے خدا کی تجلیات کا مقام، میزان قسط و عدالت اور ہدایت کا محور ہے معاشرے میں متروک و اجنبی ہے ۔ امت مسلمہ کے انفرادی و معاشرتی دردوں کا مداوا کرنے کے لیئے شفا بخش شہد کے متلاشی افراد، اسی طرح محققین کے لیئے اس سے استفادہ کرنے میں مشکل و دشواری ہوتی ہے تو اس سے مجھے بہت دکھ پہنچتا اور میں اندر ہی اندر کڑھتا رہتا ۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا کہ کسی ایک موضوع کے بارے میں قرآن کریم کی رائے معلوم کرنے کے لیئے مجھے چار و ناچار تمام قرآن کا مطالعہ کرنا پڑتا پھر کسی اور موضوع پر تحقیق کرتے وقت یہی کام دوبارہ انجام دینے پر مجبور ہوتا ۔ اس کے نتیجے میں ہر موضوع کے متعلق تحقیقی کام انتہائی طویل فرصت کا طالب ہوتا اور یوں تحقیق کی رفتار بہت سست پڑجاتی ۔

مجھے اس پر بہت افسوس تھا کہ بالآخر امت مسلمہ نے صدیاں گذر جانے کے باوجود کما حقہ اس کتاب کو جو لوگوں کے ساتھ خدا کا عہد اور انسانی معاشرے کے جسمانی و روحانی امراض کا حقیقی و بابرکت علاج ہے اس کی حکمت و عظمت کے مطابق ایک شائستہ اہمیت کیوں نہیں دی گئی؟ اس طولانی مدت کے دوران ایک قرآنی انسائیکلوپیڈیا تدوین کیوں نہیں ہوا تاکہ معرفت و حکمت کے متلاشی، نور و ہدایت کے طالب اس سے باآسانی استفادہ، روح کی تسکین، قلب کی شفا اور اطمینان خاطر پیدا کر سکیں ۔ البتہ جو کچھ بیان کیا ہے اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ اس دوران کوئی کام ہی نہیں ہوا بلکہ مقصد یہ ہے کہ جو کچھ انجام پاچکا ہے اور تا بحال سامنے آیا ہے اور جو کچھ ہونا چاہیئے تھا اس میں بہت زیادہ فاصلہ ہے ۔

ہر عصر کے مسلمان محققین اور دانشمندوں نے اسی زمانے کے علوم و معارف کی سطح کے مطابق جو تفاسیر تدوین کی ہیں ہمارے پاس موجود گراں بہا خزانہ ہیں ۔ لیکن ان منابع سے استفادہ کے لیئے بہت زیاد وقت درکار ہوتا ہے اور طاقت فرسا کام ۔ پھر محقق کے ذہن میں ہمیشہ یہ کھٹکا موجود رہتا ہے کہ وہ تمام پہلوؤں سے قرآن کے نظریہ تک نہیں پہنچ سکا ۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

اسی طرح تفصیل الآیات ، المعجم المفہرس اور الجامع لمواضیع الآیات و غیرہ جیسی موضوعی تفسیریں اور الفاظ و معانی کی راہنمائي والی کتب محققین کی تمام ضرورتوں کو پورا نہیں کرتیں ـ

احساس ذمہ داری :

اسی زمانے میں میرے ایک فاضل دوست جنہوں نے چند موضوعات پر قرآنی تحقیق انجام دی اور برسوں اس پر محنت کی تھی ایک سفر کے دوران تدوین شدہ تمام تحقیقی یادداشتیں گم کر بیٹھے ـ یہ چیز میرے اور باقی دوستوں کے لیئے بہت رنج کا باعث بنی ـ اس طرح میں نے قرآن کریم میں تحقیق کی راہ ہموار کرنے ، قرآن سے دریافت شدہ مطالب و مفاہیم اور نظریات میں مزید تیزی و استحکام پیدا کرنے اور ایک مذہبی و علمی ماحول یا سماج سے یہ کمی پورا کرنے کے لیئے اقدام کرنا اپنے اوپر فرض سمجھا ـ یہ شدید ظلم و استبداد کا دور دورہ تھا ـ ہماری بہت ساری محنتیں اور وقت اس کے خلاف جد و جہد میں گذر جاتا لہذا اس مقدس احساس اور عظیم آرزو کو عملی جامہ پہنانے کا مناسب موقع نصیب نہیں ہوتا تھا ـ اس دوران جب بھی جیل میں ڈالا جاتا تو پوچھ گچھ اور تفتیش کی مدت گذارنے کے بعد ہمیشہ اس نہایت اہم کام کے انجام دینے کی فکر میں رہتا عام طور پر ہیجان ، جوش و جذبہ اور اضطراب انسان سے غور و فکر اور تحقیق کا امکان چھین لیتا ہے اور میں تو اکثر قید تنہائي میں ہوتا جہاں تحقیق کے وسائل بالکل میسر نہ ہوتے تھے پس اس کم مدت کے دوران اتنی فرصت نہ ہوتی کہ یہ خواہش پایہ تکمیل تک پہنچا سکوں ـ میں نے چند مرتبہ تفتیش اور قید تنہائي کے دوران اپنے پاس موجود قرآن کریم سے استفادہ کرتے ہوئے مختلف موضوعات منجملہ اشرافیہ، صبر اور جہاد پر تحقیقی کام کیا ـ ان دنوں میرا اکثر وقت قرآن حفظ کرنے میں صرف ہوتا ـ میں چار دفعہ گرفتار ہوا لیکن قید کی مدت کم تھي ـ بہر حال جتنی مدت (۱٦ مہینے) جیل میں رہا مجموعی طور پر ۲۵ پارے حفظ کیئے ـ البتہ افسوس ہے کہ اب وہ منظم و مرتب صورت میں میرے ذہن میں محفوظ نہیں رہے ـ یہ یادداشتیں بیان کرنے کا مقصد قرآن سے اپنے عشق لگاؤ اور وہ احساس ذمہ داری تھی جو قرآن حکیم کی نسبت میرے وجود میں تھی ـ وہ کتاب جو تمام اہل قبلہ کی نظر میں اسلامی بلکہ انسانی معارف کا بنیادی ترین ، غنی ترین اور معتبر ترین منبع ہے ـ جو کتاب عدل و انصاف، کتاب حکومت و نظم فیصلہ کرنے والی اور کتاب حکمت ہے ـ

Presented by: https://jafrilibrary.com

وہ کتاب کہ جس کے بارے میں ارشاد ہے "لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ و لامن خلفہ تنزیل من حکیم حمید " حم السجدہ۔۴۲[۱] لیکن افسوس کہ اسلامی معاشروں میں اس قدر عزت و احترام کے باوجود یہ اجنبی و ناشناختہ ہے۔ بالآخر میری دعا قبول ہوئی اس منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے اور دیرینہ آرزو کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لیئے بہترین موقع اور کافی فرصت نصیب ہوئی۔ ۱۳۵۴ھ۔ش (ایرانی کیلنڈر کے مطابق) میں انقلابی جد و جہد کے دوران ایک سفر سے واپسی پر مجھے ساواک کے گماشتوں نے گرفتار کر لیا۔ پوچھ گچھ کے ابتدائی مراحل میں ہی اس وقت کے خاص حالات اور بعض دستاویزی ثبوت ایسے تھے جن کے پیش نظر مجھے اندازہ ہوگیا تھا کہ اس دفعہ قید کی مدت خاصی طولانی ہوگی۔ لہذا میں نے (کلید قرآن) کے عنوان سے تحقیق انجام دینے کا مصمم ارادہ کرلیا۔ اگرچہ شکنجوں کی وجہ سے میں بری طرح زخمی تھا اور میری بدنی قوت مضمحل ہوچکی تھی۔ لیکن یہ کام شروع کرنے کے لیئے میرا حوصلہ بلند اور کافی حد تک پُر نشاط تھا۔

میں نے "مشترکہ کمیٹی" میں ساواک کے کارندوں سے ایک قرآن مانگا لیکن انہوں نے ایسا کرنے سے انکار کردیا۔ کیوں کہ انہیں علم تھا کہ قید تنہائی میں قرآن بہترین انیس وساتھی ہے اور مختلف رنج و الم، مشکلات اور تنہائیوں کی تلافی کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

میرے اختیار میں قرآن کا نہ ہونا اس بابرکت عمل کو شروع کرنے کے لیئے میرے ارادہ میں کسی قسم کی رکاوٹ کھڑی نہ کرسکا میں نے اپنی یادداشت سے مدد لی کیونکہ ان دنوں اکثر و بیشتر آیات لفظ و ترتیب کے ساتھ میرے ذہن میں محفوظ تھیں۔ توفیق الہی بھی شامل حال ہوئی اور اچھے نتائج حاصل ہوئے۔ اگرچہ میرے پاس لکھنے کا کوئی وسیلہ نہیں تھا تا ہم میں نے اپنے ذہن کے صفحات پر قرآنی مطالب و مضامین کا اچھا خاصہ ذخیرہ منظم طریقے سے محفوظ کرلیا تھا۔

مورد نظر اہداف سے ہم آہنگ اس کام کا ایک کلی منصوبہ مکمل طور پر میرے ذہن میں نقش ہوچکا تھا۔ سپیشل پولیس کی حراست میں ایک ماہ تک یہ کام اسی طرح انجام پاتا رہا جبکہ میں ایک سطر بھی تحریر نہ کرسکا۔ بہر حال تفتیش کی مدت ختم ہوئی مجھے حوالات سے "اوین" جیل میں منتقل کردیا گیا۔ جہاں مجھے رکھا گیا وہاں جناب طالقانی، جناب منتظری، جناب مھدوی کنی، جناب لاہوتی، جناب انواری، جناب ربانی شیرازی، جیسے بہترین دوست اور انقلابی جد و جہد میں شریک افراد پہلے سے موجود تھے جبکہ چند دنوں بعد جناب کروبی، جناب موحدی ساوجی، جناب عراقی شھید، جناب عسکر اولادی اور کچھ دوسرے لوگ ہمارے ساتھ آن ملے۔

---

۱) باطل اس کے نہ تو سامنے سے آسکتا ہے اور نہ ہی عقب سے (یہ کتاب) حکیم و حمید ذات کی جانب سے نازل ہوئی ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

یہ انتہائي اہم شخصیات کا اکٹھ تھا ۔ تفتیش کا زمانہ گذر چکا تھا لہذا ہمیں کسی قسم کا اضطراب یا پریشانی لاحق نہیں تھی ۔ چند کتابیں اور لکھنے کے وسائل بھی کہیں نہ کہیں سے مل گئے ۔ قید تنہائي کے مقابلے میں بیرق کا ماحول تحقیق اور غور و فکر کے لیئے انتہائي مناسب تھا الغرض قرآن سے جس چیز کی تلاش میں تھا اسکی تکمیل کے لیئے ہر چیز میسر تھی ۔ خدا کی نعمت اور حجت مجھ پر تمام تھی اس کے مقابلے میں اس فرصت کو غنیمت سمجھتے ہوئے میں نے خوب استفادہ کیا اور بہترین تحقیقی نتائج حاصل کیئے ۔ میں نے اپنا بیشتر وقت اس کام کے لیئے وقف کردیا ۔ میں قارئین کرام کے سامنے صحیح تصویر پیش نہیں کر سکتا ہوں کہ (خدا کی طرف سے) نصیب ہونے والی اس توفیق پر کس قدر خوش اور شکر گذار تھا ۔ اس جیل میں تمام مشکلات کے باوجود جو انس و محبت اور وابستگی قرآن سے پیدا ہوئي اور میں اپنے وجود میں جو نشاط ، جوش و جذبہ محسوس کرتا تھا اس پر دن میں کئي مرتبہ یہ الفاظ (این الملوک و ابناء الملوک) ترجمہ: (کہاں ہیں شہنشاہ اور ان کی آل اولاد) اپنے دل میں یا زبان پر دہراتا ۔ کام کی ابتدا میں میرے پاس تفسیر کی کتب نہ تھیں تا ہم کچھ عرصہ بعد یہ کتابیں بھی مل گئیں ۔

کام کی روش

نماز صبح اول وقت ادا کرنے کے بعد شروع ہو جاتا تھا اور تقریباً ظہر تک یہی کام انجام دیتا البتہ صرف ناشتہ، صبح کی مختصر ورزش اور دیگر ضروری امور کی انجام دہی کے لیئے اپنے کام سے جدا ہوتا ۔ (تا ہم جیل میں جن دنوں صفائي، برتن دھونا و غیرہ میرے ذمہ ہوتا تو وہ سارا وقت ہاتھ سے نکل جاتا جس کی بعد میں تلافی کرتا) سب جانتے تھے کہ ان اوقات میں مجھے کسی اور کام میں مشغول نہیں کرنا ۔ کبھی کبھار کسی مطلب کو سمجھنے کی خاطر دوسروں سے بحث مباحثے کی ضرورت پیش آجاتی تو الحمد للہ اس لحاظ سے بھی جیل میں کوئي کمی نہ تھی ۔ صرف آٹھویں پارے تک تفسیر مجمع البیان میرے پاس تھی اور سورہ انفال کے بعد تفسیر المیزان بھی مجھے مل گئي ۔ قرآن و تفسیر کے علاوہ تحریری وسائل میں سے صرف ایک قلم اور ۲۰۰ / اوراق پر مشتمل کاپی تھی بالآخر انتہائي ، مختصر اور ٹیلی گرافی صورت میں آمادہ کیئے گیئے انڈکسز سے ایسی بائیس (۲۲) کاپیاں مکمل طور پر بھر گئیں ۔ اگرچہ میرے پاس نہ فائل تھی اور نہ ہی کام کو سہل و آسان بنانے کے دیگر وسائل ; البتہ جو کچھ تھا وہ بھی کافی ثابت ہوا ۔ کم وقت اور جیل کے محدود وسائل سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کرنے اور تحریر شدہ نوٹس کو آسانی کے ساتھ باہر منتقل کرنے کے لیئے ان کا حجم کم تھا جس سے یہ انڈکس انتہائي چھوٹے ، مختصر ، ٹیلی گرافی صورت میں مرتب ہوتے تھے ۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

مثلاًایک آیت یا اس کے بعض حصے سے جو مطالب اخذ کرتا انہیں عنوانات کے ساتھ ایک جملہ میں لکھ لیتا ـ پہلے پہل تو کافی مشکل پیش آئي لیکن آہستہ آہستہ یہ عمل کافی آسان و رواں ہوگیا ـ کام کی روش مندرجہ ذیل تھي: انسان :تاریخ (گذشتہ تاریخ میں انسانی معاشرہ متحد اورہر قسم کے اختلافات سے خالی تھا)

وحدت: كان الناس امة واحد.....

معاشرہ : اختلاف :یا مثال کے طورپر ـ انبیاء ـ تبلیغ

بشارت : (انبیاء کی تبلیغ میں جزا و سزا اور بشارت و ڈرانے کا کردار)

ڈرانا : فبعث الله مبشرين و منذرين.....

پاداش (جزا)

کیفر (سزا)

جیساکہ آپ نے ملاحظہ فرمایا ان دو تین سطروں میں گیارہ نکات لکھے گئے ہیں اور ایک جملہ جو کئي ایک عنوانات کے ساتھ مربوط ہے اسکے ساتھ ہی متعدد نکات بھی تیار ہوگئے یوں عام طورپر کاپی کے ہر صفحہ پر تقریباً بیس نکات سماجاتے تھے ـ چونکہ ہر ورق کے دونوں طرف لکھتا تھا لہذا ہر دوسو اوراق کی کاپی ہزاروں نکات پر مشتمل ہوتی تھی ـ

البتہ یہ بات مسلم ہے کہ مضمون کے لیئے آخری متن میں اصلاح شدہ ، آسان فہم اورمناسب عبارتیں منتخب کی گئي ہیں ـ لہذا خدا کے کرم و احسانات اور قرآن کی نورانیت کی بدولت میرا ذہن و قلم ایسا ہوگیا تھا کہ ایک آیت کا مطالعہ کرتے ہی اس میں موجود مطالب و مضامین کا سائن بورڈ میرے ذہن میں روشن ہوجاتا اور میں فوراً انہیں کاپی میں درج کرلیتا ـ کچھ عرصہ کام کرنے کے بعد آقا فاکر بھی میرا ہاتھ بٹانے لگے ـ ہوایوں کہ وہ ایک الگ کاپی میں آیات کے نکات اور حوالے فہرست وار لکھتے تھے لیکن افسوس کہ قید خانے سے گھر منتقل ہوتے وقت وہ کاپی اور کاغذات کہیں کھو گئے ـ رفقاء اوردوستوں سے توقع ہے کے وہ اس کا کھوج لگا کے شائع کریں گے ـ

Presented by: https://jafrilibrary.com

عبا اور چادر:

ابتداء میں عدالت نے مجھے چھ سال کی قید سنائي۔ میں نے سوچا اس مرتبہ جیل میں اپنا کام مکمل کرلوں گا۔ لیکن جناب آیت اللہ خوانساری کی سفارش پر نظرثانی کرتے ہوئے میری سزا میں تین سال کی تخفیف کردی گئي۔ مجھے اندازہ ہوگیا کہ میں اپنا کام پایہ تکمل تک نہیں پہنچا سکوں گا۔ لہذا میں نے ان کاپیوں کو جیل سے باہر منتقل کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ ہمیشہ اس بات کی پریشانی رہتی تھی کہ کہیں میری تمام محنت و زحمت کا ما حصل ساواکیوں کے ہتھے نہ چڑھ جائے اور وہ اسے ضبط نہ کرلیں۔ کیوں کہ اس طرح کی تکالیف، رکاوٹیں اور کمینگی ہم نے بہت دیکھی تھی دوست احباب بھی اسطرح کے خدشات کا اظہار کرتے رہتے تھے۔ ادھر خدا نے بھی راہ نجات پیدا کردی جیل کی ملاقات کے دوران عام طورپر ہم شیشہ کے پیچھے سے انٹرکام پربات کیا کرتے تھے۔ لیکن آہستہ آہستہ یہ پابندیاں نرم پڑتی گئیں اور ہم خلاف معمول ملنے کے لیئے آنے والوں کے ساتھ آمنے سامنے بیٹھ کر ملاقات کرنے لگے۔ میں ہر ملاقات میں پریشانی واضطراب کے ساتھ اپنی عبا کے نیچے سے ایک آدھ یا چند ایک کاپیاں اپنی بیگم کے ہاتھ میں تھما دیتا وہ بھی اپنی مخصوص شجاعت کے ساتھ تمام خطرات مول لیتے ہوئے انہیں اپنی چادر میں چھپالیتی۔ میری بیگم جانتی تھی کے میرے کام کا ما حصل میرے لیئے اور ہمارے اسلامی معاشرے کے لیئے کس قدر اہمیت رکھتا ہے لہذا وہ اسے جیل سے باہر لے جاتیں اور خدا کا شکر ہے کہ اس کے لطف و کرم سے کوئي خطرہ پیش نہ آیا۔

قید خانے سے باہر:

قید کے آخری سال اسلامی انقلاب کی تحریک اپنے عروج پر تھی انتہائي واضح طورپر نظر آرہا تھا کہ پہلوی حکومت کا منحوس نظام اب نابود ہونے والا ہے قیدیوں کو معاف کیا جارہا تھا۔ آخری دنوں میں بہت سارے قیدی ایسے بھی تھے جن کی مدت قید ختم ہوچکی تھی لیکن انہیں اس آمرانہ حکومت نے خلاف قانون زبردستی جیل میں روکا ہوا تھا۔ ایسے قیدیوں کو "ملت کے قاتل" کہا جاتا تھا۔ میری اس تین سالہ قید کے آخری دس دن معاف کردیئے گئے۔ اسطرح انقلاب کی کامیابی سے پہلے ہی آزاد ہوگیا اب کوئي زیادہ بازپرس بھی نہیں تھی لہذا تمام تحریریں اپنے ساتھ گھر لے آیا۔ ارادہ تھا کہ گھر میں قرآن پر یہ کام

Presented by: https://jafrilibrary.com

جاری رکھوں گا_ شروع میں تو کچھ دن چند گھنٹے اس پر صرف کرتا رہا لیکن جلد ہی یہ احساس ہوا کہ ان امور کی نسبت انقلاب کے حوالے سے میری ذمہ داریاں اس سے کہیں زیادہ ہیں_

انقلاب کی کامیابی کے بعد ریڈیو ٹیلی ون کارپوریشن نے مجھ سے انقلاب کی مناسبت سے دینی اور سماجی عناوین پر کچھ مطالب کے لیئے مدد مانگی اس زمانے میں ان کا اسٹاک روم اسطرح کے مطالب سے خالی تھا_ جناب آقا معادیخواہ نے مطالب کی جمع آوری میں میری مدد کی تھی اس مقصد کے لئے انہوں نے بعض علماء اور طالب علموں کو بھی ساتھ ملایا تھا یہ لوگ میرے کام سے آگاہ تھے انہوں نے مجھ سے درخواست کی کہ دینی و معاشرتی پروگراموں کے لیئے یہ یادداشتیں ان کے حوالے کردوں_ میں نے بھی اسے قبول کرتے ہوئے ان سے اس چیز کی خواہش کی کہ ان مطالب کو جدا جدا ترتیب کے ساتھ جمع کریں_ انہوں نے یہ کام بخوبی انجام دیا اس کے نتیجے میں الف، ب کی ترتیب سے مستقل -بہت ساری فائلیں تیار ہوگئیں_ اس فہرست کا ایک نسخہ انہوں نے مجھے بھی دیا تہران اور قم میں زمانہ گرفتاری سے پہلے آئمہ (علیہم السلام) کی زندگی کے بارے میں بعض دوستوں کی مدد سے تحقیقی کام انجام دیا تھا جس کے انتہائي قیمتی نوٹس جمع ہو چکے تھے وہ بھی ریڈیو ٹیلی ون کو دے دیئے گئے غالباً یہ کام بھی دفتر تبلیغات کے توسط سے تکمیل کے مراحل طے کر رہا ہے_ اس کے بعد کے مرحلے میں حزب جمہوری اسلامی کے ثقافتی شعبہ کے سربراہ جناب آقا دعا گو نے "کلید قرآن" کی تکمیل کا کام اپنے ذمے لے لیا اور کچھ پیشرفت بھی کی_ لیکن افسوس کہ یہ کام نا مکمل رہا اس مرحلہ میں میری بڑی بیٹی فاطمہ ہاشمی نے بہت زیادہ مدد کی_ اس دوران بعض اشاعتی ادارے اس کام کی تکمیل کے لیئے میری طرف رجوع کرتے رہے ایک آدھ کاپی بھی لے جاتے لیکن عام طور پر کام کی وسعت اور اسکا بھاری بھر کم ہونا انہیں اس کے انجام دینے سے عاجز ہونے پر مجبور کردیتا_ لیکن اس تمام عرصے میں کام کو جاری رکھنے کے بارے میں میرے ارادہ میں کبھی لغزش نہیں آئي امت مسلمہ کی ضرورتوں کا مشاہدہ وہ بھی انقلاب کی کامیابی کے بعد جب کہ قرآن کی شناخت کے لیئے مختلف تقاضوں کا ایک سیلاب امڈ آیا تھا اس کام کو جاری رکھنے کے متعلق میرے ایمان میں اور زیادہ قوت پیدا کرتا تھا_

دفتر تبلیغات اسلامی حوزہ علمیہ قم کا شعبہ ثقافت و معارف قرآن:

مختلف ضرورتوں اور احتیاجات نے دینی مدارس کو اسلامی تعلیمات و معارف کے مختلف پہلوؤں کے متعلق بیشتر تحقیق پر مجبور کیا_ اسطرح کئي ایک تحقیقی گروہوں نے متعدد شعبوں میں از خود یا بعض اہم شخصیات کی راہنمائي میں کام شروع کردیا_

Presented by: https://jafrilibrary.com

دفتر تبلیغات اسلامی حوزہ علمیہ قم نے اس کام کو جاری رکھنے اور اس منصوبہ کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لیئے مجھ سے رابطہ کیا میں نے بڑی خوشی سے اسے قبول کر لیا کچھ عرصہ بعد اس دفتر سے مربوط علماء میرے کام کے ہدف و مقصد اور طریقہ کار سے آشنا ہوگئے ۔ ایک طرف تو اس کام کی ضرورت بہت زیادہ تھی دوسری طرف عملی اور زودرس علمی کاموں کی زیادتی، جبکہ فاضل دانشمندوں کی تعداد کم تھی ، اسی طرح ایسے پر ثمر تحقیقاتی کاموں کے لئے بہت حوصلے اور ہمت کی ضرورت ہوتی ہے ۔ ان حالات میں دفتر تبلیغات کے شعبہ ثقافت و معارف قرآن میں موجود بعض فاضل علماء اور ان کا اس مقدس ہدف کے حصول میں انتہائی شوق و اشتیاق کا مظاہرہ بڑی ہی غنیمت اور اللہ رب العزت کی مجھ پر غیبی امداد ہے ۔ جب دیکھتا ہوں کہ حوزہ علمیہ قم کے بعض فاضل دوست اس کام کی اہمیت کو بھانپ گئے ہیں اور انتہائی لگن و قلبی لگاؤ کے ساتھ اپنا وقت و توانائی صرف کر رہے ہیں اور خود مجھ سے بہتر اس کام کو چلا رہے ہیں تو خدا کے حضور شکر و سپاس کی وہی حالت اور گہرائی اپنے اندر محسوس کرنے لگا جو اوائل میں میرے دل میں تھی ۔ اب کام میں ٹھہراؤ سے پیدا ہونے والی مایوسی کو دور ہوتے ہوئے دیکھ رہا ہوں ۔ یہاں پر یہ اعتراف کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ مل جل کر، ایک دوسرے کی مشاورت اور حوزہ علمیہ قم کے فاضل علماء کی ہم آہنگی سے کام کی کیفیت میرے منصوبے اور عمل سے کہیں بہتر ہے ۔ اس کی ظاہری شکل و شباہت زیادہ روشن و امید افزا ہوگئی ہے ۔

ہدف اور مقصد:

جیسا کہ پہلے بھی اشارہ کیا ہے کہ قرآن سے اخذ شدہ ان مطالب کو منظم اور مدوّن کرنے کا مقصد ایسا مجموعہ تیار کرنا تھا جو قرآنی مفاہیم و معارف کی کلید شمار ہو ۔ جب یہ کام دفتر تبلیغات اسلامی قم کے سپرد کیا گیا تو انہوں نے قرآنی معارف میں تحقیق کے میدان کو بہت زیادہ وسعت دی اور مذکورہ پروگرام کے علاوہ بعض اور مقاصد کو بھی اپنے مدنظر رکھا ان کے لیئے باقاعدہ منصوبہ بندی کی ۔ کلی طور پر چار پروگرام سامنے آئے کہ "کلید قرآن" ان میں دوسرے نمبر پر تھا مذکورہ اہداف بالترتیب یوں ہیں :

۱ ۔ تفسیر ترتیبی موضوعی:

قرآن کریم سے حاصل شدہ تمام مفاہیم اور مرتب شدہ اشاریئے سورتوں کی ترتیب کے لحاظ سے سورہ حمد سے آخر تک بالکل اسی طرح جیسے آپ اس جلد میں ملاحظہ فرمائیں گے آراستہ کیئے جائیں ۔ یعنی ہر آیت کے ذیل میں

Presented by: https://jafrilibrary.com

اس سے استفادہ کیلئے گئے مطالب کو منطقی ترتیب اور منظم شکل میں ڈھالا جائے _

اس روش کے چند ایک فوائد ہیں:

الف: آسان فہم و سادہ زبان میں غیر تفسیری مطالب کو چھوڑتے ہوئے اور غیر ضروری ابحاث سے اجتناب کرتے ہوئے ایک مکمل تفسیر سامنے آئے گی_

ب: قرآنی آیات سے اخذ شدہ ان مرتب و منظم معانی و مفاہیم سے تعلیمی و تحقیقی مراکز میں استفادہ کیا جاسکے گا_

ج: تحقیقی کاموں کے لیئے ایک آیت سے مربوط موضوعات پیش کرنا_

د: قرآن حکیم کی موضوعاتی ابحاث کو وسعت، تکامل دینا اور ان پر بحث و مباحثہ کی راہ ہموار کرنا_

۲_ قرآن حکیم کی موضوعاتی لغت کی تیاری (کلید قرآن):

ترتیبی تفسیر تیار کرنے کے ساتھ ساتھ مختلف عناوین اور مطالب کی حروف تہجی کے لحاظ سے ایک موضوعی فہرست مرتب کی جائے یہ عناوین کس سورہ یا آیت سے مربوط ہیں مثال کے طورپر جہاد سے مربوط وہ تمام آیات فہرست وار ذکر کی جائیں جن میں اس بارے میں کوئی مطلب بیان ہوا ہے_

۳_ قرآن کریم کے معارف سے متعلق معلومات کا منبع:

اس معلومات کے مجموعے میں قرآنی معارف کے تمام منابع، مآخذ اور اسناد و مدارک کا کھوج لگا کر انہیں جمع کیا جائے پھر ان میں موجود مطالب کو منطقی طریقہ پر منظم، آراستہ وپیوستہ اور ایک لڑی میں پروئے ہوئے موتیوں کی مانند درجہ بندی کی جائے_ اس طرح جمع شدہ اسناد و معلومات، محققین اور تحقیقاتی مراکز کے لیئے بہت زیادہ قابل استفادہ ہونے کے علاوہ ایسا پرثمر سرمایہ ہوں گے جو قرآن حکیم کی موضوعی تفسیر کی تدوین میں کار آمد ثابت ہوگا_

۴_ قرآن پاک کی موضوعاتی تفسیر:

قرآنی مفاہیم جمع کرنے، مختلف موضوعات کی تقسیم بندی اور قرآن کریم کے متعلق معلومات فراہم کرنے والا منبع آمادہ کرنے کے بعد آخری اور بنیادی ترین ہدف و مقصد" موضوعاتی تفسیر "تیار کرنا ہے_

یہاں پر اس نکتہ کی طرف توجہ دلانا ضروری ہے کہ ان تمام کوششوں کے ساتھ ساتھ جمع شدہ معارف و معلومات کمپیوٹر میں منتقل کی جائیں گی یہ عمل خود قرآن کے وسیع و عمیق معارف و مفاہیم کو سرعت کے ساتھ مرتب کرنے، ان

Presented by: https://jafrilibrary.com

معارف کے ایک دوسرے کے ساتھ ربط و تعلق کو نمایاں کرنے میں انتہائی مؤثر و کلیدی کردار کا حامل ہے_ اسطرح قرآنی معلومات و مفاہیم پر سوچ بچار اور غور و فکر کرنے کا راستہ ہموار ہو گا_ وہ بحر بے کراں کہ جس کے بارے میں ارشاد رب العزت ہے:'لو ان ما فی الأرض من شجرة: اقلام و البحر یمده من بعده سبعة ابحر مانفدت کلمات اللہ'(سورہ لقمان آیت / ٢٧) کمپیوٹر جیسی عظیم ، حیرت انگیز ایجاد اور قرآن حکیم جیسی کتاب سے استفادہ نہ کرنا اسلامی معارف و تعلیمات پر بہت بڑا ظلم ہوگا_ جبکہ انسانیت کو اسکی اشد ضرورت ہے_ ہمیں امید ہے کہ دینی مدارس اس طرح کے نئے، ترقی یافتہ اور انتہائي مفید وسائل سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کریں گے تا کہ گذشتہ دور میں اسلامی تمدن و معارف پر ہونے والے ظلم کی تلافی کی جاسکے_ مذکورہ اہداف کی تکمیل کے ساتھ قرآن اور اسلام کے غنی و بے نیاز تمدن پر تحقیقی کام کا خاتمہ نہیں ہوجائے گا بلکہ اس سے اور زیادہ بہتر و گہری تحقیقات کا راستہ ہموار ہوجائے گا اس میں ہمیشہ اضافہ ہی ہوگا مستقبل میں اس دائرۃ المعارف (انسائیکلوپیڈیا) کے ذریعہ انجام پانے والے علمی امور خود کتاب سے کئي درجہ بہتر، عمیق اور جامع ہونگے_ میں نے اپنے کم مدت کام کے دوران اس بالیدگی کا بخوبی مشاہدہ کیا ہے_ شروع سے آخر تک میں نے جو مطالب یادداشت کیئے تھے دیگر مصروف عمل، قابل احترام برادران کی طرف سے ان میں بھاری مقدار میں اضافہ کیے جانے والے اشاریوں کے درمیان تقابل کرنے سے اس دعوی کی تصدیق ہو جاتی ہے_ ابھی سے یہ بات واضح و روشن ہے کہ اگر اس کتاب میں موجود موضوعات کو کسی ماہر محقق کے سپرد کیا جائے تو وہ اس میں نئے نئے سوالات و جوابات کا اضافہ کر سکتا ہے_ ہر علم و فن میں مہارت رکھنے والا دانشمند ایک آیت ، جملہ یا حتی ایک کلمہ پر اپنے خاص نکتہ نظر سے توجہ کرے تو وہ ایسے مطالب درک کرے گا جو کسی غیر ماہر شخص کے ذہن میں نہیں آسکتے_ اس کا راز یہ ہے کہ قرآن حکیم کے مفاہیم زندہ، جاوداں اور ہمیشہ رہنے والے ہیں جو وحی کے لازوال سرچشمے سے پھوٹے ہیں یہ تعبیر بالکل امیر المؤمنین حضرت علی (علیہ السلام) کے عظیم کلام کے مطابق ہے کہ :"نوراً لاتطفا مصابیحه و سراجا لَا یخبوٴ توقده و بحراً لآیدرک قعره"[٢] قرآن ایسانور ہے جس کے چراغ کبھی خاموش نہیں ہوں گے اور ایک ایسا چراغ ہے جس کے شعلے کبھی نہ بجھیں گے اور ایک ایسا سمندر ہے جس کی گہرائي کو چھوا نہیں جاسکتا_

اکبرہاشمی رفسنجانی

---

١) اگر روئے زمین کے درخت قلم بن جائیں اور سمندر کو سہارا دینے کے لئے سات مزید سمندر آجائیں تو بھی کلمات الہی تمام ہونے والے نہیں ہیں_

٢) نہج البلاغہ صبحی صالحي، خطبہ ١٩٨_

Presented by: https://jafrilibrary.com

سورہ حمد

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ﴿۱﴾

عظیم اوردائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے ۔

۱ ۔ قرآن ایسی کتاب ہے جو اسم "اللہ" سے تحقق پذیر ہوئي یا وجود میں آئي ۔ بسم اللہ قرآن کریم کے آغاز میں بسم اللہ کے ذکر کو دو اعتبار سے دیکھا جاسکتا ہے ۱ ۔ ایسا کلام جو پروردگار متعال نے انسانوں کے لئۓ بیان فرمایا ہے ۔ اس اعتبار سے "بسم اللہ" لوگوں کے لئۓ ایک حکم ہے کہ کس طرح اپنے کاموں کا آغاز کرو ۲ ۔ اسکا متکلم خود خداوند متعال ہو ۔ اس صورت میں قرآن کریم کے آغاز میں "بسم اللہ " اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالی نے اسم "اللہ" کے ساتھ قرآن کریم کو ظہور بخشاہے گویا قرآن اسم " اللہ" کا مظہر ہے ۔

۲ ۔ قرآن کریم ایسی کتاب ہے جس کا آغاز اللہ کے نام اوربندگان خداپر رحمت کے اعلان سے ہوا ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم

۳ ۔ کاموں کا آغاز اللہ کے نام سے کرنا چاہیئۓ اور "بسم اللہ" کہنا ضروری ہے ۔ بسم اللہ

۴ ۔ قرآن کریم چونکہ کتاب ہدایت ہے اور قرآن نے اپنی گفتگو کا آغاز "بسم اللہ" سے کیا ہے لہذا یہ نکتہ اپنے مخاطبوں کو القا فرماتاہے کہ اپنے کاموں کا آغاز" بسم اللہ" سے کرو ۔ ۴ ۔ اللہ تعالی رحمان (انتہائي وسیع رحمت کا مالک) اور رحیم (مہربان) ہے ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم

۵ ۔ تمام تر موجودات اور مخلوقات اللہ تعالی کی وسیع رحمت سے بہرہ مند ہیں ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم "رحمان" صیغہ مبالغہ ہے جو رحمت کی شدت اور وسعت پر دلالت کرتا ہے ۔

٦ ۔ اللہ تعالی اپنے بندوں پر مہربان ہے ۔ بسم اللہ ... الرحیم رحمانیت اور رحیمیت کی صفت آگے پیچھے کیوں آئي ہیں جبکہ دونوں ہی اللہ کی رحمت ہیں ؟ اس سوال کے جواب میں نکتہ نظریہ ہے ۔ قرآن کریم کا دو صفات کا استعمال کرنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ رحمانیت کی صفت تمام تر مخلوقات کے لئۓ ہے جبکہ رحیمیت کی صفت صرف انسان اوردیگر مکلف مخلوق کے لئۓ ہے ۔

۷ ۔ بندوں پر اللہ تعالی کی وسیع رحمت و مہربانی اس بات کی دلیل ہے کہ سب کاموں کو اسکے نام سے انجام دینا چاہیئۓ ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم

Presented by: https://jafrilibrary.com

"الله"کی رحمان و رحیم سے توصیف وثنا کرنا اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ تمام کام اللہ کے نام سے کئے جائیں بالفاظ دیگر اس حکم کی حکمت یہ ہے_ یعنی چونکہ اللہ رحمان و رحیم ہے اسی لئے اسکے نام سے امور کا آغاز کرو_

۸_ امور کی انجام دہی اللہ کے نام سے کرنا اسکی رحمت کا باعث ہے_ بسم الله الرحمن الرحيم امور کو اللہ کے نام سے انجام دینے کی نصیحت کرنا اور اسکی حکمت کے طورپر رحمانیت اور رحیمیت کا ذکر اس مطلب کا بیان ہے کہ کاموں میں اللہ کا نام رحمت الہی کا موجب ہوتاہے جبکہ اس طرح کام پایہ تکمیل کو پہنچتے ہیں_

۹_ قرآن کریم اللہ تعالی کی رحمانیت اور رحیمیت کا ایک جلوہ ہے_ بسم الله الرحمن الرحيم عمومی طورپر متکلم آغاز سخن میں اپنے پروگرام کے کلی اہداف بیان کرتاہے یہ کہا جاسکتاہے کہ قرآن کے آغاز میں ان دو صفات کا انتخاب در حقیقت اسیلئے کیا گیا ہے کہ قرآن کریم بشریت کے لئے اللہ تعالی کی رحمت کا ایک جلوہ ہے_

۱۰_ عبداللہ بن سنان کہتے ہیں میں نے امام صادق عليه‌السلام سے "بسم الله الرحمن الرحيم" کا معنی پوچھا تو آپ عليه‌السلام نے فرمایا "الباء بهاء الله و السين سناء الله و الميم مجد الله و روى بعضهم ملك الله و الله اله كل شيء (و) الرحمن لجميع العالم و الرحيم بالمؤمنين خاصة"(۱) بسم اللہ کی باء سے مراد اللہ کا حسن و جمال اور خوبیاں ہیں سین سے مراد رفعت و بلندی ہے اور میم اللہ کی عظمت و بزرگی کی طرف اشارہ ہے_ بعض نے روایت کی ہے کہ میم اللہ کے ملک و سلطنت کی طرف اشارہ ہے_ اور اللہ ہرچیز کا معبود ہے_ رحمان کا مطلب یہ ہے کہ اس کی رحمت ساری کائنات کیلئے ہے_ اور رحیم یعنی مومنین کے لئے اسکی خصوصی رحمت ہے_

۱۱_ اسماعیل بن مہران کہتے ہیں: امام رضا عليه‌السلام نے فرمایا: ان بسم الله الرحمن الرحيم اقرب الى اسم الله الاعظم من سواد العين الى بياضها(۲) آنکھ کی سیاہی سے اسکی سفیدی جتنی نزدیک ہے اس سے کہیں زیادہ بسم اللہ الرحمن الرحیم، اللہ تعالی کے اسم اعظم کے نزدیک ہے_

۱۲_ حسن بن فضال کہتے ہیں میں نے امام علی ابن موسی الرضا سے بسم اللہ کے بارے سوال کیا تو آپ عليه‌السلام نے فرمایا "معنى قول القائل "بسم الله" اسم على نفسى سمة من سمات الله عزوجل و هى العباد(۳) جب کوئی کہتاہے بسم اللہ تو اسکا مطلب یہ ہے کہ اللہ عزوجل کی بندگی و عبادت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی اپنے لئے قرار دیتاہوں_

---

۱) معانی الاخبار ص ۳ ح ۱، نور الثقلین ج/ ۱ ص ۱۲ ح ۴۶_ ۲) تفسیر عیاشی ج/ ۱ ص ۲۱ ح ۱۳، نور الثقلین ج/ ۱ ص ۸ ح ۲۳، ۲۵_ ۳) معانی الاخبار ص ۳ ح ۱، نور الثقلین ج/ ۱ ص ۱۱ ح ۴۱_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۳_ ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول خدا (ص) نے فرمایا: "قال عيسي عليه‌السلام ... "الرحمان" رحمان الدنيا و الآخرة و"الرحيم" رحيم الآخرة[1]

حضرت عیسی عليه‌السلام نے فرمایا رحمان اللہ تعالی کی دنیا و آخرت کے لئے وسیع رحمت ہے_ اور رحیم اللہ تعالی کی آخرت میں خصوصی رحمت ہے_

اسما و صفات: رحمان ۱۰،۳؛ رحیم ۱۰،۳

اللہ: اسم اللہ کی خصوصیات ۱

اللہ تعالی: اسم اعظم ۱۱؛اللہ کا حسن و جمال ۱۰؛ اللہ کے نام کی اہمیت ۸،۷؛ اللہ کی رحمت کے اسباب ۸؛ اللہ کی رحمت کے مظاہر ۹؛ اللہ کی سلطنت ۱۰؛ اللہ کی عظمت و بزرگي ۱۰؛خدا کی بلندی ۱۰؛خدا کی رحمت کے نتائج ۷،۵؛ خدا کی رحمانیت ۱۳،۱۰،۹؛ خدا کی رحیمیت ۱۳،۱۰،۹؛ خدا کی عمومی رحمت ۵، ۷؛ خدا کی مہربانی ۶؛ خدا کا نام ۳،۲، ۱۰

بسم اللہ: بسم اللہ کی اہمیت ۳؛ بسم اللہ کی باء ۱۰؛ بسم اللہ کی سین ۱۰،۱۲؛ بسم اللہ کی فضیلت ۱۱؛ بسم اللہ کی میم ۱۰؛کاموں میں اسکے اثرات و نتائج ۸

بندگي: بندگی کی نشانیاں ۱۲

حدیث ۱۳،۱۲،۱۱،۱۰

قرآن کریم: آغاز قرآن ۲؛ قرآن کی خصوصیات ۲، ۹ قرآن کا رحمت ہونا ۲؛ قرآن کا سرچشمہ ۱؛

کام: کام کے آداب ۳؛ کاموں میں بسم اللہ ۳؛ کاموں میں بسم اللہ کی حکمت یا فلسفہ ۷

مؤمنین: مومنین کے درجات ۱۰

---

۱) الدرالمنثور ج ۱/ ص ۲۳_

Presented by: https://jafrilibrary.com

الْحَمْدُ لِلّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۲﴾

ساری تعریف اللہ کے لئے ہے جو عالمین کا پالنے والا ہے۔

۱۔ سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔
الحمدللہ

"الحمدللہ" میں "ال" جنس کے لئے ہے جو استغراق کا مفہوم دیتا ہے یعنی تمام حمد اللہ کے لئے ہے۔

۲۔ تمام تر کمالات رعنائیوں اور خوبیوں کا سرچشمہ اللہ تعالی ہے۔ الحمدللہ اللہ تعالی کی حمد حسن و جمال اور کمالات کے مقابلے میں ہے۔ "الحمدللہ" کے مطابق ہر توصیف و تعریف اللہ کے لئے ہے پس ہر حسن و کمال اسکی ذات اقدس سے ہے۔

۳۔ صرف اللہ تعالی ہی لائق حمد و ثنا ہے اور اسی کی ستائش ہونی چاہیئے۔
الحمدللہ

۴۔ اللہ تعالی جہان ہستی کے عالمین کا مالک اور تدبیر کرنے والا ہے۔ رب العالمین عالمین کا مفرد عالم ہے۔ موجودات کے ایک مجموعہ یا گروہ کو "عالَم" کہتے ہیں۔ پس عالمین یعنی تمام تر موجودات کے گروہ۔

۵۔ جہان خلقت متعدد عالموں سے تشکیل پایا ہے۔ رب العالمین یہ مطلب "عالمین" کے جمع ہونے سے سمجھا جاتا ہے۔

۶۔ عالم ہستی تمام کا تمام خوبصورت اور اس میں موجود تدبیر و حکمت حسین و جمیل ہے۔
الحمد للہ رب العالمین

"رب العالمین" الحمدللہ کے لئے دلیل کے طور پر ہے یعنی چونکہ عالم ہستی کی تدبیر کرنے والا خداوند متعال ہے لہذا تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں اور تعریف و توصیف ہمیشہ کمال و جمال کے لئے ہوتی ہے پس اسکا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ سارے کا سارا جہاں ہستی خوبصورت اور اس میں موجود تدبیر حسین و جمیل ہے۔

۷۔ کائنات کی تدبیر و حکمت پروردگار عالم کے اختیار سے ہے اسکے انتظام و انصرام میں جبر یا اضطرار نہیں پایا جاتا۔
الحمدللہ رب العالمین

فعل و صفت پر حمد و ثنا اس وقت صحیح ہے جب فعل و صفت حسین اور زیبا ہونے کے علاوہ اختیاری بھی ہوں یعنی اگر فعل یا صفت حسین و جمیل ہوں تو فاعل کی حمد و ثنا کی جا سکتی ہے کیونکہ اس نے اپنے اختیار سے اسکو انجام دیا ہے۔

۸۔ عالم ہستی کمال کی طرف گامزن ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

رب العالمين

"رب" کا معنی تربیت کرنا ہے_ تربیت کا مفہوم پہلی حالت سے ایک نئي حالت پیدا کرنا ہے تا کہ کمال تک پہنچ جائے (مفردات راغب)_ یہ معنی ایک تکاملی تحرک پر دلالت کرتا ہے_ اس بات کی جانب اشارہ مناسب ہے کہ لفظ "رب" صفت اور مصدر کے درمیان مشترک لفظی ہے اور اس آیت میں اسکا وصفی معنی آیا ہے_

۹_ اس جہان ہستی کے عالمین کی تدبیر و حکمت کا پروردگار عالم کی طرف سے ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ تمام ترتعریفیں مخصوص ہیں اسکی ذات اقدس کے ساتھ_ الحمدلله رب العالمین

۱۰_عن ابی عبدالله علیه‌السلام فی قوله : "الحمدلله" قال: الشکر لله و فی قوله "رب العالمین" قال: خالق المخلوقین ..."[۱]

امام صادق علیه‌السلام سے روایت ہے کہ آپ علیه‌السلام نے فرمایا: "الحمدللہ" یعنی شکر، خدا کی ذات سے مخصوص ہے اور "رب لعالمین" یعنی اللہ تمام عالمین و مخلوقات کا خالق ہے_

اللہ تعالى : اللہ تعالى سے جو امور مختص ہیں ۱،۲،۳،۹،۱۰; اللہ تعالى کا اختیار ۷; اللہ کا خالق ہونا ۱۰;اللہ کا مالک ہونا ۴;ربوبیت الہي ۴

حدیث: ۱۰

حسن و رعنائي: حسن و رعنائي کا سرچشمہ ۲

حمد: اللہ کی حمد ۱،۳،۱۰; حمد خدا کے دلائل ۹

کمال: کمال کا سرچشمہ ۲

کائنات (عالم ہستي): خلقت کے عوالم ۵; عالم ہستی کا تحرک ۸; عالم ہستی کا تکامل ۸; عالم ہستی کا حسن ۶; عوالم ہستی کا مالک ۴;عالمین کا انتظام وانصرام ۴،۹; کائنات کی حکمت ۶،۷

موجودات: موجودات کا خالق ۱۰

---

۱) تفسیر قمی ج/ ۱ ص ۲۸، نور الثقلین ج/ ۱ ص ۱۵ ح ۶۰_

Presented by: https://jafrilibrary.com

اَلرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ﴿۳﴾

وہ عظیم اور دائمی رحمتوں والا ہے_

۱_ اللہ تعالی رحمان (وسیع رحمت کا مالک) اور رحیم (مہربان) ہے_الرحمن الرحيم

۲_ تمام تر موجودات خدا وند متعال کی وسیع رحمت سے بہرہ مند ہیں _ الرحمن

۳_ اللہ تعالی تمام انسانوں پر مہربان ہے_الرحیم

۴_ عالم ہستی کے انتظام اور انصرام کی بنیاد اللہ کی رحمت پر ہے_رب العالمين _ الرحمن الرحيم

عالم ہستی کی تدبیریا انتظام و انصرام کے بعد اللہ تعالی کی رحمانیت اور رحیمیت کے ذکر سے یہ بات سامنے آتی ہے_

۵_ اللہ کی رحمانیت اور رحیمیت اس بات کی دلیل ہے کہ تمام تر تعریفیں اسکی ذات اقدس سے مختص ہیں _

الحمدلله رب العالمين _ الرحمن الرحيم

"الرحمن الرحیم"،"رب العالمین"کی طرح " الحمدللہ" کے لئے دلیل کا درجہ رکھتی ہے_یعنی چونکہ خداوند متعال رحمان و رحیم ہے اس لئے تمام تر تعریفیں اسکی ذات اقدس کے لئے سزاوار ہیں_

۶_ انتظام و انصرام اور تربیت کو مہربانی اور لطف و کرم کے ساتھ ساتھ ہونا چاہیئے_

رب العالمين _ الرحمن الرحيم

اسماء و صفات: رحمان۱; رحیم ۱

انتظام و انصرام: انتظام کی روش ۶; نظم و انتظام میں لطف و عنایت ۶

تربیت : تربیت کی روش ۶; تربیت میں مہربانی یا لطف و کرم ۶

حمد: اللہ تعالی کی حمد کے دلائل ۵

خداوند متعال: اللہ تعالی کی ربوبیت ۴; اللہ کی رحمانیت ۵; اللہ کی رحمت کے نتائج و اثرات ۴;اللہ کی رحمت سے استفادہ ۲; خدا کی رحیمیت ۵; اللہ کی عمومی رحمت ۲، ۱; اللہ تعالی سے مختص امور۵; اللہ کا مہربان ہونا ۳،۱

کائنات: کائنات کا انتظام و حکمت ۴

مہربان ہونا : مہربان ہونے کی اہمیت ۶

Presented by: https://jafrilibrary.com

مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ ﴿۴﴾

روز قیامت کا مالک و مختار ہے_

١_ اللہ تعالی روز قیامت کا مالک اور فرمانروا ہے_ مالك يوم الدين

"مالک یوم الدین" میں ملکیت حقیقی ہے یعنی وجودی وابستگی جسکا لازمی نتیجہ یہ ہے مالک ملکیت پر کامل اور ہر طرح کا تسلط رکھتاہے_"یوم الدین" ممکن ہے مالک کے لئے مفعول ہو اور ممکن ہے ظرف ہو_ اگر ظرف ہوتو اس صورت میں مفعول ممکن ہے لفظ "الامور" یا اسکی مثل کوئي اور لفظ ہو اس صورت میں جملے کی ترکیب یوں ہوگي "مالک الامور فی یوم الدین" بہر حال یہ مفہوم اس آیہ مجیدہ سے نکل سکتا ہے_

٢_ قیامت کے دن حساب و کتاب اور جزا و سزا خداوند متعال کے اختیار میں ہے_ مالك يوم الدين

٣_ قیامت کا برپا کرنا اور اہل دنیا کے لئے روز جزا کا قرار دینا اللہ تعالی کی رحمت کا ایک جلوہ ہے_

الرحمن الرحيم ــ مالك يوم الدين

رحمت الہی کے بیان کے بعد قیامت کا ذکر کرنا اس مطلب کی طرف اشارہ ہے_

۴_قیامت کا برپا کرنا اللہ تعالی کی جہان ہستی پر ربوبیت کا ایک جلوہ ہے_رب العالمين ... مالك يوم الدين

مذکورہ بالا مفہوم "مالک یوم الدین" کے "رب العالمین" کے ساتھ ارتباط سے استفادہ کیا گیا ہے_

۵_ قیامت کا دن جزا و سزا کا دن ہے_

مالك يوم الدين

" دین" کا معنی یہاں جزا و سزا یا حساب و کتاب ہے یعنی ہر دو کی بازگشت ایک معنی کی طرف ہے_

٦_ روز جزا میں خداوند متعال کی مالکیت اور اس دن اسکی فرمانروائي اس بات کی دلیل ہے کہ تمام ترتعریفیں اسی کی ذات سے مختص ہیں_

الحمدلله ... مالك يوم الدين

گذشتہ صفات کی طرح"مالک یوم الدین"، "الحمدللہ "کے لئے دلیل ہے_

Presented by: https://jafrilibrary.com

اللہ: آخرت میں اللہ کی حاکمیت ۱; آخرت میں اللہ کي مالکیت ۲; اللہ تعالی سے مختص امور ۲،۶; اللہ کی حاکمیت ۶; اللہ کی ربوبیت کے مظاہر ۴; اللہ کی رحمت کے مظاہر ۳ اللہ کی طرف سے آخرت میں جزا ۲; اللہ کی طرف سے اخروی سزا ۲; اللہ کی طرف سے حساب و کتاب ۲; اللہ کی مالکیت ۶

حمد: اللہ کی حمد کے دلائل ۶

قیامت: قیامت کا برپا ہونا ۴،۳; قیامت کا مالک ۶،۱; قیامت کی خصوصیات ۶،۵ قیامت میں جزا۵; قیامت میں حاکم ۱،۶; قیامت میں حساب کتاب ۳،۲; قیامت میں سزا ۵

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ﴿۵﴾

پروردگار ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں_

۱_ فقط اللہ کی ذات اقدس لائق عبادت و بندگی ہے_

اياك نعبد

"ایاک" مفعول ہے اور اسکا نعبد پر مقدم ہونا حصر پر دلالت کرتا ہے_

۲_ جہان ہستی پر اللہ کی ربوبیت، اسکی رحمانیت اور رحیمیت قیامت کے دن اسکا مالک ہونا یہ دلائل ہیں اس امر کے کہ صرف وہی لائق عبادت و بندگی ہے_

رب العالمين _ الرحمن الرحيم _ مالك يوم الدين_ اياك نعبد

۳_ اللہ کی ربوبیت کا یقین، اسکا رحمت نازل کرنا، روز جزا کا مالک ہونا یہ امور انسان کو اللہ کی پرستش کی ترغیب دلاتے ہیں_

رب العالمين _ الرحمن الرحيم_ مالك يوم الدين_ اياك نعبد

۴_ اللہ اور اسکی صفات کی معرفت توحید عبادی کے حصول کا ذریعہ ہے_ الحمدلله رب العالمين ... اياك نعبد

۵_ انسانی افکار و عقائد اسکے اعمال و کردار کی بنیاد ہیں_ الحمدلله رب العالمين_ الرحمن الرحيم_ مالك يو م الدين _ اياك نعبد

Presented by: https://jafrilibrary.com

٦_ خدا کے حضور خود کو ناچیز تصور کرنا اسکی بندگی کے آداب میں سے ہیں_ اياك نعبد

"میں" کی جگہ "ہم" کا استعمال بعض اوقات بڑائي کے اظہار کے لئے ہوتا ہے اور کبھی انانیت، تکبر و خودپرستی سے اجتناب کے لئے آتا ہے_ گفتگو کے قرینے سے مراد کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے_یہاں بندگی و عبودیت کی مناسبت سے تکبر و انانیت سے اجتناب مراد ہے اس لئے "نعبد" جمع کا صیغہ استعمال ہوا ہے_

٧_ اللہ اور اسکی صفات پر ایمان اس یقین کا باعث ہے کہ سب اسکی بارگاہ اور اسکے حضور میں ہیں_

الحمدلله رب العالمين ... اياك نعبد

سورہ حمد میں اسلوب کلام کو تبدیل کیا گیا ہے یعنی غائب سے خطاب کی طرف التفات ہوا ہے اور یہ امر بعض نکات کا حامل ہے_ ان میں سے ایک یہ ہے کہ انسان جہان ہستی پر اللہ کی ربوبیت جیسی صفات خدا جاننے سے قبل گویا احساس نہیں کرتا کہ اللہ تعالی ہرچیز پر حاضر و ناظر ہے لیکن جب وہ ربوبیت الہی اور دیگر صفات پر ایمان و یقین حاصل کرلیتا ہے تو خود کو اور دوسروں کو اللہ کے حضور پاتا ہے اسی طرح اللہ کو تمام ترحالات میں حاضر جانتا ہے_

٨_ خود کو خدا کے حضور تصور کرنا عبادت کے آداب میں سے ہے_

اياك نعبد

غائب سے خطاب کی التفات کے نکات میں سے ایک اور نکتہ سورہ حمد میں عبادت اور دعا کے آداب ہیں یعنی شائستہ یہی ہے انسان کے لئے کہ عبادت و دعا کے وقت احساس کرے کہ میں خدا کے حضور ہوں_

٩_ عبادت کی خاطر خدا کی حقیقی معرفت اور اسکی رحمتوں پر امید اللہ کی بندگی کے لئے ترغیبات ہیں_

الحمدلله رب العالمين_ الرحمن الرحيم ... اياك نعبد

اللہ کی ربوبیت ، رحمانیت، رحیمیت، مالکیت روز جزا جیسی صفات کے بیان کے بعد اللہ کی عبادت کو بیان کرنا اسکی عبادت کی ترغیبات ہیں یعنی چونکہ اللہ رب ہے اس لئے لائق بندگی ہے_ لوگ چونکہ اسکی رحمت کے محتاج ہیں اس لئے عبادت کریں اور اس لئے کہ عذاب آخرت سے خوف زدہ ہیں اسکی پرستش کریں_

١٠_ عذاب آخرت کا خوف اور جہان آخرت میں جزا کی امید انسان کے لئے خدا کی عبادت کے محرّک ہیں_

مالك يوم الدين _ اياك نعبد

١١_ اللہ تعالی اور اسکی صفات کی معرفت خود کو اسکی بارگاہ

Presented by: https://jafrilibrary.com

میں ناچیز سمجھنے کا باعث ہے_الحمدلله ... اياك نعبد و اياك نستعين

۱۲_توحیدپرستوں کی آرزو ہے کہ سب لوگ یکتا پرست، خداپرست ہوجائیں_ اياك نعبد

" اعبد_میں عبادت کرتاہوں "کی جگہ "نعبد_ہم عبادت کرتے ہیں "کا استعمال ہوسکتاہے اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ یہ ہر توحیدپرست کی خواہش ہے_یعنی وہ اس جملہ "ہم عبادت کرتے ہیں " کے ذریعے اس خواہش کا اظہار کرتا ہے کہ سب انسان ایسے ہی ہوں_

۱۳_فقط وہ حقیقت یا ذات جس سے مدد طلب کی جاسکتی ہے وہ اللہ تعالی کی ذات اقدس ہے_و اياك نستعين

۱۴_اللہ کی بندگی اور اس میں خلوص کے لئے انسان امداد الہی کا محتاج ہے_اياك نعبد و اياك نستعين

"نستعین"کا متعلق تمام تر فرائض ہیں جو سورہ حمد سے استفادہ ہوتے ہیں ان میں ایک یکتاپرستی یا توحیدپرستی کا واجب و ضروری ہوناہے جو "اياك نعبد" سے سمجھ میں آتاہے یعنی "نستعینک علی عبادتک وخلوصها"

۱۵_باوجود اس کے کہ انسان اللہ کی بندگی پر اختیار رکھتا ہے اللہ کی مدد کے بغیر عبادت کرنے کی توانائي نہیں رکھتا_ اياك نعبد و اياك نستعين

۱٦_اللہ کی حمد و ثنا اسکی امداد و نصرت سے ہی امکان پذیر ہے_الحمد لله ... اياك نستعين

جو فرائض سورہ حمد سے استفادہ ہوتے ہیں ان میں سے ایک اللہ کی توصیف و ثنا کا واجب و ضروری ہوناہے_بنابریں کہا جاسکتاہے کہ یہ معنی بھی نستعین سے متعلق ہے یعنی " نستعینک علی ان نحمدک"

۱۷_تمام جہان ہستی پر اللہ کی ربوبیت کی معرفت، اس کی رحمانیت و رحیمیت کا یقین اور اسکا روزجزا کے مالک ہونے کا یقین یہ سب اللہ کی امداد سے ہی ممکن ہے_الحمد لله رب العالمين ... اياك نستعين

اللہ کی ربوبیت کی معرفت اور... ان شرعی فرائض میں سے ہے جیسے سورہ حمد سے استفادہ کیا جاسکتاہے لہذا یہ بھی نستعین سے متعلق ہیں یعنی "نستعينك على ان نعرف ربوبيتك و ..."

۱۸_انسان اپنے تمام امور میں اللہ کی مدد و نصرت کا محتاج ہے_اياك نستعين

بعض کی رائے یہ ہے کہ نستعین کا متعلق یا استعانت کا مورد ذکر نہیں کیا گیا تا کہ تمام تر امور مراد ہوں یعنی "نستعينك على امورنا كلها"

۱۹_اللہ تعالی بندوں کی تمام دعاؤں کو پورا کرنے کی مکمل توانائي رکھتا ہے_ ايا ك نستعين

Presented by: https://jafrilibrary.com

اس مطلب کا لازمہ یہ ہے کہ استعانت سے مراد تمام امور ہوں_

۲۰_ اللہ تعالی اور اسکی صفات (رب العالمین، ...) کی معرفت انسان کو توحید افعالی کی طرف راہنمائي کرتی ہے_

اياك نستعين

اس کی دلیل یہ ہے کہ " ایاک نستعین " اللہ تعالی کی "رب العالمین" کے ساتھ توصیف کے بعد آیا ہے_ اسکا مطلب یہ ہے کہ ان صفات کے ساتھ اللہ تعالی کی معرفت انسان کو اس مرحلے تک پہنچا دیتی ہے کہ وہ غیر اللہ کو ناتواں سمجھے اور نتیجتاً توحید افعالی تک پہنچ جائے_

۲۱_ توحیدپرستوں کی آرزو ہے کہ سب انسان توحید افعالی کے قائل ہوجائیں_ اياك نستعين

"استعین _ میں مدد مانگتاہوں" کی جگہ "نستعین _ ہم مدد مانگتے ہیں" کا استعمال مندرجہ بالا مطلب کی طرف اشارہ ہوسکتاہے_

۲۲_ امام رضا عليه‌السلام سے روایت ہے: اياك نعبد رغبة و تقرب الى الله تعالى ذكره و اخلاص له بالعمل دون غيره و " اياك نستعين" استزادة من توفيقه و عبادته و استدامة لما انعم الله عليه ونصره ...(۱) "ایاک نعبد" یعنی بندے کا خدا کی طرف رغبت کا اظہار اور تقرب کی تلاش اسی طرح اللہ کے لئے عمل میں خلوص جوکہ غیر خدا کے لئے نہ ہو_ "ایاک نستعین " اللہ کی بارگاہ میں بہت زیادہ توفیق اور عبادت کی درخواست اسی طرح خدا کی نعمتوں میں تسلسل اور اسکی مدد کی درخواست کرنا ہے_

اللہ تعالی : اللہ تعالی کی امداد کے اثرات ۱۶،۱۷; خدا شناسی کے نتائج و اثرات ۲۰، ۱۱،۳; اللہ تعالی سے مختص امور ۱۳،۱; اللہ تعالی کی امداد ۱۵; اللہ کی ربوبیت ۲،۱۷; اللہ کی رحمانیت ۲،۱۷; اللہ کی رحیمیت ۲،۱۷; اللہ تعالی کی قدرت ۱۹; آخرت میں اللہ تعالی کی مالکیت ۲،۳; خدا کے حضور ۶،۷،۸،۱۱; اللہ تعالی کی مہربانی ۲

امداد طلب کرنا : اللہ تعالی سے طلب امداد ۱۳، ۲۲

امید: اخروی جزا کی امید ۱۰; اللہ کی رحمت کی امید ۹

انانیت : انانیت سے اجتناب ۶

انسان : انسانی خواہشات ۱۹; انسان کا عاجز ہونا ۱۵; انسان کی ضروریات ۱۳، ۱۸; انسان کے اختیارات ۱۵

---

۱) من لایحضرہ الفقیہ ج/ ۱ص ۲۰۴ ح ۱۲، نورالثقلین ج/ ۱ ص ۱۹ ح ۸۱_

Presented by: https://jafrilibrary.com

ایمان: اللہ پر ایمان ۱۷; اللہ پر ایمان کے نتائج و اثرات ۳،۷; اللہ کی ربوبیت پر ایمان ۳; اللہ کی رحمت پر ایمان ۳; اللہ کی صفات پر ایمان ۷;اللہ کی مالکیت پر ایمان ۳;توحید پر ایمان ۲۱; ایمان سے متعلق امور ۳،۷

ترغیبات: ترغیبات کے عوامل ۳،۹،۱۰

تزکیہ: تزکیہ کے اسباب ۱۱

تفکر: تفکر کے اثرات و نتائج ۵

تقرب: تقرب کے عوامل ۲۲

توحید: توحید افعالی ۲۱; توحید افعالی کی بنیاد ۲۰; توحید افعالی کی ترویج ۲۱; توحید عبادی کی بنیاد ۴; توحید کی ترویج ۱۲

توحید پرست : توحید پرستوں کی آرزو ۱۲، ۲۱

توفیقات: توفیق کی درخواست ۲۲; خداشناسی کی توفیق ۱۷; عبادت کی توفیق ۱۴،۱۵، ۲۲

جہان بینی (نظریہ کائنات): جہان بینی اور آئیڈیالوجی ۳،۴ ، ۷، ۹ ، ۱۰ ، ۱۱

حدیث: ۲۲

حمد: حمد خدا کی بنیاد ۱٦

خوف: عذاب سے خوف کے نتائج و اثرات ۱۰; اخروی عذاب سے خوف ۱۰

ضروریات: اللہ تعالی کی امداد کی ضرورت ۱۴،۱۸

عالم ہستی (کائنات): عالم ہستی کا نظم و انتظام ۲،۱۷

عبادت: اللہ کی بندگی کے دلائل ۲;بندگی کے محرکات ۳ خدا کی عبادت ۹،۱۰; عبادت کے آداب ٦،۸; عبادت کے اسباب ۹،۱۰; عبادت میں اختیار ۱۵;

عبادت میں خلوص ۱۳; عبادت میں حضور قلب ۸;

عمل: عمل میں خلوص ۲۲

قیامت : قیامت کا مالک ۲،۱۷

کردار: کردار و اعمال کی اساس ۵

نعمت : نعمتوں کی درخواست ۲۲

Presented by: https://jafrilibrary.com

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ﴿۶﴾

ہميں سيدھے راستہ کی ہدايت فرماتا رہ_

١_ صراط مستقيم کی ہدايت کی درخواست ايک عارف و سالک الی اللہ انسان کی اہم ترين درخواست و دعا ہے_

الحمد لله ... اياك نستعين _ اهدنا الصراط المستقيم

اگر "اهدنا الصراط المستقيم" کے "الحمدلله رب العالمين" کے ساتھ ربط کو ملاحظہ کيا جائے تو يہ پيغام ملتا ہے کہ اللہ تعالی کی معرفت کے بعد انسان کا ہدف صراط مستقيم پر گامزن رہنا ہے يعنی وہ راستہ جسکا منتہائے مقصود اللہ تعالی کی ذات اقدس ہے_

٢_ اللہ تعالی کی بارگاہ اقدس ميں دعا کرنے کا لازمی نتيجہ صراط مستقيم کا حصول ہے_ اهدنا الصراط المستقيم

٣_ اللہ تعالی کی تعريف اور اس کی بارگاہ ميں بندگی کا اظہار دعا کے آداب ميں سے ہے_

الحمدلله رب العالمين ... اهدناالصراط المستقيم

چونکہ خداوند قدوس کی حمد و ثنا اور اسکی عبوديت کے اظہار کے بعد اسکی بارگاہ ميں دعا اور " اهدناالصراط المستقيم" کی درخواست کی گئي ہے اس سے مذکورہ بالا مطلب نکلتا ہے_

٤_ انسان ہميشہ کے لئے اللہ تعالی کی ہدايت و راہنمائي کا محتاج ہے_

اهدنا الصراط المستقيم

٥_ صراط مستقيم کی ہدايت کی دعا کرنا پروردگار متعال سے مدد طلب کرنے کا انتہائي شائستہ اور زيبا مورد ہے_

اياك نستعين _ اهدنا الصراط المستقيم

اگر " اہدنا ..." کو "اياك نستعين" سے مربوط کرکے ديکھا جائے تو اس کا مطلب يہ ہے کہ صراط مستقيم کی ہدايت وہ اعلی ترين مورد ہے جسکے حصول ميں انسان خدائے متعال کی امداد کا محتاج ہے_

٦_ اللہ تعالی کی مدد و نصرت کے بغير انسان صراط مستقيم کو نہيں پاسکتا_ اهدنا الصراط المستقيم

٧_ يکتاپرستی اور فقط خدا سے مدد طلب کرنا "صراط مستقيم" ہے_ اياك نعبد و اياك نستعين _ اهدنا الصراط المستقيم

لفظ الصراط ميں الف لام عہد ذکری ہوسکتا ہے اور يہ ان حقائق کی طرف اشارہ ہے جو گذشتہ آيت ميں گذرچکے ہے اور ان ميں يکتاپرستی اور صرف خدا سے مدد طلب کرنا ہے_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۸_ اللہ تعالی پر اور اسکی صفات پر ایمان لانا "صراط مستقیم" ہے_ الحمدللہ رب العالمین ... اهدنا الصراط المستقیم

"الصراط المستقیم" کا جن حقائق کی طرف اشارہ ہے اللہ تعالی اور اسکی ربوبیت پر ایمان لانا ان میں سے ہے_ ان کی طرف اشارہ "الحمدللہ " سے "مالک یوم الدین" تک کیا گیا ہے_

۹_ ایک توحید پرست انسان کی آرزو ہے کہ سب انسان صراط مستقیم کی ہدایت پالیں_ اهدنا الصراط المستقیم

اس مطلب کی طرف راہنمائي اسطرح ہوتی ہے کہ " اهدنا ہمیں ہدایت فرما" استعمال ہوا ہے نہ کہ "اهدنی مجھے ہدایت فرما _"

۱۰_ ہدایت کے بہت سارے درجات اور مراحل ہیں_ اهدنا الصراط المستقیم

گذشتہ آیات کے بعد "اہدنا" کا استعمال اس امر کی طرف نشاندہی کررہا ہے کہ یہ دعا کرنے والا انسان ہدایت یافتہ ہے_ بنابریں یہ کہنا چاہیئے کہ ہدایت کے بہت سارے مراحل ہیں اور یہ کہنا صحیح ہے: ہر وہ شخص جو ہدایت پاچکا ہے اسکو بھی انتہائي سنجیدگی سے ہدایت کی دعا کرنی چاہیئے_

۱۱_ ہدایت کے حصول کے لئے بارگاہ رب العزت میں دعا کا بہت موثر کردار ہے_ اهد نا الصراط المستقیم

۱۲_ امام رضا علیہ السلام سے روایت ہے: "اهدنا الصراط المستقیم استرشاد لدینه واعتصام بحبله و استزادة فی المعرفة لربه عزوجل ...[۱]

"اهدنا الصراط مستقیم" اللہ کے دین کی طرف ہدایت، اسکی رسی کو مضبوطی سے تھامنے اور اللہ جل جلالہ کی معرفت میں اضافے کی دعا ہے_

۱۳_ امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: "الصراط المستقیم" صراط الانبیاء و هم الذین انعم الله علیهم[۲] "صراط مستقیم" سے مراد انبیاء علیہم السلام کا راستہ ہے یہی وہ ہستیاں ہیں جن پر اللہ تعالی نے اپنی نعمتیں نازل فرمائیں _

۱۴_ عن رسول الله (ص) انه قال (فی قول الله عزوجل)_ اهدنا الصراط المستقیم دین الله الذی نزل به جبرئیل علیه‌السلام علی محمد (ص) ...[۳]

---

۱) من لایحضره الفقیہ ج/ ۱ ص ۲۰۴ ح ۱۲ ، نور الثقلین ج/ ۱ ص ۲۰ ح ۸۵_

۲) تفسیر عیاشی ج/ ۱ ص ۲۲ ح ۱۷ ، نور الثقلین ج/ ۱ ص ۲۰ ح ۸۶_

۳) تفسیر فرات کوفی ص ۵۱، بحار الانوار ج/ ۳۶ ص ۱۲۸ ح ۷۱_

Presented by: https://jafrilibrary.com

رسول اللہ (ص) سے روایت ہے کہ آپ (ص) نے اھدنا الصراط المستقیم کے بارے میں فرمایا اس سے مراد اللہ کا دین ہے جو جبرائیل عليه‌السلام کے ذریعے محمد (ص) پر نازل ہوا_

۱۵_عن رسول اللہ(ص) وعن علی علیہ‌السلام فی معنی "الصراط المستقیم " انه کتاب اللہ (۱)

پیامبر اسلام (ص) اور حضرت علی عليه‌السلام سے روایت ہے کہ صراط مستقیم سے مراد اللہ کی کتاب ہے_

۱۶_امام صادق عليه‌السلام سے روایت ہے کہ آپ عليه‌السلام نے فرمایا:"الصراط المستقیم امیرالمومنین علي علیہ‌السلام " (۲)

صراط مستقیم امیر المومنین علی علیہ السلام ہیں_

اسلام: دین اسلام کی اہمیت ۱۴

اعتصام: اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامنا ۱۲

امام علی عليه‌السلام : امام علی عليه‌السلام کا راستہ ۱۶

انبیاء عليه‌السلام : انبیاء عليه‌السلام کا راستہ ۱۳

انسان: انسان کی امداد۶; انسان کا عاجز ہونا ۶; انسانی ضروریات ۴; انسانوں کی ہدایت ۹

ایمان: اللہ پر ایمان ۸; اللہ کی صفات پر ایمان ۸; ایمان کا متعلق ۸

توحید: توحید عبادی ۷

توحیدپرست : توحیدپرستوں کی آرزو ۹; توحیدپرستوں کی خواہشات ۱

توفیقات: ہدایت کی توفیق۶

حدیث: ۱۶، ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲

حمد: اللہ کی حمد ۳

خداتعالی : اللہ کی امداد کے اثرات ۶; ہدایت الہی ۴

دعا: دعا کے اثرات ۱۱; دعا کے آداب ۳; دعا کی اہمیت ۲،۱۱

---

۱) مجمع البیان ج/ ۱ص/ ۱۰۴، نور الثقلین ج/ ۱ ص ۲۰ ح ۸۷_

۲) معانی الاخبار ص ۳۲ ح ۲، نور الثقلین ج/ ۱ ص ۲۱ ح ۹۴_

Presented by: https://jafrilibrary.com

صراط مستقیم: صراط مستقیم سے کیا مراد ہے ۱۴، ۱۳، ۸، ۷، ۱۶، ۱۵

مدد طلب کرنا: اللہ سے مدد طلب کرنا ۷، ۵

ضروریات: ہدایت کی ضرورت ۴

عبودیت: عبودیت کا اظہار ۳

قرآن کریم: قرآن کی فضیلت ۱۵

نعمت: نعمتیں جن کے شامل حال ہیں ۱۳

ہدایت: صراط مستقیم کی ہدایت ۹، ۶، ۵، ۲، ۱؛ ہدایت کی اہمیت ۱۲؛ ہدایت کی درخواست ۱۲، ۵، ۱؛ ہدایت کے اسباب ۱۱، ۶؛ ہدایت کے درجات ۱۰؛

صِرَاطَ الَّذِينَ أَنعَمتَ عَلَيهِمْ غَيرِ المَغضُوبِ عَلَيهِمْ وَلاَ الضَّالِّينَ ﴿۷﴾

جو ان لوگوں کا راستہ ہے جن پر تو نے نعمتیں نازل کی ہیں ان کا راستہ نہیں جن پر غضب نازل ہوا ہے یا جو بہکے ہوئے ہیں۔

۱۔ قرآن کریم میں انسانوں کو مختلف طبقات میں تقسیم کیا گیا ہے ایک وہ ہیں جو ہدایت پر ثابت قدم ہیں اور دوسرے وہ جو گمراہ اور بارگاہ ایزدی میں غضب کا شکار ہیں۔

صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم و لا الضالین

"انعمت علیھم" سے پہلے اور بعد والی آیات کے قرینے کی بنا پر انعمت سے مراد ہدایت کی نعمت ہے نہ کہ مادی نعمتیں۔ ان نعمات سے تمام مخلوقات حتی کافر بھی بہرہ مند ہیں۔

۲۔ بعض انسان اللہ تعالی کی خصوصی ہدایت سے بہرہ

Presented by: https://jafrilibrary.com

مندہیں اورہدایت کے اعلی مراتب و مراحل کے حامل ہیں_ صراط الذين انعمت عليهم
جیساکہ بیان ہوا ہے "نعمت" سے مرادہدایت کی نعمت ہے جبکہ ہدایت کی دعا مانگنے والے خودہدایت یافتہ ہیں لہذا یہاں مراد خاص ہدایت ہے_

۳_ صراط مستقیم کی ہدایت اللہ تعالی کی عظیم نعمتوں میں سے ایک ہے_ صراط الذين انعمت عليهم
یہاں نعمت مطلق بیان ہوئي ہے پس اس سے ہدایت کی نعمت کا ارادہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ متکلم ہدایت کی نعمت کے مقابل دیگر نعمتوں کو نعمت تصور نہیں کرتا اور یہ چیز حکایت کرتی ہے کہ ہدایت کی نعمت بہت ہی عظیم ہے_

۴_ بعض ہدایت یافتہ لوگ ہدایت پر ثابت قدم نہ رہے اور غضب شدہ اورگمراہ افراد میں سے قرار پائے_
صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم و لا الضالين
مذکورہ مطلب اس بناپرہے کہ "غیر المغضوب"، "الذین انعمت" کے لئے ایک احترازی صفت ہے_ بنابریں جن کو نعمت دی گئي یعنی ہدایت یافتہ افراد کے تین گروہ ہیں ۱_ وہ ہدایت یافتہ افراد جو ہدایت سے ہاتھ دھوبیٹھے اور "مغضوبین" میں سے قرارپائے ۲_ وہ افراد جو وسط راہ سے گم ہوگئے اور "ضالین" میں سے قرار پائے ۳_ وہ ہدایت یافتہ انسان جو صراط مستقیم پر آخر تک ثابت قدم رہے_

۵_ہدایت یافتہ افراد کے لئے یہ خطرہ موجود ہے کہ وہ بھی غضب شدہ اورگمراہ افراد کے زمرے میں آجائیں_
صراط الذين انعت عليهم غير المغضوب عليهم و لا الضالين

۶_ اللہ تعالی کی یکتائي کے قائل خداپرست انسان چاہتے ہیں کہ وہ ہدایت پر ثابت قدم انسانوں میں سے ہوں_
الحمدلله ... اهدنا الصراط المستقيم _ صراط الذين انعمت عليهم

۷_ "صراط مستقیم" خدا کی طرف جانے والا راستہ ہے جس میں کجی اور انحراف ہرگز نہیں پایا جاتا_
اهدنا الصراط المستقيم _ صراط الذين انعمت عليهم
"غیر المغضوب ..." سے "الذین ..." کی صفت بیان کرنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ "صراط الذين ..." ایسا راستہ ہے جس میں انحراف اور کجی ہرگز نہیں ہو سکتی اور اسی راستے کو صراط مستقیم کہتے ہیں کیونکہ "صراط الذين"، "الصراط المستقيم" کے لئے عطف بیان ہے_

۸_ہدایت یافتہ انسانوں کے عملی نمونے صراط مستقیم کے حصول اور اس پر گامزن رہنے میں انتہائي اہم کردار کے حامل ہیں_ اهدنا الصراط المستقيم _ صراط الذين انعمت عليهم

Presented by: https://jafrilibrary.com

صراط مستقیم کو چونکہ ہدایت یافتہ انسانوں کی راہ سے تفسیر و تعبیر کیا گیا ہے اس لئے کہا جاسکتا ہے کہ صراط مستقیم کے حصول کے لئے انسان عملی نمونوں کا محتاج ہے_ پس ضرورت ہے کہ ان سالکان راہ کی تلاش کرے اور ان کی پیروی کرے_

۹_ جن کو نعمات سے نوازا گیا ہے(ہدایت یافتہ انسان) وہ ایسے لوگ ہیں جن پر اللہ کا غضب نہیں ہوا اور نہ ہی وہ گمراہ ہوئے_ صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم و لا الضالین یہ مطلب اس طرح حاصل ہوتاہے کہ اگر "غیر المغضوب"، "الذین" کے لئے توضیحی صفت ہو یا بدل اور یا عطف بیان ہو_

۱۰_ عن جعفر بن محمد علیه‌السلام قال: قول الله عزوجل فی الحمد"صراط الذین انعمت علیهم" یعنی محمداً وذریته صلوات الله علیهم[1] امام صادق عليه‌السلام سے روایت ہے کہ آپ عليه‌السلام نے فرمایا:"صراط الذین انعمت علیہم" سے سورہ حمد میں مراد حضرت محمد(ص) اور آپ (ص) کی ذریت عليه‌السلام ہیں_

۱۱_ امام رضا عليه‌السلام سے روایت ہے کہ آپ عليه‌السلام نے فرمایا:...غیر المغضوب علیهم

استعاذة من ان یکون من المعاندین الکافرین المستخفین به و بامره و نهیه ...[2] غیر المغضوب علیہم سے مراد اللہ کی پناہ طلب کرنا اس سے کہ انسان دشمنوں اور کافروں میں سے ہو جو اللہ کو اہمیت نہیں دیتے اور اللہ کے امر و نہی کو ہلکا سمجھتے ہیں_

استعاذہ: اللہ تعالی کی پناہ مانگنا ۱۱; پناہ طلب کرنے کے موارد ۱۱

اللہ تعالی : اللہ کی نعمتیں ۳; اللہ کے اوامر کو ہلکا سمجھنا ۱۱; اللہ تعالی کی خاص ہدایت ۲;اللہ تعالی کی ذات اقدس کو سبک تصور کرنا ۱۱; اللہ تعالی کے نواہی کو ہلکا سمجھنا ۱۱

انحراف : انحراف کی رکاوٹیں ۷

انسان : انسانوں کی قسمیں ۱

اہل بیت عليه‌السلام : اہل بیت عليه‌السلام کے فضائل ۱۰

پیامبر اسلام (ص) : آپ (ص) کے فضائل ۱۰;جن پر خدا کا غضب نازل ہوا ۱،۵،۴

---

۱) معانی الاخبار ص ۳۶ ح ۷، نورالثقلین ج/۱ ص ۲۳ ح ۱۰۱_

۲) من لا یحضرہ الفقیہ ج/۱ ص ۲۰۴ ح ۱۲، نورالثقلین ج/ ۱ ص ۲۴ ح ۱۰۸_

Presented by: https://jafrilibrary.com

توحید پرست: توحید پرستوں کی خواہشات ٦

حدیث: ١٠،١١

صراط مستقیم: صراط مستقیم سے کیا مراد ہے ١٠; صراط مستقیم کی خصوصیات ٧

گمراہ افراد: ١

معاشرتی طبقات: ١،٢

مغضوبان خدا: ١ ، ٣، ٥

نعمت: ٩ ، ١٠

ہدایت: صراط مستقیم کی ہدایت ٣،٨;ہدایت میں ثابت قدم انسان ١; ہدایت میں ثابت قدمي ٦ ; ہدایت میں نمونے کی پیروی کرنا ٨;ہدایت کی درخواست ٦;ہدایت کی نعمت ٣; ہدایت کے درجات ٢;

ہدایت یافتہ انسان: ٢ ہدایت یافتہ انسانوں کی خصوصیات ٩; ہدایت یافتہ انسانوں کی گمراہی کا خطرہ ٤،٥;

Presented by: https://jafrilibrary.com

سورہ بقرہ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الم﴿١﴾

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے _

١_عن علی بن الحسين عليه‌السلام فی دعاء له : الهی و سيدی ... قلت: ... " الم ذلك الكتاب لا ريب فيه ..." ثنيت بالكتاب مع القسم الذی هو اسم من اختصصته لوحيك و استودعته سرّ غيبك...[1]

امام سجاد عليه‌السلام سے روایت ہے کہ آپ عليه‌السلام نے ایک دعا کے ضمن میں بارگاہ رب الارباب میں عرض کیا: اے میرے معبود، اے میرے آقا... تونے فرمایاہے... الم ذلک الکتاب... تو نے اپنی کتاب کی تعریف اس قسم کے ساتھ کی ہے جو نام ہے اسکا جسکو تو نے اپنی وحی کے ساتھ مخصوص کیا اور اسکو تو نے اپنے غیب کا راز ودیعت فرمایا...

---

١) بحار الانوار ج/٨٨ ص٨،٧ ح٣،نور الثقلین ج/٢ ص ٢٩١۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

۲_ امام صادق عليه‌السلام سے روایت ہے آپ عليه‌السلام نے فرمایا:"الم" رمز و اشارة بينه و بين حبيبه محمد (ص) ا راد ان لا يطلع عليه سواهما ...[۱] "الم" اللہ اور اسکے حبیب محمد (ص) کے درمیان رمز اور اشارہ ہے_ اللہ نے چاہا کہ اس راز سے فقط وہ اور اسکا حبیب ہی آگاہ رہیں_

۳_ سفیان ثوری کہتے ہیں:"قلت لجعفر بن محمد عليه‌السلام ... يابن رسول الله ما معنى قول الله عزوجل الم ... قال عليه‌السلام اما " الم" فى اول البقرة فمعناه انا الله الملك...[۲]

میں نے امام صادق عليه‌السلام سے سوال کیا اے فرزند رسول (ص) یہ فرمائیں کہ اللہ کے اس قول "الم" کا کیا معنی ہے؟ آپ عليه‌السلام نے فرمایا سورة بقرہ کے شروع میں "الم" کا معنی یہ ہے میں اللہی بادشاہ_

۴_ امام صادق عليه‌السلام سے روایت ہے آپ عليه‌السلام نے فرمایا:

"الم" هو حرف من حروف اسم الله الاعظم المقطع فى القرآن الذى يؤلفه النبى و الامام فاذا دعا به اجيب[۳] "الم" اللہ تعالی کے اسم اعظم کے حروف میں سے ایک ہے جو مقطع صورت میں قرآن میں آیا ہے_ اس کو نبی (ص) اور امام عليه‌السلام تالیف کرتے ہیں اور جب اسکے ذریعے دعا کرتے ہیں تو مستجاب ہوتی ہے_

۵_ آئمہ ہدی (علیہم السلام) سے روایت ہے_ " ان الحروف المفتحة بها السور من المتشابهات التى استاثر الله تعالى بعلمها و لا يعلم تاويلها الا هو[۴] حروف (مقطعہ) جن سے سورتوں کا آغاز ہوتا ہے متشابہات میں سے ہیں جن کا علم اللہ تعالی نے اپنے ساتھ مختص فرمایا ہے ان کی تاویل اسکے علاوہ کوئي اور نہیں جانتا_

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا اسم اعظم ۴; اللہ تعالی کی سلطنت ۳

پیامبر اسلام(ص): اللہ اور پیامبر خدا (ص) کے درمیان رموز ۱،۲

حدیث: ۱،۲،۳،۴،۵

حروف مقطعہ ۱: حروف مقطعہ کا علم ۵; حروف مقطعہ کا فلسفہ ۱،۲،۴

قرآن کریم: قرآن کے متشابہات ۵

---

۱) بحار الانوار ج/ ۸۹ ص ۳۸۴_ ۲) معانی الاخبار ص ۲۲ ح ۱، نورالثقلین ج/ ۱ ص ۲۶ ح ۴_ ۳) معانی الاخبار ص ۲۳ ح ۲، نورالثقلین ج/ ۱ ص ۲۶ ح ۵_

۴) مجمع البیان ج/ ۱ ص ۱۱۲، نورالثقلین ج/ ۱ ص ۳۰ ح ۸_

Presented by: https://jafrilibrary.com

ذَلِكَ الْكِتَابُ لاَ رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ﴿٢﴾

یہ وہ کتاب ہے جس میں کسی طرح کے شک و شبہہ کی گنجائش نہیں ہے_ یہ صاحبان تقوی اورپرہیزگار لوگوں کے لئے مجسم ہدایت ہے_

١_ قرآن کریم کامل ترین اور باعظمت کتاب ہے_ ذلك الكتاب

"ذلک" بتداء اور " الکتاب" خبر ہے_ اس اعتبار سے " ال" صفات کے استغراق کے لئے آیاہے اور کمال پر دلالت کرتاہے_

٢_ آیات قرآن کی کتابت اور تدوین آنحضرت (ص) پر نزول کے بعد ہوئي_ ذلك الكتاب

کتاب (لکھا ہوا یا تحریر شدہ) کا قرآن حکیم پر اطلاق ، اسکی جہات مختلف ہوسکتی ہیں ١_ آیات نازل ہونے کے بعد لکھی جاتی تھیں ٢_پروردگار کی طرف سے تاکید ہو کہ انہیں تحریر کیا جائے٣_ تحریر شدہ صورت میں آنحضرت (ص) پر نازل ہوئيں_ مذکورہ بالا مطلب پہلے اور دوسرے احتمال کی بناپر ہے_

٣_ قرآن حکیم ایک انتہائي مستحکم کتاب ہے اور ہر اس چیز سے پاک و منزہ ہے جو اس کی حقانیت میں تردید اور شبہہ پیدا کرے_ لا ريب فيه ریب کا معنی شک اور وہ چیز ہے جو شک کا باعث بنے_ مذکورہ بالا مطلب اسکے دوسرے معنی سے ماخوذہے_ پس " لاریب فیہ" کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کریم میں کوئي ایک مسئلہ بھی ایسا نہیں کہ جو اس کی حقانیت میں شک و تردید کا سبب بنے_

٤_ قرآن حکیم متقی اورپرہیزگار انسانوں کی ہدایت و تربیت کی پوری صلاحیت رکھتاہےیہی چیز قرآن کریم کے استحکام اور حقانیت کی دلیل ہے_ لا ريب فيه هدى للمتقين

"هدى للمتقين"، "لا ريب فيه" کے لئے دلیل کی حیثیت رکھتاہے_

٥_ قرآن حکیم اہل تقوی کو اعلی ترین مدارج کی طرف ہدایت اور راہنمائي کرنے والی کتاب ہے_
هدى للمتقين

٦_ہدایت کے مختلف درجات اور مراحل ہیں_ هدى للمتقين

بعد والی آیات میں جو صفات بیان ہوئي ہیں خصوصاً آیہ مبارکہ ٥ (اولئك على هديً)

Presented by: https://jafrilibrary.com

میں اہل تقوی کی جو صفت بیان ہوئي ہے اس سے پتہ چلتاہے کہ یہ لوگ ہدایت یافتہ ہیں پس"ہدی للمتقین" میں ہدایت کا اعلی ترین درجہ مراد ہے اور باتقوی انسان اس مرتبے پر فائز ہیں_

۷_ قرآن کی ہدایت میں کسی طرح کی بھی کمی و کجی نہیں پائي جاتی اور ذرہ برابر انحراف موجود نہیں ہے_ هديً للمتقين

"ہدي" مصدر ہے اوریہاں اسم فاعل "ہادي" کا معنی دے رہاہے_ اسم فاعل کی جگہ مصدر کا استعمال اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ قرآن ہدایت محض ہے یعنی قرآن میں موجود راہنمائي میں کسی طرح کی بھی بے راہ روی ، حیرانگی ، پریشانی یا گمراہی نہیں پائي جاتی_

قرآن کریم: عظمت قرآن ۱; قرآن اور متقین ۴،۵; قرآن کا استحکام ۳; قرآن کریم کا تردید و شبہات سے پاک ہونا ۳;قرآن کا کامل ہونا ۱; قرآن کا کردار اور اہمیت ۴،۵; قرآن کی تاریخ ۲; قرآن کا منزہ ہونا ۳; قرآن کی تدوین ۲; قرآن کی حقانیت ۳; قرآن کی حقانیت کے دلائل ۳; قرآن کی خصوصیات ۱،۳; قرآن کی کتابت ۲; قرآن کے محکم دلائل ۳; قرآني ہدایت ۴،۵قرآني ہدایت کی خصوصیات ۷

متقین : متقین کی تربیت ۴; متقین کی ہدایت ۴،۵

ہدایت:ہدایت کے درجات ۵،۶

الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلوٰةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ (۳)

جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں_ پابندی سے پورے اہتمام کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے رزق دیا ہے اس میں سے ہماری راہ میں خرچ بھی کرتے ہیں_

۱_ غیب (خدا اور...) پر ایمان، نماز قائم کرنا اور خرچ کرنا (راہ خدا میں) اہل تقوی کی صفات میں سے ہے_
هدى للمتقين _ الذين يؤمنون ... ينفقون

"غیب" کا معنی مخفی اورچھپا ہوا ہے_ اس پر ایمان کو دینی اقدار میں سے شمار کیا گیا ہے_ غیب سے مراد ہر طرح کا مخفی یا پنہاں نہیں ہے بلکہ بعد کی آیات کی روشنی میں اس سے مراد اللہ تعالی ، فرشتے اور ان جیسی کچھ دیگر مخلوقات ہیں_

۲_ غیب (خدا اور...) پر ایمان، نماز قائم کرنا اور خرچ کرنا (راہ خدا میں) بندگان خدا کے ضروری فرائض میں سے ہے_
الذين يؤمنون بالغيب ... ينفقون

Presented by: https://jafrilibrary.com

۳_ عالم ہستی فقط محسوسات تک ہی محدود نہیں ہے_ یہ قانون ادیان الہی میں سب سے بنیادی امر ہے_

الذين يؤمنون بالغيب "اللہ" کی جگہ " الغیب" کا استعمال ممکن ہے اس نکتے کی طرف اشارہ ہو کہ سب سے پہلی بات جو انسانوں کو یاد کرانے والی ہے وہ یہ کہ جہان ہستی محسوسات تک محدود نہیں ہے_

۴_ دین کے عملی ارکان میں سے نماز اور انفاق کو سب فرائض پر ترجیح دینا ان کی خاص اہمیت کی طرف اشارہ ہے_

و يقيمون الصلوة و مما رزقناهم ينفقون

۵_ انسان کے پاس موجود وسائل و امکانات اللہ تعالی کی جانب سے عطا شدہ رزق ہے_ و مما رزقناهم ينفقون

۶_ اس بات پر ایمان رکھنا کہ تمام تر وسائل و امکانات اللہ کی طرف سے ہیں انسان میں انفاق (فی سبیل اللہ خرچ کرنا) کی راہ ہموار کرتا ہے_ و مما رزقناهم ينفقون

انفاق کے ضروری ہونے کے بیان میں اس امر کی (کہ سب کچھ خدا کی طرف سے عطا کیا گیا ہے) یاددہانی کا ہدف، انفاق کا آسانی ہونا اور انسان میں انفاق کا جذبہ پیدا کرنا ہے_

۷_ انفاق خاص قسم کے وسائل یا امکانات میں محدود نہیں ہے_ مما رزقناهم ينفقون

یہ مطلب لفظ "ما_ جو کچھ بھي" سے استفادہ ہوتا ہے جسکا معنی عموم ہے_

۸_ سب کچھ ہی انفاق کردینے سے اللہ تعالی نے منع فرمایا ہے_ و مما رزقناهم ينفقون

"مما_ (من ما)" میں موجود "من" جسکا معنی بعض ہے اس سے یہ مطلب اخذ ہوتا ہے_ پس "مما رزقناهم ..." یعنی اہل تقوی اپنے مال کا کچھ حصہ انفاق کرتے ہیں_

۹_ نماز اور انفاق انسان کے لئے ایک دائمی، مستقل اور ہمیشہ کا پروگرام ہے نہ کہ وقتی سلسلہ_

يقيمون الصلوة و مما رزقناهم ينفقون فعل مضارع (یقیمون اورینفقون) کا استعمال اس مطلب کی طرف اشارہ ہے کیونکہ فعل مضارع تجدید اور دوام پر دلالت کرتا ہے_

۱۰_ اگر زندگی کے پروگرام میں نماز شامل نہ ہو اور اسکو اہمیت نہ دی جائے تو انسان باتقوی نہیں بن سکتا_

هدى للمتقين _ الذين ... يقيمون الصلوة

۱۱_ وقتی انفاق سے انسان متقین میں سے قرار نہیں دیا جائے گا_

هدى للمتقين ... و مما رزقناهم ينفقون

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۲_ ضرورت مندوں کی ضرورت کو پورا کرنے کی کوشش کرنا یہ سب کا فریضہ ہے اور تقوی کی نشانیوں میں سے ایک ہے
_ هدی للمتقين ... و مما رزقناهم ينفقون

۱۳_ اسلام میں انفرادی اور معاشرتی احکام موجود ہیں_ يقيمون الصلوة و مما رزقناهم ينفقون

۱۴_ ایمان بغیر عمل کے اور عمل بغیر ایمان کے اس سے انسان تقوی کو نہیں پاسکتا_ هدی للمتقين_ الذين يؤمنون ... ينفقون

۱۵_ انسانوں کی اس طرح تربیت کرنا کہ وہ غیب پر ایمان لائیں، نماز کے پابند ہوں اور انفاق کریں یہ سب امور قرآن کریم کے اہداف میں سے ہیں_ ذلك الكتاب ... هدى للمتقين الذين يؤمنون ... و مما رزقناهم ينفقون

۱۶_عن ابی عبدالله عليه‌السلام فی قول الله عزوجل "الذين يؤمنون بالغيب" قال: من ا قر بقيام القائم انه حق[1] "الذين يؤمنون بالغيب" کے بارے امام صادق عليه‌السلام سے روایت ہے کہ آپ عليه‌السلام نے فرمایا اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو قائم عليه‌السلام کے قیام کی حقانیت کا اقرار کرتے ہیں_

۱۷_عن ابی عبدالله عليه‌السلام (فی قوله) ... " و مما رزقناهم ينفقون" قال مما علمناهم ينبؤن و مما علمناهم من القرآن يتلون[2] اللہ تعالی کے اس کلام "و مما رزقناہم ینفقون" کے بارے میں امام صادق عليه‌السلام سے روایت ہے آپ عليه‌السلام نے ارشاد فرمایا جو چیز ہم نے انہیں تعلیم دی ہے اسکو بتاتے ہیں (نشر کرتے ہیں) اور جو کچھ قرآن حکیم سے ہم نے انہیں سکھایا ہے اسکی تلاوت کرتے ہیں_

اسلام: اسلام کی انفرادی تعلیمات ۱۳; اسلام کی خصوصیات ۱۳; اسلام کی معاشرتی تعلیمات ۱۳

انسان: انسانوں کی ذمہ داری ۱۲،۹; انسانوں کی روزی ۵

انفاق: انفاق کی اہمیت ۲،۳; انفاق کا بنیاد ۶; انفاق کی حدود ۱۷،۸،۷; دائمی انفاق کے اثرات و نتائج ۱۱; انفاق کے دائمی ہونے کی اہمیت ۹،۱۱

انفاق کرنے والے: انفاق کرنے والوں کی تربیت ۱۵

---

۱) کمال الدین ج/ ۲ص ۳۴۰ ح ۱۹ ، نور الثقلین ج/ ۱ ص ۳۱ ح ۱۱_

۲) معانی الاخبار ص ۲۳ ح ۲، بحار الانوار ج/ ۲ ص ۱۷ ، ح ۳۸_

Presented by: https://jafrilibrary.com

ایمان: اللہ تعالی پر ایمان; امام مہدی علیہ السلام کے قیام پر ایمان ۱۶; ایمان سے متعلق امور ۱،۲،۱۶; بغیر عمل کے ایمان ۱۴; غیب پر ایمان ۱،۲،۱۶; غیب پر ایمان کی اہمیت ۱۵

تقوا: تقوا کی بنیاد ۱۰،۱۱; تقوی کی علامتیں ۱۲; تقوی کے اسباب ۱۴

جہان بيني (نظریہ کائنات): توحیدی جہان بینی ۳; جہان بینی اور آئیڈیالوجی ۶

حدیث: ۱۶،۱۷

خدا تعالی: اللہ تعالی کی عنایات ۵،۶; اللہ تعالی کی نصیحتیں ۸;

دنیاوی وسائل اور امکانات: دنیاوی وسائل کا سرچشمہ ۵،۶

دین: دین کے ارکان ۴; دینی تعلیمات کی نشر و اشاعت ۱۷

ضرورت مند: ضرورت مندوں کی ضرورت کو پورا کرنا ۱۲

عالم غیب: غیب کے موارد ۱۶

عمل: بغیر ایمان کے عمل ۱۴

قرآن کریم: قرآن کی تاثیر و کردار ۱۵; قرآن کی تلاوت ۱۷; قرآن کے اہداف ۱۵

کائنات: کائنات کا غیب ۳

متقین: متقین کا انفاق کرنا ۱; متقین کی صفات ۱; متقین کا ایمان ۱;

مومنین: مومنین کی ذمہ داری ۲

نماز: نماز کا قائم کرنا ۱،۲; نماز کی اہمیت ۴; نماز کے دائمی ہونے کے اثرات و نتائج ۱۰; نماز کے دائمی ہونے کی اہمیت ۹،۱۰

نمازي: نمازیوں کی تربیت ۱۵

Presented by: https://jafrilibrary.com

﴿وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ وَبِالآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ﴿۴﴾

وہ ان تمام باتوں پر بھی ایمان رکھتے ہیں جنھیں (اے رسول) ہم نے آپ پر نازل کیا ہے اور جو آپ سے پہلے نازل کی گئی ہیں اور آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں۔

۱۔ قرآن پر ایمان لانا اور پیامبر اسلام (ص) پر نازل شدہ معارف و احکام پر ایمان لانا متقین کی صفات میں سے ہے۔

ھدی للمتقین ...الذین یؤمنون بما انزل الیک

۲۔ اہل تقوا گذشتہ آسمانی ادیان کی کتابوں اور ان کے احکام و معارف پر ایمان رکھتے ہیں۔

والذین یؤمنون بما انزل الیک و ما انزل من قبلک

۳۔ ان تمام احکام و معارف پر جو پیامبر اسلام (ص) پر اور انبیاء علیہ السلام ما سبق پر نازل ہوئے ایمان لانا واجب و ضروری ہے۔والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک

۴۔ ادیان الہی ایک دوسرے سے تضاد و اختلاف اور ناہم آہنگی سے منزہ و پاک ہیں۔

والذین یؤمنون بما انزل الیک و ما انزل من قبلک

۵۔ عالم آخرت پر یقین اہل تقوی کی صفات میں سے ہے۔

و بالاخرۃ ھم یوقنون

۶۔ عالم آخرت پر یقین رکھنا اور یقین حاصل کرنا ضروری ہے۔

و بالاخرۃ ھم یوقنون

۷۔ غیب پر ایمان، انبیاء (علیہم السلام) کی رسالت پر ایمان اور آخرت پر ایمان قرآنی ہدایت کے حصول کی راہ ہموار کرتے ہیں۔

ھدی للمتقین ... الذین یؤمنون بما انزل الیک و ما انزل من قبلک و بالاخرۃ ھم یوقنون

۸۔ اللہ اور انبیاء علیہ السلام کی رسالت پر ایمان اور آخرت پر یقین دینی عقائد کے ارکان ہیں۔

الذین یؤمنون بالغیب ... و ما انزل من قبلک و بالاخرۃ ھم یوقنون

Presented by: https://jafrilibrary.com

۹_ہر انسان (اہل کتاب ہو یا غیر اہل کتاب) اگر دین اسلام کے عقیدتی اور عملی ارکان کا پابند ہو تو متقین میں سے ہیں_
الذین یؤمنون بالغیب ... و ما انزل من قبلك

یہ واضح ہے کہ آیت نمبر ۳ ، ۴ میں جن صفات کا ذکر کیا گیا ہے وہ متقین کی خصوصیات ہیں_ لہذا "الذین" کے تکرار سے مراد یہ نہیں کہ اہل تقوی کے دو گروہ ہیں بلکہ (جیسا کہ بعض مفسرین نے کہا ہے) الذین کے تکرار سے مراد یہ ہے ان صفات کے حامل اہل تقوی ہیں اب چاہے یہ لوگ اس سے پہلے آسمانی کتابوں پر ایمان رکھنے والے تھے جیسے یہود و نصاری یا ایسے نہیں تھے جیسے عرب کے جاہل_

آخرت: آخرت پر یقین کی اہمیت ۶; آخرت پر یقین ۵

ادیان: ادیان کا منزہ ہونا ۴; ادیان کی ہم آہنگی ۴

ایمان: آخرت پر ایمان ۷،۸; آخرت پر ایمان کی اہمیت ۶; آسمانی کتابوں پر ایمان ۲; ادیان پر ایمان ۲،۳; اسلام پر ایمان ۱،۹; انبیاء علیہ السلام پر ایمان ۷،۸; انبیاء علیہ السلام کی تعلیمات پر ایمان ۳; اللہ پر ایمان ۸; ایمان بالغیب ۷; ایمان سے متعلق امور; ۱ ، ۲ ، ۷، ۳، ۸ ، ۹ ایمان کے اثرات و نتائج ۷; پیامبر اسلام (ص) کی تعلیمات پر ایمان ۳; قرآن پر ایمان ۱ ;

تقوی : تقوی کی شرائط ۹

دین: دین کے ارکان ۸

قرآن کریم : قرآن کریم کی ہدایت ۷

متقین : ۹

متقین کا ایمان ۱،۲; متقین کی صفات ۱،۲،۵

ہدایت: ہدایت کے حصول کی راہ ۷

Presented by: https://jafrilibrary.com

أُوْلَئِكَ عَلَى هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ وَأُوْلَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿۵﴾

یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے پروردگار کی طرف سے ہدایت کے حامل ہیں اور فلاح یافتہ اور کامیاب ہیں ۔

١ ۔ فقط اہل تقوی ہدایت یافتہ انسان ہیں ۔ ھدی للمتقین ... اولئك علی ھدی من ربھم

٢ ۔ فقط اہل تقوی نجات یافتہ اور سعادتمند ہیں ۔ ھدی للمتقین ... و اولئك ھم المفلحون

٣ ۔ غیب (اللہ اور ...) پر ایمان لانے والے، رسالت کا عقیدہ رکھنے والے اور آخرت کا یقین کرنے والے ہدایت یافتہ ہیں ۔ الذین یؤمنون ... اولئك علی ھدی من ربھم

"اولئك" کا مشار الیہ ممکن ہے اجمالی طور پر "المتقین" ہو یا پھر ممکن ہے اسکا تفصیلی پہلو مراد ہو یعنی "اولئک" سے متقین کی صفات کی طرف اشارہ ہو جن کا بیان ہوچکا ہے ۔

۴ ۔ نماز قائم کرنے والے اور انفاق کرنے والے ہدایت یافتہ ہیں ۔ یقیمون الصلوة ... اولئك علی ھدی من ربھم

۵ ۔ انسان کی نجات دین کے اعتقادی اصولوں پر ایمان اور اسکے عملی ارکان کی پابندی میں ہے ۔
الذین یؤمنون ... و اولئك ھم المفلحون

٦ ۔ اہل تقوی کو ہدایت مل جانا اللہ کی جانب سے ان پر عنایت ہے ۔
اولئك علی ھدی من ربھم

٧ ۔ اہل تقوی کو ہدایت مل جانا اللہ تعالی کی ربوبیت کا ایک پہلو ہے ۔ اولئك علی ھدی من ربھم

اللہ تعالی : اللہ تعالی کی ربوبیت کے مظاہر ٧؛ اللہ تعالی کی عنایات ٦

آخرت : آخرت پر ایمان لانے والے ٣

Presented by: https://jafrilibrary.com

انبیاء علیہم السلام : انبیاء علیہم السلام پر ایمان لانے والے ۳

انفاق کرنے والے: انفاق کرنیوالوں کی ہدایت ۴

ایمان: ایمان سے متعلق امور ۵; دین پر ایمان ۵; ایمان کے اثرات و نتائج ۵

توفیقات: تقوی کی توفیق ۶

دین: دین پر عمل ۵

عالم غیب: عالم غیب پر ایمان رکھنے والے ۳

متقین : متقین کا فلاح یافتہ ہونا ۲; متقین کی خصوصیات ۲،۱; متقین کی ہدایت ۷،۶،۱

مومنین: اللہ پر ایمان لانے والے ۳; مومنین کی ہدایت ۳

نجات یافتہ لوگ: ۲

نجات یافتہ ہونا: نجات یافتہ ہونے کے عوامل ۵

نماز: نماز قائم کرنے والوں کی ہدایت ۴

ہدایت یافتہ انسان ۳،۱: ہدایت یافتہ انسانوں کی صفات ۴

Presented by: https://jafrilibrary.com

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُواْ سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لاَ يُؤْمِنُونَ ﴿۶﴾

اے رسول جن لوگوں نے کفر اختیار کرلیا ہے ان کے لئے سب برابر ہے_ آپ انھیں ڈرائیں یا نہ ڈرائیں یہ ایمان لانے والے نہیں ہیں_

۱_ قرآن کریم کے منکروں اور کافروں کو پیامبر (ص) کا ڈرانا بے اثر تھا_

ان الذين كفروا سواء عليهم ء انذرتهم ام لم تنذرهم

گذشتہ آیات کے قرینے کی روشنی میں ایسا معلوم ہوتاہے کہ "کفروا" سے متعلق امر قرآن کریم ہے (کیونکہ گذشتہ آیات کا موضوع قرآن کریم ہے) یعنی مراد یہ ہے "ان الذين كفروا بالقرآن" ..."انذار" جو اَنْذَرْتَ کا مصدر ہے اسکا معنی ایسی چیز کی خبر دینا اور مطلع کرنا (یا خبردار کرنا) ہے جس سے ڈرنا چاہیئے اور دوری اختیار کرنی چاہیئے_

۲_ قرآن کے منکر اللہ اور قیامت پر ایمان نہیں لائیں گے_

ان الذين كفروا ... لا يؤمنون

"لايؤمنون" کا متعلق آیت نمبر ۸ اور ماقبل آیات کی روشنی میں اللہ اور قیامت ہے یعنی مراد یہ ہے_لا يؤمنون بالله و لا باليوم الآخر

۳_ اللہ تعالی اور قیامت پر ایمان کے لئے قرآن کریم بہترین راہنما ہے_

ان الذين كفروا سواء عليهم ء انذرتهم ام لم تنذرهم لا يؤمنون

یہاں "کفر" سے مراد قرآن کے بارے میں "کفر و انکار" ہے لہذا " سواء عليهم" اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ اگر قرآن کسی انسان میں اثر نہیں رکھتا تو یہ کیسے توقع کی جاسکتی ہے کہ اس پرپیامبر (ص) کا کلام اثر کرے گا؟ یہ مطلب اس بات کی حکایت کرتاہے کہ قرآن کریم ہدایت کا بہترین ذریعہ اور " انذار_ ڈرانے" کا مؤثرترین وسیلہ ہے_

۴_پیامبر (ص) اسلام کی تبلیغی اورہدایتی روشوں میں سے ایک انذار ہے_

ء ا نذرتهم ام لم تنذرهم

۵_پیامبر اکرم (ص) کے زمانے میں بعض لوگ کفر کے ایسے مرحلے پر تھے کہ ان پر آنحضرت (ص) کا انذار اثر نہ کرتا

Presented by: https://jafrilibrary.com

تھا_ ان الذين كفروا سواء عليهم ء انذرتهم ام لم تنذرهم لا يؤمنون

بعض کا خیال ہے کہ "الذین کفروا" سے مراد کفار مکہ کا ایک گروہ ہے_ یعنی آیہ مبارکہ کا ایک خارجی حقیقت کی طرف اشارہ ہے اور اس سے مراد یہ نہیں کہ کافروں میں ایمان کی راہ ہموار نہیں_

٦_ بعض کفار کفر کے ایسے مرحلے پر پہنچ جاتے ہیں کہ ایمان کی صلاحیت ہی ان میں ختم ہوجائی ہے_

ان الذين كفروا سواء عليهم ء انذرتهم ام لم تنذرهم لا يؤمنون

٧_ امام صادق عليه‌السلام سے روایت ہے کہ آپ عليه‌السلام نے فرمایا "الكفر فى كتاب الله على خمسة اوجه ... فمنها كفرالجحود والجحود على وجهين ...فاما كفر الجحود فهو الجحود بالربوبية و هو قول من يقول لا رب و لا جنة و لا نار ...

قال الله عزوجل: ... ان الذين كفروا سواء عليهم ء انذرهم ام لم تنذر هم لا يؤمنون ...(١)

اللہ کی کتاب میں کفر پانچ معانی میں بیان ہوا ہے ... ان میں سے کفر جحود ہے جس کی دو قسمیں ہیں_ ان میں ایک قسم "ربوبیت" کا انکار ہے اور وہ اس شخص کا قول ہے جو یہ کہتا ہے : نہ اللہ ہے نہ بہشت ہے اور نہ جہنم ہے ... اللہ تعالی فرماتا ہے : ان الذين كفروا سواء عليهم ء انذرتهم ام لم تنذرهم لا يؤمنون ..."

اللہ تعالی : اللہ تعالی کی ربوبیت کو جھٹلانا ٧

انذار(ڈرانا): انذار کا بے اثر ہونا ١،٥

ایمان: اللہ پر ایمان ٣;ایمان کی رکاوٹیں ٦; ایمان کے متعلقات ٣; قیامت پر ایمان ٣

پیامبر اسلام (ص) : آنحضرت (ص) کا ہدایت کرنا ٣ ;پیامبر اسلام کا انذار ١،٣،٥; پیامبر اسلام (ص) کی تبلیغی روش ٣

تبلیغ : تبلیغ میں انذار کی روش ٣

جنت: جنت کو جھٹلانا ٧

جہنم: جہنم کو جھٹلانا ٧

حدیث : ٧

قرآن کریم : قرآن کریم کو جھٹلانے والوں کا کفر ٢;قرآن کریم کو جھٹلانے والوں کی خصوصیات ٢; قرآن کریم کی تکذیب کرنے والوں کا انذار ١; قرآن کریم کی خصوصیات ٣; قرآن کریم کی ہدایت ٣

---

١) کافی ج/٢ص ٣٨٩ح١،نورالثقلین ج/١ص٣٢ح١٤

Presented by: https://jafrilibrary.com

کفار:۲ صدر اسلام کے کفار ۵; کفار کا ہدایت قبول نہ کرنا ۶،۵; کفار کو انذار ۱

کفر: اللہ کا انکار "کفر" ۲; قیامت کے بارے میں کفر و "انکار"۲; کفر کا مفہوم ۷; کفر کے درجات ۶،۵; کفر کے نتائج ۶;

ہدایت: ایمان کی ہدایت ۳; ہدایت کی روش ۴;ہدایت کے عوامل ۳

خَتَمَ اللّهُ عَلَى قُلُوبِهمْ وَعَلَى سَمْعِهِمْ وَعَلَى أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ عظِيمٌ ﴿۷﴾

خدا نے ان کے دلوں اور کانوں پر گویا مہر لگادی ہے کہ نہ کچھ سنتے ہیں اور نہ سمجھتے ہیں اور آنکھوں پر بھی پردے پڑگئے ہیں ـ ان کے واسطے آخرت میں عذاب عظیم ہے ـ

۱ـ اللہ تعالی نے قرآن کریم کے منکروں کے دلوں کو دینی معارف کے سمجھنے اور ان کے کانوں کو دینی حقائق سننے سے روک دیا ہےـ

ختم اللہ علی قلوبھم و علی سمعھم

"ختم" کا معنی گیلی مٹی یا اسی طرح کی کسی چیز سے دروازے کو بند کردینا ہے اور اصطلاح میں کسی چیز کو لاک لگاکر بند کرنا ہےـ قلب کا بند ہونا درک نہ کرنے اور نہ سمجھنے کا کنایہ ہےـ "علی سمعھم" ممکن ہے "علی قلوبہم" پر عطف ہو یا پھر "غشاوة" کی خبر بھی ہو سکتی ہےـ مذکورہ بالا مطلب میں پہلے احتمال کی طرف اشارہ ہےـ

۲ـ قرآن کریم کے منکروں کے کانوں اور آنکھوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں جن کے باعث وہ دین کے حقائق سننے اور دیکھنے کی صلاحیت نہیں رکھتےـ

و علی سمعھم و علی ابصارھم غشاوة

"غشاوہ" کا معنی پردہ اور اس طرح کی چیز ہےـ مذکورہ مطلب میں "علی سمعھم"، "غشاوة" کی خبر کے طور پر ہےـ

۳ـ قلب (دل اور تفکر)، کان اور آنکھیں معرفت کے وسائل ہیںـ

Presented by: https://jafrilibrary.com

ختم اللہ علی قلوبھم و علی سمعھم و علی ابصارھم غشاوۃ

۴_پیامبر اکرم (ص) کا انذار قرآن کریم کے منکروں پر اس لئے غیر مؤثر ہے کیونکہ ان کے ادراک اور فہم کے وسائل بند ہو چکے ہیں_ سواء علیھم ء انذرتھم ام لم تنذرھم لا یؤمنون ، ختم اللہ علی قلوبھم

۵_ انسان اپنی آنکھوں اور کانوں پر دیکھنے اور سننے کے حوالے سے خود پردے ڈالتا ہے_

وعلی سمعھم و علی ابصارھم غشاوۃ

آنکھوں اور کانوں پر "غشاوۃ" کا ظاہر ہونا اللہ تعالی کی طرف اسکی نسبت نہیں دی گئي برخلاف قلوب کے مسدود ہونے کے، اس تقابل سے یہ مفہوم نکلتاہے کہ کفار اپنی آنکھو ں اور کانوں پر خود "غشاوۃ" کے ظہور کا باعث بنتے ہیں_

٦_ الہی معارف کو درک نہ کرنا اللہ تعالی کی جانب سے دینی حقائق کو نہ سننے اور اہمیت نہ دینے کے مقابلے میں ایک سزا ہے_ ختم اللہ علی قلوبھم و علی سمعھم و علی ابصارھم غشاوۃ

"و علی سمعھم ..." یہ جملہ حالیہ ہے اور قلوب کے مسدود ہونے کی علت بیان کررہاہے_ یعنی یہ کہ اللہ تعالی نے ان کو ادراک کی صلاحیت سے اس لیے محروم کردیا کیونکہ انہوں نے حقائق کو " ان سنا" کردیا اور ان پر اپنی آنکھیں بند کرلیں_

۷_ کفر اختیار کرنے والوں کے لئے بہت بڑا عذاب ہے_ و لھم عذاب عظیم

آنکھیں : آنکھوں پرپردے کے عوامل ۵; آنکھوں کے فوائد ۳

اللہ تعالی : اللہ تعالی کی سزائیں ٦

انذار: انذار کے غیر مؤثر ہونے کے اسباب ۴

پیامبر اسلام (ص) : پیامبر اسلام (ص) کا انذار ۴

حق : حق کو قبول نہ کرنے کی سزا ٦

دین: دین سے دوری اختیار کرنا ٦; دین فہمی کے موانع ۱،۲

شناخت: شناخت کے وسائل ۳; معرفت کے موانع ۴

عذاب: اہل عذاب ۷; عذاب کے درجات ۷; عظیم عذاب ۷

Presented by: https://jafrilibrary.com

قرآن کریم: قرآن کریم کی تکذیب کے اثرات و نتائج ۲، ۱;کریم کے جھٹلانے والوں کا بہرہ پن ۲، ۱; قرآن کریم کے جھٹلانے والوں کا ختم قلوب ۳، ۲، ۱; قرآن کریم کے جھٹلانے والوں کی خصوصیات ۲; قرآن قرآن کریم کے منکروں کا اندھا پن ۲

قلب: ختم قلوب کے اثرات و نتائج ۱; قلب کے فوائد ۳

کان: کانوں پرپردے کے عوامل ۵;کانوں کے فوائد ۳

کفار: کفار کو عذاب ۷

کیفریا سزا: کیفر کے اسباب ٦

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ آمَنَّا بِاللهِ وَبِالْيَوْمِ الآخِرِ وَمَا هُم بِمُؤْمِنِينَ ﴿٨﴾

کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ ہم خدا اور آخرت پر ایمان لائے ہیں حالانکہ وہ صاحب ایمان نہیں ہیں _

۱_ قرآن کریم نے لوگوں کو تین طبقات میں تقسیم کیا ہے : متقین ، کفار اور منافقین _

هدى للمتقين ... ان الذين كفروا ... و من الناس من يقول ء امنا

۲_ کچھ انسان (منافقین) اللہ پر اور روز قیامت پر ایمان کا جھوٹا دعوی کرتے ہیں _

و من الناس من يقول ء امنا بالله و باليوم الاخر و ما هم بمومنين

۳_ اللہ پر اور روز قیامت پر ایمان دین کے اعتقادي ارکان میں سے ہے_

و من الناس من يقول ء امنا بالله و باليوم الاخر

معمولاً وہ لوگ جو کسی گروہ یا قبیلے میں نفوذ کرنا چاہتے ہیں اس گروہ کے اہم ترین اور بنیادی اصولوں پرپابندی کا اظہار کرتے ہیں لہذا سب لوگوں کی نظر میں اللہ پر اور قیامت پر ایمان اسلام کے بالکل بنیادی اعتقادی ارکان میں سے ہے اور انسان ان پر ایمان کے اظہار سے مسلمان کہلاتاہے_

۴_ اللہ تعالی انسانوں کے رازوں اور افکار سے آگاہ

Presented by: https://jafrilibrary.com

ہے۔

و من الناس من يقول ء امنا ... و ما هم بمومنين

اسلام: ارکان اسلام ۳

اللہ تعالی : اللہ کا علم غیب ۴

انسان: انسانوں کے راز ۴; انسانوں کے طبقات ۱

ایمان: اللہ پر ایمان ۳; ایمان کے جھوٹے دعوی دار ۲; ایمان کے متعلقات ۳; قیامت پر ایمان ۳

کفار: ۱

متقین: ۱

معاشرتی طبقات : ۱

منافقین: ۱ منافقین کا ایمان ۲; منافقین کا جھوٹ ۲

يُخَادِعُونَ اللّهَ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَمَا يَخْدَعُونَ إِلاَّ أَنفُسَهُم وَمَا يَشْعُرُونَ ﴿۹﴾

یہ خدا اور صاحبان ایمان کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں حالانکہ اپنے ہی کو دھوکہ دے رہے ہیں اور سمجھتے بھی نہیں ہیں۔

۱۔ منافقین مکار اور فریبی ہیں۔

يخادعون الله والذين امنوا

۲۔منافقین کے اظہار ایمان کا ہدف اہل ایمان کو نقصان پہنچانا اور ان کے خلاف سازشیں کرنا ہے۔

يخادعون الله والذين آمنوا

"خدع" کا معنی ہے کوئی ایک چیز چھپانا اور کسی دوسری شيء کو ظاہر کرنا تاکہ نقصان پہنچایا جائے اور پریشانی پیدا کی جائے۔

۳۔منافقین ایمان کے اظہار سے اللہ سے مکاری اور اہل ایمان کو فریب دینے کے درپے ہیں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

و من الناس من يقول ء امنا ... يخادعون الله والذين آمنوا

يہ جملہ " و ما يخدعون الا انفسهم" اس بات كى طرف اشارہ ہے كہ منافقين نہ تو اللہ اور اہل ايمان سے مكارى كرسكتے ہيں اور نہ فريب دے سكتے ہيں_ بنابريں "يخادعون الله ..." كا مفہوم يہ ہوا كہ وہ فريب و مكارى كے درپے ہيں_

۴_ منافقين اللہ تعالى كے وسيع، مطلق علم اور يہ كہ اللہ تعالى انسانوں كے بھيدوں اور انكے اندرون سے آگاہى ركھتا ہے اس پريقين و ايمان نہيں ركھتے_ يخادعون الله منافقين چونكہ اللہ تعالى كو فريب دينے كے درپے ہيں اس سے معلوم ہوتاہے كہ ان كا خيال تھا اگر كسى بات كو مخفى ركھيں گے تو اللہ تعالى اس سے آگاہ نہيں ہوسكتا_

۵_ اللہ تعالى اور مومنين سے فريب و مكارى در حقيقت خودفريبى اور اپنے آپ سے مكارى و عيارى ہے_

و ما يخادعون الا انفسهم

٦_منافقين اپنى خودفريبى اور اپنے آپ سے مكارى و عيارى سے ناآگاہ ہيں_ و ما يخادعون الا انفسهم و ما يشعرون

۷_ رسول اسلام (ص) سے روايت ہے كہ آپ (ص) نے ارشاد فرمايا:

" من يخادع الله يخدعه ... قيل له و كيف يخادع الله ؟ قال يعمل بما امره الله عزوجل ثم يريد به غيره ...[1]

جو كوئي (اپنے خيال ميں) خدا كو فريب ديتاہے تو خدا اسكو فريب ديتاہے ... آپ (ص) سے پوچھا گيا كہ وہ كيسے خدا كو فريب ديتاہے؟ آپ (ص) نے فرمايا اللہ تعالى نے جو حكم دياہے اس پر عمل كرتاہے ليكن اسكى نيت ميں غير خدا ہوتاہے_

اسلامى معاشرہ: اسلامى معاشرے كے خلاف سازشيں ۲

اللہ تعالى : اللہ تعالى كا علم غيب ۴; اللہ تعالى كا مكر ۷

انسان: انسانوں كے راز ۴

حديث : ۷

خود: خود سے مكر كرنا ٦، ۵

شرك: عملى شرك ۷

مكر: اللہ تعالى سے مكر كرنا ۷، ۵، ۳

۱) تفسير عياشى ج/۱ ص۲۸۳ ح ۲۹۵ ، نورالثقلين ج/۱ ص ۳۵ ح ۲۰_

Presented by: https://jafrilibrary.com

منافقين : منافقين اور علم خدا ۴; منافقين اور مومنين ۲; منافقين کا اظہار اسلام ۳، ۲; منافقين کا کفر ۴; منافقين کا مکر ۱، ۳، ۶; منافقين کی جہالت ۶; منافقين کی جہان بينی ۴; منافقين کی سازشيں ۲;منافقين کی صفات ۱

مومنين: مومنين کے خلاف سازشيں ۲; مومنين سے مکر ۳،۵

فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّهُ مَرَضاً وَلَهُم عَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ ﴿۱۰﴾

ان کے دلوں ميں بيماری ہے اور خدا نے نفاق کی بناپر اسے اور بھی بڑھا ديا ہے اب اس جھوٹ کے نتيجہ ميں انھيں دردناک عذاب ملے گا _

۱_ منافقين کے دل اور ذہن شديد بيماری ميں مبتلا ہيں _ فى قلوبهم مرض بيماری کی شدت کا مفہوم لفظ "مرض" کے نکرہ ہونے سے سمجھا جاتاہے _

۲_ الله تعالی منافقين کے دل و جان کی بيماری ميں اضافہ کرديتاہے _ فزادهم الله مرضاً

۳_ نفاق، مکاری اور جھوٹ ايسی رذيلہ صفات ہيں جو دل کی بيماری سے جنم ليتی ہيں _ و من الناس من يقول ء ا منا ... يخادعون الله ... فى قلوبهم مرض "فى قلوبهم مرض " يہ جملہ گذشتہ اورمابعد والی آيات ميں موجود ان رذيلہ صفات کی جڑکو بيان کررہاہے جو منافقين کے لئے بيان ہوئي ہيں _

۴_ منافقين اپنے لئے دل اور افکار کی بيماری کے وجود کا خود ہی باعث ہيں _ فى قلوبهم مرض

مذکورہ بالا مطلب ان دو جملوں "فی قلوبہم مرض _ منافقين کے دلوں ميں مرض ہے " "فزادہم اللہ مرضاً" پس اللہ نے ان کی بيماری ميں اضافہ کرديا ہے کے تقابل سے نکلتاہے اس کی وجہ يہ ہے کہ دوسرے جملے ميں ہے کہ اللہ تعالی بيماری کو بڑھانے والا ہے جبکہ پہلے جملے ميں منافقين کے دلوں کے بيمار ہونے کی نسبت اللہ تعالی کی طرف نہيں دی گئي يعنی اس بيماری کے پيدا ہونے کا موجب خود منافقين ہيں _

۵_ دل اور فکر و ذہن کی بيماری انسان کے سارے وجود ميں سرايت کرجاتی ہے _ فى قلوبهم مرض فزادهم الله مرضاً

پہلا جملہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ منافقين کے دل اور ذہن بيمار ہيں اور بعد کا جملہ دلالت کرتاہے کہ بيماری نے ان کے سارے وجود کو گھير لياہے کيونکہ يوں نہيں فرمايا" فزادہا اللہ مرضاً"يہاں پر تعبير کا اختلاف يا تو اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ انسان کی تمام تر حقيقت اس کا دل اور فکر ہے يا يہ حکايت کرتاہے کہ دل کی بيماری سارے وجود ميں سرايت کرجاتی ہے اورپھر انسان کی تمام حرکات و سکنات متاثر ہوتی ہيں _

Presented by: https://jafrilibrary.com

٦_ منافقین بڑے دردناک عذاب میں مبتلا ہوں گے_ و لهم عذاب الیم

٧_ جھوٹ اور جھوٹ بولنا منافقین کا اوڑھنا بچھونا ہے_ بما کانوا یکذبون "کان" فعل مضارع پر آجائے تو زمانہ ماضی میں تسلسل اور دوام پر دلالت کرتا ہے_

٨_ جھوٹ کے رفقاء کی مسلسل سزا دردناک عذاب ہے_ و لهم عذاب الیم بما کانوا یکذبون

" بما کانوا" میں باء سبب کے لئے اور "ما" مصدریہ ہے یعنی "و لهم عذاب الیم بسبب کذبهم المستمر"

٩_ منافقین کی مسلسل دروغ گوئی اور کذب ان کے دل و جان میں بیماری کے اضافے کا باعث ہے_ فزادهم الله مرضاً ... بما کانوا یکذبون یہ مطلب اس بناپر ہے کہ "بماکانوا ..." کا متعلق " لهم عذاب الیم" کے علاوہ "فزادهم ..." بھی ہو_

١٠_ اللہ تعالی کے عذاب کی مختلف صورتیں اور اقسام ہیں_ و لهم عذاب عظیم ... و لهم عذاب الیم

اخلاق: اخلاقی رذائل ٣

اللہ تعالی : اللہ تعالی کے افعال ٢; اللہ تعالی کے عذاب ١٠

بیمار دل افراد:١،٢

جھوٹ : جھوٹ کے عوامل ٣;جھوٹ کے نتائج ٩

جھوٹے : جھوٹوں کی سزا ٨

عذاب: اہل عذاب ٦، ٨; دردناک عذاب٦،٨; عذاب کی اقسام ١٠; عذاب کے درجے ٦،٨

قلب: بیماری قلب کے عوامل ٣; بیماری قلب کے نتائج ٣،٥; بیماری قلب کے بڑھنے کے عوامل ٩

مکرو فریب : مکر کے عوامل ٣

منافقین : منافقین پر عذاب ٦;منافقین کی خصوصیات ١،٧; منافقین کی دروغ گوئی ٧،٩; منافقین کے قلب کی بیماری میں اضافہ ٢; منافقین کے دل کی بیماری ١،٣،٩

نفاق: منافقت کے عوامل ٣

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لاَ تُفْسِدُواْ فِي الأَرْضِ قَالُواْ إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ ﴿١١﴾

جب ان سے کہا جاتاہے کہ زمین میں فساد نہ برپاکرو تو کہتے ہیں کہ ہم تو صرف اصلاح کرنے والے ہیں ـ

١ـ منافقین معاشرے میں تباہی و بربادی لانے والے عناصر ہیں ـ و اذا قیل لھم لا تفسدوا فی الارض

" فی الارض "کا کلمہ اس بات کی وضاحت کررہاہے کہ منافقین جو تباہی و بدبختی پھیلاتے تھے وہ فقط ان کی اطراف تک محدود نہ تھی بلکہ پورے سماج میں سرایت کرجاتی تھی ـ

٢ـ زمانہ بعثت نبوی (ص) کے منافقین کے ناپسندیدہ اورتباہ کن اعمال پر اس زمانے کے مسلمانوں نے اعتراض کیا ـ و اذا قیل لھم لا تفسدوا فی الارض

٣ـ تباہی پھیلانے والے منافقین اپنے بارے میں ذرہ برابر تباہی پھیلانے کو قبول کرنے کیلئے تیار نہیں ہیں ـ قالوا انما نحن مصلحون

"انما" حصر پر دلالت کرتاہے ـ اس جملے میں "موصوف کا صفت میں حصر" پایا جاتاہے ـ لہذا اس جملے " انما نحن مصلحون" کا مفہوم یہ ہوا کہ ہم فقط صحیح امور انجام دیتے ہیں ـ ہمارے تمام تر افعال معاشرے کی بہتری کے لئے ہیں ـ

٤ـ منافقین خود کو مصلح اور اصلاح طلب سمجھتے ہیں ـ قالوا انما نحن مصلحون

٥ـ منافقین اپنے بیمار دل اور بیمار ذہن کے باعث اپنے فساد و تباہی پھیلانے والے کاموں کو اصلاح تصور کرتے ہیں ـ فی قلوبھم مرض ... قالوا انما نحن مصلحون

٦ـ منافقین ایسے لوگ ہیں جن پر نصیحت کا کوئی اثر نہیں ہوتا ـ و اذا قیل لھم لا تفسدوا فی الارض قالوا انما نحن مصلحون

٧ـ منافقین کا تباہی پھیلانا اور ان پر نصیحت کا اثر نہ ہونا ان کی قلبی بیماری کی وجہ سے ہے ـ فی قلوبھم مرض ... و اذا قیل لھم لا تفسدوا فی الارض

٨ـ دل اور ذہن و فکر کی بیماری کی واضح نشانی فساد پھیلانا اور نصیحت کا اثر نہ ہونا ہے ـ فی قلوبھم مرض ...و اذا قیل لھم لا تفسدوا

Presented by: https://jafrilibrary.com

فی الارض قالوا انما نحن مصلحون

۹_ منافقین کا فساد و تباہی پھیلانا اور نصیحت کا ان پر اثر نہ ہونا ان کے دردناک عذاب میں مبتلا ہونے کا باعث بنا_

و لھم عذاب الیم بما کانوا ... و اذا قیل لھم لا تفسدوا فی الارض

یہ مفہوم اس بناپر ہے کہ "اذا قیل"یکذبون پر عطف ہو_ اس اعتبار سے "اذا قیل ..."کا مفہوم "یکذبون"کی طرح منافقین کے لئے دردناک عذاب کا سبب بیان کررہاہے_

۱۰_ منافقین کا فساد و تباہی پھیلانا ان کے لئے دل، ذہن و فکر کی بیماری میں اضافے کا موجب ہے_

فزادھم اللہ مرضاً ... بما کانوا یکذبون ...و اذا قیل لھم لا تفسدوا

یہ مطلب دوچیزوں پر مبنی ہے: ۱_"اذاقیل ..."یکذبون"پر عطف ہو ۲_ "بما کانوایکذبون"،"و لہم عذاب الیم" سے متعلق ہونے کے علاوہ "فزادہم اللہ "سے بھی متعلق ہو اس لحاظ سے جملہ یوں ہوجائے گا "فزادھم اللہ مرضاً ...بما کانوا اذا قیل لھم ..."

عذاب: اہل عذاب ۹; دردناک عذاب ۹;عذاب کے اسباب ۹;عذاب کے درجے ۹

فساد و تباہی : فساد و تباہی کے عوامل ۸

فساد و تباہی پھیلانا: فساد و تباہی پھیلانے کی سزا ۹

قلب: قلبی بیماری میں اضافے کے اسباب و حالات ۱۰;قلب کی بیماری کے اثرات ۷; قلبی بیماری کی علامتیں ۸

مجرمین: ۱

مسلمان: صدر اسلام کے مسلمان اور منافقین ۲

معاشرہ: معاشرے کی ابتری کے عوامل ۱

منافقین : صدر اسلام کے منافقین ۲; منافقین پر اعتراض ۲; منافقین پر نصیحت کا اثر نہ ہونا۷،۶; منافقین کا تباہی پھیلانا ۱ ، ۲ ، ۳ ، ۵ ، ۷ ، ۹;منافقین کا ناپسندیدہ عمل ۲;منافقین کی اصلاح نہ ہونا ۹; منافقین کی تباہی پھیلانے کے اثرات ۱۰; منافقین کی قلبی بیماری ۱۰،۷; منافقین کی قلبی بیماری کے اثرات ۵;منافقین کی خصوصیات ۳ ، ۶; منافقین کے جرائم ۹،۱; منافقین کے دعوے ۵،۴;منافقین اور اصلاح طلبی ۵،۴

نصیحت و موعظہ : نصیحت کے اثرا انداز نہ ہونے کے عوامل ۸

Presented by: https://jafrilibrary.com

أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَكِن لاَّ يَشْعُرُونَ ﴿١٢﴾

حالانکہ یہ سب مفسد ہیں اور اپنے فساد کو سمجھتے بھی نہیں ہیں۔

١۔ منافقین فساد اور تباہی پھیلانے والے لوگ ہیں۔ الا انھم ھم المفسدون

٢۔ منافقین انسانی معاشروں میں فساد اور تباہی کا سرچشمہ ہیں۔ الا انھم ھم المفسدون

قرآن کریم کی بعض آیات میں منافقین کے علاوہ بھی کچھ لوگوں کو فسادی کہا گیا ہے پس یہاں جملے "الا انہم ... فقط منافقین فسادی ہیں" کا حصر ادعائی ہے اور اس مطلب کی طرف اشارہ ہے کہ غیر منافقین کا فسادی ہونا منافقین کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں یا یہ کہ دوسروں کا فساد و تباہی بھی منافقت اور منافقینکی طرف لوٹ جاتا ہے۔

٣۔ منافقین ایسے فسادی ہیں جو اصلاح کے دعویدار ہیں۔ انما نحن مصلحون۔ الا انھم ھم المفسدون

٤۔ منافقین اپنے فساد و تباہی سے بے خبر ہیں۔ و لکن لا یشعرون

٥۔ منافقین کی دلی بیماری انکے فساد کو سمجھنے کے راستے میں رکاوٹ ہے۔ فی قلوبھم مرض ... الا انھم ھم المفسدون و لکن لا یشعرون

٦۔ اہل ایمان کو چاہیئے کہ منافقین کو ہمیشہ فسادی سمجھیں۔ الا انھم ھم المفسدون

منافقین کے تباہی و ویرانی پھیلانے کا ذکر جملہ اسمیہ سے کرنا جبکہ اس کے ساتھ حرف تنبیہ (الا۔ آگاہ رہو) اور حرف تاکید (انّ۔ بیشک) کا استعمال ہوا ہے، یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ منافقین نے جھوٹ بول بول کر مسلمانوں کو یہ باور کرادیا تھا کہ وہ لوگ اصلاح پسند ہیں۔ لہذا کہا جاسکتا ہے کہ اس جملے کا ایک مقصد یہ ہے کہ مسلمان منافقین کے فساد و تباہی پھیلانے کے عمل میں ہرگز شک نہ کریں۔

٧۔ مومنین کو منافقین کے فساد و تباہی پھیلانے کے عمل و حرکات سے ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔ الا انھم ھم المفسدون

Presented by: https://jafrilibrary.com

ادراک: ادراک کے موانع ۵

دینی معاشرہ: دینی معاشرے کی تباہی کے عوامل ۲

فسادی لوگ: ۱

قلب: قلبی بیماری کے اثرات و نتائج ۵

مجرمین: ۱، ۲

منافقین: منافقین اور اصلاح پسندی ۳; منافقین کا فساد و تباہی پھیلانا ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷; منافقین کی جہالت ۴; منافقین کی حرکات کے مقابل ہوشیار رہنا ۷; منافقین کی صفات ۱،۶; منافقین کی قلبی بیماری ۵;منافقین کے جرائم ۱، ۲، ۷;منافقین کے دعوے ۳

مومنین: مومنین اور منافقین ۶; مومنین کا ہوشیار رہنا ۷

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُواْ كَمَا آمَنَ النَّاسُ قَالُواْ أَنُؤْمِنُ كَمَا آمَنَ السُّفَهَاء أَلا إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاء وَلَكِن لاَّ يَعْلَمُونَ ﴿۱۳﴾

جب ان سے کہا جاتاہے کہ دوسرے مومنین کی طرح ایمان لے آؤ تو کہتے ہیں کہ ہم بیوقوفوں کی طرح ایمان اختیار کرلیں حالانکہ اصل میں یہی بیوقوف ہیں اور انھیں اس کی واقفیت بھی نہیں ہے _

۱_ پیامبر اسلام(ص) نے منافقین سے چاہا کہ وہ باقی لوگوں کی طرح ایمان لے آئیں_ و اذا قیل لھم ء امنوا کما ء امن الناس بعد والی آیت میں ہے کہ منافقین لوگوں کے سامنے ایمان کا اظہار کرتے تھے لہذا احتمال یہ ہے کہ پیامبر اسلام (ص) اور منافقین کے مابین گفتگو ہوئی ہو جس میں انہوں نے اپنی بے ایمانی کا اظہار کیا _

۲ _ عام لوگ پیامبر اسلام (ص) اور دین اسلام پر ایمان لانے میں سچے تھے _ آمنوا کما آمن الناس

۳ _ سچے مومنین منافقین کی نظر میں بے وقوف اور احمق لوگ ہیں_ قالوا ا نومن کما آمن السفھاء

Presented by: https://jafrilibrary.com

۴_ اہل نفاق نے بیمار دل ہونے کے باعث اہل ایمان پر حماقت کی تہمت لگائی_ فى قلوبهم مرض ... أنومن كما آمن السفهاء

۵_ تکبر اور اپنی بڑائي بیان کرنا اور سچے مومنین کی تحقیر کرنا منافقین کی صفات میں سے ہے_ أنومن كما آمن السفهاء

٦_ منافقین نے مومنین پر حماقت کی تہمت لگا کر دعوت ایمان کو قبول نہ کیا_ قالواأانومن كما آمن السفهاء

۷_ منافقین خود کو بڑے عاقل اور روشن فکر سمجھتے ہیں_ أنومن كما آمن السفهاء

۸_ منافقین خود ہی بے عقل اور احمق ہیں_ الاانهم هم السفهاء اس جملے "الا انهم ..." میں خبر پر موجود "ال" اور ضمیر فصل حصر پر دلالت کرتے ہیں اصطلاح میں اسے حصر اضافی کہتے ہیں پس جملے کا معنی یہ بنتا ہے_ منافقین ہی احمق ہیں نہ کہ سچے مومنین_

۹_ منافقین اپنی حماقت و کم عقلی سے بے خبر ہیں_ الا انهم هم السفهاء و لكن لا يعلمون

۱۰_ نیکیوں کو برائي سمجھنا اور برائیوں کو نیکی تصور کرنا منافقین کی خصوصیات میں سے ہے_ اذا قيل ... و اذا قيل لهم آمنوا ... قالواانومن كما آمن السفهاء یہ مطلب اس سے اخذ ہوتا ہے کہ منافقین فساد، خرابی اور تباہی کو اصلاح اور ایمان کو حماقت و بے عقلی تصور کرتے ہیں_

ایمان : ایمان کے متعلقات ۲; ایمان میں صداقت ۲; پیامبر اسلام (ص) پر ایمان ۲

پیامبر اسلام (ص) : پیامبر اسلام (ص) کی دعوت ۱

قلب: بیماری قلب کے نتائج و اثرات ۴

منافقین : منافقین اور روشن فکری ۷; منافقین اور مومنین ۳، ۵، ۴، ٦; منافقین کا ایمان سے اجتناب ٦; منافقوں کا تکبر ۵; منافقوں کو ایمان کی دعوت ۱; منافقوں کی جہالت ۹; منافقین کی حماقت ۸، ۹; منافقین کی صفات ۵، ۸ ، ۱۰; منافقین کے توہمات ۷; منافقین کے قلب کی بیماری ۴

منکر یا برائي : برائي کو نیکی (معروف) تصور کرنا ۱

مومنین: صدر اسلام کی مومنین کی صداقت ۲; مومنین پر حماقت و بے عقلی کی تہمت ۳، ۴; مومنین کے تحقیر ۵

نیکیاں یا معروف : نیکیوں کو منکر (برائي) تصور کرنا ۱۰

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَإِذَا لَقُواْ الَّذِينَ آمَنُواْ قَالُواْ آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْاْ إِلَى شَيَاطِينِهِمْ قَالُواْ إِنَّا مَعَكْمْ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِؤُونَ ﴿۱۴﴾

جب یہ صاحبان ایمان سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے اور جب اپنے شیاطین کی خلوتوں میں جاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تمھاری ہی پارٹی میں ہیں ہم تو صرف صاحبان ایمان کا مذاق اڑاتے ہیں ۔

۱ ۔ منافقین جب مومنین کے درمیان ہوتے ہیں تو ایمان کا اظہار کرتے اور اپنے آپ کو مسلمان ثابت کرنے کی کوشش کرتے ۔ و اذالقوا الذین آمنوا قالوا آمنا

۲ ۔ بعثت النبی (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم) کے زمانے کے منافقین دو گروہوں پر مشتمل تھے ۔ ایک منافقوں کے سربراہ اور دوسرے ان کے پیروکار ۔ و اذا لقوا الذین آمنوا قالوا آمنا و اذا خلوا الی شیاطینھم

"شیاطینہم" سے مراد منافقوں کے سردار ہیں ان کو شیطان قرار دینا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ سازشیں تیار کرنے اور لائحہ عمل دینے والے لوگ یہی تھے ۔ یہاں قابل ذکر نکتہ یہ ہے کہ منافقین کے سرداروں کا بھی منافق ہونا احتمال کی صورت میں پیش کیا گیا ہے ۔

۳ ۔ صدر اسلام کے منافقین اپنے سرداروں، رہبروں کے ساتھ مخفی ملاقاتیں کرتے تاکہ اسلام و مسلمین کے خلاف سازشیں تیار کریں ۔

و اذا خلوا الی شیاطینھم

" خلا بہ والیہ" اسکا معنی یہ ہے کہ اس نے اس کے ساتھ خلوت (میں ملاقات) کی ۔ بعض کا کہنا ہے کہ "خلا" جب "الی" کے ساتھ متعدی ہوتا ہے تو اس میں "جانے" کا مفہوم بھی پایا جاتا ہے بنابراین " و اذا خلوا ..." کا معنی یہ ہوا "و اذا ذہبوا الی شیاطینہم خالین بھم" یعنی جب وہ اپنے سرداروں کی طرف جاتے تو ان کے ساتھ خلوت نشین ہوتے ۔

۴ ۔ منافقین کے گرو یا سربراہ سازشیں تیار کرنے والے شریر اور شیاطین کی طرح ہیں ۔ و اذا خلوا الی شیاطینھم

Presented by: https://jafrilibrary.com

۵_ صدر اسلام کے منافقین جب اپنے سربراہوں کی محفل میں ہوتے تو اپنے ہم مذہب، ہم عقیدہ (یعنی اسلام کا انکار) ہونے پر تاکید کرتے_ و اذا خلوا الی شیاطینهم قالوا انا معکم

٦_ منافقوں کے اظہار اسلام کا ہدف مسلمانوں اور ایمانی معاشرے کا مذاق اڑانا ہے_ قالوا آمنا ... انما نحن مستهزء ون

۷_ بعثت النبی (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم) کے زمانے میں منافقت کی تحریک کے سربراہ اپنے پیروکاروں کے اسلام کی طرف رغبت سے پریشان تھے_ قالوا انا معکم انما نحن مستهزؤن " انما ..." میں حصر اضافی ہے اور " حصر قلب" کی ایک قسم ہے ایسے حصر کا استعمال وہاں ہوتاہے جہاں متکلم مخاطب کیلئے پیش آنے والے وہم کو دور کرنا چاہتاہو_ اس جملے "انما نحن ..." میں (سرداروں کا) توہم (جو دور کیا جارہاہے) یہ ہے کہ وہ منافق جو پیروکارہیں اسلام کی طرف راغب ہوگئے ہیں_

۸_ منافقوں کا ظاہری طورپر مسلمانوں والے اعمال انجام دینا ہرگز اس لیئے نہیں ہوتا کہ منافقوں کو کچھ تھوڑی سی بھی دین سے رغبت ہے_ قالوا انا معکم انما نحن مستهزؤن "انما نحن ..." میں موجود حصر گویا اس مطلب کی طرف اشارہ ہے یعنی ہم ایمان یا مومنین والے اعمال جو انجام دیتے ہیں انکا مقصد صرف مذاق اڑانا ہے_

۹_ روی عن ابی جعفر علیه‌السلام " فی قوله شیاطینهم" انهم کهانهم[۱] امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آیہ مجیدہ میں شیاطینہم سے مراد یہودی کاہن ہیں_

اسلام: اسلام کے خلاف سازشیں ۳ / حدیث: ۹

دینی معاشرہ: دینی معاشرے کا مذاق اڑانا ٦

مسلمان: مسلمانوں کا مذاق اڑانا ٦; مسلمانوں کے خلاف سازشیں ۳

منافقین: پیروکار منافقین ۲; صدر اسلام کے منافقین ۲، ۳، ۵، ۷; منافقین اور مومنین ۱; منافقین کا اسلام ظاہر کرنا ۱،٦،۸; منافقین کا کفر ۵; منافقوں کا مذاق ٦; منافقوں کی تنظیم ۳; منافقین کی سازشیں ۳; منافقین کی منافقت ۱; منافقین کے جرائم ۳; منافقین کے رہبروں کی پریشانی ۷;منافقین کے رہبروں کی شیطنت ۴; منافقین کے رہبروں کی شیطانی حرکات ۴; منافقین کے سردار ۲; منافقین کے سرداروں کی سازشیں ۴; منافقین کے شیاطین ۹;منافقین کے کاہن ۹

---

۱) تبیان شیخ طوسی ج/۱ ص ۷۹، مجمع البیان ج/۱ ص ۱۴۰_

Presented by: https://jafrilibrary.com

اللَّهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿۱۵﴾

حالانکہ خدا خود ان کو مذاق بنائے ہوئے ہے اور انھیں سرکشي میں ڈھیل دیئے ہوئے ہے جو انھیں نظر بھی نہیں آرہی ہے_

۱_ اللہ تعالی نے منافقین کو ذلیل و خوار کرکے ان کا مذاق اڑایا_

اللہ يستهزيء بهم

"استہزائ'' کا معنی تمسخر اڑانا ہے_ ہدف یہ ہے کہ جسکا تمسخر اڑایا گیا ہے اس کو ذلیل و خوار کیا جائے_

۲_ اللہ تعالی کی جانب سے منافقین کو "استہزائ" کرنا یہ اس عمل کی سزا تھی جو وہ اسلام اور ایمانی معاشرے کا مذاق اڑاتے تھے_

انما نحن مستهزء ون _ اللہ يستهزيء

اس آیہ مجیدہ میں تمسخر کرنے والے منافقین کی سزا بیان کی گئي ہے_

۳_ منافقین گمراہی و سرکشی کی وادی میں متحیر و سرگرداں ہیں_

يمدهم فى طغيانهم يعمهون

"یعمہون" کا مصدر "عَمَہ" ہے جسکا معنی حیرت و سرگردانی ہے_ "یمدھم" میں "ہم" کے لئے یعمہون حال واقع ہوا ہے اور "فی طغیانہم" یمدہم سے متعلق ہونے کے علاوہ یعمہون سے بھی متعلق ہوسکتاہے_ پس جملے کا معنی یوں ہوگا منافقین درآں حالیکہ گمراہی و سرکشی میں سرگرداں ہیں اللہ تعالی انکی سرکشی میں اضافہ کرتاہے_

۴_ اہل نفاق کی سرکشی و سرگردانی میں مسلسل اضافہ ہورہاہے_

يمدهم فى طغيانهم يعمهون

"یمدّ" کا مصدر "مدّ" ہے جسکا معنی اضافہ کرنا یا مہلت دینے کے ہیں_ مذکورہ مطلب پہلے معنی سے ماخوذ ہے_

۵_ اہل نفاق کی حیرت و سرکشی میں اضافہ اللہ تعالی کی جانب سے سزا کے طور پر ہے_

يمدهم فى طغيانهم يعمهون

۶_ اللہ تعالی کی جانب سے سزا گناہگاروں کے گناہ کے مطابق ہے_ انما نحن مستهزؤن _ اللہ يستهزيء بهم

Presented by: https://jafrilibrary.com

۷_ منافقین، گمراہوں اور سرکشوں کو مہلت دینا اللہ تعالی کی سنتوں (روشوں) میں سے ایک سنت ہے_

و یمدھم فی طغیانھم یعمھون یہ مطلب اس بناپر ہے کہ "مدّ" کا معنی مہلت دینا مراد لیا جائے لسان العرب میں آیاہے"مدہ فی غیہ" یعنی_ امھلہ _ اسکو مہلت دی_

۸_ منافقین کو انکی سرکشی اور سرگردانی میں مہلت دینا اللہ تعالی کی جانب سے انکا تمسخر ہے_اللہ یستھریء بھم و یمدھم فی طغیانھم یعمھون یہ مطلب اس بناپر ہے اگر جملہ "یمدھم..."، "اللہ یستھزيء بھم" کے لئے بیان اور تفسیر ہو_

۹_ صادق و سچے مومنین اللہ تعالی کی بارگاہ میں نہایت عزیز و محترم ہیں_

انما نحن مستھزؤن _ اللہ یستھزيء بھم اللہ تعالی نے اپنے مومنین کا منافقین کی طرف سے تمسخر کا جواب دیا ہے اور اسکا دفاع فرمایاہے جملے کا آغاز اپنے باعظمت و جلال اسم "اللہ" سے فرمایاہے اور خود کو انکا تمسخر کرنے کا جواب دیا ہے_ اس طرح کا برتاؤ کرنا اس میں بہت سارے نکات ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ مومن کی اللہ تعالی کے ہاں بہت عزت و منزلت ہے_

۱۰_ تمسخر کی سزا اگر تمسخر ہو تو ناپسندیدہ نہیں ہے_ انما نحن مستھزء ون_اللہ یستھزيء بھم

۱۱_ امام رضا (علیہ السلام) سے روایت ہے_

"ان اللہ تبارك و تعالی ... لا یسخر و لایستھزي ...ولكنه عزوجل یجازیھم جزاء السخریةوجزاء الاستھزائ..."[1] اللہ تعالی کسی کا بھی تمسخر اور استہزاء نہیں کرتا بلکہ اسکی صاحب عزت و جلال ذات منافقین کو ان کے تمسخر اور استہزاء کی سزا دیتی ہے_

استہزاء: جائز استہزاء ۱۰; استہزاء کی سزا ۱۰

اسلام: اسلام کے تمسخر اڑانے کی سزا ۲

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا تمسخر کرنا ۱، ۲، ۸، ۱۱; اللہ تعالی کا سزا دینا ۵، ۶; سنن الہی ۷

پاداش: پاداش دینے کا نظام ۶;گناہ کا پاداش سے تناسب ۶

حدیث: ۱۱

---

۱) توحید صدوق ص ۱۶۳ ح ۱/ باب ۲۱، نورالثقلین ج ۱/ص ۳۵ ح ۲۳_

Presented by: https://jafrilibrary.com

دینی معاشرہ: دینی معاشرے کے تمسخر اڑانے کی سزا ۲

سرکش: سرکشوں کو مہلت دینا ۷

سنن الہي: مہلت دینے کی الہی سنت ۷

گمراہ: گمراہوں کو مہلت دینا ۷

منافقین: منافقین کا تمسخر ۱، ۲، ۸; منافقین کو مہلت دینا ۸،۷; منافقین کی تحقیر ۱; منافقین کی سرکشی ۳، ۸; منافقین کی سرکشی میں اضافہ ۵،۴; منافقین کی سرگردانی ۸،۳; منافقین کی سرگردانی میں اضافہ ۵،۴; منافقین کی سزا ۵; منافقین کی گمراہی ۳; منافقین کے تمسخر کی سزا ۱۱،۲

مومنین: مومنین کی عزت ۹; مومنین کی منزلت و درجات ۹

أُوْلَئِكَ الَّذِينَ اشْتَرُوُاْ الضَّلاَلَةَ بِالْهُدَى فَمَا رَبِحَت تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُواْ مُهْتَدِينَ ﴿۱۶﴾

یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے ہدایت کو دے کر گمراہی خریدلی ہے جس تجارت سے نہ کوئي فائدہ ہے اور نہ اس میں کسی طرح کی ہدایت ہے _

۱_ منافقین ہدایت کے کھوجانے اور ضائع کردینے کے مقابل گمراہی کے خریدار ہیں_ اولئك الذين اشتروا الضلالة بالهدي

۲_ بعثت النبی (ص) کے زمانے میں منافقین کے ہدایت حاصل کرنے کے تمام امکانات موجود تھے_ اشترو الضلالة بالهدي آیہ مجیدہ میں ہدایت کو انکا سرمایہ شمار کیا گیا ہے_ درآں حالیکہ منافقین نے ہدایت نہ پائي پس آیہ مبارکہ اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ ہدایت کے تمام تر امکانات اور خارجی اسباب گویا ان کے اختیار میں تھے_

۳_ منافقین کی تجارت (ہدایت کے مقابلے میں گمراہی خریدنا) ایسی تجارت ہے جس میں کوئي سود و منفعت نہیں ہے_ فما ربحت تجارتهم

Presented by: https://jafrilibrary.com

۴_ منافقین اپنے حقیقی سود و زیاں سے آگاہی نہیں رکھتے_ و ما کانوا مھتدین

ما قبل جملوں کی روشنی میں "مہتدین" سے مراد حقیقی سود و زیاں ہے گویا آیت کا مفہوم یہ ہے: و ما کانوا مھتدین الی منافعھم و مضارھم

۵_ اہل نفاق کا گمراہی اختیار کرنے اورہدایت کو کھودینے کا سبب اپنے حقیقی سود و زیاں سے عدم آگاہی ہے_ اولئك الذین اشتروا الضلالة ... و ما کانوا مھتدین

"ما کانوا مھتدین" کا جملہ "اشتروا الضلالة بالھدی " پر عطف ہے گویا اسکی دلیل کے طور پر ہے_ یعنی یوں ہے: چونکہ اپنے حقیقی سود و زیاں سے آگاہ نہیں ہیں اس لئے انہوں نے ایسی تجارت کی ہے_

٦_ انسان کا حقیقی نقصان و زیاں اس میں ہے کہ وہ گمراہی اختیار کرے اورہدایت کو کھودے_ اشتروا الضلالة بالھدی فما ربحت تجارتھم

٧_ منافقین اسلام کے فقط اظہار سے اپنے مقاصد (مفادات کا حصول اور اسلام کو نقصان پہنچانا) میں کامیابی حاصل نہیں کرسکتے_ و ما کانوا مھتدین

یہ مطلب اس صورت میں ہے کہ "مھتدین" کا متعلق منافقوں کے مقاصد ہوں یعنی مراد یہ ہو: و ما کانوا مھتدین الی مقاصدھم_ بعد والی آیات اس مطلب کی تائید بھی کرتی ہیں_

گمراہي: گمراہی کا زیاں ٦

منافقین: صدر اسلام کے منافقین ٢; منافقوں کا اظہار اسلام ٧; منافقوں کا نقصان ۴; منافقوں کی تجارت ٣; منافقین کی جہالت ۴; منافقین کی جہالت کے اثرات و نتائج ۵; منافقوں کی سازشیں ٧; منافقوں کی شکست ٧; منافقین کی گمراہی ١، ٣; منافقین کی گمراہی کے عوامل ۵; منافقین کی ہدایت ٢; منافقین کی ہدایت فروشی ١، ٣، ۵

نقصان و زیاں: نقصان کے عوامل ٦

Presented by: https://jafrilibrary.com

مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَاراً فَلَمَّا أَضَاءتْ مَا حَوْلَهُ ذَهَبَ اللّهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمَاتٍ لاَّ يُبْصِرُونَ ﴿١٧﴾

ان کی مثال اس شخص کی ہے جس نے روشنی کے لئے آگ بھڑکائي اور جب ہر طرف روشنی پھیل گئي تو خدا نے اس نور کو سلب کرلیا اور اب اسے اندھیرے میں کچھ سوجھتا بھی نہیں ہے_

١_ منافقین کا اظہار ایمان کرنا ایسے شخص کی مانند ہے جو تاریکی سے نجات کے لئے بہت جلد بجھنے والی آگ روشن کرے_

مثلهم كمثل الذى استوقد ناراً فلما اضاء ت ما حوله ذهب الله بنورهم

"استوقد" کا مصدر استیقاد ہے جسکا معنی آتش روشن کرنا ہے "لما" حرف شرط ہے جبکہ اسکا جواب محذوف ہے اور یہ جملہ "ذہب اللہ ..." اس کے جواب کی طرف اشارہ ہے گویا مطلب یوں ہوا: جیسے ہی آگ نے اس کے اطراف میں روشنی پھیلائي تو بجھ گئي اور وہ تاریکی میں رہ گیا_

٢_ منافقین ایمان کا مظاہرہ کرکے اپنے مفادات کا حصول اور معاشرتی مشکلات سے چھٹکارا چاہتے ہیں_

مثلهم كمثل الذى استوقد ناراً ... ذهب الله بنورهم

منافقین کو ایسے آدمی سے تشبیہ دی گئي ہے جو تاریکی میں بہت جلد بجھنے والی آگ جلاتا ہے_

اس سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ کافر ایمانی معاشرے میں سماجی مشکلات سے دوچار ہے لہذا مجبوراً ایمان کا اظہار کرتاہے تاکہ ان مشکلات سے نجات حاصل کرسکے لیکن اللہ تعالی بہت جلد ہی اسکو ذلیل و رسوا کردیتاہے_

٣_ منافقین کو ایمان کا مظاہرہ کرنے سے بہت ہی کم اور ناپائیدار مفادات حاصل ہوتے ہیں_ فلما اضاء ت ما حوله ذهب الله بنورهم

٤_ منافقین اپنے ایمان کے مظاہرے سے سوء استفادہ کرپائیں اللہ تعالی اس فرصت کو بہت محدود فرمادیتاہے_ ذهب الله بنورهم

٥_ ایمان کے مظاہرے سے کچھ فائدے حاصل ہوتے ہیں اگرچہ یہ فوائد ناپائیدار اور زودگذر ہوتے ہیں_ فلما اضائت ما حوله ذهب الله بنورهم

٦_ کچھ لوگ اگرچہ ان کا ایمان صادق ہوتاہے لیکن

Presented by: https://jafrilibrary.com

اس کے باوجود منافقت کی طرف مائل اور منافقین میں سے ہوجاتے ہیں۔ ذهب الله بنورهم اس جملے "ذہب اللہ بنورہم" میں ان کی تعریف کی گئي ہے کہ جو نور رکھتے تھے اس اعتبار سے مذکورہ بالاا مفہوم اخذ کیا جاسکتاہے گویا آیہ مبارکہ بیان فرمارہی ہے کہ منافقین کا ایک گروہ ایسا ہے جو شروع میں حقیقی ایمان لے آیا لیکن بعض عوامل و اسباب کی بناپر منافق ہوگیا۔ اس بات کی تائید بعد والی آیت کا یہ جملہ ہے " فهم لا يرجعون"

۷۔ اللہ تعالی منافقوں کو نور ایمان سے محروم کرکے انتہائئ سخت تاریکیوں میں بتلا کرتاہے۔ ذهب الله بنورهم و تركهم فى ظلمات لا يبصرون "ظلمات" نکرہ استعمال ہوا ہے اس سے تاریکی کی شدت و سختی مراد ہے۔

۸۔ گمراہی کے مختلف شعبے اور اسکے مختلف چہرے ہیں۔ و تركهم فى ظلمات لا يبصرون یہ مطلب "ظلمات۔ تاریکیاں اور گمراہیاں" کے جمع استعمال ہونے سے ماخوذ ہے۔

۹۔ منافقین سے نور ایمان سلب ہونے کے بعد ہدایت کی کوئئ راہ باقی نہیں رہي۔ و تركهم فى ظلمات لا يبصرون جملہ "تركهم فى ظلمات" یہ بیان کرتاہے کہ منافقین کو تاریکیوں نے مکمل طورپر گھیر رکھاہے لہذا نجات کی کوئئ راہ نہیں ہے جملہ "لایبصرون۔ وہ نہیں دیکھتے" حکایت کرتاہے کہ دیکھنے اور ہدایت ہونے کے وسائل و امکانات نابود ہوچکے ہیں بالفاظ دیگر نہ صرف یہ کہ ہدایت کی راہ میں رکاوٹیں ایجاد ہوچکی ہیں بلکہ ان میں ہدایت قبول کرنے کی صلاحیت ہی ختم ہوچکی ہے۔

۱۰۔ منافقین کو بہت کم مدت روشنی کے بعد تاریکی و گمراہی میں رہنے دینا اللہ تعالی کی جانب سے ان کا استہزاء (تمسخر) تھا۔ الله يستهزيء بهم ... فلما اضاء ت ما حوله ذهب الله بنورهم ممکن ہے اس جملے "الله يستهزي بهم و يمدهم" کے لئے توضیحی جملہ مثال کی صورت میں یہ جملہ ہو" فلما اضا ء ت ما حوله ..."

۱۱۔ ابراہیم بن ابی محمود کہتے ہیں: " سألت ابا الحسن الرضا عليه‌السلام عن قول الله تعالى "و تركهم فى ظلمات لا يبصرون" فقال ...منعهم المعاونة و اللطف وخلى بينهم و بين اختيارهم...[1] میں نے امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا اللہ تعالی کے اس قول "وترکہم فی ظلمات لایبصرون" کا کیا مطلب ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا ...یعنی ان کو اپنی مدد اور لطف وکرم سے محروم کرتاہے اور ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیتاہے۔ اللہ تعالی: اللہ تعالی کا استہزاء (تمسخر) کرنا ۱۰; اللہ تعالی کے افعال ۷; امداد الہی سے محروم ہونا ۱۱

---

۱) عیون اخبار الرضا ج/ ۱ ص ۱۲۳ ح ۱۵ باب ۱۱، نور الثقلین ج/ ۱ ص ۳۶ ح ۲۶۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

ایمان: اظہار ایمان کے اثرات و نتائج ۵; ایمان سے محروم لوگ ۷; نور ایمان ۷ ، ۹

تاریکی: تاریکی کے درجات ۷

تشبیہات: آگ جلانے والے سے تشبیہ ۱

حدیث: ۱۱

قرآن کریم : قرآن کریم کی مثالیں ۱

گمراہی: گمراہی کی اقسام ۸

منافقت: منافقت کی طرف مائل ہونے والے ٦

منافقین : ٦ منافقین تاریکی میں ۷ ، ۱۰; منافقین کا استہزاء کرنا ۱۰ ; منافقین کا اظہار اسلام ۱،۲،۳،۴; منافقین کو مہلت دینا ۴; منافقین کی گمراہی ۹،۱۰; منافقین کی محرومیت ۷; منافقین کی مفادپرستی ۲; منافقین کی ہدایت ۹

صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لاَ يَرْجِعُونَ ﴿۱۸﴾

یہ سب بہرے ، گونگے اور اندھے ہوگئے ہیں اور اب پلٹ کر آنے والے نہیں ہیں _

۱_ ظلمت و گمراہی میں رہنے والے منافقین بہرے، گونگے اور نابینا افراد کی طرح ہیں _

ترکھم فی ظلمات لا یبصرون_صم بکم عمي صم بکم، عمی بالترتیب اصم (بہرہ) ابکم (گونگا) اوراعمی (اندھا) کی جمع ہے _ یہ کلمات بتدائے محذوف کی خبریں جو "ہم" ہے اور ماقبل آیت میں ان لوگوں (ظلمتوں میں گھرے ہوئے منافقین) کا ذکر ہوا ہے_

۲_ منافقین حق سننے ، حق دیکھنے اور حق بولنے کی توانائي نہیں رکھتے_ صم بکم عمي

۳ _ منافقین معارف الہی اوردینی حقائق کے ادراک و تشخیص سے ناتواں ہیں_ صم بکم عمي

۴ _ حقائق کے سننے، دیکھنے اورکہنے سے عاجزی و ناتوانی وہ ظلمتیں ہیں جن سے منافقین دوچار ہیں_ و ترکھم فی ظلمات لا یبصرون _ صم بکم عمي یہ آیہ مبارکہ ممکن ہے "ظلمات" اور "لا یبصرون" کے لئے تفسیر ہو_

۵ _ گمراہیوں کی ظلمت میں گھرے ہوئے منافقین کے پاس راہ نجات نہیں ہے اور یہ لوگ حقیقی ایمان کی طرف نہیں لوٹ سکتے_ صمٌ بکمٌ عميٌ فھم لا یرجعون

تشبیہات: اندھے سے تشبیہ ۱ ;بہرے سے تشبیہ ۱ ; گونگے سے تشبیہ ۱

Presented by: https://jafrilibrary.com

ظلمت: ظلمت کے موارد ۵، ۴

قرآن کریم: قرآن کریم کی تشبیہات ۱

گمراہي: گمراہی کی ظلمت ۵

منافقين: منافقین اور حق بینی ۲; منافقین اور حق گوئي ۲; منافقین کا اندھاپن ۱; منافقین کا برا ادراک ۳، ۴; منافقین کا بہرہ پن ۱; منافقین کا حق نہ سننا ۲، ۴; منافقین کا عجز ۳، ۴; منافقین کا گونگا پن ۱; منافقین کا ہدایت قبول نہ کرنا ۵; منافقین ظلمت میں ۱، ۴، ۵; منافقین کی گمراہی ۱، ۵; منافقین کے پاس ادراک کی صلاحیت نہ ہونا ۳، ۴

أَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَاء فِيهِ ظُلُمَاتٌ وَرَعْدٌ وَبَرْقٌ يَجْعَلُونَ أَصْابِعَهُمْ فِي آذَانِهِم مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ واللّهُ مُحِيطٌ بِالْكافِرِينَ ﴿۱۹﴾

ان کی دوسری مثال آسمان کی اس بارش کی ہے جس میں تاریکی اور گرج چمک سب کچھ ہو کہ موت کے خوف سے کڑک دیکھ کر کانوں میں انگلیاں رکھ لیں حالانکہ خدا کافروں کا احاطہ کئے ہوئے ہے اور یہ بچ کر نہیں جاسکتے ہیں ـ

۱ـ اسلام اور قرآن انسانی حیات کا سرمایہ اور رشد و تکامل کا باعث ہیں ـ او کصیب

۲ـ قرآن کریم منافقین کے لئے ایسی بارش کی مانند ہے جو تاریک و خوفناک رات میں بجلی اور گرج چمک کے ساتھ ہو ـ او کصیب من السماء فیہ ظلمات و رعد و برق

۳ـ قرآن کریم اہل نفاق کے لئے ظلمت و وحشت آفرین ہے اور بعض اوقات روشنی بخش (بعض زودگذر مفادات کا ذریعہ) بھی ہے ـ فیہ ظلمات و رعد و برق

۴ـ منافقین قرآنی معاشرے میں اور اسلام کے مقابل خود کو نابودی و زوال میں تصور کرتے تھے ـ یجعلون اصابعھم فی آذانھم من الصواعق حذر الموت

۵ـ کفار ہر طرف سے اللہ تعالی کی قدرت و سلطنت میں گھرے ہوئے ہیں ـ واللہ محیط بالکافرین

٦ـ منافقین کفار کے زمرے میں ہیں ـ واللہ محیط بالکافرین

۷ـ شکست، ناکامی اور زوال منافقین کا انجام ہے ـ واللہ محیط بالکافرین

۸ـ منافقین قرآن کریم کی عظمت و شہرت اور اسلام کے پھیلاؤ کے مقابل اس کے سوا کوئي چارہ نہیں رکھتے مگر یہ کہ یہ اظہار کریں انہیں تو سنائي ہی نہیں دے رہا ـ یجعلون اصابعھم فی آذانھم من الصواعق حذر الموت

اسلام: اسلام کی اہمیت و کردار ۱; اسلام کی خصوصیات ۱

Presented by: https://jafrilibrary.com

اسماء و صفات: محیط ۵

اللہ تعالی : اللہ تعالی کا احاطہ ۵

تشبیہات: تاریکی میں بارش سے تشبیہ ۲; تاریکی میں بجلی سے تشبیہ ۲; تاریکی میں بجلی کڑکنے سے تشبیہ ۲

حیات: حیات کے عوامل ۱

رشد و تکامل: رشدو تکامل کے عوامل ۱

قرآن کریم : قرآن کریم اور منافقین ۳، ۲; قرآن کریم کی اہمیت و کردار ۱; قرآن کریم کی تشبیہات ۲; قرآن کریم کی خصوصیات ۱

کفار: ۶ کفار اللہ تعالی کے گھیرے میں ۵

منافقین : منافقین اور اسلام ۸; منافقین اور قرآن ۸ ; منافقین دینی معاشرے میں ۴; منافقین کا انجام ۷; منافقین کا حق نہ سننا ۸; منافقین کا کفر ۶; منافقین کی شکست ۷; منافقین کی ہلاکت ۷

يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ أَبْصَارَهُمْ كُلَّمَا أَضَاء لَهُم مَّشَوْاْ فِيهِ وَإِذَا أَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُواْ وَلَوْ شَاء اللّهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ إِنَّ اللَّه عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۲۰﴾

قریب ہے کہ بجلی ان کی آنکھوں کو چکا چوند کردے کہ جب وہ چمک جائے تو چل پڑیں اور جب اندھیرا ہوجائے تو ٹھہر جائیں خدا چاہے تو ان کی سماعت و بصارت کو بھی ختم کرسکتا ہے کہ وہ ہر شے پر قدرت و اختیار رکھنے والا ہے _

۱ _ منافقین اسلام کی سربلندی اور پیشرفت کے مقابلے میں خود کو درماندہ اور بندگلی میں دیکھتے ہیں_ یکاد البرق یخطف ابصارھم ان آیات میں اسلام کے مقابلے میں منافقین کی حالت کو چند تشبیہات سے بیان کیا گیا ہے_ مفسرین کا کہنا ہے اس جملے "یکاد البرق ..." میں اسلام اور اس کی برکت سے ملنے والے وسائل و امکانات کو "برق _ بجلي" سے تشبیہ دی گئي ہے اسکے ساتھ ہی ان نعمتوں سے مفادپرست اور موقع پرست منافقین کے فائدہ اٹھانے کو ایک اور تشبیہ سے بیان کیا گیا ہے_

۲ _ منافقین باوجود اس کے کہ اسلام کے مقابلے میں درماندہ و زبوں حال ہیں پھر بھی اپنی موقع پرستی کے ذریعے اسلام کی نعمتوں سے استفادہ کرنے کے درپے ہیں _ کلما اضاء لھم مشوا فیہ

Presented by: https://jafrilibrary.com

۳_ اسلامی معاشرے کی سہولتوں اور فوائد سے استفادہ کرنا لیکن مشکلات اور سختیوں کے وقت علیحدہ رہنا منافقین کی خصوصیات میں سے ہے_ و اذا اظلم علیهم قاموا

۴_ اللہ تعالی نے بعض منافقین کے ادراک و فہم کی صلاحیت سلب فرماکر انہیں ایسا بنادیا ہے کہ وہ حق قبول نہیں کرسکتے اور بعض کوہدایت قبول کرنے کی مہلت عنایت فرمائی ہے_ و لو شاء الله لذهب بسمعهم و ابصارهم

۵_ منافقین اس بات کے سزاوار ہیں کہ انہیں معارف الہی کی شناخت سے محروم کردیا جائے_ و لو شاء الله لذهب بسمعهم و ابصارهم

٦_ اللہ تعالی ہر کام انجام دینے پر قادر ہے_ ان الله على كل شيء قدير

۷_ امام صادق عليه‌السلام سے روایت ہے کہ "قيل لامير المومنين عليه‌السلام هل يقدر ربك ان يدخل الدنيا فى بيضة من غير ان تصغر الدنيا و تكبر البيضه؟ قال ان الله تبارك و تعالى لا ينسب الى العجز والذى سألتنى لا يكون(۱)

امیر المومنین عليه‌السلام سے سوال کیا گیا : کیا اللہ تعالی دنیا کو مرغی کے انڈے میں قرار دے سکتاہے بغیر اس کے کہ دنیا چھوٹی ہوجائے اور انڈا بڑا ہوجائے؟ تو آپ عليه‌السلام نے فرمایا اللہ تبارک و تعالی کی ذات اقدس کو عاجزی کی نسبت نہیں دی جاسکتی لیکن جو تو نے پوچھا ہے وہ ہوہی نہیں سکتا_

اسلامی معاشرہ: اسلامی معاشرے سے استفادہ کرنا ۳

اسماء و صفات: قدیر ٦

اللہ تعالی : اللہ تعالی کی قدرت ٦; اللہ تعالی کی قدرت کا دائرہ ۷

حدیث : ۷

دین: دین فہمی سے محروم لوگ ۵

منافقین : منافقین اور اسلام ۱، ۲; منافقین اور دینی تعلیمات ۵; منافقین کا حق قبول نہ کرنا ۴; منافقین کا عجز ۲، ۵; منافقین کا مشکلات سے فرار ۳; منافقین کی جہالت ۵; منافقین کی خصوصیات ۳; منافقین کی شکست ۱; منافقین کی محرومیت ۵; منافقین کی موقع پرستی ۲، ۳; منافقین کے ادراک کی صلاحیت سلب ہونا ۴، ۵; منافقین کے لئے مہلت ۴;

۱) توحید صدوق ص ۱۳۰ ح ۹ باب ۹ ، نورالثقلین ج/ ۱ ص ۳۹ ح ۳۶_

Presented by: https://jafrilibrary.com

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُواْ رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿٢١﴾

اے انسانو پروردگار کی عبادت کرو جس نے تمھیں بھی پیدا کیا ہے اور تم سے پہلے والوں کو بھی خلق کیا ہے_ شاید کہ تم اسی طرح متقی اور پرہیزگا بن جاؤ_

١_ لوگوں کے لئے اللہ کی عبادت و پرستش ایک لازم و ضروری فریضہ ہے_ يا ايها الناس اعبدوا ربكم

٢_ اللہ تعالی سب انسانوں کا پروردگار ہے_ يا ايها الناس اعبدوا ربكم

٣_ اللہ تعالی تمام موجودہ اور گذرے ہوئے انسانوں کا خالق ہے_ اعبدوا ربكم الذى خلقكم و الذين من قبلكم

٤_ انسانوں کا خالق ہونا وہ واحد حقیقت ہے جو اس بات کی شائستگی رکھتی ہے کہ اللہ تعالی کی پرستش کی جائے_ اعبدو ربكم الذى خلقكم و الذين من قبلكم عبادت و بندگی کے ضروری ہونے کے بعد اللہ تعالی کا "خالقیت" سے موصوف ہونا گویا عبادت کے ضروری ہونے کی دلیل بیان فرمارہاہے_

٥_ اللہ تعالی کی انسانوں پر ربوبیت اسکی پرستش و عبادت کی شائستگی کی دلیل ہے_ اعبدوا ربكم "اعبدوا ربكم" میں اللہ کی بجائے رب کا استعمال عبادت کے ضروری ہونے کی دلیل کی طرف اشارہ ہے یعنی چونکہ ذات اقدس الہ العالمین "رب" ہے اس لئے پرستش کے لائق ہے پس اسکی عبادت ہونی چاہیئے_

٦_ اللہ تعالی کی خالقیت و ربوبیت پریقین انسان کیلئے اسکی بندگی کی طرف تمایل کا سبب ہے_ اعبدوا ربكم الذى خلقكم

٧_ انسانی اعمال و کردار کی بنیاد انسان کا نظریہ کائنات یا جہاں بینی ہے_ اعبدوا ربكم الذى خلقكم

٨_ اللہ تعالی کی بندگی تقوی اختیار کرنے کی زمین ہموار کرتی ہے_

Presented by: https://jafrilibrary.com

اعبدوا ربکم ... لعلکم تتقون

۹_ تقوی کا حصول تمام انسانوں کے لئے ایک نہایت لازم فریضہ ہے_ لعلکم تتقون چونکہ عبادت کے ضروری ہونے کا ہدف تقوی تک پہنچنا ہے پس تقوی کا حصول بھی لازم ہے_

۱۰_ انسانوں کی خلقت کا ہدف تقوی کے مراتب کا حصول ہے_ خلقکم ... لعلکم تتقون یہ مطلب اس بناپر ہے کہ اگر "لعلکم..." ، "اعبدوا" کے علاوہ " خلقکم" سے بھی متعلق ہو_

۱۱_ اللہ تعالی کی بندگی انسان کو کفر و نفاق کے گرداب میں گھرنے اور انکے نتائج سے محفوظ رکھتی ہے_ اعبدوا ربکم ... لعلکم تتقون کفر و نفاق کے شوم نتائج کا بیان کرنے کے بعد اللہ تعالی کی بندگی کی طرف دعوت ایک راہنمائي ہے تا کہ انسان خود کو کفر و نفاق کی طرف تمایل سے بچائے_ اس بناپر "تتقون" اپنے لغوی معنی میں ہوگا اور اسکا متعلق کفر و نفاق ہوگا یعنی مفہوم آیت یوں ہوگا "اعبدوا ربکم لعلکم تتقون الکفر و النفاق"

۱۲_ اللہ تعالی کے احکام وہ پروگرام ہیں جو انسان کو اس کے معین اہداف تک پہنچاتے ہیں_ " لعلکم تتقون" سے یہ مفہوم نکلتاہے کہ انسانوں کا متعین شدہ ہدف تقوی کا حصول ہے_ اس مقصد کے حصول کی خاطر اللہ تعالی نے عبادت کو واجب فرمایاہے_ پس احکام الہی انسان کو اس کے اہداف تک پہنچانے کے لئے بیان ہوئے ہیں_

۱۳_ امام رضا عليه‌السلام سے روایت ہے کہ" فان قال (قائل) فلم تعبّدهم ؟ قیل لئلا یکونوا ناسین لذکره و لا تارکین لادبه و لا لاهین عن امره و نهیه [۱]

اگر کوئي یہ کہے کہ اللہ نے انسانوں کے لئے عبادت کیوں ضروری قراردی ہے ؟ تو کہا جائے گا اس لئے کہ اس کی یاد سے غافل نہ ہوں ؟ اس کے ادب کو ترک نہ کریں اور اس کے امر و نہی سے بی اعتنائی نہ برتیں_

اللہ تعالی : اللہ تعالی سے مختص امور۳; اللہ تعالی کی خالقیت ۳; اوامر الہی پر عمل ۱۳;ربوبیت الہی ۲،۵

انسان: انسان کا خالق ۳ ، ۴; انسان کی خلقت کا فلسفہ ۱۰ ; انسانوں کی ذمہ داری ۱ ، ۹

ایمان: اللہ تعالی کی خالقیت پر ایمان ٦; اللہ تعالی کی ربوبیت پر ایمان ٦;ایمان کے نتائج ٦; ایمان کے متعلقات ٦

---

۱) عیون اخبار الرضاج ۲ ص ۱۰۳ ح ۱ باب ۳۴ ، نور الثقلین ج/۱ ص ۳۹ ح ۳۹_

Presented by: https://jafrilibrary.com

بندگی و عبودیت: عبودیت کی بنیادیا جڑ ٦

تقوی : تقوی کی اہمیت ۱۰،۹; تقوی کی بنیاد ۸

جہاں بيني: جہاں بینی اور آئیڈیالوجی ۷،٦; جہاں بینی کی اہمیت ۷

حدیث : ۱۳

حقیقی معبود: حقیقی معبودکی خالقیت ۴

دین: فلسفہ دین ۱۲

ذکر: اللہ تعالی کے ذکرکی اہمیت ۱۳

ذمہ داری : ذمہ داری کا عمومی ہونا ۱ ، ۹

عبادت: اللہ کی عبادت ۱; عبادت کا فلسفہ ۱۳; عبادت کی اہمیت ۱; عبادت کی دلیل ۵;عبادت کے اثرات و نتائج ۸، ۱۱

کردار: کردارکی بنیادیں ۷

کفر: کفرکے موانع ۱۱

معبودیت: معبودیت کے معیارات ۵،۴

نفاق: منافقت کے موانع ۱۱

Presented by: https://jafrilibrary.com

الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الأَرْضَ فِرَاشاً وَالسَّمَاء بِنَاء وَأَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاء فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقاً لَّكُمْ فَلاَ تَجْعَلُواْ لِلّهِ أَندَاداً وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۲۲﴾

اس پروردگار نے تمھارے لئے زمین کا فرش اور آسمان کا شامیانہ بنایا ہے اور پھر آسمان سے پانی برسا کر تمھاری روزی کے لئے زمین سے پھل نکالے ہیں لہذا اس کے لئے جان بوجھ کر کسی کو ہمسر اور مثل نہ بناؤ_

١_ انسانوں کی زندگی کے لئے زمین بہت ہی موزوں اور وسیع بستر ہے_ جعل لکم الارض فراشا "جعل" کا معنی "صیر" _تبدیل کیا ہوسکتا ہے اور "خلق"_ خلق کیا بھی ہوسکتا ہے_ "فراشاً" کا معنی وسیع بستر ہے اسکا زمین پر اطلاق تشبیہ کے طور پر ہے یعنی مراد یہ ہے "جعل الارض کالفراش"

٢_ زمین کو انسانی زندگی کے لئے نہایت موزوں و مناسب خلق کرنا اللہ تعالی کی ربوبیت کا پرتو ہے_ اعبدوا ربکم ... الذی جعل لکم الارض فراشا "الذی جعل ..." ما قبل آیت میں "ربکم" کے لئے دوسری صفت ہے_

٣_ زمین اپنی خلقت کے ابتدائي دور میں انسان کی سکونت و رہائش کے قابل نہ تھي_ الذی جعل لکم الارض فراشا یہ مطلب اس بناپر ہے کہ "جعل" کا معنی "صیر" ہو یعنی اللہ تعالی نے زمین کو اس قابل بنایا کہ سکونت اور زندگی کرنے کے قابل ہوسکے_ اس سے یہ مفہوم نکلتا ہے کہ زمین اپنی خلقت کے ابتدائي زمانے میں ایسی نہ تھی_

٤_ اللہ تعالی کی نعمتوں اور فطری نعمات سے استفادہ کرنا تمام انسانوں کا حق ہے_ فاخرج بہ من الثمرات رزقالکم

٥_ زمین کی وسعتوں میں تمام انسانوں کو حق تصرف حاصل ہے_ الذی جعل لکم الارض فراشا

٦_ اللہ تعالی نے آسمان کو انسانوں کے منافع اور فوائد کے لئے بلند فرمایا_ الذی جعل لکم ... السماء بناء "بنائ" کا لفظ عرب لغت میں عمارت، خیمہ و غیرہ کا معنی رکھتا ہے_ آسمان کو بناء کہنا تشبیہ کے طور پر ہے یعنی مفہوم یہ ہوگا_ جعل لکم السماء کالبناء_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۷_ اللہ تعالی ہے جو بادلوں سے بارش نازل فرماتا ہے_ و انزل من السماء ماء ہر چیز جو اوپر ہو اسکو "سمائ" کہتے ہیں_ "السمائ" کا تکرار اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ہر جگہ اس سے خاص مصداق مراد ہے_ پہلے جملے میں چونکہ "ارض" کے مقابل استعمال ہوا ہے اس لئے آسمان کے معنی میں ہے جبکہ دوسرے جملے میں "مائ" کے قرینے سے اس سے بادل مراد ہوسکتا ہے_

۸_ اللہ تعالی ہے جو رزق کا پیدا کرنے والا اور انسانوں کی زندگی کے اسباب مہیا فرمانے والا ہے_ فاخرج به من الثمرات رزقالكم

۹_ بادلوں سے نازل ہونے والا پانی انسانوں کے لئے رزق کے مہیا ہونے کا بنیادی سبب ہے_ فاخرج به من الثمرات رزقالكم

۱۰_ آسمان سے نازل ہونے والے پانی کے ذریعے اللہ تعالی درختوں کو پر ثمر بناتا ہے_ وانزل من السماء ماء فاخرج به من الثمرات رزقالكم ثمرات کا مفرد "ثمرة" ہے جو درختوں کے پھلوں کے لئے استعمال ہوتا ہے_ "من الثمرات" میں "منْ" کا معنی بعض ہوسکتا ہے_ اس صورت میں "من الثمرات'، "اخرج" کے لئے مفعول ہوگا یعنی "فاخرج به بعض الثمرات ليكون رزقالكم"، "من" بیانیہ بھی ہوسکتا ہے پس اس صورت میں "اخرج" کا مفعول "رزقاً" ہوگا یعني: اخرج به رزقاً لكم وهي الثمرات

۱۱_ درختوں کے پھل اللہ تعالی کی نعمتوں میں سے ہیں اور انسانوں کے لئے رزق و روزی بھی ہے_ فاخرج به من الثمرات رزقا لكم

۱۲_ آسمان کی خلقت ، بارش کا نزول، پھلوں کا پکنا اور انسانوں کے لئے رزق کا تیار ہونا یہ سب اللہ تعالی کی ربوبیت کے جلوے ہیں_ اعبدوا ربكم ...الذى جعل لكم ...رزقا لكم

۱۳_ نعمتوں کا اللہ کی جانب سے ہونے کا یقین انسان کیلئے پروردگار کی بندگی کا محرّک بنتا ہے_ اعبدوا ربكم الذى ... انزل من السماء ماء فاخرج به من الثمرات یہ مطلب یوں استفادہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالی نے انسانوں میں بندگی و عبادت کی روح زندہ کرنے کے لئے اپنی نعمتوں کی طرف لوگوں کی توجہ دلائی ہے_

۱۴_ عالم طبیعات میں اللہ تعالی کے افعال طبیعی اسباب اور عوامل کے ماتحت انجام پاتے ہیں_ فاخرج به من الثمرات رزقالكم

۱۵_ طبیعی عوامل و اسباب پر خداوند متعال کی مطلق حاکمیت قائم ہے_ انزل من السماء ماء فاخرج به

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۶_ خداوند قدوس کا کوئی مثل و ہمسر نہیں_ فلا تجعلوا لله انداداً "انداد" کا مفرد "ند" ہے جسکا معنی مثل و ہمسر ہے_

۱۷_ پروردگار عالم کے مثل و نظیر کے بارے میں توہم سے اجتناب کی ضرورت ہے_ فلا تجعلوا لله انداداً

۱۸_ اللہ تعالی کے خلق کرنے کے اور عالم طبیعات کی نعمات کی خلقت میں غور و فکر انسان کو عقیدہ توحید کی طرف لے جاتاہے_ الذی خلقکم ... الذی جعل لکم الارض ... فلاتجعلوا لله انداداً جملہ" لا تجعلوا..." کو "فائ" کے ساتھ بیان کرنا اس آیت اور ماقبل آیت کے حقائق کی طرف اشارہ ہے یعنی یہ کہ ان امور کی طرف توجہ انسان کو توحید ربوبی کی طرف لے جاتی ہے گویا یہ کہ جب یہ علم ہوگیا کہ خداوند متعال ہی تمہارا خالق ہے وہی زمین کا پیدا کرنے والا ہے اور... تو اب یہ معقول نہیں کہ تم اس کے لئے مثل و نظیر فرض کرو_

۱۹_ کائنات کی خلقت میں باقاعدہ ہدف اور منصوبہ بندی موجود ہے_ الذی جعل ... فاخرج به من الثمرات رزقالکم اس آیہ مجیدہ میں زمین، بارش اور دیگر عوامل کو ایک خاص ہدف کے پورا کرنے کے لئے بیان کیا گیا ہے_ جب بعض امور کو کسی خاص ہدف کی تکمیل کے لئے بیان کیا جائے تو اصطلاح میں اسے منصوبہ بندی کہا جاتاہے یعنی ان امور میں ہدف کا ہونا ضروری ہوتا ہے_

۲۰_ لوگوں کو عالم طبیعات اور خلقت کے مطالعے اور مشاہدے کی طرف ترغیب دلانا ایک راہ ہے جس سے انہیں توحید کی طرف راغب کیا جائے_ الذی جعل لکم الارض فراشاً ... فلا تجعلوا لله انداداً

۲۱_ اللہ تعالی کے لئے مثل و ہمسر تصور کرنا درست علم و تفکر سے سازگار نہیں ہے_ فلا تجعلوا لله انداداً و انتم تعلمون

۲۲_ اللہ تعالی کے لئے مثل و ہمسر تصور کرنا جہالت و نادانی کی بناپر ہے_ فلا تجعلوا لله انداداً و انتم تعلمون

آسمان: آسمان کی خلقت ۶، ۱۲; آسمان کے فوائد ۶

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی حاکمیت ۱۵; اللہ تعالی کی ربوبیت کے مظاہر ۲،۱۲; اللہ تعالی کی عنایات ۳،۱۱; اللہ تعالی کی وحدانیت ۱۶; اللہ تعالی کے افعال ۶،۷،۸،۱۰،۱۴; خداشناسی کی روشیں ۲۰

انسان: انسانوں کا رزق ۹، ۱۱، ۱۲; انسانوں کے حقوق ۴،۵

ایمان: توحید پر ایمان کی بنیاد ۱۸

Presented by: https://jafrilibrary.com

بادل: بادلوں کے فوائد ۹،۷

بارش: بارش کا برسنا ۱۲،۷; بارش کا منبع و سرچشمہ۷;بارش کے فوائد ۹،۱۰

تفکر: اللہ تعالی کی خالقیت میں تفکر ۱۸;تفکر کے اثرات و نتائج ۲۱; عالم طبیعت میں تفکر ۱۸

توحید: توحید ذاتی کی اہمیت ۱۷

جہالت: جہالت کے اثرات و نتائج ۲۲

جہان بینی: جہان بینی اور آئیڈیا لوجی ۱۳

حقوق: استفادہ کا حق ۵،۴

خلقت: نظام خلقت ۱۹; خلقت کا ہدف رکھنا ۱۹

درخت: درختوں کا پھل دینا ۱۲; درختوں کے پھل ۱۱; پھلوں کے وجود کا سرچشمہ ۱۰

ذکر: نعمتوں کا ذکر ۱۳

روزي: روزی کا سرچشمہ ۸

زمین: زمین پر سکونت ۳; زمین سے استفادہ ۵; زمین کا بستر ہونا ۱; زمین کی تاریخ ۳; زمین کی خلقت ۲; زمین کے فوائد ۲،۱

شرک: شرک سے اجتناب ۱۷; شرک کا ناقابل قبول ہونا ۲۱،۱۶ شرک کے عوامل ۲۲

طبیعی اسباب: طبیعی اسباب کا عمل ۱۵; طبیعی اسباب کی اہمیت و کردار ۱۴

عبادت: عبادت کی بنیاد ۱۳

محرّک: محرک کے عوامل ۱۳

مطالعہ: کائنات کے مطالعہ کے اثرات و نتائج ۲۰

معاش: معاش کی کفالت کا سرچشمہ ۸

نعمت: نعمت سے استفادہ ۴; نعمت کا سرچشمہ ۱۳

وسائل و امکانات: امکانات کے وجود میں آنے کے عوامل ۹

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَإِن كُنتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَى عَبْدِنَا فَأْتُواْ بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ وَادْعُواْ شُهَدَاءكُم مِّن دُونِ اللّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿۲۳﴾

اگر تمھیں اس کلام کے بارے میں کوئی شک ہے جسے ہم نے اپنے بندے پر نازل کیا ہے تو اس کا جیسا ایک ہی سورہ لے آؤ اور اللہ کے علاوہ جتنے تمھارے مددگار ہیں سب کو بلالو اگر تم اپنے دعوے اور خیال میں سچّے ہو ـ

١ـ قرآن وہ کتاب ہے جو اللہ تعالی نے اپنے نبی (ص) پر نازل فرمائي ـ مما نزلنا على عبدنا

٢ـ پيامبر اسلام (ص) اللہ کے بندے اوربندگی میں ایک والا اور اعلی مقام رکھتے ہیں ـ ممانزلنا على عبدنا

٣ـ عبد اور اللہ کا بندہ ہونا اعلی انسانی اقدار میں سے ہے ـ مما نزلنا علی عبدنا پیامبر اکرم (ص) کی "بندگی خدا" کے ذریعے توصیف کی گئي ہے اس سے معلوم ہوتاہے کہ عبد خدا ہونا اعلی انسانی اقدار میں سے ہے ـ

۴ـ قرآن کریم اور اسکی ہر ایک سورۃ معجزہ ہے ـ فاتوا بسورة من مثله

۵ـ قرآن کریم پیامبر اسلام (ص) کی رسالت کے اثبات کیلئے بنیادی سند ہے ـ و ان کنتم فی ریب ... ان کنتم صادقین

٦ـ رسالت کے مخالفین قرآن کریم کے آسمانی ہونے اور اللہ تعالی کی جانب سے نزول کے بارے میں شک کا اظہار کرتے ہیں ـ و ان کنتم فی ریب مما نزلنا على عبدنا

۷ـ قرآن کریم اس امر سے منزہ و مبرا ہے کہ اس کے آسمانی ہونے کے بارے شک و تردید کی جائے ـ و ان کنتم فی ریب مما نزلنا على عبدنا

کفار قرآن کریم کے آسمانی ہونے کے بارے میں نہ فقط شک و تردید کا اظہار کرتے بلکہ منکر قرآن تھے اسکے باوجود اللہ تعالی نے آیہ مجیدہ میں جملہ شرطیہ (اگر تم شک میں ہو) کا استعمال فرمایاہے جو اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ قرآن کریم میں شک و تردید فقط قابل فرض ہے
نہ کہ حقیقت رکھتی ہے ـ

٨ـ اللہ تعالی نے قرآن کے منکروں کو مقابلے کی دعوت دی ہے اور اس قرآن کی ایک سورہ کی مثل لانے کو کہا ہے ـ فأتوا بسورة من مثله "مثله" کی ضمیر "مما نزلنا" کی "ما" کی طرف لوٹتی ہے ـ

٩ـ قرآن کریم آنحضرت (ص) کے زمانے میں ہی "سورۃ" کے عنوان سے مختلف حصوں میں تقسیم شدہ تھا ـ فأتوا بسورة من مثله

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۰ _ قرآن کریم کے ہر حصے کو "سورة" قرار دینا اور اس طرح تقسیم بندی اللہ تعالی کی جانب سے ہے_* فاتوا بسورة من مثله

۱۱ _ اللہ تعالی نے قرآن کریم کے منکروں سے کہاہے کہ وہ قرآن مجید کی ایک سورة کی مثل لانے کے لئے اپنے تمام نابغہ افراد کو دعوت دیں_ وادعوا شهداء كم من دون الله

شہید کی جمع شہداء ہے جسکا معنی "گواہ" ہے البتہ مطلع اور آگاہ افراد کے لئے بھی بولا جاتاہے "ادعوا" کا مصدر "دعا" ہے اسکا معنی ہے بلانا اوردعوت دینا_ اس جملہ "وادعوا شہداء کم" کا معنی یہ ہوسکتاہے_ شاہدوں کو دعوت دوتا کہ جو چیز تم لائے ہو اور اسکو قرآن کی مثال قرار دیتے ہو اس پر گواہی اور اپنی رائے دیں_ اس مفہوم کی بناپر "شهدائ" سے مراد گواہ ہیں_جبکہ یہ معنی بھی مراد ہوسکتاہے: اپنے شاہدوں کو دعوت دوتا کہ قرآن کی مثل لانے میں تمہاری مدد کریں اس صورت میں "شهدائ" کا معنی مطلع اور آگاہ افراد ہوگا_

۱۲_ فقط اللہ تعالی ہی ہے جو قرآن کریم کی مثل لانے کی صلاحیت رکھتاہے_ وادعوا شهداء كم من دون الله

کہا گیا ہے کہ "من دون الله " (اللہ کے علاوہ) "شہداء کم" کے عموم اور اطلاق کی تاکید کے لئے بیان ہوا ہے یعنی یہ کہ جس کسی کو بھی جو بھی علم، فن یادانش رکھتا ہو اس سے مدد لو توپھر بھی قرآن کی مثل نہیں لاسکتے ہو_ قرآن کی مثل لانا فقط خداوند متعال کے لئے ممکن ہے_

۱۳_ قرآن کے منکر قرآن کریم کی حقانیت اور اسکے آسمانی ہونے کے بارے میں جو شک و تردید کرتے ہیں وہ کذب و جھوٹ ہے_و ان كنتم فى ريب ... فأتوا بسورة ... ان كنتم صادقين

"ان كنتم فى ريب" کے قرینے سے "صادقين" کا متعلق مشرکوں کا قرآن کریم کے آسمانی ہونے کے بارے میں شک و تردید ہے_ گویا مفہوم یوں ہے: ان کنتم صادقین فی انکم مرتابون ... اگر اپنے شک و تردید کے اظہار میں سچے ہو تو یوں کرو_ یہ معنی اس بات کی طرف کنایہ ہے کہ وہ لوگ اپنے شک و تردید کے اظہار میں جھوٹے ہیں_

۱۴_ قرآن کریم کا آسمانی ہونا حتی رسالت کے مخالفین کی نظر میں بھی ایک واضح امر تھا_

Presented by: https://jafrilibrary.com

ان كنتم صادقين

۱۵_قرآن کریم کے مخالفین کوئي بھی شاہد نہ پاسکیں گے جو کسی کلام کے قرآن کی مثل ہونے کی گواہی دے_ و ادعوا شهداء کم من دون الله

"شہدائ"کا معنی اگر گواہ ہو تو "من دون اللہ" کا ماقبل جملے سے استثنا ایک عمومی محاورہ کی جانب اشارہ ہے_ وہ یہ کہ جب انسانوں کے پاس اپنے مدعا پر کوئي گواہ نہیں ہوتا تو یوں کہتے ہیں یعني: گواہوں کو بلاؤ تا کہ اپنی رائے دیں اور اگر گواہ نہ ملیں تو یہ نہ کہنا: خدا گواہ ہے کہ یہ "کلام" قرآن کی مثل ہے_

اقدار: اقدار کے معیارات ۳

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی قدرت ۱۲;اللہ تعالی کے مختصات ۱۲

عبودیت: عبودیت کی قدر و منزلت ۳

پیامبر اسلام (ص): پیامبر اسلام (ص) کی عبودیت ۲;پیامبر اسلام (ص) کی نبوت کے دلائل ۵;پیامبر اسلام (ص) کی کتاب ۱;پیامبر اسلام (ص) کے درجات ۲

قرآن کریم: قرآن کی تاریخ ۹;قرآن کا مقابلے کیلئے دعوت دینا ۸،۱۱;قرآن کا تردید ناپذیر ہونا ۷;قرآن کا منزہ ہونا ۷;قرآن کا منظم ہونا ۹،۱۰;قرآن کی حقانیت ۷،۱۳;قرآن کی تکذیب کرنے والوں کا جھوٹ ۱۳;قرآن کا سورتوں میں تقسیم ہونا ۹،۱۰;قرآن میں شک ۶،۱۳;قرآن آسمانی کتابوں میں سے ہے ۱۴;قرآن کی سورتوں کا معجزہ ہونا ۴;قرآن کا معجزہ ہونا ۴;قرآن کی تکذیب کرنے والے ۱۵;قرآن کے وحی ہونے کی تکذیب کرنیوالے ۶;نزول قرآن ۱;قرآن کا کردار و اہمیت ۵;قرآن کا وحی ہونا ۱ ، ۱۴;قرآن کی خصوصیات ۴،۵;قرآن کی مثل لانا ۸،۱۱ ، ۱۲،۱۵

Presented by: https://jafrilibrary.com

فَإِن لَّمْ تَفْعَلُواْ وَلَن تَفْعَلُواْ فَاتَّقُواْ النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ ﴿۲۴﴾

اور اگر تم ایسا نہ کرسکے اور یقیناً نہ کرسکوگے تو اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں اور جسے کافرین کے لئے مہیا کیا گیا ہے۔

۱۔ تمام ادوار اور زمانوں کے انسان حتی قرآن کی ایک سورہ کی بھی مثل نہیں لاسکتے۔ فاتوا بسورۃ ... فان لم تفعلوا و لن تفعلوا ہمیشہ ہمیشہ کی نفی کیلئے حرف "لن" استعمال ہوتا ہے۔ پس "لن تفعلوا ہرگز قرآن کی مثل نہیں لاسکتے" یعنی کسی زمانے کا بشر قرآن کی مثل نہیں لاسکتا۔

۲۔ قرآن کی مثل لانے کی ناتوانی قرآن کریم کی پیشین گوئیوں میں سے ہے۔ و لن تفعلوا

۳۔ قرآن کریم کی مثل کلام لانے کے بارے میں انسانوں کی ناتوانی قرآن کریم کے آسمانی ہونے اور پیامبر اسلام (ص) کی رسالت کی حقانیت کی دلیل ہے۔ فان لم تفعلوا و لن تفعلوا فاتقوا النار

اگر قرآن کریم کی مثل کلام لانے پر ناتوانی اسکے آسمانی ہونے پر دلیل نہ ہوتی تو مخالفین پر اتمام حجت نہ ہوتا اور " اتقوا النار" اس پر صحیح نہ ہوتا۔

۴۔ قرآن کریم اپنی حقایت کی دلیل اور نبوت پیامبر اسلام (ص) کی صداقت کی سند ہے۔ فان لم تفعلوا و لن تفعلوا فاتقوا النار

۵۔ خداوند متعال منکرین قرآن سے چاہتا ہے کہ جب وہ قرآن کی مثل و نظیر لانے سے عاجز آجائیں تو قرآن کریم پر اور پیامبر اسلام (ص) کی رسالت پر ایمان لے آئیں۔ فان لم تفعلوا و لن تفعلوا فاتقواالنار آتش جہنم سے دوری ضروری ہے اس سے مراد یہ ہے کہ جو چیزیں آگ (میں داخل ہونے) کا موجب ہیں ان سے اجتناب کیا جائے اور یہ امور آیت کے قرینے سے قرآن اور پیامبر اسلام (ص) کی رسالت کا انکار ہے۔ بنابراین "فاتقوا النار" کا مفھوم یہ ھوگا ــ فاتقوا الکفر بالقرآن والرسول لتتقوا النار

٦۔ دین کے منکروں کے بارے میں اتمام حجت کیئے بغیر وہ لوگ جہنم کی آگ میں مبتلا نہیں ہونگے۔ فان لم تفعلوا و لن تفعلوا فاتقوا النار جملہ " فان لم تفعلوا" کا جواب شرط محذوف

Presented by: https://jafrilibrary.com

ہے اور اسکی جگہ جملہ "فاتقوا..." اسکا قائم مقام ہے_ پس اگر تقدیری مفہوم کو نظر میں رکھیں تو معنی یہ ہوگا: فان لم تفعلوا تمت علیکم الحجة و ثبت لدیکم ان القرآن منزل من عند الله فاتقوا...

۷_ آتش جہنم سے نجات قرآن کریم پر ایمان اورپیامبر اسلام (ص) کی رسالت کی تصدیق سے میسر ہے_ فان لم تفعلوا و لن تفعلوا فاتقوا النا ر یہ مطلب گذشتہ تشریح کی روشنی میں ہے_

۸_ آتش جہنم کو کفار کے لئے آمادہ کیا گیا ہے_ اعدت للکافرین "اعدت" کا مصدر اعداد ہے جسکا معنی تیار کرنا اور آمادہ کرنا ہے_

۹_ آتش جہنم اسوقت آمادہ، تیار اور موجود ہے_ اعدت للکافرین یہ مطلب اس لئے ہے کیونکہ "اعدت" فعل ماضی ہے_

۱۰_ منکرین قرآن اور جہنم کے پتھر آتش جہنم کے لئے چھوٹی لکڑیاں اور ایندھن ہیں_ فاتقوا النار التی وقودها الناس والحجارة "وقود" کا معنی ایندھن یا وہ چیز جس سے آگ لگائي جاتی ہے_

۱۱_ روز قیامت کفار کو اس آگ سے عذاب دیا جائے گا جو انہوں نے خود جلائي ہے_ فاتقوا النار التی وقودها الناس والحجارة اعدت للکافرین

۱۲_ انس کہتے ہیں: تلا رسول الله (ص) هذه الایة "وقودها الناس والحجارة" فقال: اوقد علیها الف عام حتی احمرت و الف عام حتی ابیضت و الف عام حتی اسودت فهی سوداء مظلمة لا یطفأ لهبها (۱)

پیامبر اسلام (ص) نے یہ آیت "وقودہا الناس والحجارة" کی تلاوت فرمائي اور فرمایا آتش جہنم کو ہزار سال روشن رکھا گیا یہاں تک کہ سرخ ہوگئي اور ہزار سال شعلہ ور رکھا گیا یہاں تک کہ سفید ہوگئي اور پھر ہزار سال اسکے شعلے بھڑکتے رہے یہاں تک کہ یہ آگ سیاہ ہوگئي اب یہ آگ سیاہ وتاریک ہے اور اسکے شعلے کبھی نہیں بجھیں گے_

اتمام حجت: اتمام حجت کی اہمیت و کردار ٦

انسان: انسان کی عاجزی و ناتوانی ۱،۲

اہل جہنم: ۸،۱۰

---

۱) الدالمنثورج/ ۱ص ۹۰_

Presented by: https://jafrilibrary.com

ایمان: قرآن پر ایمان کے اثرات و نتائج ۷;پیامبر اسلام (ص) پر ایمان کے اثرات و نتائج ۷;ایمان کی اہمیت ۷; قرآن پر ایمان ۵;پیامبر اسلام (ص) پر ایمان ۵; ایمان کی دعوت ۵; ایمان کے متعلقات ۵

پیامبر اسلام(ص) : پیامبر اسلام (ص) کی نبوت کے دلائل ۳،۴

جہنم: آتش جہنم ۹،۷،۶; ایندھن ۱۲،۱۰; جہنم کے پتھر ۱۰; آتش کے شعلے ۱۲; جہنم کا موجود ہونا ۹; جہنم کے لئے رکاوٹیں ۷; جو امور جہنم کا موجب بنتے ہیں ۸;

حدیث : ۱۲

دین: دین کو جھٹلانے والوں کی سزا ٦

سزا : سزا کا نظام ٦

عذاب: اہل عذاب ۸،۱۱; عذاب بیان کے بغیر نہیں ٦ عذاب کے موجبات ۱۱

قرآن کریم : قرآن کریم کا اعجاز ۳،۲،۱; قرآن کی پیشین گوئي ۲; قرآن کی حقانیت کے دلائل ۴; قرآن کے وحی ہونے کے دلائل ۳; قرآن کے جھٹلانے والے اہل جہنم ہیں ۱۰; قرآن کی اہمیت و کردار۴; قرآن کی مثل لانا ۱ ، ۲ ، ۳ ، ۵;

کفار: کفار کے لئے آخرت کا عذاب ۱۱; کفار کا انجام ۱۱;کفار جہنم میں ۸

کفر: کفر کے نتائج ۸

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَبَشِّرِ الَّذِين آمَنُواْ وَعَمِلُواْ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الأَنْهَارُ كُلَّمَا رُزِقُواْ مِنْهَا مِن ثَمَرَةٍ رِّزْقاً قَالُواْ هَذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِن قَبْلُ وَأُتُواْ بِهِ مُتَشَابِهاً وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿۲۵﴾

پیغمبر آپ ایمان اور عمل صالح والوں کو بشارت دے دیں کہ ان کے لئے ایسے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں _ انھیں جب بھی وہاں کوئی پھل دیا جائے گا تو وہ یہی کہیں گے کہ یہ تو ہمیں پہلے مل چکا ہے _ حالانکہ وہ صرف اس کے مشابہ ہوگا اور ان کے لئے وہاں پاکیزہ بیویاں بھی ہوں گی اور انھیں اس میں ہمیشہ رہنا بھی ہے _

۱ _ پیامبر اسلام (ص) کے تبلیغی فرائض میں سے ہے کہ اہل ایمان کو بہشت کی صفات اور اسکی نعمات کے بیان سے خوشخبری دیں _ و بشر الذین امنوا ... و هم فیها خالدون " ان لهم ..."پر" بائ" داخل ہوئي ہے جو تقدیر میں ہے اور یہ متعلق ہے " بشّر" کے یعنی مفہوم یوں ہے "بشر الذین آمنوا بان لهم ..."

۲ _ دھمکی دینا یا ڈرانا اور ترغیب و تشویق دلانا انسانوں کی ہدایت کے لئے قرآن کریم کی روشوں میں سے ایک ہے _ فاتقوا النار ... و بشر الذین آمنوا ۳ _ بہشت اور اسکی نعمتیں ان لوگوں کی جزا ہے جو قرآن مجید اور پیامبر اسلام (ص) پر ایمان لائیں اور نیک اعمال بجا لائیں _ و بشر الذین آمنوا ... ان لهم جنات تجری من تحتها الانهار ما قبل آیات کی روشنی میں "امنوا" کا متعلق قرآن مجید اور پیامبر اسلام (ص) ہیں _

۴ _ ایمان بغیر نیک اعمال کے اور نیک اعمال بغیر ایمان کے انسان کو جنت میں نہیں لے جائیں گے _ و بشر الذین امنوا و عملوا الصالحات ان لهم جنات

"عملوا ..." کو "آمنوا" پر "الذین" کے تکرار کے بغیر عطف قرار دینا اس معنی میں ظاہر ہے کہ جنت کا ملنا دونوں صفات (ایمان اور عمل) کے اکٹھے ہونے پر موقوف ہے _

Presented by: https://jafrilibrary.com

۵_ جنت میں بہت سارے باغات ہیں_ ان لھم جنات مذکورہ مطلب لفظ "جنات" کے جمع ہونے کی وجہ سے ہے_

٦_ بہشت میں مختلف نہریں ہیں جو ہمیشہ جاری ہیں_ تجری من تحتھا الانھار "الانھار" چونکہ جمع ہے اسیلئے متعدد نہریں مرادہیں اور "تجری" فعل مضارع ہے جونہروں کے دائمی طورپر جاری رہنے کی دلیل ہے_ "تحتہا" کی ضمیر "جنات" کی طرف لوٹتی ہے لہذا اس سے مراد جنت کے درخت اور عمارتیں ہو سکتی ہیں_

٧_ جنت میں بہت زیادہ پھل دار درخت ہیں_ ان لھم جنات ... کلما رزقوامنھامن ثمرۃ "ثمرۃ" سے مراد درختوں کے پھل ہیں بہشت اور باغ کو اسیلئے جنت کہتے ہیں کیونکہ درختوں کے جنڈیا درختوں کی فراوانی سے چھپی ہوئی ہے_

٨_ اہل بہشت کی روزی جنت کے درختوں کے پھل ہیں_ کلما رزقوا منھما من ثمرۃ رزقا "رزقاً" کا معنی روزی ہے اور "رزقوا" کا مفعول دوم ہے "منہا" کی ضمیر "جنات" کی طرف پلٹتی ہے اور "من ثمرۃ"، "منہا" کے لئے گویا کہ بیان ہے_

٩_ اہل بہشت کا رزق و روزی ان کے صحیح عقائد اور نیک اعمال کا تجسم اور نتیجہ ہے_ کلما رزقوا منھا من ثمرۃ رزقا قالوا ھذا الذی رزقنا من قبل یہ مفہوم اس بناپر ہے کہ "من قبل" سے مراد دنیا ہو بنابراین جملہ "ہذا الذي ..." اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ بہشت کی روزی وہی ہے جو اہل ایمان کو دنیا میں عنایت کی گئي تھی اس بات کی (کہ بہشت کا رزق وہی دنیا والی روزی ہے)_ توجیہ کے سلسلے میں یہ کہا جاسکتاہے کہ اسکا مقصود یہ ہے: بہشت کی نعمتیں دنیا میں اہل ایمان کے وہی عقائد و اعمال کا مجسم ہونا ہے_ اس مطلب کی روشنی میں "الذی رزقنا" سے مراد ایمان اور عمل صالح ہے_

١٠_ جنت کے پھل اور رزق ایک دوسرے کے مشابہ ہیں_ کلما رزقوا منھا من ثمرۃ رزقاً ... و اتوا بہ متشابھا "بہ" کی ضمیر "رزقا" کی طرف لوٹتی ہے اور "متشابہا" کا مطلب ایک جیسا ہونا ہے اور یہ اس ضمیر کے لئے حال واقع ہواہے تو مطلب یہ ہوا: بہشت کا رزق مومنین کے پاس لایا جائے گا درآن حالیکہ یہ رزق ایک دوسرے کے مشابہ ہوگا البتہ یہ مفہوم اس بناپر ہے اگر جملہ "اتوا بہ ..." مستأنفہ بیانیہ ہو_

١١_ بہشت کے درختوں سے جیسے ہی پھل توڑا جاتاہے تو اسکی جگہ ویسا ہی پھل دوبارہ اُبھر آتاہے_ کلما رزقوا من ثمرۃ رزقا قالوا ... و اتوا بہ متشابھا

یہ مفہوم اس بناپر ہے کہ جملہ "اتوا بہ ..."، "قالوا ..." پر عطف ہو اس طرح "اتوا بہ

Presented by: https://jafrilibrary.com

..."، "کلما رزقوا..." کے لئے جواب شرط ہوگا_

۱۲_ اہل بہشت کو جنت کے پھلوں اور رزق سے استفادہ کے لئے بالکل بھی محنت و مشقت نہیں کرنی پڑے گی_ کلما رزقوا منہا ... و اتوا بہ متشابھا "رزقوا" اور "اتوا" کو مجہول لانا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ بہشت میں خدمت کرنے والے نوکر چاکر ہوں گے جو اہل بہشت کی خدمت میں رزق اور پھل حاضر کریں گے_

۱۳_ بہشت میں اہل بہشت کے لئے پاک و مطہر بیویاں ہوں گی_ و لھم فیھا ازواج مطھرۃ

۱۴_ بہشت ایک لازوال مقام ہے اور اہل بہشت اس میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رہیں گے_ و ھم فیھا خالدون

۱۵_ بہشت میں زمان و مکان کا پہلو موجود ہے_ ان لھم جنات تجری من تحتھا الانھار کلما رزقوا منھا "کلما" کا معنی ہے جب کبھی بھی اور یہ چیز زمان (وقت) پر دلالت کرتی ہے_ "تحتھا" کا لفظ مکان (جگہ) کی طرف اشارہ ہے_

۱۶_ سلیم کہتے ہیں: قلت"لعلی بن ابی طالب علیہ‌السلام " ...فمن لقی اللہ عارفاً بامامہ مطیعاً لہ من اھل الجنۃ ھو؟ قال:نعم اذا لقی اللہ و ھو مومن من الذین قال اللہ عزوجل: "الذین آمنواوعملواالصالحات"...[۱]

میں نے حضرت علی علیہ‌السلام سے عرض کیا اگر کوئي شخص اس حالت میں خداوند متعال سے ملاقات کرے کہ اپنے امام کی معرفت رکھتا ہو اور اسکی اطاعت میں رہا ہو تو کیا وہ اہل بہشت میں سے ہے؟ آپ علیہ‌السلام نے فرمایا ہاں جب کوئي شخص خداوند قدوس سے ملاقات کرے گا اور مومن ہو تو وہ ان لوگوں میں سے ہے جن کے بارے میں اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے " وہ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال انجام دیئے"_

۱۷_ سئل الصادق علیہ‌السلام عن قولہ اللہ عزوجل " لھم فیھا ازواج مطھرۃ" قال : الازواج المطھرۃ اللاتی لا یحضن و لا یحدثن"[۲] امام صادق علیہ‌السلام سے اللہ کے اس کلام "مومنین کے لئے بہشت میں پاک و مطہر بیویاں ہیں" کے بارے پوچھا گیا تو آپ علیہ‌السلام نے ارشاد فرمایا مراد بہشتی بیویوں میں حیض اور حدث نہ ہوگا_

امامت: امامت کی اہمیت ۱۶

---

۱) سلیم بن قیس ہلالي، اسرار آل محمد ص ۵۵ ، بحار الانوار ج/ ۲۸ ص ۱۶ ،ح۲۲_

۲) من لا یحضرہ الفقیہ ج/ ۱ ص ۵۰ ح ۴ ، الدر المنثور ج/ ۱ ص ۹۷_

Presented by: https://jafrilibrary.com

ایمان: ایمان نیک اعمال کے بغیر ۴ قرآن پر ایمان کا اجر ۳; پیامبر اسلام (ص) پر ایمان کا اجر ۳;

اہل بہشت: ۳،۱٦ اہل بہشت کی ہمیشگی و دوام ۱۴; اہل بہشت کی روزی ۹،۸

بہشت: بہشت کے پہلو ۱۵; بہشت کے پھلوں سے استفادہ ۱۲; بہشت کی نعمتوں سے استفادہ ۱۲; بہشت کے باغات ۵; بہشت کی بشارت ۱; بہشت میں زمان کا پہلو ۱۵; بہشت میں مکان کا پہلو ۱۵; بہشتی بیویوں کی پاکیزگی ۱۳; بہشت کا دائمی ہونا ۱۴; بہشتی درخت ۷; بہشتی بیویوں کی طہارت ۱۳،۱۴; جو چیزیں بہشت کا موجب ہیں ۳،۴; بہشتی میوہ جات ۸،۷; بہشتی نعمتیں ۱۳،۷،٦،۵،۳،۱; بہشتی نہریں ٦; بہشتی پھلوں کی خصوصیات ۱۱،۱۰; بہشتی نعمتوں کی خصوصیات ۱۰; بہشتی پھلوں کا ایک جیسا ہونا ۱۱،۱۰; بہشتی نعمتوں کا ایک جیسا ہونا ۱۰

پیامبر اسلام (ص): پیامبر اسلام (ص) کی تبلیغ ۱; پیامبر اسلام (ص) کی ذمہ داری ۱

حدیث: ۱٦،۱۷

رہبري: رہبری و قیادت کی اہمیت ۱٦

عقیدہ: صحیح عقیدہ کا مجسم ہونا ۹

عمل صالح: عمل صالح کے نتائج ۹; عمل صالح کا اجر ۳; عمل صالح کا مجسم ہونا ۹; عمل صالح بغیر ایمان کے ۴

مومنین: مومنین کو خوشخبری ۱; مومنین کا اجر ۳; عمل کرنیوالے مومنین ۱٦

ہدایت: ہدایت کرنے میں ڈرانا "انذار" ۲; ہدایت کے لئے تشویق ۲; ہدایت کی روش ۲

Presented by: https://jafrilibrary.com

إِنَّ اللَّهَ لاَ يَسْتَحْيِي أَن يَضْرِبَ مَثَلاً مَّا بَعُوضَةً فَمَا فَوْقَهَا فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُواْ فَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِن رَّبِّهِمْ وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُواْ فَيَقُولُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَذَا مَثَلاً يُضِلُّ بِهِ كَثِيراً وَيَهْدِي بِهِ كَثِيراً وَمَا يُضِلُّ بِهِ إِلاَّ الْفَاسِقِينَ ﴿۲۶﴾

اللہ اس بات میں کوئی شرم نہیں محسوس کرتا کہ وہ مچھریا اس سے بھی کمتر کی مثال بیان کرے_ اب جو صاحبان ایمان ہیں وہ جانتے ہیں کہ یہ سب پروردگار کی طرف سے برحق ہے اور جنھوں نے کفر اختیار کیا ہے وہ یہی کہتے ہیں کہ آخر ان مثالوں سے خدا کا مقصد کیا ہے_ خدا اسی طرح بہت سے لوگوں کو گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور بہت سوں کو ہدایت دے دیتا ہے اور گمراہی صرف انھیں کا حصہ ہے جو فاسق ہیں_

۱_ لوگوں کی ہدایت کے لئے مثالوں کا استعمال قرآن کی روشوں میں سے ہے_ ان الله لا يستحى ان يضرب مثلا ... يهدى به كثيراً

۲_ اللہ تعالی نے بعض حقائق کی وضاحت کے لئے قرآن مجید میں مچھریا اس سے بڑے حشرات الارض کی مثالیں بیان فرمائی ہیں_ ان الله لا يستحى ان يضرب مثلاً ما بعوضة فما فوقها جملہ"ان الله ..." اس بات کی حکایت کررہاہے: قرآن مجید میں (بعوضہ_ مچھر) اور اس سے بڑے حشرات کا ذکر ہے_ گویا یہ ان آیات کی طرف اشارہ ہے"لن يخلقوا ذباباً سورہ حج آیت ۷۳" اور"کمثل العنکبوت_ سورہ عنکبوت آیت ۴۱" لسان العرب میں آیاہے کہ بعوض مکھیوں کی فیملی سے ہیں جسکی مفرد بعوضة ہے_

۳_ اللہ تعالی حقیقت کے بیان کی خاطر مچھر جیسے حشرہ کی مثال دینے سے نہیں شرماتا_

ان الله لا يستحى ان يضرب مثلا ما بعوضه فما فوقها "استحیائ" حیاء سے ہے جسکا معنی جھجکنا یا شرمانا ہے_ بعوضہ کا معنی مچھر ہے_

۴_ شرم و حیا اس بات کا باعث نہیں ہونی چاہیئے کہ انسان دینی حقائق ہی بیان نہ کرے_ ان الله لا يستحى ان يضرب مثلاً ما بعوضه خداوند متعال کے افعال اسکے علم و حکمت کے لایزال منبع سے صادر ہوتے ہیں_ پروردگار متعال کے جو افعال قرآن حکیم میں بیان ہوئے ہیں ہمیں ان کی پیروی کرنی چاہیئے (سوائے ان افعال کے جو ہمارے لئے ممکن نہیں ہیں جیسے خلق کرنا) لہذا اس جملہ "لا یستحي" سے یہ درس ملتاہے کہ حقائق بیان کرنے میں ہمیں شرم نہیں کرنی چاہیئے_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۵_ قرآن حکیم کی مثالیں حق (حقیقت بیان کرنے والي) اور سب اللہ تعالی کی جانب سے ہیں_ فیعلمون انه الحق من ربهم

٦_ قرآن مجید کی مثالیں مومنین کے لئے تربیت و رشد کا باعث ہیں_ فیعلمون انه الحق من ربهم

۷_ اہل ایمان قرآنی مثالوں کی حقانیت اور ان کے آسمانی ہونے کا ادراک رکھتے اور اچھی طرح سمجھتے ہیں_ فامّا الذین آمنوا فیعلمون انه الحق من ربهم

۸_ مچھر یا اسطرح کی مثال کو کفار نامعقول اور اللہ تعالی کی شان سے ماوراء خیال کرتے ہیں_ و اما الذین کفروا فیقولون ما ذا اراد الله بهذا مثلا چونکہ کفار قرآن مجید کے منکر تھے لہذا اس جملہ "ماذا اراد اللہ بھذا مثلاً" سے یہ پتہ چلتا ہے کہ پروردگار عالم کا ان مثالوں سے ہدف کیا ہے_ اس کا یہ مطلب نہیں کہ کفار ان مثالوں پریقین رکھتے تھے کہ یہ "من جانب اللہ "ہیں لیکن ان کی توجیہ و تاویل نہیں کرسکتے بلکہ انکا مقصود یہ تھا کہ ایسی مثالیں ناپسندیدہ، بے ہدف اور غیر معقول ہیں لہذا اللہ تعالی کی طرف سے نازل نہیں ہوسکتیں_

۹_ قرآن کریم کی مثل و نظیر لانے کی ناتوانی کفار کے قرآنی مثالوں پر اعتراضات کا سرچشمہ تھي_ فان لم تفعلوا ولن تفعلوا ... ان الله لا یستحی ان یضرب مثلا ما ... و اما الذین کفروا فیقولون ماذا اراد الله بهذا مثلا

قرآن کریم کا مقابلے کی دعوت دینا (فأتوا بسورة) اور کفار کا اسکی مثل لانے کے بارے میں ناتوانی (ولن تفعلوا) کے بعد ان کا قرآنی مثالوں پر اعتراض کرنا کفار کی بہانہ تراشی کی طرف اشارہ ہے: یعنی چونکہ قرآن کریم کی مثل لانے سے عاجز ہیں اس لئے بہانے اور اعتراض کے پیچھے ہیں (ما ذا اراداللہ بهذا مثلا)

١٠_ اللہ تعالی قرآنی مثالوں سے بہت ساروں کی ہدایت اور بہت ساروں کو گمراہ کرتا ہے_ یضل به کثیرا و یهدی به کثیرا "یضلُ اور یهدي" کی ضمیر اللہ تعالی کی طرف لوٹتی ہے اور "بہ" کی ضمیر "مثلاً" کی طرف پلٹتی ہے_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۱_ فقط فاسقین قرآنی مثالوں کے سبب گمراہی کی طرف کھچے چلے جاتے ہیں_ و ما یضل به الا الفاسقین

۱۲_ انسان کے فسق اورتباہ کاری کی وجہ سے اللہ تعالی کا گمراہ کرنے کا ارادہ ہے_ و ما یضل به الا الفاسقین

"بہ" میں "بائ" سببیت یا استعانت کے لئے ہے_ "یضلّ" کا فاعل ضمیر ہے جو 'اللہ ، کی طرف لوٹتی ہے اور اس کا مفعول "الفاسقین" ہے_

۱۳_ اللہ تعالی کے گمراہ کرنے یا انسانوں کو ہدایت کرنے کا ارادہ ان حالات و عوامل کے ساتھ مشروط ہے جو انسان خود فراہم کرتا ہے_ یضل به کثیراً و یهدی به کثیرا و ما یضل به الا الفاسقین "وما یضلّ ..."یعنی اللہ تعالی قرآنی مثالوں سے فقط فاسقوں کو گمراہ کرتا ہے_ یہ مطلب اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالی کا گمراہ کرنا بے ہودہ و بے معنی نہیں بلکہ اس کی جڑ خود انسان کے اختیاری اعمال ہیں_ در حقیقت یہ گمراہی انسان کے فسق و فجور کا نتیجہ اور اس کی تباہ کاری کی سزا ہے_

۱۴_ اللہ تعالی کے افعال اسباب و عوامل کے ذریعے وجود میں آتے ہیں_ یضل به کثیراً ویهدی به کثیرا

۱۵_ انسانوں کی ہدایت اور گمراہی خداوند قدوس کے اختیار میں ہے_ یضل به کثیراً ویهدی به کثیرا

۱۶_ امام صادق عليه‌السلام سے ایک روایت ہے کہ آپ عليه‌السلام نے فرمایا :"انّما ضرب اللّهُ المثل بالبعوضة لانّ البعوضة علی صغر حجمها خلق اللّهُ فیها جمیع ما خلق فی الفیل مع کبره وزیادة عضوین آخرین "[۱] اللہ تعالی نے مچھر کی مثال بیان فرمائی ہے کیونکہ باوجود اس کے کہ اس کا جسم نہایت چھوٹا ہے اللہ تعالی نے اس میں وہ سب کچھ خلق فرمایا جو ہاتھی میں اتنا بڑا وجود رکھتے ہوئے ہے بلکہ مچھر میں دو اعضاء زیادہ ہیں_

۱۷_ امام صادق عليه‌السلام فرماتے ہیں :انّ هذا القول من الله عزوجل (انّ الله لا یستحیی ...) رد علی من زعم انّ الله تبارك وتعال یضلّ العباد ثم یعذبهم علی ضلالتهم فقال الله عزوجل : انّ الله لا یستحیی ..."[۲] اللہ عزوجل کا یہ کلام (غالباً آیت کا آخری جملہ مراد ہے) ان لوگوں کے لئے جواب ہے جو یہ گمان کرتے ہیں کہ اللہ تعالی اپنے بندوں کو گمراہ کرتا ہے اور پھر اس گمراہی پر عذاب کرتا ہے پس اللہ تعالی فرماتا ہے" انّ الله لا یستحیی..."

---

۱) مجمع البیان ج/ ۱ص/ ۱۶۵ ، بحار الانوار ج/ ۹ص ۶۴_

۲) تفسیر قمی ج/ ۱ص/ ۳۴ ، نور الثقلین ج/ ۱ص/ ۴۵ ح ۶۳_

Presented by: https://jafrilibrary.com

اللہ تعالی: اللہ کے اختیارات ۱۵؛ ارادۂ الٰہی ۱۳؛اللہ تعالی کا گمراہ کرنا ۱۰، ۱۲، ۱۳، ۱۵، ۱۷؛ اللہ تعالی کے افعال ۱۰؛ اللہ تعالی اور شرم ۳؛ اللہ تعالی کے افعال کی کیفیت ۱۴؛ مشیت الٰہی ۱۵؛ہدایت الٰہی ۱، ۱۳، ۱۵

تربیت: تربیت میں مؤثر عوامل ۶

حدیث: ۱۶، ۱۷

حقائق: حقائق کے بیان کرنے میں شرم ۴؛ حقائق بیان کرنے کی روش ۲، ۳

رشد: رشد کے عوامل ۶

فاسقین: فاسقین کی گمراہی کے عوامل ۱۱؛ فاسقین اور قرآنی مثالیں ۱۱

فسق: فسق کے اثرات و نتائج ۱۲

قرآن مجید: قرآنی مثالوں کا گمراہ کرنا ۱۰، ۱۱؛ قرآنی مثالوں کی حقانیت ۷، ۵؛ قرآنی مثالوں کا فلسفہ ۵، ۶؛ قرآنی مثالوں کے فوائد ۱؛ قرآنی مثالوں کا فہم ۷؛ قرآنی مثالیں ۲، ۱۶؛ قرآن مجید پر اعتراضات کا سرچشمہ ۹؛ قرآنی مثالوں کا سرچشمہ ۵؛ قرآنی مثالوں کا وحی ہونا ۷؛ قرآنی مثالوں کا ہدایت کرنا ۱۰؛ قرآن کی مثل ونظیر گھڑنا ۹

کفار: کفار کا عجز و ناتوانی ۹؛کفار اور قرآنی مثالیں ۸

گمراہی: گمراہی کی جڑ ۱۲، ۱۳؛گمراہی کا منبع ۱۵

مثالیں: مچھر کی مثال ۲، ۳، ۸، ۱۶

مؤمنین: مؤمنین کی تربیت ۶؛ مومنین کا رشد ۶؛ مومنین اور قرآنی مثالیں ۷

نفسیات: تربیتی نفسیات ۱

ہدایت: ہدایت کی روش ۱ ہدایت کی جڑیں ۱۳؛ہدایت کا سرچشمہ ۱۵

Presented by: https://jafrilibrary.com

الَّذِينَ يَنقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِن بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَن يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الأَرْضِ أُولَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿۲۷﴾

جو خدا کے ساتھ مضبوط عہد کرنے کے بعد بھی اسے توڑدیتے ہیں اور جسے خدا نے جوڑنے کا حکم دیا ہے اسے کاٹ دیتے ہیں اور زمین میں فساد برپا کرتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جو حقیقتاً خسارہ والے ہیں_

۱_ اللہ تعالی نے انسانوں کے لئے عہد وپیمان کی وفا ضروری و لازم قرار دی ہے_الذين ينقضون عهد الله من بعد ميثاقه

"عہد"کا معنی معاہدہ، عہدوپیمان ہے اور عھد اللہ سے مراد ممکن ہے وہ فرائض اور الہی تکالیف ہوں جو اللہ تعالی کی جانب سے انسانوں کے کندھوں پرڈالی گئي ہیں_ البتہ اس سے مراد وہ معاہدے بھی ہو سکتے ہیں جن کو وفا کرنا انسان نے اپنے لئے ضروری قرار دیا ہے اور ان معاہدوں کو انسان نے اللہ تعالی سے مربوط کررکھا ہے جس طرح "اللہ کی قسم ہے"مذکورہ بالا مفہوم پہلے احتمال کی بنا پر ہے_

۲_ ان معاہدوں کی پابندی ضروری ہے جو خداوند متعال نے انسانوں کے لئے لازمی قرار دیئے ہیں_الذين ينقضون عهد الله

۳_ ان معاہدوں کو وفا کرنا ضروری ہے جو انسان اللہ تعالی کے ساتھ باندھتا ہے_الذين ينقضون عهد الله من بعد ميثاقه

یہ مفہوم اس بنا پر ہے کہ "عہداللہ " سے مراد وہ معاہدے ہوں جن کو وفا کرنا انسان اپنے لئے قسم وغیرہ کے ذریعے لازم قرار دیتا ہے "یثاق" مصدر ہے اور اس کا معنی ہے استحکام عطا کرنا_ "یثاقہ"کی ضمیر"عھد"کی طرف لوٹتی ہے یعنی یہ کہ جب انہوں نے اپنے معاہدے کو مستحکم کر لیا تو اب اسکی وفا پر تاکید کرتے ہیں_

۴_ معاہدے کو توڑنا خصوصاً اس پر تاکید کے بعد ایک ناپسندیدہ اور قابل نفرت عمل ہے_الذين ينقضون عهد الله من بعد ميثاقه

۵_ ان رشتوں یا معاہدوں کو توڑنا جن کو برقرار رکھنے اور وفا کرنے کا اللہ تعالی نے فرمان دیا ہے ایک ناگوار اور حرام عمل ہے_و يقطعون ما أمر الله به أن يوصل

Presented by: https://jafrilibrary.com

"ان" مصدریہ ہے اور"ان یوصل"،"بہ"کی ضمیر کے لئے بدل اور"ما امر اللہ"، ضمیر کا مرجع ہے_ پس مطلب یوں ہوا: الذی امر اللہ بوصلہ_ "ما امر اللہ"سے مراد اس طرح کے رشتے ناطے ہیں: صلہ رحم، اہل ایمان کے درمیان سرپرستی کا رشتہ، برحق رہبروں اور امت اسلامی کے مابین سرپرستی کا تعلق_

٦_ زمین پر فساد پھیلانا اللہ تعالی کے محرمات میں سے ہے_ و یفسدون فی الارض

٧_ وہ لوگ جو الہی معاہدوں کی پابندی نہیں کرتے یا ان رشتوں ناطوں کو اہمیت نہیں دیتے جن کی برقراری کا پروردگار نے حکم دیا ہے تو وہ لوگ فاسق ہیں_ الاالفاسقین_ الذین ... و یقطعون ما أمر اللہ بہ أن یوصل "الذین"، "الفاسقین"کی توضیحی صفت ہے_

٨_ زمین پر فساد پھیلانے والے فاسق ہیں_ الا الفاسقین الذین ... یفسدون فی الارض

٩_ قرآن حکیم اس طرح کے لوگوں کو گمراہی کی طرف لے جاتا ہے جو الہی معاہدوں کو توڑتے ہیں، ان رشتوں ناطوں کو توڑتے ہیں جن کی برقراری کا خدا نے حکم دیا ہے اور زمین پر فساد پھیلاتے ہیں_ و ما یضل بہ الا الفاسقین_ الذین ... یفسدون فی الارض

١٠_ فاسقین خسارے میں ہیں_ اولئك ھم الخاسرون

١١_ الہی معاہدوں کو توڑنا، ان رشتوں ناطوں کو توڑنا جن کی برقراری کا پروردگار نے حکم دیا ہے اور زمین پر فساد پھیلانا یہ امور انسان کے لئے حقیقی خسارے کا باعث ہیں_ الذین ینقضون عھد اللہ ... اولئك ھم الخاسرون

١٢_ امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا:"قال لی ابی علی ابن الحسین علیہ‌السلام ... ایّاك ومصاحبة القاطع لرحمه ... قال اللہ عزوجل "الذین ...یقطعون ما أمر اللہ بہ ان یوصل ... أُولئك ھم الخاسرون"(١)

میرے والد امام سجاد علیہ السلام نے مجھے فرمایا... جو قطع رحم کرتا ہے اسکی ہم نشینی سے پرہیز کرو... اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے... وہ لوگ ...جو اسکو قطع کرتے ہیں جس کے وصل کرنے (ملانے) کا اللہ نے حکم دیا ہے ...یہی لوگ ہیں جو خسارے میں ہیں_

احکام: ٥،٦

١) اصول کافی ج/٢ ص ٦٤١ ح ٧، نورالثقلین ج/١ ص ٤٥ ح ٦٦_

Presented by: https://jafrilibrary.com

اللہ تعالی : عہد الہی ۱،۲

انسان : اللہ تعالی کا انسانوں سے عہد ۱،۲

اہل خسارہ : ۱۰، ۱۲

اہل فساد : اہل فساد کا فسق ۸

حدیث : ۱۲

خسارہ : خسارے کے عوامل ۱۱

صلہ رحم : صلہ رحم کی اہمیت ۱۲ ; صلہ رحم قطع کرنے کا خسارہ ۱۲

عمل : ناپسندیدہ عمل ۴

عہد: وفائے عہد کی اہمیت ۲،۳ ; اللہ تعالی سے عہد ۳

عہد شکنی : عہد شکنی کے نتائج و اثرات ۹، ۱۱ ; عہد شکنی کی سرزنش ۴ ; عہد شکنی کا ناپسندیدہ ہونا ۴

فاسقین : ۷،۸ فاسقین کا خسارے میں ہونا ۱۰

فساد پھیلانا : فساد پھیلانے کے نتائج و اثرات ۹، ۱۱ ; زمین پر فساد پھیلانا ۸،۹ ; زمین پر فساد پھیلانا حرام ہے ٦

فسق : فسق کے موارد ۷،۸

قرآن مجید : قرآن مجید کا گمراہ کرنا ۹ ; قرآن مجید اور عہد شکن لوگ ۹ ; قرآن کریم اور فساد پھیلانے والے ۹

محرمات : ٥،٦

ہم نشینی : ناپسندیدہ ہم نشینی ۱۲

Presented by: https://jafrilibrary.com

كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَكُنتُمْ أَمْوَاتاً فَأَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٢٨﴾

آخر تم لوگ کس طرح کفر اختیار کرتے ہو جب کہ تم بیجان تھے اور خدا نے تمھیں زندگی دی ہے اور پھر موت بھی دے گا اور پھر زندہ بھی کرے گا اور پھر اس کی بارگاہ میں پلٹا کرلے جائے جاؤ گے_

١_ اللہ تعالى انسانوں كو زندگى عطا فرماتا ہے اور مارتا ہے_ كنتم امواتاً فاحى كم ثم يميتكم ثم يحييكم

٢_ مردہ يا معدوم وجود كا زندہ وجود ميں تبديل ہونا اللہ تعالى كے وجود پر دلالت كرتا ہے_ كيف تكفرون باللہ و كنتم امواتاً فاحى كم

٣_ انسان كا اپنى موت و حيات ميں غور و فكر اس كو خدائے واحد پر ايمان اور يقين كى طرف لے جاتا ہے_ كيف تكفرون باللہ و كنتم امواتا فاحى كم

٤_ واضح دلائل كے ہوتے ہوئے خدائے متعال كى وحدانيت اور اسكى ذات اقدس كا انكار ايك غير منطقى اور تعجب آور بات ہے_ كيف تكفرون باللہ و كنتم امواتاً فاحى كم جملہ "كيف تكفرون باللہ" كا استفہام تعجب كے لئے ہے اور جملہ "و كنتم امواتا فأحى كم " حاليہ ہے جو تعجب كى علت كو بيان كررہاہے_

٥_ انسان اپنى دنياوى زندگى سے قبل ايك مردہ اور فاقد حيات وجود تھا_ كنتم امواتاً فاحى كم

٦_ انسان كى زندگى دو طرح كى ہے دنياوى زندگى اور اخروى زندگي فاحى كم ثم يميتكم ثم يحييكم

بعض مفسرين كے نزديك "ثمّ يحييكم_ يعنى تمہيں مارنے كے بعد پھر زندہ كرے گا"برزخ كى زندگى كى طرف اشارہ ہے_ جبكہ بعض مفسرين كے نزديك اس سے مراد قيامت كے موقع پر مردوں كے زندہ ہونے كى طرف اشارہ ہے_

٧_ انسانوں كے تكامل معنوى كى انتہا و انجام خداوند متعال كى ذات اقدس ہے اور سب لوگ فقط اسى كى طرف لوٹ كر جائيں گے_ ثم اليہ ترجعون

٨_ انسانوں كى اللہ تعالى كى طرف بازگشت اخروى زندگى ميں زندہ ہونے كے بعد ہوگي_ يحييكم ثم اليہ ترجعون

Presented by: https://jafrilibrary.com

۹_ حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے .....

انما اراد اللهُ جل ذكرهُ بالموت اعزاز نفسه واذلال خلقه و قرأ " وكنتم امواتاً فاحى كم ثم يميتكم ثم يحييكم..."(۱)

اللہ جل جلالہ نے انسان کے لئے موت کو قرار دے کر اپنی عزت اور اپنی مخلوق کی ذلت کے اظہار کا ارادہ فرمایا ہے_

اس کے بعد آپ علیہ السلام نے یہ آیت تلاوت فرمائي "وكُنتم امواتاً فأحى كم ثُمّ يُميتكم ثمّ يحييكم..."

اللہ تعالی : خدا کے افعال ۱; خدا شناسی کے دلائل ۲; عزت خداوندی ۹

اللہ تعالی کی طرف بازگشت : ۸،۷

انسان: انسان خلقت سے پہلے ۵; انسان کی اخروی حیات ۶; انسان کی دنیوی زندگی ۶; انسان کا انجام ۷; انسانی زندگی کا حقیقی سرچشمہ ۱; انسان کی مرگ کا حقیقی منبع ۱

ایمان : توحید پر ایمان ۳; ایمان کے عوامل ۳; ایمان سے متعلق امور ۳

تفکر : حیات میں تفکر کے اثرات و نتائج ۳; موت میں تفکر کے اثرات و نتائج ۳

حدیث : ۹

حیات : اخروی حیات ۸; حیات کا سرچشمہ ۲

کفر : کفر کا بے منطق ہونا ۴; خداوند متعال کے بارے میں کفر ۴

مختلف امور : تعجب آور امور ۴

موت : فلسفہء موت ۹

---

۱) بحار الانوار ج/ ۳۲ ص ۳۵۵ ح ۳۳۷_

Presented by: https://jafrilibrary.com

هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُم مَّا فِي الأَرْضِ جَمِيعاً ثُمَّ اسْتَوَى إِلَى السَّمَاء فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿۲۹﴾

وہ خدا وہ ہے جس نے زمین کے تمام ذخیروں کو تم ہی لوگوں کے لئے پیدا کیا ہے_ اس نے آسمان کا رخ کیا تو سات مستحکم آسمان بنادیئے اور وہ ہر شے کا جاننے والا ہے_

۱_ زمین میں موجود تمام تر نعمتوں کا خالق پروردگار عالم ہے_ هو الذى خلق لكم ما فى الارض جميعاً جمیعاً کا معنی کل ہے اور یہ "ما" موصولہ کا بدل واقع ہوا ہے_

۲_ اللہ تعالى نے زمین کی نعمتوں کو انسانوں کے استفادے کے لئے خلق فرمایا ہے_ هو الذى خلق لكم ما فى الارض جميعاً یہ مطلب "لكم" میں موجود لام انتفاع سے استفادہ ہوتا ہے_

۳_ انسان زمین کے تمام موجودات سے افضل و اشرف ہے_ الذى خلق لكم ما فى الارض جميعاً

۴_ زمین کی نعمتوں سے استفادے کا حق تمام انسانوں کیلئے مساوی ہے_ هو الذى خلق لكم ما فى الارض جميعاً

۵_ زمین کی تمام نعمتوں سے استفادہ کرنا حلال ہے_ هو الذى خلق لكم ما فى الارض جميعاً

٦_ اللہ تعالى نے زمین کی نعمات خلق فرمانے کے بعد آسمان کو متعادل و متوازن رکھنے کا سامان فراہم فرمایا_ ثم استوى الى السماء فسواهن "استوى "کا مصدر "استوائ" ہے_ اگر "الى " کے ساتھ متعدی ہو تو ارادہ کرنا، متوجہ ہونا کے معانی دیتا ہے_ یہ جملہ "فسوّى هن_ پس اللہ نے آسمانوں کو توازن و اعتدال میں قرار دیا" متوجہ ہونے کے ہدف کو بیان کرتا ہے_ یعنی مطلب یوں ہوگا: استوى الى السّماء لتسويتهن، اللہ تعالى نے آسمانوں کی طرف توجہ فرمائي (یا ارادہ فرمایا) کہ آسمانوں کو اعتدال و توازن میں رکھے_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۷_ اللہ تعالی نے عالم خلقت میں سات آسمان قرار دیے_ فسواهن سبع سماوات "سوي"کا مصدر تسویہ ہے جسکا معنی ہے اعتدال کو وجود میں لانا_ آیہ کریمہ میں یہ فعل دو مفعول کے ساتھ آیا ہے ایک "ھن" اور دوسرا "سبع سماوات" اس اعتبار سے اسکا معنی تصیر (ہونا) بنتا ہے جس میں تبدیل کا مفہوم بھی موجود ہے تو پس معنی یہ بنا : اللہ تعالی نے آسمان کو اعتدال میں قرار دیا اور (پھر) اس کو سات آسمانوں میں تبدیل کر دیا_

۸_ اس عالم کے سات آسمانوں میں مکمل اعتدال پایا جاتا ہے اور ان میں ذرہ برابر انحراف یا نا ہم آہنگی نہیں ہے_ فسواهن سبع سماوات

۹_ آسمانوں کی تخلیق دو مرحلوں میں ہوئي : ایک مرحلہ غیر متوازن، ناشناختہ اور مخلوطجبکہ دوسرا مرحلہ بالکل مشخص، ممتاز اور متوازن تھا_ اس جملہ "ثم استوی الی السمائ" میں لفظ السماء مفرد استعمال ہوا جبکہ جملہ "فسواھن" میں جمع کی ضمیر اسکی طرف لوٹتی ہے یہ مطلب ممکن ہے اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ آسمان سات عدد ہونے سے پہلے ایک نا مشخص اور مخلوط حالت میں تھے پس اس لفظ "السمائ" کا اطلاق آسمان (مفرد) اور آسمانوں (جمع) دونوں پر ہوتا ہے_

۱۰_ ہر چیز اللہ تعالی کے وسیع علم کے دائرے میں ہے_ وهُو بكلّ شيء عليم "علیم" صیغہ مبالغہ ہے اور علم کی بہت زیادہ وسعت پر دلالت کرتا ہے_

۱۱_ سات آسمانوں اور زمین کی نعمتوں کی خلقت ایک عالمانہ آفرینش ہے_ هو الذی خلق لكم ... و هو بكل شيء عليم

۱۲_ زمین اور سات آسمانوں کی موجودات کی تخلیق اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالی مردوں کو زندہ کرنے کی قوت و طاقت رکھتا ہے_ ثم يحييكم ثم اليه ترجعون _ هو الذی خلق لكم ... فسواهنسبع سماوات یہ جملہ "هوالذی ..." ممکن ہے ماقبل آیت کے ذیل سے مربوط ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ اسکا ارتباط آیہ ء مبارکہ کے ابتدائیہ سے ہو_ مذکورہ بالا مفہوم پہلے احتمال کی بنا پر ہے_

۱۳_ اللہ تعالی کے مطلق علم اور انتہائي وسیع قدرت و اقتدار پر ایمان قیامت اور مردوں کے زندہ ہونے کے بارے میں ہر طرح کے شک و شبہہ کو زائل کر دیتا ہے_ ثم يحييكم ثم اليه ترجعون _ هو الذی خلق ... و هو بكل شيء عليم یہ جملہ "هوالذی ... سبع سموت:" اللہ تعالی کی بے انتہا قدرت کی طرف اشارہ ہے اور

Presented by: https://jafrilibrary.com

جملہ "ۭوھو بکل شیئ: عَلیم" اللہ تعالی کے لامحدود علم کی طرف اشارہ ہے_ قیامت اور مردوں کو زندہ کرنے کا ذکر کرنے کے بعد اللہ تعالی کی لامحدود قدرت و علم کا بیان ہر شک وشبہہ کو زائل کردیتا ہے_

۱۴_ نعمتوں کے عطا کرنے والے اور ضرورتوں کے پورا کرنے والے پروردگار کا انکار ایک تعجب آور اور غیر منطقی امر ہے_ کیف تکفرون باللہ ... ھو الذی خلق لکم ما فی الارض جمیعاً یہ مفہوم اس بنا پرہے کہ اگر یہ آیت ماقبل آیت کے ابتدائیہ سے مربوط ہو_

۱۵_ لامحدود قدرتوں اور علم کے مالک پروردگار کا انکار کرنا ایک تعجب آور اور غیر معقول بات ہے_ کیف تکفرون باللہ ... ھو الذی خلق لکم ... و ھو بکل شيء علیم

آسمان : سات آسمان ۷; آسمانوں کا ایک دوسرے میں مخلوط ہونا ۹; آسمانوں کا متوازن ہونا ۶،۸،۹; آسمان کا متعدد ہونا ۷،۸; آسمانوں کی ایک دوسرے سے جدائي اور امتیاز ۹; آسمان کی تخلیق ۱۱، ۱۲; آسمانوں کی عالمانہ خلقت ۱۱; آسمانوں کی تخلیق کے مراحل ۹

احکام : ۵

اسماء اور صفات : علیم ۹

اللہ تعالی : اللہ تعالی کا دائرہ علمی ۱۰; افعال خداوندی ۶،۷; اللہ تعالی کی خالقیت ۶،۲،۱; اللہ تعالی کی عنایات ۱، ۲، ۳، ۵، ۱۴; اللہ تعالی کا لامحدود علم ۱۰، ۱۵; اللہ تعالی کی لامحدود قدرت ۱۵; اللہ تعالی کی قدرت کی نشانیاں ۱۲

امور : تعجب آور امور ۱۴،۱۵; غیر معقول امور ۱۵

انسان : انسان کی دیگر موجودات پر برتري ۳; انسانوں کے حقوق ۴; انسانوں کی فضیلتیں ۲،۳

ایمان : ایمان کے اثرات و نتائج ۱۳; خدا کے علم پر ایمان ۱۳; قدرت خدا پر ایمان ۱۳; ایمان کے متعلقات ۱۳

جہان بینی : جہان بینی توحیدی ۱

حقوق : استفادے کا حق ۴

حلال ہونے کا قانون :۵

شبہات : قیامت کے بارے میں شبہہ دور ہونے کے اسباب ۱۳

Presented by: https://jafrilibrary.com

کفر: کفر کا بے منطق ہونا ۱۴،۱۵; اللہ تعالی کے بارے میں کفر ۱۴،۱۵

مردے: مردوں کا زندہ ہونا ۱۲،۱۳

موجودات: موجودات کی تخلیق ۱۲

نعمت: نعمت سے استفادہ ۴،۵; دنیاوی نعمتوں کا خالق ۱; نعمتوں کی تخلیق ۱۱; نعمت کی خلقت کا فلسفہ ۲; نعمتوں کا سرچشمہ ٦

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلاَئِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الأَرْضِ خَلِيفَةً قَالُواْ أَتَجْعَلُ فِيهَا مَن يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاء وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لاَ تَعْلَمُونَ ﴿۳۰﴾

اے رسول _ اس وقت کو یاد کرو جب تمھارے پروردگار نے ملائکہ سے کہا کہ میں زمین میں اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں اور انھوں نے کہا کہ کیا اسے بنائے گا جو زمین میں فساد برپا کرے اور خونریزی کرے گا جب کہ ہم تیری تسبیح اور تقدیس کرتے ہیں تو ارشاد ہوا کہ میں وہ جانتاہوں جو تم نہیں جانتے ہو_

۱_ آسمانوں اور زمین کی نعمات کی خلقت کے بعد اللہ تعالی نے انسان کو خلق فرمایا تاکہ اسے منصب خلافت تک پہنچائے_

خلق لکم ما فی الارض ... و اذ قال ربک للملائکة انی جاعل فی الارض خلیفة

آیت نمبر ۳۴ اور دیگر آیات جو حضرت آدم عليه‌السلام کی خلقت کے بارے میں ہیں ان کو مدنظر رکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ فرشتوں سے اللہ تعالی کی گفتگو حضرت آدم عليه‌السلام کے بارے میں، حضرت آدم عليه‌السلام کی خلقت سے پہلے تھي_ بنا براین یہ جملہ "انی جاعل فی اُلارض خلیفة"حضرت آدم عليه‌السلام کی خلافت کے علاوہ خلقت پر بھی دلالت کرتا ہے گویا کہ مفہوم یوں ہے: میں چاہتا ہوں ایک "موجود" کو خلق کروں اور اسے خلیفہ قرار دوں_

۲_ عالم خلقت کے فلسفہ میں انسان ایک والا مقام رکھتا ہے_ ھو الذی خلق لکم ... ثم استوی الی السماء ... و اذ قال ربک

Presented by: https://jafrilibrary.com

۳_ حضرت آدم ؑ کی خلقت و خلافت سے پہلے فرشتے خلق ہوچکے تھے_ و اذ قال ربك للملائکه انی جاعل فی الارض خلیفة

۴_ الله تعالی اور فرشتوں کے مابین انسان کی خلقت و خلافت کے بارے میں بحث ہوئي_ و اذ قال ربك للملائکة ... قالوا اتجعل فیها من یفسد ... قال انی اعلم ما لا تعلمون

۵: _خداوند متعال نے انسان کی خلقت و خلافت کے بارے میں اپنی مشیت و ارادے کو فرشتوں سے بیان فرمایا_ و اذ قال ربك للملائکة انی جاعل فی الارض خلیفة

۶: _زمین پر انسان کی خلافت کا فرشتوں سے ایک طرح کا ارتباط ہے_ و اذ قال ربك للملائکة انی جاعل فی الارض خلیفة یہ جو انسان کی خلقت و خلافت کا مسئلہ فرشتوں کے سامنے پیش کیا گیا یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ زمین پر انسان کے وجود کا فرشتوں سے گہرا ارتباط ہے_

۷_ انسان کی خلقت سے قبل فرشتوں کو انسان کے فساد و خون ریزی کا یقین تھا_ قالوا اتجعل فیها من یفسد فیها و یسفك الدماء "یسفک" کا مصدر "سفک" ہے جسکا معنی گرانا ہے_ یہ جملہ "من ... یسفك الدمآء" وہ... جو خون گرائے گا" اس طرف کنایہ ہے کہ بہت زیادہ قتل و غارت گری ہوگي_

۸_ انسان کے فساد پھیلانے کی پیشن گوئي کی بنا پر فرشتے انسان کو خلافت کا حقدار نہیں سمجھتے تھے_ قالوا اتجعل فیها من یفسد فیها و یسفك الدماء

۹_ قتل اور خونریزی نہایت عظیم گناہ اور فسادگری کا بہت واضح مصداق ہے_ اتجعل فیها من یفسد فیها و یسفك الدماء فسادگری میں خون ریزی بھی شامل ہے پس "یسفک الدمائ" کا "یفسد فیها" پر عطف، عطف خاص علی العام ہے اور یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خونریزی اور قتل کا گناہ فسادگری کی دیگر صورتوں سے کہیں زیادہ بڑا ہے جبکہ اس کی تباہی بھی زیادہ ہے_

۱۰_ فرشتے خداوند متعال کی تسبیح کرنے والے اور اسکی حمدوثنا کرنے والے ہیں_ و نحن نسبح بحمدك و نقدس لك

۱۱_ فرشتے ادراک اور آگاہی رکھتے ہیں، اپنی رائے کے اظہار کی صلاحیت رکھتے ہیں اور واقعات کی تحلیل و تجزیہ بھی کر سکتے ہیں_ قالوا أتجعل فیها من یفسد فیها و یسفك الدماء

۱۲_ فرشتے خداوند متعال کی تسبیح و ثنا کرنے میں خالص ہیں_ و نحن نسبح بحمدك و نقدس لك

Presented by: https://jafrilibrary.com

"لک" نقدس کے علاوہ نسبح سے بھی متعلق ہے_ "لک" کے لام سے خلوص کا معنی نکلتا ہے یعنی: نقدس لك لا لغيرك_

۱۳_ تسبیح پروردگار کے ساتھ اسکی حمدوثنا بجا لانا ایک اچھی روش ہے_ و نحن نسبح بحمدك "بحمدک" میں باء کا معنی مصاحبت ہے اور استعانت بھی ہو سکتا ہے_ مذکورہ بالا معنی پہلے احتمال کی بنا پر ہے_

۱۴_ اللہ تعالی کی تعریف و ستائش کرتے ہوئے ایسا کلام یا معانی کا استعمال کرنا چاہیئے جس میں ذرہ برابر بھی نقص یا عیب نہ ہو_ و نحن نسبح بحمدك یہ معنی اسطرح ہے کہ اگر "بائ" کا معنی استعانت ہو پس " نسبح بحمدک " کا مفہوم یہ ہوگا: حمد وستائش کے وسیلے سے ہم تیری تسبیح کرتے ہیں اور تجھے منزہ سمجھتے ہیں_ واضح ہے کہ خداوند متعال کی حمد و ستائش میں تسبیح و تنزیہ کا مفہوم اس وقت ہوگا جب منتخب شدہ الفاظ یا معانی میں کسی طرح عیب یا نقص نہ پایا جاتاہو_

۱۵_ عالم ہستی میں فرشتوں کا اپنے وجود کی جانب متوجہ ہونا اور خود کو خلافت کے لائق جاننا یہ چیز باعث بنی کہ وہ انسان کی تخلیق اور خلافت کا فلسفہ سمجھ نہ پائیں_ قالوا ا تجعل فيها من يفسد فيها ... و نحن نسبح بحمدك یہ جملہ "ونحن نسبح بحمدک" حالیہ ہے جو اس مطلب کی طرف اشارہ ہے کہ فرشتے علاوہ بر ایں کہ انسان کو فتنہ و فساد کے باعث خلافت کا اہل نہ سمجھتے تھے خود کو اس مقام کا لائق جانتے تھے اور زمین کو انسان کی خلافت سے بے نیاز سمجھتے تھے_

۱۶_ انسان میں موجود صلاحیتیں اور استعداد تھی جو اس کے خلعت خلقت و خلافت کی شائستگی رکھتی تھیں_ انى اعلم ما لا تعلمون "ما لا تعلمون" ممکن ہے انسان کی پوشیدہ صلاحیتوں کی طرف اشارہ ہو یا ممکن ہے اس سے مراد وہ علوم اور حقائق ہوں جو فرشتوں سے مخفی یا اوجھل تھے جبکہ فرشتے ان علوم کے حصول و ادراک کی صلاحیت نہ رکھتے تھے_ مذکورہ بالا مفہوم پہلے احتمال کی بنا پر ہے_

۱۷_ انسان میں موجود کمالات اور اعلی اقدار اس کی فتنہ گری و فساد کی تلافی کرنے والے ہیں_ أتجعل فيها من يفسد فيها ... قال انى اعلم ما لا تعلمون انسان کے فتنہ و فساد کی پیشن گوئي کو اللہ تعالی نے رد نہیں فرمایا لیکن انسان میں موجود خاص استعداد کی بنا پر اس کو خلافت کا مستحق سمجھا_ اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ صلاحیت و استعداد انسان کی منفی خصوصیات کی تلافی کرنے والی ہے_

۱۸_ فرشتوں کے پاس محدود معلومات اور آگاہی ہے_ انى اعلم ما لا تعلمون

۱۹_ فرشتے انسانی کمالات اور اس کی اعلی اقدار سے

Presented by: https://jafrilibrary.com

ناآگاہ تھے_إنی اعلم ما لا تعلمون

۲۰_ اعلی انسانی اقدار سے فرشتوں کی ناآگاہی اس بات کا باعث بنی کہ انسان کا فتنہ و فساد ان کے سامنے جلوہ گر ہو اور وہ انسان کی خلقت و خلافت پر اعتراض کریں_ أتجعل فیھا من یفسد فیھا ... قال إنی اعلم ما لا تعلمون

۲۱_ عالم ہستی کے تمام تر موجودات میں راز و رمز پائے جاتے ہیں_ ان پر اعتراض کرنا ان کے وجود کی حکمت سے عدم آگاہی اور جہالت کی دلیل ہے_ أتجعلُ فیھا من یفسد فیھا ... قال إنی اعلم ما لا تعلمون

۲۲_ انسان ایسے علوم اور غیبی حقائق کو سیکھنے کی صلاحیت رکھتا ہے کہ جن کے سیکھنے کی استعداد فرشتے نہیں رکھتے_ إنی اعلم ما لا تعلمون یہ مطلب اس بنا پر ہے اگر "ما لا تعلمون" سے مراد آدم علیہ السلام میں چھپی ہوئي صلاحیتیں نہ ہوں بلکہ مقصود اللہ تعالی کے ہاں موجود علوم اور حقائق ہوں پس آدم علیہ السلام کی خلقت و خلافت کے سلسلے میں "إنی اعلم ما لا تعلمون" سے مراد یہ ہے: اللہ تعالی کے ہاں موجود حقائق سے آگاہی ایک اور موجود حاصل کرسکتا ہے جبکہ فرشتے اس بار کو نہیں اٹھا سکتے اور نہ ہی آئندہ اس کی صلاحیت رکھیں گے_ صرف انسان ہے جو ان حقائق کو درک کرنے کی استعداد رکھتا ہے اور ان کا مظہر ہوسکتا ہے اس معنی کی تائید آیت ۳۳ کا یہ جملہ ہے_ "الم اقل ...."

۲۳_ حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی نسل ان انسانوں کی قائم مقام ہے جو ان سے پہلے زمین پر رہتے تھے_ إنی جاعل فی الارض خلیفة "خلیفہ" کا معنی جانشین ہونا یا جاگزیں ہونا ہے_ یہ معنی اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ یہ انسان جس کا خلیفہ بن رہا ہے وہ موجود رہا ہو جبکہ آیہ مجیدہ میں بیان نہیں ہوا کہ وہ کون ہے_ یہی وجہ ہے کہ اس بارے میں مختلف آراء بیان ہوئي ہیں ان میں سے ایک نظریہ یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی نسل سے قبل زمین پر انسان رہتے تھے، یہ جو فرشتوں کو یقین ہے کہ انسان فتنہ و فساد پھیلائے گا اس احتمال کی تائید کرتا ہے_

۲۴_ حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے زمین کے رہنے والے فسادی اور خونریزی کرنے والے تھے_ إنی جاعل فی الارض خلیفة قالوا أتجعل فیھا من یفسد فیھا آیت کا ظاہری مطلب یہ ہے فرشتوں کو خلیفہ بننے والے انسان کے بارے میں یقین تھا کہ یہ فسادی و فتنہ پرور ہوگا_ یہ حقیقت ہوسکتا ہے ان دو مطلب کی طرف اشارہ ہو:

- i حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی نسل ما قبل انسانوں کے جانشین ہوں_
- i i پہلے انسان فسادی اور فتنہ پرور تھے_

۲۵_ انسان اس امر کا لائق ہے، شائستگی رکھتا ہے کہ خلیفہ الہی بنے_

Presented by: https://jafrilibrary.com

إنی جاعل فی الارض خلیفة   بعد والی آیات میں حضرت آدم (ص) کو ایک نمونہ انسان کے طور پر یاد کیا گیا ہے ایک ایسا انسان جو فرشتوں سے برتر ہے، جسے تمام اسماء کا علم عطا کیا گیا اور جس کو حقائق (زمین و آسمان کے غیب) کا علم دیا گیا ہو یہ سب اس بات کا قرینہ ہیں کہ خلافت سے مراد خلافت الٰہی ہے چونکہ انسان کا ایک ایسی مخلوق کے طور پر تعارف کرایا گیا ہے جو علم الٰہی کا مظہر ہے_

٢٦_ حضرت آدم (ص) کی خلقت و خلافت اور خداوند قدوس کا فرشتوں سے گفتگو کرنا نہایت سبق آموز واقعہ ہے جس میں گہرے نکات ہیں_ و إذ قال ربك للملائكة ... إنی اعلم ما لا تعلمون یہاں "اذ" فعل مقدّر "اذکر" کا مفعول ہے_

٢٧_حسين بن بشّار عن ابی الحسن علی بن موسى الرضا (ص) قال : سألته أيعلم الله الشئ الذی لم يكن أن لو كان كيف كان يكون او لا يعلم الّا ما يكون فقال انّ الله تعالى هوالعالم بالاشياء قبل كون الاشياء قال الله عزوجل " ... إنّی أعلم ما لا تعلمون" فلم يزل الله عزوجل علمه سابقاً للأشياء قديماً قبل ان يخلقها [1]

حسین بن بشّار کہتے ہیں میں نے امام رضا(ص) سے سوال کیا خداوند عالم جانتا ہے کہ جو چیزیں وجود میں نہیں آئیں وہ کیسی ہوں گی یا یہ کہ ایسا نہیں ہے بلکہ اس چیز کے وجود میں آنے کے بعد اسے جانتا ہے؟ امام عليه‌السلام نے فرمایا خداوند عالم اشیاء کے وجود میں آنے سے قبل ان کے بارے میں علم رکھتا ہے_ اللہ عزوجل فرماتا ہے "إنّی أعلم ما لا تعلمون_ میں وہ سب کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے" پس اللہ تعالی کا علم ہمیشہ اشیاء کی خلقت اور وجود سے ماقبل ہے_

٢٨_پیامبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: "دحيت الارض من مكة ...وهی الارض التی قال الله "إنی جاعل فی الارض خليفة ..."[2] زمین کا پھیلاؤ مکہ سے شروع ہوا اور مکہ وہی سرزمین ہے جس کے بارے میں اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے "میں بے شک زمین میں اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں..."

٢٩_عن ابی جعفر محمد بن علي عليه‌السلام انه قال فی قول الله عزوجل: و اذ قال ربك للملائكة إنی جاعل فی الارض خليفة قالوا اتجعل فيها من يفسد فيها و ... قال ... وإنما قال ذلك بعض الملائكة لما عرفوا من حال من كان فی الارض من الجن قبل آدم عليه‌السلام ...[3] عليه‌السلام اللہ تعالی کے اس کلام "اور جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین پر خلیفہ بنانے والا ہوں تو انہوں نے کہا کیا (اے رب) تو زمین پر

---

١) توحید صدوق ص ١٣٦ ح ٨ باب ١٠ ، نورالثقلین ج/١ ص ٥٣ ح ٨٤_ ٢) الدرالمنثور ج/١ص ١١٣، بحار الانوار ج/٥٤ ص ٢٠٦ ح ١٥٦_

٣) دعائم الاسلام ج/١ ص ٢٩١ ، بحار الانوار ج/ ٩٦ ص ٤٧ ح ٣٦_

Presented by: https://jafrilibrary.com

ایسے کو خلیفہ قرار دے گا جو فتنہ و فساد برپا کرے گا" کے بارے میں امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بعض ملائکہ نے ایسا کہا تھا کیونکہ وہ حضرت آدم (ص) کی خلقت سے پہلے زمین پر جنات کا فتنہ و فساد دیکھ چکے تھے_

۳۰_ امیرالمومنین فرماتے ہیں "...قالت الملائکة سبحانك " أتجعل فیها من یفسد فیها ویسفك الدماء ونحن نسبح بحمدك ونقدّس لك" ... فاجعله منّا فانا لا نفسد فی الارض ولا نسفك الدماء قال جلّ جلاله ... "إنی اعلم ما لا تعلمون" انی ارید ان اخلق خلقا بیدی اجعل ذریته انبیاء مرسلین وعباداً صالحین و آئمة مهتدین اجعلهم خلفائي فی ارضی ..."[۱] ملائکہ نے عرض کیا پروردگار تو پاک و منزہ ہے کیا تو زمین پر ایسے کو قرار دے گا جو اس میں فتنہ و فساد برپا کرے گا اور خون ریزی کرے گا جبکہ ہم تیری حمدوثنا سے تیری تسبیح بجا لاتے ہیں اور تیری پاکیزگی بیان کرتے ہیں... پس ہم میں سے خلیفہ قرار دے کیونکہ نہ تو ہم زمین پر فساد برپا کریں گے اور نہ ہی خونریزی کریں گے تو اللہ جل جلالہ نے ارشاد فرمایا میں وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے میں چاہتا ہوں کہ ایسی مخلوق کو خلق کروں جس کی نسل سے انبیاء مرسل علیہم السلام ، صالح بندے اور ہدایت یافتہ آئمہ وجود میں آئیں اور (پھر) انہی کو زمین پر اپنا خلیفہ قرار دوں_

۳۱_ امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے آپ (ص) نے فرمایا: "إن الملائکة ... قالوا نحن نقدسك و نطیعك و لا نعصیك کغیرنا قال فلما اجیبو بما ذکر فی القرآن علموا انهم تجاوزوا ما لهم فلاذوا بالعرش استغفاراً..."[۲]

ملائکہ نے کہا ہم تیری پاکیزگی بیان کرتے ہیں، تیری اطاعت کرتے ہیں اور نہ ہی تیری نافرمانی کرتے ہیں جیسے دوسرے کرتے ہیں_ امام (ص) فرماتے ہیں جیسا کہ قرآن میں آیا ہے فرشتوں نے اللہ تعالی کا جواب سنا تو سمجھ گئے کہ انہوں نے اپنی حد سے تجاوز کیا ہے پس انہوں نے طلب مغفرت کے لئے عرش الہی کی پناہ لے لي_

۳۲_ امام علی علیہ السلام سے روایت ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا: "او کل علم یحتمله عالم ؟ إنّ الله تعالی قال لملائکته "إنی جاعل فی الارض خلیفة قالوا أتجعل فیها من یفسد فیها ..." فهل رأیت الملائکة احتملوا العلم؟..."[۳] کیا ہر علم عالم کے لئے قابل تحمل ہے ؟ اللہ تعالی نے اپنے فرشتوں سے فرمایا: _ میں زمین پر خلیفہ بنا رہا ہوں تو انہوں نے کہا کیا تو ایسے کو قرار دے گا جو زمین پر فتنہ و فساد برپا کرے گا... کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ علم فرشتوں کے لئے قابل تحمل تھا؟...

---

۱) علل الشرایع ج/۱ص۱۰۵ ح/۱ باب ۹۶ ، نورالثقلین ج/۱ ص ۵۱ ح ۸۰_ ۲) تفسیر تبیان ج/۱ ص ۱۳۶ ، نورالثقلین ج/۱ ص ۵۴ ح ۸۶_

۳) بحار الانوار ج/۲ص ۲۱۱ ح ۱۰۶ ، نورالثقلین ج/۱ص ۵۱ ح ۷۹_

Presented by: https://jafrilibrary.com

آسمان: آسمانوں کی خلقت ۱

اللہ تعالی: افعال الہی ۱; اللہ کی تقدیس وپاکیزگی کا بیان ۱۰; اللہ تعالی کی خالقیت ۱; اللہ تعالی کو معدوم اشیاء کا علم ہونا ۲۷; اللہ تعالی کا علم ۲۷; مشیت و مقدرات الہی ۵

اللہ تعالی کا خلیفہ: ۲۵، ۳۰

انبیاء علیہ السلام: انبیاء علیہ السلام کے فضائل ۳۰

انسان: انسانی کمال کے اثرات و نتائج ۱۷; انسانی صلاحیتیں اور استعداد ۲۲،۱۴،۱۶، ۲۵; انسان کا فساد برپا کرنا ۷، ۸، ۱۷، ۲۴; حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے کے انسان ۲۳، ۲۴; انسان کی ملائکہ پر برتری ۲۲; انسان کی تاریخ ۲۳; انسان کی خلافت ۱، ۴، ۵، ٦، ۸، ۱٦، ۲۰، ۲۳، ۲۵; انسان کی خلقت ۴، ۵، ۱٦، ۲۰; انسانی خونریزی ۷، ۲۴; انسان کے فضائل ۱٦، ۱۷، ۱۹، ۲۰; انسان کی خلقت کا فلسفہ ۱، ۳۰; انسان کا کمال ۱۹; انسان کے درجات ۲، ۲۵; انسان کی خصوصیات ۲۲

تاریخ: تاریخ سے عبرت لینا ۲٦; تاریخ کے فوائد ۲٦

تسبیح: اللہ تعالی کی تسبیح کے آداب ۱۳; تسبیح خداوندی ۱۰، ۱۲

جنات: جنات کا فساد برپا کرنا ۲۹; جنات کی تاریخ ۲۹

جہالت: جہالت کے اثرات ونتائج ۲۱

جہان بینی یا (نظریہء کائنات): توحیدی جہان بینی ۱

حضرت آدم علیہ السلام: آدم (ص) کی تاریخ خلقت ۳; حضرت آدم (ص) کے واقعہ کی تعلیمات ۲٦; حضرت آدم (ص) کی خلافت ۳، ۲۳، ۲٦; حضرت آدم علیہ السلام کی خلقت ۲٦

حمد: حمد الہی کے آداب ۱۳; خدا تعالی کی حمد ۱۰، ۱۲، ۱۳

روایت: ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲

زمین: زمین کا نقطۂ آغاز ۲۸; زمین کی تاریخ ۲۸; زمین کا پھیلاؤ ۲۸

صالحین: صالحین کے فضائل ۳۰

عبرت: عبرت کے عوامل ۲٦

Presented by: https://jafrilibrary.com

علم: پسندیدہ علم ۳۲

فساد برپا کرنا: فساد برپا کرنے کے موارد ۹

قتل: قتل کا گناہ ۹

گناہان کبیرہ: ۹

مکّہ معظّمہ: مکّہ معظّمہ کے فضائل ۲۸

ملائکہ: ملائکہ کی جہالت کے اثرات و نتائج ۲۰;ملائکہ کا اخلاص ۱۲ ملائکہ کا ادراک ۱۱;ملائکہ کا پناہ طلب کرنا ۳۱; ملائکہ کی صلاحیت ۲۲; ملائکہ کا استغفار کرنا ۳۱; ملائکہ کی بصیرت ۱۵;ملائکہ کی پیشین گوئي ۸;ملائکہ کی خلقت کی تاریخ ۳; ملائکہ کی تسبیح ۱۰ ، ۱۲; ملائکہ کا ناآگاہ ہونا ۱۹ ; ملائکہ کو علم غیب ہونا۷; ملائکہ کا علم ۱۱ ; ملائکہ کی اللہ سے گفتگو ۳ ، ۵ ، ۲۶; ملائکہ کے علم کا دائرہ کار ۱۸;ملائکہ اور انسان کی خلقت ۱۵ ، ۲۰; ملائکہ اور انسان کی خلافت ۶،۸،۱۵،۲۰

موجودات: موجودات کا راز ۲۱; موجودات کی خلقت کا فلسفہ ۲۱; حضرت ادم عليه‌السلام سے پہلے کی موجودات ۲۹

نعمت: نعمت کا سرچشمہ ۱

وَعَلَّمَ آدَمَ الأَسْمَاء كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلاَئِكَةِ فَقَالَ أَنبِئُونِي بِأَسْمَاء هَؤُلاء إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿۳۱﴾

اور خدا نے آدم کو تمام اسماء کی تعلیم دی اور پھر ان سب کو ملائکہ کے سامنے پیش کرکے فرمایا کہ ذرا تم ان سب کے نام تو بتاؤ اگر تم اپنے خیال استحقاق میں سچے ہو_

۱_ اللہ تعالی نے حضرت ادم عليه‌السلام کو مخصوص علوم کے حصول کی وسیع استعداد عطا فرمائي اور ان کے تمام حقائق اور اسماء تعلیم فرمائے_ وعلم ادم الا سماء کلھا جملہ "علم ادم" ایک مقدر جملے پر عطف ہے جو انتہائي واضح ہونے کی بنا پر کلام میں نہیں ایا_ یہ جملہ "انّی جاعل ..."کے قرینے سے یہ ہو سکتا ہے: فخلق ادم جدیراًللخلافة و ...

Presented by: https://jafrilibrary.com

۲_ انسان کی افرینش کی حکمت اور زمین پر اس کی خلافت کی لیاقت اس میں ہے کہ وہ عالم ہستی کے حقائق سیکھنے کی توانائي رکھتا ہے_إنی جاعل فی الارض خلیفه ...وعلّم ادم الاسماء کلّها"

۳_ انسان کا سب سے پہلا استاد خداوندقدوس ہے_وعلم ادم الا سماء کلها

۴_ علوم اور معارف کے سیکھنے میں اشیاء کی علامتیں یا ان کے نام بہت بنیادی کردار رکھتے ہیں_وعلم ادم الاسماء کلها "الاسمائ" سے مراد عالم ہستی کے حقائق ہیں نہ فقط ان کے نام اور علامتیں_پس عالم ہستی کے حقائق کو ناموں اور علامتوں سے تعبیر کرنا اس بات کی علامت ہے کہ چیزوں کے نام، علوم و معارف کی دنیا میں بہت اہم کردار کے حامل ہیں

۵_حضرت ادم علیہ السلام کو جو حقائق تعلیم دیئے گئے ہیں وہ ذی شعور اور عاقل مخلوقات کے بارے میں تھے_وعلم ادم الا سماء کلها ثم عرضهم علی الملائکة "هم"کی ضمیر معمولا با شعور اور عاقل موجودات کیلئے استعمال ہوتی ہے_بنابریں مذکورہ بالا مفہوم اس بناپر ہے کہ "هم" کی ضمیر "الا سمائ" کی طرف لوٹتی ہے_

٦_ اللہ تعالى نے موجودات عالم ہستی کو فرشتوں کے سامنے پیش کیا اور ان سے چاہا کہ ان کے نام بیان کرےں_

ثم عرضهم علی الملائکة فقال ا نبئونی باسماء هو لاء "أنبئوا"فعل امر ہے اور اس کا مصدر "انبائ" ہے جس کا معنی ہے خبر دینا_

۷_ فرشتوں کا دعوى تھا کہ وہ حضرت ادم علیہ السلام سے برتر ہیں_أنبئونی با سماء هو لاء ان کنتم صادقین_

فرشتوں کا حضرت ادم علیہ السلام کی خلقت و خلافت پر اعتراض کرنے کے بعد یہ کہنا "ونحن نسبح ..." اس مطلب کی طرف اشارہ ہے کہ "صادقین" سے متعلق چیز فرشتوں کی ادم علیہ السلام پر برترى تھی_ گویا مفہوم یہ ہوگا: اگر سچ کہتے ہو کہ تم ادم سے برتر اور مقام خلافت کے زیادہ لائق ہو تو ...

۸_عالم ہستی کے حقائق کا علم اعلى اقدار میں سے ہے_إنی اعلم مالاتعلمون _وعلم ادم الا سماء کلها

۹_ حضرت ادم علیہ السلام کی بہت زیادہ اگاہی فرشتوں پر برترى کا راز تھا_وعلم ادما الا سماء کلها ... ان کنتم صادقین

۱۰_عن ابی العباس عن ابی عبدالله علیه‌السلام سالته عن قول الله "وعلم آدم الاسماء کلها " ماذا علمه؟ قال الارضین والجبال والشعاب والأودیه ثم نظر الی بساط تحته فقال و هذا البساط مماعلّمه (۱)

---

۱) تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۳۲ ح ۱۱، نور الثقلین ج ۱ ص ۵۵ ح ۸۸_

Presented by: https://jafrilibrary.com

ابو العباس کہتے ہیں کہ اللہ تعالی کے اس کلام "اور اللہ نے ادم کوتمام کے تمام اسماء سکھائے " کے بارے میں 'میں نے امام صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ خداوند متعال نے حضرت ادم علیہ السلام کو کیا سکھایا ؟ حضرت علیہ السلام نے فرمایا: زمین 'پہاڑ' درّے' وادیاں پھر اپ علیہ السلام نے اپنے نیچے بچھی ہوئی بساط (دري) کی طرف نگاہ کی اور فرمایا یہ بساط بھی ان میں سے ہے جس کا علم اللہ تعالی نے حضرت ادم علیہ السلام کو دیا_

۱۱_امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: إن الله تبارك و تعالى علّم ادم اسماء حجج الله كلّها ثمّ عرضهم و هم ارواح_ على الملائكة فقال " أنبئونى بأسماء هؤلاء ان كنتم صادقين" بأنكم احق بالخلافة فى الارض لتسبيحكم وتقديسكم من ادم عليه‌السلام [1] خداوند متعال نے اپنی تمام حجتوں کا علم حضرت ادم علیہ السلام کو عنایت فرمایا پھر ان کی ارواح کو فرشتوں کے سامنے پیش کیا اور پھر فرمایا "مجھے وہ اسماء بتاو اگر تم سچے ہو" کہ تم ہی ادم سے زیادہ خلافت کے حق دار ہو اپنی تسبیح وتقدیس کی وجہ سے؟

اقدار: ۸

اللہ تعالی : اللہ تعالی کی حجتیں ۱۱; خداوند قدوس کی اہمیت ۳

انسان: انسان کا ادراک ۲; انسان کی صلاحیتیں ۲; انسان کی خلافت کا فلسفہ ۲;خلقت انسان کا فلسفہ ۲;انسان کا معلم ۳;انسان کی خصوصیات ۲ تعلیم: تعلیم کا سرچشمہ ۳

حضرت ادم علیہ السلام : حضرت آدم علیہ السلام کی صلاحیتیں ۱; حضرت ادم علیہ السلام کو تعلیم دیئے گئے اسماء ۵; حضرت ادم علیہ السلام کی ملائکہ پر برتری ۹; حضرت ادم علیہ السلام کو اسماء کی تعلیم دیا جانا ۱،۱۱،۱۰،۵; حضرت ادم علیہ السلام کی تخلیق ۱; موجودات کا حضرت ادم علیہ السلام کے سامنے پیش کیا جانا ۱۰; حضرت ادم علیہ السلام کا علم ۹; حضرت ادم علیہ السلام کی برتری کا فلسفہ ۹; حضرت ادم علیہ السلام کا واقعہ ۱;حضرت ادم علیہ السلام کی خصوصیات ۱

حقائق: حقائق کے علم کی قدروقیمت ۸

روایت: ۱۱،۱۰ علم: علم کی اہمیت ۳ معلم: سب سے پہلا معلم ۳

ملائکہ: ملائکہ کے دعوے ۷;ملائکہ کی بڑائي ۷; موجودات کا ملائکہ کے سامنے پیش کیا جانا ۶

موجودات : موجودات کے ناموں کی اہمیت ۴

---

۱) اکمال الدین صدوق ج ۱ ص ۱۴، نور الثقلین ج ۱ ص ۴۵ ح ۸۷_

Presented by: https://jafrilibrary.com

قَالُواْ سُبْحَانَكَ لاَ عِلْمَ لَنَا إِلاَّ مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ﴿۳۲﴾

ملائکہ نے عرض کی کہ ہم تو اتنا ہی جانتے ہیں جتنا تو نے بتایا ہے کہ تو صاحب علم بھی ہے اور صاحب حکمت بھی _

۱_ فرشتوں کے سامنے جو حقائق پیش کیئے گئے ان سے وہ نا اگاہ تھے اور اسماء کے بیان کرنے سے عاجز رہے_
ثم عرضهم على الملائكة ... قالوا سبحانك لا علم لنا الا ما علمتنا

۲_خداوند متعال کی ذات اقدس ہر نقص اور عیب سے پاک ومنزہ ہے_ قالوا سبحانك

۳_پروردگار عالم کی ذات اقدس منزہ ہے اس امر سے کہ موجودات کے اسرار اور ان کی مخفی گاہ سے اگاہ نہ ہو_ أنبئونی بأسماء هو لائ ...قالوا سبحانك لفظ "سبحانک" کا استعمال ایسے موارد میں ہوتا ہے جہاں اللہ تعالی کے بارے میں متکلم کا کلام نقص یا عیب کا وہم وگمان کرے_ فرشتے چونکہ مقام جواب میں ہیں اس لیئے ان کے کلام سے وہم پیدا ہوتا ہے کہ گویا خداوند متعال ان کے جواب کی پہلے سے اگاہی نہیں رکھتا لہذا "سبحانک" کہنے کا ہدف یہ ہے کے اللہ تعالی اس طرح کے وہم وگمان سے پاک ومنزہ ہے_

۴_ فرشتوں کا علم وبصیرت اللہ تعالی کی جانب سے ہے_ لا علم لنا إلاّ ما علمتنا

۵_ خدائے بزرگ وبرتر کی ذات اقدس علیم (انتہائي زیادہ جاننے والا) اور حکیم (ایسا زیرک و دانا جو امور کو مستحکم واستوار بنائے)ہے_ إنك أنت العليم الحكيم
"حکیم" کے معانی ہیں قاضی، صاحب حکمت اور امور کو استحکام بخشنے والا_ اس ایت میں بیان شدہ حقائق سے دوسرا اور تیسرا معنی زیادہ مناسبت رکھتا ہے_

۶_ ذات باری تعالی وہ واحد حقیقت ہے جو لا محدود (مطلق) علم و حکمت کی مالک ہے_ إنك أنت العليم الحكيم
خبر(العلیم الحکیم)پر "ال" کا انا اور جملے

Presented by: https://jafrilibrary.com

میں ضمیر فصل"انت"کا ہونا حصر پر دلالت کرتا ہے_

۷_ اللہ تعالی کا علم ذاتی ہے اور دوسروں کی دانش اللہ کی جانب سے عطا اور عنایت ہے_ لا علم لنا إلاماعلمتنا إنك أنت العليم الحكيم یہ جملہ" انك انت ..."اس مطلب کے بعد بیان ہوا ہے کہ فرشتوں کا علم ذاتی نہیں بلکہ وہبی ہے پس یہ اس مطلب کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالی کا علم ذاتی ہے_

۸_ حضرت ادم عليه‌السلام فرشتوں سے برتر اور ان سے زیادہ عالم تھے_ وعلم ادم الا سماء كلها ... قالوا سبحانك لا علم لنا إلاما علمتنا

۹_ فرشتوں کو اللہ تعالی کا (حقائق کے اسماء بیان کرنے کیلئے) حکم دینا افعال الہی کے حکیمانہ اور عالمانہ ہونے کی یاد اوری اور انہیں حضرت ادم عليه‌السلام کی علمی برتری سے اگاہ کرنا تھا_ أانبئونى بأسماء هولاء ... قالوا سبحانك إنك أنت العليم الحكيم

۱۰_ فرشتوں کا اعتراف کرنا کہ انسان کی خلقت عالمانہ اور حکیمانہ تھی اسی طرح اس کا خلافت کیلئے انتخاب درست تھا_ إنك أنت العليم الحكيم

انسان کی خلافت کیلئے لیاقت میں شک وتردید کے بعد فرشتوں کا خداوند متعال کو علیم و حکیم کہہ کر توصیف وثنا کرنے کا مقصدیہ تھا کہ انہوں نے انسان کی عظمت کا اقرار کیا اور اس کی عالمانہ اور حکیمانہ خلقت کا اعتراف کیا_

اسماء اور صفات : حکیم ۵; جلالی صفات ۲،۳; علیم ۵

اللہ تعالی : اللہ تعالی کے مختصات ۶;اللہ تعالی کے فعال ۹; اللہ تعالی کا منزہ ہونا۲،۳; اللہ تعالی کی حکمت ۶،۹;اللہ تعالی اور عدم اگاہی ۳; اللہ تعالی کی عنایات ۷; علم الہی ۶،۹; اللہ تعالی کا علم ذاتی ۷

انسان : انسان کی خلافت ۱۰; انسان کی خلقت ۱۰

حضرت ادم عليه‌السلام : حضرت ادم عليه‌السلام کی ملائکہ پر برتری ۸،۹; حضرت ادم عليه‌السلام کا علم ۸،۹

علم : علم کا سرچشمہ ۷

ملائکہ : ملائکہ کا اقرار ۱۰;ملائکہ کا متنبہ ہونا ۹;ملائکہ کی نا اگاہی ۱; ملائکہ کا عجز ۱; ملائکہ کے سامنے موجودات کو پیش کیا جانا ۹،۱;ملائکہ اور انسان کی خلافت ۱۰;ملائکہ اور انسان کی خلقت ۱۰;ملائکہ کے علم کا سرچشمہ ۴

Presented by: https://jafrilibrary.com

قَالَ يَا آدَمُ أَنبِئْهُم بِأَسْمَآئِهِمْ فَلَمَّا أَنبَأَهُمْ بِأَسْمَآئِهِمْ قَالَ أَلَمْ أَقُل لَّكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَأَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا كُنتُمْ تَكْتُمُونَ ﴿۳۳﴾

ارشاد ہوا کہ آدم اب تم انھیں باخبر کردو_ تو جب آدم نے باخبر کردیا تو خدا نے فرمایا کہ میں نے تم سے نہ کہا تھا کہ میں آسمان و زمین کے غیب کو جانتا ہوں اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو یا چھپاتے ہو سب کو جانتا ہوں_

۱_ اللہ تعالی نے ادم علیہ السلام کو حکم دیا کہ حقائق ہستی میں سے ہر ایک کا نام فرشتوں کے لئے بیان کرے_ قال یا ادم انبئهم با سماء هم

۲_ حضرت ادم علیہ السلام نے حقائق ہستی کے اسماء فرشتوں کے لئے بیان کیئے_ فلما انبأهم بأسماء هم

۳_ حقائق ہستی کے نام جان لینے کے بعد فرشتوں کو علم ہوگیا کہ اسمان اورزمین غیب رکھتے ہیں_ فلما انبأهم ...قال ألم اقل لكم إنى أعلم غيب السماوات والارض

۴_ حضرت ادم علیہ السلام اللہ تعالی کے خلیفہ اور فرشتوں کے لئے فیض الہی کا واسطہ وذریعہ ہیں_ یا ادم انبئهم بأسماء هم فلما انبأهم با سماء هم

۵_ حضرت ادم علیہ السلام فرشتوں کے معلم و استاد_ قال یا ادم انبئهم با سماء هم فلما ا نبأهم با سماء هم

۶_ جہان افرینش کے متعدد اسمان ہیں_ انى اعلم غيب السماوات

۷_ اسمانوں اورزمین (ہستي) میں غیب ہے جو فرشتوں سے مخفی تھا_ إانّى أعلم ما لا تعلمون ... ألم اقل لكم إنى اعلم غيب السماوات والارض

۸_ اللہ تعالی اسمانوں اورزمین کے غیب سے اگاہ ہے_ انى أعلم غيب السماوات والارض

۹_ اللہ تعالی نے ادم کو جو اسماء وحقائق تعلیم فرمائے ان

Presented by: https://jafrilibrary.com

کا تعلق ہستی کے غیب سے تھا_إنّی اعلم ما لا تعلمون ...ألم اقل لکم إنّی اعلم غیب السماوات والارض "الم اقل ...کیا میں نے تمھیں نہ کہا تھا کہ زمین و اسمانوں کے غیب سے میں واقف ہوں" ظاہراً یہ جملہ اس جملے "إنّی أعلم "کی تفصیل ہے جو ایت ۳۰ کے ذیل میں ایا ہے پس "مالا تعلمون" سے مراد اسمانوں اورزمین کا غیب ہے اور "إنّی أعلم مالا تعلمون "کے بعد "وعلّم ادم ..."کا انا اس طرف اشارہ ہے کہ جو نام حضرت ادم علیہ السلام کو تعلیم دیئے گئے وہ "مالا تعلمون "کا مصداق ہیں اس گفتگو کی روشنی میں "الاسمائ" سے مراد اسمانوں اور زمین کا غیب ہے_

۱۰_اللہ تعالی کا حضرت ادم علیہ السلام کو (فرشتوں کو اسماء کی تعلیم کا) حکم دینے کا مقصد ادم علیہ السلام کی فرشتوں پر برتری ثابت کرنا اور ادم علیہ السلام کی ان پر فضیلت کو سمجھانا تھا_قال یا ادم انبئھم بأسمائھم بعد والی ایت کے قرینے سے اس بات کو سمجھا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالی کے حضرت ادم علیہ السلام کو (فرشتوں کو اسماء کی تعلیم کا) حکم دینے کا مقصد ادم علیہ السلام کی فرشتوں پر برتری اور فضیلت ثابت کرنا تھا_

۱۱_حضرت ادم علیہ السلام کی خلقت و خلافت کے وقت فرشتوں کے دل یا ضمیر میں کوئی چیز مخفی تھی جس کو بیان کرنے سے اجتناب کررہے تھے_واعلم ما تبدون وما کنتم تکتمون

۱۲_اللہ تعالی فرشتوں کے اشکار اور مخفی امور سے اگاہ ہے_أعلم ما تبدون وما کنتم تکتمون

۱۳_فرشتے اپنے امور کو دیگر فرشتوں سے مخفی رکھنے پر قادر ہیں_أعلم ما تبدون وما کنتم تکتمون

۱۴_امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے اپ علیہ السلام نے فرمایا:"إن اللہ تبارك و تعالی علم ادم اسماء حججہ اللہ کلھا فقال ..."أنبئھم باسماء ھم فلما أنبا ھم با سمائھم" وقفوا علی عظیم منزلتھم عنداللہ تعالی فعلموا إنھم احق بان یکونوا خلفاء اللہ فی ارضہ وحججہ علی بریتہ وقال لھم "ألم اقل لکم إنی أعلم غیب السماوات والارض و أعلم ماتبدون وماکنتم تکتمون "...(۱) اللہ تعالی نے اپنی تمام حجتوں کے اسماء حضرت ادم علیہ السلام کو تعلیم فرمائے پس فرمایا "ملائکہ کو ان ناموں سے اگاہ کرو پس جب ملائکہ کو ان کے ناموں سے اگاہ کیا"تو ملائکہ ان کی اللہ تعالی کے ہاں عظیم منزلت و مقام سے اگاہ ہوگئے اور یہ جان لیا کہ یہی ہستیاں زیادہ حق رکھتی ہیں کہ اللہ کی زمین پر اس کے خلیفہ ہوں اور اس کی مخلوق پر حجت ہوں اور اللہ تعالی نے فرشتوں سے ارشاد فرمایا :"کیا میں نے تم سے نہ کہا تھا کہ بیشک میں اسمانوں اور زمین کے غیب کو زیادہ جانتا ہوں اور جو کچھ تم اشکار کرتے ہویا پنہا ں کرتے ہو اس سے میں اگاہی رکھتا ہوں"

۱) اکمال الدین صدوق ج ۱ ص ۱۴، بحار الانوار ج ۱۱ ص ۱۴۵ ح ۱۵_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۵_عن ابی جعفر علیه‌السلام انّه قال فی قول الله ..."واعلم ما تبدون وما کنتم تکتمون" یعنی ما ا بدوه بقولهم" ا تجعل فیها من یفسد فیها و یسفك الدماءَ ... " و ما کتموه فقالوا فی انفسهم ما ظننا ان الله یخلق خلقاًاکرم علیه منا[1] امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے اپ ؑ نے اللہ تعالی کے اس کلام "اور میں جو کچھ تم اشکار کرتے ہو یا تم چھپاتے ہو بہتر اگاہ ہوں "کے بارے میں فرمایا یعنی (مراد) یہ ہے کہ جو چیز انھوں نے اپنے قول یا کلام سے ظاہر کی وہ یہ تھی "کیا تو ایسے کو زمین میں قرار دے گا جو اس میں فساد برپا کرے گا اور خون بہائے گا" اور جو چیز انھوں نے پنہا ں رکھی وہ یہ تھی کہ انھوں نے دل ہی دل میں کہا کی ہمارا گمان نہ تھا کہ اللہ تعالی کسی ایسے کو خلق فرمائے گا جو ہماری نسبت زیادہ اس کے ہاں صاحب عزت وشرف ہو گا_

اسمان: آسمان کا متعدد ہونا۶;اسمانوں کے غیب ۷،۳، ۸

اللہ تعالی : اوامر الٰہی۱;اللہ تعالی کی حجتیں ۱۴;اللہ تعالی کا علم غیب ۸،۲،۱۴،۱۵;اللہ کے اوامر کا فلسفہ ۱۰;اللہ تعالی کے علم کا دائرہ ۸،۱۲;فیض الہی کا ذریعہ ۱۴ اللہ تعالی کا خلیفہ :۴،۱۴

حدیث:۱۵،۱۴

حضرت ادم ؑ : حضرت ادم ؑ کے اثار وجودی ۴;حضرت ادم ؑ اور ملائکہ ۵،۴،۲;حضرت ادم ؑ کو تعلیم اسمائ۹;حضرت ادم ؑ کی ملائکہ پر برتری ۵،۱۰;حضرت ادم ؑ کو تعلیم دیئے گئے اسماء ۱۴،۱;حضرت ادم ؑ کی خلافت ۴،۱۱;خلقت ادم ؑ ۱۱;حضرت ادم ؑ کا علم ۱،۲;حضرت ادم ؑ کے فضائل ۵،۱۰;حضرت ادم ؑ کا واقعہ ۵،۲،۱;حضرت ادم ؑ کے درجات ۴;

زمین : زمین کا غیب ۸،۷،۳

کائنات (عالم ہستی): کائنات کا غیب ۹

ملائکہ : ملائکہ کو اسماء کی تعلیم ۱۰; ملائکہ کا رازِ ۱۲; ملائکہ کا علم ۳; ملائکہ کی قدرت وتوانائي ۱۳;ملائکہ کا دائرہ علم ۷; ملائکہ کا معلم ۵; ملائکہ اور حقائق کا مخفی کرنا ۱۳،۱۱;ملائکہ پر فیض کا ذریعہ ۴

موجودات : موجودات کے نام ۳،۲،۱

---

۱) دعائم الاسلام ج/۱ص/۲۹۱، بحار الانوار ج/۹۶ ص/۴۷ ح/۳۶_

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلاَئِكَةِ اسْجُدُواْ لآدَمَ فَسَجَدُواْ إِلاَّ إِبْلِيسَ أَبَى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ ﴿۳۴﴾

اور یاد کرو وہ موقع جب ہم نے ملائکہ سے کہا کہ آدم کے لئے سجدہ کرو تو ابلیس کے علاوہ سب نے سجدہ کرلیا_ اس نے انکار اور غرور سے کام لیا اور کافرین میں ہوگیا_

۱_ اللہ تعالی نے حضرت ادم عليه‌السلام کو حقائق ہستی کی تعلیم دینے اور خلافت کے لئے ان کی لیاقت و شائستگی کے ثابت کرنے کے بعد فرشتوں کو حکم دیا کہ ادم عليه‌السلام کو سجدہ کریں_ و علّم ادم الاسماء کلها ... واذقلنا للملائکة اسجدوا لادم

۲_ اللہ تعالی کے حکم کے بعد سب فرشتوں نے حضرت ادم عليه‌السلام کو سجدہ کیا_ واذ قلنا للملائکة اسجدوا لادم فسجدوا

۳_ ابلیس کو بھی باقی فرشتوں کی طرح حضرت ادم عليه‌السلام کو سجدہ کرنے کا حکم تھا_ فسجدوا إلاّ ابلیس ابي ...

۴_ ابلیس نے خدا وند متعال کے حکم کی نافرمانی کی اور حضرت ادم عليه‌السلام کو سجدہ نہ کیا_ واذقلنا للملائکة اسجدوا لادم فسجدوا إلاّ ابلیس "ابي" کا مصدر "ابائ" ہے جس کا معنی ہے انکار کرنا یا امتناع کرنا_

۵_ حضرت ادم عليه‌السلام کا مقام و منزلت فرشتوں سے بالاتر ہے_ و إذقلنا للملائکة إسجدوالادم یہ جو فرشتوں کو حکم ہوا کہ ادم عليه‌السلام کو سجدہ کریں اس سے معلوم ہوتاہے کہ حضرت ادم عليه‌السلام فرشتوں پر فضیلت وبرتری کے حامل تھے_

۶_ حضرت ادم عليه‌السلام کی خلافت کا مسئلہ فرشتوں کے سامنے پیش کرنا اور ان کی فضیلت و برتری کو ثابت کرنا اس لئے تھا تاکہ فرشتے اللہ تعالی کے حکم (حضرت ادم عليه‌السلام کو سجدہ کرنے) کے لئے امادہ ہوں_ إذ قال ربك للملائکة إني جاعل فی الارض خلیفه ... و إذقلنا للملائکة إسجدوا لادم

۷_ اللہ تعالی کے حکم سے پہلے ابلیس فرشتوں کے برابر اور ان کے مقام پر فائز تھا_ و إذ قلنا للملائکة اسجدوا لادم فسجدوا إلا ابلیس

Presented by: https://jafrilibrary.com

اللہ تعالی کا یہ فرمان (قلنا للملائکۃ اسجدوا) ابلیس کیلئے بھی تھا اس سے پتہ چلتا ہے کہ ابلیس فرشتوں کے مقام و منزلت پر فائز تھا اس طرح کہ یا تو فرشتوں کے زمرے میں تھا یا پھر واقعا خود بھی فرشتہ تھا مذکورہ بالا مفہوم پہلے احتمال کی بناپر ہے_

۸_ ابلیس فرشتوں کے زمرے میں تھا_ * اذ قلنا للملائكة اسجدوا لادم فسجدوا إلا ابليس

۹_ ابلیس کا تکبر اور اپنی بڑائي کا تصور حضرت ادم علیہ السلام کو سجدہ سے انکار کا باعث ہوئے_ فسجدوا إلا إبليس أبى و إستكبر

۱۰_ ابلیس اپنی بڑائي کے تصور اور اللہ تعالی کی نا فرمانی کے ذریعہ کافروں میں سے ہو گیا_ أبى و استكبر وكان من الكافرين

۱۱_ تکبر اور اپنی بڑائي کے خیال سے اللہ تعالی کی نافرمانی کرنا کفر کا موجب ہے_ أبى واستكبر و كان من الكافرين

۱۲_ ابلیس کو تکویناً اختیار حاصل تھا کہ اللہ کی اطاعت کرے یا اس کی معصیت کا انتخاب کرے_ فسجدوا إلا ابليس ابى واستكبر

۱۳_ جس وقت ابلیس نے خداوند متعال کی نا فرمانی کی اس وقت ابلیس کے علاوہ بھی کفار موجود تھے_ * وكان من الكافرين

۱۴_ سجدہ خود سے ،فی نفسہ مسجود کی پرستش پہ دلالت نہیں کرتا_ واذ قلنا للملائكة اسجدوا لادم

یہ بہت واضح ہے کہ خداوند قدوس نے ہرگز کسی کی یا کسی چیز کی (اپنے علاوہ) عبادت کا نہ حکم دیا ہے اور نہ دے گا بنابریں فرشتوں کا حضرت ادم علیہ السلام کو سجدہ کرنا ادم علیہ السلام کی پرستش و عبادت نہ تھا_ پس نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ سجدہ کرنا بذات خود بندگی و عبادت شمار نہیں ہوتا بلکہ وہ سجدہ پرستش اور عبادت شمار ہوتا ہے جس میں مسجود کو اپنا رب تصور کیا جائے_

۱۵_ اپنی بڑائي کا تصور اور تکبر ناپسندیدہ اور شیطانی خصلتوں میں سے ہے_ أبى واستكبر

۱۶_ حضرت ادم علیہ السلام کو فرشتوں کا سجدہ کرنا اور ابلیس کا انکار کرنا ایک سبق اموز اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے یاد رکھنے والا واقعہ ہے_ وإذقلنا للملائكة ...وكان من الكافرين "اذکر_ سیکھو اور ہمیشہ یاد رکھو" اس کا مفعول "اذ" ہے_

۱۷_ امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے اپ علیہ السلام نے فرمایا: "ان الله تبارك و تعالى امر الملائكة بالسجود لادم ... فقيل له فكيف وقع الامر على ابليس و انما امرالله الملائكة بالسجود لادم؟ فقال كان ابليس منهم بالولاء ولم يكن من جنس الملائكة ... [1] اللہ تعالی نے ملائکہ کو حکم دیا کہ ادم علیہ السلام کو سجدہ کریں ...اپ علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ یہ حکم ابلیس کو کیسے شامل ہوا جبکہ اللہ تعالی نے فرشتوں کو فرمان دیا تھا؟ امام علیہ السلام نے فرمایا ابلیس فرشتوں میں سے نہیں تھا بلکہ "با لولائ" ان میں سے شمار ہوتا تھا_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۸_موسی بن ابی بکر واسطی کہتے ہیں: "سألت أباالحسن موسي عليه‌السلام عن الكفر والشرك ايهما اقدم ... فقال لي: الكفر اقدم وهو الجحود قال لابليس "أبي واستكبر وكان من الكافرين" [۲] امام کاظم علیہ السلام سے میں نے سوال کیا کفر قدیمی ترہے یا شرک تو امام علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کفر زیادہ قدیمی ہے اور اس کا معنی انکار ہے اللہ تعالی نے ابلیس کے بارے میں فرمایا "اس نے انکار کیا (نافرمانی کی) اور تکبر اختیار کیا اور کافروں میں سے ہوگیا"

۱۹_امام سجاد علیہ السلام سے روایت ہے "...فاول ما عصی الله به الكبر وهی معصیه ابلیس حین أبي واستكبر وكان من الكافرين ..." [۳] اللہ تعالی کی نافرمانی کا اولین سبب تکبر تھا اور یہ نافرمانی ابلیس کی تھی جب اس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور کافروں میں سے ہوگیا ...

۲۰_عن علی ابن الحسين عليه‌السلام فی قوله "إسجدوا لادم فسجدوا" ...إنها كانت عصابة من الملائكة و هم الذين كانوا حول العرش ... و هم الذين امروا باالسجود ...[۴] امام سجاد علیہ السلام سے اللہ تعالی کے اس کلام "اسجدو الادم فسجدوا" کے بارے میں روایت ہے کہ اپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ (جن کو سجدے کا حکم دیا گیا) ملائکہ کے کچھ گروہ تھے جو عرش الہی کے اطراف میں تھے ...یہی وہ فرشتے تھے جن کو سجدہ کا حکم دیا گیا_

۲۱_امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: "اول بقعة عبد الله عليها ظهر الكوفة لما امرالله الملائكة ان يسجدوا لادم سجدوا على ظهر الكوفة" [۵] سب سے پہلی مقدس جگہ جہاں اللہ تعالی کی عبادت ہوئی وہ سرزمین کوفہ ہے جب اللہ تعالی نے فرشتوں کو حکم دیا کہ ادم علیہ السلام کو سجدہ کریں تو انھوں نے ادم کو سرزمین کوفہ پر سجدہ کیا_

۲۲_پیغبر اسلام صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ارشاد ہے: "...ان الله تبارك و تعالى خلق ادم فأودعنا صلبه و امر الملائكة بالسجود له تعظيماً لنا و اكراما وكان سجودهم لله عزوجل عبودية ولادم اكراما و طاعة لكوننا فى صلبه" [۶]

---

۱) تفسیر قمی ج / ۱ص / ۳۵، نور الثقلین ج ۱/ص / ۵۵/ح ۹۳_ ۲) تفسیر عیاشی ج ۱/ص / ۳۴ح / ۱۹، نور الثقلین ج / ۱/ص / ۵۷ح / ۹۹_

۳) کافی ج / ۲/ص / ۱۳۰ح / ۱۱، نور الثقلین ج ۱/ص / ۶۰/ح / ۱۱۱_ ۴) تفسیر عیاشی ج ۱/ص ۳۰ح ۷، تفسیر برہان ج / ۱/ص ۷۴ح ۶_

۵) تفسیر عیاشی ج / ۱/ص ۳۴ح ۱۸، تفسیر برہان ج / ۱ص ۷۹ح ۱۶_

۶) عیوان الاخبار الرضا علیہ السلام ج / ۱/ص / ۲۶۳/ح / ۲۲/باب ۲۶، نور الثقلین ج / ۱/ص / ۵۸/ح / ۱۰۱_

Presented by: https://jafrilibrary.com

خدا وند متعال نے حضرت ادم علیه‌السلام کو خلق فرمایا پھر ہمیں حضرت ادم علیه‌السلام کی صلب میں قرار دیا پھر ملائکہ کو امر فرمایا کہ ہماری تعظیم اور اکرام کی خاطر سجدہ کریں اور ان کا سجدہ اللہ عزوجل کی عبادت کے لئے اور حضرت ادم علیه‌السلام کی اطاعت واکرام کے لئے تھا کیوں کہ ہم ان کی صلب میں تھے۔

ابلیس : ابلیس کے تکبر کے اثرات و نتائج ۹،۱۰; ابلیس کی معصیت کے اثرات و نتائج ۱۰;ابلیس کافروں میں سے ۱۰; ابلیس ملائکہ میں سے ۸; ابلیس معصیت سے پہلے ۷;ابلیس اور حضرت ادم علیه‌السلام کو سجدہ ۳، ۴، ۹;ابلیس کا اختیار ۱۲; ابلیس کا تکبر کرنا ۱۸ ، ۱۹; ابلیس کی اطاعت ۱۲; ابلیس کی جنس ۱۷; ابلیس کی معصیت ۴،۱۲،۱۳،۱۶،۱۸، ۱۹; ابلیس کی معصیت کے اسباب ۹;ابلیس کے کفر کے عوامل ۱۰;ابلیس کا کفر ۱۳،۱۸، ۱۹; ابلیس کی ذمہ داری ۳; ابلیس کے گذشتہ درجات ۷

اخلاق : اخلاقی رذائل ۱۵; شیطانی صفات ۱۵

اطاعت : اللہ تعالی کی اطاعت کی بنیاد ۶

اللہ تعالی : للہ تعالی کے اوامر ۱

اہل بیت علیه‌السلام : اہل بیت علیه‌السلام کی عزت وتکریم ۲۲; اہل بیت علیه‌السلام کے فضائل ۲۲

تاریخ: تاریخ سے عبرت لینا۱۶;تاریخ کے فوائد ۱۶

ترغیب : ترغیب کے عوامل ۶ (استکبار) تکبر: تکبر کے اثرات و نتائج ۱۱; تکبر کی سرزنش ۱۵

حدیث:۲۲،۲۱،۲۰،۱۹،۱۸،۱۷

حضرت ادم علیه‌السلام : حضرت ادم علیه‌السلام کی صلاحتیں ۱;حضرت ادم علیه‌السلام کے واقعہ کی اہمیت ۱۶;حضرت ادم علیه‌السلام کی ملائکہ پر برتری ۵،۶;حضرت ادم علیه‌السلام کے واقعہ میں موجود سبق اور تعلیمات ۱۶;حضرت ادم علیه‌السلام کو اسماء کی تعلیم ۱; خلافت ادم علیه‌السلام ۱،۶;حضرت ادم علیه‌السلام کو سجدہ کرنے کا پس منظر ۶;فرشتوں کا حضرت ادم علیه‌السلام کو سجدہ کرنا ۱،۲،۶،۱۶، ۲۰، ۲۱،۲۲;حضرت ادم علیه‌السلام کا واقعہ ۱،۲،۳;حضرت ادم علیه‌السلام کے درجات ۱،۵

ذکر: تاریخی واقعات کاذکر ۱۶

سجدہ : سجدے کی حقیقت ۱۴

سرزمین : کوفہ کی سرزمین ۲۱

Presented by: https://jafrilibrary.com

عبرت: عبرت کے عوامل ١٦

کفار: ١٩، ١٨، ١٠ حضرت ادم عليه‌السلام کے زمانے کے کفار ١٣

کفر: کفر کے اسباب ١١

معصیت: معصیت کے نتائج ١١; اللہ تعالی کی معصیت ١١، ١٣

وَقُلْنَا يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلاَ مِنْهَا رَغَداً حَيْثُ شِئْتُمَا وَلاَ تَقْرَبَا هَذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الْظَّالِمِينَ ﴿٣٥﴾

اور ہم نے کہا کہ اے آدم اب تم اپنی زوجہ کے ساتھ جنت میں ساکن ہوجاؤ اور جہاں چاہو آرام سے کھاؤ صرف اس درخت کے قریب نہ جانا کہ اپنے اوپر ظلم کرنے والوں میں سے ہوجاؤگے_

١_ خداوند متعال نے حضرت ادم عليه‌السلام اور ان کی زوجہ کو حکم دیا کہ جنت میں سکونت اختیار کریں_ وقلنایاادم اسکن أنت وزوجك الجنة

٢_ حضرت ادم عليه‌السلام اور ان کی زوجہ کی بہشت میں سکونت فرشتوں کے حضرت ادم عليه‌السلام کو سجدہ کرنے کے بعد تھی_ واذقلنا للملائكة اسجدو لادم ... و قلنا يا ادم اسكن

٣_ حضرت ادم عليه‌السلام کی بہشت میں سکونت سے قبل حضرت حوا عليه‌السلام کی تخلیق ہوچکی تھی_ اسکن أنت وزوجک الجنة

٤_ حضرت ادم عليه‌السلام و حضرت حوا عليه‌السلام کی بہشت میں سکونت سے قبل شادی ہوچکی تھی_ یاادم اسكن أنت وزوجك الجنة

٥_ بہشت کی تمام ترچیزوں سے استفادہ حضرت ادم عليه‌السلام اور اپ عليه‌السلام کی زوجہ کے لئے مباح تھا_ وكلامنها رغداًحيث شئتما

٦_ جس بہشت میں حضرت ادم عليه‌السلام اور حضرت حوا عليه‌السلام نے قیام کیا انتہائی ارام دہ اور نعمتوں سے معمور تھی_ وكلامنها رغداًحيث شئتما "رغد" کا معنی ہے خیر و برکت سے پُر، پاک اور جس میں ارام واسائش ہو_ یہ لفظ "رغداً" ضمیر "منھا" کے لئے حال واقع ہوا ہے یعنی بہشت سے استفادہ کرو دراں حالیکہ یہ بہشت خیروبرکت، ارام واسائش اور ....سے پُر ہے_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۷_بہشت میں ہر کہیں انا جانا حضرت ادم علیہ السلام و حوّا علیہا السلام کے لئے ازاد تھا_حیث شئتما

۸_خداوند متعال نے حضرت ادم علیہ السلام و حوّا علیہا السلام کو ایک مخصوص درخت سے کھانے سے منع فرمایا_ولا تقربا ھذہ الشجرة

۹_ادم علیہ السلام وحوّا علیہا السلام ممنوعہ شجر کے نزدیک ہونے سے نہی الہی کے مرتکب قرار پائے_ولا تقربا ھذہ الشجرة

اگر "ولا تقربا_نزدیک نہ جائو" سے مراد کھانے سے منع کرنا ہو تو "لا تاکلا_نہ کھاو،" کی جگہ "لاتقربا" کا استعمال اس معنی کی طرف اشارہ ہے کہ ادم علیہ السلام وحوا علیہا السلام نے شجرہ، ممنوعہ کے نزدیک جانے سے نہی الہی کے ارتکاب کا خطرہ مول لیا_

۱۰_حضرت ادم علیہ السلام وحوا علیہا السلام کی بہشت میں شجرہ ممنوعہ ایک خاص کشش رکھتا تھا_*ولاتقربا ھذہ الشجرة

یہ جو ادم علیہ السلام وحوا علیہا السلام ممنوعہ درخت کے قریب جانے سے نہی الہی کے مرتکب ہوئے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس درخت کا پھل اتنا پر کشش تھا کہ اس کے نزدیک جانا ہی اس میں پوری رغبت وتمایل اور اس سے استفادہ کا باعث تھا_

۱۱_جب انسان کو کسی گناہ کے ارتکاب کا خطرہ ہو تو اس گناہ کی حدود اور دائرہ سے بھی دور رہنا چاہیئے_ولا تقربا ھذہ الشجرةفتکونا من الظالمین

۱۲_ممنوعہ درخت سے ہر طرح کا استفادہ ادم علیہ السلام و حوّا علیہا السلام کے لئے ممنوع تھا_*ولا تقربا ھذہ الشجرة

یہ مفہوم اس احتمال کی بنا پر ہے کہ جملہ "ولا تقربا" سے مراد تمام تصرفات اور استعمالات حرام ہوں نہ فقط کھانا جب کہ یہ جملہ اس احتمال سے مانع بھی نہیں بلکہ ایک اچھی توجیہ ہے اس سوال کے مقابلے میں کہ اللہ تعالی نے یہ کیوں نہیں ارشاد فرمایا "ولا تا کلا من ھذہ الشجرة"

۱۳_اللہ تعالی نے ادم علیہ السلام وحوّا علیہا السلام کو متنبہ کیا تھا کہ اگر انھوں نے شجرۂ ممنوعہ سے کچھ تناول کیا تو ظالموں میں سے شمار ہوں گے_ولا تقربا ھذہ الشجرة فتکونا من الظالمین

۱۴_جس بہشت میں حضرت ادم علیہ السلام و حضرت حوّا علیہا السلام تھے وہ

Presented by: https://jafrilibrary.com

شرعی ذمہ داریوں (تکلیف شرعي) کا گھر تھا_ اسکن انت و زوجك الجنة ولا تقربا هذه الشجرة

۱۵_ سکونت کی جگہ ،بیوی اور خوراک انسان کی ضروری احتیاجات ہیں_ اسكن أنت و زوجك الجنة وكلا منها

حضرت ادم علیہ السلام کی خلقت کا سارا ماجرا انسان کی شخصیت ،اس کی ضروریات ،نفسیات،اور افکار وغیرہ کی ایک کلی تصویر ہے حضرت ادم علیہ السلام وحوّا کا واقعہ محض ایک داستان ہی نہیں با لفاظ دیگر اگر حضرت ادم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہا السلام کے بارے میں ان کی جائے سکونت، زوجہ، خوراک کے بارے میں گفتگو ہوئي ہے تو یہ بطور کلی سب انسانوں کی ضرورت ہے اسی طرح اگر شریعت اورہدایت کی بات ہوئي ہے تو یہ بھی سب انسانوں کی ضرورت ہے_

۱۶_ عورت اور مرد دونوں یہ لیاقت اور شائستگی رکھتے ہیں کہ ان کے ذمے الہی تکالیف (ذمہ داریاں) ہوں اور یہ دونوں خداوند قدوس کی بارگاہ میں جواب دہ ہوں_ ولا تقربا هذه الشجرة

۱۷_ انسان ایک ایسا موجود ہے جو قانون کا محتاج اور اللہ تعالی کی جانب سے شرعی ہدایات کا نیاز مند ہے_ ولا تقربا هذه الشجرة فتكونا من الظالمين

۱۸_ انسان اللہ تعالی کی اطاعت اورنافرمانی میں صاحب اختیار ہے_ ولا تقربا هذه الشجرة فتكونا من الظالمين

۱۹_ اللہ تعالی کے فرامین کی نا فرمانی کرنا ظلم ہے_ ولا تقربا هذه الشجرة فتكونا من الظالمين

۲۰_ الہی ذمہ داریاں انسان کی مصلحتوں اور مفادات کو پورا کرتی ہیں_ ولا تقربا هذه الشجرة فتكونا من الظالمين

۲۱_ حسین بن میسرّ کہتے ہیں: سا لت أبا عبد الله عن جنة ادم فقال جنة من جنان الدنيا تطلع فيها الشمس والقمر ولو كانت من جنان الاخرة ما خرج منها ابداً[1] میں نے امام صادق (علیہ السلام) سے حضرت ادم علیہ السلام کی بہشت کے بارے میں سوال کیا تو اپ علیہ السلام نے فرمایا دنیا کے باغات میں سے ایک باغ تھا جس میں سورج اورچاند طلوع کرتے تھے اگر یہ اخرت کی بہشت ہوتی تو اس سے ہر گز نہ نکلتے_

۲۲_ عن ابی جعفر علیه‌السلام فی قوله "ولا تقربا هذه الشجره" يعنى لا تا كلا منها[2] اللہ تعالی کے اس کلام "و لا تقربا هذه الشجره" کے بارے میں امام باقر علیہ السلام سے منقول ہے یعنی " اس درخت سے مت کھاؤ"

---

۱) کافی ج/۳ص/۲۴۷ح/۲،نور الثقلین ج/۱ص/۶۲ح/۱۱۸،۱۱۷_

۲) تفسیر عیاشی ج/۱ص/۳۵ح/۲۰، مجمع البیان ج/۱ص/۱۹۴_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۲۳_اختلفت فی الشجرة التی نهی عنها ادم علیه‌السلام ... وقیل هی شجرة الکافور یروی عن علي علیه‌السلام ...[۱]

جس شجرسے حضرت ادم علیه‌السلام کو منع کیا گیا تھا اس میں اختلاف رائے ہے_... امام علی علیه‌السلام سے ایک روایت ہے کہ وہ کافور کادرخت تھا_

اللہ تعالی : اوامر الہی ۱; اللہ تعالی کے نواھی ۹; اللہ تعالی کی تشریعی ہدایت ۱۷;اللہ تعالی کی تنبیہات ۱۳

انسان : انسان کا اختیار۱۸;انسانی مصلحتوں کی تکمیل ۲۰; انسانی ضروریات ۱۵،۱۷

جبر: جبر اور اختیار ۱۸

حدیث:۲۱،۲۲،۲۳

حضرت ادم علیه‌السلام : حضرت ادم علیه‌السلام بہشت میں ۳; حضرت ادم علیه‌السلام اور شجرہ ممنوعہ۱۳،۱۲،۹،۸;حضرت ادم علیه‌السلام اور حضرت حوا علیه‌السلام کی شادی ۴;بہشت میں حضرت ادم کی تکلیف (شرعی ذمہ داري) ۸،۵، ۱۲; حضرت ادم علیه‌السلام کی بہشت میں کھانے والی اشیاء ۵; حضرت ادم علیه‌السلام کی بہشت میں اسائش ۶; حضرت ادم کو ملائکہ کا سجدہ ۲; حضرت ادم علیه‌السلام کی بہشت میں سکونت اختیار کرنا ۲،۱;حضرت ادم علیه‌السلام کا واقعہ ۲،۱، ۳، ۹; حضرت ادم علیه‌السلام کی بہشت میں محرمات ۸; حضرت ادم علیه‌السلام کی بہشت کا مقام ۲۱; حضرت ادم علیه‌السلام کی بہشت کی نعمتیں ۶; حضرت ادم علیه‌السلام کی بہشت کی خصوصیات ۱۴،۷،۶;حضرت ادم علیه‌السلام کو تنبیہ ۱۳

حضرت حوا علیه‌السلام : حضرت حوا علیه‌السلام کی بہشت میں تکلیف (شرعی ذمہ داری) ۸،۵،۱۲; حضرت حوا علیه‌السلام اور شجرہ ممنوعہ ۹،۸،۱۳،۱۲; حضرت حوا علیه‌السلام کی تخلیق ۳; حضرت حوا علیه‌السلام کا بہشت میں قیام ۲،۱; حضرت حوا علیه‌السلام کا واقعہ ۹،۴،۳،۲،۱;حضرت حوا علیه‌السلام کو تنبیہ ۱۳ دین : دین کا فلسفہ ۲۰

شجرہ ممنوعہ: شجرہ ممنوعہ سے اجتناب ۲۲; شجرہ ممنوعہ سے استفادہ ۱۲;شجرہ ممنوعہ سے مراد کیا ہے ۲۳; شجرہ ممنوعہ کی خصوصیات ۱۰

ضروریات : غذاکی ضرورت ۱۵;دین کی ضرورت ۱۷; جائے سکونت کی ضرورت ۱۵;ہدایت کی ضرورت ۱۴ زوجہ کی ضرورت ۱۵

ظالمین:۱۳ ظلم: ظلم کے موارد ۱۹،۱۳

---

۱) تفسیر تبیان ج/ ۱ ص/ ۱۵۸، مجمع البیان ج/ ۱ ص/ ۱۹۵_

Presented by: https://jafrilibrary.com

عورت : عورت کی شرعی ذمہ داری ۱٦;عورت کی ذمہ داری ۱٦

کافور: کافور کا درخت ۲۳

گناہ: سے اجتناب ۱۱; گناہ کے ارتکاب کا خطرہ ۱۱

مرد: مردکی شرعی ذمہ داري ۱٦; مردکی ذمہ داري ۱٦

معصیت: معصیت الہی ۱۹

فَأَزَلَّهُمَا الشَّيْطَانُ عَنْهَا فَأَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيهِ وَقُلْنَا اهْبِطُواْ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَلَكُمْ فِي الأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَى حِينٍ ﴿۳٦﴾

تب شیطان نے انھیں فریب دینے کی کوشش کی اور انھیں ان نعمتوں سے باہرنکال لیا اور ہم نے کہا کہ اب تم سب زمین پراتر جاؤ وہاں ایک دوسرے کی دشمنی ہوگی اور وہیں تمھارا مرکز ہوگا اور ایک خاص وقت تک کے لئے عیش زندگانی رہے گا_

۱_ شیطان نے حضرت ادم عليه‌السلام و حوا عليها‌السلام کوشجرہ ممنوعہ سے استفادہ کی ترغیب دلائي اور اس طرح انھیں اللہ تعالی کی نا فرمانی کی طرف کھینچ کرلے گیا_ فازلهما الشيطان عنها "ازل"کا مصدر"ازلال" ہے جس کا معنی لغزش، تزلزل پیدا کرنا اور گناہ کی ترغیب دلاناہے_ عنھا کی ضمیر ممکن ہے "الجنة"کی طرف لوٹتی ہو یعنی شیطان نے ادم و حوا کو گناہ کی طرف ترغیب دلا کر جنت سے دور کردیا_ یہ بھی ممکن ہے کہ "عنھا" کی ضمیر "الشجرة"کی گناہ طرف لوٹتی ہو پس مفہوم یہ ہوگا کہ شیطان نے ادم عليه‌السلام و حوا عليها‌السلام کو ایسے گناہ کی طرف ترغیب دلائي جس کا منبع شجرہ ممنوعہ تھا مذکورہ بالا مطلب دوسرے احتمال کی بنا پر ہے_

۲_ حضرت ادم عليه‌السلام و حوا نے اللہ تعالی کی نافرمانی سے جنت میں قیام کی لیاقت کھو دي_ فاخر جهما مما كانا فيه

۳_ شیطان اور اس کا ورغلانا حضرت ادم عليه‌السلام وحوا عليها‌السلام کے جنت سے نکلنے کا سبب بنے_ فا خرجهما مما كانا فيه

۴_ حضرت ادم عليه‌السلام وحوا عليها‌السلام کے جنت میں قیام و سکونت کی شائستگی و لیاقت سلب ہوجانے کے بعد اللہ تعالی نے انھیں جنت سے نکل کر زمین پر انے کا حکم فرمایا_ وقلنا اهبطوا "اھبطوا"کا مصدر "ھبوط" ہے جس کا معنی ہے نیچے انا ما بعد کے جملے کی روشنی میں "اھبطوا"کا مفعول "الارض" بنتا ہے_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۵_ حضرت ادم ؑ و حوا ؑ کی جنت میں سکونت اور ان کی لغزش کے ما بین وقت نسبتاً بہت مختصر تھا_
وقلنا یادم اسکن أنت و زوجك الجنة ... فأزلهما الشيطان عنها "ازلھما"کا ما قبل جملے پر"فا"کے ذریعہ عطف ممکن ہے اس مطلب کی طرف اشارہ ہو_
٦_ شیطان ایک ورغلانے والا عنصر ہے اور انسان فریب کے دام میں انے والا موجود ہے_ فأزلهما الشيطان عنها
۷_ حضرت ادم ؑ وحوا ؑ کی بہشت میں شیطان بھی تھا_ فأزلهما الشيطان عنها
۸_ اللہ تعالی نے شیطان کو حکم دیا کہ وہ بہشت سے نکل کر زمین پر چلا جائے_ وقلنا اهبطوا"اهبطوا"جمع کا صیغہ ہے جو اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ خطاب حضرت ادم ؑ وحوا ؑ کے علاوہ دیگر کسی فرد یا افراد کو بھی ہے بعض کا خیال ہے کہ یہ خطاب شیطان کو بھی تھا_
۹_زمین شیاطین کی جائے سکونت اور قیام گاہ ہے_ اهبطوا ...ولكم فى الارض مستقر یہ مفہوم اس بنا پر ہے کہ اگر "اھبطوا "کا حکم شیطان کو بھی شامل ہو_
۱۰_ دنیاوی زندگی میں انسان اور شیطان ایک دوسرے کے دشمن ہیں_ اهبطوا بعضكم لبعض عدو اگر"اهبطوا "کا خطاب حضرت ادم ؑ ،حوا ؑ اور شیطان کو ہو تو "بعضكم لبعض عدو" سے مراد یہ ہے کہ شیطان اور انسان ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے_
۱۱_ زمین میں انسانوں کی زندگی ہمیشہ ایک دوسرے سے دشمنی سے پُر ہے_ اهبطوا بعضكم لبعض عدو یہ مفہوم اس بنا پر ہے کہ اگر "اھبطوا "اور اسی طرح دیگر خطابات سے مراد حضرت ادم ؑ ،حوا ؑ اور ان کی نسل ہوں اس طرح"بعضكم لبعض عدو"سے مراد انسانوں کی اپس میں دشمنی ہے_
۱۲_ حضرت ادم ؑ و حوا ؑ کے ہبوط کے ساتھ ہی اللہ تعالی نے ان کی نسل کی اپس میں دشمنی کے بارے میں بتایا_ وقلنا اهبطوا بعضكم لبعض عدو
۱۳_ حضرت ادم ؑ و حوا ؑ کے شجرہ ممنوعہ کا پھل کھانے سے ان کی نسل کي، ابتدائي بہشت میں قیام و سکونت کی لیاقت وشائستگی سلب ہو گئي * قلنا اهبطوا حضرت ادم ؑ و حوا ؑ کو بہشت سے نکال کر زمین میں قیام کے خطاب میں اللہ تعالی نے گفتگو کے طبعی تقاضے کے بر خلاف حضرت ادم ؑ و حوا ؑ کی نسل کو بھی خطاب فرمایا ہے

Presented by: https://jafrilibrary.com

اس طرح اس نکتے کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ ادم علیہ السلام و حوا علیہا السلام کے شجرہ ممنوعہ سے پھل کھانے کا اثر ان کی نسل پر بھی ہوا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ان کی نسل زمین پر زندگی کرے_

۱۴_ شجرہ ممنوعہ سے ادم علیہ السلام و حوا علیہا السلام کا تناول کرنا اس بات کی کی راہ ہموار ہوئی کہ انسانوں کے درمیان دشمنی کے جذبات پیدا ہوگئے_ *فأزلهماالشيطان عنها ... وقلنا اهبطوا بعضكم لبعض عدو

۱۵_ زمین انسانوں کے لیئے ایک وقتی جائے سکونت اور قرارگاہ ہے_و لكم فى الارض مستقر و متاع الى حين "الى حين_ایک وقت تک "یہ "متاع" کے علاوہ" مستقر" سے بھی متعلق ہے_

۱۶_ زمین پر انسانوں کے سکونت اور قرار کی مدت ان کے لئے نا معلوم ہے_ولكم فى الارض مستقر و متاع الى حين "حین" کا نکرہ انا اس بات کی علامت ہے کہ انسانوں کیلئے ان کے زمین پر قیام کی مدت نا معلوم ہو اور یہ کہ اس کو نہ جان سکیں گے_

۱۷_ زمین انسانوں کے لئے ایک خاص وقت اور نا معلوم مدت تک زندگی کرنے کا ذریعہ ہے_ ولكم فى الارض مستقر و متاع الى حين "متاع" اس چیز کو کہتے ہیں جس سے کوئی منفعت ہو_

۱۸_ جس بہشت میں حضرت ادم علیہ السلام وحوا علیہا السلام تھے وہ جگہ زمین سے برتر اور بالاتر تھي_ قلنا اهبطوا ...ولكم فى الارض مستقر یہ جملہ "ولکم فی الارض مستقر" اس بات پر دلالت کرتا ہے جس بہشت میں حضرت ادم علیہ السلام وحوا علیہا السلام قیام پذیر تھے وہ زمین پر نہ تھی جبکہ "اھبطوا" اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ جگہ زمین سے برتر اور والاتر تھي_

۱۹_ رسول اسلام صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت ہے کہ اپ (ص) نے ارشاد فرمایا:"انما كان لبث ادم وحوا فى الجنة حتى خرجا منها سبع ساعات من ايام الدنيا ..."[۱] حضرت ادم علیہ السلام و حوا علیہا السلام کا بہشت میں قیام دنیا کے ایک دن کے سات گھنٹے تھے_

۲۰_ رسول خدا (ص) سے روایت ہے کہ اپ (ص) نے ارشادفرمایا:"يوم الجمعة سيد الايام ... خلق الله فيه ادم واهبط فيه ادم الى الارض"[۲] جمعہ کا دن سید الایام (دنوں کا سردار) ہے ... اس دن اللہ تعالی نے حضرت ادم علیہ السلام کو خلق فرمایا اور اسی دن حضرت ادم علیہ السلام زمین کی طرف بھیجے گئے_

---

۱) تفسیر عیاشی ج/۱ ص/۳۵ ح/۲۱ ،نور الثقلین ج/۱ ص/۶۴ ح/۱۲۹_ ۲) خصال صدوق ج/۱ ص/۳۱۶ ح/۹۷ ،نور الثقلین ج/۱ ص/۶۴ ح/۱۲۸_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۲۱_"عن الصادق علیه‌السلام ...فی قوله تعالی ولکم فی الارض مستقر ومتاع الی حین قال الی یوم القیامة "(۱) امام صادق علیہ السلام سے اللہ تعالی کے اس کلام "ولکم فی الارض مستقر ومتاع الی حین" کے بارے میں روایت ہے آپ علیہ‌السلام نے فرمایا اس سے مراد قیامت تک زمین پر قیام اور اس سے استفادہ کرنا ہے_

۲۲_امام رضا علیہ‌السلام سے روایت ہے"فتسلط علیه (ادم) الشیطان ...وتسلط علی حوا علیه‌السلام ... فاخرجهما الله عزوجل عن جنته فاهبطهما عن جواره الی الارض ..."(۲) پس شیطان ادم علیہ‌السلام اور حوا علیہ‌السلام پر مسلط ہوگیا پس اللہ تعالی نے انھیں اپنی جنت اور اپنے جوار سے نکال کرزمین کی طرف بھیجا_

۲۳_انحضرت (ص) سے روایت ہے کہ اپ (ص) نے ارشاد فرمایا "فاوحی الله تعالی الی جبرائیل ان اهبطهما الی البلدة المبارکة مکة فهبط بهما جبرائیل فالقی ادم علی الصفا والقی حواء علی المروة" (۳) پس اللہ تعالی نے جبرائیل علیہ‌السلام کو وحی فرمائی کہ ادم علیہ‌السلام و حوا علیہ‌السلام کو مکہ کی مبارک سرزمین کی طرف لے جائے پس جبرائیل علیہ‌السلام نے حضرت ادم علیہ‌السلام کو کوہ صفا پر اور حضرت حوا علیہ‌السلام کو کوہ مروہ پر اتارا_

۲۴_رسول گرامی قدر اسلام صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا"حین امر ادم علیه‌السلام ان یهبط ... هبط ادم وزوجته و هبط ابلیس ولا زوجة له ..." (۴) جب اللہ تعالی نے حضرت ادم علیہ‌السلام کو نیچے اترنے کا حکم فرمایا ...ادم علیہ‌السلام اور ان کی زوجہ علیہ‌السلام نیچے اترائے اور ابلیس بھی اترا لیکن اس کی زوجہ نہ تھی ...

۲۵_"عن امیر المومنین فی حدیث طویل وفیه ساله عن اکرم واد علی وجه الارض فقال واد یقال له "سراندیب" ،"سقط فیه ادم من السماءَ"(۵) امیر المومنین علیہ‌السلام سے ایک طویل حدیث میں سوال کیا گیا کہ روئے زمین پر سب سے زیادہ صاحب شرف مقام کون سا ہے؟ حضرت علیہ‌السلام نے ارشاد فرمایا وہ جگہ "سراندیب"ہے(لغت نامہ دہخدا کے مطابق یہ جگہ سری لنکا میں ہے)یہاں حضرت ادم علیہ‌السلام اسمان سے نازل ہوئے_

ابلیس: ابلیس کا ہبوط (اترنا)۲۴

اللہ تعالی : اوامر الہی ۸،۴;اللہ تعالی کی تنبیہات ۱۲

---

۱) تفسیر قمی ج/ ۱ص/ ۴۳، نور الثقلین ج/ ۱ص/ ۶۳ح/ ۱۲۳ ... ۲) عیون اخبار الرضا ج/ ۱ص/ ۳۰۶ح/ ۶۷ ،نور الثقلین ج/ ۱ص/ ۶۰ح/ ۱۱۲_

۳) تفسیر عیاشی ج/ ۱ص/ ۳۶ح/ ۲۱ ، تفسیر برہان ج/ ۱ص ۸۴ح/ ۱۵_ ۴) علل الشرائع ص/ ۵۴۷ح/ ۲باب ۳۴۰،نور الثقلین ج/ ۱ص/ ۶۶ و ح/ ۱۳۷_

۵) نور الثقلین ج/ ۱ص/ ۶۴ح/ ۱۲۶_

Presented by: https://jafrilibrary.com

انسان: زمین پر انسانوں کا استقرار "قیام" ۲۱، ۱۶، ۱۵ انسان کا فریب کھانا ٦؛ انسانوں کے دشمن ۱۰؛ انسانوں کی دشمنی ۱۱؛ انسانوں کی دشمنی کے اسباب ۱۴؛ انسانوں کا مسکن ۱۵

جمعہ: جمعہ کی فضیلت ۲۰

حدیث: ۲۰، ۱۹، ۲۵، ۲۴، ۲۳، ۲۲، ۲۱

حضرت ادم ؑ: حضرت ادم ؑ اور ممنوعہ درخت ۱؛ حضرت ادم ؑ کا بہشت سے نکلنا ۲۲، ۴، ۳؛ حضرت ادم ؑ کی اولادکی دشمنی ۱۲؛ حضرت ادم ؑ کا بہشت میں قیام ۱۹، ۵؛ حضرت آدم ؑ کی نافرمانی ۲؛ حضرت ادم ؑ کی نافرمانی کے عوامل ۱؛ حضرت ادم ؑ کے ہبوط کے اسباب ۴، ۳؛ حضرت ادم ؑ کی بہشت کے فضائل ۱۸؛ حضرت ادم ؑ کا واقعہ ۵، ۴، ۳، ۱، ۳، ۱۲، ۱ ، ۱۹؛ حضرت ادم ؑ کی لغزش ۱، ۵؛ حضرت ادم ؑ کا بہشت سے محروم ہونا ۱۳؛ حضرت ادم ؑ کی نسل کا محروم ہونا ۱۳؛ حضرت ادم ؑ کی بہشت کا مقام ۱۸؛ حضرت ادم ؑ کے اترنے کی جگہ ۲۵، ۲۳؛ حضرت ادم ؑ کی خلقت کا وقت ۲۰؛ حضرت ادم ؑ کا اترنا ۱۲، ۲۲، ۲۴

حضرت حوا ؑ: حضرت حوا ؑ کا بہشت سے نکالا جانا ۲۲، ۴، ۳ حضرت حوا ؑ اور شجرہ ممنوعہ ۱؛ حضرت حوا ؑ کا جنت میں قیام ۱۹، ۵؛ حضرت حواکی نافرمانی ۲؛ حضرت حوا ؑ کی نافرمانی کے عوامل ۱؛ حضرت حوا ؑ کے اترنے کے عوامل ۴، ۳؛ حضرت حوا ؑ کا واقعہ ۴، ۳، ۱، ۱۲، ۷، ۵، ۱۹، ۱۳؛ حضرت حوا ؑ کی لغزش ۵، ۱؛ حضرت حوا ؑ کے اترنے کی جگہ ۲۳؛ حضرت حوا ؑ کا اترنا ۲۴، ۲۲، ۱۲

زمین: زمین کے فوائد ۱۷

زندگي: دنیاوی زندگی ۱۷

سرزمینیں: سرزمین سراندیب ۲۵؛ سرزمین سری لنکا ۲۵

شجرہ ممنوعہ: شجرہ ممنوعہ سے استفادہ ۱۴، ۱۳

شیاطین: شیاطین زمین پر ۹؛ شیاطین کا مسکن ۹

شیطان: شیطان کے ورغلانے کے نتائج ۳؛ شیطان کا بہشت سے نکالا جانا ۸؛ شیطان کا فریب دینا ٦، ۱؛ شیطان کے دشمن ۱۰؛ شیطان کا تسلط ۲۲؛ شیطان، حضرت ادم ؑ کی بہشت میں ۷؛ شیطان کا کردار ٦، ۳، ۱؛ شیطان کا اترنا ۸

کوہ صفا: ۲۳ کوہ مروہ: ۲۳ نا فرمان: نافرمانی کے نتائج ۲؛ اللہ تعالی کی نا فرمانی ۲، ۱

Presented by: https://jafrilibrary.com

فَتَلَقَّى آدَمُ مِن رَّبِّهِ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿۳۷﴾

پھر آدم نے پروردگار سے کلمات کی تعلیم حاصل کی اور ان کی برکت سے خدا نے ان کی توبہ قبول کرلی کہ وہ توبہ قبول کرنے والا اور مہربان ہے۔

۱۔ حضرت ادم علیہ السلام اپنے کیئے پر پشیمان ہوئے اور اللہ تعالی کی بارگاہ میں توبہ کے لئے رجوع کیا۔ من ربہ کلمات

۲۔ اللہ تعالی نے انتہائی قدر و قیمت والے کلمات حضرت ادم علیہ السلام کو تعلیم و تلقین فرمائے تا کہ ان کے واسطے سے اللہ کی بارگاہ میں توبہ کریں۔ فتلقی ادم من ربہ کلمات "تلقی" کا مصدر "تلقی" ہے جس کا معنی ہے لے لینا۔ لہذا اس جملے "فتلقی ..." کا معنی یوں بنتا ہے حضرت ادم علیہ السلام نے اللہ تعالی کی جانب سے کلمات لے لیئے۔ کلمات کو نکرہ لانا ان کی عظمت وبلندی پر دلالت کرتا ہے۔

۳۔ حضرت ادم علیہ السلام کی توبہ اور اللہ تعالی کی جانب سے کلمات حاصل کرنا حضرت ادم علیہ السلام کے زمین پر قیام پذیر ہونے کے بعد ہوا۔ * ولکم فی الارض مستقر ...فتلقی ادم من ربہ کلمات یہ مفہوم "فتلقی" کي "فاء" سے استفادہ ہوتا ہے جو ترتیب کے معانی دیتا ہے۔

۴۔ اللہ تعالی نے حضرت ادم علیہ السلام کی توبہ قبول کی، انکا گناہ معاف فرما دیا اور اپ علیہ السلام پر اپنی رحمت نازل فرمائی۔ فتاب علیہ انہ ھو التواب الرحیم

۵۔ اللہ تعالی توّاب (انتہائی زیادہ توبہ قبول کرنے والا ہے) اور رحیم (مہربان) ہے۔ انہ ھو التوّاب الرحیم

۶۔ اللہ انسان تعالی کی طرف سے گناہ کاروں کی توبہ قبول کرنا اس کی رحمت کا پرتو ہے۔ فتاب علیہ انہ ھو التواب الرحیم اللہ تعالی کی رحمت کو اس کے تو اب ہونے کے ساتھ ساتھ ملاحظہ کیا جاسکتا ہے یعنی اللہ تعالی کے توبہ قبول کرنے کا سرچشمہ اسکی رحمت ہے یا یہ رحمت اس اعتبار سے ہے کہ حضرت ادم علیہ السلام کو اللہ تعالی نے کلمات تعلیم فرمائے مذکورہ بالا مفہوم پہلے اعتبار کے مطابق ہے۔

۷۔ حضرت ادم علیہ السلام کو کلمات کی تلقین و تعلیم (اللہ تعالی کی بارگاہ میں کس طرح توبہ کی جائے اور اس کی بارگاہ اقدس میں نیاز حاصل کیا جائے) خداوند

Presented by: https://jafrilibrary.com

قدوس کی رحمت کا حضرت ادم علیہ السلام پر ایک جلوہ تھا_ فتلقی ادم من ربه کلمات ... انه هو التواب الرحيم

یہاں "الرحیم" کا جملہ "فتلقی ..." کے ساتھ ارتباط کے عنوان سے معنی بیان ہوا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالی کی رحمت اس بات کا موجب بنی کہ حضرت ادم علیہ السلام کو کلمات کی تعلیم دی جائے_

۸_ اللہ تعالی کی بارگاہ میں توبہ اوراس سے گناہوں کی معافی طلب کرنا ضروری ہے_ فتلقی ادم من ربه کلمات ... انه هو التواب الرحيم اولین انسان ہونے کے ناطے حضرت ادم علیہ السلام کی توبہ کا مسئلہ پیش کرنا گویا اس کا مقصد یہ تھا کہ انسان جب لغزش یا گناہ میں مبتلا ہو تو اس کا فریضہ بیان کیا جائے_

۹_ توبہ کیسے کی جائے اوراس کے لئے لازم وضروری واسطے کیسے تلاش کئے جائیں، یہ واسطے کیسے ہوں یہ سب کچھ دین سے سیکھنا چاہیئے_ فتلقی ادم من ربه کلمات فتاب عليه مذکورہ بالا مفہوم اس سے استفادہ ہوتا ہے کہ حضرت ادم علیہ السلام کی توبہ کی قبولیت (تاب علیہ) کو فاء تفریع کے ساتھ اللہ کی جانب سے کلمات سیکھنے کے بعد استعمال کیا گیا ہے_

۱۰_ توبہ کی قبولیت اور اللہ تعالی کی رحمت کا یقین گناہگار انسان کو توبہ اور طلب مغفرت کی طرف راغب کرتا ہے_ فتاب عليه انه هو التواب الرحيم توبہ کی قبولیت کے لئے حرف تاکید "انّ" کے استعمال، ضمیر فصل "ھو" اور صیغہ مبالغہ "توّاب" کے استعمال سے یہ مطلب اخذ ہوتا ہے کہ گناہگاروں کو طلب مغفرت کی ترغیب دلائي گئی ہے_

۱۱_ ابن عباس کہتے ہیں: "سألت رسول الله عن الكلمات التي تلقيها آدم من ربه فتاب عليه قال سأل بحق محمدوعلي و فاطمة و الحسن والحسين الا تبت عليّ فتاب عليه"[۱] میں نے رسول اللہ (ص) سے ان کلمات کے بارے میں سوال کیا جو حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ تعالی سے حاصل کیئے اور اللہ نے ان کی توبہ قبول فرمائي حضرت (ص) نے ارشاد فرمایا حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ تعالی کو محمد (ص)، علی علیہ السلام، فاطمہ علیہا السلام، حسن علیہ السلام، حسین علیہ السلام کے واسطے سے پکارا اور عرض کیا یا اللہ میری توبہ قبول فرما تو اللہ تعالی نے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول کی_

۱۲_ امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: "الكلمات التي تلقيهن آدم من ربه فتاب عليه و هدى قال سبحانك اللهم و بحمدك انى عملت سوء اً و ظلمت نفسى فاغفر لى انك خير الغافرين ... انك انت الغفور الرحيم[۲]

---

۱) الدرالمنثور ج/ ۱ ص ۱۴۷، نورالثقلین ج/ ۱ ص ۶۷ ح ۱۴۳، ۱۴۵، ۱۴۷_ ۲) تفسیر عیاشی ج/ ۱ ص ۴۱ ح ۲۵، تفسیر برہان ج/ ۱ ص ۸۷ ح ۸_

Presented by: https://jafrilibrary.com

وہ کلمات جو حضرت آدم عليه‌السلام نے اللہ تعالی سے حاصل کیئے پس اللہ نے حضرت آدم عليه‌السلام کی توبہ قبول فرمائي اور حضرت آدم عليه‌السلام کی ہدایت فرمائي (وہ کلمات یہ تھے) کہا اے اللہ تیری ذات پاک ہے اور تیری حمد بجالاتاہوں بے شک میں نے برا عمل انجام دیا اور اپنے اوپر ظلم کیا پس تو مجھے بخش دے بے شک تو بہترین بخشنے والا ہے... بتحقیق تو بخشنے والا اور رحیم ہے_

١٣_ امام صادق عليه‌السلام سے روایت ہے"ان الله تبارك و تعالى لما اراد ان يتوب على آدم ارسل اليه جبرئيل فقال له ... ان الله تبارك و تعالى بعثنى اليك لا علمك المناسك التى يريد ان يتوب عليك بها ... ففعل ذالك آدم عليه‌السلام ... فقال له جبرئيل ان الله تبارك و تعالى قد غفرلك و قبل توبتك ..."(١) جب اللہ تعالی نے ارادہ فرمایا کہ آدم عليه‌السلام کی توبہ قبول فرمائے تو حضرت جبرئیل عليه‌السلام کو آپ عليه‌السلام کی طرف بھیجا جبرائیل عليه‌السلام نے آپ عليه‌السلام سے کہا ... اللہ تعالی نے مجھے آپ عليه‌السلام کی طرف بھیجا ہے تا کہ آپ عليه‌السلام کو مناسک (حج) کی تعلیم دوں اور اللہ تعالی چاہتاہے کہ مناسک کی وجہ سے آپ عليه‌السلام کی توبہ کو قبول فرمائے ... پس حضرت آدم عليه‌السلام نے مناسک کو انجام دیا ... پس جبرائیل عليه‌السلام نے آپ عليه‌السلام سے کہا کہ بے شک اللہ تبارک و تعالی نے آپ عليه‌السلام کو بخش دیا ہے اور آپ عليه‌السلام کی توبہ قبول فرمالی ہے_

استغفار (طلب مغفرت): طلب مغفرت کی اہمیت ٨; طلب مغفرت کی بنیاد١٠

اسماء اور صفات: توّاب ٥; رحیم ٥

اللہ تعالی : اللہ تعالی کی بخشش ٣; اللہ تعالی کی توبہ ١٠; اللہ تعالی کی رحمت ٣،١٠; اللہ تعالی کی رحمت کے مظاہر٦،٧

اہل بیت عليه‌السلام : اہل بیت عليه‌السلام کے فضائل ١١

ایمان: رحمت خداپر ایمان کے اثرات و نتائج ١٠

بخشش: بخشش کی درخواست ٨

ترغیب : ترغیب کے عوامل ١٠

توبہ : توبہ کے آداب ٢،٧،٩; توبہ کی اہمیت ٨; توبہ میں توسل ٢; توبہ کا سرچشمہ ١٠; توبہ کی قبولیت ٦

جہان بینی (نظریہ کائنات): جہان بینی اورآئیڈیالوجی ١٠

١) علل الشرائع ج/ ١ص ٤٠٠ح/ ١باب ١٤١، نورالثقلین ج/ ١ص ٦٩ ح ١٥٢_

Presented by: https://jafrilibrary.com

حضرت آدم ؑ : حضرت آدم ؑ کی بخشش ۴،۱۳; حضرت آدم ؑ کا طلب مغفرت کرنا ۱۲; آدم ؑ کا زمین پر قیام و سکونت ۳; حضرت آدم ؑ کو کلمات القاء کرنا ۳، ۲، ۱۲، ۱۱، ۷، ۱۳; حضرت آدم ؑ کی پشیمانی ۱; حضرت آدم ؑ کو توبہ کی تعلیم دینا ۲، ۳، ۷; حضرت آدم ؑ کی توبہ ۱۲، ۱۱، ۲، ۱; آدم ؑ کی نافرمانی ۱; حضرت آدم ؑ کی توبہ قبول ہونا ۴، ۱۳ ; حضرت آدم ؑ کا واقعہ ۱۱، ۴، ۳، ۲، ۱; حضرت آدم ؑ کی توبہ کی جگہ ۳

دین : دین کی اہمیت و کردار ۹

رحمت الہی : رحمت الہی جن لوگوں کے شامل حال ہوتی ہے ۴،۷

روایت : ۱۱، ۱۳، ۱۲

قُلْنَا اهْبِطُواْ مِنْهَا جَمِيعاً فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُم مِّنِّي هُدًى فَمَن تَبِعَ هُدَايَ فَلاَ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿۳۸﴾

اور ہم نے یہ بھی کہا کہ یہاں سے اترپڑو پھر اگر ہماری طرف سے ہدایت آجائے تو جو بھی اس کا اتباع کرلے گا اس کے لئے نہ کوئی خوف ہوگا نہ حزن _

۱_ حضرت آدم ؑ و حوا ؑ کی نافرمانی کے بعد اللہ تعالی نے ان سے چاہا کہ بہشت سے نکل جائیں_ قلنا اهبطوا منها" قلنا اہبطوا" کے آیت ۳۶ اور ۳۸ میں تکرار کے بارے میں چند آراء کا ذکر ہوا ہے_ اس آیت میں " واو" یا کوئی اور حرف عطف موجود نہیں ہے پس اس امر سے اس بات کی تقویت ہوتی ہے کہ اس آیت میں " قلنا اهبطوا" آیت ۳۶ میں "قلنا اهبطوا" کے لئے تاکید ہے_

۲_ شجرہ ممنوعہ سے حضرت آدم ؑ و حوا ؑ کے تناول کرنے سے ان کی نسل بھی ابتدائي بہشت سے محروم ہوگئي_ قلنا اهبطوا منهماجميعاً "اہبطوا" جمع کا صیغہ استعمال ہوا ہے یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ حضرت آدم ؑ و حوا ؑ کے علاوہ بھی کوئي ایک یا زیادہ افراد مورد خطاب ہیں اس بارے میں چند آراء کا اظہار ہوا ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ دوسرے مخاطبین آدم ؑ و حوا ؑ کی نسل ہے_ مذکورہ بالا مفہوم

Presented by: https://jafrilibrary.com

اسی رائے کے مطابق ہے_

۳_ اللہ تعالی نے شیطان کو بھی بہشت سے نکال باہر کیا_* قلنا اهبطوا منها جميعاً

یہ مفہوم اس احتمال کی بناپر ہے کہ اگر "اہبطوا" کا حکم حضرت آدم عليه‌السلام و حوا عليها‌السلام کے علاوہ شیطان کو بھی شامل ہو_

۴_ حضرت آدم عليه‌السلام و حوا عليها‌السلام اور انکی نسل کو بہشت سے نکلتے ہوئے اللہ تعالی نے انکو اپنی جانب سے ہدایت اور راہنمائي سے بہرہ مند ہونے کی بشارت دی_ فاما ياتينكم منى هدي لفظ " اما" ان شرطیہ اور ما زائدہ سے ترکیب پایا ہے_ جملے میں ایک طرف انْ شرطیہ اور دوسری طرف ما زائدہ اوریا تینَّ میں نون تاکید سے اس کی تاکید کرنا اس امر کا مقتضی ہے کہ جملے کا معنی یہ ہو" اگر میری طرف سے ہدایت ملے کہ جو یقیناً آئے گی ..."

۵_ انسان کو سعادت کے حصول کی خاطر ہدایت اور الہی راہنمائي کی ضرورت ہے_ فاما ياتينكم منى هديً

۶_ اللہ تعالی کی ہدایات و راہنمائي کی اتباع کرنے والوں کو قیامت کے روز کوئي خوف و خطر نہ ہوگا_ فمن تبع هداى فلا خوف عليهم و لا هم يحزنون "خوف"نکرہ استعمال ہوا ہے اور حرف نفی کے بعد واقع ہوا ہے جو معنی میں عمومیت پر دلالت کرتا ہے گویا مطلب یوں ہے کسی قسم کا کوئي بھی خوف نہ ہوگا اسی طرح جب فعل منفی ہو تو تمام تر مصادیق کے نہ ہونے پر دلالت کرتا ہے پس "ولا ہم یحزنون" سے مراد یہ ہے کہ کسی طرح کا بھی غم و اندوہ نہ ہوگا_

۷_ سرائے آخرت ادیان کے پیروکاروں کے لئے ایک ایسی سرائے ہے جو خوف و پریشانی کے عوامل سے دور اور ہر طرح کے حزن و ملال آور واقعات سے امان میں ہے_ فلا خوف عليهم و لا هم يحزنون

بعد والی آیت جس میں کفار کے لئے آخرت میں پاداش کاذکر ہوا ہے اس کے قرینے سے کہا جاسکتاہے کہ اس آیت میں اہل ہدایت کی آخرت میں جزا کا ذکر کیا گیا ہے بنابریں " فلا خوف ..."کا تعلق عالم آخرت سے ہے_

۸_ گناہ کے وضعی نتائج اللہ تعالی کی جانب سے توبہ کی قبولیت کے باوجود رہتے ہیں_ فتاب عليه ... قلنا اهبطوا منها جميعاً فاما ياتينكم منى هديً حضرت آدم عليه‌السلام کی توبہ اور اللہ تعالی کی جانب سے اسکی قبولیت کے بعد بھی حضرت آدم عليه‌السلام کو ہبوط کا تاکید سے حکم دینا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ حضرت آدم عليه‌السلام کی توبہ قبول ہونے کے باوجود انکو بہشت میں دوبارہ ان کا مقام نہ مل سکا یہ چیز حکایت کرتی ہے کہ گناہ کی معافی کا لازمہ اسکے وضعی نتائج کا خاتمہ نہیں ہے_

Presented by: https://jafrilibrary.com

ادیان: ادیان کے پیروکاروں کی آخرت میں امنیت ۷; ادیان کے پیروکار قیامت میں ۷; ادیان کے پیروکاروں کا اخروی سرور ۷

اللہ تعالی: افعال الہی ۳، ۱; اللہ تعالی کی بشارتیں ۴; ہدایت الہی ۴، ۵

انسان: انسان کی معنوی ضروریات ۵

توبہ: توبہ کے نتائج ۸

حضرت آدم علیہ السلام: آدم علیہ السلام کی نافرمانی کے نتائج ۲; حضرت آدم علیہ السلام کا بہشت سے اخراج ۴، ۱; نسل آدم علیہ السلام کو بشارت ۴; حضرت آدم علیہ السلام کی نافرمانی ۱; حضرت آدم علیہ السلام کا واقعہ ۴; حضرت آدم علیہ السلام کا بہشت سے محروم ہونا ۲; نسل آدم علیہ السلام کا محروم ہونا ۲; حضرت آدم علیہ السلام کا ہبوط ۱

حضرت حوا علیہا السلام: حوا علیہا السلام کی نافرمانی کے نتائج ۲; حوا علیہا السلام کا بہشت سے اخراج ۴، ۱; حضرت حوا علیہا السلام کی نافرمانی ۱; حضرت حوا علیہا السلام کا واقعہ ۴; حضرت حوا علیہا السلام کا ہبوط ۱

سعادت: سعادت کے عوامل ۵

شیطان: شیطان کا بہشت سے اخراج ۳; شیطان کا ہبوط ۳

ضروریات: ہدایت کی ضرورت ۵

گناہ: گناہ کے وضعی نتائج ۸

نافرماني: نافرمانی کے نتائج ۱

ہدایت یافتہ افراد: اہل ہدایت کا آخرت میں امن و امان ٦; اہل ہدایت کا اخروی سرور ٦; ہدایت یافتہ انسان قیامت میں ٦

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَالَّذِينَ كَفَرواْ وَكَذَّبُواْ بِآيَاتِنَا أُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿۳۹﴾

جو لوگ کافر ہوگئے اور انھوں نے ہماری نشانیوں کو جھٹلا دیا وہ جہنمی ہیں اور ہمیشہ وہیں پڑے رہیں گے_

۱_ آیات الہی کا انکار اور تکذیب کرنے والوں کی سزا اور کیفر آتش جہنم ہے_والذین کفروا و کذبوا بایاتنا اولئک اصحاب النار "کذبوا" کا مصدر تکذیب ہے جسکا معنی ہے جھوٹی نسبت دینا ہے "بایاتنا" کذبوا کے علاوہ کفروا سے بھی متعلق ہے_ جملہ "الذین کفروا ..." جملہ "من تبع ..." پر عطف ہے جو اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ لوگ اللہ تعالی کی ہدایت و راہنمائي کو قبول کرنے والے نہیں_

۲_ آیات الہی کا کفر اختیار کرنے والے اور جھٹلانے والے ہمیشہ کے لئے جہنم میں رہیں گے_ اولئك اصحاب النارهم فيها خالدون

۳_ دوزخ اور اسکی آگ دائمی اور ہمیشہ رہنے والی ہے_هم فيها خالدون

۴_ اللہ تعالی اپنی ہدایت و راہنمائي کو لوگوں کی طرف ایسے بھیجتا ہے کہ اس ہدایت کے خدائي ہونے کی نشانی و علامت اسکے ہمراہ ہوتی ہے_ فاما یاتینکم منی هدی ... الذین کفروا و کذبوا بآیاتنا

"آیات" جمع استعمال ہوا ہے اور اسکا معنی ہے نشانیاں اور علامات_ لفظ "ہديً" اور ما قبل آیہ میں لفظ "ہداي" دلیل ہے کہ آیات سے مراد اللہ تعالی کی ہدایات اور راہنمائي ہے_ہدایت کو آیت سے تعبیر کرنے کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالی اپنی ہدایت کو اس انداز سے پیش فرماتا ہے کہ جس سے اسکی حقانیت آشکار ہو اور اسکا خدائيّ ہونا ثابت ہو_

آیات الہی : آیات الہی کو جھٹلانے والوں کی سزا ۱; آیات الہی کو جھٹلانے والے جہنم میں ۲

اللہ تعالی : ہدایت الہی کی خصوصیات ۴

Presented by: https://jafrilibrary.com

اہل جہنم : ۲ جہنم : آتش جہنم ۱; آتش جہنم کا ہمیشہ رہنا ۳; جہنم کا دائمی ہونا ۳; جہنم میں ہمیشہ کے لئے رہنا ۲

سزا : سزا کی وجوہات ۱، ۲

عذاب : اہل عذاب ۲،۱

کفار: کفار جہنم میں ۲

يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُواْ نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَوْفُواْ بِعَهْدِي أُوفِ بِعَهْدِكُمْ وَإِيَّايَ فَارْهَبُونِ ﴿۴۰﴾

اے بنی اسرائیل ہماری نعمتوں کو یاد کرو جو ہم نے تم پر نازل کی ہیں اور ہمارے عہد کو پورا کرو ہم تمھارے عہد کو پورا کریں گے اور ہم سے ڈرتے رہو_

۱_ اللہ تعالی نے بنی اسرائیل کو گراں قدر نعمتوں سے بہرہ مند فرمایا: يا بني اسرائيل اذكروا نعمتى التى أنعمت عليكم

"نعمت" مفرد آیاہے اس سے مراد خاص نعمت ہو سکتی ہے جیساکہ حضرت موسی عليه‌السلام کی بعثت اور ممکن ہے نعمت کی جنس یا صنف مراد ہو جس میں متعدد نعمتیں شامل ہیں جن کا آیت ۴۷ کے بعد والی آیات میں ذکر ہوا ہے_ نعمت کی "یائ" متکلم کی طرف اضافت اس بات کی دلیل ہے کہ یہ نعمت یا نعمتیں بہت عظیم و باشرافت ہیں_

۲_ اللہ تعالی نے بنی اسرائیل سے چاہا کہ اسکی نعمتوں کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے یاد رکھیں_ يا بنى اسرائيل اذكروا نعمتى التى أنعمت عليكم

۳_ بنی اسرائیل قرآن کریم کے مخاطب قرار پائے اور ان کا فریضہ قرار دیا گیا کہ قرآن حکیم کی پیروی کریں_ يا بني اسرائيل اذكروا

۴_ نزول قرآن کے زمانے تک بنی اسرائیل ایک قوم و

Presented by: https://jafrilibrary.com

قبیلے کی شکل میں تھے۔ یا بنی اسرائیل اذکروا حضرت اسحاق ؑ کے فرزند اور حضرت ابراہیم ؑ کے پوتے حضرت یعقوب ؑ کا ایک اور نام اسرائیل تھا یہ جو بنی اسرائیل (فرزندان یعقوب ؑ) کے عنوان سے ایک گروہ یا جماعت کی شکل میں معروف تھے اور آنحضرت ؑ کے زمانے میں بھی اسی نام سے جانے پہچانے جاتے تھے اس سے معلوم ہوتاہے کہ انہوں نے اپنے زمانہ آغاز سے اس زمانے تک اپنی قومیت کو محفوظ کر رکھا تھا اور قوم قبیلے کی صورت میں رہتے تھے۔

۵_ اللہ تعالی اور بنی اسرائیل کے ما بین متقابل عہد و پیمان کا وجود_ اوفوا بعھدی اوف بعھدکم "عھدي" یعنی وہ عہد و پیمان جو اللہ تعالی نے لوگوں کے ذمے قرار دیا ہے۔ "عہدکم" سے مراد وہ وعدے ہیں جو اللہ تعالی نے اپنے بندوں کو دیئے ہیں اور ان کی انجام دہی کو اپنے لیئے ضروری قرار دیا ہے۔

٦_ بنی اسرائیل کو اللہ تعالی کے احکام و فرامین میں سے ایک حکم یہ تھا کہ الہی وعدوں کو وفا کریں_ و اوفوا بعھدي

۷_ پیامبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے زمانے کے بنی اسرائیل الہی عہد و پیمان سے آگاہ تھے_ اوفوا بعھدی اوف بعھدکم

۸_ اللہ تعالی کا وفائے عہد کرنا اس شرط کے ساتھ تھا کہ بنی اسرائیل الہی عہد و پیمان کی پابندی کریں_ اوفوا بعھدی اوف بعھدکم

۹_ بنی اسرائیل کو اللہ تعالی کی نصیحتوں میں سے ایک نصیحت یہ تھی کہ فقط خدا سے ڈریں اور اسکے غیر سے خوف زدہ نہ ہوں_ و ایای فارھبون "رہبہ" کا معنی ڈرنا ہے_ "ارھبون" میں فعل امر "ارھبوا" اور نون وقایہ مکسور ہے جو اس بات کی حکایت کرتی ہے کہ یہاں "یای متکلم" محذوف ہے یعنی جملہ یوں ہے "و ایای فارھبونی"

۱۰_ اللہ تعالی انسانوں کو نعمت عطا کرنیوالا ہے_ نعمتی التی انعمت علیکم

۱۱_ الہی نعمتوں کو یاد رکھنے کی ضرورت_ اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم

۱۲_ نعمتوں کو یاد کرنے اور یاد رکھنے کا ہدف اللہ کی یاد میں رہنا اور نعمتوں کو اس کی جانب سے سمجھنا ہے_

اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم "نعمت" کی توصیف یوں کرنا کہ اللہ تعالی نے اسے عطا فرمایا ہے "انعمت علیکم" یہ اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ نعمت کو یاد کرنا نعمت دینے والے کی یاد کا ذریعہ ہونا چاہیئے یعنی نعمت کو یاد کرنے کا لازمہ یہ ہو کہ ہر نعمت میں خدا کو دیکھا جائے_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۳ _ انسانوں کے ساتھ اللہ تعالی کے معاہدوں کی پابندی ضروری ہے _ اوفوا بعهدي

۱۴ _ انسانوں کے اس عہد کی وفا کرنا جو خداوند متعال کے ہاں ہے اس سے مشروط ہے کہ انسان الہی عہد و پیمان کو نبھائیں _ و اوفوا بعهدی اوف بعهدكم

۱۵ _ خداوند متعال ہی اس مقام و عظمت کا مالک ہے جو شائستگی رکھتاہے کہ اسکی ہی ذات اقدس سے ڈراجائے _ و ایای فارهبون

۱٦ _ اللہ تعالی سے ڈرنا اور اس کے غیر سے خوف نہ کھانا اس امر کا موجب بنتاہے کہ عہد الہی کی پابندی کی جائے _ اوفوا بعهدی ... و ایای فارهبون

۱۷ _ تاریخ سے آگاہی و واقفیت انسان کے لئے بہت کردار ساز ہوسکتی ہے _ یا بنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم گذشتہ نعمتوں کو یاد کرنا ایک طرح کی تاریخ سے واقفیت ہے جسکی پروردگار عالم نے نصیحت فرمائی ہے _ چونکہ اللہ تعالی کی نصیحتیں اور احکامات انسان کی تعمیر ذات اور ہدایت کے لئے ہوتے ہیں اس اعتبار سے مذکورہ بالا مفہوم اخذ کیا گیا ہے _

اللہ تعالی : اللہ تعالی سے مختص امور ۱۵; اوامر الہی ۲; اللہ تعالی کی نصیحتیں ٦،۹; عہد خدا کی وفا کی شرائط ۸،۱۴; عنایات الہی ۱۰; عہد الہی ۵، ۱۳،۸،۷ ، ۱۴; نعمات الہی ۱،۱۰

انسان : انسانوں کے ساتھ خدا تعالی کا عہد ۱۳،۱۴; انسانوں کی ذمہ داری ۱۵

بنی اسرائیل : بنی اسرائیل کی آگاہی ۲; صدر اسلام کے بنی اسرائیل ۷;بنی اسرائیل کی تاریخ ۱،۴;بنی اسرائیل کی معاشرتی شکل ۴;بنی اسرائیل کا اللہ تعالی سے عہد و پیمان ۵،۸; اللہ تعالی کا بنی اسرائیل سے عہد ۵، ۷،۸;بنی اسرائیل کی ذمہ داری ۲،۳،٦،۹;بنی اسرائیل کی نعمتیں ۱،۲

تاریخ : تاریخ سے آگاہی کے نتائج ۱۷;تاریخ کے فوائد ۱۷

تکلیف (شرعی ذمہ داري): تکلیف پر عمل کے عوامل ۱٦

خوف : خوف خدا کے آثار و نتائج ۱٦; خوف خدا ۹،۱۵; غیر خدا کا خوف ۱٦

Presented by: https://jafrilibrary.com

ذکر: نعمت کے ذکر کی اہمیت ۱۱; ذکر خدا ۱۲; نعمت کا ذکر ۲، ۱۲

رشد: رشد کے عوامل ۱۷

عہد: وفائے عہد کے آثار و نتائج ۱۴; وفائے عہد کی

اہمیت ۱۳; وفائے عہد کے موجبات یا بنیادیں ۱۶; وفائے عہد ۶

قرآن حکیم: قرآن کی اتباع ۳; قرآن حکیم اور بنی اسرائیل ۳; قرآن کریم کے مخاطبین ۳

نعمت: نعمت کا سرچشمہ ۱۲، ۱۰

وَآمِنُواْ بِمَا أَنزَلْتُ مُصَدِّقاً لِّمَا مَعَكُمْ وَلاَ تَكُونُواْ أَوَّلَ كَافِرٍ بِهِ وَلاَ تَشْتَرُواْ بِآيَاتِي ثَمَناً قَلِيلاً وَإِيَّايَ فَاتَّقُونِ ﴿۴۱﴾

ہم نے جو قرآن تمھاری تورات کی تصدیق کے لئے بھیجا ہے اس پر ایمان لے آو اور سب سے پہلے کافر نہ بن جاؤ ہماری آیتوں کو معمولی قیمت پر نہ بیچو اور ہم سے ڈرتے رہو_

۱_ اللہ تعالی نے بنی اسرائیل کو قرآن کی تصدیق اور اس پر ایمان لانے کی دعوت دی_ یا بنی اسرائیل ... و آمنوا بما انزلت

۲_ قرآن کریم کا نازل کرنے والا پروردگار عالم ہے_ و آمنوا بما انزلت

" بما انزلت " میں ما موصولہ سے مراد قرآن حکیم ہے_

۳_ قرآن پر ایمان لانا اور اسکا انکار نہ کرنا اللہ تعالی کے بنی اسرائیل سے عہد و پیمان میں سے تھا_ اوفوا بعهدی ... و آمنوا بما انزلت

۴_ قرآن حکیم بنی اسرائیل پر نازل ہونے والی آسمانی کتابوں (تورات ، انجیل ...) کی حقانیت کی تصدیق کرنے والا ہے_ آمنوا بما انزلت مصدقا لما معکم

"لما معکم" میں مائے موصولہ سے مراد بنی اسرائیل پر نازل ہونے والی آسمانی کتابیں ہیں جنکا واضح ترین مصداق تورات و انجیل ہیں_ "مصدقاً" کا مصدر تصدیق ہے جسکا معنی ہے کسی شخص یا چیز کی طرف راستی و درستگی کی نسبت دینا_ پس " مصدقا لما معکم" کا معنی یہ بنتا ہے قرآن تمھاری آسمانی کتابوں کو صحیح و درست جانتا ہے اور ان کی حقانیت کی تصدیق کرتا ہے_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۵_ قرآن کریم کا خداوند متعال کی جانب سے نازل ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ سب کو اس پر ایمان لانا چاہیئے_
آمنوا بما انزلت قرآن کی بجائے مائے موصولہ کو استعمال کرنا اور اسکی تشریح جملہ " انزلت" کے ساتھ کرنے کا ہدف اس حکم (قرآن پر ایمان لانے)کی دلیل بیان کرنا ہے گویا قرآن چونکہ خداوند متعال کی جانب سے نازل ہوا ہے پس اس پر ایمان لے آؤ_

٦_ قرآن حکیم تورات و انجیل کی حقانیت کی دلیل ہے_* قرآن کریم کا آسمانی کتابوں کی تائید کرنے کا مفہوم یہ ہوسکتا ہے قرآن کریم کا نازل ہونا اس بات کا موجب ہوا کہ ان کتابوں میں قرآن کے آنے کے بارے میں جو پیشین گوئیاں ہوئي تھیں وہ پوری ہوچکی ہیں_ بنابریں نزول قرآن ان کتابوں کی راستی و درستگی کو پایہ ثبوت تک پہنچاتا ہے_

۷_ اللہ تعالی نے بنی اسرائیل (یہود و نصاری) کو قرآن کریم کا انکار اور کفر کرنے سے متنبہ فرمایا_ ولا تکونوا اوّل کافر بہ" بہ "کی ضمیر ممکن ہے " ما انزلت "کی طرف لوٹتی ہو یا پھر" ما معکم"کی طرف، مذکورہ مفہوم پہلے احتمال کی بناپر ہے _

۸_ قرآن کریم کے کفر و انکار کی صورت میں بنی اسرائیل اللہ کی بارگاہ میں انتہائي ناپسندیدہ اور منفور کفار ہوں گے _
و لا تکونوا اوّل کافر بہ یہ مفہوم مندرجہ ذیل دو واضح امور کی بناپر ہے_

١_ جملہ " ولا تکونوا ..." میں لفظ اول رتبے اور درجے کے اعتبار سے ہے نہ کہ زمانے کے اعتبار سے _

٢_ " اوّل" قید توضیحی ہے نہ کہ احترازی پس "ولا تکونوا ..."کا مفہوم یہ ہوگا قرآن کا کفر اختیار نہ کرو ورنہ اس صورت میں یہ کفر اولین درجے کا ہوگا_

۹_ قرآن کے انکار سے بنی اسرائیل اپنی آسمانی کتابوں کے کفر میں بھی بڑھے ہوئے ہوں گے_ و لا تکونوا اوّل کافر بہ یہ مفہوم اس بناپر ہے کہ " بہ "کی ضمیر "ما معکم"کی طرف لوٹتی ہو_ بنابریں جملہ " و لا تکونوا ..."کا جملہ " امنوا بما انزلت" سے ارتباط ہونے کی صورت میں معنی یہ بنتا ہے_ اے بنی اسرائیل قرآن پر ایمان لے آؤاور ان اولین افراد میں سے نہ بنو جنہوں نے اپنی آسمانی کتابوں کے بارے میں کفر اختیار کیا گویا تم نے قرآن کے انکار سے اپنی آسمانی کتابوں کا بھی انکار کردیا ہے_

Presented by: https://jafrilibrary.com

١٠_ قرآن کریم کے انکار اور تورات و انجیل کے حقائق کے کفر سے یہود و نصاری کا ہدف متاع دنیا کا حصول تھا_ و لا تشتروا بآیاتی ثمناً قلیلاً "آیاتی" کا لفظ قرآن کے علاوہ تورات و انجیل میں موجود حقائق کو بھی شامل ہے_ گویا "بہ" ضمیر کی جگہ اسم ظاہر "آیاتي" اسی مقصد کے لئے استعمال کیا گیا ہے_ قابل توجہ بات یہ ہے چونکہ قرآن کریم پر ایمان کے بارے میں گفتگو ہے تو "آیاتي" کا موردنظر مصداق تورات و انجیل کے حقائق ہیں جو قرآن کریم کی حقانیت کی دلیل ہیں_

١١_ قرآن کریم کے کفر و انکار کی طرف رجحان کے عوامل میں سے ایک دنیاوی مفادات کا حصول ہے_ و لا تشتروا بآیاتی ثمنا قلیلا

١٢_ پروردگار عالمین کی عظمت و منزلت ہی اس لائق ہیں کہ اس کی ذات اقدس سے ڈرا جائے اور اسی امر کا خیال رکھا جائے_ و ایّای فاتقون بہت واضح ہے کہ اللہ تعالی سے خوف کھانا اور اسکا خیال رکھنا اس کے عذاب اور سزا کے اعتبار سے ہے جسے اس نے خطاکاروں اور گناہ گاروں کے لئے مقرر فرمایا ہے_

١٣_ قرآن کریم پر ایمان اور دیگر آسمانی کتابوں کے حقائق سے وابستہ رہنا اس بات کا سبب ہے کہ الہی عذاب سے محفوظ رہا جاسکے_ و ایّای فاتقون "اتقوا" کا مصدر "اتقاءٔ" ہے یعنی ایسے وسیلے یا ذریعے کو اختیار کرنا کہ اس سے انسان ان حوادث و مشکلات سے بچ سکے جن کے درپیش آنے کا خوف و خطر ہے_ پس "فاتقون" یعنی الہی عذاب سے بچنے کی خاطر کسی وسیلے کا اختیار کرنا_ ما قبل عبارت کی روشنی میں یہ وسیلہ قرآن پر ایمان اور آسمانی کتابوں کے حقائق سے وابستگی ہے_

١٤_ دین فروشی عذاب و عقاب الہی میں گرفتاری کا سبب ہے_ ولا تشتروا بآیاتی ... و ایّای فاتّقون

١٥_ تورات و انجیل کے حقائق سے وابستگی اور قرآن پر ایمان کے نتائج میں سے ایک بلاخوف و خطر ہونا ہے اور یہ اللہ تعالی کی جانب سے بنی اسرائیل کو کی گئی نصیحتوں میں سے ایک تھی_ و لا تشتروا بآیاتی ... و ایّای فاتّقون ایمان کو ضروری قرار دینے اور دین فرشی سے بچنے کے بعد جملہ "ایّای فاتّقون" میں موجود حصر اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ممکن ہے قرآن پر ایمان اور تورات و انجیل کے حقائق سے وابستگی کی صورت میں تمہیں اے یہود و نصاری ممکن ہے مشکلات کا سامنا کرنا پڑے تو پس ان سے خوف زدہ نہ ہونا بلکہ فقط عذاب الہی سے ڈرنا_

١٦_ دین فروشی کے مقابل جو بھی قیمت و اجرت، جتنی

Presented by: https://jafrilibrary.com

بھی زیادہ حاصل ہو حقیر و ناچیز ہے_ ولا تشتروا بآیاتی ثمنا قلیلاً "قلیلاً"، "ثمنا" کے لئے توضیحی قید ہے یعنی مراد یہ ہے کہ آیات الہی کو کھودینے کے مقابل جو قیمت بھی حاصل ہو بظاہر جتنی بھی زیادہ یا فراواں ہو بہت ناچیز ہے_

۱۷_ خداوند متعال کو نظر میں رکھنا اور اسکے غیر سے خوف نہ کھانا قرآن پر ایمان اور دین فروشی سے اجتناب کا باعث بنتاہے_ آمنوا بما انزلت ... و لا تشتروا بآیاتی ثمنا قلیلاً و ایای فاتقون

۱۸_ امام باقر علیه‌السلام سے روایت ہے: "... کان حیی بن اخطب و کعب بن الاشرف و آخرون من الیهود لهم ماکلة علی الیهود فی کل سنة فکرهوا بطلانها بامرالنبی (ص) فحرفوا لذلک آیات من التوراة فیها صفته و ذکره فذلک الثمن الذی ارید فی الآیة[1] حیی بن اخطب، کعب بن اشرف اور بعض دیگر افرادیہودیوں سے کچھ سالانہ مالیات (ٹیکس) وصول کرتے تھے_ پیامبر اسلام (ص) کی بعثت کے بعد یہ لوگ نہیں چاہتے تھے کہ اس ٹیکس سے محروم ہوجائیں لہذا انہوں نے تورات کی وہ آیات جن میں رسول اسلام (ص) کا ذکر تھا ان میں تحریف کردی یہ وہی قیمت ہے جسکا آیات میں ذکر ہوا ہے_

آسمانی کتابیں: کتب سماوی کی حقانیت ۴; آسمانی کتب کے جھٹلائے جانے کا فلسفہ ۱۰

اللہ تعالی: اللہ تعالی سے مختص امور ۱۲; افعال خداوندی ۲; اوامر الہی ۱; اللہ تعالی کی نصیحتیں ۱۵; اللہ تعالی کے عذاب ۱۳، ۱۴; عہد الہی ۳; اللہ تعالی کے نواہی ۷

انجیل: انجیل کی حقانیت کے دلائل ۶

ایمان: انجیل پر ایمان کے نتائج ۱۵; تورات پر ایمان کے نتائج ۱۵; قرآن پر ایمان کے نتائج ۱۳،۱۵; آسمانی کتابوں پر ایمان کے آثار و نتائج ۱۳; قرآن کریم پر ایمان ۳، ۱، ۵; قرآن پر ایمان کے عوامل ۱۷; ایمان کے متعلقات ۱،۵،۳

بنی اسرائیل: بنی اسرائیل اور قرآن ۱،۳،۷،۹; بنی اسرائیل اور آسمانی کتابیں ۹; بنی اسرائیل کی سرزنش ۸; اللہ تعالی کا بنی اسرائیل سے عہد ۳; بنی اسرائیل کا کفر ۹; بنی اسرائیل کی ذمہ داری ۱،۱۵،۷

---

۱) مجمع البیان ج/ ۱ ص ۲۱۰، نور الثقلین ج/ ۱ ص ۷۳ ح ۱۶۳

Presented by: https://jafrilibrary.com

پيامبر اسلام (ص) : پيامبر اسلام(ص) تورات ميں ١٨
تقوي: تقوی کے آثار ونتائج ١٧
تورات : تورات کی تحريف ١٨ تورات کی حقانيت کے دلائل ٦
خوف: خوف خدا ١٢ ; غير خدا کا خوف ١٧ ; پسنديده خوف ١٢ ; ممنوع خوف ١٥
دنيا طلبي: دنيا طلبی کے نتائج ١١
دين : دين کی آسيب شناسی ١١
دين فروشي: دين فروشی کے نتائج ١٣ ; دين فروشی کی قيمت ١٦ ; دين فروشی کے عوامل سے اجتناب ١٧
روايت : ١٨
عذاب: عذاب سے بچاؤ کے عوامل ١٣ ; موجبات عذاب ١٣
عيسائي : عيسائيوں کی دنيا طلبی ١٠ ; عيسائيوں کی ذمہ داری ٧ ; عيسائي اور انجيل ١٠ ; عيسائي اور تورات ١٠ ; عيسائي اور قرآن ٧، ١٠
قرآن حکيم : قرآن اور انجيل ٣، ٦ ; قرآن اور تورات ٦، ٣ ; قرآن اور آسمانی کتابيں ٣ ; قرآن کے نزول کا سرچشمہ ٢، ٥ ; قرآن کی اہميت و کردار ٦
کفار : بدترين کفار ٨
کفر: قرآن کے انکار (کفر) کے نتائج ٨ ; قرآن کے کفر سے اجتناب ٧ ; قرآن کے کفر کا فلسفہ ١١ ; قرآن کا کفر ٩ ; آسمانی کتابوں کا کفر ٩
يہود: يہوديوں کی دنيا طلبی ١٠ ; يہوديوں کی ذمہ داری ٧ ; يہودی اور انجيل ١٠ ; يہودی اور تورات ١٠ ; يہودی اور قرآن کريم ١٠، ٧

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَلاَ تَلْبِسُواْ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُواْ الْحَقَّ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۴۲﴾

حق کو باطل سے مخلوط نہ کرو اور جان بوجھ کر حق کی پردہ پوشی نہ کرو_

۱_ اللہ تعالی نے بنی اسرائیل سے چاہا کہ حق و باطل کو ایک دوسرے سے نہ ملائیں اور لوگوں کو باطل کی نشاندہی سے ان پر حق کو مشتبہ نہ کریں_ و لا تلبسوا الحق بالباطل "لا تلبسوا" کا مصدر "لبس" ہے جسکا معنی ہے ملانا اور مشتبہ کرنا_ پہلے معنی کی بنیاد پر "بالباطل" کی باء تعدیہ کیلئے اور دوسرے معنی کی بناپر استعانت کے لئے ہے_

۲_ اللہ تعالی نے بنی اسرائیل کو نصیحت فرمائی کہ حقائق پرپردہ نہ ڈالیں_ و لا تلبسوا الحق ... و تکتموا الحق "تکتموا" کا مصدر کتمان ہے جسکا معنی ہے مخفی کرنا_ "تکتموا"، "تلبسوا" پر عطف ہے یعنی "ولا تکتموا" ہے_

۳_ حق و باطل کو ملانے اور گڈمڈ کرنے سے یہود و نصاری کا مقصد حقیقت کی پردہ پوشی تھا_ لا تلبسوا الحق بالباطل و تکتموا الحق "تکتموا" پر لائے نہی کا تکرار نہ کرنے کا مقصد یہ ہوسکتاہے کہ حق و باطل کو آپس میں ملانے سے یہود و نصاری کا ہدف یہ تھا کہ حق کو مخفی رکھا جائے_

۴_ دینی حقائق کی پردہ پوشی اور معارف الہی کے ناشناختہ رہنے کے لئے عوامل و اسباب پیدا کرنا ایک ناپسندیدہ اور حرام فعل ہے_ و لا تلبسوا الحق بالباطل و تکتموا الحق

۵_ علمائے دین کی طرف سے دینی حقائق کی پردہ پوشی بہت زیادہ مکروہ و منفور عمل ہے_
و لا تلبسوا الحق بالباطل و تکتموا الحق و انتم تعلمون

"تعلمون" ہوسکتاہے فعل لازم ہو جس کے لئے مفعول کی ضرورت نہیں بنابریں "و انتم تعلمون" کا معنی یہ بنتاہے در آں حالیکہ تم اہل علم و دانش ہو جبکہ حق کی پردہ پوشی سب کے نزدیک ناپسندیدہ فعل ہے پس یہ جملہ حالیہ دلالت کرتاہے کہ حق کی پردہ پوشی علماء کی جانب سے

Presented by: https://jafrilibrary.com

انتہائي ناپسندیدہ عمل ہے_

٦_ عصر بعثت النبی (ص) کے بنی اسرائیل قرآن کی حقانیت سے بخوبی آگاہ تھے اور اسکی پردہ پوشی کی حرمت سے واقف تھے_

و لا تلبسوا الحق بالباطل و تکتموا الحق و انتم تعلمون

ممکن ہے تعلمون فعل متعدی ہو پس اسکا مفعول وہ مطالب ہیں جو آیہ مجیدہ میں ذکر ہوئے ہیں ان میں ایک حق کی پردہ پوشی ہے اور دوسرے یہ کہ حق کیا ہے اور باطل کیا چیز ہے_ قابل ذکر ہے کہ ما قبل آیت کے قرینے سے "الحق" کے مورد نظر مصادیق میں سے ایک "قرآن کی حقانیت" ہے_

٧_ بنی اسرائیل کی سماوی کتابوں میں نزول قرآن کی بشارت اور اسکی حقانیت کی نشانیاں موجود تھیں_ ولا تلبسوا الحق بالباطل و تکتموا الحق

٨_ بعثت پیامبر اسلام (ص) کے زمانے کے بنی اسرائیل اپنی سماوی کتب میں تحریف کے ذریعے قرآن کے بارے میں بشارتوں اور اسکی حقانیت کی نشانیوں پر پردے ڈالنے کے درپے تھے_ ولا تلبسوا الحق بالباطل و تکتموا الحق

بعض کا نظریہ یہ ہے کہ "الباطل" سے مراد لفظی یا معنوی تحریفات ہیں جو علمائے بنی اسرائیل اپنی سماوی کتب میں انجام دیتے تھے تا کہ ان سے قرآن و اسلام کی حقانیت کی نشانیاں واضح نہ ہوپائیں_

اللہ تعالی : اللہ تعالی کی نصیحتیں ١، ٢; عہد الہی ١

بنی اسرائیل: صدر اسلام کے بنی اسرائیل ٦، ٨; بنی اسرائیل اور قرآن ٦; بنی اسرائیل کی تاریخ ٦، ٨; بنی اسرائیل کی تحریفات ٨; اللہ تعالی کا بنی اسرائیل سے عہد ١١; بنی اسرائیل کی کتب سماوی ٧; بنی اسرائیل کی ذمہ داری ١، ٢

حق : حق کی پردہ پوشی سے اجتناب ٢; حق کی پردہ پوشی کی حرمت ٣; حق کی پردہ پوشی کی سرزنش ٤، ٥; حق کی پردہ پوشی کے عوامل ٣

دین : دین کی پردہ پوشی کے عوامل ٣; دین کی پردہ پوشی ٥

شبہات : شبہہ کے عوامل ١١

علماء : علمائے دین اور حق کی پردہ پوشی ٥

عیسائي : عیسائي اور حق کی پردہ پوشی ٣

قرآن کریم : قرآن کی پردہ پوشی کی حرمت ٦; قرآن کی

Presented by: https://jafrilibrary.com

حقانیت ۷،٦; قرآن کتب سماوی میں ۸،۷; حقانیت قرآن کی پردہ پوشي ۸

کتب سماوی : کتب سماوی کی تحریف ۸; کتب سماوی کی تعلیمات ۷

گڈمڈ کرنا یا ملانا : گڈمڈ کرنے کے نتائج ۳; گڈمڈ کرنے سے اجتناب ۱

محرمات : ۴

یہود: یہود اور حقائق کی پردہ پوشی ۳

وَأَقِيمُواْ الصَّلوٰةَ وَآتُواْ الزَّكوٰةَ وَارْكَعُواْ مَعَ الرَّاكِعِينَ ﴿۴۳﴾

نماز قائم کرو، زکوۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو_

۱_ اللہ تعالی نے بنی اسرائیل کو نماز قائم کرنے اور زکاۃ ادا کرنے کا حکم دیا_ یا بنی اسرائيل اذكروا ... و اقيموا الصلوة و آتوا الزكوة

۲_ مسلمانوں کے ہمراہ جماعت کے ساتھ نماز قائم کرنے کا حکم اللہ تعالی نے بنی اسرائیل کو دیا_ واركعوا مع الراكعين

رکوع کرنے سے مراد نماز کا قیام ہے اور "راکعین" سے مراد مسلمان نماز گزار ہیں کیونکہ اہل کتاب کو ایمان اور اسلام کی دعوت دینے کے بعد اس احتمال کی گنجائش نہیں رہ جاتی کہ نماز سے مراد ان کی اپنی شریعت کی نماز ہے_

۳_ نماز اور زکاۃ اسلام کے دینی واجبات اور عملی ارکان میں سے ہیں_ و اقيموا الصلوة و آتوا الزكاة

اہل کتاب کو ایمان کی دعوت دینے کے بعد نماز کے قائم کرنے اور زکوۃ کی ادائیگی کا حکم دینا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اسلام کی ساری عملی ذمہ داریوں میں سے نماز اورزکوۃ کی خاص اہمیت ہے_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۴_ نمازوں کو جماعت کے ساتھ ادا کرنے کی ضرورت و اہمیت _واركعوا مع الراكعين نماز گزاروں کے ساتھ نماز کی ادائیگی نماز با جماعت کے قیام کا کنایہ ہے _

۵_ افعال نماز میں نمازیوں کی ہمراہی نماز با جماعت کے احکام و آداب میں سے ہے_ و اركعوا مع الراكعين یہ جو نماز با جماعت کا حکم دیتے ہوئے یوں نہیں کہا گیا " اركعوا جماعة" بلکہ لفظ "مع" کا استعمال ہوا ہے اس سے ہمراہی کا معنی نکلتا ہے _ یہ مفہوم اسی اعتبار سے ہے _

٦_ نماز با جماعت کے دوران نماز کے بنیادی ارکان میں سے رکوع ہے_ واركعوا مع الراكعين یہ جو نماز با جماعت کو رکوع کرنے سے تعبیر کیا گیا ہے اور نمازیوں کے لئے راکعین استعمال ہوا ہے اس سے نماز با جماعت میں رکوع کی انتہائي زیادہ اہمیت واضح ہوتی ہے _

۷_ اسحاق بن مبارک کہتے ہیں :"سألت ابا ابراهيم عليه‌السلام عن صدقه الفطرة _أهى مما قال الله تعالى "اقيموا الصلوة و آتوا الزكاة" فقال نعم ...[1] امام کاظم ؑ سے میں نے سوال کیا کہ کیازکوۃ فطرۃ ان موارد میں سے ہے کہ جس بارے میں خداوند متعال کا ارشاد ہے"و اقیموا الصلوۃ و آتوا الزکاۃ"تو حضرت ؑ نے ارشاد فرمایا ہاں ...

احکام: ٦،٥،٣

اسلام: ارکان اسلام ٣

اللہ تعالی : اللہ کی نصیحتیں اور احکام ٢،١

بنی اسرائیل: بنی اسرائیل کی شرعی ذمہ داریاں ٢،١;بنی اسرائیل کو دعوت ١

روایت :٧

زكاة: زكاة کے احکام ٣; ادائیگی زکاۃ کی اہمیت ١;زكاة فطرة ٧; زکاۃ کا وجوب ٣

نماز : باجماعت نماز کے آداب ٥; احکام نماز٣; با جماعت نماز کے احکام ٦،٥; ارکان نماز ٦ ; نماز کے قیام کی اہمیت ١; نماز با جماعت کی اہمیت ۴،٢; نماز میں رکوع ٦; نماز کا وجوب ٣; نماز با جماعت میں ہم آہنگی ٥

واجبات : ٣

١)تہذیب الاحکام ج/۴ ص ٨٩ ح ١٠ نورالثقلین ج/ ١ ص ٧٣ ح ١٦۶ _

Presented by: https://jafrilibrary.com

أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنسَوْنَ أَنفُسَكُمْ وَأَنتُمْ تَتْلُونَ الْكِتَابَ أَفَلاَ تَعْقِلُونَ ﴿۴۴﴾

کیا تم لوگوں کو نیکیوں کا حکم دیتے ہو اور خود اپنے کو بھول جاتے ہو جب کہ کتاب خدا کی تلاوت بھی کرتے ہو_ کیا تمھارے پاس عقل نہیں ہے_

۱_ علمائے بنی اسرائیل لوگوں کو نیکی کی دعوت کرتے تھے_ اتامرون الناس بالبر " اتامرون" کے مخاطبین چونکہ " الناس" کے علاوہ ہیں پس " و انتم تتلون الکتاب" کے قرینے سے یہ لوگ علمائے دین ہیں اور "الناس" عوام ہیں_

۲_ علمائے بنی اسرائیل جس چیز کی لوگوں کو دعوت دیتے تھے خود اس پر عمل نہیں کرتے تھے_ اتامرون الناس بالبر وتنسون أنفسکم

۳_ چونکہ علمائے بنی اسرائیل جس چیز کی لوگوں کو دعوت دیتے تھے اس پر خود عمل نہیں کرتے تھے اس پر اللہ تعالی نے انکی سرزنش کی_ اتامرون الناس بالبر و تنسون أنفسکم "أتامرون" میں استفہام انکار توبیخی ہے_

۴_ وہ علماء جو آسمانی کتابوں کے عالم اور ان کی تلاوت کرتے ہیں ان کی زیادہ ذمہ داری ہے کہ نیک اعمال و کردار کو اپنائیں (نیک اعمال یعنی آسمانی کتابوں کے احکامات) و تنسون أنفسکم و انتم تتلون الکتاب یہ بڑی واضح سی بات ہے کہ جو شخص دوسروں کو نیکی کا حکم دے اور خود اس پر عمل نہ کرے تو سرزنش کا سزاوار ہے یہ شخص عالم ہو یا غیر عالم_ البتہ یہاں جملہ حالیہ " و انتم تتلون الکتاب" علماء کے بارے میں تاکید ہے جو آسمانی کتابوں کے عالم اور ان کی تلاوت کرنیوالے ہیں_

۵_ امر بمعروف اور دین کی تبلیغ کرنے والوں کو چاہیئے کہ جس چیز کی دعوت دیں اس پر خود بھی عمل کریں_ اتامرون الناس بالبر و تنسون أنفسکم

Presented by: https://jafrilibrary.com

٦_بنی اسرائیل کی سماوی کتب میں بے عمل مبلغوں اورہادیوں کی توبیخ و سرزنش کی گئي تھی_اتامرون الناس ... و انتم تتلون الکتاب جملہ حالیہ " و انتم تتلون الکتاب در آں حالیکہ تم کتاب تورات یا انجیل کی تلاوت کرتے ہو" یہ جملہ بے عمل ہدایت کرنے والوں کی مذمت کے طور پر آیا ہے_ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل کی آسمانی کتابوں میں ایسے عمل کی ناپسندیدگی پر تاکید کی گئي ہے_

٧_ وہ لوگ جو دوسروں کو نیکی کی دعوت دیتے ہیں اور خود عمل نہیں کرتے سزاوار ہیں کہ ان کی توبیخ و سرزنش کی جائے_ اتامرون الناس بالبر و تنسون أنفسکم

٨_ تورات و انجیل کے پیروکاروں کو یہ حکم تھا کہ اسلام قبول کریں اور قرآن پر ایمان لے آئیں_ اتامرون الناس بالبر و تنسون أنفسکم و انتم تتلون الکتاب گذشتہ آیت جس میں ایمان کی دعوت تھی اس کے قرینے سے ممکن ہے"وتنسون أنفسکم" سے مراد قرآن پر ایمان ہو پس آیت کا اشارہ اس مطلب کی طرف ہے کہ تم علمائے اہل کتاب لوگوں کو نیکی کی دعوت دیتے ہو لیکن اپنے فریضے (قرآن پر ایمان) کو فراموش کرچکے ہو_ اس کے بعد اس جملہ "و انتم تتلون الکتاب" سے یہ بیان فرماتاہے کہ یہ لوگ اپنے اس فریضے سے آگاہ تھے گویا یہ حقیقت آسمانی کتابوں میں موجود تھي_

٩_ ایسے علماء جو لوگوں کو نیکی کی دعوت دیتے ہیں لیکن خود اس پر عمل نہیں کرتے فہم ، ادراک اور شعور نہیں رکھتے_ اتامرون الناس بالبر ... افلا تعقلون

١٠_ معارف الہی اوردینی حقائق پر یقین صحیح فہم و ادراک کی دلیل ہے_ افلا تعقلون

١١_ امام صادق عليه‌السلام فرماتے ہیں :"من لم ینسلخ عن ہواجسہ و لم یتخلص من آفات نفسہ وشہواتہا ولم یدخل فی کنف اللہ و امان عصمتہ لا یصلح لہ الامر بالمعروف والنہی عن المنکر...قال تعالی "اتامرون الناس بالبر وتنسون أنفسکم"...[1] جو کوئي نفسانی خواہشات اور القاء ات سے دوری اختیار نہیں کرتا ، نفس کی آفتوں اور شہوتوں سے خلاصی اختیار نہیں کرتا اور اللہ تعالی کی رحمت، امان و حفاظت میں داخل نہیں ہوتا، صلاحیت نہیں رکھتا کہ امر بمعروف اور نہی عن المنکر بجالائے، اللہ تعالی ارشاد فرماتاہے "کیا تم لوگوں کو نیکی کی دعوت دیتے ہو اور خود کو فراموش کردیتے ہو"_

---

١) مصباح الشریعہ ص ١٨ باب ٧، نورالثقلین ج/ ١ ص ٧٥ ح ١٧١_

Presented by: https://jafrilibrary.com

امر بہ معروف کرنیوالے: امر بمعروف کرنیوالوں کی ذمہ داری ۵،۷

ادراک: ادراک سے فاقد افراد۹; صحیح ادراک کی علامتیں ۱۰

امر بہ معروف: امر بہ معروف کی شرائط ۱۱

انجیل: انجیل اور قرآن ۸; انجیل کی تعلیمات ۸

ایمان: دین پر ایمان کے نتائج ۱۰; اسلام پر ایمان ۸; قرآن پر ایمان ۸;ایمان کے متعلقات ۸

بنی اسرائیل: علمائے بنی اسرائیل کی تبلیغ ۱،۲،۳; علمائے بنی اسرائیل کی سرزنش ۳; علمائے بنی اسرائیل کا عمل ۲،۳;بنی اسرائیل کی آسمانی کتب ٦

تورات: تورات کی تعلیمات ۸; تورات اور قرآن ۸

روایت: ۱۱

علماء: بے عمل علماء کی سرزنش ۷; بے عمل علماء ۲،۳، ۹; علماء کی ذمہ داری ۴

قرآن کریم: انجیل میں قرآن کریم ۸; تورات میں قرآن کریم ۸

کتب سماوي: آسمانی کتابوں کی تعلیمات ۴،٦; کتب سماوی کی تلاوت ۴; کتب سماوی پر عمل ۴

مبلغين: بے عمل مبلغین کی سرزنش ٦; مبلغین کی ذمہ داری ۵،۷

نہی از منکر: نہی از منکر کی شرائط ۱۱

نيكي: نیکی کی دعوت ۱

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَاسْتَعِينُواْ بِالصَّبْرِ وَالصَّلوةِ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلاَّ عَلَى الْخَاشِعِينَ ﴿۴۵﴾

صبر اور نماز کے ذریعے مدد مانگو، نماز بہت مشکل کام ہے مگر ان لوگوں کے لئے جو خشوع و خضوع والے ہیں _

۱_ صبر اختیار کرنا اور نماز قائم کرنا اللہ تعالی کے فرامین اور نصیحتوں میں سے ہیں_ واستعينوا بالصبر والصلاة

۲_ بنی اسرائیل اگر قرآن پر ایمان لاتے اور جدید شریعت کو قبول کرتے تو شدید مسائل و مشکلات کا شکار ہوتے_

يا بني اسرائيل اذكروا ... و آمنوا ... و استعينوا بالصبر والصلاة اللہ تعالی کا بنی اسرائیل کو ایمان کی دعوت دینے کے بعد صبر اور نماز کے قیام کا فرمان دینا یا نصیحت کرنا اس مطلب کی طرف اشارہ ہے کہ اگر وہ اسلام کو قبول کرتے اور سابقہ شریعت کو ترک کردیتے تو انہیں انتہائی زیادہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا_

۳_ مشکلات و مسائل پر قابو پانے اور کامیاب ہونے کا طریقہ یہ ہے کہ صبر کیا جائے اور نماز قائم کی جائے_واستعينوا بالصبر والصلاة

۴_ الہی احکام (قرآن پہ ایمان، الہی عہد و پیمان کی وفا ...) کی انجام دہی میں کامیابی کے لئے صبر اور نماز بہت کارساز وسائل و ذرائع ہیں_ اوفوا بعهدي ... واستعينوا بالصبر والصلاة ما قبل آیات کی روشنی میں کہا جاسکتاہے کہ "استعینوا" کے متعلق وہ فرامین ہیں جو گذشتہ آیات میں بیان ہوئے ہیں گویا مطلب یوں ہے: واستعينوا على ما امرتكم به و نهيتكم عنه بالصبر والصلاة

۵_ محرمات الہی (قرآن کا کفر، دین فروشی، حق پر پردہ ڈالنا ...) سے اجتناب میں کامیابی کے لئے صبر اور نماز انتہائی کارآمد اسباب ہیں_ و لا تكونوا اوّل كافر به ... واستعينوا بالصبر والصلاة

۶_ نماز کا قیام انتہائی مشکل اور دشوار کام ہے لیکن خاشع

Presented by: https://jafrilibrary.com

اور خاضع انسانوں کے لئے ایسا نہیں_و انها لکبیرة الا علی الخاشعین "انہا" کی ضمیر ممکن ہے "الصلاۃ" کی طرف لوٹتی ہو اور ممکن ہے "استعانت" کی طرف جو "استعینوا" سے سمجھی جاتی ہے_مذکورہ مفہوم پہلے احتمال کی بنا پر ہے_قابل ذکر ہے کہ نماز کا مشکل ہونا اس معنی میں ہے کہ اسکا قیام دشوار ہے_

۷_ نماز کو مشکل اور سختی سے قائم کرنا تکبر کے ہونے اور خشوع و خضوع کے نہ ہونے کی دلیل ہے_و انها لكبيرة الا على الخاشعين

۸_ کامیابی کے لئے صبر اور نماز سے مدد طلب کرنا ایک مشکل ودشوار عمل ہے لیکن خاشعین کے لئے ایسا نہیں_

واستعینوا بالصبر والصلوة و انها لکبیرة الا علی الخاشعین یہ مفہوم اس بناپر ہے کہ "انہا" کی ضمیر استعانت کی طرف لوٹتی ہو_

۹_ نماز کے ذریعے مشکلات کے آسان ہونے پر یقین ایک ایسی حقیقت ہے جس پر خاشعین کا ایمان ہے_و استعینوا بالصبر والصلوة و انها لکبیرة الا علی الخاشعین نماز سے مدد طلب کرنے میں دشواری اس معنی میں ہے کہ نماز کے کارساز و کارآمد ہونے پر یقین و ایمان نہ ہو اور یہ مفہوم اس صورت میں ہے کہ جب "انہا" کی ضمیر "استعانت" کی طرف لوٹتی ہو_

۱۰_عن ابی عبدالله علیه‌السلام فی قول الله عزوجل "واستعینوا بالصبر والصلوة " قال الصبر الصوم اذا نزلت بالرجل النازلة و الشدیدة فلیصم فان الله عزوجل یقول استعینوا بالصبر یعنی الصیام(۱)

امام صادق علیہ‌السلام سے اللہ تعالی کے اس فرمان "استعینوا بالصبر والصلوۃ" کے بارے میں روایت ہے کہ آپ علیہ‌السلام نے فرمایا صبر سے مراد روزہ ہے جب کبھی کسی شخص پر کوئی سختی یا شدید مشکلات آن پڑیں تو روزہ رکھے کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے" صبر سے مدد طلب کرو" یعنی روزے سے_

اللہ تعالی : اللہ کی نصیحتیں اور فرامین ۱; عہد الہی ۴

ایمان: قرآن حکیم پر ایمان کے نتائج ۲

بنی اسرائیل: بنی اسرائیل کی مشکلات ۲

تکبر: تکبر کی علامتیں ۷

۱) کافی ج ۴ ص ۶۳ ح ۷، نور الثقلین ج/ ۱ ص ۷۶ ح ۱۸۲_

Presented by: https://jafrilibrary.com

حق : حق کی پرپردہ ڈالنے سے اجتناب ۵

خاشعین : خاشعین کا ایمان ۹; خاشعین کی خصوصیات ۶،۸،۹

دين فروشي: دین فروشی سے اجتناب ۵

روایت : ۱۰

روزہ : روزے کی اہمیت ۱۰

سختی : سختیوں کو آسان بنانے کی روش ۳،۹

شرعی ذمہ داري: شرعی ذمہ داری پر عمل کی بنیاد۴

صبر : صبر کے نتائج ۵،۴،۳; صبر کی اہمیت ۱،۵

عہد: وفائے عہد ۴

کامیابی : کامیابی کے عوامل ۳

کفر: قرآن کے بارے میں کفر۵; کفر کی رکاوٹیں ۵

محرمات : محرمات سے اجتناب ۵

مدد طلب کرنا : روزے سے مدد طلب کرنا ۱; صبر سے مدد طلب کرنا ۸،۱۰; نماز سے مدد طلب کرنا ۸

نماز: نماز قائم کرنے کے نتائج ۹،۵،۴،۳; قیام نماز کی اہمیت ۱; نماز کی اہمیت ۹،۶،۵،۴،۳; قیام نماز کی سختی ۶،۷

Presented by: https://jafrilibrary.com

الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُم مُّلاَقُو رَبِّهِمْ وَأَنَّهُمْ إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ﴿۴۶﴾

اور جنھیں یہ خیال ہے کہ انھیں اللہ سے ملاقات کرنا ہے اور اس کی بارگاہ میں واپس جانا ہے _

۱_ تمام انسان اللہ کی ملاقات کو جائیں گے اور ان کی بازگشت صرف اسی کی طرف ہوگی_ أنهم ملاقوا ربهم و أنهم اليه راجعون

۲_ جو لوگ اللہ تعالی کی ملاقات کا یقین رکھتے ہیں وہ اپنی بڑائي کی خصلت سے رہا ہوجاتے اور خشوع و خضوع جیسی نیکی اور خوبی سے آراستہ ہوجاتے ہیں_ الاعلى الخاشعين _الذين يظنون أنهم ملاقوا ربهم

۴_ جو لوگ لقائے الہی اور اسکی طرف بازگشت پر یقین رکھتے ہیں ان کے لئے نماز کا قیام ایک سہل اور آسان امر ہے_ و إنها لكبيرة إلا على الخاشعين _ الذين يظنون أنهم ملاقوا ربهم

۵_ لقائے الہی اور اسی کی طرف بازگشت پر گمان رکھنا خشوع و خضوع اور فروتنی کا جذبہ پیدا کرنے کے لیئے کافی ہے_ الذين يظنون أنهم ملقوا ربهم و أنهم اليه راجعون جملہ "یظنون_ گمان کرتے ہیں" کا یہاں استعمال جب خداوند متعال کے بارے میں ہے اور اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ قیامت اور خداوند متعال کے بارے میں حتی گمان بھی کافی ہے کہ بڑائي کے جذبہ یا احساس برتری کو زائل کردے اور انسان میں خشوع و خضوع پیدا کردے_ البتہ قطع نظر اس کے کہ مسلمان پر واجب ہے اللہ تعالی کے بارے عزم و جزم اور یقین کامل رکھتا ہو_

۶_ خاشعین خود کو ہمیشہ خدا کے حضور اور اسی کی طرف بازگشت کی حالت میں محسوس کرتے ہیں_ الذين يظنون أنهم ملقوا ربهم و أنهم اليه راجعون یہ مفہوم اس احتمال کی بناپر ہے کہ "ملقوا ربهم" اور " اليه راجعون" کا زمانہ حال ہو نہ کہ مستقبل_

Presented by: https://jafrilibrary.com

انسان : انسان کا انجام ۱

ایمان : لقائے الہی پر ایمان کے آثار و نتائج ۲،۴

تکبر: تکبر سے نجات ۲،۳

جهان بيني: جہان بینی اور آئیڈیا لوجی ۴،۵

خاشعين : ۳ خاشعین کا ایمان ۶; خاشعین کی خصوصیات ٦

خدا تعالی کی طرف بازگشت : ۱ ، ۳، ۵، ٦

خشوع : خشوع و خضوع کی بنیاد ۲،۵

شرعي ذمه داري: شرعی ذمہ داری پر عمل کی بنیاد ۴

لقائے الهي: لقائے الہی کا حتمی ہونا ۱; لقائے الہی کا گمان ۵

مومنين : مومنین کی خصوصیات ۴

نماز: نماز کا قیام ۴

يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُواْ نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَنِّي فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿۴۷﴾

اے بنی اسرائیل ہماری ان نعمتوں کو یاد کرو جو ہم نے تمھیں عنایت کی ہیں اور ہم نے تمھیں عالمین سے بہتر بنایا ہے_

۱_ بنی اسرائیل عظیم نعمتوں سے بہرہ مند تھے_ يا بنى اسرائيل اذكروا نعمتي

۲_ اللہ تعالی اپنے بندوں کو نعمتوں سے نوازنے والا ہے_ نعمتى التى انعمت عليكم

۳_ اللہ تعالی نے بنی اسرائیل سے چاہا کہ اس کی نعمتوں کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے یاد رکھیں_ يا بنى اسرائيل اذكروا نعمتي

Presented by: https://jafrilibrary.com

۴_ زمانہ نزول قرآن تک بنی اسرائیل ایک قوم و قبیلے کی شکل میں تھے_ یا بنی اسرائیل

۵_ بنی اسرائیل قرآن کے مخاطبین میں سے تھے اور ان کی ذمہ داری تھی کہ قرآن کا اتباع کریں_ یا بنی اسرائیل اذکروا

۶_ اللہ تعالی کی نعمتوں کو یاد کرنے کا ہدف یاد خدا ہے اور اسکی نعمتوں کو اسکی جانب سے سمجھنا ہے_ اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم "نعمت" کویوں بیان کرنا کہ یہ اللہ تعالی کی جانب سے انعام ہے" انعمت علیکم" یہ اس معنی کی طرف اشارہ ہے کہ نعمت کو یاد کرنا نعمت عطا کرنے والے کی یاد کا ذریعہ ہونا چاہیئے_

۷_ اللہ تعالی نے بنی اسرائیل کو ان کے زمانے کے تمام انسانوں پر برتری عنایت فرمائي_ و انی فضلتکم علی العالمین

لفظ "عالمین" کا اطلاق بعض اوقات تمام عالم ہستی پر اور بعض اوقات عالم موجودات میں صاحب شعور مخلوقات پر ہوتاہے جبکہ بعض اوقات اسکا استعمال انسانوں کے لئے ہوتاہے_ اس آیہ مجیدۃ میں حکم اور موضوع کی مناسبت کے اعتبار سے غالباً "العالمین" سے مراد انسان ہیں_

۸_ بنی اسرائیل کی تمام دیگر لوگوں پر برتری ان پر عظیم الہی نعمتوں میں سے تھي_ و انی فضلتکم علی العالمین

یہ مفہوم اس بناپر ہے کہ "انی فضلتکم" کا "نعمتي" پر عطف خاص علی العام ہویا عطف تفسیری ہو_

۹_ بنی اسرائیل کی تمام لوگوں پر برتری کی نعمت کو یادرکھنے کی نصیحت اور فرمان اللہ تعالی نے بنی اسرائیل کو دیا_

اذکروا نعمتی ... انی فضلتکم علی العالمین "انی فضلتکم" کا نعمتی پر عطف اس بات کا تقاضا کرتاہے کہ "انی فضلتکم" بھی "اذکروا" کے لئے مفعول ہو گویا عبارت یوں ہے_ اذکرو ... انی فضلتکم

۱۰_ تاریخ سے آگاہی کا انسانوں کی ہدایت میں بہت بنیادی اور سودمند کردار ہے_ اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم و انی فضلتکم

اللہ تعالی : اوامر الہی ۳; اللہ تعالی کی نصیحتیں ۹; اللہ تعالی کی نعمتیں ۲،۳،۶،۸

بنی اسرائیل: بنی اسرائیل کی برتری ۷،۸،۹; بنی اسرائیل کی تاریخ ۴،۷; بنی اسرائیل کی معاشرتی شکل ۴; بنی اسرائیل کی فضیلتیں ۷،۸،۹; بنی اسرائیل کی قوم ۴; بنی اسرائیل کی ذمہ داری ۳،۹،۵; بنی اسرائیل کی نعمتیں ۱،۳،۹

تاریخ : تاریخ کا علم ہونے کے نتائج ۱۰

Presented by: https://jafrilibrary.com

ذکر (یاد): ذکر خدا ٦; ذکر نعمت ٣،٩; ذکر نعمت کا فلسفہ ٦

قرآن کریم : قرآن کا اتباع ٥; قرآن اور بنی اسرائیل ٥; قرآن کے مخاطبین ٥

نعمت : نعمت کا سرچشمہ ٢،٦

ہدایت: ہدایت کی بنیاد ١٠

وَاتَّقُواْ يَوْماً لاَّ تَجْزِي نَفْسٌ عَن نَّفْسٍ شَيْئاً وَلاَ يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَلاَ يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلاَ هُمْ يُنصَرُونَ ﴿٤٨﴾

اس دن سے ڈرو جس دن كوئي كسى كا بدل نہ بن سكے گا اور كسى كى سفارش قبول نہ ہو گى _ نہ كوئي معاوضہ ليا جائے گا اور نہ كسى كى مدد كى جائے گي_

١_ انسان كو مستقبل ميں ايك نہايت عظيم دن (قيامت) كا سامنا ہوگا_ واتقوا يوماً "يوماً" سے مراد قيامت كا دن ہے اور نكرہ دلالت كرتا ہے كہ يہ دن بہت با عظمت ہے_

٢_ قيامت كا دن بہت ہولناك ہوگا اس سے بچنے كے لئے بہت ہى كارآمد وسيلہ تلاش كرنا چاہيئے_ واتقوا يوماً " اتقائ" يعنى پر خطر اور ہولناك چيز سے حفاظت كے لئے كسى وسيلے كى تلاش كرنا بنابريں واتقوا يوماً دلالت كرتا ہے كہ قيامت كے دن ہولناك خطرات كا سامنا ہوگا اور انسان كو اس سے محفوظ رہنے كے لئے وقايہ (محافظ) كا تدارك كرنا چاہيئے_

٣_ قرآن پر ايمان ، اللہ تعالى كے فرامين كا اتباع اور محرمات سے پرہيز ،روز محشر كى ہولناكيوں اور مختلف طرح كے عذاب سے حفاظت كا ذريعہ ہيں_ آمنوا بما انزلت ... و اتقوا يوماً

ايمان كى دعوت (آمنوا بما انزلت) اور شرعى تكاليف كا حكم دينے كے بعد وقايہ (حفاظت كا وسيلہ) كے حصول كا فرمان دينا اس مطلب كى

Presented by: https://jafrilibrary.com

طرف اشارہ کرتاہے کہ روز قیامت انسان کے لئے وقایہ وہی قرآن پر ایمان اور... ہوگا_

۴_ مختلف طرح کے عذاب اور قیامت کی ہولناکیوں سے بچنے کے لئے کارآمد اور مفید اسباب نماز کا قیام ،زکوة کی ادائیگی اور نماز با جماعت میں شرکت ہے_واقیموا الصلوة ... و اتقوا یوماً

۵_ قیامت کے دن کوئی شخص بھی کسی دوسرے کا ذرہ برابر عذاب اپنے ذمے نہیں لے گا اور نہ اسکا متحمل ہوسکے گا_ واتقوا یوماً لا تجزی نفس عن نفس شیئاً

٦_ قیامت کے دن کسی کی کسی اور کے بارے میں شفاعت قبول نہ کی جائے گی_و لا یقبل منها شفاعة

"منھا" کی ضمیر ممکن ہے دوسرے "نفس" کی طرف لوٹتی ہو یعنی مورد مؤاخذہ شخص اگر شفیع لائے تو اس کی شفاعت قبول نہیں کی جائے گی_ ہوسکتاہے یہ ضمیر پہلے "نفس" کی طرف لوٹتی ہو اور اس سے مراد دوست ، عزیز، رشتہ دار و غیرہ ہیں یعنی یہ کہ دوست اپنے دوستوں کا عذاب اپنے ذمہ نہ لیں گے اگر شفاعت بھی کریں تو قبول نہیں کی جائے گی_

۷_ قیامت کے دن کسی سے کوئی عوض جس سے وہ فرد خود کو اسیری و عذاب سے نجات دلا سکے قبول نہیں کیا جائے گا_ و لا یؤخذ منها عدل لفظ "عدل" کا معنی فدیہ اور عوض ہے جسکو کوئی اپنی یا کسی اور کی آزادی کے لئے ادا کرے تاکہ اسارت سے آزاد ہوجائے_

۸_ قیامت کے دن کوئی کسی کا دفاع نہیں کرے گا اور نہ کسی کی کوئی مدد کرے گا_و لا هم ینصرون

۹_ روز قیامت قرآن کے کافروں کے لئے کوئی راہ نجات نہ ہوگی_آمنوا بما انزلت ... و اتقوا یوماً لا تجزی نفس عن نفس قیامت کی اسطرح تعریف کرناکہ اس دن کسی سے کوئی فدیہ یا عوض قبول نہیں کیا جائے گا... اسکا مقصد عذاب کے مستحقین کو مایوس کرنا ہے_ کہیں ایسا نہ ہو کہ لوگ ایمان اور... کے علاوہ اپنے لئے کوئی اور راہ نجات کی امید لگائے بیٹھے ہوں یا کسی خیال سے خوش فہمی میں مبتلا ہوں_

۱۰_ قیامت کے دن وہ لوگ جو احکامات الہی (نماز قائم کرنا اورزکوة ادا کرنا) کی مخالفت کرتے ہیں اور محرمات (دین فروشی ، حق پرپردہ ڈالنا اور...) کا ارتکاب کرتے ہیں ان کے لئے کوئی راہ نجات نہ ہوگی_لا تشتروا بآیاتی ... و اقیمو ا الصلوة ... و اتقوا یوماً لا تجزی نفس عن نفس

۱۱_ یہ تو ہم کہ قیامت کے روز انسان کو اس کے دوست عذاب قیامت سے نجات دلائیں گے یا اسکے گناہ اپنے ذمہ لے لیں گے بنی اسرائیل کے باطل

Presented by: https://jafrilibrary.com

خیالات تھے_واتقوا یوماً لا تجزی نفس عن نفس شیئاً ... و لا هم ینصرون

۱۲_ اس خیال سے گناہ کرنا کہ شفاعت ہوجائے گی یا یہ کہ عذاب قیامت سے رہائي کے لئے عوض یا ہدیہ قبول کرلیا جائے گا بنی اسرائیل کا وہم وگمان اور باطل خیال تھا_واتقوا یوماً ... و لا یقبل منها شفاعة و لایؤخذ منها عدل

اطاعت: اللہ کی اطاعت کے نتائج ۳

انسان: قیامت کے روز انسا ن۱; انسان کا انجام ۱

ایمان: قرآن پر ایمان کے نتائج ۳

بنی اسرائیل: بنی اسرائیل کا عقیدہ ۱۱،۱۲

حق : قیامت کے دن حق کی پردہ پوشی کرنے والے ۱۰

دین فروش: قیامت کے دن دین فروش ۱۰

زکوة: زکوة کے اثرات و نتائج ۴

سزا: سزا کا نظام ۵،۷،۸

سزائیں : سزاؤں کا انفرادی ہونا ۵; سزاؤں کی خصوصیات ۵

عذاب: اخروی عذاب سے نجات کے عوامل ۳ ، ۴; اخروی عذاب سے نجات ۱۱،۱۲

عقیدہ: باطل عقیدہ ۱۱،۱۲

قرآن حکیم : قرآن کے کافر ۹

قیامت : قیامت کے روز امداد۸; قیامت کی ہولناکیاں ۲،۳،۴; قیامت میں شفاعت ۶،۱۱،۱۲; قیامت میں ہدیہ و فدیہ ۷،۱۲; قیامت میں سزا کا نظام ۵،۶،۷،۸; قیامت کی خصوصیات ۲،۷،۸

کفار: کفار کے لئے حتمی عذاب ۹; کفار قیامت میں ۹

محرمات : محرمات سے اجتناب کے نتائج ۳; محرمات کا ارتکاب کرنے والوں کیلئے حتمی عذاب ۱۰

نافرمان: نافرمانوں کے لئے حتمی عذاب ۱۰;نافرمان قیامت میں ۱۰

نماز: نماز قائم کرنے کے نتائج و نتائج ۴;با جماعت نماز کے نتائج ۴; قیامت کے دن نماز ترک کرنیوالے ۱۰

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَإِذْ نَجَّيْنَاكُم مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُونَ أَبْنَاءكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءكُمْ وَفِي ذَلِكُم بَلاءٌ مِّن رَّبِّكُمْ عَظِيمٌ ﴿۴۹﴾

اور جب ہم نے تم کو فرعون والوں سے بچا لیا جو تمھیں بدترین دکھ دے رہے تھے، تمھارے بچوں کو قتل کر رہے تھے اور عورتوں کو وزندہ رکھتے تھے اور اس میں تمھارے لئے بہت بڑا امتحان تھا_

۱_بنی اسرائیل مدتوں سے مسلسل خاندان اور لشکر فرعون کے سخت شکنجوں میں گرفتار رہے_و اذ نجینکم من آل فرعون یسومونکم سوء العذاب "یسومون" کا مصدر "سوم" ہے جس کا معنی ہے تکلیف میں ڈالنا یا ذلیل کرنا_ "سوئ" کا "العذاب" کی طرف اضافہ صفت کا موصوف کی طرف اضافہ ہے یعنی "العذاب السوئ"_

۲_ اللہ تعالی نے حضرت موسی علیہ السلام کی بعثت کے ذریعے بنی اسرائیل کو فرعونیوں کے شدید شکنجوں اور تسلط سے نجات دلائي_و اذ نجینکم من آل فرعون یسومونکم سوء العذاب ان جملوں "انعمت علیکم" اور "انی فضلتکم" میں نعمت عطا کرنے اور برتری عنایت کرنے کی نسبت اللہ تعالی کی طرف دي گئي ہے جبکہ "نجیناکم_ ہم نے تمہیں نجات دی" میں نجات کو ضمیر "نا_ ہم" کی طرف نسبت دی گئي ہے_یہاں سے یہ مطلب سمجھا جاسکتا ہے کہ نجات دینے میں خداوند متعال کی نظر اسباب پر بھی ہے جنکا قرینہ بعد کی آیات میں موجود ہے لہذا کہا جاسکتا ہے کہ وہ سبب حضرت موسی علیہ السلام کی بعثت تھي_

۳_ فرعونیوں کے شکنجوں اور سختیوں کے چنگل سے نجات ایک ایسا اہم واقعہ تھا جو اس قابل تھا کہ بنی اسرائیل اس کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے یاد رکھتے* و اذ نجینکم من آل فرعون یسومونکم سوء العذاب "اذ نجینکم"، "نعمتي" (آیت ۴۸) پر عطف ہے جبکہ در حقیقت "اذکروا" کے لئے مفعول ہے_

۴_ لشکر فرعون بنی اسرائیل کے بیٹوں کا سر کاٹتا اور ان کی

Presented by: https://jafrilibrary.com

عورتوں کو زندہ رہنے دیتا_ يذبحون ابناء كم و يستحيون نساء كم "ذبح" کا معنی سر کاٹنا ہے اور "یذبحون" کا مصدر تذبیح ہے جو سر کاٹنے کے معاملے میں کثرت پر دلالت کرتا ہے_ "یستحیون" کا مصدر "استحیائ" ہے جسکا معنی ہے زندگی پر باقی رکھنا_

۵_ بنی اسرائیل کے بیٹوں کا وسیع سطح پر کشت و کشتار اور ان کی عورتوں کو زندہ چھوڑدینا فرعونیوں کی طرف سے شدیدترین شکنجے تھے_ يسومونكم سوء العذاب يذبحون ابناء كم و يستحيون نساء كم جملہ "یذبحون..." ممکن ہے ماقبل جملے کی تفسیر ہو یعنی "سوء العذاب" سے مراد بنی اسرائیل کے فرزندوں کے سر کاٹنا اور ان کی عورتوں کو زندہ چھوڑدینا تا ہم یہ بھی ممکن ہے کہ اسکا واضح مصداق ہو گویا فراعنہ بنی اسرائیل پر جو ظلم و ستم روا رکھتے تھے ان میں سے ایک ان کے فرزندوں کے سر کاٹنا تھا_ بنابریں یہ جو مخصوص عذاب کا بالخصوص ذکر کیا گیا ہے یہ غالباً شدت کی خاطر ہے_

٦_ فراعنہ کے تسلط اور زمانہ حکمرانی میں بنی اسرائیل کی خواتین بھی انتہائی سختیوں، شکنجوں اور موت کے منہ میں بتلا تھیں_ يسومونكم سوء العذاب يذبحون ابناء كم و يستحيون نساء كم

۷_ بنی اسرائیل کی عورتیں اپنے بچوں کے فراعنہ کے ہاتھوں بے تحاشا قتل کی بناپر لذت حیات کھوچکی تھیں اسطرح ان کا خود زندہ رہنا بھی عذاب تھا_ يسومونكم سوء العذاب يذبحون ابناء كم و يستحيون نساء كم عورتوں کا زندہ رہنا بنی اسرائیل کے لئے ایک عذاب کے طور پر بیان ہوا ہے_ جبکہ قتل نہ کرنا تو عذاب نہیں ہوتا_ پس جملہ "یستحیون نساء کم" چونکہ جملہ "یذبحون ابناء کم" کے بعد ذکر ہوا ہے کہا جاسکتاہے کہ عورتیں اپنے بچوں کے انتہائی فجیع قتل اور اپنے زندہ رہنے سے انتہائی شدید عذاب کی حالت میں تھیں_ اس مطلب کی اس نکتہ سے تائید ہوتی ہے کہ بیٹوں کے مقابل لڑکیوں کا ذکر نہیں کیا گیا بلکہ عورتوں کا ذکر ہوا ہے_

۸_ یہ جو فراعنہ بنی اسرائیل کی عورتوں کو زندہ چھوڑدیتے تھے اس کا ہدف عورتوں سے استفادہ کرنا تھا*يسومونكم سوء العذاب ... و يستحيون نساء كم عورتوں کو زندہ چھوڑنا ایک عذاب کے طور پر کیوں بیان ہوا ہے؟ اسکی ایک اور توجیہ عورتوں سے استفادہ کرنا ہے_

۹_ اگر اللہ تعالی بنی اسرائیل کو فراعنہ کے تسلط سے نجات عنایت نہ فرماتا تو ان کے شکنجوں اور فرزندوں کے کشت و کشتار میں تسلسل رہتا_ يسومونكم سوء العذاب يذبحون ابنا ء كم و يستحيون نساء كم یہ مفہوم اس بناپر ہے کہ "یسومون"،

Presented by: https://jafrilibrary.com

"یذبحون"، "یستحیون" سب کے سب فعل مضارع استعمال ہوئے ہیں_

۱۰_ اللہ تعالی نے بنی اسرائیل کو فراعنہ کے مختلف طرح کے شدید عذاب سے ایک بہت بڑی آزمائش میں بتلا کیا_

و فی ذلکم بلاء من ربکم عظیم لغت میں "بلائ" کا معنی آزمائش اور نعمت دونوں آیا ہے_"ذلکم" کا مشار الیہ "عذاب" ہے یا پھر عذاب سے نجات "نجیناکم" ہے_ مذکورہ مفہوم اس بنا پر ہے کہ بلاء کا معنی آزمائش اور "ذلکم" کا اشارہ عذاب کی طرف ہو_

۱۱_ اللہ تعالی نے بنی اسرائیل کو فراعنہ کے شدید شکنجوں سے نجات عنایت کرکے انہیں ایک بہت بڑی آزمائش میں بتلا فرمایا_ و فی ذلکم بلاء من ربکم عظیم یہ مفہوم اس بنا پر ہے کہ بلاء کا معنی آزمائش ہو اور ذلکم کا اشارہ عذاب سے نجات اور رہائي "نجیناکم" کی طرف ہو_

۱۲_ فراعنہ کے شکنجوں سے نجات بنی اسرائیل کے لئے اللہ تعالی کی عظیم نعمتوں میں سے تھا_ و فی ذلکم بلاء من ربکم عظیم اس مفہوم میں "بلائ" کا معنی نعمت ہے اور "ذلکم" عذاب سے رہائي کی طرف اشارہ ہے_

۱۳_ انسان سختیوں، نعمتوں اور اللہ تعالی کی عنایات سے الہی آزمائش و امتحان میں بتلا کیا جاتا ہے_ و فی ذلکم بلاء من ربکم عظیم

۱۴_ انسانوں کی سختیوں نیز نعمتوں اور آسائشوں سے آزمائش اللہ تعالی کے مقام ربوبیت سے ہے اور انسانوں کی تربیت اور رشد وہدایت کی خاطر ہے_ و فی ذلکم بلاء من ربکم عظیم یہ مفہوم اس بنا پر ہے کہ "رب" کا معنی مربي، مدیر و مدبر ہو_

۱۵_ اللہ تعالی تاریخ اور اس کے واقعات پر حاکم ہے_ و اذ نجیناکم ... و فی ذلکم بلاء من ربکم عظیم

۱٦_ امام صادق (ع) سے روایت ہے: "... اما مولد موسی علیه‌السلام فان فرعون لما وقف علی ان زوال ملکه علی یده ... فلم یزل یأمر اصحابه بشق بطون الحوامل من نساء بنی اسرائیل حتی قتل فی طلبه نیف و عشرون الف مولود ..."[1] لیکن حضرت موسی (ع) کی ولادت کا واقعہ پس جب فرعون کو پتہ چلا کہ اسکی سلطنت کا زوال موسی (ع) کے ہاتھوں ہوگا ... پس مسلسل اپنے اطرافیوں کو حکم دیتا کہ بنی اسرائیل کی حاملہ عورتوں کے شکم پارہ کردو_ یہاں تک کہ بیس ہزار سے زیادہ بچے حضرت موسی (ع) کی تلاش میں قتل کردیئے گئے_

۱) غیبت شیخ طوسی ص ۱٦۹ ، نورالثقلین ج/ ۱ ص ۸۰ ح ۱۹۴_

Presented by: https://jafrilibrary.com

آل فرعون:آل فرعون اوربنی اسرائیل ۱; آل فرعون کے جرائم ۱; آل فرعون کے شکنجے ۱

اللہ تعالی : الہی امتحانات ۱۳; حاکمیت الہی ۱۵; ربوبیت الہی ۱۴; الہی نعمتیں ۱۲

امتحان: امتحان کے ذرائع ۱۳; سختیوں کے ساتھ امتحان ۱۳،۱۴; نعمتوں کے ساتھ امتحان ۱۳،۱۴;امتحان کا فلسفہ ۱۴

انسان: انسان کا امتحان ۱۳

بنی اسرائیل:بنی اسرائیل کی آزمائش ۱۰; عورتوں سے استفادہ ۸;بنی اسرائیل کی عورتوں کو زندہ چھوڑنا ۴،۵ ، ۸;بنی اسرائیل کا امتحان ۱۰ ، ۱۱;بنی اسرائیل کی تاریخ ۱،۴،۹،۱۰،۱۱،۱۲;بنی اسرائیل کو شکنجے ۱،۵ ، ۹ ، ۱۰ ، ۱۱;بنی اسرائیل کی عورتوں کو شکنجے ۶،۷;بنی اسرائیل کے فرزندوں کا قتل ۴،۵،۷،۹،۱۶;بنی اسرائیل کی نجات ۲،۹،۱۱،۱۲;بنی اسرائیل کی نعمتیں ۱۲

تاریخ:تاریخ کے تغیرات و تحولات کا سرچشمہ ۱۵

تربیت : تربیت میں مؤثر عوامل ۱۴

حضرت موسی علیہ السلام : حضرت موسی علیہ السلام کی بعثت کے نتائج ۲

ذکر:بنی اسرائیل کی نجات کا ذکر ۳

رشد وتکامل: رشد وتکامل کے عوامل ۱۴

روایت:۱۶

فراعنہ: فراعنہ کے جرائم ۴،۵،۶،۷،۹،۱۱،۱۲; فراعنہ کے شکنجے ۶،۱۰،۱۱،۱۲; فراعنہ اوربنی اسرائیل ۲،۴،۵،۹; فراعنہ اوربنی اسرائیل کی عورتیں ۶; فراعنہ کے قتل ۴،۵،۹; فراعنہ کے اجتماعی قتل ۷

فرعون: فرعون کی خون ریزی ۱۶

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَإِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَأَنجَيْنَاكُمْ وَأَغْرَقْنَا آلَ فِرْعَوْنَ وَأَنتُمْ تَنظُرُونَ ﴿۵۰﴾

ہمارا یہ احسان بھی یاد کرو کہ ہم نے دریا کو شگافتہ کرکے تمھیں بچا لیا اور فرعون و الوں کو تمھاری نگاہوں کے سامنے ڈبو دیا_

۱_ بنی اسرائیل دریاے نیل کے کنارے فرعونی فوج کے محاصرے میں تھے_ و اذ فرقنا بکم البحر

"البحر" میں الف لام عہد ذکری ہے جو دریائے مذکور کی طرف اشارہ ہے_ بہت سے مفسرین کے مطابق یہ دریائے نیل ہے_ بنی اسرائیل کی نجات اور دریا کے پھٹ جانے کے باعث فرعونیوں کے غرق ہونے کا ذکر اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ فرعونی لشکر دریا کے کنارے بنی اسرائیل پر حملہ کرنے کے درپے تھا_

۲_ دریائے نیل کو پار کرنے کے لئے اللہ تعالی نے بنی اسرائیل کے لئے دریا کو پاٹ دیا_ و اذ فرقنا بکم البحر "فرقنا" کا مصدر "فرق" ہے جسکا معنی ہے شگاف ڈالنا اور فاصلہ پیدا کرنا_

۳_ بنی اسرائیل دریا کو عبور کرکے نجات پاگئے اور فرعون اپنی فوج سمیت دریا میں غرق ہوگیا_ فانجیناکم و اغرقنا آل فرعون

۴_ اللہ تعالی بنی اسرائیل کو نجات بخشنے والا اور فرعونیوں کو ہلاک کرنے والا ہے_ فانجیناکم و اغرقنا آل فرعون

۵_ دریا کا پھٹنا فرعون اور اسکی فوج کے غرق ہونے اور ہلاک ہونے کا باعث بنا_ و اذ فرقنا بکم البحر فانجیناکم و اغرقنا آل فرعون "انجیناکم" کی حرف "فائ" کے ذریعے "فرقنا" پر تفریع اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ دریا کا شگافتہ ہونا بنی اسرائیل کی نجات کا وسیلہ بنا اور اس لئے کہ "اغرقنا"، "انجیناکم" پر عطف ہے پس دریا کا یہی شگافتہ ہونا فرعون اور اسکی فوج کے غرق ہونے کا ذریعہ قرار پایا_ فرعون اور اسکی فوج نے دریا میں عبور کے رستے کو دیکھتے ہوئے بنی اسرائیل کا تعاقب کیا تو دریا کا شگاف برابر ہوگیا اور یہ لوگ ہلاک ہوگئے_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۶_ عالم طبیعات کے اسباب پر اللہ تعالی کی حاکمیت ہے_ و اذ فرقنا بکم البحر

۷_ دریا کے پھٹ جانے میں بنی اسرائیل کا کردار اہم تھا_ و اذ فرقنا بکم البحر یہ مفہوم اس بناپر ہے کہ "بکم" کی باء سببیت کے لئے ہے_

۸_ اللہ تعالی کی آزمائش کے دوران بنی اسرائیل کا سختیاں اور مشکلات برداشت کرنا اور ان میں کامیاب ہونا ان کے لئے اللہ تعالی کی نصرت اور نجات کا سبب بنا_ یسومونکم سوء العذاب ... و فی ذلکم بلاء من ربکم عظیم و اذ فرقنا بکم البحر اس سے ماقبل آیہ مجیدہ میں بنی اسرائیل کی الہی آزمائش کا بیان تھا جس میں انہوں نے سختیوں اور مشکلات کو برداشت کیایہی چیز سبب بنی کہ بنی اسرائیل کے لئے دریا پھٹ گیا گویا کہ بنی اسرائیل نے چونکہ اسطرح عمل کیا کہ جو ان کی اس لیاقت کا باعث بنا اور اللہ تعالی نے دریا کو شگافتہ کرکے بنی اسرائیل کو نجات عطا فرمائي اور ان کے دشمنوں کو ہلاک کردیا_

۹_ انسان کا عمل اللہ تعالی کے تدبیر امور کی کیفیت کو معین کرنے میں بہت اہمیت کا حامل ہے_ یسومونکم سوء العذاب ... فی ذلکم بلاء ... و اذ فرقنا بکم البحر

۱۰_ بنی اسرائیل نے فرعون اور اسکی فوج کے غرق ہونے اور ہلاکت کے منظر کا نظارہ کیا_ "نظر" کا معنی ہے دیکھنا اور نظارہ کرنا ماقبل جملے کے قرینے سے تنظرون کا مفعول فرعون اور اسکی فوج کی ہلاکت ہے_

۱۱_ فرعون اور اسکی فوج کی نابودی کا نظارہ کرنا بنی اسرائیل کے لئے اللہ تعالی کی نعمتوں میں سے ایک تھا_ و اذ فرقنا بکم البحر ... و اغرقنا آل فرعون و انتم تنظرون ان آیات میں چونکہ ان نعمتوں کا ذکر ہورہا ہے جو اللہ تعالی نے بنی اسرائیل کو عنایت فرمائیں_ اس اعتبار سے کہا جاسکتاہے کہ "و انتم تنظرون" کو بھی نعمت کے طورپر بیان فرمایا گیا ہے_

۱۲_ ظالموں اور ستم گروں سے مظلوموں کے سامنے انتقام ایک پسندیدہ اور اچھا عمل ہے_ و اغرقنا آل فرعون و انتم تنظرون

۱۳_ دریا کے شگافتہ ہونے سے بنی اسرائیل کی نجات اور فرعون اور اسکے لشکر و خاندان کی نابودی ایک عبرت آموز اور یاد رکھنے والا واقعہ ہے_ و اذ فرقنا بکم البحر ... و انتم تنظرون "اذفرقنا" نعمتی (آیت ۴۷) پر عطف ہے پس "اذفرقنا" ،"اذکروا" کے لئے مفعول ہے_

Presented by: https://jafrilibrary.com

اللہ تعالیٰ : افعال الٰہی ۲،۴; اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت ۲،۴;تدبیر الٰہی ۹; اللہ تعالیٰ کی حاکمیت ٦; اللہ تعالیٰ کی نصرت کے عوامل ۸; اللہ تعالیٰ کا نجات عطا کرنا ۴

انتقام: پسندیدہ انتقام ۱۲; مظلوموں کی موجودگی میں انتقام ۱۲

انسان: انسان کی تقدیر یا سرنوشت ۹; انسان کے تدبیر امور کا سرچشمہ ۹

بنی اسرائیل: بنی اسرائیل کی کامیابی کے نتائج ۸;بنی اسرائیل کا امتحان ۸;بنی اسرائیل کی امداد ۸;بنی اسرائیل دریائے نیل میں ۲;بنی اسرائیل اور دریا کا پھٹنا ۷;بنی اسرائیل کی تاریخ ۱،۱۰،۳،۲، ۱۳;بنی اسرائیل کا دریا عبور کرنا ۳;بنی اسرائیل کی نجات کے اسباب ۸;بنی اسرائیل کا امتحان میں کامیاب ہونا ۸;بنی اسرائیل کا محاصرہ ۱;بنی اسرائیل کی نجات ۱۳،۴،۳; بنی اسرائیل کی نعمتیں ۱۱

تاریخ : تاریخ سے عبرت ۱۳

تقدیر: تقدیر میں مؤثر عوامل ۹

دریا : دریائے نیل ۱; دریا کے پانی میں شگاف ۲،۵

ذکر: تاریخ کا ذکر ۱۳

ظالمین : ظالمین سے انتقام ۱۲

عالم طبیعات کے عوامل : طبعی عوامل کا عمل ٦

عبرت : عبرت کے عوامل ۱۳

عمل: عمل کے نتائج ۹

لشکر فرعون: لشکر فرعون کی ہلاکت کے اسباب ۵; لشکر فرعون کا غرق ہونا ۳، ۵، ۱۰، ۱۳; لشکر فرعون اور بنی اسرائیل ۱; لشکر فرعون کی ہلاکت ۴، ۱۱، ۱۳

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَإِذْ وَاعَدْنَا مُوسَى أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِن بَعْدِهِ وَأَنتُمْ ظَالِمُونَ ﴿٥١﴾

اور ہم نے موسی سے چالیس راتوں کا وعدہ لیا تو تم نے ان کے بعد گوسالہ تیار کرلیا کہ تم بڑے ظالم ہو_

١_ اللہ تعالی نے بنی اسرائیل کو فرعون اور اسکے لشکر کے تسلط سے نجات دلانے کے بعد حضرت موسی عليه‌السلام کو عبادت اور خاص مناجات کے لئے دعوت دي_ و اذ واعدنا موسى اربعين ليلة "ليلة" کا معمولاً استعمال شب و روز کے لئے اور "یوم" کا استعمال دن کے لئے ہوتاہے_ یہاں " لیلة" کا استعمال اس معنی کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالی کا حضرت موسی عليه‌السلام سے وعدہ عبادت اورمناجات کے لئے تھا_ یہ جو حضرت موسی عليه‌السلام بنی اسرائیل کے درمیان عبادات انجام دیتے تھے معلوم ہوتاہے کہ آپ عليه‌السلام کو خاص عبادت و مناجات کے لئے دعوت دی گئي_

٢_ حضرت موسی عليه‌السلام اللہ تعالی کے ہاں عظیم مقام و منزلت رکھتے ہیں_ و اذ واعدنا موسى اربعين ليلة

٣_ حضرت موسی عليه‌السلام کی خاص عبادت اور مناجات کے لئے چالیس (٤٠) شب کا تعین ہوا_ و اذ واعدنا موسى اربعين ليلة

٤_ الہی رہبروں اور قائدین کا معاشرے سے کچھ محدودمدت تک اللہ تعالی کی عبادت کے لئے کنارہ کشی کرنا ایک پسندیدہ اور اچھا عمل ہے_ و اذ واعدنا موسى اربعين ليلة

٥_ رات کی عبادت و مناجات کی ایک خاص اہمیت ہے_ واذ واعدنا موسى اربعين ليلة

٦_ چالیس رات لوگوں سے دور ہوکر عبادت و مناجات کرنے کا ایک خاص اثرہے_ و اذ واعدنا موسى اربعين ليلة

٧_ حضرت موسی عليه‌السلام کی عدم موجودگی میں بنی اسرائیل نے بچھڑے کی پوجا کرنا شروع کردی_
ثم اتخذتم العجل من بعده

" من بعدہ" یعنی حضرت موسی عليه‌السلام کے دور چلے جانے کے بعد_ "اتخذتم" ان افعال میں سے ہے جو "تصییر" کا مفہوم رکھتے ہیں اسکا پہلا مفعول " العجل " ہے اور دوسرا مفعول " الہاً" ہے جو بہت واضح ہونے کی بناپر کلام میں ذکر نہیں ہوا_ گویا مطلب یوں ہے " ثم جعلتم العجل الهاً لكم"

Presented by: https://jafrilibrary.com

۸_ تاریخی اور معاشرتی واقعات میں شخصیات کا نقش اور کردار اہم ہوتا ہے_ ثم اتخذتم العجل من بعده

"من بعده" جس سے مراد حضرت موسی علیہ السلام کی عدم موجودگی ہے اس کا استعمال اس نکتہ کی طرف اشارہ ہے جب تک حضرت موسی علیہ السلام ان کے درمیان تھے تو انہوں نے شرک کی طرف تمایل اختیار نہیں کیا_ پس تاریخ کے اہم واقعات میں شخصیات بھی اہمیت کی حامل ہیں_

۹_ انبیاء علیہم السلام اور الہی قائدین کی عدم موجودگی سے امتوں میں انحراف کا خطرہ رہتا ہے_ ثم اتخذتم العجل من بعده و انتم ظالمون

۱۰_ بنی اسرائیل نے بچھڑے کی پوجا کی طرف رغبت دریا سے عبور اور فرعونی لشکر سے نجات کے بعد اختیار کی_ و اذ فرقنا بکم البحر ... و اذ واعدنا ... ثم اتخذتم العجل من بعده

۱۱_ بنی اسرائیل کے پاس گوسالہ پرستی کی طرف رغبت و تمایل کا کوئی بہانہ یا عذر نہ تھا_ ثم اتخذتم العجل من بعده و انتم ظالمون "انتم ظالمون_ درآں حالیکہ تم ظالم تھے" یہ جملہ حالیہ اس معنی میں ظہور رکھتا ہے کہ ظالم ہونا ایک ایسی حالت تھی جو گوسالہ پرستی کے ہمراہ تھی یعنی یہ کہ بنی اسرائیل کی شرک کی طرف رغبت ظلم کی وجہ سے تھی جبکہ جہالت یا اسطرح کا کوئی اور عذر یا بہانہ درمیان میں نہ تھا_

۱۲_ اللہ تعالی کی نعمتوں کے مقابل بنی اسرائیل انتہائی ناشکری قوم ہے_ فانجیناکم و اغرقنا آل فرعون ... ثم اتخذتم العجل من بعده و انتم ظالمون بنی اسرائیل پر عظیم الہی نعمتوں کے ذکر کے بعد ان کے غیر خدا کی پرستش کی طرف رجحان کا بیان کرنا اس بات کی نشاندہی ہے کہ یہ قوم انتہائی ناشکری ہے_

۱۳_ حضرت موسی علیہ السلام کا اپنی قوم سے دور چلے جانے اور اس قوم کا گوسالہ پرستی اختیار کرلینا انتہائی عبرت ناک، سبق آموز اور یاد رکھنے کے قابل واقعہ ہے_ و اذ واعدنا موسی اربعین لیلة ثم اتخذتم العجل من بعده

۱۴_ ظلم و ستم کرنا بنی اسرائیل کی عادت اور راہ و روش ہے_ و انتم ظالمون

یہ مفہوم اس بناپر ہے کہ "و انتم ظالمون" جملہ معترضہ ہونہ کہ حالیہ یعنی تم لوگ ستمگر ہو جس کا ایک پہلو گوسالہ پرستی ہے_

۱۵_ بچھڑے کی پوجا بنی اسرائیل کی ستم کاریوں میں سے

Presented by: https://jafrilibrary.com

ایک تھي_ ثم اتخذتم العجل من بعده و انتم ظالمون

١٦ _ غیر خدا کی پرستش ظلم ہے_ ثم اتخذتم العجل من بعده و انتم ظالمون

١٧_عن ابی جعفر علیه‌السلام فی قوله "واذ واعدنا موسی اربعین لیلة" قال کان فی العلم و التقدیر ثلاثین لیلة ثم بدأ لله فزاد عشراً فتم میقات ربه للاوّل والآخر اربعین لیلة[1] اللہ تعالی کے اس فرمان "و اذ واعدنا موسی اربعین لیلة" کے بارے میں امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ علم و تقدیر الہی میں تیس راتیں تھیں پھر اللہ تعالی کے لئے بدا حاصل ہو اتو دس دنوں کا اضافہ کردیا گیا پس حضرت موسی علیہ السلام نے اپنے رب کے میقات کو اول و آخر چالیس شب میں پورا کیا

اعداد: چالیس کا عدد ٦،٣

اللہ تعالی : اللہ تعالی کے لئے بداء ١٧ اللہ تعالی کی دعوتیں ١

امتیں : امتوں کے انحراف کی بنیاد٩

انبیاء علیہم السلام : انبیاء علیہم السلام کی عدم موجودگی کے نتائج ٩

بنی اسرائیل : بنی اسرائیل حضرت موسی علیہ السلام کی عدم موجودگی میں ٧;بنی اسرائیل کی تاریخ ١٢،١٠،٧;بنی اسرائیل کا ظلم ١٥،١٣;بنی اسرائیل کا دریا سے عبور کرنا ١٠;بنی اسرائیل کا کفران ١٢;بنی اسرائیل کی گوسالہ پرستی ١٥،١٣،١١،١٠،٧; بنی اسرائیل کی نجات ١،١٠

تاریخ:تاریخ سے عبرت ١٣;تاریخی تغیرات اور تحولات کے عوامل ٨;تاریخ کا محرک ٨; شخصیات کا تاریخ میں کردار و اہمیت ٨

چلہ نشیني: چلہ نشینی کے آثار و نتائج ٦

حضرت موسی علیہ السلام : حضرت موسی علیہ السلام کی چلہ نشینی ١٧،٣; حضرت موسی علیہ السلام کو دعوت ١; حضرت موسی علیہ السلام کی عبادت ١;بنی اسرائیل کے درمیان سے حضرت موسی علیہ السلام کی غیبت ١٣; حضرت موسی علیہ السلام کا واقعہ ١،٣;حضرت موسی علیہ السلام کی عبادت کی مدت ٣; حضرت موسی علیہ السلام کی مناجات کی

---

١) تفسیر عیاشی ج/ ١ ص ٤٤ ح ٤٦، تفسیر برہان ج/ ١ ص ٩٨ ح ٢_

Presented by: https://jafrilibrary.com

مدت ۳; حضرت موسی علیه‌السلام کے درجات و مقامات ۲; حضرت موسی علیه‌السلام کی مناجات ۱; حضرت موسی علیه‌السلام کا میقات (یعنی خدا کا حضرت موسی علیه‌السلام سے وعدہ جس کیلئے مدت معین کی گئي)۱۷

دینی رہبر: دینی قائدین کی عدم موجودگی کے نتائج ۹ دینی رہبروں کی پسندیدہ کنارہ کشی ۴

ذکر: تاریخ کے ذکر کی اہمیت ۱۳

روایت: ۱۷

شرک: عباداتی شرک کا ظلم ۱٦

ظالمین: ۱۴

ظلم: ظلم کے موارد ۱۵،۱٦

عبادت: غیر خدا کی عبارت ۱٦

عمل: پسندیدہ عمل ۴

قدریں: ۵

کفران: کفران نعمت ۱۲

کنارہ کشي: پسندیدہ کنارہ کشی ۴

معاشرتی تبدیلیاں: معاشرتی تبدیلیوں کے عوامل ۸

مقربین: ۲

نماز تہجد: نماز تہجد کی اہمیت ۵

Presented by: https://jafrilibrary.com

ثُمَّ عَفَوْنَا عَنكُمِ مِّن بَعْدِ ذَلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿۵۲﴾

پھر ہم نے تمھیں معاف کردیا کہ شاید شکر گذار بن جاؤ_

۱_ بنی اسرائیل کا بچھڑے کی پوجا و الا گناہ اللہ تعالی نے معاف فرمادیا_ ثم عفونا عنكم من بعد ذلك

۲_ انسانوں کے گناہوں کی بخشش و آمرزش اللہ تعالی کے دست قدرت اور اختیار میں ہے_ ثم عفونا عنكم

۳_ مرتد ہونے کا گناہ اللہ تعالی کے ہاں قابل عفو و بخشش ہے_ ثم اتخذتم العجل ... ثم عفونا عنكم

۴_ بنی اسرائیل کے ارتداد اور گوسالہ پرستی کے گناہ کی بخشش اللہ تعالی کی جانب سے بنی اسرائیل پر عظیم نعمتوں میں سے تھي_ ثم عفونا عنكم من بعد ذلک اس حصے کی آیات مبارکہ چونکہ بنی اسرائیل پر اللہ تعالی کی عظیم نعمتوں کو بیان کررہی ہیں اس لئے "عفونا عنكم" سے بھی مراد نعمت کا ذکر ہے جبکہ یہ مطلب "ثم" کے ساتھ دوسری نعمتوں پر عطف ہوا ہے یہ اس معنی کی طرف اشارہ ہے کہ معافی اور بخشش کی نعمت دوسری نعمتوں سے بالاتر اور والاتر ہے_

۵_ گوسالہ پرستی کے گناہ کی معافی سے اللہ تعالی نے بنی اسرائیل پر احسان فرمایا_ ثم عفونا عنكم من بعد ذلك واضح ہے کہ معافی گناہ کے ارتکاب کے بعد ہوتی ہے بنابریں "من بعد ذلك" معافی کے وقت و زمان کو بیان نہیں کررہاہے بلکہ اس مفہوم کی طرف اشارہ ہے کہ بنی اسرائیل بخشش کا استحقاق تو نہ رکھتے تھے اس کے باوجود اللہ تعالی نے ان پر فضل و کرم کیا اور ان کا گناہ بخش دیا_

۶_ اللہ تعالی کی بارگاہ میں شکر و سپاس گذاری کرنا لازم و ضروری ہے_ لعلكم تشكرون

۷_ بنی اسرائیل ناشکری قوم تھي_ ثم عفونا عنكم من بعد ذلك لعلكم تشكرون

Presented by: https://jafrilibrary.com

۸_ بنی اسرائیل میں شکر و سپاس گذاری کی زمین کو ہموار کرنا ان کے مرتد ہونے کے گناہ کو معاف کرنے کے اہداف میں سے تھا_ ثم عفونا عنكم من بعد ذلك لعلكم تشكرون

۹_ اللہ تعالی کی بارگاہ اقدس میں سپاس و شکر گزاری اور شاکرین کے مقام تک پہنچنے کی راہ میں گناہان کبیرہ رکاوٹ بنتے ہیں _ ثم عفونا عنكم من بعد ذلك لعلكم تشكرون

۱۰_ گناہ کا معاف ہونا ایک ایسی نعمت ہے جس کا شکر ادا کیا جانا چاہیئے_ ثم عفونا عنكم ... لعلكم تشكرون

ارتداد (مرتد ہونا) : ارتداد کی معافی ۳; ارتداد کا گناہ ۳

اللہ تعالی : اللہ تعالی کی بخشش ۲; اللہ تعالی سے مختص امور ۲; اللہ تعالی کا احسان ۵; اللہ تعالی کی معافی ۱، ۳

بخشش: بخشش کی نعمت ۴ ، ۱۰

بنی اسرائیل: بنی اسرائیل کا ارتداد ۸، ۳; بنی اسرائیل کے شکر کی زمین ہموار ہونا ۸; بنی اسرائیل کی بخشش ۵، ۴، ۱; بنی اسرائیل کی بخشش کا فلسفہ ۸; بنی اسرائیل کا کفران ۷; بنی اسرائیل کی گوسالہ پرستی ۵، ۴، ۱; بنی اسرائیل پر احسان ۵; بنی اسرائیل کی نعمتیں ۴

شاکرین: شاکرین کے درجات و مقامات ۹

شکر: شکر خدا کی اہمیت ٦; بخشش کی نعمت ۱۰; شکر کے موانع ۹

گناہ : گناہان کبیرہ کے نتائج ۹; گناہ کی معافی ۱۰; گناہ کی بخشش کا سرچشمہ ۲

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَإِذْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿۵۳﴾

اور ہم نے موسی کو کتاب اور حق و باطل کو جدا کرنے والا قانون دیا کہ شاید تم ہدایت یافتہ بن جاؤ۔

۱۔ حضرت موسی علیہ السلام صاحب کتاب و شریعت انبیاء علیہم السلام میں سے تھے۔ و اذ آتینا موسی الکتاب

۲۔ اللہ تعالی نے حضرت موسی علیہ السلام کو تورات عطا فرمائی۔ و اذ آتینا موسی الکتاب "الکتاب" میں الف لام عہد ذہنی ہے جو تورات کی طرف اشارہ ہے۔

۳۔ اللہ تعالی نے تورات کے علاوہ بھی حقائق عنایت فرمائے جو حق و باطل کے مابین امتیاز کا وسیلہ ہیں۔ و اذ آتینا موسی الکتاب و الفرقان "الفرقان" کا "الکتاب" پر عطف ممکن ہے صفت کا صفت پر عطف ہو اور ہر ایک تورات کے پہلوؤں میں سے ایک پہلو ہو۔ یعنی یہ کہ ہم نے موسی علیہ السلام کو ایک ایسی چیز عطا کی جو کتاب بھی ہے اور فرقان بھی یہ بھی ممکن ہے کہ کتاب اور فرقان دو مختلف چیزیں ہوں یعنی ہم نے موسی کو کتاب (تورات) دی اور فرقان بھی عطا کیا۔ اس اعتبار سے فرقان سے مراد معجزات، دلائل و براہین یا اس طرح کے امور ہو سکتے ہیں۔ (تفسیر الکشاف سے اقتباس)۔

۴۔ تورات حق و باطل کے مابین تشخیص کا بہترین وسیلہ ہے۔ و اذ آتینا موسی الکتاب والفرقان

"فرقان" یعنی تشخیص و امتیاز کا ذریعہ اور اس سے یہاں مراد احکام و معارف الہی کی حدود میں رہتے ہوئے حق کو باطل سے تمیز دینا ہے۔

۵۔ حضرت موسی علیہ السلام کو جو تورات عطا کی گئي وہ بنی اسرائیل پر اللہ تعالی کی نعمتوں میں سے ایک تھی۔ اذ آتینا موسی الکتاب والفرقان

آیت نمبر ۴۷ سے معلوم ہوتا ہے کہ آیات کا یہ حصہ اللہ تعالی کی بنی اسرائیل پر عظیم اور گراں قدر نعمات کو بیان کر رہا ہے پس اس آیہ مبارکہ میں تورات اور فرقان بھی عظیم نعمت کے طور پر بیان ہوئے ہیں۔

۶۔ کتب سماوی اور انسانوں کی ہدایت کے اسباب بنی

Presented by: https://jafrilibrary.com

اسرائیل پر اللہ تعالی کی عظیم نعمات میں سے تھے_و اذ آتینا موسی الکتاب و الفرقان لعلکم تھتدون

۷_ تورات کے نزول کا ہدف بنی اسرائیل کا ہدایت پانا ہے_واذآتینا موسی الکتاب والفرقان لعلکم تھتدون

۸_ سماوی کتابوں کے نزول کا ہدف انسانوں کا ہدایت پانا ہے_ و اذ آتینا موسی الکتاب والفرقان لعلکم تھتدون

۹_ ہدایت اور گمراہی کے قبول کرنے کا اختیار، انسان تکوینی طور پر رکھتا ہے_ لعلکم تھتدون

۱۰_ تورات کے حقائق کو بنی اسرائیل تک پہنچانا حضرت موسی علیہ السلام کے بنیادی فرائض میں سے تھا_ واذآتیناموسی الکتاب والفرقان لعلکم تھتدون حضرت موسی علیہ السلام کو کتاب عطا اور بنی اسرائیل کی ہدایت کے درمیان رابطے (آتینا موسی لعللکم تہتدون) کا مطلب یہ ہے کہ یہ جملہ تقدیر میں ہو " ہم نے ان کو حکم دیا کہ کتاب کو تمہارے لئے تلاوت کرے اور احکام و معارف کی تمہیں تعلیم دے" یہ معنی بہت واضح ہونے کے باعث اور اختصار کو مدنظر رکھتے ہوئے بیان نہیں کیا گیا_

اللہ تعالی : اللہ تعالی کی عنایات ۵،۳،۲; اللہ تعالی کی نعمتیں ۶

انبیاء علیہم السلام : اولو العزم انبیاء علیہم السلام ۱

انسان: انسان کا تکوینی اختیار ۹; انسانوں کی ہدایت ۸

بنی اسرائیل: بنی اسرائیل کی ہدایت کا سرچشمہ ۷; بنی اسرائیل کی نعمات ۵

تورات: تورات کی تبلیغ ۱۰; تورات اور حق کی تشخیص ۳،۴; تورات کے نزول کا فلسفہ ۷; تورات کی نعمت ۵; تورات کی اہمیت و کردار ۷،۴

حضرت موسی علیہ السلام : حضرت موسی علیہ السلام کی تبلیغ ۱۰; حضرت موسی علیہ السلام کی تورات ۲; حضرت موسی علیہ السلام کی شریعت ۱; حضرت موسی علیہ السلام کا فرقان ۳; حضرت موسی علیہ السلام کی کتاب ۱; حضرت موسی علیہ السلام کی ذمہ داری ۱۰; حضرت موسی علیہ السلام کی نبوت ۱

حق : حق کی تشخیص کے وسائل ۳،۴; حق اور باطل ۴

Presented by: https://jafrilibrary.com

کتب سماوي: کتب سماوی کے نزول کا فلسفہ ۸; کتب سماوی کی نعمت ٦; کتب سماوی کی اہمیت و کردار ۸

گمراہي: گمراہی کا اختیار ۹

ہدایت: ہدایت کا اختیار ۹; ہدایت کے اسباب ٦،۸

وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ إِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ أَنفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوبُواْ إِلَى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُواْ أَنفُسَكُمْ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِندَ بَارِئِكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿۵۴﴾

اور وہ وقت بھی یاد کرو جب موسی نے اپنی قوم سے کہا کہ تم نے گوسالہ بنا کر اپنے اوپر ظلم کیا ہے _ اب تم خالق کی بارگاہ میں توبہ کرو اور اپنے نفسوں کو قتل کر ڈالو کہ یہی تمھارے حق میں خیر ہے _ پھر خدا نے تمھاری توبہ قبول کرلی کہ وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے _

۱ _ حضرت موسی علیہ السلام کی قوم نے بچھڑے کی پوجا کرکے خود پر ظلم کیا اور سزا کے مستحق قرار پائے _ يا قوم انكم ظلمتم أنفسكم باتخاذكم العجل

۲ _ حضرت موسی علیہ السلام نے اپنی قوم کی ستمگری کے بیان کے ساتھ ہی ان کو فرمان دیا کہ اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرو _

و اذ قال موسى لقومه ... فتوبوا الى بارئكم

۳ _ انسان شرک اختیار کرنے اور غیر خدا کی عبادت کرنے سے خود پر ظلم اور ستم کا ارتکاب کرتا ہے _ انكم ظلمتم أنفسكم باتخاذكم العجل

۴ _ شرک اختیار کرنے اور غیر خدا کی پرستش کرنے سے خداوند متعال کو کوئي ضرر یا نقصان نہیں ہوتا _

انكم ظلمتم أنفسكم باتخذكم العجل

۵ _ گناہ انسان کی اللہ تعالی سے دوری کا سبب بنتا ہے _

فتوبوا الى بارئكم

Presented by: https://jafrilibrary.com

"توبوا" کا مصدر توب اور توبہ ہے جسکا معنی ہے رجوع کرنا اور لوٹنا _ اس سے یہ مطلب نکلتا ہے کہ گناہ کے سبب انسان اللہ تعالی سے دور ہوجاتا ہے اور فاصلہ پیدا کرلیتا ہے _

٦ _ گناہگاروں کی ضروری اور اہم ذمہ داری ہے کہ اللہ تعالی کی بارگاہ میں توبہ کے ذریعے بازگشت کریں _ انکم ظلمتم أنفسکم باتخاذکم العجل فتوبوا الی بارئکم

٧ _ بنی اسرائیل کے گوسالہ پرستوں کی توبہ ایک دوسرے کو قتل کرنا معین کی گئی _ فتوبوا الی بارئکم فاقتلوا أنفسکم

"فاقتلوا" میں "فائ" تفسیریہ ہے یعنی "فاقتلوا أنفسکم" اور یہ "توبوا..." کی تفسیر ہے _ اس جملہ "فاقتلوا أنفسکم" کے بارے میں دو طرح کی تفسیر بیان ہوئی ہے ١ _ فاقتلوا بعضکم بعضاً _ ایک دوسرے کو قتل کرو ٢ _ ہر کوئی خود کو قتل کرے _

٨ _ گناہوں سے توبہ کا طریقہ کار اس گناہ کی نوعیت کے اعتبار سے مختلف ہوتاہے _ انکم ظلمتم أنفسکم باتخاذکم العجل فتوبوا الی بارئکم فاقتلوا أنفسکم

٩ _ بنی اسرائیل کے مرتدوں کی فکری و نفسیاتی آمادگی کے بعد حضرت موسی عليه‌السلام نے انہیں امر الہی (ایک دوسرے کو قتل کرنے) کے اجراء اور قبولیت پر آمادہ کیا _ یا قوم انکم ظلمتم أنفسکم یہ جو حضرت موسی عليه‌السلام نے قوم کو اپنے ساتھ نسبت دی (اے میری قوم) یہ اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ حضرت موسی عليه‌السلام نے قوم کو توبہ کی دعوت سوز دل کے ساتھ دی اور ان سے چاہا کہ حکم الہی کے سامنے گردن جھکا دیں _ یہ جو صراحت کی گئی ہے کہ بنی اسرائیل نے گوسالہ پرستی کے ذریعے خود پر ستم کیا ہے یہ بھی اسی معنی کے اعتبار سے ہے _

١٠ _ گناہگاروں میں حدود الہی کی قبولیت کے لئے روحی اور فکری آمادگی پیدا کرنا ایک اچھا اور بہتر عمل ہے _ یا قوم انکم ظلمتم أنفسکم ... فتوبوا الی بارئکم

١١ _ تنقید اور نصیحت سے پہلے مہربانی اور محبت سے پیش آنا ایک اچھا اور بہت بہتر عمل ہے _ یا قوم انکم ظلمتم أنفسکم

١٢ _ الہ یا معبود ہونے کی لیاقت و استعداد فقط خالق انسان میں ہے _ انکم ظلمتم أنفسکم باتخاذکم العجل فتوبوا الی بارئکم

"بارء" اللہ تعالی کے اسماء اور صفات میں سے ہے جسکا معنی خالق ہے _ جملہ "توبوا الی بارئکم" میں حضرت موسی عليه‌السلام کا اس اسم اور صفت کا انتخاب کرنا جبکہ آپ عليه‌السلام کے مخاطبین وہ لوگ تھے جو غیر خدا کی پرستش اختیار کرچکے تھے یہ مطلب اس طرف اشارہ ہے کہ انسان کا خالق ہی

Presented by: https://jafrilibrary.com

معبود بننے کی صلاحیت رکھتا ہے لہذا تم نے غیر کی طرف کیوں رجوع اور رجحان پیدا کیا ؟ پس توبہ کرو_

۱۳_ حضرت موسی علیہ السلام کی شریعت میں مرتدوں کو قتل کرنا سزاؤں کے قوانین میں سے تھا_ * فتوبوا الی بارئکم فاقتلوا أنفسکم

۱۴_ حضرت موسی علیہ السلام نے اپنی قوم کے مرتدوں کی خیر و سعادت کو انکی توبہ اور ایک دوسرے کے قتل میں جانا_ فاقتلوا أنفسکم ذلکم خیر لکم عند بارئکم

۱۵ حضرت موسی علیہ السلام نے مرتدوں کو اللہ تعالی کی خالقیت کی طرف متوجہ کرنے کے ساتھ ان کے قتل کی سزا کو انکے لئے ایک مفید امر سمجھا_ ذلکم خیر لکم عند بارئکم حکم قتل کے اجراء کے وقت "بارء" کا انتخاب اس مفہوم کی طرف اشارہ ہے اگرچہ قتل ہونا ظاہراً ختم ہونا اور نابود ہونا ہے لیکن در حقیقت دوبارہ زندگی پانا اور خلق ہونا ہے_ "بارئکم" کا جملہ "توبوا الی بارئکم" اور "ذلکم خیر لکم عند بارئکم" میں تکرار قابل توجہ ہے گویا ایک خاص ہدف کے لئے ایسا کیا گیا ہے_

۱۶_ اللہ تعالی ہی انسانوں کا خالق ہے_ فتوبوا الی بارئکم ... ذلکم خیر لکم عند بارئکم

۱۷_ ادیان الہی میں سزاؤں کے احکام و قوانین، اگرچہ وہ سزا قتل ہونے کی ہو، یہ سب گناہگاروں اور خطاکاروں کے لئے فلاح و سعادت کی ضمانت فراہم کرتے ہیں_ فاقتلوا أنفسکم ذلکم خیر لکم عند بارئکم

۱۸_ ادیان الہی کے احکام و فرامین کی بنیاد انسانوں کی مصلحت ہے_ ذلکم خیر لکم

۱۹_ بنی اسرائیل کے مرتدوں (گوسالہ پرستوں) نے حضرت موسی علیہ السلام کے فرمان کے بعد ایک دوسرے کو قتل کرنا شروع کیا_ فاقتلوا أنفسکم ... فتاب علیکم جملہ "تاب علیکم" ایک مقدر جملے پر عطف ہے یعنی "ففعلتم ما امرتم بہ فتاب علیکم پس تم نے جسکا حکم دیا گیا تھا اس پر عمل کردکھا یا تو خداوند عالم نے تمہاری توبہ کو قبول فرمالیا" قابل توجہ ہے کہ "تاب" کی ضمیر ما بعد جملے کے قرینہ سے "بارئکم_ تمہارا خالق" کی طرف لوٹتی ہے_

۲۰_ بنی اسرائیل کے گوسالہ پرستوں کی توبہ کی قبولیت اللہ تعالی کی ان پر نعمتوں میں سے ایک تھي_ و اذ قال موسی ... فتاب علیکم اس سورہ مبارکہ جیسا کہ آغاز میں آیا ہے "یا بنی اسرائیل اذکروا نعمتی ..." اس سے پتہ چلتا ہے کہ آیات کے اس حصے میں ان نعمتوں کا ذکر ہے جو اللہ تعالی نے بنی اسرائیل کو عنایت فرمائی تھیں_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۲۱_بنی اسرائیل کے مرتدوں کی توبہ کا واقعہ اور اللہ تعالی کے اس فرمان کا اجراء کہ ایک دوسرے کو قتل کریں ایک بہت ہی سبق آموز اور یاد رکھنے والا واقعہ ہے_ و اذ قال موسی لقومه ... فتاب علیکم " اذقال..." آیت ۴۷ میں نعمتی پر عطف ہے یعنی " اذکروا اذ قال..."

۲۲_فقط خداوند عالم توّاب (بہت زیادہ بخشنے والا) اور رحیم (مہربان) ہے_ انه هوالتواب الرحیم

احکام: سزاؤں کے احکام کا خیر ہونا ۱۷; فلسفہ احکام ۱۸

ادیان: ادیان کی تعلیمات ۱۳

اسماء و صفات: توّاب ۲۲; رحیم ۲۲

اللہ تعالی : اللہ تعالی کی خالقیت ۱۶; اللہ تعالی اور ضرر و نقصان ۴; خدائي سزاؤں کا مفید اور بہتر ہونا ۱۵; اللہ تعالی سے دوری کے اسباب ۵; الہی نعمتیں ۲۰

الوہیت: الوہیت کے معیارات ۱۲

انسان: انسان کا خالق ۱۶; انسانی مصلحتیں ۱۸

بنی اسرائیل: بنی اسرائیل اور ایک دوسرے کا قتل ۱۴،۹،۷، ۱۹، ۲۱; بنی اسرائیل کی تاریخ ۲،۷،۸،۱۹،۲۱; بنی اسرائیل کی توبہ ۲ ، ۷ ، ۱۴; بچھڑے کی پوجا کرنے والوں کی توبہ ۷،۲۰; بنی اسرائیل کی خودکشی ۹،۷، ۱۴ ، ۱۹،۲۱; بنی اسرائیل کی سعادت مندی کی شرائط ۱۴; بنی اسرائیل کا ظلم ۱،۲; بنی اسرائیل کی توبہ کی قبولیت ۲۰; بنی اسرائیل کی سزا ۱; گوسالہ پرستوں کی سزا ۱۵; بنی اسرائیل کے گوسالہ پرست ۱۹; بنی اسرائیل کی گوسالہ پرستی ۱،۷; بنی اسرائیل کے مرتد ۹،۱۹، ۲۱; بنی اسرائیل کی نعمتیں ۲۰

تاریخ: تاریخ سے عبرت ۲۱

تقرب: تقرب کے موانع ۵

توبہ: توبہ کی اہمیت ۶،۱۴; توبہ کی مناسبت گناہ کے ساتھ ۸; گناہ سے توبہ ۶; توبہ کی کیفیت ۸

حدود الہي: حدود الہی کی قبولیت کی زمین ہموار کرنا ۱۰

حضرت موسی عليه‌السلام : حضرت موسی کے اوامر ۲; حضرت موسی عليه‌السلام کی

Presented by: https://jafrilibrary.com

شریعت کی تعلیمات ۱۳; حضرت موسی علیہ السلام کی خیر خواہی ۱۱۴; حضرت موسی علیہ السلام کا واقعہ ۲،۹،۱۵
حقیقی معبود: معبود حقیقی کی خالقیت ۱۲
خدا کی طرف بازگشت : ٦
خود: خود پر ظلم ۱،۳
دین: دین کا فلسفہ ۱۸
ذکر: تاریخ کے ذکر کی اہمیت ۲۱; اللہ تعالی کی خالقیت کا ذکر ۱۵
سزا : سزاؤں کے قوانین کے اجراء کے نتائج ۱۷; سزاؤں کے قوانین کا فلسفہ ۱۷; سزاؤں کے موجبات ۱
سعادت: سعادت کے اسباب ۱۴،۱۷
شرک: شرک کا نقصان ۴; شرک کا ظلم ۳
شرعی ذمہ داري: شرعی ذمہ داری کے اجراء کی زمین ہموار کرنا ۹
ظلم : ظلم کے موارد ۱،۳
عبادت: غیر خدا کی عبادت ۳،۴
عبرت: عبرت کے عوامل ۲۱
عمل: پسندیدہ عمل ۱۰،۱۱
گناہ : گناہ کے نتائج ۵
گناہگار: گناہگاروں کی سعادت کی شرائط ۱۷; گناہگاروں کی ذمہ داری ٦
مرتد: ادیان میں مرتد کا قتل ۱۳
معبودیت: معبودیت کے معیارات ۱۲
وعظ و نصیحت: وعظ و نصیحت کی شرائط ۱۱; وعظ و نصیحت میں مہرباني ۱۱
یہودیت: یہودیت میں ارتداد کی سزا ۱۳

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَإِذْ قُلْتُمْ يَا مُوسَى لَن نُّؤْمِنَ لَكَ حَتَّى نَرَى اللَّهَ جَهْرَةً فَأَخَذَتْكُمُ الصَّاعِقَةُ وَأَنتُمْ تَنظُرُونَ ﴿٥٥﴾

اور وہ وقت بھی یاد کرو جب تم نے موسی سے کہا کہ ہم اس وقت تک ایمان نہ لائیں گے جب تک اللہ کو علانیہ نہ دیکھ لیں جس کے بعد بجلی نے تم کو لے ڈالا اور تم دیکھتے ہی رہ گئے _

۱_ حضرت موسی عليه‌السلام کی قوم نے آپ عليه‌السلام کی رسالت کی تصدیق کرنے سے انکار کیا اور آپ عليه‌السلام پر ایمان نہ لانے پر تاکید کی_ و اذ قلتم یا موسی لن نؤمن لك "لن نؤمن لک_ ہم تیری ہرگز تصدیق نہیں کریں گے "آمن" لام کے ساتھ استعمال ہو (آمن لہ) یا حرف باء کے ساتھ (آمن بہ) ایک ہی معنی رکھتا ہے_

۲_ حضرت موسی عليه‌السلام کے زمانے کے بنی اسرائیل نے اللہ تعالی کو دیکھنے کی خواہش کی_ لن نؤمن لك حتی نری الله جهرة

۳_ بنی اسرائیل نے حضرت موسی عليه‌السلام کی رسالت کی تصدیق کے لئے یہ شرط رکھی کہ اللہ تعالی کو واضح طور پر دیکھیں گے(تب ایمان لائیں گے)_ لن نؤمن لك حتی نری الله جهرة

۴_ بنی اسرائیل محسوسات کے رجحانات رکھتے تھے_ حتی نری الله جهرة

۵_ حضرت موسی عليه‌السلام کی قوم آپ عليه‌السلام کا انکار کرنے اور ایک بے جا مطالبہ (اللہ کو دیکھنا) کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوگئی_ لن نؤمن لك ... فاخذتكم الصاعقة "اخذت" کا مصدر "اخذ" ہے جسکا معنی ہے پکڑنا، لے لینا اور ما بعد کی آیت کے قرینے سے یہ قتل سے کنایہ ہے_

۶_ آسمانی بجلی حضرت موسی عليه‌السلام کی قوم کی ہلاکت کا موجب بنی_ فاخذتكم الصاعقة صاعقہ وہ آسمانی آگ ہے جو شدید گرج و چمک کے وقت نمودار ہوتی ہے_

۷_ اللہ تعالی کو آنکھوں سے دیکھنا ممکن نہیں ہے_ حتی نری الله جهرة فاخذتكم الصاعقة

Presented by: https://jafrilibrary.com

باوجود اس کے کہ اللہ تعالی نے بنی اسرائیل کو مختلف طرح کے معجزات دکھائے ، ان کو مخصوص نعمات سے نوازا اور ان کے مختلف مطالبات پورے کیئے لیکن ان کے اللہ کو دیکھنے کی خواہش کو پورا نہ فرمایا بلکہ یہ خواہش انکی سزا کا باعث بنی _ معلوم ہوتاہے کہ یہ خواہش بے جا تھی _

۸ _ اللہ تعالی کو دیکھنے کی خواہش ایک بے جا مطالبہ ہے _ حتی نری الله جهرة فاخذتكم الصاعقة

۹ _ خداوند متعال کو دیکھنے کی خواہش کا نتیجہ سزائے الہی ہے _ حتی نری الله جهرة فاخذتکم الصاعقة

۱۰ _ انبیائے الہی کی رسالت کی تصدیق نہ کرنا گناہ اور سزائے الہی کا موجب ہے _ لن نؤمن لك ... فاخذتکم الصاعقة

یہ مفہوم اس بناپر ہے کہ " اخذتکم ..." کا ارتباط "نری اللہ جھرۃ" کے علاوہ " لن نومن لک" سے بھی ہو_

۱۱ _ گناہ کا عذاب و عقاب دنیا میں متحقق ہونے کا احتمال پایا جاتاہے _ فاخذتکم الصاعقة

۱۲ _ گناہگار دنیاوی عقاب میں بتلا ہونے سے امن و امان میں نہیں ہیں اور نہ ہی انہیں اس امان کا احساس کرنا چاہیئے _ فاخذتکم الصاعقة

۱۳ _ اللہ تعالی کو دیکھنے کے مطالبے سے حضرت موسی عليه‌السلام کی قوم پر بجلی (صاعقة) گری _ فاخذتكم الصاعقة و انتم تنظرون " تنظرون _ دیکھتے تھے" کا مفعول بجلی کا گرنا ہے _

۱۴ _ اللہ تعالی کو دیکھنے کا مطالبہ کرنا ، بنی اسرائیل کا حضرت موسی عليه‌السلام کی باتوں پر یقین کا اظہار نہ کرنا اور ان پر بجلی کا گرنا یہ نہایت سبق آموز اور یاد رکھنے کے قابل و اقعہ ہے _ اذ قلتم یا موسی لن نومن لك ...وانتم تنظرون " اذ قلتم" آیت نمبر ۴۷ میں نعمتی پر عطف ہے یعنی مطلب یوں ہے " اذكروا اذ قلتم ..."

۱۵ _ امام رضا عليه‌السلام سے روایت ہے کہ آپ عليه‌السلام نے ارشاد فرمایا: "ان كليم الله موسى بن عمران ... لما كلمه الله عزوجل ... رجع الى قومه ... فقالوا لن نؤمن لك حتى نسمع كلامه ... ثم اختار منهم سبعين رجلاً ... فكلمه الله تعالى ذكره و سمعوا كلامه ... فقالوا لن نؤمن لك بان هذا الذى سمعناه كلام الله حتى نرى الله جهرة ..."[1] جناب موسی ابن عمران عليه‌السلام سے جب اللہ تعالی نے کلام فرمایا ... وہ اپنی قوم کی طرف پلٹ کے گئے ... قوم نے کہا ہم تجھ پر ہرگز ایمان نہ لائیں

---

۱) عیون اخبار الرضا عليه‌السلام ج/۱ ص ۲۰۰ ح/۱ باب ۱۵ تفسیر برہان ج/ ۱ ص ۲۰۰ ح ۲ _

Presented by: https://jafrilibrary.com

گے مگر یہ کہ اللہ کا کلام سنیں ... اس کے بعد حضرت موسی علیہ السلام نے اپنی قوم سے ستر ۷۰ افراد کا انتخاب فرمایا (اور کوہ طور کی طرف روانہ ہوئے)... وہاں حضرت موسی علیہ السلام اللہ تعالی سے ہم کلام ہوئے تو انہوں نے اس کلام کو سنا ... اور کہنے لگے ہم ہرگز اس بات پر ایمان نہ لائیں گے کہ یہ کلام جو ہم نے سنا ہے اللہ کا ہے مگر یہ کہ ہم اسے آشکارا دیکھیں۔

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا دیدار محال ہے ۷; اللہ تعالی کا تکلم ۱۵; اللہ تعالی کے دیدار کی درخواست ۲،۸،۱۵; اللہ تعالی کے دیکھنے کی خواہش کی سزا ۹; اللہ تعالی کی سزائیں ۹،۱۰

انبیاء علیہم السلام: انبیاء کو جھٹلانے کے نتائج ۱۰; انبیاء علیہم السلام کو جھٹلانے کی سزا ۱۰; انبیاء علیہم السلام کو جھٹلانے کا گناہ ۱۰

بنی اسرائیل: حضرت موسی علیہ السلام کے زمانے کے بنی اسرائیل ۲; بنی اسرائیل اور حضرت موسی علیہ السلام کی تصدیق ۳; بنی اسرائیل اور اللہ تعالی کا دیدار ۳،۵،۱۳،۱۴; بنی اسرائیل کی تاریخ ۱،۲،۵،۶،۱۳،۱۴; بنی اسرائیل کا محسوسات کی طرف رجحان ۴; بنی اسرائیل کی خواہشات ۲،۳،۵،۱۳; بنی اسرائیل پر عذاب ۱۴; بنی اسرائیل پر دنیاوی عذاب ۱۳; بنی اسرائیل کا کفر ۱،۵; بنی اسرائیل کی ہلاکت ۵،۶

بے جا توقعات: ۸

حضرت موسی علیہ السلام: حضرت موسی کی تکذیب ۱۴; حضرت موسی علیہ السلام کا واقعہ ۱۵; حضرت موسی علیہ السلام کا اللہ تعالی سے کلام ۱۵

ذکر: تاریخ کا ذکر ۱۴

روایت: ۱۵

سزا: سزا کے موجبات ۹،۱۰

عذاب: بجلی کا عذاب ۶،۱۳،۱۴; دنیاوی عذاب ۱۱

کفر: حضرت موسی علیہ السلام کا کفر ۱،۵

گناہ: گناہ کی دنیاوی سزا ۱۱; گناہ کے موارد ۱۰

گناہ گار: گناہگاروں کی دنیاوی سزا ۱۲; گناہگاروں کو تنبیہ ۱۲

Presented by: https://jafrilibrary.com

ثُمَّ بَعَثْنَاكُم مِّن بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿۵۶﴾

پھر ہم نے تمھیں موت کے بعد زندہ کردیا کہ شاید اب شکر گزار بن جاؤ_

١_ اللہ تعالی نے حضرت موسی عليه‌السلام کی قوم کو بجلی کے ذریعے ہلاک کرنے کے بعد دوبارہ حیات بخشی_ ثم بعثناكم من بعد موتكم

٢_ دنیا میں مردوں کے زندہ ہونے کا امکان ہے اور دنیاوی زندگی کی طرف دوبارہ رجعت ممکن ہے_ ثم بعثناكم من بعد موتكم

٣_ حضرت موسی عليه‌السلام کی قوم کا بجلی سے ہلاک ہونے کے بعد زندہ ہونا ان پر اللہ تعالی کی نعمات میں سے ایک نعمت تھي_ اذكروا نعمتى التى انعمت ... ثم بعثناكم من بعد موتكم

٤_ شاکرین کے مقام و درجے پر پہنچنا انسان کے بنیادی فرائض اور اسکی خلقت کے اہداف میں سے ہے_

ثم بعثناكم من بعد موتكم لعلكم تشكرون شکر و سپا س گزاری کو جو "بعثناکم" کے ہدف کے طور پر بیان کیا گیا ہے_ ظاہراً یہ دوبارہ زندگی ملنے سے مخصوص نہیں ہے_ بلکہ خود زندگی کے ہدف کے طور پر بیان ہوا ہے یعنی یہ کہ اللہ تعالی نے ان لوگوں کو جو بجلی سے ہلاک ہوگئے تھے دوبارہ جو حیات بخشی تو اس لئے تھی کہ دنیاوی زندگی میں شکر گزار بنیں اور شاکرین کے درجے تک پہنچیں_

٥_ بنی اسرائیل اللہ تعالی کی نعمتوں کے مقابل ناشکری قوم تھي_ لعلكم تشكرون

٦_ بنی اسرائیل کا ہلاک ہونے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا ان میں شکر و سپاس گزاری کی روح پیدا کرنے اور شاکرین کے مقام تک پہنچنے کیلئے راہ ہموار کرنے کا باعث بنا_ ثم بعثناكم ... لعلكم تشكرون

"لعلكم تشكرون_ ہوسکتا ہے تم شکر گزار بن جاؤ" اس جملے میں " لعل"بنی اسرائیل کے بجلی زدہ افراد کو زندہ کرنے کے ہدف کو بیان کرنے کے علاوہ اس معنی پر بھی دلالت کرتا ہے کہ دوبارہ زندہ ہونا ان کی شکر گزاری کا موجب نہیں تھا بلکہ اس امر نے ان میں شکر و سپاسگزاری کی زمین فراہم کی_

Presented by: https://jafrilibrary.com

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی نعمتیں ۳

انسان: انسان کی تخلیق کا فلسفہ ۴; انسان کی ذمہ داری ۴

بنی اسرائیل: بنی اسرائیل کا دوبارہ زندہ ہونا ۱،۳،۶; بنی اسرائیل کی تاریخ ۱; بنی اسرائیل کے شکر کی زمین فراہم ہونا ۶; بنی اسرائیل کا کفران نعمت ۵; بنی اسرائیل کی نعمتیں ۳; بنی اسرائیل کی ہلاکت ۱،۳

رجعت: رجعت کا امکان ۲

شاکرین: شاکرین کے درجات ۴

شکر: شکر کی زمین فراہم ہونا ۶

عذاب: بجلی کا عذاب ۱،۳

کفران: کفران نعمت ۵

مردے: دنیا میں مردوں کا زندہ ہونا ۱،۲

وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَأَنزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوَى كُلُواْ مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَمَا ظَلَمُونَا وَلَكِن كَانُواْ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿۵۷﴾

اور ہم نے تمھارے سروں پر ابر کا سایہ کیا _ تم پر من و سلوی نازل کیا کہ پاکیزہ رزق اطمینان سے کھاؤ_ ان لوگوں نے ہمارا کچھ نہیں بگاڑا بلکہ خود اپنے نفس پر ظلم کیا ہے _

۱ _ حضرت موسی عليه‌السلام کی قوم فرعون اور اسکے لشکر سے نجات پیدا کرنے اور دریا سے گزرنے کے بعد بیابانوں میں سورج کی شدید گرمی میں مبتلا ہوگئي_ و ظللنا علیکم الغمام

"ظللنا" کا مصدر "تظلیل" ہے جسکا معنی ہے سایہ کرنا یہ اس مطلب کی طرف اشارہ ہے کہ حضرت موسی عليه‌السلام کی قوم نے دریا عبور کرنے کے بعد کسی چھت والی یا سایہ دار جگہ پر قیام نہ کیا پس بیابانوں کا مفہوم یہاں موجود ہے _

Presented by: https://jafrilibrary.com

۲ _ اللہ تعالی نے حضرت موسی علیہ السلام کی قوم پر بادلوں کے ذریعے وسیع سطح پر سایہ کرکے انہیں سورج کی جلادینے والی شعاؤں سے بچایا_ و ظللنا علیکم الغمام "غمامۃ" کا معنی ہے بادل اور اسکی جمع "غمام" ہے (لسان العرب) بعض اہل لغت کے نزدیک غمامہ کا معنی سفید بادل ہیں_

۳ _ اللہ تعالی نے حضرت موسی علیہ السلام کی قوم کو صحرا عبور کرتے ہوئے ان کی غذا کے لئے 'من و سلوي" نازل فرمایا_

و أنزلنا علیکم المن والسلوي لغت میں "من" کے معانی میں سے ایک معنی میٹھا شربت یا ایک طرح کا میٹھا گوند ہے_ سلوی کے بارے میں کہا گیا ہے کہ اس سے مراد بٹیریا سفید رنگ کا ایک پرندہ ہے_

۴ _ عالم طبیعات اور جہان ہستی کا اختیار اور اسکے تغیرات و تحولات کا اختیار خداوند قدوس کے دست قدرت میں ہے_ و ظللنا علیکم الغمام و أنزلنا علیکم المن و السلوی

۵ _ بجلی گرنے اور دوبارہ زندہ کئے جانے کے واقعہ کے بعد بنی اسرائیل پر "من" و "سلوی" نازل ہوا اور انہیں سورج کی گرمی کی حدّت و شدّت سے بادلوں کے وسیع سایہ کے ذریعے نجات دی گئي_ ثم بعثناکم ... و ظللنا علیکم الغمام جملہ" ظللنا..." کا جملہ "بعثناکم..." پر عطف اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ بادلوں کے سایہ کیئے جانے اور "من و سلوی" کا واقعہ بجلی گرنے کے واقعہ کے بعد ہوا_

٦ _ بادلوں کا وسیع سایہ اور من و سلوی کا نازل کرنا حضرت موسی علیہ السلام کی قوم کو دکھائے گئے معجزات میں سے تھا_ و ظللنا علیکم الغمام و أنزلنا علیکم المن والسلوي

۷ _ "من" اور "سلوی" حضرت موسی علیہ السلام کی قوم کو عطا کی گئي دو پاکیزہ غذائیں تھیں_ و أنزلنا علیکم المن والسلوی کلوا من طیبات ما رزقناکم

۸ _ "من اور سلوی" اور پاکیزہ و حلال غذاؤں سے استفادہ کرنے کی اللہ تعالی نے بنی اسرائیل کو نصیحت فرمائي_

کلوا من طیبات ما رزقناکم یہ مفہوم اس بناپر ہے کہ "کلوا" فعل امر ہے

۹ _ اللہ تعالی اپنے بندوں کو روزی عنایت کرنے والا ہے_ ما رزقناکم

۱۰ _ حضرت موسی علیہ السلام کی قوم کو دریا عبور کرتے ہوئے اور صحرانوردی کرتے وقت پاکیزہ اورناپاک (حلال اور حرام) غذائیں میسر تھیں_ کلوا من طیبات ما رزقناکم یہ مفہوم اس بناپر ہے کہ لفظ طیبات استعمال ہوا اور اس کو "ما رزقناکم" کی طرف اضافت دی گئي ہے_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۱_ حضرت موسی ؑ کی قوم نے ناپاک اور حرام غذاؤں کے استعمال سے اللہ تعالی کے حکم کی نافرمانی کی_
كلوا من طيبات ما رزقناكم و ما ظلمونا و لكن كا نوا أنفسهم يظلمون حضرت موسی ؑ کی قوم کو ظالم کہنا اس جملہ "کلوا من طیبات ..." کے اعتبار سے ہوسکتا ہے_ اس صورت میں یہاں ظلم سے مراد ناپاک اور حرام غذاؤں سے استفادہ ہے_ نیز یہ بھی ممکن ہے ان کو ظالم کہنا ان تمام نعمتوں کے اعتبار سے ہو جن کا ذکر اس آیت اور ماقبل کی آیات میں ہوا ہے_ پس اس بناپر ان کے ظلم سے مراد اللہ تعالی کی نعمتوں کے مقابل ان کی ناسپاسی اور ناشکری ہے_ مذکورہ بالا مفہوم پہلے احتمال کی بنیاد پر ہے_

۱۲_ حضرت موسی ؑ کی قوم نے "من و سلوي" سے حرام اور ناجائز فائدہ اٹھاکر گناہ کا ارتکاب کیا اور خود پر ظلم کیا_ *
كلوا من طيبات ما رزقناكم و ما ظلمونا و لكن كانوا أنفسهم يظلمون یہ جملہ "و لكن كانوا ..." اس معنی پر دلالت کرتاہے کہ حضرت موسی ؑ کی قوم نے حرام خوری کا ارتکاب کیا_ یہ جملہ چونکہ "من و سلوی" کے نزول کے بیان کے بعد ذکر ہوا ہے لہذا یہ اس امر پر قرینہ ہے کہ ان کی حرام خوری کا ایک مصداق "من و سلوی" سے ناجائز فائدہ اٹھانا ہوسکتاہے جیسے مثلاً دوسروں کے حصے پر تجاوز کرنا_

۱۳_ اللہ تعالی کی نعمتوں کے مقابل حضرت موسی ؑ کی قوم ناشکری تھي_ ما ظلمونا و لكن كانوا أنفسهم يظلمون یہ مفہوم اس بناپر ہے کہ اگر جملہ "ما ظلمونا و لكن ..." کا ارتباط آیات میں بیان شدہ نعمات الہی سے ہو_

۱۴_ اللہ تعالی کی اپنے بندوں کو نصیحت ہے کہ حلال و پاکیزہ نعمتوں اور غذاؤں سے استفادہ کریں_ كلوا من طيبات ما رزقناكم

۱۵_ اللہ تعالی کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا بندوں کے ذمے ایک اہم فریضہ ہے_ و ما ظلمونا و لكن كانوا أنفسهم يظلمون

۱۶_ حضرت موسی ؑ کی قوم کی ناشکری اور احکام الہی کی نافرمانی بارگاہ اقدس الہی میں کسی طرح کا کوئی بھی ضرر و نقصان نہ پہنچا سکي_ و ما ظلمونا

۱۷_ حضرت موسی ؑ کی قوم کی ناشکری اور فرامین الہی کی نافرمانی ایک ایسا ظلم تھا جو انہوں نے خود پر رَوا رکھا_
و ما ظلمونا و لكن كانوا أنفسهم يظلمون

۱۸_ نافرمانی کے نقصان کی بازگشت گناہ گار کی طرف ہے نہ کہ بارگاہ مقدس رب الارباب کی طرف_ و ما ظلمونا و لكن كانوا أنفسهم يظلمون

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۹_ اللہ تعالی کے فرامین کی مخالفت اور اسکی نعمتوں کی ناشکری و ناسپاسی ایک ایسا ظلم ہے جو انسان خود اپنے اوپر کرتا _ و لکن کانوا أنفسهم يظلمون

۲۰_ ناپاک غذاؤں سے پرہیز کرنا ضروری ہے _ كلوا من طيبات ... و ما ظلمونا و لكن كانوا أنفسهم يظلمون

۲۱_"عن امير المومنين عليه‌السلام ... قد اخبر الله فى كتابه حيث يقول و ظللنا عليكم الغمام و أنزلنا عليكم المن والسلوى " فهذا بعد الموت اذ بعثهم[1] اس آیہ مجیدہ"وظللنا عليكم الغمام و أنزلنا عليكم المن والسلوى" کے بارے میں امیر المومنین عليه‌السلام سے روایت ہے کہ یہ نعمتیں اسوقت تھیں جب اللہ تعالی نے ان کے مرنے کے بعد ان کو دوبارہ زندہ کیا _

۲۲_ امام صادق عليه‌السلام سے روایت ہے "كان ينزل المن على بنى اسرائيل من بعد الفجر الى طلوع الشمس...[2] بنی اسرائیل پر "من" طلوع فجر سے لے کر طلوع خورشید تک نازل ہوتا تھا _

اللہ تعالی : اللہ تعالی سے مختص امور ۴; اللہ تعالی کو نقصان پہنچانا ۱۶،۱۸; اللہ تعالی کی نصیحتیں ۸،۱۴; اللہ تعالی کی رزاقیت ۹; اللہ تعالی کی عنایات ۷

انسان: انسان کی ذمہ داری ۱۵

بادل: بادلوں کا سایہ ۲

بنی اسرائیل: بنی اسرائیل کا گرمی میں بتلا ہونا ۱; بنی اسرائیل کا زندہ ہونا ۵،۲۱; بنی اسرائیل صحرا میں ۳،۱۰; بنی اسرائیل اور سلوی کا کھانا ۱۲; بنی اسرائیل اور منّ کا کھانا ۱۲; بنی اسرائیل کی تاریخ ۱،۲،۳،۵; ۸،۱۰،۱۲; بنی اسرائیل کی حرام خوری ۱۱،۱۲; بنی اسرائیل کی غذائیں ۳; بنی اسرائیل کا رزق ۷; بنی اسرائیل پر سایہ ۲،۵،۶; بنی اسرائیل پر بجلی کا گرنا ۵; بنی اسرائیل کا طعام ۱۰; بنی اسرائیل کا ظلم ۱۲ ، ۱۷; بنی اسرائیل کی نافرمانی ۱۱،۱۲،۱۶،۱۷; بنی اسرائیل کا کفران ۱۳،۱۶،۱۷; بنی اسرائیل کی نجات ۱،۲،۵; بنی اسرائیل پر بٹیروں کا نزول ۳; بنی اسرائیل پر میٹھے شربت کا نزول ۳; بنی اسرائیل پر سلوی کا نزول ۳،۵،۶; بنی اسرائیل پر "من" کا نزول ۳،۲۲،۶،۵; بنی اسرائیل کی نعمتیں ۳،۱۰،۲۱،۲۲

حضرت موسی عليه‌السلام : حضرت موسی عليه‌السلام کا معجزہ ۶

خود: خود پر ظلم ۱۲،۱۷،۱۹

---

۱) بحارالانوار ج/ ۳ ص ۵۳ ح ۷۳ ، تفسیر برہان ج/ ۱ ص ۱۰۱ ح ۳ _ ۲) مجمع البیان ج/ ۱ ص ۲۴۴ ، نور الثقلین ج/ ۱ ص ۸۲ ح ۲۰۷ _

Presented by: https://jafrilibrary.com

رزق: پاکیزہ رزق سے استفادہ ۸; حلال رزق سے استفادہ ۱۴; رزق کا سرچشمہ ۹

روایت: ۲۱، ۲۲

شکر: نعمت کے شکر کی اہمیت ۱۵

طیبات: طیبات سے استفادہ ۸،۱۴

عالم آفرینش: عالم آفرینش کے تغیرات کا منبع ۴

غذائیں: حرام غذاؤں سے اجتناب ۲۰

کفران: کفران نعمت کے نتائج ۱۹; کفران نعمت ۱۳

گناہ: گناہ کے نتائج ۱۹; گناہ کا نقصان ۱۸

محرمات: محرمات سے استفادہ ۱۱

نعمت: نعمت سے استفادہ ۱۴

وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُواْ هَذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُواْ مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغداً وَادْخُلُواْ الْبَابَ سُجَّداً وَقُولُواْ حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ وَسَنَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ ﴿۵۸﴾

اور وہ وقت بھی یاد کرو جب ہم نے کہا کہ اس قریہ میں داخل ہوجاؤ اور جہاں چاہو اطمینان سے کھاؤ اور دروازہ سے سجدہ کرتے ہوئے اور حطہ کہتے ہوئے داخل ہو کہ ہم تمھاری خطائیں معاف کردیں گے اور ہم نیک عمل والوں کی جزا میں اضافہ بھی کردیتے ہیں_

۱_ اللہ تعالی نے بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ بیت المقدس کو آباد کرنے کے لئے وہاں داخل ہوجائیں_ و إذ قلنا ادخلوا هذه القرية

لغت میں " قریة" کا معنی دیہات اور شہر بھی آیا ہے قرآن کریم میں بھی دونوں معانی میں استعمال ہوا ہے_ اب چونکہ کوئی قرینہ نہیں ہے کہ کس معنی میں استعمال ہوا ہے لہذا " آبادي" کا مفہوم لیا گیا ہے اور" القرية" میں الف لام عہد حضوری ہے لہذا ایک خاص خطے کی طرف اشارہ ہے_ بہت سے مفسرین کی رائے یہ ہے کہ اس سے مراد بیت المقدس ہے_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۲_بنی اسرائیل کی صحرائي زندگی کے بعد انہیں بیت المقدس کو اپنے تصرف میں لانے کا حکم دیا گیا_ و ظللنا علیکم الغمام ... و إذ قلنا ادخلوا هذه القرية

۳_جب بنی اسرائیل کو بیت المقدس پر تصرف کا حکم دیا گیا تو وہ اس کے نزدیک کسی مقام پر تھے_واِذ قلنا ادخلوا هذه القرية یہ مفہوم اس بناپر ہے کہ اسم اشارہ "ہذہ" نزدیک کے لئے آتا ہے_

۴_حضرت موسی علیہ السلام کے زمانے میں بیت المقدس ایک آباد، نعمتوں سے پُر اور غذاؤں سے بھرپور سرزمین تھي_ فكلوا منها حيث شئتم رغداً "رغداً_پاک ، آسائش سے بھرپور اور خیر و برکت سے معمور" یہ لفظ منہا کی ضمیر کے لئے حال واقع ہوا ہے اسکی دلیل "کلوا" ہے کہ اس سے مراد نعمتوں اور غذاؤں کی فراوانی ہے_

۵_بیت المقدس کے تمام نقاط سے غذاؤں کا آمادہ کرنا بنی اسرائیل کے لئے حلال اور مباح تھا_فكلوا منها حيث شئتم "حیث_جہاں سے چاہو" یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ نعمتوں سے استفادہ کے لئے بیت المقدس کے کسی خاص مقام کو معین نہیں کیا گیا_

٦_بیت المقدس کے تصرف اور قبضے کے لئے اسکا دروازہ اللہ تعالی کی جانب سے معین کیا گیا راستہ تھا_ادخلوا هذه القرية ... و ادخلوا الباب

۷_بیت المقدس پر قبضے کے وقت اللہ تعالی کے حضور خشوع و خضوع کا اظہار بنی اسرائیل کو اللہ تعالی کے فرامین میں سے تھا_وادخلوا الباب سجّدا "ساجد" کی جمع "سجدا" ہے اور "ادخلوا" کے فاعل کے لئے حال ہے_ داخل ہوتے ہوئے سجدہ کی حالت میں ہونا یہ اصطلاحی معنی (خاک پر پیشانی رکھنا) سے مناسبت نہیں رکھتا پس کہا جاسکتا ہے کہ یہاں اس سے مراد اسکا لغوی معنی ہے یعنی خشوع و خضوع_

۸_بیت المقدس کو تصرف میں لاتے وقت گناہوں سے توبہ کرنا بنی اسرائیل کو اللہ تعالی کی جانب سے حکم تھا_ادخلوا ... و قولوا حطة

"حطة" بتدائے محذوف مثلاً "مسألتنا" کی خبر ہے یہ اسم مصدر ہے اور اسکا معنی ہے رکھنا یا نیچے اتارنا_ جملہ "نغفر لكم ..." کے قرینے سے اس سے مراد گناہوں کا اٹھانا یا بخشش ہے_بنابریں "قولوا حطة" یعنی کہو اے اللہ ہماری درخواست ہمارے گناہوں کی معافی ہے_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۹_ اللہ تعالی نے حضرت موسی علیہ السلام کی قوم کو ان کے گناہوں کی بخشش کی خوشخبری دی اس صورت میں کہ وہ بیت المقدس میں آداب کا خیال رکھتے ہوئے داخل ہوں_ادخلوا هذه القرية ... و قولوا حطة نغفر لكم خطاياكم ظاہراً ایسا ہے کہ " نغفر لکم" آیہ مجیدہ میں پیش ہونے والے سارے امور کا جواب ہے_ پس اسکی تقدیر یوں بنتی ہے "ان تدخلوا و تاكلوا و تدخلوا الباب سجداً و تقولوا حطة نغفر لكم"

۱۰_ بیت المقدس میں داخل ہونے سے پہلے بنی اسرائیل پر بہت سارے گناہوں کا بوجھ تھا_ نغفر لكم خطاياكم یہ مفہوم اس بناپر ہے کہ "خطایاکم" جمع استعمال ہوا ہے_

۱۱_ انسان کے گناہوں کی بخشش کا اختیار اللہ تعالی کے پاس ہے_ نغفر لكم خطاياكم

۱۲_ اللہ تعالی کی بارگاہ میں استغفار گناہوں کی بخشش کا موجب بنتی ہے_و قولوا حطة نغفر لكم خطاياكم

۱۳_ اللہ تعالی کے فرامین کا اجراء گناہوں کی بخشش کی زمین فراہم کرتاہے_و ادخلوا الباب سجدا ... نغفر لكم خطاياكم

۱۴_ اللہ تعالی کی بارگاہ میں توبہ و استغفار کے لئے ضروری ہے کہ پروردگار کی جانب سے دیئے گئے احکام و آداب پر عمل کیا جائے_و قولوا حطة نغفر لكم خطاياكم

۱۵_ حضرت موسی علیہ السلام کی قوم میں پاک دامن اور اچھے کردار کے لوگ موجود تھے_ و سنزيد المحسنين

" المحسنین_ نیک لوگ"، ہوسکتاہے کہ یہ لفظ بنی اسرائیل کے دوسرے گروہ کے بارے میں ہو اور یہ مطلب جملہ "نغفر لکم خطایاکم" سے سمجھ میں آتاہے یعنی یہ کہ بنی اسرائیل کے دو گروہ تھے ایک گروہ گناہگاروں کا تھا جس کی طرف "نغفر لکم خطایاکم" کے ذریعے اشارہ کیا گیا ہے اور دوسرا گروہ پاک دامن افراد کا تھا اور "المحسنین" اسی کو بیان کررہا ہے_

۱۶_ اللہ تعالی نے بنی اسرائیل کے پاک دامن اور نیک افراد کو اگر انہوں نے بیت المقدس میں داخل ہونے کے آداب کا خیال رکھا تو ایک عظیم اجر عنایت کرنے کی خوشخبری دی ہے_قولوا حطة نغفر لكم خطاياكم و سنزيد المحسنين

۱۷_ اللہ تعالی کے احکامات کی اطاعت کرنے والے لوگ اگر نیک ہوئے تو انہیں دوسروں کی نسبت زیادہ اجر ملے گا_ و سنزيد المحسنين

۱۸_ حضرت موسی علیہ السلام کے زمانے کے بنی اسرائیل کا بیت

Presented by: https://jafrilibrary.com

المقدس میں وارد ہونے والا واقعہ سبق آموز اور یاد رکھنے کے قابل ہے_ إذ قلنا ادخلوا ... و سنزيد المحسنين

جملہ "اذقلنا ..." ، نعمتي (آیت ۴۷) پر عطف ہے یعنی "اذكروا إذقلنا ..." اس وقت کو یاد کرو جب ہم نے حکم دیا ..."

۱۹_عن الباقر عليه‌السلام قال فى قوله تعالى " و ادخلوا الباب سجّدا " ان ذلك حين فصل موسى من أرض التيّه فدخلوا العمران ...[1] اللہ تعالی کے اس فرمان "و ادخلوا کے بارے میں امام باقر عليه‌السلام سے روایت ہے کہ یہ حکم اس وقت ہوا جب حضرت موسی عليه‌السلام نے سرزمین "تیہ" سے نجات حاصل کی اور ایک آباد سرزمین میں وارد ہوئے_

اجر: اجر کے زیادہ ہونے کی شرائط ۱۴،۱۶

استغفار: استغفار کے نتائج ۱۲; استغفار کے آداب ۱۳; استغفار کی اہمیت ۸

اطاعت گزار لوگ: اطاعت گزاروں کا اجر ۱۴

اللہ تعالى : اللہ تعالی کی بخشش ۱۱; اللہ تعالی سے مختص امور ۱۱; اوامر الہی ۸،۷،۲،۱; الہی بشارتیں ۹

بنى اسرائيل: بنى اسرائيل كو بشارت ۹;بنى اسرائيل بيابان ميں ۲;بنى اسرائيل اور بيت المقدس كا تصرف ۱۰،۸،۷،۶،۳،۲;بنى اسرائيل كى تاريخ ۱۸،۶،۳،۲،۱;بنى اسرائيل كى غذائيں ۵;بنى اسرائيل كى سرگردانى ۱۹;بنى اسرائيل كى بخشش كى شرائط ۹;بنى اسرائيل كا گناه ۱۰;بنى اسرائيل كے نيک لوگ ۱۶،۱۵;بنى اسرائيل كى ذمہ دارى ۸،۷;بنى اسرائيل كى نعمتيں ۵;بنى اسرائيل كا بيت المقدس ميں داخلہ ۹،۱،۱۸،۱۶

بيت المقدس: بيت المقدس كا آباد ہونا ۴،۱;بيت المقدس حضرت موسى عليه‌السلام كے زمانے ميں ۴;بيت المقدس كى تاريخ ۶،۴;بيت المقدس كا تصرف ۸،۷،۳;بيت المقدس كى غذائيں ۵;بيت المقدس كا دروازه ۶;بيت المقدس كے تصرف كا راستہ ۶; سرزمين بيت المقدس ۴

تكليف شرعي:تكليف شرعى پر عمل كے نتائج ۱۳

توبہ:توبہ كے آداب ۱۴

حضرت موسى عليه‌السلام : حضرت موسى عليه‌السلام كا واقعہ ۱۹

---

۱) تفسير عياشى ج/ ۱ ص ۴۵ ح ۴۸ ، بحار الانوار ج/ ۱۳ ص ۱۷۸ ح ۸_

Presented by: https://jafrilibrary.com

خشوع: خشوع کی اہمیت ۷

ذکر: تاریخ کا ذکر ۱۸

روایت: ۱۹

عمل: اوامر الہی پر عمل ۱۳،۱۴،۱۷

گناہ: گناہ کی معافی کی زمین ہموار ہونا ۱۳; گناہ کی بخشش کے عوامل ۱۲; گناہ کی بخشش کا سرچشمہ ۱۱

محسنین (نیک لوگ): محسنین کا اجر ۱۶; محسنین کے درجات ۱۷

فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُواْ قَوْلاً غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ فَأَنزَلْنَا عَلَى الَّذِينَ ظَلَمُواْ رِجْزاً مِّنَ السَّمَاء بِمَا كَانُواْ يَفْسُقُونَ ﴿۵۹﴾

مگر ظالموں نے جو بات ان سے کہی گئي تھی اسے بدل دیا تو ہم نے ان ظالموں پر ان کی نافرمانی کی بناپر آسمان سے عذاب نازل کردیا _

۱_ بیت المقدس میں داخل ہونے سے قبل حضرت موسی علیہ السلام کی قوم کے بعض لوگ ظالم اور گناہ سے آلودہ تھے_
فبدل الذین ظلموا قولاً غیر الذی قیل لهم

۲ _ حضرت موسی علیہ السلام کی قوم کے حرام خوروں نے بیت المقدس میں داخل ہوتے ہوئے اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور "حطة" کہنے کی بجائے کچھ اور کہنا شروع کیا_ فبدل الذین ظلموا قولا غیر الذی قیل لهم ایسا معلوم ہوتاہے کہ "الذین ظلموا" سے مراد وہ لوگ ہیں جن کو آیت ۵۷ میں ان کی ناشکری اورناپاک غذاؤں سے استفادہ کی وجہ سے ظالم کہا گیا ہے_

۳ _ حرام خوری اللہ تعالی کے فراین سے بغاوت اور دیگر گناہوں کے ارتکاب کی زمین فراہم کرتی ہے_ فبدل الذین ظلموا قولا غیر الذی قیل لهم

۴ _ ستم گری اللہ تعالی کے احکامات سے انحراف کی بنیاد

Presented by: https://jafrilibrary.com

فراہم کرتی ہے_ فبدل الذین ظلموا قولاً غیر الذی قیل لھم

۵_ حضرت موسی علیه السلام کی قوم کے منحرف اور ستم گر افراد آسمانی عذاب میں مبتلا ہوئے_ فأنزلنا علی الذین ظلموا رجزاً من السماء

۶_ اللہ تعالی کے اوامر کو تبدیل و تغییر کرنا ظلم ہے اور عذاب کا باعث ہے_ فأنزلنا علی الذین ظلموا رجزاً من السماء یہاں " الذین ظلموا" سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے " حطة" خدایا تجھ سے گناہوں کی معافی چاہتے ہیں کی جگہ کچھ اور اپنی زبانوں پر جاری کیا_

۷_ بنی اسرائیل کے گناہگاروں پر آسمانی عذاب کا نازل ہونا ان کے پرانے فسق و فجور اور فرمان الہی کو تبدیل کرنے کے گناہ کی وجہ سے تھا_ فأنزلنا علی الذین ظلموا رجزاً من السماء بما کانوا یفسقون "بما کانوا یفسقون" میں باء سببیت اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آسمانی عذاب کے نزول کا سبب بنی اسرائیل کا دیرینہ فسق تھا_ ان کو ظالم، ستمگر"الذین ظلموا" کہنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ عذاب ان کے ظلم کی وجہ سے ہوا اور یہ ظلم فرمان الہی کی تبدیلی تھا بنابریں کہا جاسکتاہے کہ بنی اسرائیل کے ظلم و ستمگری کے ساتھ ساتھ ان کا پرانا فسق ان پر عذاب کا باعث بنا_

۸_ اللہ تعالی کی طرف سے متعین شدہ اذکار اور متون کو تبدیل کرنے سے اجتناب کرنا چاہیئے_ فبدل الذین ظلموا قولاً غیر الذی قیل لھم

۹_ فسق کا گناہ کرنے والوں کے لئے دنیاوی عذابوں میں مبتلا ہونے کا خطرہ موجود ہے_ فأنزلنا علی الذین ظلموا رجزاً من السماء بما کانوا یفسقون

۱۰_ الہی فرامین سے بغاوت اور انحراف ظلم ہے_ فبدل الذین ظلموا قولا غیر الذی قیل لھم

۱۱_ حضرت موسی علیه السلام کی قوم کے کچھ لوگ بڑے عرصے سے فاسق اور فسادی افراد تھے_ بما کانوا یفسقون

" بما کانوا..." میں باء سببیة کی ہے اور " ما" مصدریة ہے_ فعل مضارع پر جب "کان" آجائے تو زمانہ ماضی میں استمرار پر دلالت کرتا ہے_

۱۲_ امام باقر علیه السلام سے روایت ہے "...و اما الذین ظلموا" فزعموا حنطة حمراء فبدلوا ...[1] اور وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا " انہوں نے جان بوجھ کر لفظ "حطة'' کو"حنطة حمراء سرخ گندم "میں تبدیل کردیا_

۱) بحار الانوار ج/ ۱۳ ص ۱۷۸ ح ۸، الدر المنثور ج/ ۱ ص ۱۷۳_

Presented by: https://jafrilibrary.com

اذکار: اذکار میں تحریف سے اجتناب ۸

استغفار: استغفار کی اہمیت ۲

اللہ تعالی : اللہ تعالی کے عذاب ٦

بنی اسرائیل: بنی اسرائیل کی تاریخ ۲،۵؛ بنی اسرائیل کی تحریف ۷؛ بنی اسرائیل کے حرام خور ۲؛ بنی اسرائیل کو استغفار کا حکم ۲؛ بنی اسرائیل کے ظالم ۱،۱۲؛ بنی اسرائیل کے فاسقین ۱۱؛ بنی اسرائیل کا فسق ۷،۱۱؛ بنی اسرائیل کا انجام "سزا" ۷؛ بنی اسرائیل کے ظالموں کا انجام ۵؛ بنی اسرائیل کے معصیت کاروں کا انجام ۵؛ بنی اسرائیل کے گناہ گار ۷،۱؛ بنی اسرائیل کا بیت المقدس میں داخل ہونا ۲

تحریف: تحریف سے اجتناب ۸؛ اوامر الہی کی تحریف ٦؛ تحریف کا ظلم ٦؛ تحریف کی سزا ۷،٦

حرام خوري: حرام خوری کے نتائج ۳

روایت: ۱۲

ظلم : ظلم کے نتائج ۴؛ ظلم کے موارد ۱۰،٦

عذاب: آسمانی عذاب ۷،۵؛ دنیاوی عذاب ۹،۵؛ عذاب کے موجبات ٦

فاسقین : فاسقین کو دنیاوی عذاب ۹

فسق: فسق کی سزا ۷

گناہ: گناہ کی بنیاد۳

گناہ گار لوگ: گناہگاروں کو دنیاوی عذاب ۹ گناہگاروں کو تنبیہ ۹

نافرمان لوگ: ۵

نافرماني: نافرمانی کی بنیاد۴،۳؛ نافرمانی کا ظلم ۱۰؛ اللہ تعالی کی نافرمانی ۱۰،۴،۳

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَإِذِ اسْتَسْقَى مُوسَى لِقَوْمِهِ فَقُلْنَا اضْرِب بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ فَانفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْناً قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ كُلُواْ وَاشْرَبُواْ مِن رِّزْقِ اللَّهِ وَلاَ تَعْثَوْاْ فِي الأَرْضِ مُفْسِدِينَ ﴿٦٠﴾

اور اس موقع کو یاد کرو جب موسی نے اپنی قوم کے لئے پانی کا مطالبہ کیا تو ہم نے کہا کہ اپنا عصا پتھر پر مارو جس کے نتیجہ میں بارہ چشمے جاری ہوگئے اور سب نے اپنا اپنا گھاٹ پہچان لیا اب ہم نے کہا کہ من و سلوی کھاؤ اور چشمہ کا پانی پیئو اور روئے زمین میں فساد نہ پھیلاؤ_

۱_ حضرت موسی عليه‌السلام کی قوم فرعون کے تسلط سے نجات پیدا کرنے اور دریا سے عبور کرنے کے بعد ایسی سرزمین میں گھومتی پھرتی رہی جس میں پانی کی شدید قلت تھي_ و اذ استسقى موسى لقومه

۲_ حضرت موسی عليه‌السلام نے اللہ تعالی سے درخواست کی کہ ان کی قوم کو پانی کی قلت سے نجات دلائے_ و إذ استسقى موسى لقومه لغت میں "استسقائ" کا معنی ہے پانی طلب کرنا اور شرعی اصطلاح میں ایک خاص انداز سے اللہ تعالی کی بارگاہ میں بارش کے لئے دعا کرنا ہے_

۳_ اللہ تعالی نے پانی کے حصول کے لئے حضرت موسی عليه‌السلام کو حکم دیا کہ اپنا عصا پتھر پر ماریں_ فقلنا اضرب بعصاك الحجر " الحجر" میں الف لام ممکن ہے جنس کے لئے ہو پس اس سے مراد دیگر اشیاء کے مقابل پتھر ہیں_ یہ بھی ممکن ہے کہ الف لام عہد حضوری یا عہد ذہنی کا ہو_ اس صورت میں اس سے مراد خاص پتھر ہے_

۴_ اللہ تعالی نے حضرت موسی عليه‌السلام کی پانی کی درخواست کو بہت جلد قبول فرمایا_ فقلنا اضرب بعصاك الحجر "فقلنا" کی " فائ" اس مطلب کی طرف اشارہ ہے کہ حضرت موسی عليه‌السلام کی دعا اور اسکی قبولیت میں زمانی فاصلہ نہ تھا_

۵_ حضرت موسی عليه‌السلام نے اللہ تعالی کے فرمان کے بعد

Presented by: https://jafrilibrary.com

بلافاصلہ پانی کی دستیابی کے لئے اپنا عصا پتھر پردے مارا_ فقلنا اضرب بعصاك الحجر فانفجرت منه اثنتا عشرة عينا
" فانفجرت "کی فاء فصیحہ ہے یعنی ایک مقدر معطوف علیہ کو بیان کررہی ہے_ پس جملے کی تقدیریوں بنتی ہے_ " فضرب بعصاہ الحجر فانفجرت" اس جملے کا حذف ہونا گویا اس مطلب کی طرف اشارہ ہے کہ فرمان الہی و ہی مارنا ہے_

٦_ حضرت موسی عليه‌السلام کا عصا پتھر پرپڑنے سے بارہ ١٢) چشمے پانی کے پھوٹ پڑے_ فانفجرت منه اثنتا عشرة عيناً

٧_ حضرت موسی عليه‌السلام کے زمانے میں بنی اسرائیل کے بارہ ١٢) قبائل تھے_ فانفجرت منه اثنتا عشرة عيناً قد علم كل اناس مشربهم انس کی جمع " اناس" ہے اور اس سے مراد بنی اسرائیل کے قبائل ہیں " اثنتا عشرة عيناً" کے قرینہ سے معلوم ہوتاہے کہ یہ قبائل بارہ تھے_

٨_ پتھر سے پھوٹنے والے بارہ چشموں میں سے ہر ایک بنی اسرائیل کے ایک مخصوص قبیلے کے لئے تھا قد علم كل اناس مشربهم " مشرب "پانی پینے نیز اس جگہ کو بھی کہتے ہیں جہاں سے پانی لیا جائے_ البتہ آیہء مجیدہ میں اس سے مراد پتھر سے پھوٹنے والے چشمے ہیں_

٩_ بنی اسرائیل کا ہر قبیلہ اپنے مخصوص چشمہ سے آگاہ تھا_ قد علم كل اناس مشربهم

١٠_ پتھر سے پھوٹنے والے بارہ چشموں میں سے ہر ایک پر ایک خاص علامت تھی جس سے ہر چشمہ بنی اسرائیل کے ایک خاص قبیلے سے مربوط تھا_ قد علم كل اناس مشربهم اگر خود چشموں پر علامت نہ ہوتی بلکہ چشمہ پھوٹنے کے بعد علامت لگائي جاتی تا کہ ہر ایک چشمہ ایک خاص قبیلے سے مخصوص ہوجائے تو پھر "قد علم كل اناس مشربهم_ ہر قبیلہ نے اپنا چشمہ پہچان لیا" اسکی جگہ جملہ یوں ہوتا "علّم ... بتایا گیا کہ ..."

١١_ قلت کی صورت میں رزق کی تقسیم اور کوٹہ سسٹم کرنے کی ضرورت ہوتی ہے_ فانفجرت منه اثنتا عشرة عينا قد علم كل اناس مشربهم

١٢_ معاشرتی اختلافات کی بنیادوں کو جڑ سے اکھاڑنے کی ضرورت ہے* قد علم كل اناس مشربهم ظاہراً ایسا معلوم ہوتاہے کہ پانی کی تقسیم کرنا اور ہر چشمہ کو بنی اسرائیل کے ایک قبیلہ سے مخصوص کرنا اس لئے تھا تا کہ اختلافات اور تنازعات کو روکا جاسکے_

١٣_ پتھر سے متعدد چشموں کا پھوٹنا اور ان کی خاص

Presented by: https://jafrilibrary.com

خصوصیات حضرت موسی ؑ کی قوم کے لئے پیش کیئے گئے معجزات میں سے تھے_ فانفجرت منه اثنتا عشرة عينا قد علم كل اناس مشربهم

۱۴_ پانی کی قلت کو دور کرنے کے لئے خداوند قدوس کی بارگاہ میں دعا و مناجات کرنا ایک اچھا اور لائق تحسین عمل ہے اور دینی قائدین کی ذمہ داری بھی ہے_ و إذ استسقى موسى لقومه

۱۵_ حضرت موسی ؑ کے استسقاء اور پتھر سے چشموں کے پھوٹنے کا واقعہ سبق آموز اور یاد رکھنے کے لائق ہے_

و اذاستسقى موسى لقومه ... قد علم كل اناس مشربهم" اذا ستسقى " آیہ مجیدہ ۴۷ میں " نعمتي" پر عطف ہے یعنی "اذكروا إذ استسقى موسى لقومه"

۱۶_ اللہ تعالی کے دیئے ہوئے رزق و روزی سے کھانا پینا حضرت موسی ؑ کی قوم کو اللہ تعالی کی نصیحت تھي_

كلوا و اشربوا من رزق الله

۱۷_ اللہ تعالی نے بنی اسرائیل کو اس زمین کی تمام تر وسعتوں میں فساد و بربادی پھیلانے سے منع فرمایا_ و لاتعثوا فى الأرض مفسدين " لا تعثوا" کا مصدر" عثو" ہے جسکا معنی ہے فساد پھیلانا_

۱۸_ زمین میں فساد و تباہی پھیلانا ان محرمات میں سے ہے جن پر بہت تاکید کی گئي ہے_ و لا تعثوا فى الأرض مفسدين " مفسدين" ، " لاتعثوا" کے فاعل کے لئے حال ہے " لا تعثوا" چونکہ خود فساد و تباہی کی حرمت پر دلالت کررہا ہے اس لئے "مفسدين" مؤکد حال ہوگا اور اس تکلیف شرعی کی تاکید پر دلالت کرتا ہے_

۱۹_ اللہ تعالی نے بنی اسرائیل کے ہر قبیلہ کو دوسرے قبیلہ کے کھانے اور پینے والی اشیاء کی طرف تجاوز سے منع فرمایا_

قد علم كل اناس مشربهم كلوا واشربوا ... و لا تعثوا فى الأرض مفسدين

ہر چشمے کو بنی اسرائیل کے ایک قبیلے کے ساتھ مخصوص کرنا اور پھر انہیں فساد و تباہی پھیلانے سے منع کرنا اس مطلب کی طرف اشارہ ہے کہ ہر قبیلے کا دوسرے قبیلے کے حقوق پر تجاوز فساد و تباہی پھیلانا ہے پس بنی اسرائیل اس سے اجتناب کریں_

۲۰_ دوسروں کے حقوق پر ڈاکے ڈالنا اور تجاوز کرنا فساد و تباہی کے مصادیق میں سے ہے_ كلوا وا شربوا ... و لا تعثوا فى الأرض مفسدين

۲۱_ اللہ تعالی ہی اپنے بندوں کو رزق و روزی عنایت

Presented by: https://jafrilibrary.com

کرنے والا ہے_ کلوا و اشربوا من رزق اللہ

۲۲_ اللہ تعالی کی نعمتوں سے استفادہ اسوقت تک مباح اور حلال ہے جب تک زمین پر فساد و بربادی کا باعث نہ بنے_ کلوا واشربوا من رزق اللہ و لاتعثوا فی الأرض مفسدین کھانے پینے کی اشیاء سے استفادہ کی نصیحت کے بعد فسادگری سے منع کرنا گویا اس نصیحت کو مقید کرنا ہے_

۲۳_ امام باقر عليه‌السلام سے روایت ہے کہ آپ عليه‌السلام نے ارشاد فرمایا "نزلت ثلاثة احجار من الجنة ... و حجر بنی اسرائیل ..." [۱] بہشت سے تین پتھر نازل ہوئے ... ان میں سے ایک بنی اسرائیل کے پاس تھا_ (ضرورت کے وقت اس سے پانی حاصل کرتے تھے)

اتحاد: اتحاد کی اہمیت ۱۲

احکام: ۱۸،۲۲

اختلاف: معاشرتی اختلاف سے نبرد آزمائي ۱۲

۱) مجمع البیان ج/ ۱ ص ۳۸۳ ، نورالثقلین ج/ ۱ ص ۸۳ ح ۲۱۷_

اعداد: بارہ کا عدد ۶،۷،۱۰

اقتصاد: اقتصادی توازن کی اہمیت ۱۱

اللہ تعالی: اوامر الہی ۳،۵; اللہ تعالی کی نصیحتیں ۱۶; اللہ تعالی کی رزاقیت ۲۱; اللہ تعالی کی روزی ۱۶; اللہ کے نواہی ۱۴،۱۹

انسان: انسانوں کے حقوق پر تجاوز ۲۰

بنی اسرائیل: بنی اسرائیل کا قلت میں بتلا ہونا ۱; بنی اسرائیل کا فساد و تباہی پھیلانا ۱۴; حضرت موسی عليه‌السلام کے زمانے کے بنی اسرائیل ۷; بنی اسرائیل کی تاریخ ۱،۷،۹،۱۹; بنی اسرائیل کو نصیحت ۱۶; بنی اسرائیل کے چشمے ۶، ۸،۹،۱۰،۱۳، ۱۵; بنی اسرائیل کی کھانے والی اشیاء ۱۹; بنی اسرائیل کے قبائل ۷، ۸، ۱۹، ۱۰،۹; بنی اسرائیل کے لئے پانی کی قلت ۱; بنی اسرائیل کی نجات ۱; بنی اسرائیل کو متنبہ کرنا ۱۴

پانی: پانی کا پتھر سے پھوٹنا ۶،۸،۱۵; پانی کی قلت ۱; پانی کی قلت سے نجات ۲،۳،۱۳

Presented by: https://jafrilibrary.com

پتھر: بہشت سے نازل ہونے والے پتھر ۲۳

جائز امور (مباحات): جائز امور سے استفادہ ۲۲

چشمہ: پتھر کا چشمہ ۱۵، ۱۰، ۸، ۶

حضرت موسی علیہ السلام: حضرت موسی علیہ السلام کی دعا کی قبولیت ۴; حضرت موسی علیہ السلام کا پانی طلب کرنے کی دعا ۳، ۲، ۴، ۵، ۱۵; حضرت موسی علیہ السلام کی دعا ۲; حضرت موسی علیہ السلام کا عصا ۳، ۵، ۶; حضرت موسی کا واقعہ ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۱۵; حضرت موسی علیہ السلام کا معجزہ ۱۳

دعا: پانی کی قلت کے لئے دعا ۱۴

دینی قائدین: دینی قائدین کی ذمہ داری ۱۴

ذکر: تاریخ کا ذکر ۱۵

رزق کے لئے کوٹہ سسٹم: کوٹہ سسٹم کی اہمیت ۱۱

روایت: ۲۳

روزي: روزی سے استفادہ ۱۶; روزی کا سرچشمہ ۲۱

عمل: پسندیدہ عمل ۱۴

فساد و تباہی پھیلانا: زمین میں فساد و تباہی پھیلانا ۱۸، ۲۲; فساد و تباہی پھیلانے کی حرمت ۱۸; فساد و تباہی پھیلانے کے موارد ۲۰; فساد و تباہی پھیلانے سے نہی ۱۷

محرمات: ۱۸

معجزہ: پتھر کے چشمے کا معجزہ ۱۳

نعمت: نعمت سے استفادہ کا دائرہ ۲۲

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَإِذْ قُلْتُمْ يَا مُوسَى لَن نَّصْبِرَ عَلَىَ طَعَامٍ وَاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنبِتُ الأَرْضُ مِن بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُومِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا قَالَ أَتَسْتَبْدِلُونَ الَّذِي هُوَ أَدْنَى بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ اهْبِطُواْ مِصْراً فَإِنَّ لَكُم مَّا سَأَلْتُمْ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَآؤُوْاْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللَّهِ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُواْ يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ذَلِكَ بِمَا عَصَواْ وَّكَانُواْ يَعْتَدُونَ ﴿۶۱﴾

اور وہ وقت بھی یاد کرو جب تم نے موسی سے کہا کہ ہم ایک قسم کے کھانے پر صبر نہیں کرسکتے_ آپ پروردگار سے دعا کیجئے کہ ہمارے لئے زمین سے سبزی، ککڑي، لہسن، مسور اور پیاز و غیرہ پیدا کرے_ موسی نے تمھیں سمجھایا کہ کیا بہترین نعمتوں کے بدلے معمولی نعمت لینا چاہتے ہو تو جاؤ کسی شہر میں اتر پڑو وہاں یہ سب کچھ مل جائے گا_ اب ان پر ذلت اور محتاجی کی مار پڑگئي اور وہ غضب الہی میں گرفتار ہوگئے_ یہ سب اس لئے ہوا کہ یہ لوگ آیات الہی کا انکار کرتے تھے اور ناحق انبیاء خدا کو قتل کردیا کرتے تھے_ اس لئے کہ یہ سب نافرمان تھے اور ظلم کیا کرتے تھے_

۱_ بنی اسرائیل فقط "من" اور "سلوی" پر اکتفا کرنے پر ناخوش تھے اور اس پر انہوں نے بے صبری کا مظاہرہ کیا_

لن نصبر على طعام واحد آیہ ۵۷ کی روشنی میں " طعام واحد" سے مراد " من و سلوی '' ہے_

۲_ بنی اسرائیل نے اپنی غذا کے ایک طرح کے ہونے پر حضرت موسی عليه‌السلام سے شکایت کی_ و إذ قلتم يا موسى لن نصبر على طعام واحد

۳_ انسان تنوع چاہتا ہے اور ایک ہی رنگ و ڈھنگ پر بے صبری کرتا ہے_

Presented by: https://jafrilibrary.com

لن نصبر على طعام واحد

۴_بنی اسرائیل نے حضرت موسي عليه‌السلام سے درخواست کی کہ اللہ تعالی کی بارگاہ میں ایک ہی طرح کی غذا کے خاتمے اور ان کے لئے متنوع غذاؤں کی دعا کریں_لن نصبر على طعام واحد فادع لنا ربك "لن نصبر" کے قرینہ سے دعا کا مورد غذا کے ایک طرح کے ہونے کا خاتمہ اور "یخرج لنا ..." کی بناپر سبزیوں کا حصول ہے_ پس بنی اسرائیل کی خواہش دو طرح کی تھی ۱_ ایک طرح کی غذا ختم ہوجائے ۲_ سبزیاں مل جائیں_

۵_بنی اسرائیل نے حضرت موسی عليه‌السلام سے چاہا کہ سبزیاں حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالی کی بارگاہ میں دعا کریں_
فادع لنا ربك يخرج لنا مما تنبت الأرض

۶_ حضرت موسی عليه‌السلام کی قوم نے سبزیوں اور زمین سے اگی ہوئي چیزوں کی خواہش کی_ يخرج لنا مما تنبت الأرض من بقلها و ... بصلها "مما تنبت الأرض _ وہ جو زمین اگاتی ہے" یہ عبارت دلالت کرتی ہے کہ حضرت موسی عليه‌السلام کی قوم ایسی غذاؤں کو چاہتی تھی جو سبزیاں اور زمین سے اگی ہوئي ہوں_ بقل اور بصل کا ضمیر "ہا" کی طرف اضافہ جس کا مرجع "الأرض" ہے (زمین کی سبزیاں اور... زمین کی پیاز) یہ اضافہ طلب کی گئي غذاؤں کے زمینی ہونے پر تاکید ہے_

۷_ زمانہ بعثت پیامبر اسلام (ص) کے بنی اسرائیل خصوصیات میں اپنے اسلاف کی طرح تھے_إذ قلتم يا موسى لن نصبر على طعام واحد زمانہ بعثت کے بنی اسرائیل کو ان کے اسلاف کے کردار و گفتار سے نسبت دینا اور " اذقالوا" کی بجائے " إذ قلتم" کہنا گویا ایسا ہے کہ بعدکے زمانوں کے بنی اسرائیل سماجی معاملات یا نفسیاتی و فکری مسائل میں اپنے اسلاف کی طرح تھے_

۸_ حضرت موسی عليه‌السلام کی قوم کو آپ عليه‌السلام کی دعا کی قبولیت کا یقین تھا_ فادع لنا ربك يخرج لنا "یخرج" مجزوم ہے جو دلالت کرتاہے کہ اس کی شرط مقدر ہے یعنی " ادع لنا ربک ان تدع یخرج ..." دعا کرو اگر دعا کروگے تو خداوند متعال نکال دے گا_ یہ کلام دلالت کرتاہے کہ حضرت موسی عليه‌السلام کی قوم کو دعا کی قبولیت کا اطمینان حاصل تھا_

۹_ انسان کا زمین سے استفادہ کرنا ایک فطری رغبت و رجحان ہے_ فادع لنا ربك يخرج لنا مما تنبت الأرض
بنی اسرائیل کو غذا میں تنوع نہ ہونے کی شکایت تھی انہوں نے غذاؤں کا جو تقاضا کیا تو ان میں زمین سے اگنے والی غذاؤں کی انواع و اقسام شامل تھیں_ یہ امر اس بات کی نشاندہی کرتاہے کہ انسان زمین سے استفادہ کرنا چاہتاہے اور اسکی طرف تمایل رکھتاہے_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۰_ حضرت موسی عليه‌السلام کی قوم صحرائے سینا میں زمین سے اگنے والی غذاؤں سے بہرہ مند نہ تھي_ فادع لنا ربك يخرج لنا مما تنبت الأرض

۱۱_ زمین سے پودوں کے اگنے کا عمل خداوند متعال کے اختیار میں ہے_ فادع لنا ربک یخرج لنا مما تنبت الأرض

۱۲_ عالم طبیعات کے عوامل و اسباب پر اللہ تعالی حاکم ہے_ يخرج لنا مما تنبت الأرض

۱۳_ اللہ تعالی کی ربوبیت اور عالم طبیعات پر اس کی حاکمیت پر حضرت موسی عليه‌السلام کی قوم اعتقاد رکھتی تھي_ فادع لنا ربك يخرج لنا مما تنبت الأرض

۱۴_ حضرت موسی عليه‌السلام کی قوم نے جن غذاؤں کو طلب کیا وہ یہ تھیں_ سبزی جات ، کھیرے ، گندم ، مسور ، پیاز_ يخرج لنا مما تنبت الأرض من بقلها ... و بصلها

"فوم" کا معنی لہسن ہے نیز اس کا معنی گندم بھی کیا گیا ہے یا ایسی چیزیں جن سے روٹی تیار ہوتی ہے_

۱۵_ حضرت موسی عليه‌السلام کی قوم جن چیزوں کے حاصل کرنے کے درپے تھی ان کے مقابل "من و سلوی" بہتر غذا تھی_ قال أتستبدلون الذى هو ادنى بالذى هو خير "ادني"، "دنو" سے ہے جس کا معنی ہے نزدیک ترین البتہ "خیر" کے قرینہ سے اس سے مراد پست ترین ہے_ بعض کے نزدیک "ادني" "دنائة_ پست" سے ماخوذ ہے_ بنابریں "ادني" کا حقیقی معنی پست ترین ہوگا_

۱۶_ حضرت موسی عليه‌السلام نے اپنی قوم کے بہتر غذا کے مقابل پست تر غذا مانگنے پر ان کی سرزنش کی_ قال أتستبدلون الذى هو ادنى بالذى هو خير " اتستبدلون" میں استفهام، انکار توبیخی ہے_ قال کی ضمیر ممکن ہے "ربک" کی طرف پلٹی ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ حضرت موسی عليه‌السلام کی طرف لوٹتی ہو_ مذکورہ بالا مفہوم دوسرے احتمال کی بنیاد پر ہے_

۱۷_ حضرت موسی عليه‌السلام کی قوم اپنے غذائي انتخاب کی مصلحتسے ناآگاہ تھي_ قال أتستبدلون الذى هو أدنى بالذى هو خير

۱۸_ بنی اسرائیل اپنی من پسند غذاؤں (سبزی جات و غیرہ) کے حصول کی صورت میں "من و سلوی" سے محروم ہو جاتے_ أتستبدلون الذى هو ادنى بالذى هو خير اگرچہ بنی اسرائیل کے کلام میں یہ معنی موجود نہ تھا کہ ہمیں "من و سلوی" نہیں چاہیئے لیکن اللہ تعالی یا حضرت موسی عليه‌السلام نے ان کے جواب میں فرمایا "اتستبدلون_ تم کیوں تبدیل کرنا چاہتے ہو" یہ اس نکتہ کی طرف اشارہ ہے کہ ان غذاؤں کے حصول سے تم "من و سلوی" سے محروم کردیئے جاؤگے_

۱۹_ بنی اسرائیل اللہ تعالی کی انتہائي عظیم نعمتوں (من

Presented by: https://jafrilibrary.com

و سلوی) کے مقابل ناشکری قوم تھي_لن نصبر على طعام واحد ... قال أتستبدلون الذى هو ادني

۲۰_ اللہ تعالی نے جو کچھ تقدیر میں رکھاہے اسی پر راضی اور صابر رہنا انسان کی حقیقی خیر، مصلحت اور سعادت کی ضمانت فراہم کرتاہے_لن نصبر على طعام واحد ... قال أتستبدلون الذى هو ادنى بالذى هو خير

۲۱_حضرت موسی عليه‌السلام نے اپنی قوم کے تقاضے (زمین کی اگی ہوئي غذاؤں کی خواہش) کے بعد ان سے چاہا کہ کسی ایک شہر میں آجائیں اورشہری زندگی اختیار کریں_قال أتستبدلون ... اهبطوا مصراً فان لكم ما سألتم اگر "قال کی ضمیر ،"ربک "کی طرف لوٹتی ہو تو " اہبطوا ..." اللہ تعالی کا کلام ہے اور اگر حضرت موسی عليه‌السلام کی طرف پلٹتی ہو تو یہ جملہ حضرت موسی عليه‌السلام کا ہوگا مذکورہ بالا مفہوم دوسرے احتمال کی بنیاد پر ہے_

۲۲_ حضرت موسی عليه‌السلام کا اپنی قوم کو شہروں کی سکونت سے دور رکھنا اس لئے تھا کہ آپ عليه‌السلام کی نظر میں اسکے انتہائي عظیم اہداف تھے_اهبطوا مصراً فان لكم ما سألتم " اهبطوا مصراً"" کسی ایک شہر میں آجاؤ تو جو چاہو گے مل جائے گا " یہ جملہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ حضرت موسی عليه‌السلام کی قوم کا بیابانوں سے شہروں کی طرف منتقل ہونا نہایت سہل اور آسان کام تھا صحرانوردی ناگزیر نہ تھی پس صحرانوردی کو حضرت موسی عليه‌السلام نے اپنی قوم کے لئے خود انتخاب فرمایا تھا_ اس سے یہ مطلب بہت واضح ہوجاتاہے کہ انبیاء عليه‌السلام اگر اپنی قوم کے لئے کسی معاملے کا انتخاب کریں خصوصاً جبکہ اس میں مشکلات کا سامنا ہو تو در حقیقت یہ انتخاب بہت عظیم اہداف تک پہنچانے کے لئے ہوتاہے_

۲۳_بنی اسرائیل کے متجاوز افراد کی تقدیر میں خواری، فقر و بیچارگی کو اٹل قرار دے دیا گیا_و ضربت عليهم الذلة والمسكنة " مسکنة" کا معنی فقر و درماندگی ہے_"ذلة" اور" مسکنة"کی تشبیہ "قبہ_گنبد" وغیرہ سے دی گئي ہے پس "ضربت لکھی گئي یا لگادی گئي" کا استعمال اسی لئے ہوا ہے یعنی ذلت و خواری اور درماندگی نے قبہ کی طرح انکا احاطہ کیا ہوا ہے اور ان پر خیمہ زن ہے_

۲۴_بنی اسرائیل اللہ تعالی کے غیظ و غضب میں بتلا ہوگئے_و باء وا بغضب من الله "باء وا "کا معنی لوٹنا ہے وہ لوٹ گئے_ بغضب کی "بائ" ملابست یا مصاحبة کے لئے ہے_یعنی وہ لوٹ گئے اس حالت کے ساتھ کہ غیظ و غضب الہی نے انہیں گھیرا ہوا تھا_

۲۵_بنی اسرائیل نے آیات الہی کا انکار کیا اور کفر اختیار کیا_ كانوا يكفرون بآيات الله

Presented by: https://jafrilibrary.com

۲۶_بنی اسرائیل کے لئے بہت سے انبیاء عليه‌السلام مبعوث ہوئے_ و يقتلون النبيين بغير الحق "النبيين" میں الف و لام استغراق کا ہے یہاں اس سے مراد کثرت ہے_

۲۷_بنی اسرائیل نے بہت سے انبیاء عليه‌السلام کو قتل کیا_ و يقتلون النبيين بغير الحق

۲۸_ انبیاء عليه‌السلام کو قتل کرنے کا بنی اسرائیل کے پاس کوئي عذر یا بہانہ نہ تھا_ و يقتلون النبيين بغير الحق

انبیاء عليه‌السلام کا قتل چونکہ ہرگز حق نہیں ہے اس لئے "بغیر الحق" توضیحی قید ہے تا کہ اس مفہوم کی طرف اشارہ کیا جائے کہ بنی اسرائیل کے پاس کوئي بھی بہانہ نہ تھا مثلاًیہکہ انبیاء عليه‌السلام کی نبوت کے بارے میں جہالت یا خطا و غیرہ گویا انبیاء عليه‌السلام کے قتل کو حق ظاہر کرنے کے لئے کوئي بھی عذر نہ رکھتے تھے_

۲۹_آیات الہی کا انکار اور انبیاء عليه‌السلام کا قتل بنی اسرائیل کی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خواری و درماندگی کا باعث بنے_ ذلك بانهم كانوا يكفرون بآيات الله و يقتلون النبيين

"ذلک" اشارہ ہے ذلة، مسکنة اور غضب الہی کی طرف اور بانہم میں "بائ" سببیت کے لئے ہے_

۳۰_بنی اسرائیل آیات الہی کا کفر اختیار کرنے اور انبیاء عليه‌السلام کے قتل کرنے سے غضب خداوندی کا شکار ہوئے_ ذلك بانهم كانوا يكفرون بآيات الله و يقتلو ن النبيين

۳۱_بنی اسرائیل ہمیشہ سے گناہگار اور متجاوز تھے_ ذلك بما عصوا و كانوا يعتدون

۳۲_بنی اسرائیل کا کفر کی طرف تمایل و رجحان اور ان کی انبیاء عليه‌السلام کے قتل پر جرات ان کی نافرمانی اور تجاوزگری کی بنیاد تھے_ يكفرون بآيات الله ... ذلك بما عصوا و كانوا يعتدون " ذلك بما عصوا" میں ذلک کا مشار الیہ آیات الہی کا کفر اور انبیاء عليه‌السلام کا قتل ہے_ البتہ بعض مفسرین نے "ذلک" کا مشار الیہ "ذلت ..." کو سمجھا ہے_ نتیجہ یہ کہ نافرمانی اور تجاوزگری کو "ذلت ..." کی دلیل تصور کیا ہے_

۳۳_ آیات الہی کا انکار اور انکا کفر اختیار کرنا انسان کی ذلت و خواری اور درماندگی کا باعث ہوتاہے_ و ضربت عليهم الذلة ... ذلك بانهم كانوا يكفرون بآيات الله

۳۴_آیات الہی کا انکار اور ان کا کفر اختیار کرنا اللہ تعالی کے غیظ و غضب کا ذریعہ بنتاہے_ و باء وا بغضب من الله ذلك بانهم كانوا يكفرون بآيات الله

۳۵_ الہی قائدین کا قتل ذلت و بے چارگی اور غضب الہی کا باعث بنتاہے_

Presented by: https://jafrilibrary.com

ضربت عليهم الذلة ... ذلك بانهم ... يقتلون النبيين

۳۶_ تجاوز گری اور گناہوں کا ارتکاب انسان کو کفر کی ترغیب اور الہی قائدین کے قتل پر آمادہ و لاپرواہ بنادیتے ہیں_

يكفرون بآيات الله ... ذلك بما عصوا و كانوا يعتدون

۳۷_ بنی اسرائیل کی شہر نشینی اور رفاہ و آسائش کا ملنا ان کی نافرماني، تجاوز، انبیاء علیہ السلام کے قتل اور کفر کا باعث بنے_

لن نصبر على طعام واحد ... اهبطوا مصراً ... و ضربت عليهم الذلة یہ مفہوم اس بناپر ہے کہ آیت کا دوسرا حصہ "ضربت عليهم الذلة" آیت کے پہلے حصے کے ساتھ مربوط ہو_

۳۸_ بنی اسرائیل کی "من و سلوی" پر ناشکری، شہر نشینی کا انتخاب اور کفرو تجاوز کی طرف رجحان کا واقعہ سبق آموز اور یاد رکھنے کے لائق ہے_ إذ قلتم يا موسى لن نصبر ... و ضربت عليهم الذلة ... و كانوا يعتدون "اذ قلتم"، "اذكروا" کے لئے مفعول ہے_

۳۹_عن ابى عبدالله و تلا هذه الآية_ ذلك بانهم كانوا يكفرون بآيات الله و يقتلون النبيين بغير الحق ذلك بما عصوا و كانوا يعتدون قال: والله ما قتلوهم بايديهم ولا ضربوهم باسيافهم و لكنهم سمعوا احاديثهم فاذا عوها فاخذوا عليها فقتلوا فصار قتلاً و اعتداء و معصية[1] امام صادق علیہ السلام نے مذکورہ آیہ مبارکہ کی تلاوت فرمائي اور فرمایا خدا کی قسم بنی اسرائیل اپنے ہاتھوں سے انبیاء علیہ السلام کو قتل نہ کرتے تھے نہ ہی اپنی تلواروں سے انہیں قتل کرتے تھے لیکن ان کی احادیث کو سنتے اور ان کے راز فاش کرتے نتیجتاً انبیاء علیہ السلام گرفتار ہوتے اور قتل کردیئے جاتے تھے اس اعتبار سے راز فاش کرنے کو ہی قتل، تجاوز اور معصیت کہا گیا ہے_

آیات الہی: آیات الہی کو جھٹلانے کے نتائج ۳۲، ۳۳، ۲۹; آیات الہی کو جھٹلانے والے ۲۵

اللہ تعالی: اللہ تعالی سے مخصوص امور ۱۱; افعال خداوندی ۱۱; حاکمیت الہی ۱۳، ۱۲; ربوبیت خداوندی ۱۳; اللہ تعالی کی طرف سے مقدرات پر راضی رہنا ۲۰; غضب الہی ۲۴; غضب الہی کے موجبات ۳۵، ۳۴، ۳۰

انبیاء علیہم السلام: انبیاء علیہم السلام کو جھٹلانے کے نتائج ۳۰; انبیاء علیہم السلام کو قتل کرنے کے نتائج ۳۰، ۲۹، انبیاء علیہم السلام کے قاتل ۲۷

---

۱) کافی ج/۲ ص ۳۷۱ ح/ ۶، نور الثقلین ج/۱ ص/۸۴ ح ۲۲۱_

Presented by: https://jafrilibrary.com

انسان: انسان کی بے صبری ۳; انسانی مصلحتوں کی تکمیل ۲۰) انسان کا تنوع طلب ہونا ۳;انسانی رجحانات ۹

بنی اسرائیل: بنی اسرائیل کے تجاوز کے نتائج ۳۲; بنی اسرائیل کی آسائش و رفاہ کے نتائج ۳۷; بنی اسرائیل کی شہر نشینی کے نتائج ۳۷; بنی اسرائیل کی نافرمانی کے نتائج ۳۲; بنی اسرائیل کے قتلوں کے نتائج ۲۹; بنی اسرائیل کے انبیاء علیہم السلام ۲۶; بنی اسرائیل صحرائے سینا میں ۱۰; صدر اسلام کے بنی اسرائیل ۷; بنی اسرائیل اور انبیاء علیہم السلام کے راز فاش کرنا ۳۹; بنی اسرائیل اور سلوی کی غذا ۱۹،۱۸،۱; بنی اسرائیل اور سبزیوں کی غذا ۱۰; بنی اسرائیل اور "من" کی غذا ۱، ۱۸، ۱۹; بنی اسرائیل اور پیاز کی خواہش ۱۴; بنی اسرائیل اور سبزی جات کی خواہش ۱۴; بنی اسرائیل اور مسور کی خواہش ۱۴; بنی اسرائیل اور گندم کی خواہش ۱۴; بنی اسرائیل اور دعا ۵; بنی اسرائیل اور حضرت موسی علیہ السلام کی دعا ۸; نبی اسرائیل اور انبیاء علیہم السلام کا قتل ۲۷، ۲۸، ۳۲، ۳۷، ۳۹; بنی اسرائیل اور حضرت موسی علیہ السلام ۴; بنی اسرائیل کی بے صبری ۱; بنی اسرائیل کی تاریخ ۱، ۲، ۵، ۴، ۳۸،۲۷،۲۳،۲۱،۱۶،۱۴،۱۰; بنی اسرائیل کی تجاوز گری ۳۸،۳۱; بنی اسرائیل کی تنوع طلبی ۲،۴; بنی اسرائیل کے جرائم ۲۷; بنی اسرائیل کی جہالت ۱۷; بنی اسرائیل کی خواہشات ۵،۴،۶، ۱۴، ۱۵،۲۱; بنی اسرائیل کی پودوں کی شکل میں غذائیں ۱۴; بنی اسرائیل کی غذائیں ۱۷،۱۵،۴،۲; بنی اسرائیل کی ذلت ۲۹،۲۳; بنی اسرائیل کی تجاوز گری کا سرچشمہ ۳۷; بنی اسرائیل کی نافرمانی کا سرچشمہ ۳۷; بنی اسرائیل کے کفر کا سرچشمہ ۳۷; بنی اسرائیل کی سرزنش ۱۶; بنی اسرائیل کا شکوہ ۲; بنی اسرائیل کی شہر نشینی ۳۸،۲۱; بنی اسرائیل کی صفات ۷; بنی اسرائیل کا عقیدہ ۲۳; بنی اسرائیل کے مغضوب ہونے کے اسباب ۳۰; بنی اسرائیل کے متجاوزین کا انجام ۲۳; بنی اسرائیل کے متجاوزین کا فقر ۱۳; بنی اسرائیل میں قتل کی داستان ۲۷، ۳۲، ۳۰; بنی اسرائیل کا کفران ۳۸،۱۹; بنی اسرائیل کا کفر ۲۵، ۳۰، ۳۸; بنی اسرائیل کا گناہ ۳۱; بنی اسرائیل کی مصلحتیں ۱۷; بنی اسرائیل کا مغضوب ہونا ۲۴; بنی اسرائیل کی شہر نشینی سے ممانعت ۲۲; بنی اسرائیل کے کفر کا منبع ۳۲; بنی اسرائیل کی ناراضگی ۱

پودے: پودوں کے اگنے کا حقیقی سبب ۱۱

تجاوز: تجاوز کے نتائج ۳۶

جرائم: جرائم کے نتائج ۳۵،۳۰،۲۹; جرائم کے اسباب ۳۲،۳۶،۳۷

Presented by: https://jafrilibrary.com

حضرت موسی ؑ : حضرت موسی ؑ کی دعا کی قبولیت ۸; حضرت موسی ؑ کے اہداف ۲۲; حضرت موسی ؑ کی سرزنشیں ۱۶; حضرت موسی ؑ کا واقعہ ۱۶، ۲۱; حضرت موسی ؑ اور بنی اسرائیل ۱۶،۲۱،۲۲

دینی قائدین: دینی قائدین کے قتل کے نتائج ۳۵; دینی قائدین کے قتل کی زمین ہموار ہونا ۳۶

ذکر: ذکر تاریخ ۳۸

ذلت: ذلت کے عوامل ۲۹،۳۳،۳۵

روایت: ۳۹

زمین: زمین سے استفادہ ۹

طبیعاتی اسباب: طبیعاتی اسباب کا عمل ۱۲

ظلم: ظلم کے نتائج ۳۲

غذائیں: پودوں کی شکل میں غذاؤں کی درخواست ۵،۶

فقر: فقر کے اسباب ۳۵

کفر: آیات الہی کے کفر کے نتائج ۳۰،۳۳،۳۴; کفر کی زمین ہموار ہونا ۳۶; آیات الہی کا کفر ۲۵

کفران: کفران نعمت ۱۹

گناہ: گناہ کے نتائج ۳۶

گناہ گار لوگ: ۳۱ متجاوزین ۳۱ اللہ کے ہاں مغضوب لوگ ۲۴، ۳۰

Presented by: https://jafrilibrary.com

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُواْ وَالَّذِينَ هَادُواْ وَالنَّصَارَى وَالصَّابِئِينَ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحاً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلاَ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٦٢﴾

جو لوگ بظاہر ایمان لائے یا یہودی ، نصاری اور ستارہ پرست ہیں ان میں سے جو واقعی اللہ اور آخرت پر ایمان لائے گا اور نیک عمل کرے گا اس کے لئے پروردگار کے ہاں اجر و ثواب ہے اور کوئي حزن و خوف نہیں ہے _

۱ _ مسلمان، یہود، نصرانی اور صائبین اگر اللہ تعالی پر حقیقي اور سچا ایمان رکھیں ، قیامت کا یقین کریں اور نیک اعمال انجام دیں تو انہیں بہت عظیم اجر ملے گا _ ان الذین آمنوا ... فلهم أجرهم عند ربهم "الذین آمنوا" سے مراد مسلمان ہیں _ صابئین کے مذہب کے بارے میں مختلف آراء موجودہیں _ علامہ طباطبائيؒ مختلف اقوال کا ذکر کرنے کے بعد بیان فرماتے ہیں کہ صابئین کا مذہب یہودیت، مجوسیت اور حرّانیت سے ملا جلا تھا _

۲ _ مسلمانوں ، یہودیوں نصاری اور صائبین کے ہر طرح کے خوف و اندوہ سے دور رہنے کی شرط اللہ تعالی پر حقیقي ایمان، قیامت کا یقین اور صالح اعمال کا انجام دینا ہے _ ان الذین آمنوا ... و لا خوف علیهم و لا هم یحزنون

" ان الذین آمنوا" اور" من آمن" میں ایمان کا تکرار اس امر کی حکایت کرتا ہے کہ " من آمن" میں حقیقي اور سچا ایمان مراد ہے نہ کہ لفظی اور ظاہري

۳ _ خود کو ادیان الہی کی جانب بغیر حقیقي ایمان اور نیک اعمال کے نسبت دینا سعادت کا باعث نہیں ہے _

ان الذین آمنوا ... من آمن بالله و الیوم الآخر و عمل صالحاً فلهم أجرهم "من آمن ..." میں کوئي ضمیر نہیں جو "الذین ..." کی طرف لوٹتی ہو پس " من آمن ..." سے مراد مسلمان، یہودی ، ... یا کون مراد ہے ؟ مشخص نہیں _ اس سے معلوم ہوتاہے جو قوم بھی اللہ تعالی اور قیامت پر حقیقي اور سچا ایمان رکھے اور صالح اعمال انجام دے تو سعادت مند ہوگی _ بنابریں ان عناوین کو لانا مختلف نکات کی طرف اشارہ ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ مسلمان ہونا ، یہودی ہونا یا ... کافی نہیں ہے بلکہ حقیقي ایمان اور صالح عمل ہی کارساز ہے _

Presented by: https://jafrilibrary.com

۴_ مسلمان، یہودي، مسیحی اور صابئین وہ لائق ترین امتیں ہیں جو سچے ایمان سے بہرہ مند ہوں اور نیک اعمال انجام دیں _ان الذین آمنوا ... من آمن باللہ والیوم الآخر و عمل صالحاً یہ گمزر چکاہے کہ سچا ایمان ہر فرد و قوم سے قبول کیا جائے گا لیکن اسکے باوجود مختلف مذاہب کے ماننے والوں کا ذکر کرنا ہو سکتاہے اس مطلب کی طرف اشارہ ہو کہ مذکورہ مذاہب کے ماننے والوں میں ایمان کی زمین زیادہ ہموار ہے_

۵_ اللہ تعالی اور قیامت پر ایمان اورانبیاء علیہم السلام کی رسالت کی تصدیق و تائید ادیان الہی و آسمانی کے مشترکہ اصول ہیں_ ان الذین آمنوا والذین ھادوا ... من آمن باللہ والیوم الآخر "من آمن" سے اللہ اور قیامت پر ایمان کا مفہوم نکلتاہے اور آیہ مبارکہ کے عناوین (مسلمان، یہودي ...) سے انبیاء علیہم السلام پر ایمان کا معنی معلوم ہوتاہے کیونکہ یہ لوگ انبیاء علیہم السلام کی رسالت پہ اعتقاد رکھتے ہیں_

٦_یہود و نصاری اور صابئین کا مذہب الہی و آسمانی ادیان میں سے تھا_ان الذین آمنوا ... والصابئین

۷_ صالح اعمال کا انجام دینا تمام ادیان الہی کا تقاضا و طلب تھي_ان الذین آمنوا والذین ھادوا ... و عمل صالحاً

۸_ قرآن حکیم میں یہود ونصاری اور صابئین کے مذاہب رسمی اور شناختہ شدہ تھے_ان الذین آمنوا والذین ھادوا و النصاری والصابئین یہ جو مختلف مذاہب کے ماننے والوں کے عناوین کا ذکر ہوا ہے ممکن ہے یہ اس لئے ہو کہ گویا ان کے مذاہب رسمی اور شناختہ شدہ تھے_

۹_ اللہ تعالی کی جانب سے عظیم جزا کا پانا، ایمان باللہ، قیامت پر ایمان اور نیک اعمال کے انجام دینے سے ممکن ہے_ من آمن باللہ ... فلھم أجرھم عند ربھم اجر کے ساتھ یہ قید لگانا کہ وہ اللہ تعالی کے نزدیک ہے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ اجر بہت عظیم ہے_

۱۰_ ایمان بغیر عمل صالح کے اور عمل صالح بغیر ایمان کے نہ تو کارآمد ہے اور نہ ہی انسانی سعادت کا باعث ہے_ من آمن باللہ والیوم الآخر و عمل صالحاً

۱۱_ اللہ تعالی اور قیامت پر ایمان رکھنے والے اور نیک اعمال بجالانے والے انسانوں کو قیامت کے دن کوئی خوف اور حزن و اندوہ نہ ہوگا_من آمن باللہ والیوم الآخر و عمل صالحاً ... و لا خوف علیھم و لا ھم یحزنون "فلھم أجرھم عندربھم" کے قرینہ سے کہا جاسکتا کہ "لا خوف علیھم ..." کا ظرف قیامت ہے_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۲_ اللہ تعالی کا کفر، قیامت کا انکار اور نیک اعمال کا انجام نہ دینا انسان پر خوف اور غم و اندوہ کے طاری ہونے کا باعث ہے_من آمن باللہ والیوم الآخر و عمل صالحاً ... و لا خوف علیھم و لا ھم یحزنون "من آمن"کا مفہوم گویا یہی ہے_

۱۳_یہودیوں کا ذلت و خواری اور درماندگی سے نجات پانا اور ان سے غضب الہی کا دور ہونا ان کے اللہ تعالی اور قیامت پر حقیقی ایمان اور اعمال صالح کی بجاآوری سے ممکن ہے_ضربت علیھم الذلة والمسکنة ... من آمن باللہ والیوم الآخر و عمل صالحاً فلھم اجرھم ما قبل آیت میں بیان ہوا ہے کہ یہود کفر اور گناہوں کی وجہ سے خواری، ذلت اور غضب کا شکار ہوئے اس آیت میں یہ جو خصوصاً یہودیوں کا نام لیا گیا ہے (والذین ہادوا) یہ ممکن ہے اس طرف اشارہ ہو کہ یہودیوں کی بد قسمتی سے نجات، کی راہ ایما ن اور عمل صالح ہے_

اجر: غیر مسلموں کا اجر ۱; اجر کے موجبات ۱،۹

ادیان: ٦ قرآن میں ادیان ۸; ادیان کی طرف نسبت ۳; ادیان کی تعلیمات ۷; ادیان کے مشترکات ۵; ادیان میں ہم آہنگی ۵،۷

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی جزائیں ۹; اللہ تعالی کے غضب سے نجات کے اسباب ۱۳

امتیں: مومن امتیں ۴; بہترین امتیں ۴

ایمان: ایمان کے اخروی نتائج ۱۱; اللہ تعالی پر ایمان کے نتائج ۱،۱۳،۹،۲; قیامت پر ایمان کے نتائج ۱،۲،۹،۱۳; ایمان کی اہمیت ۳; انبیاء علیہم السلام پر ایمان ۵; اللہ تعالی پر ایمان ۵; قیامت پر ایمان ۵; بغیر ایمان کے نیک عمل ۱۰; ایمان سے متعلق امور ۵

خوف: خوف کے اسباب ۱۲; خوف کی رکاوٹیں ۲

ذلت: ذلت سے نجات کے اسباب ۱۳

راہ و روش: راہ و روش کی بنیادیں ۱۲

سعادت: سعادت کے عوامل ۳،۱۰

صابئین: صابئین کے ایمان کے نتائج ۲; مومن صابئین کا اجر ۱; صابین کا دین ٦; صابئین کے دین کا شناختہ

Presented by: https://jafrilibrary.com

شدہ ہونا ۸; صابئین کی ذمہ داری ۴

صالحین: صالحین قیامت میں ۱۱

عمل صالح: عمل صالح کے آخرت میں نتائج ۱۱; عمل صالح کو ترک کرنے کے نتائج ۱۲; عمل صالح کے نتائج ۱،۲، ۹،۱۳; عمل صالح کی اہمیت ۳،۷; عمل صالح بغیر ایمان کے ۱۰

عیسائی: عیسائیوں کے ایمان کے نتائج ۲; مومن عیسائیوں کا اجر ۱; عیسائیوں کا دین ۶; عیسائیوں کی ذمہ داری ۴

عیسائیت : عیسائیت کا رسمی یا شناختہ شدہ ہونا ۸

غم و اندوہ: غم و اندوہ کے عوامل ۱۲; غم و اندوہ کی رکاوٹیں ۲

قیامت : قیامت کو جھٹلانے کے نتائج ۱۲

کفر: اللہ تعالی کے کفر کے نتائج ۱۲

مسلمان : مسلمانوں کی ذمہ داری ۴

مغضوبان خدا: ۱۳

مومنین: مومنین کا اجر ۱; مومنین قیامت میں ۱۱; مومنین اور غم و اندوہ ۱۱; مومنین اور خوف ۱۱

یہود:یہودیوں کے ایمان کے نتائج ۲; مومن یہودیوں کا اجر ۱;یہودیوں کا دین ۶;یہودیوں کی نجات کے اسباب ۱۳; یہودیوں کی ذمہ داری ۴

یہودیت:یہودیت کا رسمی یا شناختہ شدہ ہونا ۸

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّورَ خُذُواْ مَا آتَيْنَاكُم بِقُوَّةٍ وَاذْكُرُواْ مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿۶۳﴾

اور اس وقت کو یاد کرو جب ہم نے تم سے توریت پر عمل کرنے کا عہد لیا اور تمھارے سروں پر کوہ طور کو لٹکا دیا کہ اب توریت کو مضبوطی سے پکڑو اور جو کچھ اس میں ہے اسے یاد رکھو شاید اس طرح پرہیزگار بن جاؤ_

۱_ اللہ تعالی نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ وہ تورات کو سیکھیں گے اور اسکے احکامات پر عمل پیرا ہوں گے_
و إذ أخذنا ميثاقكم ... خذوا ما آتيناكم

"میثاق" کا معنی تاکیدی عہد و پیمان ہے جملہ "خذوا ..."پیمان کے مورد کو بیان کررہا ہے_ آسمانی کتابوں کو اخذ کرنا یا لے لینا (خذوا ما آتیناکم) اس معنی میں ہے کہ ان کو قبول کیا جائے اور ان کے احکام پر عمل کیا جائے_

۲_ اللہ تعالی نے کوہ طور کو بنی اسرائیل کے سروں پر قرار دیا_ و رفعنا فوقكم الطور

" الطور" ایک پہاڑ کا نام ہے (مفردات راغب)_ جیسا کہ جناب ابن عباس سے منقول ہے کہ "الطور" وہی پہاڑ ہے جہاں حضرت موسی عليه‌السلام مناجات کیا کرتے تھے (مجمع البیان)_ یہ نکتہ قابل توجہ ہے کہ ہرپہاڑ کو بھی طور کہتے ہیں_

۳_ کوہ طور کو بنی اسرائیل کے سروں پر قرار دینے کا ہدف یہ تھا کہ وہ عہد و پیمان الہی کو قبول کریں_
و إذ أخذنا ميثاقكم و رفعنا فوقكم الطور

۴_ تورات اللہ تعالی کی جانب سے نازل ہونے والی اور بنی اسرائیل کو عطا کی جانے والی کتاب تھي_
خذوا ما آتيناكم

" ما آتیناکم" کی " ما" موصولہ ہے_

۵_ بنی اسرائیل نے تورات کو قبول کرنے اور اس کے احکامات پر عمل کرنے کے لئے ضد اور ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کیا_ رفعنا فوقكم الطور خذوا ما آتيناكم

یہ مفہوم اس بناپر ہے کہ اللہ تعالی نے بنی اسرائیل کو ڈرا دھمکا کرچاہا کہ تورات کو قبول کریں اور عہد و پیمان پر عمل پیرا ہوں_

٦_ تورات کوپوری سنجیدگی سے قبول کرنا اور کردار و افکار

Presented by: https://jafrilibrary.com

کو اسکے مطابق ڈھالنا اللہ تعالی کا بنی اسرائیل کو حکم تھا_ خذوا ما آتیناکم بقوة

۷_ اللہ تعالی نے بنی اسرائیل کو تورات کے احکام اور معارف سیکھنے کی خاطر اسکو ہمیشہ یاد کرنے کی دعوت دی _

و اذکروا ما فیه

"ذکر" ایسے علم یا دانش کو کہتے ہیں جسے انسان زبانی یاد کرے اور فراموش نہ کرے _ پس "اذکروا ما فیہ" یعنی تورات کے مفاہیم کو زبانی یاد کرو اور کبھی فراموش نہ کرو_

۸_ بنی اسرائیل کے تورات کو قبول کرنے کا ہدف تقوی حاصل کرنا اور برے اعمال سے دوری اختیار کرنا تھا_

خذوا ما آتیناکم بقوة و اذکروا ما فیه لعلکم تتقون

۹_ بنی اسرائیل کے سروں پر کوہ طور کا قرار دیا جانا ایک معجزہ اور یاد رکھنے کے لائق واقعہ تھا_ و إذ أخذنا میثاقکم و رفعنا فوقکم الطور آیت ۴۷ میں " اذکروا" کے لئے " اذ" مفعول ہے _

۱۰ _ انسانوں کا تقوی حاصل کرنا ، غیر صحیح عقائد اوربرے اعمال سے اجتناب کرنا آسمانی کتابوں کے نزول کے اہداف میں سے ہے _ خذوا ما آتیناکم بقوة و اذکروا ما فیه لعلکم تتقون

۱۱_ آسمانی کتابوں کے معارف اور مفاہیم کو زندہ رکھنے کی ضرورت ہے _ خذوا ما آتیناکم بقوة و اذکروا ما فیه

۱۲_ دین داری میں انسان کی سنجیدگی اور استحکام تقوی کے مرحلہ تک پہنچنے کی بنیادی شرط ہے _ خذوا ما آتیناکم " بقوة ... لعلکم تتقون یہ مفہوم " بقوة" کی قید سے سمجھ میں آتا ہے _

۱۳_ آسمانی کتاب کا سیکھنا اور اسکے مطابق عقائد و اعمال کو منظم کرنا اہل ایمان کے ذمے ایک اہم فریضہ ہے _

خذوا ما آتیناکم بقوة و اذکروا ما فیه

۱۴ _ تبلیغ دین کے لئے الہی احکام و قوانین کی تشریح کرنا ایک بہترین روشعمل ہے _ خذوا ما آتیناکم بقوة و اذکروا ما فیه لعلکم تتقون اللہ تعالی نے تورات کو سیکھنے اور اسکے معارف کے مطابق عمل کرنے کا ہدف تقوی کا حصول بیان فرمایا _ یہ چیز تمام مبلغان دین کے لئے جو الہی قوانین و احکام کی تشریح کرتے ہیں ایک درس ہے _

۱۵_اسحاق بن عمار و یونس قالا "سالنا ابا عبدالله علیه‌السلام عن قول الله تعالی "خذوا ما آتیناکم بقوة" أ قوة فی الأبدان او قوة فی

Presented by: https://jafrilibrary.com

القلب ؟ قال فيهما جميعاً_[۱] اسحاق بن عمار اوريونس نے امام صادق عليه‌السلام سے الله تعالى كے اس كلام "خذوا ما آتيناكم بقوة" كے بارے ميں سوال كيا كه اس سے مراد بدن كى قوت ہے يا قلب كى قوت ؟ امام عليه‌السلام نے فرمايا ہر دو مراد ہيں_

۱۶_ عبيد الله حلبى كہتے ہيں "قال ، أذكروا ما فيه" _ واذكروا ما فى تركه من العقوبة[۲] كه امام صادق عليه‌السلام نے "اذكروا ما فيه" كے بارے ميں فرمايا اس (تورات) كے ترك كرنے ميں جو عقوبت ہے اس كو ياد كرو_

آسمانى كتابيں: آسمانى كتابوں كو زندہ ركھنے كى اہميت ۱۱; آسمانى كتابوں كى حفاظت ۱۱; آسمانى كتابوں كى تعليم ۱۳; آسمانى كتابوں كے نزول كا فلسفه ۱۰; آسمانى كتابوں كى اہميت ۱۳، ۱۰

احكام: احكام كے بيان كرنے كا فلسفه ۱۴

الله تعالى : اوامر الہى ۶،۷; الله تعالى كى عنايات ۴; عہد الہى ۱;عہد الہى كا قبول كرنا ۳

بنى اسرائيل :بنى اسرائيل كو تورات كا عطا كيا جانا ۴;بنى اسرائيل اور تورات ۱،۵،۶،۷;بنى اسرائيل كى تاريخ ۲،۵، ۶،۹; الله تعالى كا بنى اسرائيل كے ساتھ عہد ۱،۳;بنى اسرائيل كى كتب سماوى ۴;بنى اسرائيل كى ضد ۵;بنى اسرائيل كى ذمه دارى ۶،۷

تبليغ: روش تبليغ ۱۴

تقوى : تقوى كى اہميت ۸; تقوى كى شرائط ۱۲; تقوى كے عوامل ۱۰

تورات: تورات كى تعليمات كى اہميت ۱،۷; تورات پر عمل كى اہميت ۱; تورات آسمانى كتابوں ميں سے ہے ۴; تورات سے منه موڑنے كى سزا ۱۶; تورات كى اہميت و كردار ۶،۸

دين: دين كا فلسفه ۱۳، ۶،۸،۱۰

دين داري: دين دارى ميں ثابت قدمى ۱۲

ذكر: تاريخ كا ذكر ۹;تورات كا ذكر ۷،۱۶ معجزه كا ذكر ۹

---

۱) محاسن برقى ج/ ۱ ص ۲۶۱ ح ۳۱۹ ، نور الثقلين ج/ ۱ ص ۸۵ ح ۲۲۷_

۲) تفسير عياشى ج/ ۱ ص ۴۵ ح ۵۳ ، مجمع البيان ج/ ۱ ص ۱۶۲_

Presented by: https://jafrilibrary.com

راہ و روش: راہ و روش کے ستون ٦; راہ و روش کے صحیح ہونے کے معیارات ١٣، ١٠، ٨، ٦

روایت: ١٥، ١٦

عقیدہ: باطل عقیدے سے اجتناب ١٠

عمل: ناپسندیدہ عمل سے اجتناب ١٠، ٨

فکر: صحیح فکر کے معیارات ١٣، ١٠، ٦

قوت: بدنی قوت ١٥; قلبی قوت ١٥

کوہ طور: کوہ طور کا اوپر جانا ٩، ٣، ٢

معجزہ: کوہ طور کا معجزہ ٩

مومنین: مومنین کی ذمہ داری ١٣

ثُمَّ تَوَلَّيْتُم مِّن بَعْدِ ذَلِكَ فَلَوْلاَ فَضْلُ اللّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ لَكُنتُم مِّنَ الْخَاسِرِينَ ﴿٦٤﴾

پھر تم لوگوں نے انحراف کیاکہ اگر فضل خدا اور رحمت الہی شامل حال نہ ہوتی تو تم خسارہ والوں میں سے ہوجاتے_

١_ بنی اسرائیل نے تورات کے احکامات سے منہ موڑ لیا اور عہد الہی کو توڑ دیا_ أخذنا ميثاقكم ... ثم توليتم من بعد ذلك "تولّیتم" کا مصدر تولّی ہے جسکا معنی ہے منہ پھیر لینا ما قبل آیت کے قرینے سے اس کا متعلق بنی اسرائیل کا عہد تھا جس کے مطابق انہیں چاہیئے تھا کہ تورات کو قبول کریں اور اس کے احکام پر عمل کریں_

٢_ پہاڑ کے سروں پر قرار دیئے جانے والے معجزہ کے
مشاہدہ کے باوجود بنی اسرائیل کی عہد شکنی ایک نہایت سخت، تعجب آور اور غیر متوقع معاملہ تھا_
أخذنا ميثاقكم و رفعنا فوقكم الطور ... ثم توليتم من بعد ذلك

"ثم تولّیتم" میں "ثم" ترتیب رتبی کی حکایت کررہاہے جبکہ "من بعد ذلک" ترتیب زمانی کا مفہوم دے رہا ہے "ثم" کا ترتیب رتبی کے لئے آنا ما بعد کے جملے میں موجود مفہوم کی عظمت، تعجب ... و غیرہ پر دلالت کرتا ہے_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۳_ اللہ تعالی کے عہد و پیمان جو انسانوں کے ساتھ ہیں انکی پابندی ضروری ہے_ ثم تولیتم من بعد ذلك

۴_ اللہ تعالی نے بنی اسرائیل کی عہد شکنی کا گناہ معاف فرمادیا_ فلولافضل الله علیکم و رحمته

خطا و گناہ کے بعد فضل و رحمت کا ذکر کرنا یہ عفو و بخشش کی طرف کنایہ ہے_

۵_ اللہ تعالی نے بنی اسرائیل کی عہد شکنی اور تورات کے فرامین سے منہ پھیرنے کے باوجود ان پر اپنا فضل و رحمت نازل فرمایا_ فلو لا فضل الله علیکم و رحمته لکنتم من الخاسرین

٦_ عہد و پیمان الہی کو توڑنے کی وجہ سے بنی اسرائیل اپنے خسارے اور اپنی ہستی کی تباہی کے گڑھے پر آکھڑے ہوئے_ فلولا فضل الله علیکم و رحمته لکنتم من الخاسرین

۷_ اللہ تعالی کا فضل و رحمت بنی اسرائیل کو نقصان اور خسارے سے نجات دلانے کا باعث بنا_ فلو لا فضل الله علیکم و رحمته لکنتم من الخاسرین

۸_ عہد و پیمان الہی کو توڑنا انسان کے لئے زیاں کار بننے اور اس کی ہستی کی تباہی کا باعث ہوتا ہے_ ثم تولیتم من بعد ذلك فلو لا فضل الله ... لکنتم من الخاسرین "ذلک" پیمان الہی، آسمانی کتاب کی قبولیت اور عقائد و معارف کو اس کے مطابق ڈھالنے کی طرف اشارہ ہے_

۹_ آسمانی کتابوں کے معارف اور احکام سے منہ موڑنا انسان کے لئے خسارے اور اس کی ہستی کی نابودی کا باعث بنتا ہے_ خذوا ما آتیناکم بقوة ... ثم تولّیتم من بعد ذلك فلو لا ... لکنتم من الخاسرین

۱۰_ گناہگاروں کو اللہ تعالی کی رحمت اور فضل سے ناامید نہیں ہونا چاہیئے_ ثم تولیتم ... فلو لا فضل الله علیکم و رحمته

۱۱_ زمانہ بعثت کے بنی اسرائیل آسمانی کتابوں اور دینی احکام کے معاملے میں اپنے اسلاف اور گذشتگان کی طرح تھے_ ثم تولیتم بنی اسرائیل کے اسلاف کے کردار کو زمانہ بعثت میں موجود افراد سے اور ما بعد کے زمانوں کے افراد سے نسبت دینا (ثم تولیتم) یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ لوگ خصلتوں اور خصوصیات میں اپنے اسلاف سے متحد و مشترک تھے_

۱۲_ بنی اسرائیل کو تورات حاصل کرنے اور اسکے مطابق

Presented by: https://jafrilibrary.com

عمل کرنے سے اقتدار اور حکومت یسر آئے *ثم تولیتم من بعد ذلك

"تولّي" کے معانی میں سے ایک ولایت ملنا اور حکومت حاصل کرنا ہے_ مذکورہ مفہوم اسی بنا پر ہے_ اس اعتبار سے اللہ تعالی کا فضل اور رحمت وہی تورات کا عطا کیا جانا اور اسکے احکام پر عمل کی توفیق ہے اور " لکنتم من الخاسرین" میں خسران سے مراد کافر اور ظالم حکومت کے زیر تسلط آنا ہے_

آسمانی کتابیں: آسمانی کتابوں سے منہ پھیرنے کے نتائج ۹

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی رحمت کے نتائج ۷; اللہ تعالی کے فضل کے نتائج۷; اللہ تعالی کی بخشش ۴

اللہ تعالی کا فضل: جن پر اللہ تعالی کا فضل ہوا ۵

امور: تعجب آور امور۲

انحطاط: انحطاط کے عوامل ۹، ۸

انسان: اللہ تعالی کا انسانوں کے ساتھ عہد ۳

بنی اسرائیل: بنی اسرائیل کی عہد شکنی کے نتائج ۶; بنی اسرائیل کی بخشش ۴; بنی اسرائیل کا تورات سے منہ موڑنا۵، ۱; صدر اسلام کے بنی اسرائیل ۱۱; بنی اسرائیل اور تورات ۱۲; بنی اسرائیل اور دین ۱۱; بنی اسرائیل اور آسمانی کتابیں ۱۱; بنی اسرائیل کی تاریخ ۱۲، ۱۱، ۱; اللہ تعالی کا بنی اسرائیل پر فضل ۵،۷; بنی اسرائیل کی حکومت ۱۲; بنی اسرائیل کی زیاں کاری ۷، ۶; بنی اسرائیل کی نجات کے اسباب ۷; اللہ تعالی کا عہد بنی اسرائیل کے ساتھ ۶; بنی اسرائیل کی عہد شکنی ۵، ۴، ۲، ۱; بنی اسرائیل کا اقتدار ۱۲; بنی اسرائیل کی ضد و ہٹ دھرمی ۲

تورات: تورات پر عمل کے نتائج ۱۲; تورات پر عمل کی اہمیت ۱۲

رحمت: جن پر رحمت نازل ہوئی ۵

عہد: وفائے عہد کی اہمیت ۳

عہد شکني: اللہ تعالی سے عہد شکنی کے نتائج ۸ عہد شکنی کا گناہ ۴

کوہ طور: کوہ طور کا اوپر جانا ۲

Presented by: https://jafrilibrary.com

گناہگار: گناہگار اور اللہ کی رحمت ۱۰; گناہگار اور فضل خدا ۱۰

معجزہ: کوہ طور کا معجزہ ۲

ناامیدی: ناامیدی سے اجتناب ۱۰; اللہ کی رحمت سے ناامیدی ۱۰

نقصان: نقصان کے عوامل ۶،۸،۹

ہلاکت: ہلاکت کے اسباب ۶

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِينَ اعْتَدَواْ مِنكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُونُواْ قِرَدَةً خَاسِئِينَ ﴿۶۵﴾

تم ان لوگوں کو بھی جانتے ہو جنھوں نے شنبہ کے معاملہ میں زیادتی سے کام لیا تو ہم نے حکم دے دیا کہ اب ذلت کے ساتھ بندر بن جائیں_

۱_ بنی اسرائیل کے لئے ہفتہ (شنبہ) والے دن کام، کاروبار کرنا حرام تھا_ و لقد علمتم الذین اعتدوا منکم فی السبت

"سبت" کا معنی ہے کام روکنا یا سکون و استراحت اسکو تعطیل یا چھٹی سے تعبیر کیا جاتا ہے_ "اعتدوا" کا مصدر ہے "اعتدائ" اسکا معنی ہے تجاوز یا خلاف ورزی کرنا_

۲_ بنی اسرائیل کے ایک گروہ نے اللہ تعالی کے فرمان کی اعتنا نہ کی اور ہفتہ (شنبہ) کی چھٹی کی خلاف ورزی کی_ و لقد علمتم الذین اعتدوا منکم فی السبت

۳_ اللہ تعالی نے اصحاب سبت (ہفتہ کے دن کی خلاف ورزی کرنے والے) کو راندے ہوئے بندروں میں تبدیل کردیا_ فقلنا لھم کونوا قردة خاسئین

"قردة" کا مفرد "قرد" ہے جسکا معنی ہے بندر "خاسي" کا معنی ہے راندہ ہوا نیز حقیر اور ذلیل کے معنی میں بھی آتا ہے_ "خاسئین"، "کونوا" کی دوسری خبر ہے_

۴_ بنی اسرائیل اصحاب سبت کی بری داستان اور اس کے علل و اسباب سے آگاہ تھے_ لقد علمتم الذین اعتدوا منکم فی السبت فقلنا لھم کونوا قردة خاسئین

Presented by: https://jafrilibrary.com

۵_بنی اسرائیل قرآن حکیم پر ایمان نہ لانے اور اعمال صالح انجام نہ دینے کی صورت میں مختلف طرح کے دنیاوی عذاب (ذلیل ہونا، راندہ درگاہ ہونا و غیرہ) میں مبتلا ہوئے_ و لقد علمتم الذین اعتدوا منکم فی السبت فقلنا لهم کونوا قردة خاسئین گذشتہ آیات ۴۱ تا ۴۵ اور ۶۲) میں اللہ تعالی نے بنی اسرائیل کو قرآن حکیم پر ایمان، اس کی تصدیق اور نیک اعمال بجالانے کی دعوت دی_ اس آیہ مجیدہ میں بنی اسرائیل کو اصحاب سبت کی بری سرگذشت کی یاددلائي گئي تاکہ ان کے لئے تنبیہ کا باعث ہو، کہیں ایسا نہ ہو کہ اللہ کی دعوت اور اس کے فرامین کی خلاف ورزی کریں تو اصحاب سبت کی طرح مبتلا ہو جائیں_

۶_بنی اسرائیل کے بندر بننے والے لوگ زیاں کار اور خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہیں_ لکنتم من الخاسرین _ و لقد علمتم الذین اعتدوا منکم فی السبت آیہ مجیدہ میں خسارہ اور زیاں (نقصان) کی نوع کا ذکر کیا گیا ہے اس کا ماقبل آیت کے ذیل میں ذکر ہوا ہے یعني وہ خسارہ یا نقصان جو گناہ اور تجاوز کے نتیجے میں ہوتا ہے جیسا کہ اصحاب سبت کا خسارہ_

۷_ احکام الہی سے انحراف کرنے والوں کے لیئے مختلف طرح کے دنیاوی عذاب (ذلیل ہونا اور راندہ جانا) میں مبتلا ہونے کا خطرہ موجود ہے_ الذین اعتدوا منکم فی السبت فقلنا لهم کونوا قردة خاسئین

۸_ اللہ تعالی کی حاکمیت مطلق (لا محدود) ہے اور عالم آفرینش پر نافذ ہے_ قلنا لهم کونوا قردة آیہ مجیدہ میں یہ نہیں فرمایا گیا کہ بنی اسرائیل کے متجاوزین بندر بن گئے "کونوا قردة" کے حکم میں اس کی عملی صورت کی تصریح نہ کرنا جبکہ منظور نظر یہی ہے_ یہ اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ فرامین و احکام الہی حتمی اور اجتناب ناپذیر ہیں ان کے راستے میں کوئي چیز رکاوٹ نہیں ہوسکتي_ فرمان، یعنی اس کا ہوجانا_

۹_ عالم طبیعات میں ایک موجود کا دوسرے موجود میں تبدیل ہونا ممکن ہے_ قلنا لهم کونوا قردة خاسئین

۱۰_ امام سجاد عليه‌السلام سے روایت ہے:... اما القردة فکانوا قوماً من بنی اسرائیل ... اعتدوا فی السبت فصادوا الحیتان فمسخهم الله قردة ...[۱] بندر بنی اسرائیل کا ایک گروہ تھا جنہوں نے ہفتے کے دن اللہ تعالی کے فرمان کی خلاف ورزی کی اور مچھلی کا شکار کیا پس اللہ نے ان کی صورت کو مسخ کرکے بندر بنا دیا_

۱) خصال ج/۲ ص ۴۹۳ ح /۱، نورالثقلین ج/ ۱ ص ۸۶ ح ۲۳۱ و ۲۳۲_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۱_عبداللہ بن الفضل الهاشمی قال قلت لابی عبدالله علیه‌السلام ... " و لقد علمتم الذین اعتدوا منکم فی السبت فقلنا لهم کونوا قردة خاسئین" قال ان اولئك مسخوا ثلاثة ایام ثم ماتوا و لم یناسلوا و ان القردة الیوم مثل اولئك...[1]

عبد اللہ بن فضل ہاشمی نے امام صادق علیہ السلام سے اللہ تعالی کے اس کلام "و لقد علمتم الذین اعتدوا منکم فی السبت فقلنا لهم کونوا قردة خاسئین "کے بارے میں سوال کیا تو امام علیہ السلام نے فرمایا وہ لوگ (یہودي) مسخ شدہ حالت میں تین دن رہے اور اسکے بعد مرگئے جبکہ ان کی نسل بھی باقی نہ رہي_ موجودہ بندر ان بندروں کی طرح ہیں (گویا ان کے مشابہ ہیں نہ کہ ان کی نسل ہیں)_

اصحاب سبت: اصحاب سبت کا راندہ جانا ۳; اصحاب سبت کا انجام ۴; اصحاب سبت کا مسخ ہونا ۱۱،۳

اللہ تعالی: اللہ کی حاکمیت ۸

انجام: برا انجام ۴ انواع کا تبدیل ہونا: ۹،۳

بنی اسرائیل: بنی اسرائیل کی تجاوزگری کے نتائج ۳; بنی اسرائیل کی آگاہی ۴; بنی اسرائیل اور اصحاب سبت ۴; بنی اسرائیل کی تاریخ ۶،۳،۲; بنی اسرائیل میں تعطیل ۲،۱; بنی اسرائیل کی ذلت ۵; بنی اسرائیل کے زیاں کار ۶; بنی اسرائیل میں ہفتہ ۳،۱; بنی اسرائیل کا راندہ جانا ۵; بنی اسرائیل کے لئے دنیاوی عذاب ۵; بنی اسرائیل کی نافرمانی ۲; بنی اسرائیل کے محرمات ۱; بنی اسرائیل کا مسخ ہونا ۱۰; بنی اسرائیل کے مسخ شدہ افراد ۶; بنی اسرائیل کو تنبیہ ۵

ذلت: ذلت کے عوامل ۷

روایت: ۱۰، ۱۱

زیاں کار: ۶

عالم ہستي: عالم ہستی کا حاکم ۸

عذاب: دنیاوی عذاب کے موجبات ۷،۵

کفر: قرآن کے کفر کے نتائج ۵

---

۱) علل الشرائع ج/ ۱ ص ۲۲۵، ۲۲۷ ح/ ۱ ب ۱۶۲، بحارالانوار ج/ ۴۴ ص ۲۷۱ ح/ ۱_

Presented by: https://jafrilibrary.com

مسخ ہونا: مسخ ہونے کا امکان ۹; بندر میں مسخ ہونا ۱۱، ۱۰، ۶، ۳

نافرمان لوگ: نافرمانوں کی تذلیل ۷; نافرمانوں کا راندہ جانا ۷; نافرمانوں کے لیئے دنیاوی عذاب ۷

نافرماني: نافرمانی کے نتائج ۷; اللہ تعالی کی نافرمانی ۷، ۲

نیک عمل: نیک عمل ترک کرنے کے نتائج ۵

ہفتہ: ہفتہ کی چھٹی ۲، ۱; ہفتہ کے دن کام، کاروبار کی حرمت ۱; ہفتہ کے دن مچھلی کا شکار ۱۰

یہود: متجاوز یہود ۳

فَجَعَلْنَاهَا نَكَالاً لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ ﴿۶۶﴾

اور ہم نے اس جنسی تبدیلی کو دیکھنے والوں اور بعد والوں کے لئے عبرت اور صاحبان تقوی کے لئے نصیحت بناديا (٦٦)

١_ اصحاب سبت کا عذاب و عقوبت ان کے ہم عصر افراد اور ما بعد کے انسانوں کے لئے درس عبرت ہے_

فجعلناها نكالا لما بين يديها و ما خلفها " فجعلناها" کی ضمیر سے مراد اصحاب سبت کا عذاب و عقوبت ہے اور یہ مطلب " فقلنا لہم کونوا قردۃ" سے سمجھ میں آتا ہے_ "یدیہا" اور "خلفہا" کی ضمیر "الذین اعتدوا" کی طرف لوٹتی ہے اس کو مؤنث اسی لئے استعمال کیا ہے کہ مراد "امت" یا "طائفۃ" ہے " ما بین یدیہا_ جو تمہارے سامنے ہے" گویا اصحاب سبت کے ہم عصر لوگ مراد ہیں_ " ما خلفہا_ جو ان کے بعد ہے" گویا آنے والے انسان مراد ہیں_

٢_ مسخ ہونا اصحاب سبت اور ان امتوں کی سزا ہے جو احکام الہی کی خلاف ورزی کرتی ہیں_
فجعلناها نكالا لما بين يديها و ما خلفها

٣_ اصحاب سبت کا انجام اہل تقوی کے لئے وعظ و نصیحت ہے_ فجعلناها ... موعظة للمتقين

۴_ گناہگار اور فرمان الہی سے انحراف کرنے والی امتوں کے لئے دنیاوی عذاب اور برے انجام میں مبتلا ہونے کا خطرہ موجود ہے_ فجعلناها نكالا لما بين يديها و ما خلفها

Presented by: https://jafrilibrary.com

۵_ اصحاب سبت کے برے انجام پر توجہ کرنا گناہ اور اللہ تعالی کی نافرمانی سے بچنے کی زمین فراہم کرتا ہے_فجعلنا ھا نکالا لما بین یدیھا و ما خلفھا "نکال" کا معنی عبرت ہے نیز باز رکھنے والی ، عقوبت اور خوفناک انجام کے معنی میں بھی آیا ہے_

٦_ واقعات اور حوادث کا عبرت آموز ہونا خداوند متعال کے دست قدرت میں ہے_فجعلنا ھا نکالاً جملہ "فجعلناہا ... (ہم نے اس عقوبت کو عبرت قرار دیا) میں "جعل" کی نسبت خداوند متعال کی طرف دینا اس مطلب کی طرف اشارہ ہے کہ کوئی ایک بھی واقعہ یا حادثہ اگر عبرت کی نشانی بننا چاہے تو یہ فقط خداوند متعال کے دست قدرت میں ہے_

٧_ گذشتہ امتوں کی سرگذشت سے نصیحت حاصل کرنا اس بات کی نشانی ہے کہ انسان میں روح تقوی موجود ہے_ فجعلنا ھا ... و موعظة للمتقین

٨_ امتوں کی تاریخ یا سرگذشت موعظہ، عبرت اور سبق آموزی کا سرچشمہ ہے_فجعلناھا نکالاً لما بین یدیھا و ما خلفھا و موعظة

٩_ " فجعلناھا" الضمیر یعود الی الامة التی مسخت و ھم اھل ایلہ قریة علی شاطئي البحر و ھو المروی عن ابی جعفر علیہ‌السلام ...(1) امام باقر عليه‌السلام سے روایت ہے کہ اللہ تعالی نے شہر ایلہ (ساحل سمندر پر واقعہ تھا) کے رہنے والوں کو مسخ کیا_

اصحاب سبت: اصحاب سبت سے عبرت ۵،۳،۱; اصحاب سبت کا عذاب ۱; اصحاب سبت کا انجام ۵; اصحاب سبت کو سزا ۳،۲; اصحاب سبت کا مسخ ہونا ۲

اللہ تعالی : مشیت الہي ٦

انجام: برا انجام ۴

اہل ایلہ: اہل ایلہ کا مسخ ہونا ۹

تاریخ: تاریخ سے عبرت ۸،٧،٦،۱; تاریخ کے فوائد ۸،۱

1) مجمع البیان ج/۱ص ۲۶۵ ، نورالثقلین ج/۱ص ۸۷ ح ۲۳۷_

Presented by: https://jafrilibrary.com

تقوی : تقوی کی نشانیاں ۷

ذکر: ذکر تاریخ کے نتائج و اثرات ۵

روایت:۹

عبرت: عبرت کے عوامل ۱،۳،۸

عذاب: دنیاوی عذاب کے موجبات ۴

گناہ : گناہ سے اجتناب کی زمین آمادہ ہونا ۵

گناہگار: گناہگاروں کا انجام ۴; گناہگاروں کی دنیاوی سزا ۴

متقین : متقین کی عبرت ۳; متقین کے لئے موعظہ ۳

موعظہ : موعظہ کے اسباب ۸

نافرمان لوگ: نافرمانوں کا انجام ۴; نافرمانوں کی دنیاوی سزا ۴; نافرمانوں کا مسخ ہونا ۲

نافرمانی : نافرمانی سے اجتناب کی زمین فراہم ہونا ۵

وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ إِنَّ اللّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُواْ بَقَرَةً قَالُواْ أَتَتَّخِذُنَا هُزُواً قَالَ أَعُوذُ بِاللّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ ﴿۶۷﴾

اور وہ موقع بھی یاد کرو جب موسی نے قوم سے کہا کہ حکم ہے کہ ایک گائے ذبح کروتو ان لوگوں نے کہا کہ آپ ہمیں مذاقبنارہے ہیں_ فرمایا پناہ بخدا کہ میں جاہلوں میں سے ہوجاؤں (٦٧)

١_ خداوند متعال نے حضرت موسی عليه‌السلام کی قوم کو مادہ گائے ذبح کرنے کا حکم دیا_ ان اللہ یامرکم ان تذبحوا بقرة

مادہ گائے کے حکم ذبح کا استفادہ بعد والی آیت میں لفظ "بکر" سے ہوتاہے_

٢_ حضرت موسی عليه‌السلام اپنی قوم کو فرمان الہی (گائے ذبح کرنا) پہنچانے والے تھے_ إذ قال موسی لقومہ ان اللہ یامرکم ان تذبحوا بقرة

٣_ حضرت موسی عليه‌السلام کا گائے ذبح کرنے کے حکم پر تاکید کرنا اللہ تعالی کی جانب سے تھا نہ کہ حضرت موسی عليه‌السلام کی رائے_ إذ قال موسی لقومہ ان اللہ یامرکم

Presented by: https://jafrilibrary.com

۴_بنی اسرائیل کا گائے کے حکم ذبح کو بازیچہ قرار دینا اور اپنے ساتھ تمسخر کئے جانے کے برابر قرار دینا، یہ انکا تحلیل و تجزیہ اور باطل گمان تھا_اتتخذنا ھزواً "ہزواً" یعنی کھیل تماشا سمجھنا اور تمسخر اڑانا_آیت ۴۲، ۴۳ سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ یہ حکم اس قتل کے بارے میں تھا جو بنی اسرائیل کے درمیان ہوا_ہر قبیلہ اسکا ذمہ دار دوسرے کو جانتا تھا_یہ جو حضرت موسی علیہ السلام کی قوم ذبح گائے کے فرمان اور واردات قتل میں کوئي ربط محسوس نہ کرتی تھي_اس فرمان کا یوں تحلیل و تجزیہ کرتے ہوئے اسے اپنے ساتھ تمسخر کیا جانا سمجھتے تھے_

۵_حضرت موسی علیہ السلام کی قوم کا گمان یہ تھا کہ گائے ذبح کرنے کا فرمان حضرت موسی علیہ السلام کی طرف سے تھا نہ کہ اللہ تعالی کی جانب سے_اتتخذنا ھزواً " اتتخذنا ھزواً_کیا ہمارا تمسخر اڑاتے ہو" یہ جملہ بنی اسرائیل کا حضرت موسی علیہ السلام کو خطاب تھا_اس سے معلوم ہوتاہے کہ ذبح گائے کے حکم کو خداوند متعال کی طرف سے نہیں بلکہ حضرت موسی علیہ السلام کی جانب سے تصور کرتے تھے_

٦_حضرت موسی علیہ السلام جانتے تھے کہ ان کی قوم گائے ذبح کرنے کے فرمان کی مخالفت کرے گی اور ڈٹ جائے گي_

ان اللہ یامرکم ان تذبحوا بقرة حضرت موسی علیہ السلام نے حکم الہی کو جملہ اسمیہ " ان اللہ ..." سے بیان کیا جو حرف تاکید کے ساتھ آیاہے_معمولاً کلام کے ساتھ تاکید اس لئے استعمال کی جاتی ہے کہ مخاطب اسکو قبول کرنے پر تیار نہیں ہوتا یا یہ کہ اس میں شک کا اظہار کرتاہے_

۷_اللہ تعالی کا حکم پہنچانے میں حضرت موسی علیہ السلام کی قوم نے ان پر دروغ گوئي کی تہمت لگائي_ان اللہ یامرکم ... قالوا اتتخذنا ھزواً

حضرت موسی علیہ السلام اس جملہ " ان اللہ ..." کے ذریعے صراحت سے بیان فرماتے ہیں کہ یہ اللہ تعالی کا ہی حکم ہے لیکن بنی اسرائیل اس جملہ "اتتخذنا" کے ذریعے یہی سمجھتے ہیں کہ یہ موسی علیہ السلام کا حکم ہے_گویا ان کا گمان تھا کہ حضرت موسی علیہ السلام نے دروغ گوئي سے کام لیتے ہوئے اسکو اللہ کی طرف نسبت دی ہے_

۸_بنی اسرائیل نے حضرت موسی علیہ السلام پر یہ الزام لگایا کہ انہوں نے اپنی قوم کا تمسخر اڑایا ہے_اتتخذنا ھزواً

۹_حضرت موسی علیہ السلام کے زمانے میں معاشرے میں عقیدہ و رائے کے اظہار کی آزادی حاصل تھي_ اتتخذنا ھزواً

۱۰_حضرت موسی علیہ السلام نے اس امر سے کہ ان کا شمار جاہلوں میں ہو اللہ تعالی کی پناہ طلب کی_اعوذ باللہ ان اکون من الجاھلین

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۱_ حضرت موسی عليه‌السلام نے لوگوں کا مذاق اڑانے کو جاہلانہ اقدام قرار دیا اسطرح انہوں نے اپنی قوم کے گمان و خیال کو اپنے بارے میں نادرست قرار دیا_ قال اعوذ بالله ان اکون من الجاهلين

۱۲_ حضرت موسی عليه‌السلام کی قوم ان پر راسخ ایمان نہ رکھتی تھي_ اتتخذنا هزواً

۱۳_ خود کو ناروا اور بے جا الزامات سے بَری ثابت کرنے کی کوشش کرنا ایک اچھا اور قابل تعریف عمل ہے_
قالوا اتتخذنا هزواً قال اعوذ بالله ان اکون من الجاهلين

۱۴_ انبیاء عليهم‌السلام لوگوں کے تمسخر اڑانے اور انہیں کھیل تماشا تصور کرنے سے پاک و منزہ ہیں_ قال اعوذ بالله ان اکون من الجاهلين

۱۵_ انبیاء عليهم‌السلام جاہلانہ کردار سے پاک و منزہ ہیں_ قال اعوذ بالله ان اکون من الجاهلين

۱۶_ حضرت موسی عليه‌السلام کی قوم انبیاء عليهم‌السلام کی ضروری معرفت نہ رکھتی تھي_ اتتخذنا هزواً قال اعوذ بالله ان اکون من الجاهلين

۱۷_ حضرت موسی عليه‌السلام کا اللہ تعالی کی پناہ مانگنا اس چیز سے تھا کہ حضرت موسی عليه‌السلام کسی بھی چیز کو خداوند متعال کی طرف جھوٹ منسوب کریں_ اتتخذنا هزواً قال اعوذ بالله ان اکون من الجاهلين یہ جملہ "اعوذ باللہ ..." ان الزامات پر ناظر ہے جو اس جملہ "اتتخذنا ہزواً" میں ہیں اس جملہ میں دو باطل خیال اور بے جا الزام موجود ہیں ۱_ حضرت موسی عليه‌السلام نے لوگوں کو بازیچہ سمجھا ہے ۲_ گائے ذبح کرنے کا حکم حضرت موسی عليه‌السلام کی طرف سے ہے نہ کہ خداوند متعال کی جانب سے_

۱۸_ انبیاء عليهم‌السلام ہرگز خداوند متعال کی طرف کسی جھوٹے حکم کی نسبت نہیں دیتے_ اتتخذنا هزواً قال اعوذ بالله ان اکون من الجاهلين

۱۹_ الہی احکام کے بیان اور ان کو لوگوں تک پہنچانے میں انبیاء عليهم‌السلام معصوم ہیں_ اتتخذنا هزواً قال اعوذ بالله ان اکون من الجاهلين

۲۰_ لوگوں کا تمسخر اڑانا جاہلانہ کردار ہے_ اتتخذنا هزواً قال اعوذ بالله ان اکون من الجاهلين

۲۱_ جاہلانہ کردار اور وہ لغزشیں جن کی بنیاد جہالت پر مبنی ہو ان سے دور رہنے کے لئے اللہ تعالی کی پناہ اور اس کی نصرت طلب کرنا ضروری ہے_ قال اعوذ بالله ان اکون من الجاهلين

۲۲_ جہالت اور نادانی خطرات کو جنم دیتی ہے اور لغزشوں کا سرچشمہ ہے_ اعوذ بالله ان اکون من الجاهلين

Presented by: https://jafrilibrary.com

"اعوذ"کا مصدر "عیاذ" ہے جس کا معنی ہے پناہ لینا اور یہ اس وقت ہوتا جب انسان کسی چیز کے شر سے خوف زدہ ہو_

۲۳_ لوگوں کا مذاق اڑانا اور تمسخر کرنا، اس کی بنیاد جہالت و نادانی ہے_اتتخذنا هزواً قال اعوذ بالله ان اكون من الجاهلين

۲۴_ اللہ تعالی کی طرف کسی امر یا حکم کی جھوٹی نسبت دینے کا منبع اور دلیل جہالت و نادانی ہے_اتتخذنا هزواً قال اعوذ بالله ان اكون من الجاهلين_

حضرت موسی علیہ السلام کی قوم کا یہ الزام کہ گائے ذبح کرنے کا حکم اللہ تعالی کی طرف سے نہیں ہے بلکہ موسی علیہ السلام نے اسے خدا کی طرف نسبت دی ہے اس پر حضرت موسی علیہ السلام نے فرمایا "میں جاہلانہ امور سے دور ہوں "یعنی یہ امر جہالت پر مبنی ہے_

۲۵_ امام صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:"ان رجلاً من خيار بني اسرائيل وعلماء هم خطب امراة منهم فانعمت له وخطبها ابن عم لذلك الرجل وكان فاسقاً ردياً فلم ينعموا له فحسد ابن عمه الذى انعموا له فقعد له فقتله غيلة ثم حمله الى موسي عليه‌السلام فقال يا نبي الله هذا ابن عمى قد قتل قال موسي عليه‌السلام من قتله؟ قال لا ادرى ... فعظم ذلك على موسى عليه‌السلام فاجتمع اليه بنو اسرائيل فقالوا ما ترى يا نبي الله" قال لهم موسى عليه‌السلام " ان الله يامركم ان تذبحوا بقرة"...[۱]بنی اسرائیل کے علماء و بزرگان میں سے ایک فرد نے ایک خاتون سے شادی کی درخواست کی تو اس نے قبول کرلی اسی خاتون کا رشتہ اس عالم دین کے چچا زاد نے بھی مانگا جو نہایت پست اور فاسق و فاجر شخص تھا پس انہوں نے اس کو رد کردیا (مثبت جواب نہ دیا) پس اس چچا زاد نے اس عالم دین سے حسد کیا اور اس کی تاک میں بیٹھ گیا اور اس کو دھوکے سے قتل کردیا پھر اس کا جنازہ حضرت موسی علیہ السلام کے پاس لے گیا_ کہنے لگا اے اللہ کے نبی یہ میرا چچا زاد ہے اس کو کسی نے قتل کردیا ہے حضرت موسی علیہ السلام نے پوچھا کس نے قتل کیا ہے کہنے لگا مجھے نہیں معلوم ... یہ واقعہ حضرت موسی علیہ السلام پر بڑا گراں گذرا_بنی اسرائیل حضرت موسی علیہ السلام کے گرد جمع ہوگئے اور کہنے لگے اے اللہ کے نبی علیہ السلام آپ علیہ السلام کا حکم کیا ہے؟...تو حضرت موسی علیہ السلام نے فرمایا "بے شک اللہ تمہیں حکم کرتا ہے کہ گائے ذبح کرو..."

آزادی: حضرت موسی علیہ السلام کے زمانے میں آزادی ۹

استعاذہ: (پناہ طلب کرنا) اللہ تعالی کی پناہ طلب کرنا ۱۰; اللہ تعالی کی پناہ طلب کرنے کی اہمیت ۲۱

---

۱) تفسیر قمی ج/ ۱ ص ۴۹، نورالثقلین ج/ ۱ ص۸۸ ح ۲۴۰_

Presented by: https://jafrilibrary.com

اظہار رائے کی آزادي: اظہار رائے کی آزادی کی تاریخ ۹

اللہ تعالی : اوامر الہی ۱،۳

انبیاء علیہ السلام : انبیاء علیہ السلام اور لوگوں کا تمسخر اڑانا ۱۴; انبیاء علیہ السلام اور اللہ تعالی پر جھوٹ باندھنا ۱۸; انبیاء علیہ السلام اور جاہلانہ عمل ۱۵; انبیاء علیہ السلام کی تبلیغ ۱۹; انبیاء علیہ السلام کا پاک و منزہ ہونا ۱۴،۱۵،۱۸; انبیاء علیہ السلام کی صفات ۱۴، ۱۵; انبیاء علیہ السلام کی عصمت ۱۹

بنی اسرائیل: بنی اسرائیل کے تمسخر ۴،۱۱; بنی اسرائیل اور انبیاء علیہ السلام ۱۶; بنی اسرائیل اور حضرت موسی علیہ السلام ; ۷،۸،۱۲; بنی اسرائیل کی حضرت موسی علیہ السلام پر بے اعتقادی ۱۲; بنی اسرائیل کے گمان و توہمات ۵; بنی اسرائیل کی تاریخ ۱،۳،۵، ۷،۸; بنی اسرائیل کی جہالت ۱۱،۱۶; بنی اسرائیل کا گائے کو ذبح کرنا ۱،۳،۵; بنی اسرائیل کا خدا کے بارے میں عقیدہ ۱۱; بنی اسرائیل کی گائے کا واقعہ ۲۵; بنی اسرائیل کی گائے ۶،۷،۴

جہالت: جہالت کے نتائج ۲۱، ۲۴،۲۳،۲۲

جھوٹ باندھنا : اللہ تعالی پر جھوٹ باندھنے کی بنیاد ۲۴

حضرت موسی علیہ السلام : حضرت موسی علیہ السلام کا پناہ طلب کرنا ۱۰،۱۷; حضرت موسی علیہ السلام کا قبل ازوقت متوجہ ہونا ۶; حضرت موسی علیہ السلام کی تبلیغ ۲; حضرت موسی علیہ السلام پر تمسخر اڑانے کی تہمت ۸; حضرت موسی علیہ السلام پر دروغ گوئی کی تہمت ۷; حضرت موسی کا واقعہ ۶،۷،۸،۱۰،۱۱; حضرت موسی علیہ السلام کی ذمہ داری ۲; حضرت موسی علیہ السلام اور اللہ تعالی پر جھوٹ کی نسبت ۱۷; حضرت موسی علیہ السلام اور عقیدہ کی تصحیح ۱۱; حضرت موسی علیہ السلام اور جہلاء ۱۰

خود: خود کو تہمت سے بَری کرنا ۱۳

روایت: ۲۵

عقیدہ: آزادی عقیدہ کی تاریخ ۹

عمل: جاہلانہ عمل سے اجتناب ۲۱; پسندیدہ عمل ۱۳; جاہلانہ عمل ۲۰

عوام: عوام کا تمسخر ۲۰

گائے : ۱ لغزش : لغزش کے اسباب ۲۲،۲۱ مدد طلب کرنا : اللہ تعالی سے مدد طلب کرنے کی اہمیت ۲۱

مذاق اڑانا: مذاق اڑانے کی بنیاد ۲۳

Presented by: https://jafrilibrary.com

قَالُواْ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّن لّنَا مَا هِيَ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لاَّ فَارِضٌ وَلاَ بِكْرٌ عَوَانٌ بَيْنَ ذَلِكَ فَافْعَلُواْ مَا تُؤْمَرونَ ﴿٦٨﴾

ان لوگوں نے کہا کہ اچھا خدا سے دعا کیجئے کہ ہمیں اسکی حقیقت بتائے_ انھوں نے کہا کہ ایسیگائے چاہئے جو نہ بوڑھی ہو نہ بچہ_ درمیانی قسم کی ہو اب حکم خدا پر عمل کرو(٦٨)

١_ بنی اسرائیل اپنے پہلے انکار کے بعد مطمئن ہوگئے کہ یہ حکم اللہ تعالی کی جانب سے ہے_ قالوا اتتخذنا هزواً ... قا لوا ادع لنا ربك يبين لنا ماهي گائے کی خصوصیات اور مشخصات کو بیان کرنے کا تقاضا اس معنی کی طرف اشارہ ہے کہ حضرت موسی عليه‌السلام کی قوم کو ان کے اس کلام "اعوذ باللہ ..." سے یقین ہوگیا کہ یہ حکم اللہ تعالی کی جانب سے ہی ہے_

٢_ حضرت موسی عليه‌السلام کی قوم کو قتل کا معمہ حل کرنے کے لئے ہر طرح کی گائے کافی ہوگی، اس پر یقین نہ تھا_ قالوا ادع لنا ربك يبين لنا ما هي

٣_ حضرت موسی عليه‌السلام کی قوم نے ان سے چاہا کہ وہ گائے جو ذبح ہونی چاہیئے اسکی خصوصیات ہمارے لئے اللہ تعالی سے سوال کریں_ قالوا ادع لنا ربك يبين لنا ماهي

٤_ گائے کا درمیانی عمر کا ہونا (نہ نوجوان بچھڑا ہو اور نہ ہی بوڑھی گائے ہو) ان معین کی گئي خصوصیات میں سے تھا جو گائے حضرت موسی عليه‌السلام کی قوم ذبح کرنے پر مامور کی گئي_ انها بقرة لا فارض و لا بكر عوان بين ذلك "فارض" کا معنی ہے بوڑھی "بقرة بكر" ایسی جو ان سال گائے کو کہتے ہیں جو حاملہ نہ ہوئي ہو (لسان العرب) "عوان" کا معنی درمیانی عمر ہے_

٥_ حضرت موسی عليه‌السلام نے اپنی قوم کو جس پر مامور تھی (جواں سال گائے ذبح کرنا) اسکا حکم دیا_ فافعلوا ما تؤمرون

٦_ دیگر خصوصیات کے سوال کرنے سے پہلے گائے کا جو ان سال ہونا ہی ضروری و لازم تھا جس کے ذبح کرنے پر بنی اسرائیل مامور تھے_ عوان بين ذلك فافعلوا ما تؤمرون " فافعلوا ما تؤمرون_ جس پر مامور ہو عمل

Presented by: https://jafrilibrary.com

کرو" یہ جملہ بیان کررہاہے کہ حضرت موسی عليه‌السلام کی قوم کی تکلیف شرعی یا انکا "ما مور بہ" صرف جو ان سال گائے تھی جس میں دیگر خصوصیات کا بیان نہ تھا_

۷_ حضرت موسی عليه‌السلام نے لوگوں سے چاہا کہ جس گائے کے ذبح کرنے پر ماموریں اسکے بارے میں مزید سوالات کرکے خود کو مشکلات سے دوچار نہ کریں_ فافعلوا ما تؤمرون

۸_ امام صادق عليه‌السلام سے اس آیت "قال انہ یقول انہا بقرۃ لا فأرض و لا بکر" کے بارے میں روایت ہے کہ آپ عليه‌السلام نے فرمایا: والفأرض التی قد ضربها الفحل و لم تحمل والبكر التی لم یضربها الفحل ... (۱)

" فأرض" ایسی گائے کو کہتے ہیں جسکا جوڑا تو بنا ہو لیکن حاملہ نہ ہوئي ہو اور " بکر" ایسی گائے کو کہتے ہیں جسکا جوڑا نہ بنا ہو_

بنی اسرائیل: بنی اسرائیل کے سوالات ۷; بنی اسرائیل کی تاریخ ۱،۶،۳،۲; بنی اسرائیل کی خواہشات ۳; بنی اسرائیل کا گائے ذبح کرنا ۶،۵،۲،۱; بنی اسرائیل کا شک ۲; بنی اسرائیل کی گائے کی خصوصیات ۴،۳،۸،۶; بنی اسرائیل کی ذمہ داری ۶،۵

تکلیف شرعي: تکلیف شرعی کے سخت ہونے کے اسباب ۷

حضرت موسی عليه‌السلام : حضرت موسی عليه‌السلام کا واقعہ ۷،۵،۳; حضرت موسی عليه‌السلام اور بنی اسرائیل ۵

روایت: ۸

سوال: بے جا سوال ۷

قتل: ذبح شدہ گائے سے قتل کا منکشف ہونا ۲

گائے: ۶

---

۱) تفسیر قمی ج/ ۱ ص ۴۹، نورالثقلین ج/ ۱ ص ۸۸ ح ۲۴۰_

Presented by: https://jafrilibrary.com

قَالُواْ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّن لَّنَا مَا لَوْنُهَا قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَاء فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النَّاظِرِينَ ﴿۶۹﴾

ان لوگوں نے کہا یہ بھی پوچھئے کہ رنگ کیا ہوگا _ کہا کہ حکم خدا ہے کہ زرد بھرک دار رنگ کی ہو جو دیکھنے میں بھیمعلوم ہو (٦٩)

١_ حضرت موسی عليه‌السلام کی قوم تکلیف شرعی کے مشخص ہونے اور ہدف (قتل کا معمہ حل کرنا) تک پہنچنے کی خاطر گائے کے جو ان سال ہونے کو کافی نہ سمجھتی تھي_ فافعلوا ما تؤمرون _ قالوا ادع لنا ربك يبين لنا مالونها

جملہ "فافعلوا ما تؤمرون" سے حضرت موسی عليه‌السلام نے اپنی قوم کو سمجھایا کہ تمہاری ذمہ داری اس سے زیادہ نہیں کہ جو ان سال گائے ذبح کرو اس کے باوجود انہوں نے گائے کا رنگ اور دیگر خصوصیات کے بارے میں سوال کیا جو اس معنی کی طرف اشارہ ہے: اس طرح کی گائے (صرف جو ان سال ہونا) ذبح کرنا قتل کے معمہ کو حل نہیں کرسکتا_

٢_ حضرت موسی عليه‌السلام کی قوم نے آپ عليه‌السلام سے تقاضا کیا کہ جو گائے ذبح ہونی چاہیئے اس کا رنگ اللہ تعالی سے پوچھ کے بتائیں_ قالوا ادع لنا ربك يبين لنا ما لونها

٣_ حضرت موسی عليه‌السلام کی قوم جس گائے کو ذبح کرنے پر مامور ہوئي اس کا رنگ گہرا پیلا اور فرحت بخش ہونا چاہیئے تھا_ انها بقره صفرآء فاقع لونها تسر الناظرين "فاقع" کا معنی گہرا، خالص اور روشن ہے "تسر_ مسرت بخش ہو" اسکی ضمیر "بقرة" کی طرف لوٹتی ہے گویا گائے ایسی ہونی چاہیئے کہ دیکھنے والوں کے لئے خوشي و مسرت کا باعث ہو_ "صفرآئ..." سے یہ مفہوم نکلتاہے کہ مسرت بخش ہونے میں رنگ بھی دخیل ہے_ یعني مراد یہ ہے "تسر بلونہا الناظرين" پس گائے بھی خوبصورت ہو اور اس کا رنگ بھی_

٤_ حضرت موسی عليه‌السلام نے اس امر پر تاکید فرمائي کہ ذبح ہونے والی گائے کی خصوصیات اللہ تعالی کی جانب سے معین کی گئي ہیں نہ کہ آپ عليه‌السلام کی طرف سے_ قال انه يقول

٥_ گہرے پیلے رنگ والی گائے لوگوں کے لئے جاذب نظر ہوگی اور مسرت بخش ہوگی_ * انها بقرة صفراء فاقع لونها تسر الناظرين یہ مفہوم اس بناپر ہے کہ جملہ "تسر الناظرين"

Presented by: https://jafrilibrary.com

قید توضیحی ہو نہ کہ احترازی_

بنی اسرائیل: بنی اسرائیل اور حضرت موسی علیہ السلام ۲; بنی اسرائیل کی تاریخ ۱،۲; بنی اسرائیل کے مطالبات ۲; بنی اسرائیل کی گائے کا رنگ ۲،۳; بنی اسرائیل کی گائے کی خصوصیات ۱،۴

ترغیب: ترغیب کے اسباب ۵

حضرت موسی علیہ السلام: حضرت موسی علیہ السلام کا واقعہ ۲

رنگ: پیلا رنگ ۳،۵

سرور: سرور کے اسباب ۵

قتل: ذبح شدہ گائے سے قتل کا منکشف ہونا ۱

گائے: پیلے رنگ کی گائے ۵

قَالُواْ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّن لَّنَا مَا هِيَ إِنَّ البَقَرَ تَشَابَهَ عَلَيْنَا وَإِنَّا إِن شَاء اللَّهُ لَمُهْتَدُونَ ﴿۷۰﴾

ان لوگوں نے کہا کہ ایسی تو بہت سی گائیں ہیں اب کونسی ذبح کریں اسے بیان کیا جائے ہم انشاء اللہ تلاش کرلیں گے (۷۰)

۱_ حضرت موسی علیہ السلام کی قوم نے مذکورہ گائے کے رنگ اور عمر کی خصوصیات کو کافی نہ سمجھتے ہوئے اسکی مزید خصوصیات کی توضیح مانگی_ قالوا ادع لنا ربك يبين لنا ما هي

۲_ حضرت موسی علیہ السلام کی قوم کو یہ یقین تھا کہ ذبح اور معمہ قتل کے حل والی گائے کی خصوصیات بے نظیر ہونی چاہئیں_ ان البقر تشابه علينا "تشابہ" یعنی مثل یا مشابہ ہونا_ چونکہ "علي" کے ساتھ متعدی ہوا ہے اس لئے اس میں اشتباہ و التباس کا معنی پایا جاتاہے_ بنابریں "ان البقر..." کا معنی یہ ہوا کہ جس گائے کی خصوصیات پیلا ہونا اور جواں سال ہونا بیان ہوئي ہے اسکے مصادیق بہت سے ہیں اور یہ امر اس بات کا موجب ہے کہ ہم کون سی گائے کا انتخاب کریں_ حضرت موسی علیہ السلام کی قوم کا یہ جملہ حکایت کرتاہے کہ ان کا خیال تھا کہ ذبح کے لئے موردنظر گائے کی اسطرح تعریف و تشریح ہو کہ اس جیسی گائے بس ایک ہی ہو_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۳_ حضرت موسی علیہ السلام کی قوم نے ذبح ہونے والی گائے کے انتخاب میں حیرت و پریشانی کو اپنے سوالات کے تکرار اور زیادہ توضیح و تشریح کی دلیل قرار دیا_ قال ادع لنا ربك ... ان البقر تشابه علينا جملہ " ان البقر..." ما قبل جملے کی تعلیل ہے اس میں حضرت موسی علیہ السلام کی قوم یہ بتانے کے درپے تھی کہ ان کے بار بار کے سوالات اس لئے ہیں کہ معاملہ ان کے لئے مشتبہ ہوگیا ہے اور وہ لوگ حیرت و پریشانی سے نکلنا چاہتے ہیں نہ یہ کہ بہانے بنا رہے ہیں اور ذمہ داری سے فرار کرنا چاہتے ہیں_

۴_ حضرت موسی علیہ السلام کی قوم آخری سوال سے گائے کے معین ہونے اور حیرت و پریشانی سے نکلنے کے لئے پر امید تھے _ انا إن شاء الله لمهتدون "مھتدون"، "اہتدائ" سے اسم فاعل ہے اور اسکا معنی ہے ہدایت یافتہ اسکا متعلق وہی گائے ہے جسے ذبح کرنا ہے_

۵_ ذبح ہونے والی گائے ملنے کیلئے حضرت موسی علیہ السلام کی قوم کا اعتماد مشیت الہی پر تھا_ و انا إن شاء الله لمهتدون

۶_ انسانوں کا ہدایت پانا اور حیرت و سرگردانی سے نکلنا اللہ تعالی کے اختیار اور اسکی مشیت سے ممکن ہے_ و انا إن شاء الله لمهتدون

۷_ حضرت موسی علیہ السلام کی قوم کو اس پر یقین تھا کہ انسان کی ہدایت مشیت الہی اور خداوند متعال کے چاہنے سے وابستہ ہے_ و انا إن شآء الله لمهتدون

۸_ حضرت موسی علیہ السلام کی قوم کو بارگاہ رب العزت سے آپ علیہ السلام کی دعاؤں کی قبولیت اور اپنے مطالبوں کے پورا ہونے کا اطمینان تھا_ قالوا ادع لنا ربك يبين لنا ماهي ... ادع لنا ربك يبين لنا مالونها ... ادع لنا ربك يبين لنا ماهي "يبين" اس آیت میں اور ماقبل آیات میں شرط مقدر سے مجزوم ہے_ کلام کی تقدیر یوں ہے "ادع لنا ربک ليبين لنا ان تدع الله يبين" خدا سے چاہو کہ ہمارے لئے بیان کرے اگر تم خدا سے چاہوگے تو بیان فرمائے گا " مذکورہ بالا مفہوم اس معنی (اگر تم خدا سے چاہوگے تو بیان فرمائے گا) کی بنا پر ہے_

۹_ پیامبر گرامی اسلام (ص) سے روایت ہے "انهم امروا بادنى بقرة و لكنهم لما شددوا على أنفسهم شدد الله عليهم و ايم الله لو لم

Presented by: https://jafrilibrary.com

يستثنوا ما بينت لهم الى آخر الا بد...[1]

بنی اسرائیل کو کمترین گائے ذبح کرنے کا حکم دیا گیا تھا لیکن انہوں نے خود اپنے لئے سختی کا انتخاب کیا تو اللہ تعالی نے بھی شدت اختیار فرمائي اور خدا کی قسم اگر وہ لوگ " انشاء اللہ " نہ کہتے تو ان کے لئے گائے کی خصوصیات قیامت تک بیان نہ ہوپاتیں۔

اللہ تعالی : اللہ تعالی سے مختص امور٦; مشیت الہی ٦،٥، ٧

بنی اسرائیل:بنی اسرائیل کا اعتماد٥;بنی اسرائیل اور مشیت الهی ٥;بنی اسرائیل اور حضرت موسی علیه‌السلام ٨;بنی اسرائیل کا نکتہ نظر ٢;بنی اسرائیل کے سوالات ٣;بنی اسرائیل کی تاریخ ١،٣،٣;بنی اسرائیل کی حیرت ٣،٣;بنی اسرائیل کے مطالبات ١;بنی اسرائیل کی گائے کی خصوصیات ٩،٢،١;بنی اسرائیل کا عقیدہ ٨،٧،٥،.بنی اسرائیل کے سوالات کا فلسفہ ٣;بنی اسرائیل کی گائے کا واقعہ ٩;بنی اسرائیل کی گائے ٥،٣،٣

حضرت موسی علیه‌السلام : حضرت موسی علیه‌السلام کی دعا کا مستجاب ہونا٨

حیرت و سرگرداني: حیرت سے نجات:٦

روایت: ٩ قاتل: قاتل کی ہویت منکشف ہونے کی کیفیت ٢

قتل: ذبح شدہ گائے سے قتل کا منکشف ہونا ٢

ہدایت: ہدایت کا سرچشمہ٧،٦

---

١) مجمع البیان ج/ ١ ص ٢٧٤ ، نور الثقلین ج/ ١ ص ٨٩ ح ٢٤٣ _

Presented by: https://jafrilibrary.com

قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لاَّ ذَلُولٌ تُثِيرُ الأَرْضَ وَلاَ تَسْقِي الْحَرْثَ مُسَلَّمَةٌ لاَّ شِيَةَ فِيهَا قَالُواْ الآنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُواْ يَفْعَلُونَ ﴿٧١﴾

حکم ہوا کہ ایسی گائے جو کاروباری نہ ہو نہ زمین جوتے نہ کھیتی سینچے ایسی صاف ستھری کہ اس میں کوئی دھبہ بھی نہ ہو ان لوگوں نے کہا کہ اب آپ نے ٹھیک بیان کیا ہے_ اس کے بعد انلوگوں نے ذبح کردیا حالانکہ وہ ایسا کرنے والے نہیں تھے(۷۱)

۱_ حضرت موسی عليه‌السلام کی قوم کو جو گائے ذبح کرنے کا حکم دیا اس کی خصوصیات میں سے تھا کہ اسے ہل چلانے کے لئے رام نہ کیا گیا ہو اور نہ ہی اس سے آبیاری کا کام لیا گیا ہو_ قال انه يقول انها بقرة لا ذلول تثير الأرض و لا تسقى الحرث

"ذلول" کا معنی ہے مطیع یا رام کرنا_ تثیر کا مصدر "اثارة" ہے جسکا معنی ہے تہہ و بالا کرنا اور اس سے مراد زمین پر گائے کے ذریعے ہل چلا کر اس کو تہہ و بالا کرنا_

۲_ جس گائے کے ذبح کرنے کا حکم حضرت موسی عليه‌السلام کی قوم کو دیا گیا وہ سالم، بے عیب، اس کی جلد میں کسی طرح کا کوئي نقطہ نہ ہو اور اس کے رنگ اور بدن پر کوئي لکیر و غیرہ نہیں ہونی چاہیئے تھي_ مسلّمة لا شيه فيها "مسلّمۃ" یعنی سالم اور اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر طرح کے عیب سے پاک ہو_ "شیۃ" ہر اس رنگ کو کہتے ہیں جو عمومی رنگ سے مختلف ہو پس "لا شیۃ فیہا" یعنی گائے کے رنگ میں کوئي اور رنگ نہ ہو_ "شیۃ" کا مصدر "وشي" ہے اور اس کے آخر کی "ہائ" واو محذوف کے عوض آئي ہے_

۳_ حضرت موسی عليه‌السلام کی قوم نے آخری علامتوں (اس سے ہل نہ چلایا گیا ہو وغیرہ) کو یقین آور اور ذہنی اضطراب کی برطرفی کا ذریعہ سمجھا_ قالوا آلان جئت بالحق اس جملہ میں "حق" کا معنی ثابت و استوار ہے اسکے مقابلے میں غیر مشخص اور تردید پذیر امر ہے_ "الحق" میں الف لام استغراق کے لئے ہے یعنی کامل اور پورا حق_

۴_ حضرت موسی عليه‌السلام کی قوم گائے سے ہل چلانے کا اور آبیاری کا کام لیتی تھي_
لا ذلول تثير الأرض و لا تسقى الحرث

۵_ حضرت موسی عليه‌السلام کی قوم نے گائے کو تمام خصوصیات کے ساتھ تلاش کرکے ذبح کیا_ فذبحوها "ہا" کی ضمیر بقرۃ (مشخص کی گئي گائے) کی طرف لوٹتی ہے_

Presented by: https://jafrilibrary.com

٦_ حضرت موسی عليه‌السلام کی قوم نے ذبح ہونے والی گائے کی بیان شدہ ابتدائي خصوصیات کو ناکافی جان کر حضرت موسی عليه‌السلام پر اور حقیقت بیان نہ کرنے کا الزام لگایا_ قالوا الان جئت بالحق حضرت موسی عليه‌السلام کی قوم کا مفہوم کلام یہی ہے(تم نے اب ساری حقیقت بیان کی ہے) بالفاظ دیگر گویا حضرت موسی عليه‌السلام نے پہلے جو خصوصیات بیان کیں اس میں حق کو کامل طورپر بیان نہ کیا_

٧_ حضرت موسی عليه‌السلام کی قوم منظور نظر گائے کی تلاش کے بعد اس کو ذبح کرنے پر تیار نہ تھي_ و ما كادوا يفعلون "کاد" کا معنی ہے "قریب تھا_ کہ یہ فعل جب منفی ہوتا ہے تو بعض اوقات کام کے نہ ہونے کی تاکید پر دلالت کرتا ہے اور بعض اوقات انجام پانے پر حکایت کرتا ہے البتہ بے رغبتی اور عدم تمایل کے ساتھ_ "فذبحوہا" کے قرینہ سے "و ما کادوا یفعلون" میں دوسرا معنی مراد ہے گویا انہوں نے یہ کام انجام تو دیا لیکن بہت ہی بے رغبتی کے ساتھ_

٨_ حضرت موسی عليه‌السلام کی قوم نے تکلیف شرعی (معمہ قتل کو حل کرنے کے لئے گائے ذبح کرنا) کو خواہ مخواہ کے سوالات اور تجسس سے اپنے لئے دشوار و مشکل کرلیا_ فذبحوها و ما كادوا يفعلون یہ جملہ "و ما کادوا یفعلون_ قریب تھا کہ انجام نہ دیں" ممکن ہے کام کے دشوار ہونے کی طرف اشارہ ہو اس کا گواہ یہ جملہ "فافعلوا ما تؤمرون_ آیت ٦٨" اور دیگر قرائن ہیں_ حضرت موسی عليه‌السلام کی قوم کے خواہ مخواہ کے سوالات مشکل آفریں بنے اور تکلیف کو انہوں نے اپنے لئے دشوار کرلیا_

٩_ احکام اورتکالیف شرعی کے بارے میں وارد ہونے والے اطلاقات اور عمومات حجت ہیں_ فافعلوا ما تؤمرون ... قالوا الان جئت بالحق جملہ "فافعلوا ما تؤمرون" اس پر دلالت کرتا ہے کہ حضرت موسی عليه‌السلام کی قوم اگر جواں سال گائے ذبح کردیتی اگر چہ اس کا رنگ پیلا نہ ہوتا اور اس طرح دیگر خصوصیات بھی نہ ہوتیں تو تکلیف الہی انجام پاجاتی_ پس اگر شارع مقدس تکلیف کو مطلق یا عام بیان فرمائے اور قید و شرط بیان نہ فرمائے تو انسانوں کو چاہیئے کہ انہی اطلاقات اور عمومات پر عمل کریں_

١٠_ انسان شارع مقدس کے بیان کردہ حکم سے زیادہ کے مکلف نہیں ہیں_ فافعلوا ما تؤمرون ... قالوا الان جئت بالحق فذبحوها و ما كادوا يفعلون

١١_ امام صادق عليه‌السلام کا ارشاد ہے_"... و كان فى بنى اسرائيل رجل له بقرة و كان له ابن بارّ و كان عند ابنه سلعة فجاء قوم يطلبون سلعته و كان مفتاح بيته تحت راس ابيه و كان نائما ...

Presented by: https://jafrilibrary.com

فلما انتبه ابوه قال له یا بنی ما صنعت فی سلعتك قال هی قائمة لم ابعها لان المفتاح كان تحت راسك فكرهت ان انبهك و انغص عليك نومك قال له ابوه قد جعلت هذه البقرة عوضاً عما فاتك من ربح سلعتك و شكر الله لابنه ما فعل بابيه و امر بنی اسرائيل ان تذبحوا تلك بقرة قال لهم موسى ان الله يامركم ان تذبحوا بقرة هی بقره فلان فذهبوا ليشتروها فقال لا ابيعها الا بملء جلدها ذهباً فرجعوا الى موسى عليه‌السلام فاخبروه فقال لهم موسى عليه‌السلام لابد لكم من ذبحها بعينها بملء جلدها ذهباً فذبحوها[1]...بنی اسرائیل کے مابین ایک شخص کے پاس گائے تھی اسکا ایک نیک خصلت بیٹا تھا_ اس بیٹے کے پاس ایک جنس تھی جس کو خریدنے کے لیئے کچھ افراد آئے تو چابی اس کے والد کے سرہانے تلے تھی جو سورہا تھا... والد جب اٹھا تو اس نے بیٹے سے پوچھا تو نے جنس کا کیا کیا ؟ تو بیٹے نے جواب دیا کہ جنس ویسے ہی ہے میں نے اسے نہیں بیچا کیونکہ چابی آپ کے سر کے نیچے تھی اور میں نہیں چاہتا تھا کہ آپ کو بیدار کروں اور آپ کی نیند خراب کروں_ والد نے اس سے کہا وہ منافع جو تو نے ضائع کردیا ہے اسکے بدلے میں یہ گائے تجھے بخشتا ہوں_ بیٹے کے والد سے اس نیک سلوک پر اللہ تعالی نے بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ گائے کو ذبح کریں حضرت موسی علیہ‌السلام نے ان سے فرمایا " اللہ تعالی نے تمہیں حکم دیا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو"... یہ اسی نیک آدمی کی گائے تھی_ یہ گائے خریدنے کے لئے لوگ اس کے پاس گئے تو اس نے کہا کہ جب تک اس کی جلد کو سونے سے نہ بھرو اس کو ہرگز نہیں بیچوں گا_ پس بنی اسرائیل حضرت موسی علیہ‌السلام کے پاس آئے تو حضرت موسی علیہ‌السلام نے فرمایا کہ اسی گائے کو ذبح کرو اگر چہ اس کی جلد کو سونے سے بھرنا پڑے تو اس طرح بنی اسرائیل اسی گائے کو ذبح کرنے پر مجبور ہوئے..."

۱۲_ امام رضا علیہ‌السلام سے روایت ہے کہ آپ علیہ‌السلام نے ارشاد فرمایا:"...ان الذين امروا قوم موسي عليه‌السلام بعبادة العجل كانوا خمسة انفس و كانوا اهل بيت ياكلون على خوان واحد ... و هم الذين ذبحوا بقرة التی امر الله عزوجل بذبحها[2] جن لوگوں نے حضرت موسی علیہ‌السلام کی قوم کو گوسالہ پرستی کی دعوت دی پانچ افراد تھے جو ایک ہی خاندان سے اور ایک دسترخوان پر بیٹھتے تھے... یہ وہی لوگ تھے جن کو خداوند عالم کی طرف سے گائے ذبح کرنے کا حکم دیا گیا_

۱۳_ یونس بن یعقوب کہتے ہیں "قلت لابی عبدالله عليه‌السلام ان اهل مكه يذبحون البقره فی اللبب فما ترى فی اكل لحومها ؟ قال فسكت هنيهة ثم قال:قال الله "فذبحوها و ما كادوا يفعلون لا تاكل الا ماذبحوا من مذبحه"[3]

---

۱) تفسیر قمی ج/ ۱ ص ۴۹ ، نور الثقلین ج/ ۱ ص ۸۸ ح ۲۴۰_ ۲) خصال ج/ ۱ ص ۲۹۲ ح ۵۵ ، نور الثقلین ج/ ۱ ص ۸۸ ح ۲۳۹_ ۳) تفسیر عیاشی ج/ ۱ ص ۴۷ ح ۶۱ تفسیر برہان ج/۱ ص ۱۱۲ ح ۶_

Presented by: https://jafrilibrary.com

میں نے امام صادق علیہ السلام سے عرض کیا اہل مکہ گائے کو اونٹ کی طرح ذبح کرتے ہیں (نحر کرتے ہیں) پس اس کے گوشت کا کیا حکم ہے؟ امام علیہ السلام کچھ دیر خاموش رہے اور پھر فرمایا اللہ تعالی فرماتا ہے "انہوں نے گائے کو ذبح کیا اور قریب تھا کہ اس ذمہ داری کو انجام نہ دیں" پس کوئي گوشت نہ کھاؤ مگر یہ کہ شرعی طریقے سے ذبح ہوا ہو۔

آبیاری: گائے سے آبیاری ۴; آبیاری کا ذریعہ ۴

احکام: احکام کے اطلاقات کا حجت ہونا ۹; احکام کے عمومات کا حجت ہونا ۹

بنی اسرائیل: بنی اسرائیل میں آبیاری ۴; بنی اسرائیل کی بصیرت ٦; بنی اسرائیل کے سوالات ۸; بنی اسرائیل کی تاریخ ۱،۲ ،۳، ۸،۷،٦،۵،۴; بنی اسرائیل کا گائے ذبح کرنا ۲،۵ ،۸،۷; بنی اسرائیل کی حیرانگی دور ہونا ۳; بنی اسرائیل کی گائے کی خصوصیات ٦،۳،۲،۱; بنی اسرائیل کی گائے کا واقعہ ۱۳،۱۲،۱۱; بنی اسرائیل کی زراعت ۴; بنی اسرائیل کا بچھڑے کی پوجا کرنا ۱۲

تکلیف شرعي: تکلیف شرعی کے سخت و دشوار ہونے کے اسباب ۸; تکلیف شرعی کا دائرہ کار ۱۰; تکلیف شرعی کا منبع ۱۰

حضرت موسی علیہ السلام : حضرت موسی علیہ السلام پر تہمت ٦; حضرت موسی علیہ السلام کا واقعہ٦

روایت: ۱۳،۱۲،۱۱

زراعت: زراعت کے آلات ۴

سوال: بے جا سوالات۸

گائے: ۸

ہل چلانا: گائے سے ہل چلانا ۴

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَإِذْ قَتَلْتُمْ نَفْساً فَادَّارَأْتُمْ فِيهَا وَاللّهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنتُمْ تَكْتُمُونَ ﴿۷۲﴾

اورجب تم نے ایک شخصکو قتل کردیا اوراس کے قاتل کے بارے میں جھگڑا کرنے لگے جب کہ خدا اس راز کا واضحکرنے والا ہے جسے تم چھپارہے تھے(۷۲)

۱_ حضرت موسی ؑ کی قوم کا ایک فرد قتل ہوگیا تو ہر قبیلہ ایک دوسرے پر الزام دھرنے لگا اس طرح ان میں اختلاف ونزاع بپا ہوگیا_ و إذ قتلتم نفسا فادار ء تم فيها" ادارء تم" کا معنی ہے تم نے اختلاف و جھگڑا کیا _ یہ لفظ باب تفاعل میں "تدارء تم" تھا_ "ادارء تم فیہا" مقتول میں نزاع و اختلاف کا معنی یہ ہے کہ ایک دوسرے پر قتل کا الزام لگانا اور اسی مسئلہ پر ایک دوسرے سے جھگڑنا ہے_

۲_ اللہ تعالی نے حضرت موسی ؑ کی قوم کو قاتل کی پہچان کی خوش خبری دی اور قاتلوں کی ماہیت کو افشا کرنے کی دھمكی دي_ والله مخرج ما كنتم تكتمون "ما كنتم تكتمون" تم نے جو کچھ چھپایاہے ما قبل جملہ کے قرینہ سے اس جملہ سے مراد یہ ہے کہ قاتل کو جاننے کے باوجود انہوں نے نہیں بتایا "مخرج" کا مصدر "اخراج" ہے اور تکتمون کے قرینہ سے اس سے مراد آشکارا کرنا ہے_

۳_ حضرت موسی ؑ کی قوم کے بعض افراد قاتل کو جانتے تھے_ لیکن اس کی ماہیت کو ظاہر کرنے سے انہوں نے پرہیز کیا_ والله مخرج ما كنتم تكتمون

اگرچہ قاتل کوچھپانے کی نسبت حضرت موسی ؑ کی ساری قوم کو دی گئي ہے لیکن "فادارء تم" کے قرینہ سے معلوم ہوتاہے کہ بعض لوگ قاتل کوپہچانتے تھے لیکن انہوں نے بتانے سے اجتناب کیا _

۴_ اللہ تعالی انسانوں کے رازوں سے آگاہ ہے اور ان کو ظاہر کرنے پر قدرت و توانائي رکھتاہے_ والله مخرج ما كنتم تكتمون

اللہ تعالی : اللہ تعالی کی دھمکیاں ۲; اللہ تعالی کا علم غیب ۴; اللہ تعالی کی قدرت ۴

انسان: انسانوں کے راز ۴

Presented by: https://jafrilibrary.com

بنی اسرائیل: بنی اسرائیل میں قتل کی بنیاد رکھنے والے کو آشکار کرنا ۲; بنی اسرائیل کی تاریخ ۳، ۱; بنی اسرائیل کو دھمکی ۲; بنی اسرائیل میں قتل کا واقعہ ۱; بنی اسرائیل میں قاتل کو چھپایا جانا ۳; بنی اسرائیل کا جھگڑا ۱

راز: راز کا افشا ہونا ۴

قاتل: قاتل کی ماہیت کا افشا ہونا ۳، ۲

فَقُلْنَا اضْرِبُوهُ بِبَعْضِهَا كَذَلِكَ يُحْيِي اللهُ الْمَوْتَى وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿۷۳﴾

تو ہم نے کہا کہ مقتول کو گائے کے ٹکڑے سے مس کردو خدا اسی طرح مردوں کو زندہکرتا ہے اور تمھیں اپنی نشانیاں دکھلاتا ہے کہ شاید تمھیں عقل آجائے(۷۳)

۱_ اللہ تعالی نے حضرت موسي عليه‌السلام کی قوم کو حکم دیا کہ ذبح شدہ گائے کا ایک ٹکڑا مقتول کے جسم پر ماریں _

فقلنا اضربوہ ببعضها "اضربوہ" کی مفعولی ضمیر "نفساً" کی طرف لوٹتی ہے اور ببعضہا کی ضمیر "بقرہ" کی طرف پلٹتی ہے_

۲_ حضرت موسی عليه‌السلام کی قوم کا مقتول، ذبح شدہ گائے کا ایک ٹکڑا لگنے سے زندہ ہوگیا _ فقلنااضربوہ ببعضهاكذلك يحيي الله الموتى "كذلك يحي الله الموتى " اللہ اسی طرح مردوں کو زندہ کرتا ہے" یہ عبارت اس جملہ "فقلنا ..." کے بعد آنا اس پر دلالت کرتی ہے کہ مقتول زندہ ہوگیا _

۳_ اللہ تعالی کا فعل علل و اسباب پیدا ہونے سے متحقق یا وقوع پذیر ہوتا ہے_ فقلنا اضربوہ ببعضها

۴_ حضرت موسی عليه‌السلام کی قوم کے مقتول نے زندہ ہونے کے بعد اپنے قاتل کا تعارف کرایا_ والله مخرج ما كنتم تكتمون _ فقلنا اضربوہ ببعضها كذلك يحيي الله الموتى اللہ تعالی کے اس وعدہ کے بعد کہ وہ قاتل کی ماہیت و شخصیت کو افشا کرے گا بنی اسرائیل کے مقتول کے زندہ ہونے کاذکر ایک محذوف جملے پر دلالت کرتا ہے یعنی فضربوہ بها فصار حياً و قال ان فلانا قتلني_

۵_ بنی اسرائیل کے مقتول کو زندگی عطا کرنا اللہ تعالی کا فعل تھا _ فقلنا اضربوہ ببعضها كذلك يحيي الله الموتى

بنی اسرائیل کے مقتول کے گائے کا ایک عضو مارنے سے زندہ ہوجانے کے بعد اس حقیقت کا بیان کرنا "اللہ تعالی مردوں کو زندہ کرتا ہے" اس سے یہ مفہوم نکلتا ہے کہ مقتول کو زندگی عطا کرنا اللہ تعالی کا فعل ہے نہ کہ ذبح شدہ گائے کے عضو کا اثر _

Presented by: https://jafrilibrary.com

٦_ حضرت موسی علیہ السلام کی قوم کا مقتول مذکر تھا_ فقلنا اضربوه ببعضها یہ مفہوم اس بناپر ہے کہ " اضربوہ" میں ضمیر "ہ" مذکر ہے جو " نفسا" کی طرف لوٹتی ہے_

٧_ اللہ تعالی تمام مردوں کو دوبارہ زندگی عنایت فرمائے گا_ كذلك يحيي الله الموتى

٨_ مردوں کو زندہ کرنا اللہ تعالی کے لئے سہل اور آسان امر ہے_ كذلك يحيي الله الموتى

بنی اسرائیل کے مقتول کو زندہ کرنے میں اور تمام مردوں کو زندہ کرنے میں غالباً جو وجہ شباہت پائي جاتی ہے وہ سہولت اور آسانی ہے_ یعنی جسطرح اللہ تعالی نے اس مردے کو آسانی سے زندہ فرمایا باقی سارے مردوں کو بھی زندہ کرے گا_

٩_ اللہ تعالی قیامت کے دن مردوں کے حاضر ہونے کے لئے ان کو اسباب کے ذریعے زندہ فرمائے گا_* فقلنا اضربوه ببعضها كذلك يحيي الله الموتي یہ مفہوم اس بناپر ہے کہ بنی اسرائیل کے مقتول کے زندہ ہونے میں اور باقی مردوں کے قیامت کے روز زندہ ہونے میں وجہ شباہت پائي جاتی ہو اور وہ اسباب کا استعمال ہے_

١٠_ دنیا میں مردوں کے زندہ ہونے کا امکان پایا جاتاہے_ فقلنا اضربوه ببعضها كذلك يحيي الله الموتي

١١_ حضرت موسی علیہ السلام کی قوم میں سے ایک شخص کا قتل ہونا اور اسکا دوبارہ زندہ ہونا ایک معجزہ ہے اور ایک ایسا واقعہ ہے جو یاد رکھنے کے قابل ہے_ إذ قتلتم نفسا ... فقلنا اضربوه ببعضها كذلك يحيي الله الموتى " اذ" فعل مقدر " اذکروا" کا مفعول ہے_

١٢_ اللہ تعالی لوگوں کے لئے اپنی قدرت کی نشانیوں کو ہمیشہ اور واضح کرکے بیان فرماتاہے_ و يريكم آياته

آیات کا معنی نشانیاں ہیں_ مردوں کے زندہ کرنے کے ذکر کی مناسبت سے ایسا معلوم ہوتاہے کہ مافوق آیت میں آیات سے مراد قیامت یا قدرت خدا کے دلائل و نشانیاں مرادہیں_

١٣_ انسانوں کو آیات کا مشاہدہ کرانے کے اہداف میں سے ایک یہ ہے کہ انسانوں کو یہ ادراک اور شعور دیا جائے کہ ان آیات پر قدرت و توانائي اور اقتدار و

Presented by: https://jafrilibrary.com

صلاحیت خداوند متعال کو حاصل ہے_ یریکم آیاته لعلکم تعقلون

۱۴_ سوچنا اور غور و فکر کرنا اعلی ترین اقدار میں سے ہے_ یریکم آیاته لعلکم تعقلون

یہ جو آیات کو اس ہدف کے لئے پیش کیا گیا ہے کہ بشر میں سوچنے اور غور و فکر کرنے کی زمین ہموار کی جائے اس سے غور و فکر اور تدبر کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے_

۱۵_بنی اسرائیل کے مقتول کا زندہ ہونا اور اپنے قاتل کی پہچان کرانا اللہ تعالی کی آیات اور اسکی قدرت و اقتدار کی نشانیوں میں سے ہے_فقلنا اضربوه ببعضها كذلك ... یریکم آیاته لعلکم تعقلون "آیاته" کے مصادیق میں سے بنی اسرائیل کے مقتول کا زندہ ہونا ہے جبکہ آیت کا منظور نظر بھی یہی ہے_

۱۶_ قرآن کریم میں واقعات یا داستانوں کے نقل کرنے کا ہدف یہ ہے کہ انسانوں میں تدبر اور ادراک کی زمین فراہم کی جائے_و یریکم آیاته لعلکم تعقلون "آیاته" سے بعض اوقات مراد خارجی واقعات اور حقائق ہیں جبکہ بعض اوقات منظور نظر ان حقائق کا بیان اور نقل کرنا ہے_ مذکورہ مفہوم دوسرے احتمال کی بنیاد پر ہے_ اس احتمال کی بنیاد پر "آیاته" کے مصادیق میں سے بنی اسرائیل کی گائے کا واقعہ اور ان کے مقتول کے زندہ ہونے کا واقعہ ہے_

۱۷_بزنطی نے امام رضا عليه‌السلام سے روایت کی ہے کہ "ان رجلاً من بنی اسرائیل قتل قرابة له ... فقالوا لموسی علیه‌السلام ان سبط آل فلان قتلوا فلاناً فاخبرنا من قتله ؟ قال ایتونی ببقرة ... فاشتروهاوجاؤابهافامر بذبحها ثم امر ان یضرب المیت بذنبها فلما فعلوا ذلك حیی المقتول و قال یا رسول الله ابن عمی قتلنی دون من یدعی علیه قتلی فعلموا بذلك قاتله ...[1]بنی اسرائیل میں سے ایک شخص نے اپنے قریبیوں میں سے ایک فرد کو قتل کردیا ...بنی اسرائیل نے حضرت موسی عليه‌السلام سے کہا کہ فلاں قبیلے کے ایک فرد نے کسی کو قتل کردیا ہے تو آپ عليه‌السلام ہمیں قاتل کی خبر دیں کون ہے ؟ حضرت موسی عليه‌السلام نے فرمایا ایک گائے میرے پاس لاؤ ... وہ لوگ گائے خرید کے حضرت موسی عليه‌السلام کے پاس لائے_ حضرت موسی عليه‌السلام نے اس گائے کو ذبح کرنے کا حکم دیا پھر فرمایا گائے کی دم مقتول کو مارو جب انہوں نے یوں کیا تو مردہ زندہ ہوگیا اور عرض کی یا رسول اللہ میرے چچا زاد نے مجھے قتل کیا ہے نہ کہ اس شخص نے جس پر میرے قتل کا الزام لگایا گیا ہے پس اسطرح انہوں نے قاتل کو پہچان لیا_

آیات الہی : ۱۵ آیات الہی کا پیش کرنا ۱۲; آیات الہی کو بیان کرنا ۱۲;آیات الہی کو پیش کرنے کا فلسفہ ۱۳

---

۱) عیون اخبار الرضا عليه‌السلام ج/۲ص ۱۳ ح ۳۱، نورالثقلین ج/ ۱ ص ۸۸ ح ۲۳۸_

Presented by: https://jafrilibrary.com

ادراک: ادراک کی قدر و قیمت ۱۴; ادراک کی زمین فراہم کرنا ۱٦ اقدار: ۱۴

اللہ تعالی: افعال الہی ۵،۷،۸،۹،۱۲; اوامر الہی ۱; افعال الہی کا وجود میں آنا ۳; اللہ تعالی کی قدرت کی نشانیاں ۱۲،۱۳،۱۵

بنی اسرائیل: بنی اسرائیل کے مقتول کا زندہ ہونا ۲،۴،۵،۱۱، ۱۵; بنی اسرائیل کی تاریخ ۱،۲، ۴، ۱۱، ۱۷; بنی اسرائیل کی گائے کا ذبح ہونا ۱۷; بنی اسرائیل میں قتل کا واقعہ ۱۱; بنی اسرائیل کی گائے کا واقعہ ۱۷; بنی اسرائیل کے مقتول کا مذکر ہونا ٦

تعقل: تعقل کی قدر و قیمت ۱۴; تعقل کی زمین فراہم ہونا ۱٦

جرائم: جرائم کے انکشاف کی کیفیت ۱،۲،۴

حضرت موسی (ع): حضرت موسی علیه‌السلام کا واقعہ ۱۷

ذکر: تاریخ کا ذکر ۱۱

رجعت (دوبارہ زندہ ہونا): رجعت کا امکان ۱۰

روایت: ۱۷

زندگي: زندگی کا دوبارہ لوٹنا ۷; زندگی کا سرچشمہ ۵،۷

سببیت: سببیت کا نظام ۳

طبعی و فطری عوامل: طبعی و فطری عوامل کی اہمیت ۳

قاتل: قاتل کی شخصیت و ماہیت کے انکشاف کی کیفیت ۱،۲

قتل: ذبح شدہ گائے سے قتل کا انکشاف ۱

قرآن حکیم: قرآنی قصوں کا فلسفہ ۱٦

قیامت: قیامت میں حشر و نشر یا حاضری ۹

مردے: مردوں کا دنیا میں زندہ کرنا ۱۰; مردوں کا زندہ کرنا ۷; مردوں کو زندہ کرنے کے اسباب ۹; مردوں کا زندہ کرنا سہل اور آسان ہے ۸

معجزہ: مردوں کے زندہ کرنے کا معجزہ ۱۱

Presented by: https://jafrilibrary.com

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُم مِّن بَعْدِ ذَلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً وَإِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الأَنْهَارُ وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَاء وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّهِ وَمَا اللّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿۷۴﴾

پھر تمھارے دل سخت ہوگئے جیسے پتھر یا اس سے بھی کچھ زیادہ سخت کہ پتھروں میں سے تو بعض سے نہریں بھی جاری ہوجاتی ہیں اور بعضشگافتہ ہوجاتے ہیں تو ان سے پانی نکلآتا ہے اور بعض خوف خدا سے گر پڑتے ہیں_ لیکن اللہ تمھارے اعمال سے غافل نہیں ہے(۷۴)

۱_ آیات الہی اور بہت سارے معجزات دیکھنے کے باوجود بنی اسرائیل کے دل سخت ہوگئے اور آیات و معارف الہی کے فہم و ادراک سے عاجز ہوگئے_ لعلكم تعلقون _ ثم قست قلوبكم من بعد ذلك "قست" کا مصدر "قساوة" ہے اسکا معنی ہے گاڑھا اور سخت ہونا_ جملہ " لعلکم تعقلون" کا مفہوم یہ ہے کہ بنی اسرائیل کے دلوں کا سخت ہونا آیات و معارف الہی کے فہم و ادراک کے مقابلے میں ہے_ "ذلک" ان نعمات اور معجزات کی طرف اشارہ ہے جو اللہ تعالی نے بنی اسرائیل کو پیش کیئے اور ان کا ذکر گزشتہ آیات میں ہوچکا ہے_

۲_ بنی اسرائیل کے دل سختی اور نفوذ ناپذیری میں پتھر کی طرح بلکہ اس سے بھی سخت تر ہوگئے_ فهى كالحجارة او اشد قسوة " حجارة" حجر کی جمع ہے جسکا معنی ہے پتھر یا سنگ ریزہ_

۳_ بنی اسرائیل کی قساوت قلبی ان کی ضد، ہٹ دھرمي، بہانہ تراشیوں اور نافرمانیوں کا نتیجہ تھي_ قالوا اتتخذنا هزواً ... ثم قست قلوبكم

۴_ بنی اسرائیل کے دل سخت ہونے کی وجہ سے ذرہ برابر معرفت سے بھی محروم و ناتواں ہوگئے_ ثم قست قلوبكم ... فهى كالحجارة او اشد قسوة و ان من الحجارة جملہ "ثم قست ..." کا جملہ "یریکم آیاتہ لعلکم تعقلون " سے ارتباط کا تقاضا یہ ہے کہ سختی دل کا مفہوم یہ ہو معارف الہی کے القا کو قبول

Presented by: https://jafrilibrary.com

نہ کرنا_ جبکہ اس جملہ "ان من الحجارۃ..." میں سختی کا مطلب یہ ہو کہ دل میں معارف و حقائق القا نہیں ہو سکتے یعنی قسی القلب پر نہ خارج سے اثر ہوتا ہے اور نہ ہی اندر کوئی چیز القا ہو سکتی ہے_

۵_ بعض پتھروں سے پانی کے چشموں کا جاری ہونا دلیل ہے کہ بنی اسرائیل کے دل پتھر سے زیادہ سخت ہیں_

او اشد قسوۃ و ان من الحجارۃ لما یتفجر منه الانهار "یتفجر" کا مصدر "تفجر" ہے جسکا معنی ہے باہر آنا اور جاری ہونا (مجمع البیان) جملہ "ان من الحجارۃ"، "اشد قسوۃ" کے لئے دلیل کے طور پر ہے_ "لما" لام تاکید اور "ما" موصولہ سے مرکب ہے اور اس سے مراد پتھر ہے پس مفہوم یوں ہے "ان من الحجارۃ لما ...بعض پتھروں میں سے یقیناً پتھر ہے کہ جو..."

٦_ بعض پتھروں میں شگاف پیدا ہونا اور ان سے پانی کا جاری ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ بنی اسرائیل کے دل پتھروں سے زیادہ سخت ہیں_ و ان منها لما یشقق فیخرج منه الماء "یشقق، یتشقق" کا مصدر تشقق ہے جسکا معنی ہے شگاف پیدا ہونا_ بعض اہل لغت کی رائے ہے کہ "شق" ایسے چھوٹے شگاف کو کہتے ہیں جو زیادہ واضح نہ ہو_

۷_ پتھروں کا خوف و خشیت الہی سے گرنا اس بات کی دلیل ہے کہ بنی اسرائیل کے دل پتھروں سے زیادہ سخت ہیں_ و ان منها لما یهبط من خشیة الله "من خشیة الله" میں "من" تعلیلیہ ہے_ "یہبط" کا مصدر ہبوط ہے جس کا معنی ہے گرنا سقوط کرنا_ بنابریں جملہ "ان منها..." سے مراد ہے کہ بعض پتھروں میں ایسے پتھر ہیں جو خوف خدا سے گرجاتے ہیں_

۸_ عالم مادہ یا جہان طبیعات شعور رکھتا ہے_ و ان منها لما یهبط من خشیة الله

۹_ عالم طبیعات یا جہان مادہ اللہ تعالی کی معرفت رکھتا ہے اور اس کے مقام الوہیت سے آگاہ ہے_ و ان منها لما یهبط من خشیة الله

۱۰_ عالم طبیعات کا خداوند عالم سے خوف، اس کے عمل اور رد عمل کا سبب ہے_ و ان منها لما یهبط من خشیة الله

۱۱_ جمادات سے پست تر مرحلے میں انسان کے سقوط اور زوال کا خطرہ موجود ہے_ و ان من الحجارۃ لما یتفجر ... و ان منها لما یهبط من خشیة الله

۱۲_ دینی حقائق اور معارف الہی کو درک نہ کرنا اور قبول نہ کرنا قساوت قلبی یا دلوں کے سخت ہونے کی دلیل ہے_ یریکم آیاته لعلکم تعقلون_ثم قست قلوبکم من بعد ذلك

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۳ _ قساوت قلبی یا سخت دلی کے مختلف درجات اور مراحل ہیں _ فهی کالحجارة او اشد قسوةمذکورہ بالا جملے میں "او" ممکن ہے مختلف اقسام اور انواع کے لئے استعمال ہوا ہو _ بنابریں یہ جملہ "فھی کالحجارۃ..." دلالت کرتا ہے کہ کچھ دل تو پتھر کی طرح سخت ہیں اور کچھ پتھر سے بھی سخت تر ہیں _

۱۴ _ انسان کے دل اور قلب کو خوف و خشیت الہی سے لرزاں بر اندام ہونا چاہیئے اور اسی کی راہ میں چلنا چاہیئے _

و ان منها لما يهبط من خشية الله

۱۵ _ انسانی قلب کو الہی حقائق و معارف کے ظہور کا ذریعہ اور علم و حکمت کا مقام ہونا چاہیئے _ ان من الحجارة لما يتفجر منه الانهار و ان منها لما يشقق فيخرج منه الماء

۱۶ _ قلب اگر خیر و برکت کے ظہور کا مرکز اور علم و حکمت کا سرچشمہ ہو تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ قلب قساوت و سختی اور کینہ و کدورت سے پاک ہے _ ثم قست قلوبكم ... فهی کالحجارة او اشد ... و ان من الحجارة لما يتفجر منه الانهار

۱۷ _ اللہ تعالی کے حضور خشوع و خضوع، قلب کی قساوت و کدورت سے سلامتی و پاکیزگی کی دلیل ہے _ ثم قست قلوبكم ... فهی کالحجارة او اشد ... و ان منها لما يهبط من خشية الله

۱۸ _ اللہ تعالی انسانوں کے تمام تر اعمال و افعال سے آگاہ ہے _ و ما الله بغافل عما تعملون

۱۹ _ بنی اسرائیل گناہگار اور برے اعمال کے مالک تھے ان کو خداوند متعال کی جانب سے سزاؤں کی دھمکی دی گئي _

و ما الله بغافل عما تعملون اللہ تعالی گناہگاروں کے اعمال سے آگاہ ہے اس کے بیان کرنے کا ایک مقصد یہ ہے کہ گناہگاروں کو سزا کی دھمکی دی گئي ہے _

۲۰ _ گناہگار لوگ اور برے اعمال کے مالک افراد کا اللہ تعالی کی سزاؤں میں مبتلا ہونے کا خطرہ موجود ہے _

و ما الله بغافل عما تعملون

اللہ تعالی : اللہ تعالی کی دھمکیاں ۱۹; اللہ تعالی کا علم ۱۸; اللہ تعالی کی سزائیں ۱۹،۲۰

انسان: انسان کا عمل ۱۸; انسان کے زوال کے درجات ۱۱

بنی اسرائیل: بنی اسرائیل کو آیات کا مشاہدہ کرانا ۱; بنی

Presented by: https://jafrilibrary.com

اسرائیل گناہگار ہیں ۱۹; بنی اسرائیل کی بہانہ تراشیاں ۳; بنی اسرائیل کو دھمکی ۱۹; بنی اسرائیل کی نافرمانی ۳; بنی اسرائیل کی قساوت قلبی ۱،۲،۳،۴،۵،۶،۷; بنی اسرائیل کی ضد اور ہٹ دھرمی ۳

بہانہ تراشی: بہانہ تراشی کے نتائج ۳

پانی: پانی کا پتھر سے جاری ہونا ۵،۶

پتھر: پتھروں کا زوال و سقوط ۷; پتھروں کا شگافتہ ہونا ۶

تشبیہات: پتھر سے تشبیہ ۲

حکمت: حکمت کے نتائج ۱۶; حکمت کا مقام ۱۵

خشیت: خشیت کے آثار و نتائج ۱۷; خشیت خدا ۷،۱۰،۱۴

دین: دین سے منہ موڑنا ۱۲; دین کا مقام ۱۵

سزا: سزا کے موجبات ۲۰

شناخت: شناخت کی رکاوٹیں ۴

ضد: ضد کے نتائج ۳

عالم طبیعات: عالم طبیعات کی خدا شناسی ۹; عالم طبیعات کی خشیت و خوف ۱۰; عالم طبیعات کا شعور ۸،۹; عالم طبیعات میں تحولات و تغیرات کا سرچشمہ ۱۰

علم: علم کے نتائج ۱۶; علم کا مقام ۱۵

عمل: ناپسندیدہ عمل کی سزا و انجام ۲۰

قرآن حکیم: قرآن حکیم کی تشبیہات ۲

قلب: قساوت قلبی کے نتائج ۴; خشیت قلب ۱۴; قساوت قلبی کے اسباب ۳; قساوت قلبی کے درجات ۱۳; قساوت قلبی کی نشانیاں ۱۲; قلب سلیم کی علامتیں ۱۶،۱۷; قلب کی اہمیت و کردار ۱۵;

گناہگار: گناہگاروں کی سزا ۱۹،۲۰; گناہگاروں کو تنبیہ ۲۰

نافرمانی: نافرمانی کے نتائج ۳

Presented by: https://jafrilibrary.com

أَفَتَطْمَعُونَ أَن يُؤْمِنُواْ لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلاَمَ اللّهِ ثُمَّ يُحَرِّفُونَهُ مِن بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿۷۵﴾

مسلمانو کیا تمھیں امید ہے کہ یہیہودی تمھاری طرح ایمان لے آئیں گے جب کہان کے اسلاف کا ایک گروہ کلام خدا کو سنکر تحریف کردیتا تھا حالانکہ سب سمجھتے بھی تھے اور جانتے بھی تھے(۷۵)

۱_ زمانہ بعثت کے مسلمانوں کو اس دور کے یہودیوں سے توقع اور امید تھی کہ وہ پیامبر اسلام (ص) کی رسالت کی حقانیت اور ان کے پیروکاروں کی تائید کریں گے_ أفتطمعون ان یومنوا لکم طمع کا معنی ایسی چیز کی طرف نفس کا کشش کرناہے جسکو دل چاہے (مفردات راغب) طمع کا معنی امید و رغبت ہے (لسان العرب) "ان یومنوا" میں "لکم" کے قرینہ سے ایمان کے معنی تصدیق و تائید کرناہے_ پس "أفتطمعون ..."یعنی کیا تمہیں امید ہے کہ جس راہ کا تم نے انتخاب کیا ہے اس کی تائید کریں ؟

۲_ صدر اسلام کے مسلمانوں کی دلبستگی اور امید بنی اسرائیل کے ایمان لانے پر تھي_ أفتطمعون ان یومنوا لکم

یہ مفہوم "ان یومنوا لکم" کا لازمہ ہے کیونکہ کسی مکتب کے پیروکاروں کی تصدیق و تائید در حقیقت اس مکتب کی حقانیت کی تصدیق ہے اور بالاخر اس پر ایمان لاناہے_

۳_ اللہ تعالی نے مسلمانوں کو بنی اسرائیل اوریہودیوں کے ایمان نہ لانے سے آگاہ فرمایا_ أفتطمعون ان یومنوا لکم

"أفتطمعون" میں ہمزہ استفہام انکار توبیخی یا تعجبی کے لئے ہے_ دونوں صورتوں میں اس پر دلالت کرتا ہے کہ یہودی معاشرہ اور بنی اسرائیل اسلام و قرآن پر ایمان نہ لائیں گے_

۴_ بنی اسرائیل اوریہودی معاشرے کی سخت دلی اور قساوت قلبي، ان میں اسلام کی طرف رجحان اور ایمان کو جڑ سے اکھاڑنے والی تھي_ ثم قست قلوبکم ... أفتطمعون ان یومنوا لکم

" أفتطمعون" میں حرف "فائ" بنی اسرائیل سے ایمان کی امید منقطع ہونے کو انکی قساوت قلبی کا نتیجہ قرار دیتا ہے جیسا کہ اسکا بیان ما قبل آیت میں ہوا ہے یعنی بنی اسرائیل میں قساوت قلبی کے پیدا ہونے سے ان میں ایمان لانے کی امیدیں منقطع ہوگئي ہیں_

۵_ کچھ لوگوں نے بنی اسرائیل سے کلام الہی (تورات) سننے اور سمجھنے کے بعد اس میں تحریف کردی_ و قد کان فریق منهم یسمعون کلام الله ثم یحرفونه من بعد ما عقلوه

Presented by: https://jafrilibrary.com

آیہ مجیدہ میں "کلام اللہ " سے مراد تورات ہوسکتی ہے اور قرآن کریم بھی ہوسکتاہے_ مذکورہ مفہوم پہلے احتمال کی بناپر ہے

٦_ بعض بنی اسرائیل نے پیامبر عليه‌السلام خدا کے واسطہ کے بغیر کلام الہی کو سنا_ *و قد كان فريق منهم يسمعون كلام الله

بعض مفسرین کی رائے کے مطابق "فریق منھم" سے مراد وہ ستر ٧٠) افراد ہیں جن کو حضرت موسی عليه‌السلام نے انتخاب فرمایا

تاکہ خود کلام الہی کو سن لیں_ انہی افراد نے اسی کلام میں تحریف کی_

٧_ علمائے یہود نے تورات میں معنوی تحریف کی_ ثم يحرفونه من بعد ما عقلوه علماء اور ان کے مقابل کا گروہ

"امیون" ہے جیساکہ آیت ٧٨ میں بیان ہوا ہے ان لوگوں کا مذکورہ مسائل سے ربط و مناسبت اس بات پر دلالت کرتے

ہیں کہ "فریق منھم" سے مراد بنی اسرائیل کے علماء اور یہودی ہیں "من بعد ما عقلوہ"_ بعد اس کے کہ کلام خدا کو سمجھ گئے

اس میں تحریف کردي" اس مطلب کی طرف اشارہ ہے کہ تحریف سے مراد معنوی تحریف ہے_

٨_ علمائے یہود آگاہی و توجہ سے اور جان بوجھ کر کلام الہی میں تحریف کرتے تھے_ ثم يحرفونه من بعد ما عقلوه و هم

يعلمون یہ مفہوم اس بناپر ہے کہ "یعلمون" کا مفعول کلام خدا میں تحریف ہو یعني "و ہم یعلمون انھم یحرفونہ" اس میں

بعض اور احتمالات بھی بیان کیئے گئے ہیں جن کا ذکر ہوگا_

٩_ علمائے یہود کی طرف سے کلام الہی میں تحریف، ان میں فقدان ایمان کی زمین فراہم ہونے کی دلیل ہے_

أفتطمعون ان يومنوا لكم و قد كان فريق منهم ... من بعد ما عقلوه جملہ حالیہ "و قدکان ..." اس علت کو بیان

کررہاہے کہ یہودیوں میں ایمان لانے کی امید منفی و منقطع ہے_

١٠_ قرآن کریم میں بنی اسرائیل اور یہودی معاشرے کی داستان کی تشریح کے اہداف میں سے ایک ان کے اسلام پر

ایمان نہ لانے کے اسباب و علل کا بیان ہے_ أفتطمعون ان يومنوا لكم

آیہ مجیدہ جو زیر بحث ہے یہ بنی اسرائیل خصوصاً یہودیوں سے مربوط تاریخی حقائق کا نتیجہ ہے_ یعني انہوں نے بہت زیادہ

معجزات دیکھنے اور فراواں نعمات حاصل کرنے کے بعد کفر اختیار کیا، بچھڑے کی پوجا کی طرف رغبت اور رجحان اختیار

کیا اور حضرت موسی عليه‌السلام کو جہالت اور مذاق اڑانے کی طرف نسبت دی بنابریں ان سے قرآن پر ایمان لانے کی امید

رکھنا ایک بے جا امید ہے_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۱_ حقائق کی تحریف کرنے والے علماء سے ایمان کی امید رکھنا ایک بے مورد اور بے جا امید ہے_
أفتطمعون ان یومنوا لکم و قد کان ... من بعد ما عقلوه

۱۲_ کچھ یہودی قرآن (کلام الہی) کو سنتے اور اس کو اچھی طرح سمجھ لیتے تھے پھر اسکے معانی اور مفاہیم میں تحریف کرتے تھے_ و قد کان فریق منهم یسمعون کلام الله ثم یحرفونه من بعد ما عقلوه یہ مفہوم اس بناپر ہے کہ کلام اللہ سے مراد قرآن ہو

۱۳_ زمانہ پیامبر اسلام (ص) کے علمائے یہود قرآن کریم کے الہی ہونے کی مکمل آگاہی رکھتے تھے_ و هم یعلمون یہ مفہوم اس بناپر ہے کہ "یسمعون کلام اللہ" کے قرینہ سے "یعلمون" کا مفعول ان کے لئے قراء ت کیا جانے والا کلام الہی ہو_ یعنی "وهم یعلمون ان الذی یسمعونه کلام الله"

۱۴_یہودی علماء کا اپنے عوام کو اسلام اور پیامبر اسلام (ص) پر ایمان لانے سے روکنے میں نہایت اہم کردار تھا_
أفتطمعون ان یومنوا لکم و قد کان فریق منهم یہ جملہ "و قد کان ..." ممکن ہے علماء یہود کے ایمان کی امید منقطع ہونے کی دلیل ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہود عوام کے ایمان کی امید منقطع ہونے کی دلیل ہو_ مذکورہ مفہوم دوسرے احتمال کی بنیاد پر ہے یعنی یہودی ایمان نہیں لائیں گے کیونکہ ان کے علماء حقائق کی تحریف کرنے کے باعث اجازت نہیں دیں گے کہ حقائق جیسے ہیں ویسے ہی عوام تک پہنچ جائیں اور ان میں ایمان کی راہ ہموار ہو_

۱۵_ ہر معاشرے کے علمائ، نابغہ اور اہم شخصیات عوامی رجحانات میں بہت اہم کردار کے حامل ہوتے ہیں_
أفتطمعون ان یومنوا لکم و قد کان فریق منهم

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۱،۲

ایمان: اسلام پر ایمان میں رکاوٹ ۱۴; ایمان کی راہ میں رکاوٹیں ۴

بنی اسرائیل: بنی اسرائیل کا اسلام سے منہ موڑنا ۳; بنی اسرائیل اور کلام الہی کا سننا ۶; بنی اسرائیل کی تاریخ ۵; بنی اسرائیل کے تحریف کرنے والے ۵; اسلام سے بنی اسرائیل کے منہ موڑنے کے دلائل ۱۰; بنی اسرائیل کی تاریخ بیان کرنے کا فلسفہ ۱۰; بنی اسرائیل کی قساوت قلبی ۴

بے جا توقعات: ۱۱

Presented by: https://jafrilibrary.com

تحریف: کلام الہی کی تحریف ۱۲،۹،۸

تورات: تورات کی تحریف ۷،۵

ثقافت: ثقافت و تمدن کے بنیادی عوامل ۱۵

رجحانات: اسلام کی طرف رجحان میں رکاوٹیں ۴

علماء: تحریف کرنے والے علماء ۱۱; علماء کی اہمیت و کردار ۱۵

علمائے یہود: علمائے یہود کی آگاہی ۱۳; علمائے یہود کا تحریف کرنا ۹،۸،۷; علمائے یہود اور اسلام ۱۴; علمائے یہود اور قرآن ۱۳; علمائے یہود اور عوام ۱۴; علمائے یہود کا کردار ۱۴

قرآن کریم: قرآن کی معنوی تحریف ۱۲; قرآن کی تحریف کرنے والے ۱۲; قرآن کریم کا وحی ہونا ۱۳

قلب: قساوت قلبی کے نتائج ۴

مسلمان: صدر اسلام کے مسلمانوں کی آگاہی ۳; صدر اسلام کے مسلمانوں کی توقعات ۱; صدر اسلام کے مسلمانوں کی امیدیں ۲; صدر اسلام کے مسلمان اور بنی اسرائیل ۲; مسلمان اوریہودی ۱

نابغہ افرادیا اہم شخصیات: نابغہ افرادکی معاشرتی اہمیت ۱۵

وحي: عوام اور وحی کا غور سے سننا ٦

یہود: یہودیوں کا اسلام سے منہ موڑنا ۳; یہودیوں کی تحریف کا عمل ۱۲; یہودیوں کے اسلام سے منہ موڑنے کے دلائل ۱۰; یہودیوں کی تاریخ بیان کرنے کا فلسفہ ۱۰; یہودیوں کی قساوت قلبی ۴; یہود اور قرآن ۱۲

Presented by: https://jafrilibrary.com

إِذَا لَقُواْ الَّذِينَ آمَنُواْ قَالُواْ آمَنَّا وَإِذَا خَلاَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ قَالُواْ أَتُحَدِّثُونَهُم بِمَا فَتَحَ اللّهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَآجُّوكُم بِهِ عِندَ رَبِّكُمْ أَفَلاَ تَعْقِلُونَ ﴿٧٦﴾

یہ یہودیایمان والوں سے ملتے ہیں توکہتے ہیں کہہم بھی ایمان لے آئے اور آپس میں ایکدوسرے سے ملتے ہیں توکہتے ہیں کہ کیا تممسلمانوں کو توریت کے مطالب بتادوگے کہوہ اپنے نبی کے اوصاف سے تمھارے اوپر استدلال کریں کیا تمھیں عقل نہیں ہے کہایسی حماقت کروگے (٧٦)

١_یہودی عوام مسلمانوں کے سامنے پیامبر اسلام (ص) کی حقانیت اورپیامبر(ص) موعودکی آپ (ص) پر تطبیق کا اعتراف کرتے تھے_ و اذا لقوا الذین آمنوا قالوا آمنا ... قالوا اتحدثونھم بما فتح اللہ علیکم

"اتحدثونھم ... وہ حقائق جو اللہ نے تمہارے اختیار میں دیئے ہیں مسلمانوں کے سامنے کیوں بیان کرتے ہو؟" یہ جملہ اس پر دلالت کرتاہے کہ "آمنا" سے مراد تورات میں پیامبر موعودکی خصوصیات کا بیان اور انکی مطابقت رسول اسلام(ص) کے ساتھ ہے_پس "آمنا" یعنی ہم تصدیق کرتے ہیں کہ محمد(ص) ہی پیامبر موعودہیں اوربیان شدہ خصوصیات کی تطبیق آپ ﷺ پر ہی ہوتی ہے_

٢_زمانہ بعثت کے یہودپیامبر اسلام (ص) کی رسالت کي حقانیت کا اطمینان رکھتے تھے اورپیامبر موعودکی علامتوں کے آپ ﷺ پر انطباق کے قائل تھے_و اذا لقوا الذین آمنوا قالوا آمنا ... قالوا اتحدثونھم بما فتح اللہ

"لیحاجوکم بہ..."تاکہ ان حقائق سے خدا کی بارگاہ میں تمہارے خلاف دلائل پیش کریں" یہ عبارت اس مفہوم کوپہنچاتی ہے کہ "ما فتح اللہ" کا مصداق اسلام اورپیامبر اسلام (ص) کی حقانیت ہے جو تورات میں بیان ہوئي ہے بنابریں تمام یہودیوں کو، علماء و عوام ہردو کوپیامبر اسلام (ص) کی رسالت پر اطمینان تھا_

٣_تورات میں پیامبر اسلام(ص) کی بعثت اور آنحضرت (ص) کی صفات بیان کی گئي تھیں_

قالوا اتحدثونھم بما فتح اللہ علیکم

"فتح" کے معانی میں سے مطلع کرنا اور تعلیم دینا بھی ہے پس "ما فتح اللہ علیکم" یعنی وہ حقائق جن سے اللہ تعالی نے تمہیں مطلع کیا ہے اور تمہارے اختیار میں قراردیا ہے_تورات چونکہ یہودیوں کے لئے اسطرح کی اطلاعات کا واحد منبع ہے لہذا اس مفہوم کو حاصل کیا جاسکتاہے_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۴_ زمانہ بعثت کے یہود اسلام کے خلاف سازشیں کرنے کے لئے مخفی نشستیں کرتے تھے_و اذا خلا بعضهم الى بعض

۵_یہودیوں کے علماء اور قائدین اپنی عوام کو پیامبر موعود کی صفات بیان کرنے اور ان صفات کا پیامبر اسلام(ص) پر انطباق بتانے سے منع کرتے تھے_قالوا اتحدثونهم بما فتح الله عليكم" اتحدثونھم" میں استفہام انکار توبیخی ہے_

۶_ علماءیہود نے اپنی عوام کو پیامبر موعود کی صفات بیان کرنے اور ان کی تشہیر کرنے سے روکنے کی توجیہ یہ کی کہ مسلمان اللہ تعالی کی بارگاہ میں یہودیوں کے خلاف دلیل نہیں لاسکتے_اتحدثونهم بما فتح الله عليكم ليحاجوكم به عند ربكم

۷_ زمانہ بعثت کے یہود اسلام اور پیامبر اکرم (ص) کی رسالت کی حقانیت کو چھپانے کے درپے تھے_

اتحدثونھم بما فتح اللہ علیکم

۸_یہودی قائدین پیامبر موعود کی صفات کو بیان کرنے اور ان کی حقانیت کے اعتراف کو بے عقلی اور حماقت جانتے تھے_اتحدثونهم ... افلا تعقلون

۹_ زمانہ بعثت کے یہودی علماء اور قائدین ہٹ دھرم اور حق کو قبول کرنے والے نہ تھے_اتحدثونهم بما فتح الله عليكم ... افلا تعقلون

۱۰_یہودی علماء و قائدین کی ضد اور حق ناپذیری اس بات کی دلیل تھی کہ مسلمانوں نے جو ان کے ایمان لانے کی امیدیں باندھ رکھی تھیں وہ بے جا تھیں_أفتطمعون ان يومنوا لكم ... قالوا اتحدثونهم بما فتح الله عليكم

یہ آیہ مجیدہ جملہ حالیہ " و قد کان ..."پر عطف ہے یا پھر جملہ "یسمعون ..."پر عطف ہے دونوں صورتوں میں " أفتطمعون" کے لئے ایک اور دلیل ہے_

۱۱_یہودی قوم اور معاشرے کے مفادات کا تحفظ ان کے علماء اور قائدین کی نظر میں دینی اعتقادات کے اعتراف و یقین سے زیادہ اہم و برتر مسئلہ تھا_قالوا اتحدثونهم بما فتح الله عليكم ... افلا تعقلون

۱۲_یہودی علماء اور قائدین دینی حقائق اور الہی معارف کا اعتراف اس صورت میں کہ ان کے قومی مفادات کے لئے ضرر رساں ہو بے جا تصور کرتے اور اسکو حماقت جانتے تھے_اتحدثونهم بما فتح الله عليكم ... افلا تعقلون

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۳_یہود قیامت پر، اس دن محاکمہ کے برقرار ہونے پر اور اس روز انسانوں کے ایک دوسرے کے خلاف اللہ تعالی کی بارگاہ میں دلیل لانے پر عقیدہ رکھتے تھے_ اتحدثونهم ... ليحاجوكم به عند ربكم

۱۴_یہودیوں کا اللہ تعالی کی ربوبیت پر ایمان رکھنا_ اتحدثونهم بما فتح الله عليكم ليحاجوكم به عند ربكم

۱۵_یہودیوں کے باطل گمان اور عقائد میں سے تھا کہ اللہ تعالی انسانوں کے اسرار اور بھیدوں سے آگاہ نہیں ہے_
اتحدثونهم بما فتح الله عليكم ليحاجوكم به عند ربكم

جملہ " اتحدثونھم ..." سے یہ مفہوم نکلتاہے کہ یہودیوں کا خیال تھا اگر انہوں نے اپنے حقائق اور معلومات کو آشکارا کردیا تو ان کے خلاف دلیل لائي جاسکتی ہے اور اگر ایسانہ کریں تو ان کے خلاف دلیل نہیں لائي جاسکتی اور نہ ہی انکا مؤاخذہ ہو سکتاہے_ مذکورہ بالا مفہوم اسی گمان باطل کی بناپر ہے_

۱۶_ علماءیہودکا اپنے عوام کے کمزوردینی عقائد اور بصیرت سے سوء استفادہ کرنا_ اتحدثونهم بما فتح الله عليكم ليحاجوكم به عند ربكم

۱۷_ امام باقر(ص) سے روایت ہے"انه قال كان قوم من اليهود ليسوا من المعاندين المتواطئين اذا لقوا المسلمين حدثوهم بما فى التوراة من صفه محمد (ص) فنها هم كبرائهم عن ذلك و قالوا لا تخبروهم بما فى التوراة من صفة محمد (ص) فيحاجوكم به عند ربكم فنزلت هذه الآية " (۱)

یہودیوں کا ایک گروہ جو مسلمانوں سے کینہ و عنادنہ رکھتا تھا جب مسلمانوں سے انکا سامنا ہوتا تو رسول خدا (ص) کی تورات میں بیان شدہ صفات ان کے لئے بیان کرتے_ اس امر سے یہودیوں کے بڑے باخبر ہوئے تو انہوں نے ان کو منع کیا اور کہا تورات میں محمد(ص) کی جو صفات بیان ہوئیں ہیں ان سے مسلمانوں کو مطلع نہ کرو ورنہ اس ذریعے سے پروردگار کی بارگاہ میں وہ لوگ تمہارے خلاف دلیل لائیں گے پس یہ آیت نازل ہوئي_

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۸،۷،٦،٦،۳،۱; اسلام کے خلاف سازش ۴

اقرار: پیامبر اسلا (ص) کی حقانیت کا اقرار ۱

اللہ تعالی : اللہ تعالی اور جہالت ۱۵

پیامبر اسلام (ص):

---

۱) مجمع البیان ج/۱ ص ۲۸۶، نورالثقلین ج/ ۱ ص۹۲ ح ۲۵۳_

Presented by: https://jafrilibrary.com

پیامبر اسلام (ص) کی حقانیت ۲ پیامبر اسلام (ص) تورات میں ۳،۱۷

تورات: تورات کی تعلیمات ۳،۱۷

روایت: ۱۷

عقیدہ: اللہ تعالی کی ربوبیت پر عقیدہ ۱۴; قیامت پر عقیدہ ۱۳

علمائے یہود: یہودی علماء کی بصیرت ۶،۸،۱۱،۱۲; علمائے یہود کا توجیہ کرنا ۶; علمائے یہود کی حق ناپذیری ۹،۱۰; علمائے یہود کی توجیہ کرنے کا عمل اور اسکی بنیاد ۶; علمائے یہود کا سوء استفادہ ۱۶; علمائے یہود اور حماقت ۸،۱۲; علمائے یہود اور حق پر پردہ ڈالنا ۱۲; علمائے یہود اور پیامبر اسلام (ص) ۵،۶،۸; علمائے یہود اور مسلمان ۶; علمائے یہود اور یہودی ۵،۱۶; علمائے یہود کی ہٹ دھرمی ۹،۱۰; علمائے یہود کی نسل پرستی ۱۱

عوام: عوام کی کمزوری سے سوء استفادہ ۱۶

قیامت: قیامت کے دن دلیل و حجت قائم کرنا ۱۳; قیامت کے دن مؤاخذہ ۱۳

مسلمان: مسلمان اور علمائے یہود ۱۰

یہود: یہودی عوام کا اقرار ۱; یہودیوں کی سازش ۴; صدر اسلام کے یہودیوں کی مخفی نشستیں ۴; یہودیوں کا عقیدہ ۱۳،۱۴; یہودیوں کا باطل عقیدہ ۱۵; یہودی عوام اور پیامبر موعود ۱

أَوَلاَ يَعْلَمُونَ أَنَّ اللّهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿۷۷﴾

کیا تمھیں نہیں معلوم کہ خدا سب کچھ جانتا ہے جس کا یہ اظہار کررہے ہیں اور جس کی یہ پردہ پوشیکر رہے ہیں (۷۷)

۱_ انسان جو کچھ بھی چھپاتا ہے یا ظاہر کرتا ہے اللہ تعالی اس سے آگاہ ہے_ ان اللہ یعلم ما یسرون و ما یعلنون

۲_ یہود اللہ تعالی کو انسان کے پنہاں امور سے آگاہ و عالم نہ سمجھتے تھے_ او لا یعلمون ان اللہ یعلم ما یسرون و ما

Presented by: https://jafrilibrary.com

يعلنون

"اولا يعلمون ..." ميں استفهام انكار توبيخى ہے_ كے اسلام لانے سے مايوسى ١٠; صدر اسلام كے يہود اور اسلام ٤; صدر اسلام كے يہود اورپيامبر موعود ٢; صدر اسلام كے يہود اور حق كا چھپانا ٤; صدر اسلام كے يہود اورپيامبر اسلام (ص) ٢،٤،١٤;يہود اور قومى مفادات كا تحفظ ١١،١٢;يہود اور اللہ تعالى كى ربوبيت ١٣;يہود اور اللہ تعالى كا علم غيب ١٥;يہود اور حق كا چھپانا ١٤

٣_ اللہ تعالى كا يہوديوں كو توبيخ و سرزنش كرنا اسيلئے ہے كہ وہ اللہ تعالى كے علم كو محدود خيال كرتے تھے_

او لا يعلمون ان الله يعلم ما يسرون و ما يعلنون

٤_ آشكارا اور محسوس امور كے بارے ميں اللہ تعالى كے علم كو محدود جاننا ايك باطل خيا ل ہے اور اس كا عقيدہ ركھنے والے توبيخ و سرزنش كے سزاوارہيں_او لا يعلمون ان الله يعلم ما يسرون و ما يعلنون

٥_يہود اللہ تعالى اور اسكى صفات كى ضرورى و لازمى معرفت و شناخت نہ ركھتے تھے_او لايعلمون ان الله يعلم ما يسرون و ما يعلنون

٦_ اللہ تعالى كے لامحدود علم اور انسان كے آشكار اورپنہاں امور كے بارے ميں اس كى آگاہى پريقين ركھنا خطاؤں اور لغزشوں سے بچاتاہے_او لايعلمون ان الله يعلم ما يسرون و ما يعلنون

يہ جملہ "اتحدثونهم ...ليحاجوكم" اس مفہوم كى طرف اشارہ ہے كہ يہوديوں كا باطل خيال (اللہ تعالى كے بارے ميں محدود علم كا عقيدہ) ان كو مخفى گناہوں اور لغزشوں كے بارے ميں لاپرواہ كرديتا تھا_پس اللہ تعالى كے مطلق (لا محدود) علم كا ذكر كرنا اس باطل خيال كو رد كرنا ہے اس طرح كہ: خطاؤں كے بارے ميں اللہ تعالى كى تمام پہلوؤں سے آگاہى كے يقين اور توجہ سے انسان لغزشوں سے باز آجائيں ، وہ مخفى ہوں يا آشكارا_

انسان: انسان كا راز ١

ايمان: ايمان كے نتائج ٦; اللہ تعالى كے علم پر ايمان ٦; ايمان كے متعلقات ٦

جہان بينى (نظريہ كائنات): جہان بينى اور آئيڈيا لوجى ٦

اللہ تعالى : اللہ تعالى اور جہالت ٣; اللہ تعالى كى سرزنشيں ٣،٣; اللہ تعالى كا علم غيب ١

خطا: خطا كى ركاوٹيں ٦

Presented by: https://jafrilibrary.com

عقیدہ: باطل عقیدہ ۴

لغزش: لغزش کے موانع ٦

وَمِنْهُمْ أُمِّيُّونَ لاَ يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ إِلاَّ أَمَانِيَّ وَإِنْ هُمْ إِلاَّ يَظُنُّونَ ﴿٧٨﴾

ان یہودیوں میں کچھ ایسے جاہل بھی ہیں جو توریت کو یاد کئے ہوئے ہیں اور اس کے بارے میں سوائے امیدوں کے کچھ نہیں جانتے ہیں حالانکہ یہ ان کا فقط خیال خام ہے(۷۸)

۱ _ زمانہ بعثت کا یہودی معاشرہ، عناد رکھنے والے علماء اور جاہل عوام پر مشتمل تھا_ و قد كان فريق منهم ... و منهم اميون لا يعلمون الكتاب الا اماني

آیت نمبر ۷۵ میں گذر گیا ہے کہ "فریق منہم" سے مراد (جیسا کہ ان کی صفات بیان کی گئی ہیں) یہودی علماء ہیں _

۲_یہودی عوام ان پڑھ تھے یعنی نہ پڑھنا جانتے تھے اور نہ ہی انہوں نے لکھنا سیکھا تھا_ و منهم اميون

"امّي" کی جمع "امیون" ہے امّی اسکو کہتے ہیں

یہود:یہودیوں کی ناقص خدا شناسی ۵;یہودیوں کی سرزنش ۳;یہودیوں کا عقیدہ ۲،۳،۵;یہود اور خدا کا علم ۳;یہود اور اللہ تعالی کا علم غیب ۲ جو لکھنا نہ جانتا ہوتا ہم بعض اہل لغت نے نہ پڑھنے کی قید بھی اسکے معنی میں لگائی ہے_

۳_یہودی عوام اپنی آسمانی کتاب کے نفس کلام اور مفہوم سے ناآگاہ تھے_ لا يعلمون الكتاب

۴_یہودی عوام توہمات اور تورات کی طرف نسبت دیئے گئے (جھوٹے) امور کو آسمانی کتاب کے طور پر اور احکام الہی کی حیثیت سے قبول کرچکے تھے_ لايعلمون الكتاب الا اماني

Presented by: https://jafrilibrary.com

" امنية" كى جمع " اماني" ہے جسكا معنى ہے باطل خيال اور گھڑا ہوا جھوٹ_ جملے ميں استثنا "استثنائے منقطع " ہے_ بنابريں "لا يعلمون ..." يعنى يہودى عوام تورات كى حقيقت اور نفس كلام سے آگاہى نہ ركھتے تھے بلكہ باطل خيالات، توہمات اور جھوٹے مطالب كو آسمانى كتاب سمجھتے تھے_

۵_يہودى عوام كے دينى افكار كى بنياد حدسيات اور گمان تھے_ان هم الا يظنون

٦_يہودى عوام كى ناخواندگى اور تورات سے عدم آگاہى ان دلائل ميں سے تھے كہ جن كى بناپر ان سے ايمان كى توقع بے جا تھي_ أفتطمعون ان يومنوا لكم ... و منهم اميون لا يعلمون الكتاب الا اماني

جملہ " منهم اميون" آيت ۷۵ كے اس جملہ "قدكان فريق ..." پر عطف ہے_بنابريں مورد بحث آيت بھى " أفتطمعون ..." كے لئے علت ہے_

۷_باطل خيالات كو آسمانى كتاب كے حقيقى مفاہيم كى جگہ قبول كرنا اور دينى عقائد و افكار ميں حدسيات اور گمان كو بنياد قرار دينا ان دلائل ميں سے تھے كہ جن كى بناپر ان سے ايمان كى توقع ركھنا بے جا تھا_ أفتطمعون ان يومنوا لكم ... و منهم اميون ... ان هم الا يظنون

۸_آسمانى كتابوں كے نفس كلام اور حقيقى مفاہيم كا حصول سب انسانوں كى ذمہ دارى ہے_منهم اميون لا يعلمون الكتاب آيہ مجيدہ كا لب و لہجہ گويا ان لوگوں كى سرزنش ہے جو آسمانى كتاب كے حقيقى مفاہيم سے مطلع نہيں ہيں_

۹_آسمانى كتابوں كے مفاہيم كى شناخت كے لئے حدسيات اور گمان كو بنياد قرار دينا بے جا اور بے اعتبار روش ہے_ لايعلمون الكتاب الا امانى و ان هم الا يظنون

۱۰_آسمانى كتابوں كے معارف اور نفس كلام باطل و خام خيالات سے خالى ہيں_لا يعلمون الكتاب الا اماني

۱۱_آسمانى كتابوں كى تفسير حدسيات اور گمان كے ذريعے كرنے سے اجتناب كرنا چاہيئے_لا يعلمون الكتاب الا امانى و ان هم الا يظنون

۱۲_عامة الناس ميں حقيقى ايمان كى زمين فراہم كرنے كى بنيادى شرط دينى مسائل كے بارے ميں خيالات و توہمات كو دور پھينكنا ہے_ أفتطمعون ان يومنوا لكم ... و منهم اميون لا يعلمون الكتاب الا امانى

مذكورہ بالا جملے (أفتطمعون ...) يہ معنى و مفہوم ركھتے ہيں كہ جب تك لوگ باطل خيالات كو ہى دينى مسائل سمجھتے رہيں اور اسى پر مست رہيں تو ان سے ايمان كى توقع كرنا بے جا ہے_پس ان آيات ميں يہ مفہوم اور نكتہ موجود ہے كہ اسلام و قرآن كى دعوت دينے والوں كو كوشش كرنى چاہيئے

Presented by: https://jafrilibrary.com

کہ عوام سے باطل خیالات کو اکھاڑ پھینکیں تا کہ ان میں ایمان کی راہیں فراہم ہو سکے_

۱۳_ دینی حقائق تک پہنچنے کے لئے لوگوں کو حدسیات اور گمان سے روکنا ان میں ایمان کا راستہ ہموار کرنے کی بنیادی شرط ہے_ أفتطمعون ان یؤمنوا لکم ... ان هم الا یظنون

یہ جملہ "ان ہم الایظنون" بھی ما قبل جملوں کی طرح یہودیوں کے ایمان نہ لانے کے علل و اسباب بیان کرر ہا ہے_ پس یہ جملہ اس مفہوم کو پہنچا رہا ہے کہ جب تک لوگ دینی حقائق تک پہنچنے کے لئے حدسیات اور گمان پر عمل پیرا رہیں گے ان سے ایمان کی توقع کرنا بے جا ہے_ یہ دعوت دینے والوں کی ذمہ داری ہے کہ ان کو اس روش سے باز رکھیں تا کہ ان میں حقیقی ایمان کی بنیادیں فراہم ہوجائیں_

انسان: انسانوں کی ذمہ داری ۸

ایمان: ایمان کی راہیں ہموار کرنا ۱۲،۱۳

بے جا توقعات: ۶،۷

تفسیر بالرائے: تفسیر بالرائے سے اجتناب ۱۱

تورات: تورات پر جھوٹ باندھنا ۴; تورات کی تعلیمات سے جہالت ۳

دین: دین سے شبہات دور کرنے کی اہمیت ۱۲; دین کی حفاظت ۱۲

شناخت: شناخت میں گمان اور ظن ۹

عقیدہ: عقیدہ میں گمان ۷،۱۳

علمائے یہود: علمائے یہود کی دشمنی ۱

کتب سماوي: کتب سماوی کی تعلیمات ۱۰; کتب سماوی کی تفسیر ۱۱; کتب سماوی کا پاک و مبرا ہونا ۱۰; کتب سماوی کے فہم و ادراک کی روش ۹; کتب سماوی کا فہم و ادراک ۸

یہود: یہودی عوام کی ناخواندگی ۲،۶; یہودی عوام کی جہالت ۳،۶; یہودی عوام کا خیال پرداز ہونا ۵ ، ۷; یہودی معاشرے کے طبقات ۱; یہودی عوام کا عقیدہ ۴،۵،۶،۷; یہودی عوام ۱; یہودی عوام او رتورات ۳،۴،۶; یہودی عوام اور آسمانی کتابیں ۴; صدر اسلام کے یہود ۱

Presented by: https://jafrilibrary.com

فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هَذَا مِنْ عِندِ اللّهِ لِيَشْتَرُواْ بِهِ ثَمَناً قَلِيلاً فَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُونَ ﴿٧٩﴾

وائے ہوان لوگوں پرجو اپنے ہاتھ سے کتاب لکھ کر یہ کہتے ہیں کہ یہ خدا کی طرف سے ہے تاکہ اسے تھوڑے دام میں بیچ لیں_ان کے لئے اس تحریرپر بھی عذاب ہے اور اس کی کمائي پر بھی (۷۹)

۱_ مختلف افکار و نظریات کو اللہ کی کتاب اوردینی قوانین کا عنوان دے کر لکھنا جرم، گناہ کبیرہ اور عذاب الہی کا باعث ہے_فويل للذين يكتبون ... فويل لهم مما كتبت ايديهم

"ویل" وہ لفظ ہے کہ انسان جب عذاب میں مبتلا ہوتاہے تو زبان پر جاری کرتا ہے_بنابریں "فويل للذين ..." سے مراد بدعت ایجاد کرنے والوں کا عذاب میں مبتلا ہونا ہے_

۲_ مختلف افکار و نظریات کو آسمانی کتاب یا فرامین الہی کا عنوان دے کر نشر و اشاعت کرنا حرام، گناہ کبیرہ اور عذاب الہی کا موجب ہے_فويل للذين ...ثم يقولون هذامن عند الله

۳_ اپنے ذاتی نظریات اور افکار کو آسمانی کتاب کا عنوان دے کر نشر و اشاعت کرنا تحریر کرنے کی نسبت شدید طورپر حرام ہے_ثم يقولون هذا من عندالله یہ جملہ "فويل للذين ..." اپنی خیال بافیوں کو آسمانی کتاب کا عنوان دے کر لکھنے کی حرمت کو بیان کررہاہے جبکہ جملہ "يقولون ..." اس کی نشر و اشاعت کی حرمت کو بیان کررہاہے_دوسرا جملہ جو "ثم" کے ساتھ بیان ہوا ہےیہاں تراخی رتبہ کے لئے ہے نہ کہ تراخی زمانی کے لئے اور یہ اس مطلب کی طرف اشارہ ہے کہ ان امور کی نشر و اشاعت لکھنے کی نسبت زیادہ شدید طورپر حرام ہے_

۴_ عامة الناس کا دین اور آسمانی کتابوں کے بارے میں خیال بافیوں کا شکار ہونا علمائے سوء کے کردار اور تحریف کے عمل کا نتیجہ ہے_و منهم اميون ... فويل للذين يكتبون الكتاب بايديهم

ما قبل آیت جو لوگوں کی آسمانی کتاب کے بارے میں جہالت کے عنوان سے تھی اس پر جملہ "فويل للذين ..." کی تفریع گویا یہ معنی دے رہی ہے کہ بدکردار اور تحریف کرنے والے علماء کا عوام کی جہالت اور خرافات کی طرف رجحانات

Presented by: https://jafrilibrary.com

میں بہت اہم کردار ہے۔

۵۔ کچھ یہودی علماء عوام کے سامنے اپنی خیال بافیوں اور خرافات کو اللہ تعالی کی جانب سے آنے والے حقائق (معارف اور احکام و غیرہ) کے طور پر پیش کرتے تھے۔ فويل للذين يكتبون الكتاب بايديهم ثم يقولون هذا من عند الله "بایدھم۔ اپنے ہاتھوں سے" سے یہ جملہ اس بات پر تاکید ہے کہ علمائے یہود کتاب الہی کے عنوان سے جو کچھ لکھتے تھے وہ ان کی اپنی انشاء پردازیاں ہوتی تھیں۔ ان جملوں کی طرح "یقولون بافواہھم" اور "نظرتہ بعيني" و غیرہ و غیرہ...

٦۔ علمائے یہود کا اپنے خودساختہ افکار و نظریات کو آسمانی کتاب کے طور پر پیش کرنے کا مقصد دنیاوی متاع (مال ، ریاست، جاہ و جلال و غیرہ) کا حصول تھا۔ ليشتروا به ثمناً قليلاً

۷۔ یہودی عوام اپنے علماء کی تحریفات اور بدعتوں کے خریدار تھے۔ ليشتروا به ثمناً قليلاً

۸۔ بعض یہودی علماء دین بنانے والے اور بدعت ایجاد کرنے والے افراد تھے۔ فويل للذين يكتبون الكتاب بايديهم

۹۔ دین ساز اور بدعت ایجاد کرنے والے یہودی علماء عذاب الہی سے دوچار ہوں گے۔ فويل للذين يكتبون الكتاب ... فويل لهم مما كتبت ايديهم

۱۰۔ تحریف کرنے والے اور بدعت ایجاد کرنے والے یہودی علماء اپنے عوام کی گمراہی کی راہیں ہموار کرنے والے تھے۔ ثم يقولون هذا من عند الله ليشتروا به ثمناً قليلاً

۱۱۔ دین سازی اور بدعتوں سے حاصل ہونے والی درآمد حرام اور عذاب الہی کا موجب ہے۔ وويل لهم مما يكسبون "مما يكسبون" میں موجود "ما" موصولہ ممکن ہے اس درآمد کی طرف اشارہ ہو جس کا ذکر اس عبارت میں ہے "ليشتروا به ثمناً قليلاً" اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس سے مطلقاً ناپسندیدہ اعمال و کردار مراد ہو ، مذکورہ بالا مفہوم پہلے احتمال کی بنا پر ہے۔

۱۲۔ بدعتیں ایجاد کرکے یا دین سازی کے عمل سے جتنی بھی کمائی حاصل کی جائے اور جس قدر بھی زیادہ ہو انتہائی ناچیز اور بے قیمت ہے۔ ليشتروا به ثمنا قليلاً ظاہر یہ ہے کہ "قلیلاً"، "ثمناً" کے لئے توضیحی صفت ہے پس ثمناً قلیلاً کا معنی یہ ہے کہ یہ قیمت جو دین سازی کے مقابل حاصل کی جائے ناچیز ہے اگرچہ ظاہراً یہ قیمت بہت زیادہ ہی ہو۔

۱۳۔ بدعت ایجاد کرنے والوں اور دین ساز افراد کے لئے محرک اور ترغیب ،مادی اور دنیاوی مفادات کی

Presented by: https://jafrilibrary.com

کشش ہے_ لیشتروا به ثمناً قليلاً

۱۴_ حرام کاموں کے مقابل حاصل ہونے والی کمائی یا اموال حرام ہیں_ و ويل لهم مما يكسبون

۱۵_ زمانہ بعثت میں کتاب اور کتابت کا فن موجود تھا_ يكتبون الكتاب بايديهم

۱٦_ و قيل كتابتهم بايديهم انهم عمدوا الى التوراة و حرفوا صفة النبي(ص) ليوقعوا الشك بذلك للمستضعفين من اليهود و هو المروى عن ابي جعفر عليه‌السلام ...[1] امام باقر عليه السلام سے روایت ہے کہ " علمائے یہود نے اپنے ہاتھوں سے جان بوجھ کر تورات میں پیامبر (ص) کی لکھی ہوئی صفات کو بدل ڈالا تاکہ اسطرح یہودیوں میں سے (جو فکری طور پر مستضعف تھے ان افراد کو شک میں ڈال دیں_

۱۷_ پیامبر اسلام (ص) سے "فويل لهم مما كتبت ايديهم" کے بارے میں روایت ہے آپ (ص) نے ارشاد فرمایا "الويل جبل فى النار وهو الذى انزل فى اليهود لانهم حرفوا التوراة زادوا فيها ما احبوا و محوا منها ما يكرهون و محوا اسم محمد(ص) من التوراة "[2] "ويل" جہنم میں ایک پہاڑ ہے جو (قرآن کی آیتوں میں) یہودیوں کے لئے نازل ہوا ہے کیونکہ انہوں نے تورات میں ایسے تحریف کی کہ جو چاہا اضافہ کیا اور جس کو ناپسند کیا اس کو مٹا دیا اور انہوں نے تورات میں سے محمد(ص) کے نام کو مٹا دیا_

احکام: ۱۴، ۱۱، ۳، ۲

اللہ تعالی: اللہ تعالی کے عذاب ۱، ۲، ۹

بدعت: بدعت کے نتائج ۲، ۱; بدعت کا جرم ۱; بدعت کا حرام ہونا ۳، ۲; بدعت کا عذاب ۲، ۱; بدعت کا گناہ ۲، ۱

بدعت ایجاد کرنے والے: بدعت ایجاد کرنے والوں کی دنیا طلبی ۱۳

پیامبر اسلام (ص): پیامبر اسلام (ص) تورات میں ۱۷، ۱٦

تحریف: تحریف کے نتائج ۴

تورات: تورات میں تحریف ۱۷; تورات کی تعلیمات ۱٦

---

۱) مجمع البیان ج/ ۱ ص ۲۹۲، نور الثقلین ج/ ۱ ص ۹۳ ح ۲۵٦_

۲) الدرالمنثور ج/ ۱ ص ۲۰۱_

Presented by: https://jafrilibrary.com

جہنم: جہنم کا ویل ١٧

دنیا طلبي: دنیا طلبی کے نتائج ٦،١٣

دین: دین کو پہنچنے والے آسیب کی شناخت ۴; دین کے بارے میں لوگوں کی خیال بافیاں ۴

دین ساز افراد: ٥،٦،٨،٩

دین سازی: دین سازی کا جرم ١; دین سازی کا حرام ہونا ٣; دین سازی کا گناہ ٢

روایت: ١٦،١٧

عذاب: اہل عذاب ٩; عذاب کے موجبات ١،٢،٩، ١١

علماء: برے اور بدکار علماء کا بنیادی کردار ۴

کتاب: کتاب کی تاریخ ١٥

کتابت: صدر اسلام میں کتابت ١٥

کسب (کمائي): بدعت کے ذریعے کسب کرنا ١١،١٢; دین سازی کے ذریعے کسب کرنا ١١،١٢; محرمات کے ذریعے کسب کرنا ١۴; بے قیمت کسب ١٢; حرام کسب ١١،١۴

گناہان کبیرہ: ١،٢

محرمات: ٢،١١،١۴ محرمات کے مختلف مراحل و درجے ٣

یہودي: یہودی عوام کی بصیرت ٧; یہودیوں کی گمراہی کی زمین فراہم ہونا ١٠; یہودیوں میں بدعت ایجاد کرنے والوں کی سزا اور انجام ٩

یہودی علماء: علمائے یہود کا بدعت ایجاد کرنا ٥،٦،٧،٨،١٠; علمائے یہود کی بصیرت ٥; علمائے یہود کی تحریف کا عمل ٥،٧،١٠; علمائے یہود کی دنیا طلبی ٦; علمائے یہود کی دین سازی ٨،٩،٥،٦; علماء یہود کی جاہ طلبی ٦; علمائے یہودی کا شبہات ایجاد کرنا ١٦; علمائے یہود اور پیامبر اسلام (ص) ١٦; علمائے یہود کا کردار ١٠

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَقَالُوا لَن تَمَسَّنَا النَّارُ إِلاَّ أَيَّاماً مَّعْدُودَةً قُلْ أَتَّخَذْتُمْ عِندَ اللهِ عَهْدًا فَلَن يُخْلِفَ اللهُ عَهْدَهُ أَمْ تَقُولُونَ عَلَى اللهِ مَا لاَ تَعْلَمُونَ ﴿۸۰﴾

یہ کہتے ہیں کہ ہمیں آتش جہنم چند دن کے علاوہ چھو بھی نہیں سکتی_ ان سے پوچھئے کہ کیا تم نے اللہ سے کوئی عہد لے لیا ہے جس کی وہ مخالفت نہیں کرسکتا یا اسکے خلاف جہالت کی باتیں کررہے ہو(۸۰)

۱_یہودیوں کے دینی عقائد میں سے تھا کہ گناہگار یہود آتش جہنم میں سوائے چند محدود ایام کے مبتلا نہ ہوں گے_ و قالوا لن تمسنا النار الا ایاما معدودة

"معدوۃ" کا معنی ہے "گنا گیا" اور یہ نا چیز یا کم ہونے کا کنایہ ہے_ واضح ہے کہ یہ (باطل) گمان گناہگار یہودیوں کے بارے میں ہے_ اس مطلب کی مابعد والی آیت تائید کرتی ہے (بلی من کسب ...) اسی لئے مذکورہ مطلب میں "گناہگار" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے_

۲_ عذاب قیامت کے بارے میں یہودیوں کا نظریہ (یہودیوں کو فقط چند روز کا عذاب ہوگا) یہ علمائے یہود کی بدعتوں میں سے تھا_فویل للذین یکتبون الکتاب ... و قالوا لن تمسنا النار الا ایاماً معدودة

جملہ" و قالوا..." علاوہ بر اس کے کہ " و قد کان فریق" آیت ۷۵ پر عطف ہے آیت ۷۸ کے " امانی" کا بھی مصداق ہے اسی طرح آیت ۷۹ میں "الکتاب" کا بھی مصداق ہے_مذکورہ بالا مفہوم آخری مطلب کی بنا پر ہے_

۳_ گناہگار یہودیوں کو قیامت میں فقط تھوڑا سا عذاب ہونا یہ یہودی عوام کے باطل اور خام خیالات میں سے ہے_ لا یعلمون الکتاب الا امانی ... و قالوا لن تمسنا النار الا ایاما معدودة اس مفہوم میں جملہ "قالوا..." آیت ۷۸ میں "امانی" کا مصداق ہے_

۴_یہودی عوام خود خواہ، مغرور اور احساس برتری کا شکار ہیں_ و قالوا لن تمسنا النار الا ایاماً معدودة

۵_یہود قیامت پر اعتقاد رکھتے ہیں اور اس بات پر کہ گناہگار آتش جہنم میں مبتلا ہوں گے_ و قالوا لن تمسنا النار الا ایاماً معدودة

۶_یہودیوں کا باطل نظریہ (یہودیوں کو فقط چند دن عذاب ہوگا) ان کو اسلام پر ایمان لانے سے روکنے والا ہے_ أفتطمعون ان یومنوا لکم ... و قالوا لن تمسنا النار الا ایاما معدودة جملہ "و قالوا..." آیت ۷۵ کے اس جملہ "و قد کان فریق..." پر عطف ہے جو اس امر کی حکایت کررہا ہے کہ اس طرح کا باطل گمان یہودیوں کے ایمان لانے میں رکاوٹ ہے_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۷_ قیامت کے بارے میں یہودیوں کے نادرست عقیدہ (یہودیوں کو فقط چند روز عذاب ہوگا) پر توجہ ان کے ایمان لانے کی امید کے منقطع ہونے کا سبب ہے_ أفتطمعون ان یومنوا لکم ... و قالوا لن تمسنا النار الا ایاماً معدودة

۸_ لوگوں میں ایمان کی زمین ہموار کرنے کی بنیادی شرط یہ ہے کہ قیامت کے بارے میں باطل خیالات کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا جائے_ أفتطمعون ان یومنوا لکم ... و قالوا لن تمسنا النار الا ایاما معدودة

۹_ اللہ تعالی نے ہرگز یہودیوں کو کم عذاب دینے کی ضمانت نہیں دی اور نہ ہی اس بارے میں کوئی عہد و پیمان باندھا ہے_ اتخذتم عند الله عهداً " اتخذتم " میں ہمزہء استفہام انکار ابطالی کیلئے ہے یعنی اس طرح کا عہد و پیمان تم خدا کے ہاں نہیں رکھتے_

۱۰_ اللہ تعالی اپنے عہد و پیمان کو ہرگز نہیں توڑے گا_ فلن یخلف الله عهده اس جملہ میں " فائ" فصیحہ ہے جو ایک شرط مقدر کی حکایت کررہی ہے گویا مطلب یوں ہے "اتخذتم عند اللہ عہداً فلن یخلف اللہ عہدہ"

۱۱_ اللہ تعالی جو پیامبر اکرم (ص) کو تعلیم دینے والا ہے بتارہاہے کہ باطل دعووں کا جواب کیسے دو اور اس کے لئے دلیل کیسے لاؤ_ قل اتخذتم عند الله عهداً ... ام تقولون علی الله ما لا تعلمون یہ مفہوم " قل" سے استفادہ کیا گیا ہے_

۱۲_ یہودیوں کی اللہ تعالی کو دی گئی جھوٹی نسبتوں میں سے ایک یہ تھی کہ قیامت کے دن یہودیوں کو چند دن سے زیادہ عذاب نہ ہوگا_ و قالوا لن تمسنا النار الا ایاماً معدودة ... ام تقولون علی الله ما لا تعلمون

۱۳_ اللہ تعالی کی طرف کسی بھی چیز (حکم، کلام و غیرہ) کی نسبت دینے سے اجتناب کرنا چاہیئے اس صورت میں جب اس نسبت کا علم اوریقین نہ ہو_ ام تقولون علی الله ما لا تعلمون

۱۴_ اللہ تعالی کی طرف نسبت دینے کا واحد طریق اللہ تعالی کے حکم یا کلام کا علم و یقین ہونا ہے_ ام تقولون علی الله ما لا تعلمون

۱۵_ کسی حکم یا کلام کی نسبت اللہ تعالی کی طرف دینا جبکہ اسے پروردگار نے نہ فرمایا ہو تو یہ نسبت جھوٹی اور ایک بے جا عمل ہے_

اتخذتم عند الله عهداً ... ام تقولون علی الله ما لاتعلمون مذکورہ مفہوم ان دو جملوں " اتخذتم عند اللہ عہداً " اور "ام تقولون علی اللہ ..." کے باہم ارتباط سے نکلتاہے یعنی یہ کہ جس کلام یا حکم کی نسبت اللہ تعالی کی طرف دیتے ہویہ اس صورت میں درست ہے کہ یہ اللہ تعالی نے بیان فرمایا ہو ورنہ جھوٹی نسبت ہے_

Presented by: https://jafrilibrary.com

١٦_ مکتب الہی سے فقط منسوب ہوجانا ہی آتش جہنم سے بچنے کے لئے کافی نہیں ہوگا _

و قالوا لن تمسنا النار الا ایاماً معدودة قل اتخذتم عند الله عهداً

استدلال کرنا : استدلال قائم کرنے کی روش کی تعلیم ١١

اللہ تعالی : کسی حکم کی نسبت اللہ تعالی کو دینا ١٥; اللہ تعالی کی طرف کسی حکم کی نسبت دینے کی شرائط ١٤; عہد الہی کی وفا ١٠

ایمان: ایمان اجاگر کرنے کے لئے راہ ہموار کرنا٨

پیامبر اسلام (ص) : پیامبر اسلام (ص) کا معلم ١١

جہنم: آتش جہنم ١،٥،١٦; جہنم سے بچاؤ١٦

جھوٹ: اللہ تعالی پر جھوٹ باندھنے سے اجتناب ١٣

اللہ تعالی پر جھوٹ باندھنا ١٢،١٥

دین داري: دین داری کی شرائط ١٦

شبہات: شبہات کے جوابات دینے کی روش ١١

عقیدہ: باطل عقیدہ کے نتائج ٦; باطل عقیدہ٧

باطل عقیدہ سے نبرد آزمائي ٨

علماء یہود: علماء یہود کا بدعت ایجاد کرنا ٢

عمل: ناپسندیدہ عمل ١٥

یہود: یہودیوں کی افترا پردازیاں ١٢; یہودیوں کا تکبر ٣; یہودیوں کی صفات ٣; یہودیوں کے لئے اخروی عذاب ١٢،٧،٦،٣،٢،١; یہودیوں کے لئے عذاب ٩; یہودیوں کا باطل عقیدہ ٧; یہودی عوام کا عقیدہ ٣; یہودیوں کا عقیدہ ١،٢; یہودیوں کا جہنم پر عقیدہ٥; یہودیوں کا قیامت پر عقیدہ ٥; آخرت کے عذاب پر یہودیوں کا عقیدہ٥; یہودی عوام اور آخرت کا عذاب ٣; اللہ تعالی کا یہودیوں سے عہد٩; یہودیوں کے اسلام قبول کرنے میں رکاوٹیں ٦،٧; یہودیوں کے ایمان لانے میں رکاوٹیں ٦; یہودیوں کے اسلام لانے پر مایوسی ٧

Presented by: https://jafrilibrary.com

بَلَى مَن كَسَبَ سَيِّئَةً وَأَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ فَأُوْلَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿۸۱﴾

يقيناً جس نے كوئي برائي حاصل كى اور اسكيغلطى نے اسے گھير ليا وہ لوگ اہل جہنميں اور وہيں ہميشہ رہنے والے ہيں (۸۱)

۱_يہودى گناہگار لوگ باقى گناہگاروں كى طرح اپنے استحقاق اور اندازے كے مطابق آتش جہنم ميں مبتلا ہوں گے_

لن تمسنا النار الا ايا ما معدودة ... بلي

"بلى_ہاں يوں نہيں ہے" يہ حرف جواب ہے جو ايك دعوى كى رد كے طور پر آيا ہے يہ "لن تمسنا النار الا ايا ما معدودة" كے دعوى كى رد كے طور پر آيا ہے_

۲_ انسانوں كى مختلف نسليں اور قبائل اپنے گناہوں كى سزا كے مقابل ايك دوسرے پر كوئي امتياز نہيں ركھتے_

لن تمسنا النار الا ايا ما معدودة ... بلي

۳_ اللہ تعالى نے يہوديوں كو كم عذاب دينے كى ہرگز ضمانت نہيں دى بلكہ اس صورت ميں كہ گناہ نے ان كا احاطہ كرليا ہو ان كو ہميشہ كے لئے آتش جہنم ميں ڈالے گا_

اتخذتم عند الله عهداً ... بلى من كسب سيئة ... هم فيها خالدون

۴_ ايسے گناہگار جن كے تمام وجود كو گناہوں نے گھير ركھا ہے ہميشہ كے لئے آتش جہنم ميں ڈال ديئے جائيں گے_

من كسب سيئة و احاطت به خطيئته فاولئك اصحاب النار هم فيها خالدون

"سيئة" اور "خطيئتہ" دونوں كا معنى برائي اور گناہ ہے_

۵_گناہ پر مصر رہنا اس بات كا موجب ہوتا ہے كہ گناہ انسان كے سارے وجود كو گھير ليتے ہيں_

من كسب سيئة و احاطت به خطيئته

اگر فقط گناہ كا ارتكاب انسان پر خطيئة (گناہ) كے احاطہ كا باعث ہوتا تو يہ جملہ "احاطت ..." استعمال نہ كيا جاتا_ پس يہ احتمال قوى ہو جاتا ہے كہ گناہوں كا احاطہ اس وقت ہوتا ہے جب گناہوں ميں اصرار و تكرار ہو_

۶_پيامبر اسلام (ص) اور اسلام كے بارے ميں كفر (انكار) انسان كے دوزخ ميں گرنے اور وہاں ہميشہ رہنے كا باعث ہوگا_ أفتطمعون ان يومنوا لكم ... من كسب سيئة ... هم فيها خالدون

Presented by: https://jafrilibrary.com

مورد بحث آیہ مجیدہ (من کسب ...)، گذشتہ آیات کے لئے قضیہ کلی یا کبری ہے جبکہ گذشتہ آیات اس قضیہ کا قضیہ صغری ہیں _ پس پیامبر اسلام(ص) اور اسلام کا کفر جو اس جملہ "أفتطمعون ان یومنوا لکم" (آیت ۷۵) سے سمجھ میں آتا ہے، یہ کفر "سیئۃ" کے مصادیق میں سے ہے اور اس پر اصرار و تکرار "احاطہ خطیئۃ" کا مصداق ہوگا_

۷_ پیامبر اسلام (ص) کی رسالت کے انکار کی صورت میں یہود ہمیشہ کے لئے آتش جہنم میں جائیں گے_

أفتطمعون ان یومنوا لکم ... من کسب سیئة ... هم فیها خالدون

۸_ بدعت ایجاد کرنا اور دین سازي، ان سیئات میں سے ہیں کہ جو توبہ نہ کرنے کی صورت میں جہنم میں ہمیشہ کے عذاب کا باعث ہوں گے_ فویل للذین یکتبون الکتاب ... من کسب سیئة ... هم فیها خالدون

"فویل للذین ..." کی دلیل سے "سیئۃ" کے مورد نظر مصادیق میں سے ایک بدعت کا ایجاد کرنا ہے اور اس کا اصرار اور تکرار بدعت ایجاد کرنے والے پر خطیئۃ کے احاطہ کا موجب بنتا ہے_

۹_ دوزخ ایک ابدی مقام ہے_ هم فیها خالدون

۱۰_ ابن ابی عمیر کہتے ہیں میں نے امام کاظم علیہ السلام سے سنا کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا "لا یخلّد الله فی النار الا اهل الکفر والجحود و اهل الضلال والشرك"(۱) اللہ تعالی کفار، معاندین، گمراہوں اور مشرکوں کے علاوہ کسی اور کو ہمیشہ کے لئے جہنم میں نہیں ڈالے گا_

اللہ تعالی : اللہ تعالی کے عذاب ۳

بدعت: بدعت کی اخروی سزا ۸; بدعت کا گناہ ۸

پیامبر اسلام (ص) : پیامبر اسلام (ص) کو جھٹلانے کے نتائج ۷

جرائم: جرائم کی سزاؤں کے ساتھ نسبت ۱

جہنم: آتش جہنم ۷،۶،۳،۱; جہنم میں ہمیشہ رہنے والے ۱۰; جہنم کی ہمیشگی ۹; جہنم میں ہمیشگی کے اسباب ۳،۶،۷،۸،۱۰،۳; جہنم کے موجبات ۶

خطیئۃ (گناہ): خطیئۃ سے مراد ۱۰

---

۱) توحید صدوق ص ۴۰۷ ح ۶ ب ۶۳، نور الثقلین ج ۱/ ص ۹۴ ح ۲۵۹_

Presented by: https://jafrilibrary.com

روایت: ۱۰

سزائیں: سزاؤں کا نظام ۲

سیئۃ: سیئۃ سے مراد ۱۰; سیئۃ کے موارد ۸

عذاب: اہل عذاب ۱،۴; عذاب کے موجبات ۳،۴، ۱، ۸، ۶

کفر: پیامبر اسلام (ص) کے بارے میں کفر اختیار کرنے کي سزا و انجام

گناہ: گناہ پر اصرار و تکرار کے نتائج ۵; گناہ کے نتائج ۳،۴; گناہ کا انسان پر احاطہ ۳،۴،۵

گناہگار: گناہگاروں کا اخروی عذاب ۱; گناہگاروں کا انجام و سزا ۲

یہود: یہودیوں کا اخروی عذاب ۱،۳; یہودی گناہگاروں کی سزا ۱،۳; یہودی کافروں کی سزا ۷

وَالَّذِينَ آمَنُواْ وَعَمِلُواْ الصَّالِحَاتِ أُولَئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿۸۲﴾

اور جو ایمان لائے اورانہوں نے نیک عمل کئے وہ اہل جنت ہیں اوروہیں ہمیشہ رہنے والے ہیں _

۱_ وہ لوگ جو پیامبر اسلام (ص) پر ایمان لائے اور انہوں نے اعمال صالح انجام دیئے وہ اہل بہشت ہیں اور اس میں ہمیشہ رہیں گے_ والذين آمنوا و عملوا الصالحات اولئك اصحاب الجنة هم فيها خالدون

آیت ۷۵ (أفتطمعون ان یومنوا لکم) کے قرینہ سے یہاں ایمان سے مرادپیامبر اسلام (ص) پر ایمان ہے _

۲_ ایمان عمل صالح کے بغیر اور عمل صالح بغیر ایمان کے اسکا اجر (بہشت میں ہمیشہ رہنا) نہیں ملے گا _ والذين آمنوا و عملوا الصالحات ... فيها خالدون

۳_ بہشت ایک ابدی اور ہمیشہ رہنے والا مقام ہے_ هم فيها خالدون

Presented by: https://jafrilibrary.com

ایمان: ایمان عمل صالح کے بغیر ۲

بہشت: بہشت کی ابدیت "ہمیشگي" ۳; بہشت میں ہمیشگی کے اسباب ۱، ۲

پیامبر اسلام (ص): پیامبر اسلام (ص) کے پیروکاروں کا اجر ۱

عمل صالح: عمل صالح کے نتائج ۱; عمل صالح بغیر ایمان کے ۲

مؤمنین: مؤمنین کا اجر ۱

وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ لاَ تَعْبُدُونَ إِلاَّ اللّهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً وَذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَقُولُواْ لِلنَّاسِ حُسْناً وَأَقِيمُواْ الصَّلوةَ وَآتُواْ الزَّكوةَ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ إِلاَّ قَلِيلاً مِّنكُمْ وَأَنتُم مِّعْرِضُونَ ﴿۸۳﴾

اس وقت کو یاد کرو جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ خبردار خدا کے علاوہ کسی کیعبادت نہ کرنا اور ماں باپ، قرابتداروں، یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا _ لوگوں سے اچھی باتیں کرنا _ نازقائم کرنا _ زکوة ادا کرنا _ لیکن اس کےبعد تم میں سے چند کے علاوہ سب منحرفہوگئے اور تم لوگ تو بس اعراض کرنے والے ہی ہو (۸۳)

۱ _ اللہ تعالی کی طرف سے بنی اسرائیل کے ذمے کچھ عہد وپیمان تھے _ و إذ أخذنا میثاق بنی اسرائیل

۲ _ خدائے وحدہ لا شریک کی عبادت اور اس کے غیر کی پوجا سے پرہیز کرنا بنی اسرائیل کے ساتھ خدا کے عہد وپیمان میں سے تھا _ و إذ أخذنا میثاق بنی اسرائیل لا تعبدون الا اللہ

۳ _ خداوند متعال کے بنی اسرائیل کے ساتھ عہد وپیمان میں سے ایک یہ تھا کہ والدین، قریبیوں، یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ احسان کریں _ و بالوالدین احسانا و ذی القربی والیتامی و المساکین

"احساناً" فعل محذوف "تحسنون" یا "احسنوا" کے لئے مفعول مطلق ہے _ جبکہ یہ کلمات "ذی القربی و..." الوالدین پر عطف ہیں _

Presented by: https://jafrilibrary.com

۴_ خدائے متعال کے بنی اسرائیل کے ساتھ عہد و پیمان میں سے ایک یہ تھا کہ لوگوں سے اچھا کلام کریں اور ان سے حسن سلوک کریں_ و قولوا للناس حسنا

"حسنا" مصدر ہے جو صفت (حَسَناً_ اچھا) کے معنی میں ہے_ یہ لفظ ممکن ہے مفعول مطلق کے لئے صفت واقع ہوا ہو اور اسکا قائم مقام ہو یعنی جملہ یوں ہو "قولوا للناس قولاً حسناً" لوگوں سے اچھا اور بہترین کلام کرو_ المیزان میں ہے کہ یہ جملہ لوگوں سے حسن سلوک کے لئے کنایہ ہے_

۵_ عوام کے لئے نیک امور (امر بہ معروف، نیکیوں کی طرف ہدایت و غیرہ) کو بیان کرنا خداوند متعال کے بنی اسرائیل کے ساتھ معاہدوں میں سے ایک تھا_ و إذ أخذنا میثاق بنی اسرائیل ... قولوا للناس حسنا

یہ مفہوم اس بناپر ہے کہ "حسناً"، "قولوا" کے لئے مفعول بہ ہو_ پس معنی یہ بنتا ہے لوگوں کے لئے نیکیوں کو بیان کرو_

٦_ خدائے متعال کے بنی اسرائیل کے ساتھ عہد و پیمان میں سے ایک یہ تھا کہ مختلف اقوام اور ملتوں کے ساتھ اچھا کلام اور حسن سلوک کریں_ و قولوا للناس حسناً "الناس" سے مراد ممکن ہےیہودی عوام ہوں اور ممکن ہے دوسری اقوام اور ملتیں ہوں_ مذکورہ مفہوم دوسرے احتمال کی بناپر ہے_

۷_ نماز قائم کرنا اورزکوة کی ادائیگی خداوند متعال کے بنی اسرائیل کے ساتھ کیئے گئے معاہدوں میں سے تھا_
و إذ أخذنا میثاق بنی اسرائیل ... و اقیموا الصلوة و آتو الزکوة

۸_ بنی اسرائیل کا مکتب مختلف اعتقادي، معاشرتي، عبادتی اور اقتصادي پہلو رکھتا تھا_ لا تعبدون الا الله و بالوالدین احسانا ... و آتواالزکوة

۹_ اللہ تعالی کا بنی اسرائیل سے عہد و پیمان لینے کا واقعہ ایک اچھا واقعہ اور یاد رکھنے کے لائق ہے_ و إذ أخذنا میثاق بنی اسرائیل 'اذ" فعل" اذکروا_ یا دکرو" کے لئے مفعول ہے_ اللہ تعالی کا یاد کرنے کا حکم دینا اس بات کی علامت ہے کہ یہ موضوع ایک خاص اہمیت رکھتا ہے کہ جسے یاد رکھنا چاہیئے_

۱۰_ اللہ تعالی کی بندگی واجب اور اسکے غیر کی پوجا سے اجتناب واجب ہے_ لا تعبدون الا الله

جملہ " لا تعبدون الا الله_ تم اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت نہیں کرتے" نہی ہے جو نفی کی صورت میں آیا ہے بالفاظ دیگر خبر ہے جو انشاء کے مقام پر

Presented by: https://jafrilibrary.com

ہے گویا یہ کہ عبادت نہ کرو...

۱۱_ یکتا پرستی اور توحید عبادی ادیان الہی کے اہم ترین اصولوں میں سے ہے_
و إذ أخذنا میثاق بنی اسرائیل لا تعبدون الا اللہ

" لا تعبدون الا اللہ " کو دوسرے معاہدوں اور عہد وپیمان پر مقدم کرنا اس عہد وپیمان کی خاص اہمیت کی خاطر ہے_

۱۲ _ انسانوں کا غیر خدا کی پرستش کرنا ایک تعجب آور اور ایسا امر ہے جو متوقع نہیں ہے_ لا تعبدون الا اللہ
جملہ انشائي "غیر خدا کی ہرگز عبادت نہ کرو" کی جگہ اللہ تعالی نے جو جملہ خبریہ استعمال فرمایا کہ "تم غیر خدا کی عبادت نہیں کرتے " یہ اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ خدا کی پرستش اور غیر خدا کی پوجا سے اجتناب ایک ایسا انتہائي واضح فریضہ اور فطرت انسانی کے ساتھ گندھا ہوا ہے کہ اس سے نہی کرنے کی ضرورت نہیں اور اسکے برخلاف کی توقع ہی نہیں ہے_

۱۳ _ والدین ، یتیموں اور مساکین سے نیکی کرنا اہل ایمان کے اہم اور ضروری فرائض میں سے ہے_
و بالوالدین احساناً و ذی القربی و الیتامی والمساکین

آیہ مجیدہ میں موجود فرامین اگرچہ خداوند متعال کے بنی اسرائیل کے ساتھ عہد وپیمان کے طور پر بیان ہوئے ہیں لیکن قرآن حکیم میں ان کا بیان اس بات کی دلیل ہے کہ ان فرامین پر عمل کرنا تمام اہل ایمان کی ذمہ داری ہے_

۱۴ _ اہل ایمان کی اہم ترین معاشرتی تکالیف (ذمہ داریوں) میں سے والدین کے ساتھ نیکی و احسان کرنا ہے_
لا تعبدون الا اللہ و بالوالدین احسانا

یہ جو اللہ تعالی کی بندگی کے بعد والدین کے ساتھ نیکی کا ذکر ہوا ہے اس سے اسکی خاص اہمیت کا پتہ چلتا ہے_

۱۵ _ دوسروں پر نیکی و احسان کی نسبت والدین سے نیکی و احسان کہیں زیادہ اہم و برتر ہے_ و بالوالدین احسانا
یہ مفہوم اس بناپر ہے کہ "والدین " کو "ذی القربی و..." پر مقدم کیا گیا ہے اور "احسانا" کو آخری معطوف " مساکین" کے بعد لانے کی بجائے " والدین" کے بعد رکھا گیا ہے_

۱۶ _ اہل ایمان کے فرائض میں سے ہے کہ دوسروں حتی کافروں کے ساتھ بھی حسن سلوک کریں_ و قولوا للناس حسناً ممکن ہے " الناس" سے مراد اسی قوم و ملت کے افراد ہوں جو " قولوا" میں مخاطب ہیں اور ممکن ہے دیگر اقوام و ملل کے افراد ہوں_ مذکورہ مفہوم

Presented by: https://jafrilibrary.com

دوسرے احتمال کی بنا پر ہے_

۱۷_ توحید پرستی اور والدین، قرابتداروں، یتیموں، مساکین اور درماندہ افراد سے نیکی کرنا اچھے اعمال کے مصادیق میں سے ہے_ و عملوا الصالحات ... لا تعبدون الا اللہ وبالوالدین احسانا ... و المساکین یہ آیہ مجیدہ در حقیقت ما قبل آیت میں موجود "الصالحات" کی تفسیر اور اسکے بعض مصادیق کا ذکر ہے_

۱۸_ لوگوں سے حسن سلوک، نماز قائم کرنا اورزکوة کی ادائیگی اچھے اعمال کے مصادیق میں سے ہے_
عملوا الصالحات ...وقولوا للناس حسناً و اقیموا الصلوة و آتوا الزکوة

۱۹_ دینی تکالیف (فرائض) اللہ تعالی کے انسانوں کے ساتھ عہد وپیمان ہیں_ و إذ أخذنا میثاق بنی اسرائیل ... و آتو الزکوة

۲۰_ بنی اسرائیل کی اکثریت نے دینی تکالیف سے منہ موڑکر الہی عہد وپیمان توڑدیئے_ ثم تولیتم الا قلیلاً منکم و انتم معرضون "تولي" اور "اعراض" کا معنی ہے روگردان ہونا، منہ موڑنا اور اس سے مراد مخالفت و انحراف ہے_ جملہ "و انتم معرضون، "تولیتم" کے فاعل کے لئے حال ہے اورچونکہ اعراض اورتولی کا معنی ایک ہی ہے اس لئے حال مؤکد ہے جو بنی اسرائیل کی سخت مخالفت، نافرمانی اور انحراف کی حکایت کررہاہے_

۲۱_ بنی اسرائیل میں سے بہت کم افرادنے الہی عہد وپیمان کی وفا کی اوردینی تکالیف پر عمل کیا_
ثم تولیتم الا قلیلاً منکم

۲۲_ بنی اسرائیل میں سے کچھ افراد غیر خدا کی پرستش کی طرف مائل ہوگئے اور انہوں نے والدین، قرابتداروں، یتیموں اور مسکینوں کے حقوق ضائع کردیئے_ لا تعبدون الا اللہ و بالوالدین احساناً ... ثم تولیتم الا قلیلاً منکم

۲۳_ بنی اسرائیل میں سے سوائے کچھ افراد کے باقی سب نے لوگوں سے حسن سلوک نہ کیا، نماز قائم نہ کی اورزکوة ادا نہ کی_ و قولوا للناس حسناً و اقیموا الصلوة و آتو الزکوة ثم تولیتم الا قلیلاً منکم

۲۴_ الہی عہد وپیمان کو توڑنا اور الہی فراین کی مخالفت بنی اسرائیل کی عادت و روش تھي_ و انتم معرضون
بعض مفسرین کے نزدیک جملہ "وانتم معرضون_ تم (عہد وپیمان سے) منہ موڑے ہوئے ہو" معترضہ ہے اوراس معنی کی طرف اشارہ ہے کہ بنی اسرائیل نے نہ صرف مذکورہ عہد وپیمان توڑے بلکہ عہد

Presented by: https://jafrilibrary.com

وپیمان توڑنا انکی عادت اور روش تھی۔

۲۵۔عن جعفر بن محمد(ص) ... قال اللہ "وقولوا للناس حسناً" نزلت فی اھل الذمه ...[۱]

امام صادق علیہ السلام سے اللہ تعالی کے اس فرمان "قولوا للناس حسناً" کے بارے میں روایت ہے کہ یہ اہل ذمہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے...

۲۶۔جابر نے امام باقر علیہ السلام سے اللہ تعالی کے اس فرمان " قولوا للناس حسناً" کے بارے میں روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا "قولوا للناس احسن ما تحبون ان یقال لکم ...[۲]

جس طرح تم چاہتے ہو کہ تم سے گفتگو کی جائے اس سے بہتر لوگوں سے کلام کرو۔

۲۷۔سدیر صیرفی کہتے ہیں: قلت لابی عبداللہ علیہ‌السلام اطعم سائلاً لا اعرفه مسلماً؟ فقال نعم اعط من لا تعرفه بولایة و لاعداوة للحق ان اللہ عزوجل یقول وقولوا للناس حسناً و لا تطعم من نصب لشی من الحق او دعا الی شی من الباطل[۳] امام صادق علیہ السلام سے میں نے عرض کیا جس سائل کو میں نہیں جانتا کہ مسلمان ہے یا نہیں تو کیا میں اسکو کھانا کھلاؤں؟ تو امام علیہ السلام نے فرمایا ہاں جس کے بارے میں تم نہیں جانتے کہ اہل ولایت ہے یا دشمن حق ہے تو اسکو کھانا کھلاؤ کیونکہ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے" و قولوا للناس حسناً" اور وہ جو حق کا دشمن ہے اور باطل کی دعوت دیتا ہے تو اسکو کھانا مت کھلاؤ۔

۲۸۔ابی ولاد حناط کہتے ہیں: سألت ابا عبداللہ عن قول اللہ عزوجل " و بالوالدین احسانا" ما هذا الاحسان ؟ فقال الاحسان ان تحسن صحبتهما و ان لا تکلفهما ان یسألاك شیئاً مما یحتاجان الیه و ان کانا مستغنین...[۴]

میں نے امام صادق علیہ السلام سے اللہ تعالی کے اس فرمان "وبالوالدین احساناً" کے بارے میں سوال کیا کہ یہ احسان کیا ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: احسان یہ ہے کہ ان کے ساتھ حسن سلوک کرو اور ان کو مجبور نہ کرو کہ وہ تم سے ایسی چیز مانگیں جس کی ان کو ضرورت ہے اگرچہ وہ بے نیاز ہوں۔

احکام: ۱۰

---

۱) تفسیر عیاشی ج/ ۱ ص ۴۸ ح ۶۶، تفسیر برہان ج/ ۱ ص ۱۲۱ ح ۱۱۔ ۲) تفسیر عیاشی ج/ ۱ ص ۴۸ ح ۶۳، تفسیر برہان ج/ ۱ ص ۱۲۱ ح ۸۔

۳) کافی ج/ ۴ ص ۱۳ ح/ ۱، تفسیر برہان ج/ ۱ ص ۱۲۰ ح ۵۔ ۴) کافی ج/ ۲ ص ۱۵۷ ح ۱، نور الثقلین ج/ ۳ ص ۱۴۸ ح ۱۲۹۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

ادیان: ادیان کا اہم ترین رکن ۱۱

امر بہ معروف : امر بہ معروف کی اہمیت ۵

امور: تعجب آور امور ۱۲

انسان: انسانوں کے ساتھ خدا تعالی کا عہد وپیمان ۱۹

اہل ذمہ : اہل ذمہ سے میل جول کی روش ۲۵

بنی اسرائیل: دین بنی اسرائیل کے پہلو ۱۸؛بنی اسرائیل کا دین سے منہ موڑنا ۲۰؛بنی اسرائیل کی اقلیت ۲۳،۲۲،۲۱؛بنی اسرائیل کی اکثریت ۲۳، ۲۰؛بنی اسرائیل میں امر بہ معروف ۵؛بنی اسرائیل کا برا سلوک ۲۳؛بنی اسرائیل اور والدین کے حقوق ۲۲؛بنی اسرائیل اور زکوۃ ۲۳؛بنی اسرائیل اور مساکین ۲۲؛بنی اسرائیل اور نماز ۲۳؛بنی اسرائیل اور یتیم ۲۲؛بنی اسرائیل کی تاریخ ۲۳،۲۱ ؛بنی اسرائیل کی شرعی ذمہ داریاں ۶،۷؛بنی اسرائیل کی اکثریت کا شرک کرنا ۲۲؛بنی اسرائیل کی صفات ۲۳؛بنی اسرائیل کی نافرمانی ۲۴؛بنی اسرائیل سے اللہ تعالی کا عہد وپیمان ۱،۲،۳،۴، ۵،۲۱،۹،۷،۶؛بنی اسرائیل کی وعدہ شکنی ۲۰ ، ۲۴؛بنی اسرائیل کا وفائے عہد ۲۱

توحید: توحید عبادی کی اہمیت ۱۰،۱۱؛ ادیان میں توحید ۱۱؛توحید عبادی ۲،۱۷

دین: دینی تعلیمات ۱۹

ذکر: عہد الہی کا ذکر ۹

روایت: ۲۵ ، ۲۶ ، ۲۷، ۲۸

زکاۃ: زکاۃ کی ادائیگی۱۸،۷؛زکوۃ کے ترک کرنے والے ۲۳

سائلین : سائلین کو کھانا کھلانا ۲۷

شرک: عبادی شرک سے اجتناب ۲،۱۰؛ شرک عبادی کا تعجب آور ہونا ۱۲

عبادت: عبادت کا وجوب ۱۰

عمل صالح: عمل صالح کے موارد ۱۸،۱۷

قرابت دار:

Presented by: https://jafrilibrary.com

قرابت داروں پر احسان ۳،۱۷

کلام: کلام کرنے کے آداب ۲۶; پسندیدہ کلام ۴،۶

کفار: کفار سے حسن سلوک ۱۶

کھانا کھلانا: کھانا کھلانے کے احکام ۲۷

لوگ: لوگوں سے حسن سلوک ۴،۶،۱۶،۱۸

مسکین: مسکینوں پر احسان ۳،۱۳،۱۷; مسکینوں کے حقوق ضائع کرنا ۲۲

مشرکین : ۲۲

مؤمنین : مومنین کی معاشرتی ذمہ داری ۱۴; مؤمنین کی ذمہ داری ۱۳،۱۶

میل جول: میل جول کے آداب ۴،۶،۱۶،۱۸

نافرماني: اللہ تعالی کی نافرمانی (۲۳)

نماز: نماز کا قیام ۷،۱۸; تارکین صلوۃ ۲۳

نیکي: نیکی کی دعوت ۵

واجبات: ۱۰

والدین: والدین پر احسان ۳،۱۳،۱۴،۱۷،۲۸; والدین پر احسان کی اہمیت ۱۵; والدین کے حقوق ضائع کرنا ۲۲; والدین کے حقوق ۲۸; والدین سے حسن سلوک ۲۸

وعدہ شکن لوگ : ۲۰

یتیم: یتیم پر احسان ۳،۱۳،۱۷; یتیم کے حقوق ضائع کرنا ۲۲

یہودیت: یہودیت کا معاشرتی پہلو ۸; یہودیت کا اقتصادی پہلو ۸; یہودیت کا عبادتی پہلو ۸; یہودیت کا عقیدتی پہلو ۸; یہودیت کی تعلیمات ۳،۴،۵

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ لاَ تَسْفِكُونَ دِمَاءكُمْ وَلاَ تُخْرِجُونَ أَنفُسَكُم مِّن دِيَارِكُمْ ثُمَّ أَقْرَرْتُمْ وَأَنتُمْ تَشْهَدُونَ ﴿۸۴﴾

اور ہم نے تم سے عہد لیا کہآپس میں ایک دوسرے کا خون نہ بہانا اور کسی کو اپنے وطن سے نکال باہر نہ کرنا اور تم نے اس کا اقرار کیا اور تم خودہیاس کے گواہ بھی ہو (۸۴)

۱_ بنی اسرائیل کے ذمے اللہ تعالی کی طرف سے عہد و پیمان تھے_ و اذا أخذنا میثاقکم

۲_ ایک دوسرے کے قتل اور خون ریزی کرنے سے پرہیز کرنا یہ اللہ تعالی کے بنی اسرائیل کے ساتھ عہد و پیمان میں سے تھا_ و اذأخذنا میثاقکم لا تسفکون دمائکم "لا تسفکون دماء کم_ تم ایک دوسرے کا خون نہیں کرتے" جملہ خبریہ ہے اور اس سے مراد جملہ انشائیہ ہے یعنی خون ریزی نہ کرو_

۳_ ایک دوسرے کو بے گھر نہ کرنا اور دیار وطن سے نہ نکالنا خداوند متعال کے بنی اسرائیل کے ساتھ عہد و پیمان میں سے تھا_ و إذ أخذنا میثاقکم ... لا تخرجون أنفسکم من دیارکم "دار" کا معنی گھر ہے البتہ شہر اور محلے کو بھي "دار" کہا جاتاہے پس "دیار" جو "دار" کی جمع ہے اسکا معنی گھر، شہر اور محلے ہے_

۴_ انسانی معاشروں اور ملتوں کے حقوق میں سے ہے کہ ان کے پاس وطن اور جائے سکونت ہو_ *من دیارکم قرآن کریم "دیار" کو "کم" کی طرف اضافت دے کر یعنی گھر اور وطن کو انسانوں کی طرف نسبت دے کر (تمہارے گھر) اس حقیقت کو ثابت کررہاہے گویا ہر ملت، قوم، قبیلے کو حق حاصل ہے کہ ایک سرزمین کو اپنی جائے سکونت قرار دے اور کسی جگہ کو اپنی زندگی کرنے کے لئے انتخاب کرے_

۵_ بنی اسرائیل کے وہ عہد و پیمان جو خداوند متعال کے ان کے ساتھ تھے ان کا اعتراف کرتے اور اس کی گواہی دیتے تھے_إذ أخذنا میثاقکم ... ثم اقررتم و انتم تشھدون

۶_ الہی مکتب میں مومنین کے قتل محرمات مؤکدہ میں سے ہے_
لا تسفکون دماء کم

Presented by: https://jafrilibrary.com

اگرچہ آیت اللہ تعالی کا بنی اسرائیل سے عہد و پیمان کا ذکر کررہی ہے لیکن اسکا قرآن حکیم میں بیان کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ فریضہ قرآن کریم کے تمام تر مخاطبین کے لئے ہے_

۷_ توحید پرستوں کو ان کے گھربار اور دیار وطن سے نکالنا اور دربدر کرنا مؤکدہ محرمات الہی میں سے ہے_

و لاتخرجون أنفسكم من دياركم

" لا تخرجون ..." تم اپنے (دینی بھائیوں) کو ان کے گھروں سے باہر نہ نکالو یہ جملہ بھی "لاتسفكون ..."کی طرح خبریہ ہے جو مقام انشاء پرہے یعنی "... باہر نہ نکالو" انشاء کی جگہ جملہ خبریہ کا آنا تاکید کے لئے ہے_

۸_ ہر معاشرہ اور ملت ایک جسم کی طرح ہے اور اسکے افراد اس جسم کے اعضاء کی طرح ہیں_

لا تسفكون دماء كم و لا تخرجون أنفسكم من دياركم

" لا تسفكون ..." اس جملہ سے مراد خودکشی اور خود کو دربدر کرنا نہیں ہے بلکہ اس سے مراد ایک قوم یا قبیلے کا دوسرے کو قتل کرنا اور دربدر کرنا ہے_ البتہ یہاں دوسروں کی بجائے یہ تعبیر استعمال کرنا کہ خود کو قتل نہیں کرتے اور خود کو دربدر نہیں کرتے یہ اس مطلب کی طرف اشارہ ہے کہ ایک ملت کے افراد اور ایک مکتب کے پیروکار امت واحدہ کی طرح ہیں_

احکام:۷،۶

انسان: انسانوں کے حقوق ۴

بنی اسرائیل: بنی اسرائیل کا اقرار ۵; اللہ تعالی کا بنی اسرائیل کے ساتھ عہد وپیمان ۳،۲،۱،۵; بنی اسرائیل کی گواہی ۵

جلاوطنی (وطن بدری): جلاوطن کرنے سے اجتناب ۳

حقوق: سکونت کا حق ۴; وطن کا حق ۴

قتل: قتل سے اجتناب ۲

محرمات: ۷،۶

معاشرہ: معاشروں کے حقوق ۴; معاشرے کی وحدت ۸

مؤمنین: مومنین کو جلاوطن کرنے کی حرمت۷; مومنین کے قتل کی حرمت ۶; مؤمنین کے درجات ۷،۶

Presented by: https://jafrilibrary.com

ثُمَّ أَنتُمْ هَؤُلاء تَقْتُلُونَ أَنفُسَكُمْ وَتُخْرِجُونَ فَرِيقاً مِّنكُم مِّن دِيَارِهِمْ تَظَاهَرُونَ عَلَيْهِم بِالإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَإِن يَأتُوكُمْ أُسَارَى تُفَادُوهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ إِخْرَاجُهُمْ أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَاء مَن يَفْعَلُ ذَلِكَ مِنكُمْ إِلاَّ خِزْيٌ فِي الْحَيَوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرَدُّونَ إِلَى أَشَدِّ الْعَذَابِ وَمَا اللّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿۸۵﴾

لیکن اس کے بعد تم نے قتل و خون شروع کردیا _ لوگوں کو علاقہ سے باہر نکالنے لگے اور گناہ وتعدی میں ظالموں کی مدد کرنے لگے حالانکہ کوئی قیدی بن کر آتا ہے تو فدیہ دے کرآزاد بھی کرالیتے ہو جب کہ شروع سے ان کانکالنا ہی حرام تھا_ کیا تم کتاب کے ایکحصہ پر ایمان رکھتے ہو اور ایک کا انکار کردیتے ہو_ ایسا کرنے والوں کی کیا سزا ہے سوائے اس کے کہ زندگانی دنیا میں ذلیلہوں اور قیامت کے دن سخت ترین عذاب کیطرف پلٹا دیئے جائیں گے_ اور اللہ تمھارے کرتوت سے بے خبر نہیں ہے(۸۵)

۱_ زمانہ بعثت کے بنی اسرائیل باوجود اس کے کہ پیمان الہی کا اعتراف (خونریزی سے اجتناب) کرتے تھے پھر بھی ایک دوسرے کو قتل کرتے تھے_ ثم اقررتم ... ثم انتم ھولاء تقتلون أنفسکم

"ثم انتم ہولاء ... تم ہی ہو" میں لفظ "ہولائ" اس مطلب کی طرف اشارہ ہے کہ آیہ مجیدہ جس مورد کو بیان کررہی ہے وہ زمانہ بعثت کے بنی اسرائیل ہیں_ اس آیت کے خطابات گذشتہ خطابات کی طرح نہیں ہیں جن میں بنی اسرائیل کے اسلاف کی صفات کو موجودہ بنی اسرائیل کی طرف نسبت دی گئی ہے_

۲_ بعض بنی اسرائیل نے اپنے دینی بھائیوں کو انکے گھر اور وطن سے دربدر کرکے الہی عہد وپیمان کو توڑا_

ثم انتم ھولاء ... تخرجون فریقا منکم من دیارھم

مورد بحث آیت ان جنگوں اور قتل و غارت گری کی طرف اشارہ کررہی ہے جو آنحضرت (ص) کی ہجرت سے قبل مدینہ کے یہودی قبائل میں ہوتی تھیں_ بنی نضیر کے یہودی بنی قریظہ کے یہودیوں سے دست و گریبان تھے جو جس پر غلبہ حاصل کرلیتا دوسرے کو اسکے گھر اور جائے سکونت سے نکال کر دربدر کردیتا_

۳_ بنی اسرائیل اپنے بعض دینی بھائیوں کو دربدر کرنے کے لیئے ایک دوسرے کی مدد و نصرت کرتے تھے_ تظاھرون علیھم "تظاہرون" کا مصدر "تظاہر" ہے جسکا معنی ہے ایک دوسرے کی مدد کرنا "تظاہرون علیہم" یعنی ایک قبیلے کی دوسرے قبیلے کے ساتھ کشمکش اور ٹکراؤ کے دوران تم میں سے بعض افراد ایک دوسرے کی مدد کرتے تھے_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۴ _ اپنے دینی بھائیوں کو ان کے گھر سے دربدر کرنے کے لئے ایک دوسرے کی مدد کرنے کے باعث بنی اسرائیل گناہگار اور متجاوز لوگ تھے _ تظاھرون علیھم بالاثم والعدوان

"بالاثم" میں باء ملابستہ ہے "بالاثم و العدوان"، "تظاہرون" کے فاعل کے لئے حال ہے یعنی ان کے خلاف تم ایک دوسرے کی مدد کرتے تھے در آں حالیکہ تم گناہگار اور متجاوز تھے _

۵ _ ادیان الہی پر اعتقاد رکھنے والے لوگوں کو نہ تو ایک دوسرے کو قتل کرنا چاہیئے اور نہ ہی ایک گروہ دوسرے کو اس کے گھر یا وطن سے دربدر کرے _ ثم انتم ھؤلاء تقتلون أنفسکم و تخرجون فریقاً منکم من دیارھم

٦ _ ادیان الہی پر اعتقاد رکھنے والوں کو چاہیئے کہ اپنے دینی بھائیوں کو قتل کرنے یا ان کو دربدر کرنے میں قاتلوں یا دربدر کرنے والوں کی مدد نہ کریں _ تظاھرون علیھم بالاثم والعدوان

۷ _ اہل دین کے قاتلوں اور دربدر کرنے والوں کی مدد کرنا گناہ اور تجاوز ہے _ تظاھرون علیھم بالاثم والعدوان

۸ _ گناہگاروں کے گناہ میں مدد کرنا حرام ہے _ تظاھرون علیھم بالاثم و العدوان

۹ _ بنی اسرائیل اپنے دینی بھائیوں کی قید سے رہائي کے لئے فدیہ دیتے تھے اگرچہ ان کے خلاف انہوں نے ہی لڑائي کی ہوتی اور ان کو ان کے گھر سے دربدر کیا ہوتا _ و ان یاتوکم اساری تفادوھم

"یاتوا" کی ضمیر "فریقا" کی طرف لوٹتی ہے _ "تفادوا" کا مصدر "مفادات" ہے جسکا معنی ہے قید سے رہائي کے لئے فدیہ ادا کرنا یا اسی طرح کے معانی ہیں _ پس "ان یاتوکم اساری ..." کا معنی یہ بنتا ہے وہی گروہ یا قبیلہ جس کو تم نے دربدر کیا ہوتا اگر دشمن کے ہتھے چڑھ جاتے تو تم فدیہ ادا کرکے ان کو آزاد کرواتے تھے _

۱۰ _ بنی اسرائیل کا اپنے اسیروں کی آزادی کے لئے کوشش کرنا ان کی آسمانی کتابوں کے فرامین میں سے تھا _ و ان یاتوکم اساری تفادوھم ... افتؤمنون ببعض الکتاب

"أفتؤمنون ببعض الکتاب" اس معنی پر دلالت کرتا ہے کہ یہودیوں کا یہودی اسیروں کو آزاد کرانے کا محرک یا جذبہ تورات کے احکام پر عمل کرنا تھا _

۱۱ _ اپنے دینی بھائیوں کے سلسلے میں بنی اسرائیل کے معاشرتی سلوک میں تناقض پایا جاتا تھا _

و ان یاتوکم اساری تفادوھم و ھو محرم علیکم اخراجھم اس جملہ میں ضمیر "ہو" ضمیر شان ہے _ "اخراجہم" مبتدا ہے

Presented by: https://jafrilibrary.com

اور " محرم علیکم" اسکی خبر ہے یعنی جن کو تم نے خود دربدر کیا ہوتا تھا انکی آزادی کے لئے بھی خود ہی فدیہ دیتے تھے جبکہ ان کو دربدر کرنا تم پر حرام تھا_

۱۲_بنی اسرائیل اپنے دینی بھائیوں کے قید ہوجانے کے بعد ان کی آزادی کے لئے انہی سے فدیہ لیتے تھے_

و ان یاتوکم اساری تفادوھم بعض اہل لغت نے "تفادو" کا معنی "تم فدیہ لیتے تھے" کیا ہے_ اس اعتبار سے "و ان یاتوکم ..." کا معنی یہ ہوگا کہ تمہارے دینی بھائي جب اسیر بن کے تمہارے پاس آتے تو تم ان کی آزادی کے لئے ان سے فدیہ لیتے تھے_

۱۳_ اپنے دینی بھائیوں کی آزادی کے لئے ان سے فدیہ لینا دین یہود کے محرمات میں سے تھا_ و ان یاتوکم اساری تفادوھم

۱۴_بنی اسرائیل کے نسلی تعصبات اور دین کے مقابل ان کے اعمال (تورات کے بعض احکام پہ عمل کرنا اور بعض پر عمل نہ کرنا) کے باعث اللہ تعالی نے ان کی توبیخ و سرزنش کی_ أفتؤمنون ببعض الكتاب و تكفرون ببعض

" أفتؤمنون" اور "تکفرون" میں ایمان اور کفر سے مراد عمل کرنا اور عمل نہ کرنا ہے_

۱۵_بنی اسرائیل تورات کے بعض احکام پر عمل کرتے اور بعض کی اعتنا نہ کرتے تھے_أفتؤمنون ببعض الكتاب و تكفرون ببعض

۱۶_ آسمانی کتاب کے تمام تر احکام کی پابندی اس کتاب پر ایمان لانے والوں کا فریضہ ہے_أفتؤمنون ببعض الكتاب و تكفرون ببعض

۱۷_آسمانی کتاب پر ایمان کی دلیل اسکے احکامات پر عمل کرنا ہے_أفتؤمنون ببعض الكتاب

جملہ"وان یاتوکم ..."پر "أفتؤمنون ..." کی حرف فاء کے ذریعے تفریع اس مفہوم و معنی کی طرف اشارہ ہے یعنی یہ جو تم لوگ تورات کے حکم کے مطابق اسیروں کی آزادی کے در پے ہو تو گویا تورات کے اس حصے پر عمل پیرا ہو لیکن اپنے دینی بھائیوں کو جو دربدر کرتے ہو اس سے معلوم ہوتاہے کہ اس کام کی حرمت (جو تورات میں آئي ہے) کے منکرو کافر ہو _پس دینی احکام پر عمل کرنا ایمان کی دلیل ہے اور ان کو ترک کردینا کفر کی طرح ہے_

۱۸_ سماوی کتاب کے فرامین و احکام پہ عمل نہ کرنا انکار کرنے کی طرح ہے اور اس کتاب کا کفر اختیار کرنے کی دلیل ہے_أفتؤمنون ... و تكفرون ببعض

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۹_ جن یہودیوں نے عہد وپیمان الٰہی کو توڑا ان کی سزا دنیا میں ذلت و خواری ہے_ إذ أخذنا میثاقکم ... فما جزاء من یفعل ذلك منکم الاخزی فی الحی وة الدنیا "ذلک" ان تمام کاموں کی طرف اشارہ ہے جو آیہ مجیدہ نے یہودیوں کے بارے میں نقل کیئے ہیں اور ان کاموں کو ناپسند گردانا گیا ہے ان کاموں میں سے عہد وپیمان الٰہی کی پابندی نہ کرنا، اپنے دینی بھائیوں کو قتل کرنا وغیرہ ہے_

۲۰_ دنیا میں ذلت و خواری میں مبتلا ہونا ان یہودیوں کی سزا ہے جنھوں نے ایک دوسرے کو قتل کیا اور اپنے دینی بھائیوں کو دربدر کیا_ تقتلون أنفسکم ... فما جزاء من یفعل ذلك منکم الاخزی فی الحیاۃ الدنیا

۲۱_ آخرت میں شدید ترین عذاب ان یہودیوں کے لئے ہے جنھوں نے الٰہی عہد وپیمان کو توڑا_ إذ أخذنا میثاقکم ... ویوم القیامة یردون الی اشد العذاب "العذاب" کی طرف "اشد_ شدید ترین" کا اضافہ یہ صفت کا موصوف کی طرف اضافہ ہے یعنی "العذاب الاشد"

۲۲_ جن یہودیوں نے اپنے دینی بھائیوں کو دربدر کیا یا ان کو قتل کیا ان کو قیامت میں شدید ترین عذاب ہوگا_ تقتلون أنفسکم ... و یوم القیامة یردون الی اشد العذاب

۲۳_ جن یہودیوں نے آسمانی کتاب میں تبعیض (تورات کے بعض احکام پر عمل کیا اور بعض کو ترک کیا) انجام دی ان کی سزا دنیا میں ذلت و خواری ہے_ أفتؤمنون ببعض ... فما جزاء من یفعل ذلك منکم الاخزی فی الحیاۃ الدنیا

۲۴_ وہ یہودی جو تورات کے احکام اور معارف کے ساتھ تبعیض کرتے تھے قیامت کے روز شدید ترین عذاب میں مبتلا ہوں گے_ أفتؤمنون ببعض ... و یوم القیامة یردون الی اشد العذاب

۲۵_ اخروی عذاب کے مختلف درجات ہیں_ و یوم القیامة یردون الی اشد العذاب

۲۶_ زمانہ بعثت کے بعض یہود، الٰہی عہد وپیمان پر عمل پیرا ہو کر ان کی پابندی کرتے تھے اور اپنے دینی بھائیوں کو قتل کرنے اور دربدر کرنے سے اجتناب کرتے تھے_ فما جزاء من یفعل ذلك منکم ماسبق خطابات کا سیاق اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ یہ جملہ "فما جزاء..." یوں ہو "فما جزاء کم بما تفعلون الا خزي" _ تاہم سیاق سے اسطرح کا تغیر اس مطلب کی طرف اشارہ ہے کہ سب یہودی ناروا اور بے جا اعمال کے مرتکب نہیں ہوئے جبکہ "منکم" کا من تبعیضیہ اس بات کی تائید کررہا ہے_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۲۷_ ایمان اور عمل میں تبعیض (بعض کو انجام دینا اور بعض کو ترک کردینا) دنیا میں ذلت و خواری اور آخرت میں شدید عذاب کا باعث ہے_ما جزاء من یفعل ذلك منکم الا خزی فی الحیاة الدنیا و یوم القیامة یردون الی اشد العذاب

۲۸_ الہی مکتب پر اعتقاد رکھنے والے اگر اپنے دینی بھائیوں کو قتل کریں یا ان کو دربدر کریں تو دنیا میں ذلیل و خوار ہوں گے اور آخرت کے سخت ترین عذاب میں مبتلا ہوں گے_فما جزاء من یفعل ... و یوم القیامة یردون الی اشد العذاب

۲۹_ داخلی جنگیں اور برادر کشی گناہان کبیرہ میں سے ہیں جو دنیا میں ذلت و خواری کا سبب اور آخرت میں عذاب کا باعث ہیں_تقتلون أنفسکم ... فما جزاء من یفعل ذلك منکم الا خزی فی الحیاة الدنیا و یوم القیامة یردون الی اشد العذاب یہ گناہ چونکہ سخت ترین عذاب کا موجب ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ گناہان کبیرہ ہیں_

۳۰_ گناہگاروں کو اخروی عذاب کے علاوہ دنیا میں بھی سزائیں ملیں گی_فما جزاء من یفعل ذلك منکم الا خزی فی الحیاة الدنیا

۳۱_ اللہ تعالی انسان کے تمام تر اعمال و کردار سے آگاہ ہے_و ما اللہ بغافل عما تعملون

۳۲_ اس بات کی طرف توجہ اور یقین کہ اللہ تعالی تمام اعمال سے آگاہ ہے انسان کو الہی عہد و پیمان توڑنے اور گناہ انجام دینے سے روکتا ہے_و ما اللہ بغافل عما تعملون اللہ تعالی کے انسانی اعمال کے ناظر و شاہد ہونے کو بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ انسان اللہ تعالی کے ناظر ہونے پر توجہ رکھیں تا کہ ناجائز اعمال سے پرہیز کریں_بنابریں اللہ تعالی کی آگاہی اور نظارت کا تقاضا یہی ہے_

۳۳_ امام صادق عليه‌السلام سے روایت ہے کہ آپ عليه‌السلام نے ارشاد فرمایا "... الکفر فی کتاب اللہ علی خمسة اوجه ... والوجه الرابع من الکفر ترك ما امر اللہ عزوجل به و هو قول اللہ عزوجل " ... أفتؤمنون ببعض الکتاب و تکفرون ببعض فما جزاء من یفعل ذلك منکم" فکفّرهم بترك ما امر اللہ عزوجل به ونسبهم الی الایمان و لم یقبله منهم و لم ینفعهم عنده ... [1] اللہ تعالی کی کتاب میں کفر کی پانچ قسمیں ہیں... اور چوتھی قسم اوامر الہی کا ترک کرنا ہے اور وہ اللہ تعالی کا یہ کلام ہے

---

۱) کافی ج/۲ص ۳۹۰ ح/۱ نورالثقلین ج/۱ ص۹۵ ح ۲۶۹_

Presented by: https://jafrilibrary.com

"أفتؤمنون ببعض الكتاب و تكفرون ببعض فما جزاء من يفعل ذلك منكم" پس اللہ تعالی نے ان کو اوامر الہی ترک کرنے کی وجہ سے کافر قرار دیا ہے۔ اگرچہ ان کی طرف ایمان کی نسبت دی ہے لیکن یہ ایمان قابل قبول نہیں ہے اور خداتعالی کے ہاں سے ان کو کوئي منفعت حاصل نہ ہوگي۔

آسمانی کتابیں: آسمانی کتابوں پر عمل ۱۶،۱۷،۱۸

احکام: ۸

اسیر: اسیر کی آزادی ۱۳; اسیر کی آزادی کی اہمیت ۱۰; اسیر کے لئے فدیہ ۹،۱۲،۱۳

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی سرزنشیں ۱۴; اللہ تعالی کا علم ۳۱; عہد الہی سے وفا ۲۶

انسان: انسان کا عمل ۳۱

ایمان: خدا کے علم پر ایمان کے نتائج ۳۲; قرآن کریم کے بعض حصے پر ایمان ۳۳; ایمان کے متعلقات ۳۳; آسمانی کتاب پر ایمان کی علامتیں ۱۷

برادرکشی: برادرکشی کے نتائج ۲۹; برادرکشی کا گناہ ۲۹

بنی اسرائیل: بنی اسرائیل کے اسیروں کی آزادی ۹،۱۲; بنی اسرائیل کا اقرار ۱; صدر اسلام کے بنی اسرائیل ۱; بنی اسرائیل اور تورات ۱۵; بنی اسرائیل کی تاریخ ۱،۲،۳،۴،۹،۱۲; بنی اسرائیل کی وطن بدری یا دربدری ۲،۳،۴; بنی اسرائیل کے دربدر لوگ ۲; بنی اسرائیل کی تجاوزگری ۴; بنی اسرائیل کی سماوی کتب کی تعلیمات ۱۰; بنی اسرائیل کے جرائم ۱،۲، ۳،۴; بنی اسرائیل کے معاشرتی روابط ۱۱; بنی اسرائیل کی سرزنش ۱۴; بنی اسرائیل کا شرعی تکلیف پر عمل ۱۴; اللہ تعالی کا بنی اسرائیل کے ساتھ عہد ۱; بنی اسرائیل کی عہد شکنی ۱،۲; بنی اسرائیل کا فدیہ ۱۲; بنی اسرائیل میں قتل کا واقعہ ۱،۳; بنی اسرائیل کا گناہ ۴

تجاوز: تجاوز کے موارد ۷ تورات: تورات کے بعض حصے پر عمل ۱۵،۲۳،۲۴

جرائم: جرائم میں اعانت ۳،۴،۶،۷

جنگ: خانہ جنگی کے نتائج ۲۹; خانہ جنگی کا گناہ ۲۹

حدیث: ۳۳ دربدر کرنا: دربدر کرنے سے اجتناب ۲۶; دربدر کرنے کی سزا ۲۸

دربدر کرنے والے: دربدر کرنے والوں کی مدد کرنے سے اجتناب ۶; دربدر کرنے والوں کی امداد ۷

Presented by: https://jafrilibrary.com

دین: دین کے بعض حصے پر عمل کے نتائج ۲۷; دین کا جزء جزء کرنا بعض پر عمل اور بعض کی مخالفت کرنا ۱۴ ، ۱۵; دین کو قبول کرنے میں جزء جزء کرنا (بعض کو قبول اور بعض کو رد کرنا) ۱۴،۲۳،۲۴

دین دار: دین داروں کو دربدر کرنے سے اجتناب ۵ دینداروں کے قتل سے اجتناب ۵;دین داروں کی ذمہ داری ۵،۶; دین داروں کو تنبیہ ۲۸

ذلت: دنیاوی ذلت کے اسباب ۱۹،۲۰،۲۳ ، ۲۷، ۲۸، ۲۹

عذاب: شدید عذاب ۲۱،۲۲،۲۳،۲۷،۲۸; عذاب کے درجات ۲۱،۲۲،۲۳،۲۷،۲۸; عذاب کے اضروی درجات ۲۵; اخروی عذاب کے موجبات ۲۷، ۲۸ ، ۲۹

قاتل: قاتل کی امداد سے اجتناب ٦; قاتل کی امداد ۷

قتل: قتل سے اجتناب ۱،۲٦; قتل کی سزا ۲۸; قتل میں اعانت کرنا ٦،۷

قیامت: قیامت کے عذاب ۲۲

کائناتی نظریہ: کائناتی نظریہ اور آئیڈیا لوجی ۳۲

کفر: قرآن حکیم کے بعض حصے کے بارے میں کفر ۳۳; آسمانی کتابوں کے بارے میں کفر ۱۸; کفر کے موجبات ۳۳

گناہ: گناہ میں تعاون ۷; گناہ میں تعاون کی حرمت ۸; گناہان کبیرہ کا گناہ ۲۹; گناہ کے موارد ۷; گناہ کی رکاوٹیں ۳۲

گناہگار: گناہگاروں کا اخروی عذاب ۳۰; گناہگاروں کا دنیاوی عذاب ۳۰; گناہگاروں کو تنبیہ ۳۰

محرمات: ۸

مومنین: مومنین کی ذمہ داری ۱٦

وعدہ شکنی: اللہ تعالی کے ساتھ وعدہ شکنی کی سزا ۱۹،۲۱; اللہ تعالی کے ساتھ وعدہ شکنی کے موانع ۳۲

یہود:یہودیوں کے احکام ۱۳;یہودیوں کا تورات پر ایمان ۲٦;یہودیوں کی دنیاوی ذلت ۱۹،۲۰ ، ۲۳;یہودیوں کا اخروی عذاب ۲۲ ، ۲۳;یہودیوں کا دنیاوی عذاب ۲۰;یہودیوں کی ذلت کے اسباب ۲۳;یہودیوں کی اخروی سزا و انجام ۲۱; یہودیوں کی لوگوں کو دربدر کرنے کی سزا ۲۰،۲۲;یہودیوں کی دنیاوی سزا و انجام ۲۳;یہودیوں کے قتلوں کی سزا ۲۰،۲۲; وعدہ شکن یہودیوں کی سزا ۱۹،۲۱;یہودیوں کے محرمات ۱۳;یہودی قیامت میں ۲۲; صدر اسلام کے مومن یہود ۲٦

Presented by: https://jafrilibrary.com

أُولَئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُاْ الْحَيَوةَ الدُّنْيَا بِالآخِرَةِ فَلاَ يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلاَ هُمْ يُنصَرُونَ ﴿۸۶﴾

یہ وہ لوگہیں جنھوں نے آخرت کو دے کر دنیا خریدلیہے اب نہ ان کے عذاب میں تخفیف ہوگی اور نہ ان کی مدد کی جائے گی (۸٦)

۱_ عالم آخرت اور اسکی نعمتیں ان لوگوں کا سرمایہ ہے جو ایمان رکھتے اور آسمانی کتابوں کے مطابق عمل کرتے ہیں_
اولئك الذين اشتروا الحياة الدنيا بالاخرة

۲_ بعض انسان آخرت اور اسکی نعمتوں کو کھو کر دنیاوی نعمتوں یا حیثیتوں کے درپے ہیں_ اولئك الذين اشتروا الحياة الدنيا بالاخرة

۳_ آخرت کو کھو کردنیا کا انتخاب کرنا ایسے اخروی عذاب کا باعث ہے جس میں کمی یا تخفیف نہیں ہوگي_
اولئك ... فلا يخفف عنهم العذاب

۴_ الہی عہد و پیمان کو توڑنے والے سرائے آخرت اور اسکی نعمتوں سے کچھ نہ پاسکیں گے_
إذ أخذنا ميثاقكم ... اولئك الذين اشتروا الحياة الدنيا بالاخرة

" اولئک " ان تمام گروہوں کو شامل ہے جن کے ناپسندیدہ اعمال و کردار کا ماقبل آیت میں ذکر ہوا ہے ان میں سے بعض یہ ہیں، الہی عہد و پیمان کو توڑنے والے، اپنے دینی بھائیوں کے قاتل وغیرہ_

۵_ الہی عہد و پیمان کو بے اہمیت سمجھنے اور توڑنے والوں کا محرک دنیاوی نعمتوں کا حصول ہے_
اولئك الذين اشتروا الحياة الدنيا بالاخرة

٦_ یہود دنیاوی نعمتوں کو حاصل کرنے کے لئے اپنے دینی بھائیوں کو قتل کرتے اور ان کو ان کے گھر سے، وطن سے دربدر کرتے تھے_ ثم انتم هولاء تقتلون ... اولئك الذين اشتروا الحياة الدنيا بالاخرة

۷_ یہودیوں نے دنیاوی مفادات کے حصول کی خاطر آخرت اور اسکی نعمتوں کو کھودیا_
اولئك الذين اشتروا الحياة الدنيا بالاخرة

۸_ اہل ایمان کو قتل کرنا، ان کو دربدر کرنا اور دین میں

Presented by: https://jafrilibrary.com

تبعیض (بعض پر عمل اور بعض کو ترک) کرنا عالم آخرت کو کھودینے اور قیامت میں شدید عذاب کا باعث بنتا ہے_

اولئك الذين اشتروا ... فلا يخفف عنهم العذاب "العذاب" کا "ال" عہد ذکری ہے جو "اشد العذاب" کی طرف اشارہ ہے_

۹_ جو لوگ دنیا کے حصول کی خاطر اپنی آخرت کو تباہ کرتے ہیں ان کو عذاب سے نجات کے لئے کوئی یار و یاور نہ ملے گا _فلا يخفف عنهم العذاب و لا هم ينصرون

۱۰_ دین میں تبعیض کے (بعض احکام پر عمل کرنا اور بعض کو ترک کردینا) محرکات میں سے ایک دنیا طلبی ہے_

أفتؤمنون ببعض الكتاب و تكفرون ببعض ... اولئك الذين اشتروا الحياة الدنيا

۱۱_ مکتب الہی پر اعتقاد رکھنے والے گروہوں کے درمیان خون ریز جنگوں اور معرکہ آرائیوں کی ایک جڑ دنیا طلبی ہے_ ثم انتم هولاء تقتلون أنفسكم ... اولئك الذين اشتروا الحياة الدنيا

آخرت فروش افراد: ۲ آخرت فروشوں کا بے یار و مددگار ہونا ۹; آخرت فروشوں کا عذاب ۹; آخرت فروشوں کی سزا ۳

آخرت فروشي: آخرت فروشی کی سزا ۳

اختلاف: دینی اختلاف کے اسباب ۱۱

انسان: انسانی سرمایہ ۱

ترغیب و تحریک: ترغیب کے عوامل ٦

جنگ: جنگ کی زمین ہموار ہونا ۱۱

دنیاطلب افراد: ۲ دنیا کے طالبوں کو عذاب ۹; دنیا کے طالبوں کی سزا ۳

دنیاطلبي: دنیا طلبی کا نتائج ۱۱، ۱۰، ۵

دین: دین کے صرف بعض حصے پر عمل کرنے کے نتائج ۸; دین کا جزء جزء کرنا ۱۰; دین کے بعض حصے پر عمل ۱۰

دینی سماج: دینی سماج کو پہنچے والے نقصان کی شناخت ۱۱

عذاب:

Presented by: https://jafrilibrary.com

شدید عذاب۸; عذاب کے درجے ۸; اخروی عذاب کے موجبات ۸; عذاب سے نجات ۹

مومنین: مومنین کو دربدر کرنے کے نتائج۸; مومنین کو قتل کرنے کے نتائج۸

نعمت : اخروی نعمتوں سے محروم لوگ ۴; اخروی نعمتیں ۱

وعدہ شکن : وعدہ شکنوں کی دنیا طلبی ۵; وعدہ شکنوں کا محروم ہونا ۴

وعدہ شکنی : اللہ تعالی کے ساتھ وعدہ شکنی کا فلسفہ ۵; اللہ تعالی کے ساتھ وعدہ شکنی کی سزا ۴

یہود:یہودیوں کی آخرت فروشی کا محرک ۷;یہودیوں کو دربدر کرنے کا محرک ۶;یہودیوں کے قتل کا محرک ۶;یہودیوں کے جرائم ۶;یہودیوں کی دنیا طلبی ۷،۶;یہویوں کی صفات ۶

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَقَفَّيْنَا مِن بَعْدِهِ بِالرُّسُلِ وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ أَفَكُلَّمَا جَاءكُمْ رَسُولٌ بِمَا لاَ تَهْوَى أَنفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ فَفَرِيقاً كَذَّبْتُمْ وَفَرِيقاً تَقْتُلُونَ ﴿۸۷﴾

ہم نے موسی کو کتاب دی ان کے پیچھے رسولوں کا سلسلہقائم کیا عیسی بن مریم کو واضح بمعجزاتعطا کئے روح القدس سے ان کی تایید کرادیلیکن کیا تمھارا مستقل طریقہ یہی ہے کہجب کوئی رسول تمھاری خواہش کے خلافکوئی پیغام لے کر آتاہے تو اکڑجاتے ہواور ایک جماعت کو جھٹلا دیتے ہو اور ایکلو قتل کردیتے ہو (۸۷)

۱_ حضرت موسی عليه‌السلام انبیائے الہی میں سے تھے اور صاحب کتاب (تورات) تھے_و لقد آتینا موسی الکتاب

۲_ اللہ تعالی حضرت موسی عليه‌السلام کو کتاب عطا کرنے والا ہے_و لقد آتینا موسی الکتاب

۳_ اللہ تعالی نے حضرت موسی عليه‌السلام کی رحلت کے بعد مسلسل انبیاء عليه‌السلام کو بنی اسرائیل کی طرف بھیجا_

و قفینا من بعدہ بالرسل "قفینا" کا مصدر" تقفیہ" ہے جسکا معنی ہے کسی چیزیا شخص کسی کو کسی دوسری چیزیا شخص کے بعد روانہ کرنا_پس "قفینا ...یعنی موسی عليه‌السلام کی رحلت کے بعد ہم نے (بنی اسرائیل کی طرف) پے درپے انبیاء عليه‌السلام کو بھیجا_

۴_بنی اسرائیل کی طرف بہت سے انبیاء عليه‌السلام بھیجے گئے_و قفینا من بعدہ بالرسل

"الرسل" میں " ال" استغراق کا ہے جویہاں کثرت پر دلالت کرتا ہے_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۵_ حضرت عیسی عليه‌السلام اللہ تعالی کے انبیاء عليه‌السلام میں سے تھے جو معجزات رکھتے تھے اور اپنی نبوت کے لئے واضح دلائل کے بھی حامل تھے_ و آتینا عیسی ابن مریم البینات

٦_ اللہ تعالی نے حضرت عیسی عليه‌السلام کو بہت سے معجزات اور واضح دلائل عنایت فرمائے_ و آتینا عیسی ابن مریم البینات

"بینہ" کا معنی واضح حجت اور روشن دلیل ہے جبکہ معجزہ اس کے مصادیق میں سے ہے_ "البینات" میں الف لام عہد ذہنی کا ہے جو مردوں کو زندہ کرنے ، اندھوں کو آنکھیں دینے و غیرہ جیسے معجزات کی طرف اشارہ ہے یا پھر یہ الف لام استغراق کا ہے جو "بینات" کی کثرت و فراوانی کی حکایت کرتا ہے_

۷_ حضرت عیسی عليه‌السلام ایک ایسے انسان تھے جن کی ولادت و خلقت والد کے بغیر ہوئي_ و آتینا عیسی ابن مریم

قرآن حکیم نے بڑی صراحت و وضاحت سے بیان فرمایا ہے کہ حضرت عیسی عليه‌السلام حضرت مریم عليه‌السلام کے فرزند ہیں جبکہ یہ امر عرف عام کے برخلاف ہے جس میں انسان کو اس کے والد سے منسوب کرتے ہیں_ یہ بات بعض نکات کی طرف اشارہ ہے ان میں سے ایک یہ کہ حضرت عیسی عليه‌السلام کی والد کے بغیر ولادت ہوئي دوسرا یہ کہ یہودیوں کے اس باطل خیال کو رد کیا جائے کہ آپ عليه‌السلام کسی بڑھئي کے بیٹے ہیں_

۸_ حضرت عیسی عليه‌السلام کو حضرت مریم عليه‌السلام نے جنم دیا اور وہ حضرت مریم عليه‌السلام کے ہی بیٹے ہیں نہ کہ فرزند خدا_ عیسی ابن مریم

یہ جو حضرت عیسی عليه‌السلام کو ان کی والدہ گرامی کی طرف نسبت دی گئي ہے ہوسکتاہے اس لئے ہو کہ عیسائیوں کے اس خیال کو باطل یارد کیا جائے جو وہ آپ عليه‌السلام کو خداوند متعال کا بیٹا جانتے ہیں_

۹_ حضرت عیسی عليه‌السلام حضرت موسی عليه‌السلام کی شریعت کے تابع نہ تھے بلکہ خود صاحب شریعت تھے_

و لقد آتینا موسی الکتاب ... و آتینا عیسی ابن مریم البینات

حضرت عیسی عليه‌السلام کا نام لینا اورجملہ "قفینا ..."پر اکتفا نہ کرنا جبکہ حضرت عیسی عليه‌السلام بھی حضرت موسی عليه‌السلام کے بعد مبعوث ہوئے تھے یہ بعض نکات کی طرف اشارہ ہوسکتاہے ایک یہ کہ حضرت موسی عليه‌السلام کے ما بعد آنے والے انبیاء عليه‌السلام کے پاس کوئي مستقل کتاب یا شریعت نہ تھی بلکہ وہ حضرت موسی عليه‌السلام کی شریعت کے تابع تھے لیکن حضرت عیسی عليه‌السلام صاحب شریعت اور صاحب کتاب تھے_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۰_ حضرت موسی علیہ السلام کے بعد میں آنے والے انبیاء علیہ السلام آپ علیہ السلام کی شریعت کے تابع اور اسی کی تبلیغ کرتے تھے_ و لقد آتینا موسی الکتاب و قفینا من بعده بالرسل

۱۱_ اللہ تعالی نے حضرت عیسی علیہ السلام کی "روح القدس" کے ذریعے تائید اور تقویت فرمائي_ و ایدناه بروح القدس

"ایدناہ" کا مصدر تائید ہے جس کا معنی ہے تقویت کرنا اور توانائي عطا کرنا_

۱۲_ حضرت عیسی علیہ السلام کا روح القدس کے ذریعے تائید ہونا یہ آپ علیہ السلام کی خصوصیات میں سے ہے_ و ایدناه بروح القدس

۱۳_ انبیاء علیہ السلام کے پیغامات کی یہودیوں کی نفسانی خواہشات سے مطابقت یا عدم مطابقت ان پیغامات کو قبول کرنے یا قبول نہ کرنے کا معیار تھا_ افکلما جاء کم رسول بما لا تهوى أنفسکم استکبرتم

۱۴_ یہود نفس پرست لوگ اور احساس برتری کی نفسیات کے مالک تھے_ بما لا تهوى أنفسکم استکبرتم

۱۵_ یہود نے بعض انبیاء علیہ السلام کو جھٹلایا اور بعض کو قتل کیا_ ففریقا کذبتم و فریقا تقتلون

۱٦_ یہود پیامبر اسلام (ص) کو قتل کرنے کے درپے تھے_ و فریقاً تقتلون

یہ مفہوم دو نکتوں کی بنا پر استفادہ ہوتا ہے_ ۱_ آیت کے مخاطبین زمانہ بعثت کے یہودی ہیں اور ان کے زمانے میں پیامبر اسلام (ص) کے علاوہ کوئي اور پیامبر (ص) نہ تھا جسکو قتل کرنا چاہتے تھے_ ۲_ "کذبتم" جو فعل ماضی ہے اسکے مقابل فعل مضارع "تقتلون" کا استعمال کیا گیا ہے_

۱۷_ یہودیوں کی نفس پرستی اور احساس برتری ان کو اس بات پر آمادہ کرتے تھے کہ انبیاء علیہ السلام کو جھٹلائیں اور ان کو قتل کریں_ بما لا تهوى أنفسکم استکبرتم ففریقاً کذبتم و فریقا تقتلون جملہ "فریقاً کذبتم و ..." کی حرف فاء کے ذریعے جملہ "بما لا تهوى أنفسکم استکبرتم" پر تفریع مذکورہ بالا مفہوم کا باعث ہے_

۱۸_ حضرت عیسی علیہ السلام کے پاس معجزات اور آشکار دلائل کے ہوتے ہوئے یہودیوں نے حضرت عیسی علیہ السلام کی نبوت کو قبول نہ کیا_ و آتینا عیسی ابن مریم البینات ... ففریقاً کذبتم

۱۹_ زمانہ بعثت کے یہود تکبرانہ نفسیات، نفس پرستی اور انبیاء علیہ السلام کی مخالفت کرنے میں اپنے اسلاف کی طرح تھے_
افکلما جاء کم رسول ... ففریقاً کذبتم و فریقاً تقتلون

زمانہ بعثت کے یہودیوں کو انبیاء علیہ السلام کے جھٹلانے اور

Presented by: https://jafrilibrary.com

قتل کرنے کی نسبت دینا جبکہ ان کے اسلاف ایسا کرتے تھے_ یہ اس مفہوم کی طرف اشارہ ہے کہ زمانہ بعثت کے یہود بھی ان صفات رذیلہ کے مالک تھے_

۲۰_ نفس پرستی اور احساس برتری ان رذائل میں سے ہیں جو انسان کو گناہان کبیرہ کے ارتکاب کی ترغیب دلاتی ہیں_
بما لا تهوى أنفسكم استكبرتم ففريقاً كذبتم و فريقاً تقتلون

۲۱_ امام باقر عليه‌السلام سے روایت ہے"... ان فی الانبیاء والاوصیاء خمسة ارواح، روح القدس ... فبروح القدس ... عرفوا ما تحت العرش الی ما تحت الثری ..."[1] انبیاء عليه‌السلام اور اوصیاء عليه‌السلام الھی میں پانچ ارواح ہوتی ہیں ان میں سے ایک روح القدس ہے ... اس روح القدس کے ذریعے ... عرش سے لے کر تحت ثری تک جو کچھ ہے وہ جان لیتے ہیں_

۲۲_ پیامبر گرامی اسلام (ص) سے روایت ہے کہ آپ (ص) نے ارشاد فرمایا "روح القدس" جبرئیل عليه‌السلام [2]
روح القدس سے مراد جبرائیل عليه‌السلام ہیں_

اللہ تعالی : اللہ تعالی کی امداد ۱۱; اللہ تعالی اور فرزند ۸; اللہ تعالی کی عنایات ۲،۶

انبیاء عليه‌السلام : اولوالعزم انبیاء عليه‌السلام ۱،۹; حضرت موسی عليه‌السلام کے مابعد کے انبیاء عليه‌السلام ۳،۱۰; انبیاء عليه‌السلام کی تاریخ ۳،۴; انبیاء عليه‌السلام کا علم ۲۱; انبیاء عليه‌السلام کے جھٹلائے جانے کے عوامل ۱۷; انبیاء عليه‌السلام کے قتل کے اسباب ۱۷; انبیاء عليه‌السلام کا قتل ۱۵

اوصیاء : اوصیاء عليه‌السلام کا علم ۲۱

بنی اسرائیل: بنی اسرائیل کے انبیاء عليه‌السلام ۳،۴

ترغیب و تحریک: ترغیب کے عوامل ۱۷

تکبر: تکبر کے نتائج ۲۰

حضرت جبرائیل عليه‌السلام : حضرت جبرائیل عليه‌السلام کی اہمیت و کردار ۲۲

حضرت عیسی عليه‌السلام : حضرت عیسی عليه‌السلام کی روح القدس کے ذریعے تائید ۱۱،۱۲; حضرت عیسی عليه‌السلام کی تکذیب ۱۸; حضرت عیسی عليه‌السلام کی نبوت کے دلائل ۵; حضرت عیسی عليه‌السلام کی شریعت ۹; حضرت عیسی عليه‌السلام حضرت مریم عليه‌السلام کے بیٹے ۸; حضرت عیسی عليه‌السلام کا واقعہ ۸; حضرت عیسی عليه‌السلام کی والدہ ۸; حضرت عیسی عليه‌السلام کا معجزہ ۵،۶; حضرت عیسی عليه‌السلام کی

---

۱) کافی ج/ ۱ ص ۲۷۲ ، ح ۲، نورالثقلین ج/ ۱ ص ۹۸ ح ۲۷۳_ ۲) الدرالمنثور ج/ ۱ ص ۲۱۳ ، تفسیر برہان ج/ ۱ ص ۱۲۴ ح ۱_

Presented by: https://jafrilibrary.com

خلقت کی خصوصیات ۷ حضرت عیسی علیه‌السلام کی خصوصیات ۱۲

روایت: ۲۱،۲۲

روح القدس: روح القدس سے مراد ۲۲; روح القدس کی اہمیت و کردار ۲۱

گناہ: گناہ کے اسباب ۲۰

وَقَالُواْ قُلُوبُنَا غُلْفٌ بَل لَّعَنَهُمُ اللہ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيلاً مَّا يُؤْمِنُونَ ﴿۸۸﴾

اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمارے دلوں پرپردے پڑے ہوئے ہیں ہماری کچھ سمجھ میں نہیں آتا بیشک ان کے کفر کی بنا پر ان پر خدا کی مار ہے اوریہبہت کم ایمان لے آئیں گے (۸۸)

۱_ زمانہ بعثت کے یہودیوں کے قلوب اسلامی معارف کے ادراک کی توانائي نہ رکھتے تھے_ و قالوا قلوبنا غلف بل لعنهم الله بكفرهم فقليلاً "اغلف "کی جمع "غلف " ہے جسکا معنی ہے ایسی چیز جسکو پردہ کہا جاسکتا ہو بنابریں "قلوبنا غلف " یعنی ہمارے قلوب پرپردہ یا حجاب ہے_یہودیوں کے مقصد کو دو طرح سے بیان کیا جاسکتا ہے_ ۱_ ہمارے دلوں پر پردے پڑے ہیں لہذا اسلام کے معارف درک کرنے سے عاجزہیں پس اے پیامبر(ص) کیا آپ (ص) کو توقع ہے کہ ہم آپ (ص) کے پیغام کو اپنے تک پہنچنے سے پہلے قبول کریں گے ؟ ۲_ ہمارے دلوں پرپردے ہیں ایسے نہیں کہ ہر کلام کو قبول کریں بلكہ جو کلام حقیقت رکھتا ہو اسکو قبول کرتے ہیں_مذکورہ بالا مفہوم پہلے احتمال کی بناپر ہے_

۲_ زمانہ بعثت کے یہودیوں کو معارف اسلام کے ادراک کے بارے میں اپنی عاجزی و ناتوانی کا اعتراف تھا_ و قالوا قلوبنا غلف "قالوا" اعتراف پر دلالت کرتا ہے_

۳_یہودیوں کا خیال تھا کہ وہ لوگ اسلام کوجو قبول کرنے سے عاجزہیں یہ انکی فطرت اور خلقت کی وجہ سے ہے لہذا خود کو معذور سمجھتے تھے_ و قالوا قلوبنا غلف "لعنهم الله بكفرهم الله تعالی نےیہودیوں پر ان کے کفر کی وجہ سے لعنت کی" یہ جملہ اور اس پر "فائ" کے ذریعے تفریع ہونے والا ما بعد کا جملہ "فقليلاً مايؤمنون پس ان میں بہت کم افراد ایمان لاتے ہیں "، اس بات کی جانب اشارہ ہے

کہ یہودیوں کا اسلام کے ادراک سے عاجزہونے کا دعوی صحیح ہے_پس لفظ "بل"، "قلوبنا غلف" کے مطابقی معنی کو رد نہیں کرتا، بلكہ اس مطلب کو رد کرتا ہے جو یہودیوں کا اصلی مقصود تھا کہ وہ درک نہ کرسکنے کی وجہ سے خود کو معذور سمجھتے تھے_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۴_ حق کو قبول نہ کرنے والے یہودیوں کو اللہ تعالی نے اپنی رحمت سے دور کردیا اور ان کو لعنت میں مبتلا کردیا_
بل لعنهم الله بكفرهم

۵_یہودیوں کا کفر اختیار کرنا ان کا رحمت الہی سے دور ہونے کا سبب بنا_ لعنهم الله بكفرهم "بکفر" کی باء سببیة کے لئے ہے_

٦_یہودیوں کے قلب و نظر پر پردے پڑنے کی وجہ ان کی فطرت یا خلقت نہیں ہے بلکہ اس کا باعث ان کا کفر اختیار کرنا اور رحمت الہی سے دور ہونا ہے_ قالوا قلوبنا غلف بل لعنهم الله بكفرهم یہ گذرگیا ہے کہ "بل"، "قلوبنا غلف" سے نفی کے معنی میں ہے اوریہودیوں کا معذور ہونا ان کے نہ سمجھنے کی وجہ سے ہے_ "بل"یہودیوں کے معذور ہونے کی نفی کرتا ہے جبکہ جملہ " لعنھم اللہ ..."بیان کررہاہے یہودیوں کے قلوب پر پردہ پڑنا ان کے کفر کی وجہ سے ہے نہ کہ فطرتاً ایسا ہے_ ایسی نا فہمی جس کو انسان خودپیدا کرے قابل قبول عذر نہیں ہوسکتا_

۷_ کافریہودی باوجود اس کے کہ ان کے دلوں پر پردے پڑنے سے وہ عاجز و ناتواں ہیں معذور نہیں ، ہیں_
قلوبنا غلف بل لعنهم الله بكفرهم

۸_یہودیوں کا اسلام کے معارف درک کرنے سے عجز کے اظہار کا مقصدپیامبر اسلام (ص) کو مایوس کرنا تھا_
قالوا قلوبنا غلف انسان معمولا فہم و ادراک میں اپنے قصور کو تسلیم نہیں کرتے یا اس پر یقین نہیں کرتے_بنابریں یہودیوں کے درک نہ کرنے یا نہ سمجھنے کا اعتراف ممکن ہے پیامبر اسلام (ص) کو مایوس کرنے کے لئے ہوتا کہ ان کو اسلام کی دعوت دینے پر اصرار کرنے سے منصرف ہوجائیں_

۹_یہودی بہت کم معارف الہی پر ایمان رکھتے ہیں_ فقليلاً ما يؤمنون یہ مفہوم اس بناپر ہے کہ "قلیلا" مفعول مطلق محذوف کی صفت ہے یعنی " ایماناً قلیلاً"_ حرف "ما" اس قلیلاً کی تاکید ہے_ قابل توجہ یہ ہے کہ ایمان قلیل کا معنی کمزور ایمان ہے یا یہ کہ دین کے کم حصے پر ایمان رکھنا اوردین کے اکثر حصے پریقین نہ کرنا ہے_

۱۰_یہودیوں کا لعنت الہی میں مبتلا ہونا اس لیئے تھا کیونکہ وہ معارف الہی کی اکثریت پر ایمان نہ لائے_
لعنهم الله بكفرهم فقليلاً ما يؤمنون

" فقليلاً ما ..." میں فاء تفریع اس مطلب کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالی کی طرف سے لعنت اس بات کا موجب بنی کہ یہودی ایمان کامل یا

Presented by: https://jafrilibrary.com

تمام معارف پر ایمان کی بنیادیں کھودیں_

۱۱_یہودیوں میں سے بہت ہی کم تعداد نے معارف اسلامی کا یقین کیا اور پیامبر اسلام (ص) پر ایمان لائے *_

فقليلاً ما يؤمنون یہ مفہوم اس بناپر ہے کہ " قليلاً"، "يؤمنون" کے فاعل کے لئے حال ہو یعنی یہ کہ "فما يؤمنون منهم الا نفر قليل_پس یہودیوں میں سے ایمان نہیں لاتے مگر بہت محدود افراد" (مجمع البیان سے اقتباس)

۱۲_ انسان حتی جب اللہ تعالی کی لعنت میں بتلا ہوتا ہے تب بھی ایمان کی طرف تمایل پیدا کرکے اہل ایمان میں سے ہوسکتاہے_لعنهم الله بكفرهم فقليلاً ما يؤمنون

جملہ "فقليلا ما يؤمنون" کی جملہ "لعنهم الله بكفرهم" پر تفریع اس مفہوم کی طرف اشارہ ہے کہ کفر اختیار کرنے اور رحمت الہی سے دور ہونے کے سبب ایمان کی بہت ساری بنیاد ضائع ہوجاتی ہے نہ کہ کامل طورپر اس کی بنیادیں کھوکھلی ہوجاتی ہیں_ گویا یہ کہ انسان لعنت الہی کے باوجود خودکو ایمان کی طرف راغب کرسکتاہے_

۱۳_ اللہ تعالی کی رحمت سے دور ہونا اور اس کی لعنت میں بتلا ہونا ایمان نہ لانے پر جبر کا باعث نہیں ہے_

لعنهم الله بكفرهم فقليلاً ما يؤمنون

۱۴_یہودیوں کا دعوی تھا کہ ان کے قلب و نظر اس قدر مضبوط ہیں کہ ان پر غیر صحیح عقائد اور افکار اثر انداز نہیں ہوسکتے_قالوا قلوبنا غلف یہ مفہوم اس بناپر ہے کہ " ان کے دلوں پر پردے پڑنے" سے مراد یہ ہو کہ غیر صحیح اور نادرست کلام سے متاثر نہیں ہوتے_گویا ہر غلاف یا پردہ نادرست چیز کے اندر جانے اور نقصان پہنچانے کے لئے رکاوٹ ہے_ قابل توجہ ہے کہ لفظ "بل" اسی دعوے کی نفی کررہاہے_

اسلام: اسلام کے فہم سے عاجز ہونا ۱،۲

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی لعنت کے نتائج ۱۳،۱۰،۶; اللہ تعالی کی لعنت ۴

انسان: انسان کی قوت و توانائی ۱۲

ایمان: ایمان میں اختیار ۱۳; اسلام پر ایمان ۱۱; پیامبر اسلام (ص) پر ایمان ۱۱; ایمان سے متعلق امور ۱۱

رحمت: رحمت سے محروم افراد۵،۴; رحمت سے محروم ہونا ۱۳

قلب: قلب پر پردے کے نتائج ۷; پردے کے اسباب ۶

Presented by: https://jafrilibrary.com

کفر: کفر کے نتائج ٦، ٥

لعنت : لعنت کیئے جانےوالوں کا ایمان ١٢; لعنت کیئے جانے والے افراد٣

یہود: یہودیو ں کے کفر کے نتائج ٦; یہودیوں کے دعوے ١٣; یہودیوں کا کمزوری کا اظہار ٨; صدر اسلام کے یہودیوں کا اقرار ٢; یہودیوں کی اقلیت کا ایمان ١١; یہودیوں کا ایما ن ٩; یہودیوں کی بصیرت ٣; یہودیوں کے قلب پر مہر ٦،٧; یہودیوں کے فہم کی کمزوری ٢،١; یہودیوں کی محرومیت کے اسباب ٤،٥; یہودیوں کی معذوریت کے اسباب ٣; یہودیوں کی فطرت ٣; یہودیوں کا قلب ١٣; یہودیوں کا کفر ٥; یہودیوں پر لعنت ٤،٦،١٠; یہودیوں کا معذور نہ ہونا ٧; یہودیوں کے قبول اسلام میں رکاوٹیں ٣; یہودیوں کے ایمان لانے میں رکاوٹیں ٣،٧،١٠; یہودیوں کا حق قبول نہ کرنا ٣; صدر اسلام کے یہود ١; یہود اور اسلام ٢; یہود اورپیامبر اسلام (ص) ٨

وَلَمَّا جَاءهُمْ كِتَابٌ مِّنْ عِندِ اللّهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ وَكَانُواْ مِن قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُواْ فَلَمَّا جَاءهُم مَّا عَرَفُواْ كَفَرُواْ بِهِ فَلَعْنَةُ اللَّه عَلَى الْكَافِرِينَ ﴿٨٩﴾

اور جب انکے پاس خدا کی طرف سے کتاب آئي ہے جو انکی توریت و غیرہ کی تصدیق بھی کرنے والیہے اور اس کے پہلے وہ دشمنوں کے مقابلہمیں اسی کےذریعہ طلب فتح بھی کرتے تھے لیکن اس کے آتے ہی منکر ہوگئے حالانکہ اسےپہچانتے بھی تھے تو اب کافروں پر خدا کی لعنت ہے (٨٩)

١_ قرآن کریم انتہائي باعزت و عظمت کتاب ہے جو اللہ تعالی کی بارگاہ اقدس سے نازل ہوئي ہے_ و لما جاء ھم کتاب من عند اللہ "کتاب" کونکرہ لانا اور یہ صراحت و وضاحت کہ اللہ تعالی کےہاں سے آئي ہے اس کی عظمت و بزرگی پر دلالت کرتی ہے_

٢_ قرآن کریم نے تورات کے نفس کلام کے صحیح ہونے اور اسکے آسمانی ہونے کی تائید و تصدیق کی ہے_ کتاب ... مصدق لما معھم

٣_ قرآن کریم تورات کی حقانیت اور اس کے آسمانی ہونے کی دلیل ہے * مصدق لمامعھم قرآن کریم کی طرف سے تورات کی تصدیق کا یہ معنی ہوسکتاہے کہ قرآن کریم کا نزول اس بات کا سبب بنا کہ تورات نے جو قرآن کے نزول کی خوش خبری دی تھی وہ پوری ہوگئي پس قرآن کریم بھی تورات کی حقانیت کو ثابت کررہاہے_

٤_ پیامبر اسلام (ص) کے زمانے تک تورات میں تحریف نہ ہوئي تھی * مصدق لما معھم

Presented by: https://jafrilibrary.com

"ما معهم ... وہ جو ان کے ہمراہ ہے" اس سے مراد وہ تورات ہے جو زمانہ بعثت کے یہودیوں کے اختیار میں تھی اور قرآن کریم نے اسی کی تائید فرمائي ہے_ پس تورات اس زمانے تک تحریف سے محفوظ تھي_

۵_ بعثت سے قبل یہود، نزول قرآن اورپیامبر اسلام (ص) کے مبعوث ہونے سے آگاہ تھے_ و کانوا من قبل یستفتحون علی الذین کفروا

٦_ یہود ایک عرصے سے پیامبر اسلام (ص) اور نزول قرآن کے انتظار میں تھے_وکانوا من قبل یستفتحون علی الذین کفروا

۷_ یہودیوں کی ،کفار پر قرآن اور بعثت پیامبر (ص) کے سائے تلے کامیابی کی تمنا اور آرزو بعثت سے قبل کی تھي_

و کانوا من قبل یستفتحون علی الذین کفروا "فتح"کا معنی نصرت و کامیابی ہے_"استفتاح"کا معنی ہے کامیابی کا طلب کرنا_ فعل مضارع (یستفتحون) پر"کان" کا آنا زمانہ ماضی میں استمرارپر دلالت کرتا ہے_ جملہ "و کانوا..."کا ماقبل اور ما بعد سے ارتباط اس بات کا تقاضا کرتاہے کہ یہ کامیابی نزول قرآن اورپیامبر اسلام (ص) سے مربوط ہو_بنابریں "و کانوا ..."یعنی زمانہ بعثت سے بہت مدت قبل سے یہودی نزول قرآن اور بعثت پیامبر (ص) کے منتظر تھے تا کہ ان کے سائے تلے کفار پر کامیابی حاصل کریں_

۸_ قبل از اسلام مدینہ کے یہودی کفار سے دست و گریبان تھے اور ان کی جانب سے سختیوں میں مبتلا تھے_وکانوامن قبل یستفتحون علی الذین کفروا

۹_ تورات میں نزول قرآن اور بعثت پیامبر اسلام (ص) کی بشارت دی گئي تھی_ *مصدق لما معهم و کانوا من قبل یستفتحون علی الذین کفروا

"مصدق لما معہم" یہ عبارت اس بات کا قرینہ ہے کہ یہودیوں کی آگاہی (نزول قرآن اورپیامبر اسلام کی بعثت کے بارے میں) کا سرچشمہ تورات تھي_

۱۰_یہودی قبل از بعثت مدتوں سے پیامبر(ص) کی آمد اور نزول قرآن کے بارے میں کفار سے ذکر کیا کرتے تھے_

و کانوا من قبل یستفتحون علی الذین کفروا

"یستفتحون"کا مصدر استفتاح ہے اور معنی مطلع کرنا بھی ہوسکتاہے_ مفردات راغب میں آیاہے "فتح علیہ کذا" کہا جاتاہے کہ اس سے ایک بات کا اعلان کیا اور اس کو اس امر سے مطلع کیا" اس صورت میں "یفتحون"کو باب استفعال میں لے جانا تاکید کے لئے ہے یعنی طلب کا معنی نہیں دیتا _

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۱_ باوجود اس کے کہ کتاب اور پیامبر موعود کی خصوصیات قرآن کریم اور پیامبر اسلام (ص) سے بالکل مطابقت رکھتی تھیں یہودی کافر ہوگئے_ فلما جاء هم ما عرفوا كفروا به

۱۲_ اللہ تعالی نے پیامبر اسلام (ص) اور قرآن کے کافر یہودیوں کو اپنی رحمت سے دور اور اپنی لعنت کا مستحق قرار دیا ہے_ فلعنة الله على الكافرين

۱۳_ عناد رکھنے والے اور حق کو قبول نہ کرنے والے کافر، اللہ تعالی کی لعنت کے مستحق ہیں_ فلعنة الله على الكافرين

۱۴_ وہ لوگ جو عناد اور ضد کی وجہ سے پیامبر اسلام (ص) اور قرآن کا کفر اختیار کرتے ہیں ان پر لعنت اور نفرین کرنا جائز ہے_ فلعنة الله على الكافرين

۱۵_ امام صادق عليه‌السلام سے اللہ تعالی کے اس کلام (و کانوا من قبل یستفتحون علی الذین کفروا کے بارے میں روایت ہے کہ آپ عليه‌السلام نے فرمایا "كانت اليهود تجد فى كتابها ان مهاجر محمد(ص) ما بين عير و أُحد فخرجوا يطلبون الموضع ... فاتخذوا بأرض المدينة الاموال فلما كثرت اموالهم بلغ تبع فغزاهم ... فخلّف حييّن الاوس والخزرج ... و كانت اليهود تقول لهم اما لو قد بعث محمد ليخرجنكم من ديارنا و اموالنا فلما بعث الله عزوجل محمداً آمنت به الانصار و كفرت به اليهود وهوقول الله عزوجل و كانوا من قبل يستفتحون على الذين كفروا فلما جاء هم ما عرفوا كفروا به فلعنة الله على الكافرين [1] یہودیوں نے اپنی آسمانی کتابوں میں پڑھا تھا کہ حضرت محمد(ص) کی ہجرت کا مقام عیر اور احد پہاڑ کے مابین ہے لہذا اس مقام کی تلاش میں اپنی جگہ سے نکلے ... اسکے بعد مدینہ میں سکونت اختیار کی اور بہت زیادہ اموال اکٹھے کیئے_ یہ خبر جب "تُبّع" کو ملی تو اس نے ان سے جنگ کی ... اس کے نتیجے میں دو قبیلے رہ گئے ایک اوس اور دوسرا خزرج ... پس یہودی ان (اوس و خزرج) سے کہتے تھے: جب محمد (ص) مبعوث ہوں گے تو تم کو ہمارے گھروں اور اموال سے نکال باہر کریں گے_ پس اللہ تعالی نے جب آنحضرت (ص) کو مبعوث فرمایا تو انصار (اوس و خزرج) آپ (ص) پر ایمان لے آئے اور یہودیوں نے کفر اختیار کیا پس قول خداوندی یہی ہے_ وہ لوگ (یہودي) پیامبر(ص) کی بعثت سے کفار پر کامیابی کے وعدہ کو دیکھ رہے تھے پس جب وہ کتاب جس کی (پہلے سے) معرفت رکھتے تھے ان کے پاس آئي تو اسکے کافر ہوگئے پس اللہ تعالی کی لعنت ہو کافروں پر_

---

۱) کافی ج ۸/ص ۳۰۸ ح ۴۸۱ ، نورالثقلین ج/ ۱ ص ۱۰۰ ح ۲۷۹_

Presented by: https://jafrilibrary.com

احکام:۱۴

پیامبر اسلام (ص) : پیامبر اسلام (ص) تورات میں ۹

تورات: تورات کی بشارتیں ۹; تورات کی تصدیق ۲; تورات کی تعلیمات ۹; صدر اسلام میں تورات ۴; تورات کے وحی ہونے کے دلائل ۲،۳

خدا تعالی : خدا تعالی کی لعنت ۱۲،۱۳

رحمت : رحمت سے محروم افراد ۱۲

روایت:۱۵

قرآن کریم : قرآن کی قدر و منزلت ۱; قرآن کریم کی عظمت ۱; قرآن کریم تورات میں ۹; قرآن کریم اور تورات ۲،۳; قرآن کریم اور وحی ۱; قرآن کریم کی خصوصیات ۱

کفار : حق کو قبول نہ کرنے والے کفار پر لعنت ۱۳،۱۴

کفر (انکار): قرآن کے کفر کے نتائج ۱۲،۱۴; پیامبر اسلام (ص) کے کفر کے نتائج ۱۲،۱۴; قرآن کا کفر ۱۱; پیامبر اسلام (ص) کا کفر ۱۱،۱۵

لعنت: جائز لعنت ۱۴; جن لوگوں پر لعنت ہوئی ۱۲،۱۳

مدینہ کے یہود: مدینہ کے یہودیوں کی مشکلات ۸

یہود: یہودیوں کی آرزوئیں ۷; یہودیوں کی آگاہی ۵; یہودیوں کا انتظار ۶; یہودیوں کی کامیابی ۷; یہودیوں کا کفر ۱۱،۱۵; کافر یہودیوں پر لعنت ۱۲; یہودیوں کی محرومیت ۱۲; قبل از اسلام یہود ۷،۸; یہود اور پیامبر اسلام (ص) کی بعثت ۱۰; یہود اور قرآن ۵،۶،۱۱; یہود اور پیامبر اسلام (ص) ۶،۱۱; یہود اور پیامبر اسلام (ص) کی نبوت ۵; یہود اور نزول قرآن ۱۰

Presented by: https://jafrilibrary.com

بِئْسَمَا اشْتَرَوْاْ بِهِ أَنفُسَهُمْ أَن يَكْفُرُواْ بِمَا أنَزَلَ اللّهُ بَغْياً أَن يُنَزِّلَ اللّهُ مِن فَضْلِهِ عَلَى مَن يَشَاء مِنْ عِبَادِهِ فَبَآؤُواْ بِغَضَبٍ عَلَى غَضَبٍ وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿۹۰﴾

ان لوگوں نے اپنے نفس کا کتنا برا سودا کیا ہے کہ بردستی خدا کے نازل کئے کا انکار کربیٹھے اس ضد میں کہخدا اپنے فضل و کرم سے اپنے جس بندے پرجو چاہے نازل کردیتا ہے _ اب یہ غضبالائے غضب کے حقدار ہیں اور ان کے لئۓ رسوا کن عذاب بھی ہے(۹۰)

۱_ یہودیوں نے قرآن کریم اور اپنی آسمانی کتاب (تورات) کا کفر اختیار کیا _ ان یکفروا بما انزل الله

" ما انزل الله " سے مراد قرآن کریم ہے اور بعید نہیں کہ اس سے تورات بھی مراد ہو_ قابل توجہ امر یہ ہے کہ یہودیوں کے تورات کے کفر یا تحریف سے مراد تورات کا وہ حصہ ہے جس میں پیامبر اسلام (ص) کی خصوصیات بیان کی گئي ہیں _

۲_ یہودیوں نے قرآن کریم اور تورات کا کفر اختیار کرکے خود کو انتہائي بُری قیمت پر فروخت کیا _

بئسما اشتروا به أنفسهم ان یکفروا بما انزل الله

" اشترائ"کا معنی ہے خریدنا اور بعض اوقات بیچنے کا معنی بھی دیتا ہے _ آیہ مجیدہ میں دوسرا معنی مراد لیا گیا ہے (مجمع البیان سے اقتباس) "بئسما" میں ما موصولہ بئس کا فاعل اور" ان یکفروا ..." مخصوص بہ ذم ہے پس "بئسما ..."یعنی یہودیوں کا قرآن کے بارے میں کفر ایسی بُری قیمت تھی کہ جس پہ انہوں نے خود کو بیچا _

۳ _ انسانوں کی قدر و قیمت کا معیار وہ مکتب و دین ہے جو وہ انتخاب کرتے ہیں _ بئسما اشتروا به أنفسهم ان یکفروا بما انزل الله

۴ _ انسان قرآن کے بارے میں کفر اختیار کرنے اوردین الہی کو کھودینے کے مقابل جو کچھ بھی حاصل کرتا ہے ناچیز و بے قیمت ہے _ بئسما اشتروا به أنفسهم ان یکفروا بما انزل الله

یہ مفہوم اس بناپر ہے کہ مخصوص بہ ذم مال و منال، دنیاوی مقامات اور اس طرح کی چیزیں ہیں البتہ ان کا ذکر کلام میں نہیں کیا گیا تا کہ ہر چیز کو شامل

ہو جائے پس "ان یکفروا ..." لین دین اور معاملات کے بارے میں ہے اور " بئسما اشتروا ..."کا معنی یہ بنتا ہے "یہودیوں نے اپنے آپ کو بیچ کر جو دنیا کا مال و منال حاصل کیا وہ انتہائي ناچیز قیمت تھی اور یہ معاملہ قرآن کریم کے بارے میں کفر اختیار کرنے کی صورت میں ہوا _

Presented by: https://jafrilibrary.com

۵ _ قرآن کریم وہ کتاب ہے جسکو اللہ تعالی نے نازل فرمایا ہے_ ان یکفروا بما انزل الله ...ان ینزل الله

٦ _ قرآن کریم کا الہی ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ قرآن کے بارے میں ہر طرح کے کفر (انکار) سے اجتناب کیا جائے اور قرآن کو کھودینے کے مقابل ہر چیز پست و ناچیز ہے_ ان یکفروا بما انزل الله

قرآن کریم کو "ما" سے تعبیر کرنا اور" انزل اللہ" کے ساتھ اسکی تعریف و توصیف کرنا اس سے پہلے بیان شدہ حکم کی دلیل و علت کو بیان کرنا ہے یعنی چونکہ قرآن کریم اللہ تعالی کی جانب سے نازل شدہ کتاب ہے اس لیئے اسکو کھودینے کے مقابل جو چیز بھی حاصل کی جائے انتہائی ناچیز و ناقابل ہے_

۷ _ جن انسانوں کو نبوت کے لئے انتخاب کیا گیا ان کے لئے پیامبری ایک فضل و بخشش ہے_ ان ینزل الله من فضله علی من یشاء من عباده "فضله" سے مراد وحی اور اس انسان کا پیامبر ہونا ہے جس پر وحی نازل ہوتی ہے_

۸ _ پیامبر اسلام (ص) اللہ کے بندوں میں سے ہیں اور اللہ تعالی کے خاص فضل و کرم سے بہرہ مند ہیں_
ان ینزل الله من فضله علی من یشاء من عباده

۹ _ انبیاء عليهم‌السلام بندگان خدا کے زمرے میں ہیں_ من یشاء من عباده

۱۰ _ اللہ تعالی اپنی مشیت کی بناپر انبیاء عليهم‌السلام کو نبوت کے لیئے انتخاب فرماتا ہے_ ان ینزل الله من فضله علی من یشاء من عباده

۱۱ _ پیامبر اسلام (ص) پر نزول وحی اور رسالت کی وجہ سے یہودی آپ (ص) سے حسد کرتے تھے_
بغیاً ان ینزل الله من فضله علی من یشاء من عباده

"ان ینزل الله ..." اس عبارت کی تقدیر میں "لام" ہے جو حسد کی علت و بنیاد کو بیان کررہا ہے اس کا ماحصل یہ ہے "ان یکفروا ... من عباده" یعنی یہودی پیامبر اسلام (ص) سے حسد کی وجہ سے قرآن کریم کے کافر ہوگئے اور ان کے حسد کا سرچشمہ یہ تھا کہ اللہ تعالی نے محمد (ص) (جو عربی النسل ہیں) کو نبوت کے لئے انتخاب کرلیا ہے اور آپ (ص) پر وحی کو نازل کیا ہے_

۱۲ _ پیامبر اسلام (ص) سے یہودیوں کے حسد کا منبع ان کا قرآن و تورات کے بارے میں کفر اختیار کرنا تھا_
ان یکفروا بما انزل الله بغیا ان ینزل الله من فضله علی من یشاء من عباده

"بغي" کا معنی حسد ہے، نیز ظلم و سرکشی ہے مذکورہ

Presented by: https://jafrilibrary.com

مفہوم پہلے احتمال کی بناپر ہے_ "بغیاً"، "ان یکفروا" کے لئے مفعول لہ ہے_

۱۳_ یہودیوں کو اللہ تعالی پر اعتراض تھا کہ اس نے رسول اسلام (ص) کو نبوت کے لئے انتخاب فرمایا اور آنحضرت (ص) پر وحی نازل فرمائي_ بغیاً ان ینزل اللہ من فضلہ علی من یشاء من عبادہ "ان ینزل ..." میں قرآن کریم نے یہودیوں کے حسد کی وجہ کو بیان کرتے ہوئے دو چیزوں کو بیان کیا ہے (ایک رسول اکرم (ص) پیامبر کیلئے کا انتخاب اور دوسرا خدا کی جانب سے ان کو مقام نبوت کا عطا کیا جانا) اس سے یہ نتیجہ نکالا جاسکتا ہے کہ یہودیوں کو پیامبر اسلام (ص) سے حسد کے علاوہ اللہ تعالی پر بھی اعتراض تھا کہ اس نے آنحضرت (ص) کو یہ مقام عطا کیا ہے_

۱۴_ حسد ان صفات رذیلہ میں سے ہے جو انسان کو گناہان کبیرہ حتی کفر کی طرف کھینچ کے لے جاتی ہیں_
ان یکفروا بما انزل اللہ بغیا ان ینزل اللہ من فضلہ

۱۵_ یہودی وہ لوگ ہیں جو غیض و غضب اور خشم الہی کے شکار ہوئے_ فباء و بغضب علی غضب

۱۶_ یہودیوں نے پیامبر اسلام (ص) کی رسالت کے انکار اور قرآن کریم کے بارے میں کفر کرنے سے غیض و غضب الہی کو دعوت دی_ ان یکفر بما انزل اللہ بغیا ان ینزل اللہ ... فباء و بغضب علی غضب
"باء وا" کا معنی بازگشت ہے_ "بغضب" کی باء مصاحبة یا ملابسة کے لئے ہے_ یعنی یہودی اس لین دین (خود کو کفر کے مقابل بیچنا) سے ہٹ گئے درآں حالیکہ ان کے ہمراہ غضب الہی تھا_

۱۷_ یہودی تورات کا کفر اختیار کرنے کی وجہ سے خدا تعالی کے غیظ و غضب کا شکار ہوئے_
ان یکفروا بما انزل اللہ ... فباء و بغضب علی غضب جملہ "باء وا..." کی ماسبق جملوں پر تفریع اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہودیوں پر غیظ و غضب الہی کا سبب ایک طرف تو ان کا قرآن و تورات کے بارے میں کفر اختیار کرنا تھا اور دوسری طرف حسد اور اللہ تعالی پر اعتراض تھا_ لہذا کہا جاسکتا ہے کہ پہلا "غضب" ان کے کفر کے باعث تھا اور دوسرا "غضب" ان کے حسد اور اعتراض کی وجہ سے تھا_

۱۸_ جو لوگ قرآن کریم کی حقانیت پر اطمینان رکھتے ہوئے اس کے بارے میں کافر ہوجائیں تو اللہ تعالی کے غیظ و غضب کا شکار ہوں گے_ ان یکفروا بما انزل اللہ ... فباء و بغضب

۱۹_ قرآن کریم کی حقانیت کے منکر اور پیامبر اسلام (ص) کے کافر ذلیل و خوار کرنے والے عذاب میں مبتلا ہوں گے_
و للکافرین عذاب مھین

Presented by: https://jafrilibrary.com

۲۰_یہودی چونکہ پیامبر اسلام (ص) کی رسالت کے منکرہیں اس لیئے کفار کے زمرے میں ہیں اور ذلیل و خوار کرنے والے عذاب میں مبتلا ہوں گے_

و للکافرین عذاب مھین

اخلاق: اخلاقی رذائل ۱۴

اقدار:۷،۳ اقدار کے معیارات ۳

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی عنایات ۷; غضب الہی ۱۶،۱۵، ۱۷، ۱۸; اللہ تعالی کا خاص فضل و کرم ۸; فضل الہی ۷; مشیت الہی ۱۰

اللہ تعالی کے ہاں مغضوب افراد: ۱۶،۱۵، ۱۷، ۱۸ اللہ کے بندے: ۹،۸

انبیاء علیہم السلام: انبیاء علیہم السلام کی بعثت ۱۰; انبیاء علیہم السلام پر خدا تعالی کا فضل و کرم ۷; انبیاء علیہم السلام کی عبودیت ۹; انبیاء علیہم السلام کا انتخاب ۱۰; انبیاء علیہم السلام کی نبوت کا سرچشمہ ۱۰

پیامبر اسلام (ص): پیامبر اسلام (ص) کی بعثت ۱۳; پیامبر اسلام (ص) کی تاریخ ۱۱; پیامبر اسلام پر فضل الہی ۸; پیامبر اسلام (ص) سے حسد ۱۲،۱۱; پیامبر اسلام (ص) کو جھٹلانے والوں کی ذلت ۱۹; پیامبر اسلام (ص) کی بندگی ۸; پیامبر اسلام(ص) کو جھٹلانے والوں کو عذاب ۱۹; پیامبر اسلام (ص) کو جھٹلانے والوں کا کفر ۲۰; پیامبر اسلام (ص) کے درجات ۸; پیامبر اسلام (ص) کی نبوت ۱۱

حاسد لوگ: ۱۱ حسد: حسد کے نتائج ۱۴

دین فروشي: دین فروشی کی قیمت کا ناچیز ہونا ۴،۶

عذاب: اہل عذاب ۱۹،۲۰; ذلیل و خوار کرنیوالا عذاب ۱۹، ۲۰; موجبات عذاب ۱۹،۲۰

عقیدہ: عقیدہ کی قدر و قیمت ۳

قدر و قیمت کا تعین: قدر و قیمت کے معیارات ۳

قرآن کریم: قرآن کے جھٹلانے والوں کی ذلت ۱۹; قرآن کریم کو جھٹلانے والوں کو عذاب ۱۹; قرآن کریم کا وحی ہونا ۵،۶; قرآن کریم کی خصوصیات ۵

کفار: ۲۰ کفار پر غضب ۱۸ کفر:

Presented by: https://jafrilibrary.com

تورات کے بارے میں کفر کے نتائج ۱۳; قرآن کریم کے بارے میں کفر کے نتائج ۱۶،۱۸; پیامبر اسلام (ص) کے بارے میں کفر اختیار کرنے کے نتائج ۱۶; قرآن کریم کے بارے میں کفر سے اجتناب کے دلائل ٦; کفر کی بنیاد ۱۴; تورات کے بارے میں کفر ۱۲،۲،۱; قرآن کریم کا کفر ۲،۱، ۴، ۱۲

گناہ: گناہ کی بنیاد ۱۴

نبوت: نبوت کی قدر و منزلت ۷; نبوت کا عطا کیا جانا ۷

یہود: یہودیوں کے حسد کے نتائج ۱۲; یہودیوں کا اللہ تعالی پر اعتراض ۱۳; یہودیوں کا حسد ۱۲،۱۱; یہودیوں کی خودفروشي ۲; یہودیوں کی تذلیل ۲۰; یہودیوں کو عذاب ۲۰; یہودیوں کا کفر ۲،۱; یہودیوں کا مغضوب ہونا ۱۶،۱۵،۱۴; یہودیوں کے کفر کا منبع ۱۲; کافریہود ۲۰; پیامبر اسلام (ص) کو جھٹلانے والے یہود ۲۰; یہودی اور تورات ۲،۱; یہود اور قرآن کریم ۲،۱; یہود اور پیامبر اسلام (ص) کی نبوت ۱۳

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُواْ بِمَا أَنزَلَ اللّهُ قَالُواْ نُؤْمِنُ بِمَآ أُنزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرونَ بِمَا وَرَاءهُ وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقاً لِّمَا مَعَهُمْ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُونَ أَنبِيَاء اللّهِ مِن قَبْلُ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿۹۱﴾

جب ان سے کہاجاتاہے کہ خدا کے نازل کئے ہوئے پر ایمانلے آؤ تو کہتے ہیں کہ ہم صرف اس پر ایمانلے آئیں گے جو ہم پر نازل ہوا ہے اور اسکے علاوہ سب کا انکار کردیتے ہیں اگرچہوہ بھی حق ہے اور ان کے پاس جو کچھ ہے اسکی تصدیق کرنے والا بھی ہے _ اب آپ ان سےکہئے کہ اگر تم مومن ہو تو اس سے پہلے انبیاء خدا کو قتل کیوں کرتے تھے (۹۱)

۱_ پیامبر اسلام (ص) نے یہودیوں کو اسلام قبول کرنے اور قرآن کریم پر ایمان لانے کی دعوت دی _

و اذا قيل لهم آمنوا بما انزل الله

" قل فلم تقتلون" کے قرینہ سے "قیل" کا فاعل پیامبر اسلام (ص) ہیں یعنی و اذا قلت لهم ...

۲_ پیامبر اکرم (ص) کی وسیع دعوت میں یہود بھی شامل ہیں _

ان کا فریضہ ہے کہ اسلام قبول کریں اور قرآن کریم پر ایمان لائیں _ و اذا قيل لهم آمنوا بما انزل الله

۳_ یہودی قرآن کریم پر ایمان نہیں لائیں گے اور اسلام کو قبول نہ کریں گے * و اذا قيل لهم آمنوا بما انزل الله قالوا نؤمن بما انزل علينا

Presented by: https://jafrilibrary.com

فعل "قیل" کو مجھول کی صورت میں لانا اور فاعل کا حذف کرنا اس نکتہ کی طرف اشارہ ہے کہ قرآن کریم کی دعوت پر منفی رد عمل یا منفی جواب فقط زمانہ بعثت کے یہودیوں سے مخصوص نہیں ہے بلکہ ان کی آنے والے نسلیں بھی یہی کچھ کریں گی۔

۴_ قرآن کریم اللہ تعالی کی جانب سے نازل ہونے والی کتاب ہے_ آمنوا بما انزل اللّٰه "ما انزل اللہ ... جو کچھ ہم نے نازل کیا" میں "ما" سے مراد قرآن کریم ہے_

۵_ قرآن کریم کا الہی ہونا اس امرکی دلیل ہے کہ قرآن کریم پر ایمان لانا ضروری ہے_ آمنوا بما انزل اللّٰه

قرآن حکیم کی توصیف اسطرح کرنا کہ اس کو اللہ تعالی نے نازل فرمایاہے یہ اس بات کی دلیل کی جانب اشارہ ہے کہ قرآن حکیم پر ایمان لانا ضروری ہے_

٦_یہودیوں کا خیال تھاکہ وحی اورآسمانی کتابوں پر ایمان فقط اس صورت میں لانا ضروری ہے کہ جب بنی اسرائیل کی نسل میں سے کسی نبی پر وحی یا آسمانی کتاب نازل ہو_ قالوا نؤمن بما انزل علینا

۷_یہودیوں کے ایمان نہ لانے کی دلیل یا بہانہ فقط یہ تھاکہ قرآن بنی اسرائیل پر نازل نہیں ہوا_

اذا قیل لھم آمنوا بما انزل اللّٰه قالوا نؤمن بما انزل علینا

۸_ زمانہ بعثت کےیہودیوں کو قرآن حکیم کے آسمانی ہونے کا اطمینان اور اسکے الہی ہونے کا اعتراف تھا_

اذا قیل لھم آمنوا بما انزل اللّٰه قالوا نؤمن بما انزل علینا

اگریہودی قرآن کریم کے آسمانی ہونے کا یقین نہ رکھتے ہوتے تو نبی اکرم (ص) کی اس دعوت (آمنوا بما انزل اللہ _ اللہ تعالی نے جسکو نازل کیا ہے اس پر ایمان لے آؤ) کا جواب یوں دیتے کہ "قرآن خداوندکی جانب سے نہیں ہے" اسطرح کا جواب نہ دینا گویا اشارہ ہے کہ ان کو قرآن کریم کے آسمانی ہونے کا اطمینان تھا اور ان کی طرف سے ضمناً اسکے الہی ہونے کا اعتراف تھا_

۹_ باوجود اسکے کہ یہودیوں کو قرآن حکیم کے الہی ہونے کا اطمینان تھا وہ قرآن پر ایمان نہ لائے _

اذا قیل لھم آمنوا بما انزل اللّٰه قالوا نؤمن بما انزل علینا

۱۰_ انبیاء عليهم‌السلام پر ایمان لانے کا معیاریہودیوں کے نزدیک یہ تھا کہ ان کی بعثت بنی اسرائیل میں سے ہو_قالوا نؤمن بما انزل علینا و یکفرون بما وراء ه

Presented by: https://jafrilibrary.com

اگر چہ آیہ مجیدہ میں قرآن کریم اور دیگر آسمانی کتابیں مورد بحث ہیں لیکن چونکہ آسمانی کتاب کے نزول کا لازمہ آنحضرت (ص) کی بعثت بھی ہے لہذا قرآن کریم کی قبولیت کی دعوت دینا آنحضرت (ص) پر ایمان کی دعوت کو بھی شامل ہے۔ پس یہودیوں کی یہ بات کہ ہم فقط اپنی کتاب پر ایمان لائیں گے اسکا لازمی معنی یہ ہے کہ ہم فقط اپنے انبیاء ؑ پر ایمان لائیں گے۔

۱۱۔ جو نبی بھی بنی اسرائیل کی نسل سے نہ ہو یہودی اس کے کافر ہوجاتے ہیں۔ و یکفرون بما وراء ہ

۱۲۔ ہر وہ آسمانی کتاب جس کا لانے والا بنی اسرائیل سے نہ ہو تو یہودی اس کتاب کے کافر ہوجاتے ہیں۔ و یکفرون بما وراء ہ

۱۳۔ یہودی نسل پرست لوگ ہیں۔ قالوا نؤمن بما انزل علینا و یکفرون بما وراء ہ و ھو الحق

۱۴۔ قومی تعصب اور نسل پرستی یہودیوں کے قرآن کے بارے میں کفر اختیار کرنے کے عوامل میں سے تھے۔
قالوا نؤمن بما انزل علینا و یکفرون بما وراء ہ

۱۵۔ قرآن کریم ایک ایسی کتاب ہے جو سرتا سر حق اور ہر طرح کے باطل و انحراف سے پاک و منزہ ہے۔
و ھو الحق

"الحق" میں "ال" "زید الرجل" کی طرح ہے جو افراد کی صفات کے استغراق کے لئے ہے یعنی یہ کہ قرآن کریم حق ہونے میں کامل و مکمل ہے اور اس میں کسی طرح کی کمی یا نقص نہیں ہے۔

۱۶۔ قرآن کریم تورات کے نفس مضمون کی تایید اور اس کے آسمانی ہونے کی تصدیق کرنے والا ہے۔ و ھو الحق مصدقا لما معھم

۱۷۔ قرآن کا تورات کی صداقت و سچائی کی گواہی دینا قرآن حکیم کی حقانیت کی دلیل ہے۔ و ھو الحق مصدقا لما معھم
قرآن کریم کی حقانیت کے دعوی (و ہو الحق) کے بعد قرآن کی اس طرح تعریف کرنا کہ وہ تورات کی تصدیق کرنے والا ہے یہ یہودیوں کے لئے استدلال ہے کہ قرآن پر ان کے لئے ایمان لانا ضروری ہے۔

۱۸۔ تورات کی صداقت و سچائی کی دلیل اور گواہ قرآن کریم ہے۔ *و ھو الحق مصدقاً لما معھم
قرآن کریم کا اہل کتاب کی آسمانی کتابوں کی تصدیق کرنے کا معنی ممکن ہے یہ ہو کہ نزول قرآن اس بات کا موجب بنا کہ ان کتابوں میں قرآن کریم کے نازل ہونے کے بارے میں جو خبریں یا پیشین گوئیاں تھیں وہ پوری ہوگئیں۔ بنابریں قرآن حکیم کا نزول ان کتابوں کی

Presented by: https://jafrilibrary.com

صداقت و سچائي كا باعث بنا _

۱۹_یہودیوں نے بنی اسرائیل کی نسل سے بہت سارے انبیاء عليه‌السلام کو قتل کیا _ فلم تقتلون انبياء الله من قبل

جملہ " فلم تقتلون ... پس تم کیوں انبیائے الہی عليه‌السلام کو قتل کرتے تھے"یہودیوں کے اس دعوی (بنی اسرائیل کے انبیاء عليه‌السلام پر ان کا ایمان) کا جواب ہے " انبیائے خدا" سے مراد بنی اسرائیل کے انبیاء عليه‌السلام ہیں _

۲۰_یہودی اپنے اظہارات کے برخلاف حتی بنی اسرائیل کے انبیاء عليه‌السلام پر بھی ایمان نہ رکھتے تھے _

نؤمن بما انزل علينا ... قل فلم تقتلون انبياء الله من قبل ان كنتم مؤمنين

۲۱_بنی اسرائیل کی نسل سے انبیاء عليه‌السلام کا یہودیوں کے ہاتھوں قتل اس بات کی دلیل ہے کہ وہ لوگ حتی بنی اسرائیل کے انبیاء عليه‌السلام پر بھی ایمان نہ رکھتے تھے _ نؤمن بما انزل علينا ... قل فلم تقتلون انبياء الله من قبل

۲۲_بنی اسرائیل میں بہت سارے انبیاء عليه‌السلام تھے _ فلم تقتلون انبياء الله من قبل

۲۳ _ انبیاء عليه‌السلام کا قتل اور آسمانی کتابوں پر ایمان یہ آپس میں میل نہیں کھاتے _ قالوا نؤمن بما انزل علينا ... قل فلم تقتلون انبياء الله

۲۴ _ انسان کا عمل اور کردار اسکے اعتقاد اور افکار کی دلیل ہے _ قالوا نؤمن بما انزل علينا ... قل فلم تقتلون انبياء الله من قبل

۲۵ _ زمانہ بعثت کے یہودی انبیاء عليه‌السلام کے ساتھ معاملات میں اپنے اسلاف جیسی روح و نفسیات کے مالک تھے _

فلم تقتلون انبياء الله من قبل زمانہ بعثت کے یہودیوں کو فعل مضارع "تقتلون" کے ساتھ قتل کی نسبت دینا اس مفہوم کی حکایت کرتا ہے _ جبکہ انہوں نے کسی نبی کو قتل نہ کیا تھا _

۲۶ _ حضرت موسی عليه‌السلام کے ما بعد کے انبیاء عليه‌السلام پر ایمان اور ان کی اتباع کرنا ضروری ہے یہ تورات کی تعلیمات میں سے تھا _ فلم تقتلون انبياء الله من قبل ان كنتم مؤمنين "نؤمن بما انزل علينا" کے قرینہ سے "مؤمنین" کا متعلق ممکن ہے تورات پر ایمان ہو _ جملہ "فلم تقتلون ..." ، " ان کنتم" کا جواب شرط ہے یعنی یہ کہ اگر تم تورات پر ایمان کے دعویدار ہو تو پھر انبیاء عليه‌السلام کو کیوں قتل کرتے ہو؟ یہ معنی اس بات کا مقتضی ہے کہ تورات میں حضرت موسی عليه‌السلام کے مابعد انبیاء عليه‌السلام کے آنے کی بشارت دی گئي تھی اسیطرح ان کی اتباع کے واجب ہونے کی بھی خبر تھي _

۲۷ _ ابوعمرو زبیری نے اللہ تعالی کے اس کلام " ...

Presented by: https://jafrilibrary.com

فلم تقتلون انبیاء اللہ من قبل ان کنتم مؤمنین" کے بارے میں امام صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے "انما نزل ھذا فی قوم الیھود و کانوا علی عھد محمد (ص) لم یقتلوا الانبیاء بایدھم و لا کانوا فی زمانھم و انما قتل اوایلھم ... فجلعھم اللہ منھم و اضاف الیھم فعل اوایلھم بما تبعوھم و تولّوھم (۱) یہ آیت یہودیوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے جبکہ زمانہ پیامبر اسلام (ص) کے یہودیوں نے کسی نبی کو قتل نہیں کیا تھا اور نہ ہی پہلے نبیوں کے زمانے میں یہ لوگ تھے یقیناً ان کے اسلاف نے انبیاء علیہم السلام کو قتل کیا ... پس اللہ تعالی نے ان کو بھی انہی میں سے شمار کیا ہے اور ان کے اسلاف کے فعل کی نسبت ان یہودیوں کی طرف اس لئے دی ہے کہ یہ انہی کی پیروی کرتے ہیں اور ان کی محبت ان کے دلوں میں ہے_

اسلام: اسلام کی دعوت ۱

اطاعت: انبیاء علیہم السلام کی اطاعت ۲۶

انبیاء علیہم السلام : انبیاء علیہم السلام کی تاریخ ۲۲; انبیاء علیہم السلام کا قتل ۱۹،۲۳

ایمان: اسلام پر ایمان کی اہمیت ;۲ قرآن پر ایمان کی اہمیت ۲ ;انبیاء علیہم السلام پر ایمان ۱۰،۲۶ ;آسمانی کتابوں پر ایمان ۲۳; قرآن کریم پر ایمان کے دلائل ۵; ایمان کے متعلقات ۱۰،۲۳ ، ۲۶

بنی اسرائیل: انبیائے علیہم السلام بنی اسرائیل ۱۹،۲۲; انبیائے علیہم السلام بنی اسرائیل کا قتل ۲۱

پیامبر اسلام (ص): پیامبر اسلام (ص) کی دعوت ۱ پیامبر اسلام (ص) کی رسالت کا دائرہ ۲

تورات: تورات کی تصدیق ۱۶،۱۷،۱۸ ;تورات کی تعلیمات ۲۶ ;تورات آسمانی کتابوں میں سے ہے۱۶ ;تورات کی حقانیت کے دلائل ۱۷،۱۸

روایت: ۲۷

عقیدہ: عقیدہ کے مظاہر ۲۳

قرآن کریم : قرآن کریم کی پیشین گوئي ۳; قرآن کریم کا منزہ ہونا ۱۵ ; قرآن کی حقانیت ۱۵ ; قرآن کی طرف دعوت ۱ ; قرآن حکیم کی حقانیت کے دلائل ۱۷ ; قرآن اور تورات ۱۶،۱۸ ; قرآن کریم کی گواہی ۱۷،۱۸ ;قرآن حکیم کا وحی ہونا ۴،۵،۸،۹ ; قرآن کریم کی خصوصیات ۴

---

۱) تفسیر عیاشی ج/ ۱ص ۵۱ ح ۷۲ ، نورالثقلین ج/ ۱ص ۱۰۲ ح ۲۸۴ _

Presented by: https://jafrilibrary.com

کردار و روش: کردار کی بنیادیں ۲۴

کفر: قرآن کا کفر ۹،۷

نسل پرست افراد: ۱۳

نسل پرستی: نسل پرستی کے نتائج ۱۴

یہود: یہودیوں کی نسل پرستی کے نتائج ۱۴؛ یہودیوں کے بہانے ۷؛ یہودیوں کی شرعی تکلیف ۲؛ یہودیوں کے جرائم ۲۱،۱۹؛ یہودیوں کو دعوت ۱؛ یہودیوں کے کفر کے دلائل ۲۱؛ یہودیوں کے قرآن کے بارے میں کفر کے دلائل ۷؛ یہودیوں کی صفات ۱۳؛ یہودیوں کا عقیدہ ۱۰،۷،۶، ۱۲، ۱۱، ۲۱؛ قرآن کے بارے میں یہودیوں کا عقیدہ ۸، ۹؛ یہودیوں کے کفر کے عوامل ۱۴؛ یہودیوں کے قتل ۲۱،۱۹؛ یہودیوں کا کفر ۹، ۱۱، ۱۲، ۱۴، ۲۰، ۲۱؛ یہودیوں کے ایمان کے معیارات ۶، ۱۲، ۱۰؛ یہودیوں کی نسل پرستی ۶، ۱۱، ۱۰، ۷، ۱۲، ۱۳؛ یہودیوں کے اسلاف ۲۷؛ صدر اسلام کے یہود ۲۷،۲۵،۸؛ یہود اور اسلام ۳؛ یہود اور انبیاء ۴، ۲۵؛ یہود اور انبیائے بنی اسرائیل ۲۱؛ یہود اور بنی اسرائیل کے علاوہ انبیاء علیہم السلام ۱۱؛ یہود اور انبیاء علیہم السلام کا قتل ۱۹، ۲۷، ۲۱؛ یہود اور قرآن ۳؛ یہود اور آسمانی کتابیں ۱۲

وَلَقَدْ جَاءكُم مُّوسَى بِالْبَيِّنَاتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِن بَعْدِهِ وَأَنتُمْ ظَالِمُونَ ﴿۹۲﴾

یقیناً موسی تمہارے پاس واضح نشانیاں لے کر آئے لیکن تم نے ان کے بعد گوسالہ کو اختیار کرلیا اور تم واقعی ظالم ہو (۹۲)

۱_ حضرت موسی علیہ السلام بنی اسرائیل کی نسل سے ایک نبی تھے اور بنی اسرائیل کے لئے مبعوث ہوئے_

قالوا نؤمن بما انزل علينا ... و لقد جاء کم موسى بالبينات

۲_ حضرت موسی علیہ السلام کے پاس اپنی نبوت کے اثبات کے لئے بہت سارے دلائل اور معجزات تھے_ و لقد جاء کم موسى بالبينات "بینات" کو جمع لانا اور "ال" استغراق کا استعمال "بینات" کی کثرت پر دلالت کرتا ہے_ "بینہ" کا معنی ہے روشن اور واضح دلیل_ اس کے مصادیق میں سے ایک معجزہ ہے_

۳_ انبیاء علیہم السلام بنی اسرائیل میں حضرت موسی علیہ السلام کی شخصیت نہایت اہم تھي_ و لقد جاء کم موسى بالبينات

انبیاء علیہم السلام بنی اسرائیل میں حضرت موسی علیہ السلام کے نام کا ذکر یہودیوں کے انبیائے علیہم السلام بنی اسرائیل کے ساتھ کفر آمیز رویّوں کی ایک مثال کے طور پر بیان کیا گیا ہے_ یہ چیز مذکورہ بالا مفہوم کی طرف اشارہ ہے_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۴_ حضرت موسی ؑ کی قوم نے آپ ؑ کی عدم موجودگی میں بچھڑے کی پوجا اختیار کرلي_ ثم اتخذتم العجل من بعده

۵_ الٰہی رہبروں اور انبیاء ؑ کے امتوں سے چلے جانے کے باعث ان امتوں میں انحراف کا خطرہ ہوتا ہے_
ثم اتخذتم العجل من بعده

٦_ تاریخی اور معاشرتی واقعات میں شخصیات کی اہمیت_ لقد جاء کم موسی ... ثم اتخذتم العجل من بعده

۷_ حضرت موسی ؑ کے دلائل اور معجزات کا مشاہدہ کرنے کے باوجود یہودیوں نے حضرت موسی ؑ کی رسالت کی مخالفت کی_ لقد جاء کم موسی بالبینات ثم اتخذتم العجل من بعده

۸_ بچھڑے کی پوجا کے لئے حضرت موسی ؑ کی قوم کے پاس کوئي عذر یا بہانہ نہ تھا_ ثم اتخذتم العجل من بعده و انتم ظالمون

جملہ حالیہ " و انتم ظالمون" اس معنی میں ظہور رکھتا ہے کہ ظالم ہونا ایک ایسی حالت ہے جو بچھڑے کی پوجا کے ہمراہ ہے_ یعنی یہ کہ بنی اسرائیل کا بچھڑے کی پوجا کرنا ظلم کی بناپر تھا، پس جہالت کی طرح کی کوئي تاویل یا توجیہ جو بہانہ یا عذر بن سکے باقی نہیں رہ جاتي_

۹_ یہودی ظالم اور ستمگر لوگ ہیں_ و انتم ظالمون

جملہ "وانتم ظالمون_ تم ظالم تھے" ہوسکتاہے جملہ معترضہ ہو_ پس یہ جملہ بیان کررہاہے کہ یہودیوں نے نہ فقط بچھڑے کی پوجا کے حوالے سے ظلم کیا بلکہ ظلم کرنا ان کی عادت تھي_

۱۰_ حضرت موسی ؑ کی قوم کا مرتد ہونا اور بچھڑے کی پوجا اختیار کرنا ان کے ظلموں میں سے تھے_
ثم اتخذتم العجل من بعده و انتم ظالمون

۱۱_ غیر خدا کی پرستش ظلم ہے_ ثم اتخذتم العجل ... و انتم ظالمون

۱۲_ یہودیوں کا بچھڑے کی پوجا اختیار کرنا ان کے انبیاء ؑ حتی بنی اسرائیل کے انبیاء ؑ پر اور اپنی آسمانی کتابوں پر ایمان نہ لانے کی دلیل ہے_ قالوا نؤمن بما انزل علینا ... قل ... و لقد جاء کم موسی بالبینات ثم اتخذتم العجل

جملہ " لقد جاء کم ..."،"ثم تقتلون ..." پر عطف ہے جو ماقبل آیہ مجیدہ میں ہے_ پس اس آیت کا مضمون بھی یہودیوں کے اس دعوی

Presented by: https://jafrilibrary.com

(کہ وہ فقط بنی اسرائیل کے انبیاء علیہ السلام اور انہی کی آسمانی کتابوں پر ایمان لاتے ہیں_ نؤمن بما انزل علینا) کا جواب ہے_

ارتداد: ارتداد کا ظلم ۱۰

امتیں: امتوں کے انحراف کی بنیاد فراہم ہونا ۵

انبیاء علیہ السلام: انبیاء علیہ السلام کی عدم موجودگی کے نتائج ۵

بنی اسرائیل: بنی اسرائیل کا ارتداد ۱۰; انبیائے علیہ السلام بنی اسرائیل ۱، ۳; حضرت موسی علیہ السلام کی عدم موجودگی میں بنی اسرائیل ۴; بنی اسرائیل کی تاریخ ۴; بنی اسرائیل کا ظلم ۱۰; بنی اسرائیل کی گوسالہ پرستی ۴،۸،۱۰

تاریخ: تاریخ کا محرک ۶; تاریخ کے تغیرات کا سرچشمہ ۶; تاریخ میں شخصیات کی اہمیت ۶

حضرت موسی علیہ السلام: حضرت موسی علیہ السلام کی نبوت کے دلائل ۲; حضرت موسی علیہ السلام کا واقعہ ۱،۳،۴،۷; حضرت موسی علیہ السلام کی رسالت کا دائرہ ۱; حضرت موسی علیہ السلام کا معجزہ ۲; حضرت موسی علیہ السلام کی نسل ۱; حضرت موسی علیہ السلام کی خصوصیات ۳

خود: خود پر ظلم ۱۰

دینی رہبر: دینی رہبروں کی عدم موجودگی کے نتائج ۵

شرک: شرک عبادی کا ظلم ۱۱

ظالمین: ۹ ظلم: ظلم کے موارد ۱۰،۱۱

گوسالہ پرستی: گوسالہ پرستی کا بے منطق ہونا ۸

معاشرتی تبدیلیاں: معاشرتی تبدیلیوں کے اسباب ۶

یہود: یہودیوں کے کفر کے دلائل ۱۲; یہودیوں کی صفات ۹; یہودیوں کا ظلم ۹; یہودیوں کا عقیدہ ۱۲; یہودیوں کا کفر ۱۲; یہودیوں کی گوسالہ پرستی ۱۲; یہودیوں کی حضرت موسی علیہ السلام سے مخالفت ۷

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّورَ خُذُواْ مَا آتَيْنَاكُم بِقُوَّةٍ وَاسْمَعُواْ قَالُواْ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَأُشْرِبُواْ فِي قُلُوبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ قُلْ بِئْسَمَا يَأْمُرُكُمْ بِهِ إِيمَانُكُمْ إِن كُنتُمْ مُّؤْمِنِينَ ﴿۹۳﴾

اور اس وقت کو یاد کرو جب ہم نے تم سے توریت پر عمل کرنے کا عہد لیا اور تمھارے سرون پر کوہ طور کو معلق کردیا کہ توریتکو مضبوطی سے پکڑ لوتو انھوں نے ڈر کے مارے فوراً اقرار کرلیا کہ ہم نے سن تولیا لیکن پھر نافرمانی بھی کریں گے کہ انکے دلوں میں گوسالہ کی محبت گھول کرپلادی گئي ہے_ پیغمبر ان سے کہہ دو کہاگر تم ایماندار ہو تو تمھارا ایمان بہتبرے احکام دیتاہے(۹۳)

۱_ اللہ تعالی نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ تورات کو قبول کریں اور اس کے احکامات پر عمل کریں_

و إذ أخذنا ميثاقكم ... خذوا ما آتيناكم بقوة

یثاق کا معنی ہے تاکید شدہ عہد وپیمان جبکہ جملہ "خذوا ..."یثاق کے مورد کو بیان کررہاہے_ آسمانی کتابوں کو لے لینے (خذوا ...) کا معنی یہ ہے کہ ان کو قبول کیا جائے اور ان کے احکامات پر عمل کیا جائے_

۲_ اللہ تعالی نے کوہ طور کو بنی اسرائیل کے سروں پر قرار دیا_ و رفعنا فوقكم الطور

"الطور" ایک پہاڑ کا نام ہے (مفردات راغب) جناب ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ الطور وہ پہاڑ ہے جس پر حضرت موسی عليه‌السلام مناجات کیا کرتے تھے(مجمع البیان) قابل توجہ یہ کہ مطلق طورپرپہاڑ کو بھي" طور"کہتے ہیں_

۳_بنی اسرائیل کے سروں پر کوہ طور کو قرار دینے کا ہدف یہ تھا کہ یثاق الہی کو قبول کریں_ و إذ أخذنا ميثاقكم و رفعنا فوقكم الطور

"أخذنا ميثاقكم" اور"خذوا ما آتيناكم" کے درمیان جملہ "رفعنا ..."کا واقع ہونا اور کوہ طور کے سروں پر قرار دیئے جانے کے ہدف کو بیان نہ کرنا گویا یہ اشارہ ہے کہ کوہ طور کو سروں پر قرار دینے کا ہدف و مقصد فرمان الہی (خذوا ...) کی اطاعت اور یثاق الہی کی قبولیت تھا_ (المیزان سے اقتباس)

۴_ تورات اللہ تعالی کی جانب سے بنی اسرائیل کو عطا شدہ کتاب ہے_ خذوا ما آتيناكم'' ما آتینا کم_ جو کچھ ہم نے تم کو دیا " سے مراد تورات ہے_

۵_ بنی اسرائیل نے تورات کو قبول کرنے اور اس کے احکام پر عمل کرنے کے سلسلے میں ضد، ہٹ دھرمی اور شدت کا مظاہرہ کیا_ و رفعنا فوقكم الطور خذوا ما آتيناكم

Presented by: https://jafrilibrary.com

یہ مفہوم اس طرح سے نکلتاہے کہ اللہ تعالی نے حضرت موسی علیہ السلام کی قوم کو ڈرانے دھمکانے (کوہ طور کو ان کے سروں پر قرار دینے) سے چاہا کہ تورات کو قبول کریں اور اس کے فراین پر عمل کرنے کے لئے عہد وپیمان الہی پر عمل کریں_

٦_ اللہ تعالی کا بنی اسرائیل کو حکم تھا کہ تورات کو پوری سنجیدگی سے قبول کریں اور اپنے اعمال و افکار کو اس کے مطابق ڈھالیں_ خذوا ما آتیناکم بقوة

٧_ اللہ تعالی کے معاہدوں یا یثاق کی پابندی کرنا انسانوں کے ضروری فرائض میں سے ہے_

و إذ أخذناميثاقكم و رفعنا فوقكم الطور خذوا ما آتيناكم

٨_ آسمانی کتابوں کی تعلیمات کو قبول کرنا اور ان کے پروگراموں پر عمل کرنا اللہ تعالی کے بندوں کے ساتھ عہد وپیمان میں سے ہے_ و إذ أخذنا ميثاقكم ... خذوا ما آتيناكم بقوة

٩_ دین داری اور آسمانی کتابوں کو اہمیت دینے کے لئے استحکام ، پائیداری اور سنجیدگی کی ضرورت ہے_

خذوا ما آتيناكم بقوة

١٠_بنی اسرائیل کے سروں پر کوہ طور کا قرار پانا ایک معجزہ اور یاد رکھنے کے قابل واقعہ ہے_ و إذ أخذنا ميثاقكم و رفعنا فوقكم الطور

"اذ" فعل مقدر" اذکروا" کا مفعول ہے_یہی مطلب مذکورہ مفہوم کا باعث ہے_

١١_ فرامین الہی اور حضرت موسی علیہ السلام کے احکام کو سمجھنا اور ان پر عمل کرنا اللہ تعالی کے بنی اسرائیل کے ساتھ عہد و پیمان میں سے تھا_ و إذ أخذنا ميثاقكم ... و اسمعوا

یہ جملہ " سمعناوعصینا_ ہم نے سنا اورنافرمانی کي"چونکہ اس جملہ " اسمعوا _ سنوا" کے مقابل میں ہے اس سے معلوم ہوتاہے کہ (اسمعوا) سے مراد سمجھنا اور اطاعت کرنا ہے_ قرینہ مقامیہ کی بنا پر" اسمعوا"کا متعلق اللہ تعالی کے فرامین اور حضرت موسی علیہ السلام کے احکامات ہیں_

١٢_ حضرت موسی علیہ السلام کی قوم نے تورات کو قبول کرنے اور حضرت موسی علیہ السلام اور اللہ تعالی کے فرامین کو سماعت کرنے کا اظہار کرنے کے باوجود نافرمانی کی_ قالوا سمعنا و عصينا

١٣_ حضرت موسی علیہ السلام کی قوم نے تورات اور حضرت موسی علیہ السلام کے فرامین سے بہت واضح ، روشن اور آشکارا طورپر نافرمانی کی_ قالوا سمعنا و عصينا یہ بعید معلوم ہوتاہے (خصوصاً جبکہ ان کے سروں پر کوہ طور کو قرار دیا گیا ہے)

Presented by: https://jafrilibrary.com

کہ انہوں نے اللہ تعالی اور حضرت موسی علیہ السلام کے فرامین کے مقابل یہ اظہار کیا ہو "ہم نافرمانی کریں گے" پس "قالوا سمعنا و عصینا" یعنی انہوں نے اطاعت کا اظہار کیا لیکن عملاً نافرمانی کی البتہ ان کی یہ نافرمانی اس قدر ظاہر اور بغیر کسی حجاب کے تھی کہ گویا انہوں نے زبان سے یہ اظہار کیا کہ ہم نافرمانی کریں گے _

۱۴ _ حضرت موسی علیہ السلام کے زمانے کے یہودیوں کے قلوب بچھڑے کی پوجا سے معمور تھے _ واشربوا فی قلوبهم العجل

"اشربوا" کا مصدر "اشراب" ہے جسکا معنی ہے ملانا یا آمیزش کرنا _ "فی قلوبہم" کے قرینہ سے "عجل" سے مراد بچھڑے کا عشق و محبت ہے نہ کہ خود بچھڑا _ گویا یہ مطلب یوں ہے کہ بچھڑے کی محبت ان کے دلوں میں اس قدر جڑ پکڑ چکی تھی کہ جیسے خود بچھڑا ان کے دل میں ہو _

۱۵ _ حضرت موسی علیہ السلام کی قوم میں موجود کفر کی جڑیں ان کے بچھڑے کی پوجا سے عشق کا باعث تھیں _

اشربوا فی قلوبهم العجل بکفرهم

۱٦ _ حضرت موسی علیہ السلام کی قوم کے تورات اور حضرت موسی علیہ السلام کے فرامین و احکام سے انحراف کی بنیاد ان کا گوسالہ پرستی سے عشق تھا _ و عصینا و اشربوا فی قلوبهم العجل

جملہ "واشربوا ..." حال معللة ہے یعنی یہ کہ یہودیوں کی نافرمانی کی دلیل ان کا گوسالہ پرستی سے عشق تھا _

۱۷ _ حضرت موسی علیہ السلام کی قوم کا گوسالہ پرستی سے عشق ، فرامین الہی کے خلاف ان کے موقف کو متعین کرنے والا تھا _ و عصینا واشربوا فی قلوبهم العجل

۱۸ _ پوری تاریخ میں یہودیوں کے بے جا اعمال (انبیاء علیہم السلام کا قتل، گوسالہ پرستی و غیرہ) ان کے ایمان نہ رکھنے کی دلیل ہیں _ حتی بنی اسرائیل کے انبیاء علیہم السلام اور اپنی آسمانی کتابوں پر ایمان نہ رکھنا _

قالوا نؤمن بما انزل علینا ... قل بئسما یأمرکم به ایمانکم ان کنتم مؤمنین

یہ جملہ "قل بئسما ... اگر تم ایمان رکھتے ہو (تو) تمہارے ایمان نے تمہیں بے جا امور پر آمادہ کر رکھا ہے" چونکہ اس جملہ "نؤمن بما انزل علینا " کے جواب کے طور پر آیا ہے تو پس اس مطلب کی طرف اشارہ ہے کہ تم یہودی آسمانی کتابوں پر ایمان نہیں لائے جو ایسے ناپسندیدہ اعمال کے مرتکب ہورہے ہو _

۱۹ _ آسمانی کتابیں اور ادیان الہی ہرگز انسانوں کو ناروا

Presented by: https://jafrilibrary.com

کاموں کی طرف دعوت نہیں دیتے_ بئسما یامرکم به ایمانکم ان کنتم مومنین

۲۰_ آسمانی کتابوں اور انبیائے علیہ السلام الٰہی پر ایمان کا دعوی، بے جا اور ناروا اعمال کی طرف تمایل سے بالکل میل نہیں کھاتا_ بئسما یامرکم به ایمانکم ان کنتم مومنین

۲۱_ انسانوں کے اعمال و کردار ان کے افکار و عقائد کو بیان کرتے ہیں_ بئسما یامرکم به ایمانکم ان کنتم مومنین

۲۲_ اللہ تعالی کے اس کلام "واشربوا فی قلوبہم العجل بکفرہم" کے بارے میں امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا "فعمد موسی علیه‌السلام فبرد العجل من انفه الی طرف ذنبه ثم احرقه بالنار فذرّه فی الیمّ قال فکانت احدهم لیقع فی الماء و ما به الیه من حاجة فیتعرض بذلك للرماد فیشر به و هو قول الله و اشربوا فی قلوبهم العجل بکفرهم (۱)

حضرت موسی علیہ السلام نے (سامری کے) گوسالے (کو نابود کرنے کا) ارادہ کیا پس حضرت موسی علیہ السلام نے اس کو ناک سے دم تک آہنی آلے سے کاٹ کے رکھ دیا اس کے بعد اس کو جلا کر خاکستر کردیا اور اس کی راکھ کو دریا میں ڈال دیا_ اس دور ان بعض گوسالہ پرست پانی میں کو دپڑے جبکہ انہیں پانی کی طلب نہ تھی بلکہ گوسالے کی راکھ کے پیچھے تھے_ پس انہوں نے (پانی سے مخلوط) راکھ کو پیا اوریہی ہے اللہ تعالی کا فرمان "واشربوا فی قلوبهم العجل بکفرهم"

ادیان: ادیان کی تعلیمات ۱۹

اطاعت: اطاعت الٰہی ۱۱

اللہ تعالی: اوامر الٰہی ٦; اللہ تعالی کی عنایات ۴; عہد الٰہی ۱، ۳، ۸،۱۱; اوامر الٰہی کا ادراک ۱۱; عہد الٰہی سے وفا ۷

انسان: انسان کی شرعی تکلیف ۷; اللہ تعالی کا انسانوں سے عہد ۸

ایمان: ایمان کے نتائج ۲۰; انبیاء علیہم السلام پر ایمان ۲۰; آسمانی کتابوں پر ایمان ۲۰; ایمان اور ناپسندیدہ عمل ۲۰; ایمان کے متعلقات ۲۰

بنی اسرائیل: بنی اسرائیل کے کفر کے نتائج ۱۵; بنی اسرائیل کی گوسالہ پرستی کے نتائج ۱۴،۱٦; بنی اسرائیل کو تورات کا عطا کیا جانا ۴; حضرت موسی علیہ السلام کے زمانے کے بنی اسرائیل ۱۴; بنی اسرائیل اور اوامر الٰہی

---

۱) تفسیر عیاشی ج/ ۱ ص ۵۱ ح ۷۳، نور الثقلین ج/ ص ۱۰۲ ح ۲۸۵_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۲،۱۷;بنی اسرائیل اور تورات ۱۳،۱۲،۶،۵،۱;بنی اسرائیل اور حضرت موسی علیه‌السلام ۱۳،۱۲;بنی اسرائیل کی تاریخ ۱۰،۲،۱۵،۱۴،۱۳;بنی اسرائیل کی شرعی تکلیف ۶;بنی اسرائیل کی نافرمانی ۱۳،۱۲;بنی اسرائیل کی نافرمانی کے اسباب ۱۶; اللہ تعالی کا بنی اسرائیل سے عہد وپیمان ۱۱،۳،۱;بنی اسرائیل کی عہد شکنی ۱۲;بنی اسرائیل کے رجحانات ۱۷،۱۶;بنی اسرائیل کی گوسالہ پرستی ۲۲،۱۴;بنی اسرائیل کی ضد ۵;بنی اسرائیل کی گوسالہ پرستی کا منبع ۱۵

تورات: تورات آسمانی کتابوں میں سے ہے ۴;تورات پر عمل کرنا ۱،۶،۵;تورات کو قبول کرنا ۶،۱;تورات کی اہمیت و کردار ۶

جہان بینی (نظریہ کائنات): جہان بینی اور آئیڈیالوجی ۲۱،۱۷،۱۶

حضرت موسی علیه‌السلام : حضرت موسی علیه‌السلام کے فرامین کی نافرمانی ۱۶،۱۳،۱۲ حضرت موسی علیه‌السلام کے فرامین پر عمل ۱۱

دین داري: دین داری میں ثابت قدمی ۹

روایت: ۲۲

ذکر: تاریخ کا ذکر ۱۰; معجزہ کوہ طور کا ذکر ۱۰

سامری کا گوسالہ: سامری کے گوسالے کو جلانا ۲۲

عقیدہ: عقیدہ کے مظاہر ۲۱; عقیدہ کی تصحیح کے معیارات ۶

عمل: اوامر الٰہی پر عمل ۱۱

کتب سماوي: کتب سماوی کی اہمیت ۹; کتب سماوی کی تعلیمات ۱۹; کتب سماوی پر عمل ۸; کتب سماوی کو قبول کرنا ۸

کردار: کردار کی بنیادیں ۲۱،۱۷،۱۶; کردار کے صحیح ہونے کے معیارات ۶

کفر: انبیاء کے بارے میں کفر ۱۸; کتب سماوی کے بارے میں کفر ۱۸

کوہ طور: کوہ طور کا سروں پر آنا ۲; کوہ طور کے سروں پر آنے کا فلسفہ ۳; کوہ طور اور بنی اسرائیل ۱۰،۲

نافرمان افراد: ۱۲ نافرماني: اوامر الہی کی نافرمانی ۱۲; تورات کی نافرمانی ۱۶

یہود: یہودیوں کا ناپسندیدہ عمل ۱۸; یہودیوں کا کفر ۱۸; یہودیوں کی گوسالہ پرستی ۱۸; یہود اور انبیائے بنی اسرائیل ۱۸; یہود اور انبیاء علیه‌السلام کا قتل ۱۸; یہود اور آسمانی کتابیں ۱۸

Presented by: https://jafrilibrary.com

قُلْ إِن كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الآَخِرَةُ عِندَ اللهِ خَالِصَةً مِّن دُونِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُاْ الْمَوْتَ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٩٤﴾

ان سے کہو کہ اگر سارے انسانوں میں دار آخرت فقط تمھارے لئے ہے اور تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو موت کی تمنا کرو (۹۴)

۱_یہود عالم آخرت اور اسکی نعمتوں کو خود سے مخصوص سمجھتے ہیں_ قل ان کانت لکم الدار الاخرة ...خالصة

"الدار الاخرة"پر"لكم"کا مقدم ہونا حصر اور اختصاص کے لئے ہے_"خالصة"، "الدار" کے لئے حال ہے جو اس اختصاص اور انحصار پر تاکید ہے کیونکہ خالص ہونے کا معنی ہے مختص ہونا_

۲_یہودیوں کے خیال میں دیگر انسان آخرت سے بے بہرہ ہیں_ان کانت لکم الدار الآخرة ... خالصة من دون الناس

۳_یہود نسل پرست اور احساس برتری کی مالک قوم ہے_ان کانت لکم الدار الآخرة ... خالصة من دون الناس

۴_یہودیوں کا تصور ہے کہ بہشت کا یہودی قوم سے مختص ہونے کا سبب اللہ تعالی کا حکم اور اسکی تقدیر و مشیت ہے_ ان کانت لکم الدار الآخرة عند الله

"عند الله"،"کانت" سے متعلق ہے اسکا مفہوم یہ ہوا کہ اللہ تعالی کے ہاں آخرت یہودیوں کیلئے نزدیک ثابت ہے گویا یہ کہ اللہ تعالی نے اس معنی کو قبول، متحقق اور اسکا تقرر فرمایا ہے_

۵_یہودیوں کی نظر میں دین یہودیت کے علاوہ تمام ادیان بے اعتبار ہیں اور دیگر اقوام اللہ تعالی کے ہاں قدر و منزلت نہیں رکھتیں_ان کانت لکم الدار الآخرة عند الله خالصة من دون الناس

۶_یہودیوں کا دعوی ہے کہ وہ اللہ تعالی ، قیامت اور آخرت کی نعمتوں پر عقیدہ رکھتے ہیں_ان کانت لکم الدار الآخرة عند الله خالصة من دون الناس

۷_یہودیوں کا دعوی (کہ یقیناً بہشتی ہیں) اسوقت سچا اور ان کے عقیدہ و یقین کی دلیل ہے کہ وہ موت کی تمنا اور اس کا استقبال کریں_قل ان کانت لکم الدار الاخرة ... فتمنوا الموت

Presented by: https://jafrilibrary.com

۸_ سرائے آخرت میں حاضر ہونے اور اسکی نعمتوں سے بہرہ مند ہونے کے لئے موت ایک مرحلہ اور گذرگاہ ہے_
ان كانت لكم الدار الآخرة ... فتمنوا الموت یہودیوں کے اس دعوی "کہ عالمآخرت صرف انہی سے مختص ہے" کے جواب میں اللہ تعالی نے فرمایا "پس موت کی تمنا کرو" اس سے معلوم ہوتاہے کہ انسان مرنے سے عالم آخرت میں وارد ہوتاہے یعنی یہ کہ انسان مرنے سے قیامت کے برپا ہونے تک کی مدت میں بھی آخرت کی نعمتوں سے بہرہ مند ہوتاہے یا عذاب الہی میں بتلا ہوتاہے_

۹_ جن کو اپنے بہشتی ہونے کا اطمینان ہے وہ موت کا استقبال اور اس کی تمنا و خواہش کرتے ہیں_
ان كانت لكم الدار الآخرة ... فتمنوا الموت

۱۰_ دنیا کی سرائے اور اسکی نعمتیں آخرت کے مقابلے میں انتہائي ناچیز اور بے قیمت ہیں_
ان كانت لكم الدار الآخرة ... فتمنوا الموت اگر دنیا کی نعمتیں آخرت کے مقابلے میں قیمتی ہوتیں تو پھر آخرت کے لئے موت کی تمنا بے معنی ہوجاتی_

۱۱_ عالم آخرت اوراسکی نعمتیں انتہائي گراں قدر اور با عظمت ہیں_ ان كانت لكم الدار الآخرة ... فتمنوا الموت

۱۲_یہودی اپنے دعوی کے برخلاف اپنے بہشتی ہونے کا اطمینان نہ رکھتے تھے_فتمنوا الموت ان كنتم صادقين
جملہ" ان كنتم صادقين" یہودیوں کے جھوٹے ہونے کی طرف اشارہ ہے یعنی یہ کہ وہ لوگ خود جانتے ہیں کہ ان کا دعوی جھوٹاہے_

۱۳_ کسی خاص فرد یا گروہ کا خود کو بغیر دلیل کے اہل بہشت سمجھنا ایک باطل خیال ہے_ فتمنوا الموت ان كنتم صادقين

۱۴_ بغیر دلیل کے دعوی قابل قبول نہیں ہوتا_فتمنوا الموت ان كنتم صادقين
یہودیوں کے دعوی کے مقابلے میں اس جملہ "فتمنوا الموت" سے اللہ تعالی نے ان سے دلیل چاہی ہے اور یہ امر انسانوں کے لئے ایک درس ہے کہ مناسب دلیل کے بغیر دعوی کو قبول نہ کریں_

۱۵_ انسانوں کا کردار اور ان کی خواہشات ان کے عقائد و افکار بیان کرنے والے ہیں_
فتمنوا الموت ان كنتم صادقين

۱۶_ اللہ تعالی اپنے نبی (ص) کو سکھانے والا ہے کہ کس طرح استدلال کرو اور مخالفین کا جواب دو_

Presented by: https://jafrilibrary.com

قل فلم تقتلون ... و لقد جاء کم موسی ... قل بئسما ... قل ان کانت

آخرت: آخرت کی قدر و منزلت ۱۰،۱۱

آرزو: موت کی آرزو ۹

اقدار: ۱۰،۱۱

اللہ تعالی: اللہ تعالی کے مقدرات یا تقدیریں ۴

پیامبر اسلام (ص): پیامبر اسلام (ص) کے استدلال کی روش ۱۶; پیامبر اسلام (ص) کا معلّم ۱۶

دعوی: بغیر دلیل کے دعوی ۱۳،۱۴; دعوی قبول کرنے کے معیارات ۱۴

دنیا: دنیا کا بے قدر و قیمت ہونا ۱۰; دنیا اور آخرت ۱۰

سعادت: اخروی سعادت پر اطمینان کے نتائج ۹; اخروي

سعادت کے دعوے دار ۱،۷،۹،۱۳

عقیدہ: باطل عقیدہ ۱۳; عقیدہ کے مظاہر ۱۵

کردار: کردار کی بنیادیں ۱۵

موت: موت کے نتائج ۸; موت کی حقیقت ۸

نسل پرست لوگ: ۳

نظریہ کائنات: نظریہ کائنات اور آئیڈیا لوجی ۱۵

نعمت: اخروی نعمتوں کی قدر و قیمت ۱۱

یہود: یہودیوں کے دعوے ۶،۷; یہودیوں کا اللہ تعالی پر ایمان ۶; یہودیوں کا قیامت پر ایمان ۶; یہودیوں کے تکبر کے دلائل ۳; یہودیوں کی سچائي کے دلائل ۷; یہودیوں کی صفات ۳; یہودیوں کا عقیدہ ۱،۲،۳،۵ ، ۶ ، ۱۲; یہودیوں کی نسل پرستی ۳; یہود اور موت کی تمنا ۷; یہود اور ادیان ۵; یہود اور بہشت ۳،۴،۷،۱۲; یہود اور ملتیں ۵; یہود اور اخروی نعمتیں ۱،۶،۲

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَلَن يَتَمَنَّوْهُ أَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ وَاللّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمينَ ﴿۹۵﴾

اور یہ اپنے پچھلے اعمال کی بناپر ہرگز موت کی تمنا نہیں کریں گے کہ خدا ظالموں کے حالات سے خوب واقف ہے (۹۵)

۱_ اخروی سعادت سے مایوسی کی خاطر یہود ہرگز موت کے خواہشمند نہ تھے اور نہ ہی کبھی موت کا استقبال کریں گے_ و لن یتمنوہ ابدا

۲_ موت سے گریز کرنا یہودیوں کے دعوی (انکا بہشتی ہونا) کے غلط ہونے کی دلیل ہے_
فتمنوا الموت ان کنتم صادقین _ و لن یتمنوہ ابداً

۳_ یہود گناہگار اور ناروا وناپسندیدہ عمل کے مالک ہیں_ و لن یتمنوہ ابداً بما قدمت ایدیھم "ما قدمت ایدیھم_ جو کچھ تم آگے بھیج چکے ہو" میں "ما" سے مراد گناہ اور ناپسندیدہ اعمال ہیں_

۴_ گناہوں کے ارتکاب کی وجہ سے یہودیوں کو آخرت میں بہرہ مند ہونے کی کوئی امید نہیں ہے_
لن یتمنوہ ابداً بما قدمت ایدیھم

۵_ انسانوں کے اعمال و کردار عالم آخرت میں ان کے انجام کو متعین کرنے والے ہیں_ بما قدمت ایدیھم

۶_ قیامت پر ایمان ویقین رکھنے والوں کا موت سے بچنا اور اس کو ناپسند جاننا، اس کی وجہ ان کے گناہ اور اخروی عذاب سے خوف ہے_ و لن یتمنوہ ابداً بما قدمت ایدیھم

"بما قدمت" میں "بائ" سببیۃ کے لئے ہے_ پس جملہ "لن یتمنوہ..." اس حقیقت کو بیان کررہاہے کہ موت سے خوفزدہ ہونے کے اسباب میں سے ایک گناہ ہیں_ قابل ذکر ہے کہ یہ جملہ چونکہ ان لوگوں کے بارے میں ہے جو اللہ تعالی اور قیامت پر ایمان ویقین رکھتے ہیں لہذا مذکورہ دلیل بھی انہی سے مخصوص ہے_

۷_ یہودی ستم گر لوگ ہیں_ و اللہ علیم بالظالمین

"الظالمین" کے مصادیق میں سے (ماقبل آیات اور اس آیہ مجیدہ کے صدر کلام کے قرینہ سے) یہودی ہیں_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۸_ گنا ہگار ستم گر ہیں_ بما قدمت ایدیهم و الله علیم بالظالمین

۹_ اللہ تعالی ستم گروں کے ستم سے آگاہ ہے_ والله علیم بالظالمین

۱۰_ گناہوں کے ارتکاب کے ہوتے ہوئے بہشتی ہونے کا دعوی کرنا ایک ظالمانہ ادعا ہے_

قل ان کانت لکم الدار الآخرة ... و الله علیم بالظالمین

یہودیوں کے گنا ہگار ہونے کے علاوہ ان کو ستم گر کہنا ہوسکتا ہے اس لیئے ہو کہ ان کا دعوی بے جا ہے_

۱۱ _ اللہ تعالی ستم گروں کو ان کے اعمال کی سزا دے گا_ والله علیم بالظالمین

ستم گروں سے اللہ تعالی کی آگاہی کو بیان کرنا گویا ان کو عذاب کی دھمکی دینا ہے_

اللہ تعالی : اللہ تعالی کا علم ۹; اللہ تعالی کی سزائیں ۱۱

انجام یا تقدیر: تقدیر میں مؤثر عوامل ۵

انسان: انسان کا اخروی انجام ۵

تمنا: تمنائے موت ۱،۲

خوف : عذاب سے خوف کے نتائج ۶; عذاب اخروی سے خوف ۶

دعوی : اخروی سعادت کا دعوی ۱۰ ;ظالمانہ دعوی ۱۰

ظالمین : ۷،۸ ظالمین کے بارے میں اللہ تعالی کا علم ۹ ظالموں کا انجام ۱۱

ظلم : ظلم کا انجام ۱۱

عمل: عمل کے نتائج ۵

قیامت : قیامت پر ایمان رکھنے والے ۶

گناہ : گناہ کے نتائج ۶; گناہ کا ارتکاب ۱۰;

گناہگار لوگ: ۳ گناہگاروں کا ظلم ۸

موت: موت سے فرار کا فلسفہ ۶

مومنین: مومنین اور موت ۶

Presented by: https://jafrilibrary.com

یہود: یہودیوں کی صفات ۷، ۳; یہودیوں کا ظلم ۷; یہودیوں کا ناپسندیدہ عمل ۳; یہودیوں کی مایوسی کے عوامل ۴ ; یہودیوں کا موت سے فرار ۲ ; یہودیوں کی گناہگاری ۴، ۳; یہودیوں کا آخرت سے محروم ہونا ۴; یہودیوں کے دعووں کے باطل ہونے کی علامتیں ۲; یہودیوں کی اخروی سعادت سے مایوسی ۴، ۱; یہود اور موت ۱

وَلَتَجِدَنَّهُمْ أَحْرَصَ النَّاسِ عَلَى حَيَاةٍ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُواْ يَوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ أَلْفَ سَنَةٍ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهِ مِنَ الْعَذَابِ أَن يُعَمَّرَ وَاللّهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ﴿۹۶﴾

اے رسول آپ دیکھیں گے کہ یہ زندگی کے سب سے زیادہ حریص ہیں اور بعض مشرکین تو یہ چاہتے ہیں کہ انھیں ہزار برس کی عمر دے دی جائے جب کہ یہ ہزار برس بھی زندہ رہیں تو طول حیات انھیں عذاب الٰہی سے نہیں بچا سکتا _ اللہ ان کے اعمال کو خوب دیکھ رہا ہے (۹۶)

۱_ زندہ رہنے اور طولانی عمر حاصل کرنے میں حریص ترین لوگ یہود ہیں _ و لتجدنھم احرص الناس علی حیاة

۲_ ہر طرح کی دنیاوی زندگی، (چاہے جتنی بھی پست ہو) اس پر یہودی حریص ہیں اور دل وابستہ کیئے ہوئے ہیں _
و لتجدنھم احرص الناس علی حیاة

"حیاة" کو نکرہ لانا اس نکتہ کی طرف اشارہ ہے کہ یہودی کسی بھی خصوصیت کے ساتھ، کے ساتھ اگرچہ کتنی ہی پست و حقیر ہو لیکن پھر بھی فقط زندہ رہنا چاہتے ہیں _

۳_ یہودیوں کی روش اور چال ڈھال ان کی دنیاوی زندگی کے بارے میں شدید حرص اور موت سے خوف کی دلیل ہے _
و لتجدنھم احرص الناس علی حیاة

"لتجدن" فعل "تجد _ تم پاتے ہو"، لام قسم اور نون تاکید سے مرکب ہے یعنی یقینا بلاشک تم دیکھتے ہو کہ یہودی انتہائی حریص لوگ ہیں _ اس بات پر تاکید کہ تم تو یہودیوں کی دنیاوی زندگی پر دلبستگی کو پاتے ہو، اس مفہوم کو بیان کررہاہے کہ یہودیوں کی چال ڈھال اس چیز کی دلیل ہے کہ وہ لوگ دنیاوی زندگی سے شدید محبت رکھتے ہیں _

Presented by: https://jafrilibrary.com

۴_یہودیوں کا دنیاوی زندگی سے تعلق اوردنیا سے ان کی محبت کا نمایاں ہونا اس امر میں مانع ہے کہ وہ لوگ اخروی زندگی کا اشتیاق و شوق رکھتے ہوں یا موت سے خوف نہ کھانے کا اظہار کریں_ و لتجدنهم احرص الناس علی حياة

جملہ " لتجد نھم ..."، " لن یتمنوہ" کے لئے دلیل ہے یعنی یہ حقیقت کہ یہودیوں کو آخرت میں پہنچنے کی اور موت کی ہرگز کوئی خواہش نہیں، یہ ان کی زندگی سے بہت واضح طورپر مشخص ہے_ یہ حقیقت اتنی واضح ہے کہ وہ لوگ خود بھی اس کا انکار نہیں کرسکتے_

۵_یہودیوں کا دنیاوی زندگی کے بارے میں شوق و اشتیاق حتی مشرکین سے بھی زیادہ ہے_ و لتجدنهم احرص الناس ... و من الذين اشركوا " من الذين"، " الناس" پر عطف ہے یعنی" و لتجدنهم احرص من الذين اشركوا ... تم دیکھتے ہو کہ وہ لوگ مشرکین سے بھی زیادہ دنیاوی زندگی پر حریص ہیں"

٦_یہودیوں کا دنیاپرست ہونا قرآن کریم کی پیشین گوئیوں میں سے ہے_ لتجدنهم احرص الناس علی حياة

۷_یہودی بھی اپنے دعوی (کہ بہشت انکا مقدر ہے) کے بے بنیاد ہونے سے واقف ہیں_

ان كانت لكم الدار الاخرة ... و لتجدنهم احرص الناس ہوسکتاہے یہ جملے" لتجد نھم ..." اور" یود احد ھم ..." یہودیوں کے دعوی (ان کانت ... آیہ ۹۴) پر ناظر ہو_ یعنی یہ کہ تم یہودی ایک طرف تو دعوی دار ہو کہ عالم آخرت بس تم سے متعلق ہے جبکہ دوسری طرف تم دنیا کی زندگی میں ہمیشہ کے لئے رہنے کے خواہشمند ہو یہ بات دلیل ہے کہ تمہیں خود بھی اپنے دعوی پر یقین نہیں ہے_

۸_یہودیوں کا ہر فردہزار سال کی طولانی زندگی کا خواہشمند ہے_ يود احدهم لو يعمر الف سنة

" یعمرّ" تعمیر سے ہے جس کا معنی ہے جسے عمر دی گئي ہو_" احد ھم" کو" یود" کے فاعل کے طورپر لانا اور ضمیر جمع (یودون) سے استفادہ نہ کرنا اس معنی کی وضاحت کرتاہے کہ ہزار سال کی طولانی عمر یہودیوں کے فرد فرد کی خواہش ہے_

۹_ دنیا سے محبت اور اس کی خاطر طولانی عمر کی آرزو کرنا ناپسندیدہ اور مکروہ صفت ہے_

و لتجدنهم احرص الناس علی حياة ... يود احدهم لو يعمر الف سنة

آیت کا لب و لہجہ یہودیوں کی مذمت کررہاہے کہ دنیا کی محبت کی خاطر ان لوگوں نے طولانی عمر کی خواہش کی ہے_

۱۰_ مشرکین دنیا کی زندگی سے دل وابستہ کیئے ہوئے ہیں اور اسی پر حریص ہیں_ لتجدنهم احرص الناس ... و من الذين اشركوا

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۱ _ بعض مشرکین ہزار سال کی طولانی زندگی کے خواہش مندہیں_ ومن الذين اشركوا يود احدهم لو يعمر الف سنة

یہ مفہوم اس اعتبار سے ہے کہ " و من الذین اشرکوا" بتدائے محذوف کی خبر ہے نہ کہ "الناس" پر عطف ہے یعنی مطلب یوں ہے "و من الذین اشرکوا طائفۃیود احدھم" بنابریں جملہ " و من الذین ..." حالیہ ہے اور "یود احدھم" انہی مشرکین کی صفت بیان کی گئي ہے_ پس آیہ مجیدہ کا مفہوم یوں بنتاہے _یہودی سب سے زیادہ دنیا سے دل وابستہ کیئے ہوئے ہیں در آں حالیکہ بعض مشرکین ہزار سالہ عمر کے خواہشمندہیں_

۱۲ _ گناہگاریہود عذاب جہنم میں بتلا ہوں گے _ بما قدمت ايديهم ... و ما هو بمزحزحه من العذاب

"مزحزح" کا مصدر "زحزحۃ" ہے جسکا معنی ہے دور کرنا _

۱۳ _ عالم آخرت سے یہودیوں کی مایوسی ، ان کی دنیاوی زندگی پر حرص اور طولانی عمر کی آرزو کے بارے میں زمین ہموار کرتی ہے _* يود احدهم لو يعمر الف سنة و ما هو بمزحزحه من العذاب ان يعمر

۱۴ _ دنیاوی زندگی اور طولانی عمریہودیوں کے اخروی عذاب سے نجات کا باعث نہیں ہوسکتي_ و ما هو بمزحزحه من العذاب ان يعمر "ان یعمر" "ہو" کے لئے بدل ہے یا پھر "مزحزح" کے لئے فاعل ہے _ دونوں کی بازگشت ایک معنی کی طرف ہے _ جملہ "ما ہو ..." کا معنی یہ ہے یہودیوں کو بنابریں فرض کہ ہزار سالہ عمر دے دی جائے)، کو یہ طولانی عمر عذاب سے نجات نہیں دلا سکتي_

۱۵ _ گناہگاروں کی عمر جتنی بھی طولانی ہو عذاب الہی سے نجات کا موجب نہیں ہوسکتي_ بما قدمت ايديهم ... و ما هو بمزحزحه من العذاب ان يعمر

۱۶ _یہودیوں کے دنیاپرستی پر مبنی اعمال و کردار پر اللہ تعالی ناظر ہے _ و الله بصير بما يعملون

آرزو: طولانی عمر کی آرزو ۱۳،۹; ناپسندیدہ آرزو ۹

اخلاق: ناپسندیدہ اخلاق ۹

اسماء و صفات: بصیر ۱۶

اعداد: ہزار کا عدد ۱۱،۸

اللہ تعالی :

Presented by: https://jafrilibrary.com

الله تعالی کی نظارت ۱٦

حریص لوگ : ۱، ۲، ۳، ۵، ۱۰ دنیا طلب لوگ : ٦

دنیا طلبي: دنیا طلبی کی سرزنش ۹

زندگي: دنیاوی زندگی کا حرص ۱۰

عذاب: اہل عذاب ۱۲

عقیدہ: باطل عقیدہ ۷

قرآن: قرآن کریم کی پیشین گوئی ٦

گناہگار لوگ: گناہگاروں کو عذاب ۱۵; گناہگاروں کی سزا ۱۲; گناہگار اور طولانی عمر ۱۵; گناہگاروں کی نجات ۱۵

مایوسي: آخرت سے مایوسی کے نتائج ۱۳

مشرکین: زندگی کے بارے میں مشرکین کی حرص ۱۰; طولانی عمر کے بارے میں مشرکین کی حرص ۱۱; مشرکین کی خواہشات ۱۱; مشرکین کی صفات ۱۰; مشرکین اور دنیاوی زندگی ۵

یہود: یہودیوں کی مایوسی کے نتائج ۱۳; یہودیوں کی آرزوئیں ۱۳; یہودیوں کے دعوی کا باطل ہونا ۷; یہودیوں کا موت سے خوف ۳، ۴; زندگی کے بارے میں یہودیوں کی حرص ۱، ۲، ۳، ۴; طولانی عمر کے بارے میں یہودیوں کی حرص ۱۳، ۵، ۱، ۸، ۱۳; یہودیوں کی خواہشات ۸; یہودیوں کی دنیا طلبی ٦، ۱٦; یہودیوں کی دنیاوی زندگی ۱۴; یہودیوں کی صفات ۱، ٦، ۲; یہودیوں کو اخروی عذاب ۱۲، ۱۴; یہودیوں کا عقیدہ ۷; یہودیوں کا علم ۷; یہودیوں کا عمل ۱٦; یہودیوں کے نجات ۱۴; یہودیوں کی حرص کی نشانیاں ۳، ۴; گناہگار یہود ۱۲; یہود اور بہشت ۷; یہود اور طولانی عمر ۱۴

Presented by: https://jafrilibrary.com

قُلْ مَن كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَى قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللهِ مُصَدِّقاً لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَبُشْرَى لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿۹۷﴾

اے رسولکہہ دیجئےکہ جو شخص بھی جبریل کا دشمن ہے اسے معلوم ہونا چاہئے کہ جبریل نے آپ کےدل پرقرآن حکم خدا سے اتارا ہے جو سابقکتابوں کی تصدیق کرنے والا ، ہدایت اورصاحبان ایمان کے لئے بشارت ہے (۹۷)

۱_ حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ یہودیوں کی عداوت اور کینہ پروری_ من كان عدواً لجبريل

"من کان" سے مراد گذشتہ آیات کی روشنی میں یہود ہیں_

۲_ پیامبر اسلام (ص) کے قلب اطہر پر حضرت جبرائیل علیہ السلام قرآن کریم لے کر آنے والے ہیں_ فانه نزله على قلبك

۳_ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اپنی طرف سے نہیں بلکہ اللہ تعالی کے اذن اور فرمان سے قرآن کریم کو پیامبر اسلام (ص) کے قلب اطہر پر نازل کیا_ فانه نزله على قلبك باذن الله

۴_ فرشتے اللہ تعالی کے اذن اور فرمان کے بغیر کوئي کام انجام نہیں دیتے_ فانه نزله على قلبك باذن الله

۵_ پیامبر اسلام (ص) پر حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے قرآن کریم کا نزول اس بات کا موجب بنا کہ یہود جبرائیل علیہ السلام سے عداوت اور کینہ پروری کریں_ من كان عدواً لجبرئيل فانه نزله على قلبك باذن الله

جملہ " فانہ ... جبرائیل علیہ السلام نے قرآن کو اللہ کے اذن سے تیرے قلب پر نازل کیا "یہودیوں کے جبرائیل علیہ السلام سے کینہ کا سبب بیان کررہاہے_

٦_ یہودیوں کا جبرائیل علیہ السلام اور نظام وحی کے بارے میں جاہلانہ تصور_ قل من كان عدواً لجبريل فانه نزله على قلبك باذن الله

۷_ قرآن کریم نے تورات کے نفس کلام کی تائید اور اسکی صداقت و سچائي کی تصدیق کی_ مصدقا لما بين يديه

یہ مفہوم اس بناپر ہے کہ "مصدقا"، "نزلہ" کی ضمیر مفعولی کے لئے حال ہو اور اس سے مراد قرآن کریم ہے_ "ما بین یدیہ_ وہ کتاب جو قرآن کریم سے پہلے تھی" آیہ مجیدہ میں اس سے مراد تورات ہے_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۸_ قرآن کریم کا وجود تورات کی حقانیت کے لئے گواہ اور شاہد کے طور پر ہے * مصدقا لما بين يديه

قرآن کریم کی طرف سے تورات کی تصدیق (مصدقا لما بین یدیہ) کا معنی ممکن ہے یہ ہو کہ قرآن تورات کی صداقت و سچائي کا گواہ ہے یعنی قرآن کا نزول اس امر کا موجب ہوا کہ تورات میں قرآن کے آنے کی جو پیشین گوئیاں تھیں وہ پوری ہو گئیں پس اسی وجہ سے قرآن کریم تورات کی صداقت و سچائي کو ثابت کرنے والا اور اسکی حقانیت کا گواہ ہے_

۹_ قرآن کریم اہل ایمان کو ہدایت کرنے والا ہے_ هديً و بشرى للمومنين

"ہدي" مصدر ہے جو یہاں اسم فاعل "ہادي" کے معنی میں آیا ہے_

۱۰_ قرآن کریم اہل ایمان کو دنیا و آخرت کی سعادت مندی کی خوش خبری دینے والا ہے_ و بشرى للمومنين

" بشری " ایسی خبر کو کہتے ہیں کہ جس میں کیف و سرور پایا جاتا ہو اور آیت میں اسکا معنی " بشیر_ بشارت دینے والا" ہے_

۱۱_ یہودیوں کی حضرت جبرائیل عليه‌السلام سے دشمنی کی بازگشت اللہ تعالی سے دشمنی کی طرف ہے_

من كان عدواً لجبريل فانه نزله على قلبك باذن الله

جملہ "فانہ نزلہ" سے "بشری للمومنین" تک بیان شدہ حقائق یہودیوں کی جبرائیل عليه‌السلام سے کینہ پروری کا جواب ہیں_ "باذن اللہ" کی قید کا مطلب یہ ہے کہ جبرائیل عليه‌السلام اللہ تعالی کے فرمان سے پیامبر اسلام (ص) پر قرآن کریم لے کر آئے_ پس اگر قرآن کریم کا نزول عداوت کا باعث ہے تو پھر تم یہودی اللہ تعالی سے دشمنی کرو_ بنابریں جملہ شرطیہ " من کان ..." کا جواب یوں بنتا ہے " فهو عدو الله "

۱۲_ یہودیوں کی جبرائیل (علیہ السلام) سے دشمنی در حقیقت تورات سے دشمني، انسانی ہدایت کے سرچشموں سے دشمنی اور بشارت کا پیغام لانے والوں سے دشمنی ہے_ فانه نزله ... مصدقا لما بين يديه و هدى و بشرى للمومنين

"مصدقا ..." ، "ھدي" اور " بشری للمومنین" میں سے ہر ایک تعریف " باذن اللہ " کی طرح ممکن ہے کہ جبرائیل عليه‌السلام سے کینہ رکھنے والے یہودیوں کے لئے جواب نقضی ہو یعنی یہ کہ قرآن جو تمھارے دین اور تمہاری کتاب کی تائید کرنے والا ہے، انسانی ہدایت کا سرچشمہ ہے اور سعادتوں کی بشارت دیتا ہے اس قرآن کے لانے والے سے دشمنی در اصل تورات سے دشمنی اور ... سے دشمنی ہے_

۱۳_ قرآن کریم کا حکم الہی سے نازل ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ یہودیوں کی جبرائیل عليه‌السلام سے دشمنی بے جا ہے_

Presented by: https://jafrilibrary.com

من كان عدواً لجبريل فانه نزله على قلبك باذن الله یہ مفہوم اس بناپر ہے کہ "باذن اللہ" کی قید یہودیوں کی جبرائیل علیہ السلام سے عداوت کا حلّی جواب ہو یعنی یہ کہ جبرائیل علیہ السلام فرمان الہی سے پیامبر اسلام (ص) پر قرآن کریم لے کر آئے لہذا وہ جو فرمان الہی کی اطاعت کرتا ہے اسے اللہ تعالی پر اعتقاد رکھنے والوں کے ہاں مورد غضب نہیں ہونا چاہیئے_

۱۴_ تورات کی قرآن کریم کی جانب سے تائید، یہودیوں کی وحی کا پیام لانے والے (جبرائیل عليه‌السلام) سے دشمنی کے بے جا ہونے کی دلیل ہے_ فانه نزله على قلبك باذن الله مصدقا لما بين يديه

" مصدقا لما بين يديه_ قرآن تورات کی صداقت کی تائید کرتا ہے" یہ جملہ جبرائیل عليه‌السلام کے دشمن یہودیوں کے جواب میں ہے جو اس نکتہ کو بیان کررہاہے کہ جبرائیل عليه‌السلام ایک ایسی حقیقت کو لے کر آئے ہیں جو تمہارے دین اور کتاب کی تصدیق کرنے والی ہے اور جو اس کی صداقت و سچائي پر گواہ ہے پس بے ج:ا ہے کہ تم اس کے لانے والے جبرائیل عليه‌السلام سے دشمنی رکھو_

۱۵_ قرآن کریم کا ہدایت کرنا اور بشارت دینا، یہودیوں کی اس کے نازل کرنے والے (جبرائیل عليه‌السلام) سے عداوت کے بے جا ہونے پر دلیل ہے_ فانه نزله على قلبك ... هدىً و بشرى للمؤمنين "ہدی و بشري" میں بھی "مصدقا" کی طرح یہ نکتہ موجود ہے کہ جبرائیل عليه‌السلام نے پیامبر اکرم (ص) کو ایسے معارف القا کیئے جو بشارت دینے والے اورہدایت کرنے والے ہیں پس اس (جبرائیل عليه‌السلام) سے دشمنی کی کوئي معقول وجہ نہیں ہو سکتي_

اللہ تعالی : اذن الہی ۲،۳؛ اوامر الہی ۱۳

پیامبر اسلام (ص) : پیامبر اسلام (ص) کے قلب پر وحی ۲

تورات: تورات کی تصدیق ۱۴،۸،۷؛ تورات کی حقانیت کے دلائل ۸،۷

حضرت جبرائیل عليه‌السلام : جبرائیل عليه‌السلام کا خضوع اور اطاعت ۳؛ جبرائیل عليه‌السلام کے دشمن ۱؛ جبرائیل عليه‌السلام کی اہمیت ۲،۳،۵، ۱۴، ۱۵

دشمني: تورات سے دشمنی ۱۲؛ ہدایت کرنے والوں سے دشمنی ۱۲؛ جبرائیل عليه‌السلام سے دشمنی کا فلسفہ ۵؛ جبرائیل عليه‌السلام سے دشمنی کی ناپسندیدگی ۱۳،۱۴،۱۵

قرآن کریم : قرآن کریم کی بشارت ۱۰،۱۵؛ قرآن کریم اور تورات ۱۴،۷،۸؛ قرآن کریم کے نزول کی

Presented by: https://jafrilibrary.com

کیفیت ۲،۳،۵; قرآن کریم کی گواہی ۸،۷; قرآن کریم کا نزول ۱۳،۱۵; قرآن کریم کی اہمیت ۸،۹،۱۰،۱۵; قرآن کریم کا ہدایت کرنا ۹،۱۵

ملائکۃ: ملائکہ کا خضوع ۴; ملائکہ کے عمل کا دائرہ ۴

مؤمنین: مؤمنین کو بشارت ۱۰; مؤمنین کی اخروی سعادت ۱۰; مؤمنین کی دنیاوی سعادت ۱۰; مومنین کی ہدایت ۹

یہود: یہودیوں کی جبرائیل علیہ السلام سے دشمنی ۳،۱۲،۱۱،۵،۱۱، ۱۴، ۱۵; یہودیوں کی اللہ تعالی سے دشمنی ۱۱; یہودیوں کا عقیدہ ٦; یہودیوں کی دشمنی کے عوامل ۵; یہودی اور جبرائیل علیہ السلام ٦; یہودی اور وحی ٦

مَن كَانَ عَدُوًّا لِّلّهِ وَمَلآئِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَجِبْرِيلَ وَمِيكَالَ فَإِنَّ اللّهَ عَدُوٌّ لِّلْكَافِرِينَ ﴿۹۸﴾

جو بھیاللہ ، ملائکہ ، مرسلین اور جبریل و میکائیل کا دشمن ہوگا اسے معلوم رہے کہخدا بھی تمام کافروں کا دشمن ہے (۹۸)

۱_ جو لوگ فرشتوں اور انبیاء علیہم السلام کے دشمن ہیں اللہ تعالی ان کا دشمن ہے_

من كان عدواً لله و ملائكته و رسله ... فان الله عدو للكافرين

۲_ جو حضرت جبرائیل علیہ السلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام سے دشمنی رکھے اللہ تعالی ان کا دشمن ہے_

من كان عدوا الله ... و جبريل و ميكال فان الله عدو للكافرين

۳_ فرشتے اور انبیاء علیہم السلام اللہ تعالی کے ہاں بہت زیادہ مقام و منزلت رکھتے ہیں_ من كان عدوا لله و ملائكته و رسله

قرآن کریم نے چونکہ فرشتوں اور انبیاء علیہم السلام کو لفظ اللہ کے ہمراہ بیان فرمایاہے اور ان کے دشمنوں کو اللہ تعالی کے ہاں مبغوض (مورد غضب) قرار دیا ہے اس سے معلوم ہوتاہے کہ فرشتے اور انبیاء علیہم السلام اللہ تعالی کے ہاں بہت زیادہ مقام و منزلت رکھتے ہیں_

۴_ حضرت جبرائیل علیہ السلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام باقی تمام فرشتوں کی نسبت اللہ تعالی کے ہاں بہت زیادہ مقام و منزلت کے مالک ہیں_

من كان عدوا لله و ملائكته و رسله و جبريل و ميكائيل

" ملائکتہ" کا لفظ جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام کو بھی شامل ہے_ پس فرشتوں کے مابین خصوصی طور پر ان کا ذکر کرنا ہوسکتاہے ان کے با عظمت مقام کی طرف اشارہ ہو_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۵_ انبیائے الہی فرشتوں حتی جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام سے بھی افضل ہیں *من كان عدواً لله و ملائكته و رسله و جبريل و ميكائيل

یہ بات گزرچکی ہے کہ تمام فرشتوں کے مابین جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام کا خصوصی طورپر ذکر کرنا انکی فضیلت کی دلیل ہے اور "رسلہ" کو "جبرئیل و میکائیل" پر مقدم کرنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام سے افضل ہیں_

٦_ اللہ تعالی، انبیاء علیہم السلام اور فرشتوں کے دشمن کافرہیں_من كان عدوا لله ... فان الله عدو للكافرين

تقاضائے کلام یہ تھا کہ " الکافرین" کی جگہ "ہم " ضمیر لائي جائے یہ امردو نکتوں کا حامل ہے ١_ اس بات کی وضاحت کہ یہ لوگ کافرہیں_

٢_ ان کی خدا تعالی سے دشمنی کی وجہ ان کا کفر ہے_بنابریں آیہ مجیدہ کا معنی یہ بنتاہے وہ لوگ جو اللہ تعالی ... کے دشمن ہیں تو اللہ تعالی ان کا دشمن ہے کیونکہ وہ لوگ کافرہیں_

٧_ جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام کے دشمن کافرہیں_من كان عدوا لله ... و جبريل و ميكال فان الله عدو للكافرين

٨_ خداوند متعال کفار کا دشمن ہے_فان الله عدو للكافرين

٩_یہود حضرت جبرائیل علیہ السلام سے عداوت کے باعث کافرہیں اور خداوند متعال انکا دشمن ہے_
من كان عدوا لله ... جبريل و ميكال فان الله عدو للكافرين

گذشتہ آیات کی روشنی میں " الکافرین " کے مصادیق میں سے یہود بھی ہیں_

اللہ تعالی : اللہ تعالی کی دشمنی ٩،٨،٢،١

انبیاء علیہم السلام : انبیاء علیہم السلام اور ملائکہ۵; انبیاء علیہم السلام کی جبرائیل علیہ السلام پر فضیلت ۵; انبیاء علیہم السلام کی میکائیل علیہ السلام پر فضیلت ۵; انبیاء علیہم السلام کے فضائل ۵; انبیاء علیہم السلام کے دشمنوں کا کفر٦; انبیاء علیہم السلام کے درجات ٣

انبیا علیہم السلام ئے الہي: انبیائے الہی علیہم السلام کے دشمن ١

جبرائیل علیہ السلام : جبرائیل علیہ السلام کے دشمن ٢; جبرائیل علیہ السلام کے دشمنوں کا کفر٩،٧; جبرائیل علیہ السلام کے درجات ٣

دشمن: اللہ تعالی کے دشمن ١; دشمنان خدا کا کفر ٦

Presented by: https://jafrilibrary.com

دشمني: جبرائيل عليه‌السلام کے ساتھ دشمنی کے نتائج ۹; کفار کے ساتھ دشمنی ۸ کفار: ۹، ۷، ۶

کفر: کفر کے موجبات ۹، ۷، ۶

ملائکہ: لائکہ کے دشمن ۱; ملائکہ کے دشمنوں کا کفر ۶ ملائکہ کے درجات ۳، ۴

میکائیل عليه‌السلام : میکائیل عليه‌السلام کے دشمن ۲; دشمنان میکائیل عليه‌السلام کا کفر ۷; میکائیل عليه‌السلام کے درجات ۴

یہود: یہودیوں کی جبرائیل عليه‌السلام سے دشمنی ۹

وَلَقَدْ أَنزَلْنَآ إِلَيْكَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ وَمَا يَكْفُرُ بِهَا إِلاَّ الْفَاسِقُونَ ﴿۹۹﴾

ہمنے آپ کی طرف روشن نشانیاں نازل کی ہیں اور ان کا انکار فاسقوں کے سوا کوئی نہ کرے گا (۹۹)

۱_ پیامبر اسلام (ص) کی اپنی نبوت کی حقانیت کے لئے بہت واضح اور روشن دلائل و معجزات ہیں_

و لقد أنزلنا اليك آيات بينات سورہ مبارکة کے اس حصہ میں چونکہ پیامبر اسلام(ص) کی رسالت اور قرآن کریم کی دعوت کے بارے میں گفتگو ہوئي ہے لہذا کہا جاسکتاہے کہ "آیات بینات_ (واضح اور روشن نشانیاں) کا متعلق قرآن کریم اور آنحضرت(ص) کی رسالت کی صداقت و سچائي ہو_

۲_ یہودیوں کا آنحضرت (ص) پر یہ الزام یا تہمت تھی کہ آپ (ص) کے پاس آپ (ص) کی نبوت کی حقانیت کی واضح اور روشن دلیل و برہان نہیں ہے_ و لقد أنزلنا اليك آيات بينات

معمولاً کسی جملہ کے ساتھ تاکید کو بیان کرنا اس امر کی حکایت کرتاہے کہ مخاطبین شک و تردید کا شکارہیں یا انکار کرتے ہیں_ جملہ "و لقد أنزلنا ..." کا حرف لام جو قسم مقدر کی حکایت کرتاہے اور حرف "قد" کے ساتھ تاکید کرنے سے معلوم ہوتاہے کہ آیہ مجیدہ کا مورد خطاب یہودی ہیں جو آیت کے مضمون کو شک و تردید کی نگاہ سے دیکھتے تھے یا پھر منکر تھے_

۳_ پیامبر اسلام (ص) کو دلائل و معجزات عطا کرنے والا اللہ تعالی ہے_ و لقد أنزلنا اليك

۴_ قرآن کریم میں خود اسکی اپنی اورپیامبر اکرم (ص) کی رسالت کی حقانیت پر مشتمل آیات اور واضح دلائل موجودہیں_ و لقد أنزلنا اليك آيات بينات

"آیات" سے مراد ممکن ہے قرآنی آیات ہوں یا ممکن ہے وہ معجزات اوردلائل مراد ہوں جو آنحضرت (ص) کی صداقت اور قرآن کریم کے آسمانی ہونے پر دلالت کررہے ہوں_ مذکورہ مفہوم پہلے احتمال کی بناپر ہے_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۵_ فقط فاسقین (منحرف لوگ) ہیں جو قرآن کریم اور اسکے واضح دلائل کو قبول نہیں کرتے اور ان کے بارے میں کفر اختیار کرتے ہیں_و ما یکفر بھا الا لفاسقون

٦_ فسق اور انحراف خدا تعالی کی آیات کے انکار کا سرچشمہ اور ایمان کی بنیادیں کھودینے کا باعث ہے_

و ما یکفر بھا الا الفاسقون

٧_یہودیوں کا فسق اور انحراف ان کے قرآن کریم اور آیات الہی سے کفر کا موجب بنا_

و ما یکفر بھا الا الفاسقون ماقبل اور مابعد کی آیات کے قرینے سے "الفاسقون" کا واضح مصداق یہودی ہیں_ گزشتہ آیات میں ایمان سے منہ موڑنے کے بعض یہودی بہانوں کا ذکر کیا گیا ہے اور اس آیہ مجیدہ میں بیان کیا جارہا ہے کہ یہودیوں کے ایمان سے منہ پھیرنے کی اصلی وجہ ان کا پہلے سے موجود انحراف اور فسق و فجور ہے_

٨_ قرآن کریم اورپیامبر اسلام (ص) کی رسالت کے دلائل کا انکار_ منکر کے فسق اور انحراف کی دلیل ہے_

و ما یکفر بھا الا الفاسقون

٩_ دنیاپرستی، فرشتوں سے دشمني، انبیاء علیہم السلام اور دینی قائدین کے قتل جیسے گناہوں کا ارتکاب اور الہی عہد وپیمان توڑنا یہ سب فسق کے مصادیق ہیں_و ما یکفر بھا الا الفاسقونیہودیوں کے قرآن کریم اورپیامبر اکرم (ص) پر ایمان لانے کی راہ میں رکاوٹوں کا ذکر گزشتہ آیات (٨٧، ٩٨) میں کیا گیا ہے اس آیہ مجیدہ میں قرآن کریم اورپیامبر اسلام (ص) کے انکار کی بنیاد پہلے سے موجود فسق کو قرار دیا گیا ہے پس ان آیات میں جن رکاوٹوں کا ذکر کیا گیاہے وہ قرآن حکیم کی نظر میں فسق کے مصادیق اور فسق کے معنی کو بیان کرنے والی ہیں_

١٠_ نفس پرستي، حسد، نسل پرستي، احساس برتری اور تکبر اور خودکو بغیر کسی دلیل کے اہل بہشت میں سے سمجھنا فسق کے مصادیق میں سے ہے_

و ما یکفر بھا الا الفاسقون

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۱ _ قرآن حکیم کا انکار، وحی و رسالت کی معرفت کے لئے درست بصیرت سے باہر نکل جانے کی دلیل ہے _

و ما يكفر بها الا الفاسقون

یہ مفہوم فسق کے معنی (حد اعتدال سے نکلنا) کے اعتبار سے ہے مقولہ ایمان "جو معرفت و شناخت کا ایک مقولہ ہے" میں اعتدال سے خارج ہونا اس سے مراد درست بصیرت و تدبر کا نہ ہونا ہے _

اسلام : صدر اسلام کی تاریخ ۲

اللہ تعالی : اللہ تعالی کی عنایات ۳

انبیاء علیہم السلام : انبیاء علیہم السلام کا قتل ۹

ایمان: ایمان کے زوال کی زمین کا فراہم ہونا ۶; ایمان کی راہ میں رکاوٹیں ۶

بصیرت: غلط بصیرت کی نشانیاں ۱۱

پیامبر اسلام (ص) :پیامبر اسلام (ص) کو جھٹلانا ۸;پیامبر اسلام(ص) پر تہمت ۲;پیامبر اسلام کی حقانیت ۲;پیامبر اسلام (ص)کی حقانیت کے دلائل ۱;پیامبر اسلام (ص) کو جھٹلانے والوں کا فسق ۸;پیامبر اسلام (ص) کا معجزہ ۱،۳

حسد : حسد کا فسق ۱۰

دشمنی : ملائکہ سے دشمنی ۹

دعوی : اخروی سعادت کا دعوی ۱۰

دنیا طلبي: دنیا طلبی کا فسق ۹

دینی قائدین: دینی قائدین کا قتل ۹

عہد شکنی : اللہ تعالی کے ساتھ عہد شکنی ۹

فاسقین : فاسقین اور قرآن کریم ۵; فاسقین کا کفر ۵;

فسق: فسق کے نتائج ۶،۷; فسق کے موارد ۹،۱۰; فسق کی علامتیں ۸

قرآن کریم : قرآن کریم کی بینات ۴،۵; قرآنی تعلیمات ۴; قرآن کا جھٹلانا ۸; قرآن کی حقانیت کے دلائل ۴; قرآن کریم کو جھٹلانے والوں کا فسق ۸

کفار:۵

Presented by: https://jafrilibrary.com

کفر: آیات الہی کے کفر کے بارے میں عوامل ۷،٦ ; قرآن کریم کے بارے میں کفر کے عوامل ۷; قرآن کریم کے بارے میں کفر ۱۱،۵

معجزہ: معجزہ کا سرچشمہ ۳

منحرفین : منحرفین اور قرآن کریم ۵

نسلی تعصب: نسلی تعصب کا فسق ۱۰

نفس پرستی : نفس پرستی کا فسق ۱۰

یہود: یہودیوں کے فسق کے نتائج ۷; یہودیوں کی تہمتیں ۲; یہودیوں کے کفر کے عوامل ۷; صدر اسلام کے یہودی ۲; یہودی اور پیامبر اسلام (ص) ۲

أَوَكُلَّمَا عَاهَدُواْ عَهْداً نَّبَذَهُ فَرِيقٌ مِّنْهُم بَلْ أَكْثَرُهُمْ لاَ يُؤْمِنُونَ ﴿۱۰۰﴾

ان کا حال یہ ہے کہ جب بھیانھوں نے کوئی عہد کیا تو ایک فریق نے ضرور توڑ دیا بلکہ ان کی اکثریت بے ایمانہی ہے (۱۰۰)

۱_ یہودیوں نے اپنی پوری تاریخ میں اللہ تعالی اور انبیاء علیہم السلام سے عہد و پیمان باندھے تھے_ او کلما عاهدوا عهداً

یہ جملہ "کلما عاہدوا ... جب کبھی بھی تم نے عہد باندھا" متعدد اور مختلف عہد و پیمان پر دلالت کرتا ہے_ "بل اکثرہم لا یؤمنون" کی طرح کے قرائن دلالت کرتے ہیں کہ ان عہد و پیمان سے مراد یہودیوں کے اللہ تعالی اور انبیا علیہم السلام ء سے کیئے گئے عہد و پیمان تھے_

۲_ یہودیوں کی تاریخ عہد شکنی اور الہی عہد و پیمان سے لاپروائي کے ساتھ پر ہے_ او کلما عاهدوا عهداً نبذه فريق منهم

"نبذ" کا معنی ہے پھینکنا اور چھوڑ دینا البتہ آیہ مجیدہ میں توڑنے سے کنایہ ہے_

۳_ یہود عہد شکنی اور الہی عہد وپیمان توڑنے کی وجہ سے اللہ تعالی کی توبیخ و سرزنش کے سزاوار قرار پائے_ او کلما عاهدوا عهداً نبذه فريق منهم

" او کلما ..." میں استفہام انکار توبیخی ہے_

۴_ الہی عہد و پیمان کی پابندی کرنا ضروری ہے_ او کلما عاهدوا عهداً نبذه فريق منهم

Presented by: https://jafrilibrary.com

اللہ تعالی کی جانب سے عہد شکنوں کی توبیخ و سرزنش اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ معاہدوں اور عہد و پیمان کی پابندی ضروری اور واجب ہے_

۵_ بہت سارے یہودیوں کی نظر میں الہی عہد و پیمان کم قدر قیمت کا معاملہ ہے_ نبذہ فریق منھم

یہ مفہوم اس معنی کی بناپر ہے جو راغب نے "نبذ" کے بارے میں بیان کیا ہے_ راغب نے المفردات میں کہا ہے "کسی چیزکی کم قدر قیمت ہونے کے باعث اسکو گرانا یا دور پھینکنا ہے_

۶_ کسی امت کے عہد شکن گروہ کے مقابل اس امت کے سارے افراد ذمہ دار ہیں_-*او کلما عاھدو عھداً نبذہ فریق منھم بعض یہودیوں کی عہد شکنی کی وجہ سے آیہ مجیدہ تمام یہودیوں کی ملامت کررہی ہے یہ بات اس مطلب کی طرف اشارہ ہے کہ ذمہ دار لوگوں کو چاہیئے کہ امر بمعروف اور نہی از منکر کے ذریعے دوسروں کو عہد شکنی سے روکیں ورنہ سب لوگ ملامت کے مستحق قرا رپائیں گے_

۷_یہودیوں کی اکثریت حتی اپنے انبیاء عليهم‌السلام اور آسمانی کتابوں پر ایمان نہیں رکھتے_ بل اکثرھم لا یؤمنون

گذشتہ آیات کی روشنی میں ایمان کا متعلق انبیاء عليهم‌السلام اور آسمانی کتابیں ہیں_ اس جملہ میں "بل" ترقی کے لئے ہے یعنی عہد شکنی سے بالاتر یہ کہ ان لوگوں کی اکثریت تو صاحب ایمان ہی نہیں ہے_

۸_یہودیوں میں عہد شکنی کا عام ہونا ان کی اکثریت کے ایمان سے خالی ہونے کی دلیل ہے_ او کلما عاھدوا عھداً نبذہ فریق منھم بل اکثرھم لا یؤمنون

۹_ انسان کے الہی عہد و پیمان سے وفادار اور پابند نہ ہونے کے علل و اسباب میں سے ایک ایمان کا فقدان ہے_ او کلما عاھدوا عھداً نبذہ فریق منھم بل اکثرھم لا یؤمنون

۱۰_ اکثریہودی جنہوں نے الہی عہد و پیمان سے وفا نہ کی وہ ان عہد و پیمان پر ایمان و اعتقاد ہی نہ رکھتے تھے_ کلما عاھدوا عھداً نبذہ فریق منھم بل اکثرھم لا یؤمنون

یہ مطلب اس بناپر ہے کہ "یؤمنون" کا متعلق عہد و پیمان ہوں یعنی عہد شکنوں کی اکثریت نے ان عہد و پیمان کو جان و دل سے قبول نہ کیا اگرچہ ظاہریہ کیا کہ انہوں نے ان عہد و پیمان کو قبول کرلیا ہے_ قابل توجہ ہے کہ اس مطلب میں "اکثرہم" کی ضمیر کو " فریق" کی طرف لوٹایا گیا ہے_

۱۱_ بہت سارے یہودی قرآن حکیم اورپیامبر اسلام (ص) پر ایمان نہ لائیں گے_بل اکثرھم لا یؤمنون

یہ مفہوم اس بنا پرہے کہ " لا یؤمنون" کا متعلق

Presented by: https://jafrilibrary.com

ما قبل آیت کی روشنی میں قرآن حکیم اورپیامبر اسلام(ص) ہوں _فعل مضارع "لا یؤمنون" اس احتمال کی تائید کررہاہے _

اللہ تعالی : اللہ تعالی کی سرزنشیں ۳

ذمہ داري: ذمہ داری کا عمومی ہونا ٦

عہد: وفائے عہدکی اہمیت ۴; اللہ تعالی سے وفائے عہد ۴

عہد شکني: عہد شکنی کے عوامل ۹; اللہ تعالی کے ساتھ عہد شکنی ۳،۲،۹; عہد شکنی کے ساتھ نبردآزمائي ٦

قرآن کریم: قرآن کریم کی پیشین گوئي ۱۱

کفر: کفر کے نتائج۹; انبیاء علیہ السلام کے بارے میں کفر۷; قرآن کے بارے میں کفر ۱۱; آسمانی کتابوں کے بارے میں کفر۷; پیامبر اسلام (ص) کا کفر ۱۱

یہود: یہودیوں کی تاریخ ۲،۱; یہودیوں کی سرزنش ۳; یہودیوں کی اکثریت کا عقیدہ ۱۰; یہودیوں کا عقیدہ ۵; یہودیوں کا انبیاء علیہ السلام سے عہد۱; یہودیوں کی اکثریت کی عہد شکنی ۱۰; یہودیوں کی عہد شکنی ۲، ۳، ۸; یہودیوں کا اللہ تعالی سے عہد۳،۱; یہودیوں کی اکثریت کا کفر ۱۱، ۱۰،۸،۷; یہودیوں کا کفر ۱۱،۷; یہودیوں کے کفر کی نشانیاں اور علامتیں ۸; یہود اور اللہ تعالی کا عہد ۵

وَلَمَّا جَاءهُمْ رَسُولٌ مِّنْ عِندِ اللّهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيقٌ مِّنَ الَّذِينَ أُوتُواْ الْكِتَابَ كِتَابَ اللّهِ وَرَاء ظُهُورِهِمْ كَأَنَّهُمْ لاَ يَعْلَمُونَ ﴿۱۰۱﴾

اور جب ان ے پاس خدا کی طرفسے سابق کی کتابوں کی تصدیق کرنے والارسول آیا تو اہل کتاب کی ایک جماعت نےکتاب خدا کو پس پشت ڈال دیا جیسے وہاسے جانتے ہی نہ ہوں (۱۰۱)

۱_ حضرت محمد(ص) اللہ تعالی کی جانب سے مبعوث کیئے گئے رسول ہیں_

و لما جاء هم رسول من عند الله

ظاہراً "رسول" سے مرادپیامبر گرامی اسلام (ص)

ہیں_ البتہ بعض مفسرین کے نزدیک مراد حضرت عیسی علیہ السلام ہیں_

۲_ یہود بھی دیگر لوگوں کی طرح پیامبر اسلام (ص) کی رسالت کے وسیع دائرہ میں داخل ہیں_ و لما جاء هم رسول من عند الله

Presented by: https://jafrilibrary.com

۳_ پیامبر اسلام (ص) نے تورات کی حقانیت کی تصدیق اور اس کے آسمانی ہونے کی تائید فرمائی_

۴_ تورات میں آنحضرت (ص) کی بعثت کی بشارت دی گئي تھی_ و لما جاء هم رسول ... نبذ فريق من الذين اوتوا الكتاب كتاب الله و راء ظهورهم

جملہ "نبذ فريق"، "لما جاء ہم" کے لئے جواب شرط ہے پیامبر (ص) کے آنے کے ساتھ یہودیوں کے تورات کو دور پھینکنے کا ذکر اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ اس کتاب میں پیامبر (ص) کے آنے کی بشارت دی گئي تھی اور آنحضرت (ص) کی خصوصیات بیان کی گئی تھیں_

۵_ آنحضرت (ص) کی بعثت تورات کی صداقت و سچائي اور اس کے آسمانی ہونے کی دلیل و گواہ ہے_ مصدق لما معهم

آیات ۴۱، ۹۱، ۹۷ سے یہ مطلب نکلتا ہے_

۶_ علمائے اہل کتاب نے آنحضرت (ص) کی بعثت کے بعد تورات کی پیامبر موعود کے بارے میں بشارتوں کو نظر انداز کیا اور بالکل ان پر توجہ نہ کی_ و لما جاء هم رسول ... نبذ فريق من الذين اوتوا الكتاب كتاب الله و راء ظهورهم

معلوم ہوتاہے کہ اس جملہ میں "فریق" سے مراد علمائے یہود ہیں کیونکہ تورات کے احکام اور معارف کو بیان کرنا ان کی ذمہ داری تھی اور جملہ "کانھم لا یعلمون_ گویا کہ وہ لوگ عالم نہ تھے" اس مطلب کی تائید کرریا ہے_

۷_ علمائے اہل کتاب کو پورا اطمینان تھا کہ تورات میں بیان کی گئي پیامبر موعود کی خصوصیات آنحضرت (ص) پر منطبق ہوتی ہیں_ و لما جاء هم رسول ... نبذ فريق من الذين اوتوا الكتاب كتاب الله وراء ظهورهم

پیامبر اسلام (ص) کے انکار کے لئے علمائے یہود کے پاس دو راستے تھے ۱_ تورات کی بشارتوں کو نظر انداز کرنا ۲_ اس بات کا اظہار کرنا کہ تورات میں بیان شدہ خصوصیات آنحضرت (ص) پر منطبق نہیں ہوتیں یہ جو یہودی علماء نے پہلی راہ کا انتخاب کیا اس سے معلوم ہوتاہے پیامبر کی خصوصیات کا منطبق ہونا ایک مسلّم اور ناقابل تردید معاملہ تھا_

۸_ علمائے یہود کا تورات کی بشارتوں کو نظر انداز کرنے کا محرک یہ تھا کہ پیامبر اسلام (ص) کی رسالت کے انکار کی زمین فراہم کی جائے_ و لما جاء هم رسول ... نبذ فريق من الذين اوتوا الكتاب كتاب الله وراء ظهورهم

۹_ با وجود اس کے کہ علمائے یہود نے تورات میں پیامبر اسلام (ص) کی خصوصیات کو دیکھ لیا انہوں نے خود کو اس سے بے خبر ظاہر کیا_

Presented by: https://jafrilibrary.com

نبذ فريق ... كتاب الله وراء ظهورهم كانهم لا يعلمون

"لا یعلمون" کا متعلق اس پیامبر کی خصوصیات ہیں جسکی بعثت کی بشارت تورات نے دی تھي_

۱۰_ تورات اللہ تعالی کی جانب سے نازل کی گئي کتاب ہے_ اوتوا الكتاب كتاب الله

۱۱_ پیامبر اسلام (ص) پر ایمان لانا اللہ تعالی کے اہل کتاب سے معاہدوں میں سے تھا_ او كلما عاهدوا عهداً ... و لما جاء هم رسول ... نبذ فريق یہ مطلب اس بناپر ہے کہ یہودیوں کے اللہ تعالی کے ساتھ عہد و پیمان اور پھر ان کی عہد شکنی کے ذکر کے بعد پیامبر اسلام (ص) کی رسالت کے انکار اور تورات میں بیان شدہ حقائق کے نظر انداز کرنے کا بیان آیا ہے_

۱۲ _ مکاتب الہی پر اعتقاد رکھنے والے لوگ حتی علمائے دین اور آسمانی کتابوں سے عالم و دانا افراد بھی انحراف اور حق پوشی کے خطرے میں مبتلا ہوسکتے ہیں_ نبذ فريق من الذين اوتوا الكتاب كتاب الله وراء ظهورهم

۱۳ _ آسمانی کتابوں میں بیان شدہ تمام معارف اور احکام کی پابندی ضروری ہے_

نبذ فريق من الذين اوتوا الكتاب كتاب الله وراء ظهورهم

۱۴_ آسمانی کتابوں کے بعض احکام یا معارف سے لاپروائي یا بے اعتنائي برتناسب فرامین اور معارف سے بے اعتنائي کے مترادف ہے_ نبذ فريق من الذين اوتوا الكتاب كتاب الله وراء ظهورهم واضح ہے کہ علمائے یہود نے بعثت کے بعد تورات کے تمام فرامین اور معارف کو نظر انداز نہ کیا بلکہ ان میں بعض جو پیامبر اسلام (ص) کی ذات گرامی سے مربوط تھے ان سے بے اعتنائي اختیار کی لیکن اللہ تعالی فرماتاہے " انہوں نے کتاب خدا کو دور پھینک دیا " یہ تعبیر بیان کرتی ہے کہ آسمانی کتابوں کے بعض معارف کو نظر انداز کرنا گویا سب معارف کو نظر انداز کرنا ہے_

۱۵_ اہل کتاب کے بعض علماء نے پیامبر اسلام (ص) کی بعثت کے بعد تورات سے وفادار رہنے اور پیامبر موعود کی خصوصیات اور ان کے پیامبر اسلام(ص) پر منطبق ہونے کا اعتراف کیا_ نبذ فريق من الذين اوتوا الكتاب كتاب الله وراء ظهورهم

یہ مطلب اس بناپر ہے کہ " الذین اوتوا الکتاب" سے مراد علمائے یہود ہوں_ اس صورت میں " فریق من الذین" کا معنی یہ ہوگا کہ بعض علماء نے اللہ کی کتاب کو دور پھینکا جبکہ بعض دیگر نے ایسا نہ کیا _

۱۶ _ حقائق کے مقابل خودفریبی یا عارفانہ تجاہل کا مظاہرہ کرنا ناپسندیدہ اور بے جا عمل ہے _

نبذ فريق من الذين اوتوا الكتاب ... كانهم لا يعلمون

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۷_ امام باقر علیہ السلام نے سعد الخیر کو تحریر فرمایا:..."و کان من نبذهم الکتاب ان اقاموا حروفه و حرفوا حدوده فهم یروونه و لا یرعونه ... وکان من نبذهم الکتاب ان ولّوه الذین لایعلمون فاوردوهم الهوی و اصدروهم الی الردی و غیرّوا عری الدین[1] وہ موارد جن میں انہوں (اہل کتاب) نے کتاب الٰہی کو پس پشت ڈال دیا، ان میں سے ایک یہ تھا کہ کتاب کے ظاہر کو تو محفوظ رکھا لیکن اسکی حدود میں تحریف کی_ اسکے ظاہر کو بیان کرتے لیکن اس پر عمل نہ کرتے تھے... انہی موارد میں سے جن میں انہوں نے کتاب الہی کو پس پست ڈالا ایک یہ تھا کہ ایسے افراد کو انہوں نے کتاب کا سرپرست بنایا جو کتاب خدا کے بارے میں کچھ بھی نہ جانتے تھے لہذا انہوں نے لوگوں کو اپنی ہوائے نفس کی طرف دعوت دی اور ان کو پستی و گراوٹ کی طرف لے گئے، انہوں نے دین کے مضبوط دستوں کو تبدیل کردیا_

انحراف: انحراف کا خطرہ ۱۲

اہل کتاب: اہل کتاب کا کتاب الٰہی سے منہ پھیرنا ۱۷; اہل کتاب کا تحریف کرنا ۱۷; اللہ تعالی کا اہل کتاب سے معاہدہ ۱۱

ایمان: پیامبر اسلام(ص) پر ایمان ۱۱ ; ایمان کے متعلقات ۱۱

پیامبر اسلام (ص): پیامبر اسلام (ص) کی بعثت کی بشارت ۴،۶; پیامبر اسلام (ص) کی بعثت ۱،۵; پیامبر اسلام (ص) کی رسالت ۱; پیامبر اسلام کو جھٹلانے کی زمین تیار ہونا ۸; پیامبر اسلام (ص) کی رسالت کا دائرہ ۲; پیامبر اکرم (ص) تورات میں ۴،۷،۹،۱۵; پیامبر اسلام(ص) اور تورات ۳; پیامبر اسلام (ص) اوریہود ۲

تجاہل عارفانہ: تجاہل عارفانہ کی سرزنش ۱۶

تورات: تورات کی بشارتیں ۴،۶،۸; تورات میں پیامبر موعود ۶،۷،۱۵; تورات کی تصدیق ۳،۵; تورات کی تعلیمات ۴،۹;
تورات کی حقانیت ۳; تورات کا نزول ۱۰; تورات کا وحی ہونا ۳،۵،۱۰

خود: خودفریبی کی سرزنش ۱۶ روایت:۱۷

علماء: علمائے دین اور انحراف ۱۲; علمائے دین اور حق کا چھپانا ۱۲; علمائے دین کو تنبیہ ۱۲

علمائے اہل کتاب: علمائے اہل کتاب کا اقرار ۱۵; علمائے اہل کتاب کا تجاہل عارفانہ ۹; علمائے اہل کتاب اور تورات ۱۵; علمائے اہل کتاب اورپیامبر اسلام (ص) ۶،۷،۱۵ علمائے یہود: علمائے یہود اورپیامبر اکرم (ص) ۸

---

۱) کافی ج/ ۸ ص ۵۳ ح ۱، نورالثقلین ج/ ۱ ص ۱۰۶ ح ۲۹۳_

Presented by: https://jafrilibrary.com

عمل: ناپسندیدہ عمل ١٦

کتب سماوي: کتب سماوی سے منہ پھرنا ١٤; کتب سماوی کا ضروری و ابستگی ہونا١٣; کتب سماوی کو قبول کرنے میں تجزی بعض تعلیمات کے قبول اور بعض کے رد; کا قائل ہونا ١٤; کتب سماوی کی تعلیمات ١٣

وَاتَّبَعُواْ مَا تَتْلُواْ الشَّيَاطِينُ عَلَى مُلْكِ سُلَيْمَانَ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَكِنَّ الشَّيْاطِينَ كَفَرُواْ يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَا أُنزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَقُولاَ إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلاَ تَكْفُرْ فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ وَمَا هُم بِضَآرِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلاَّ بِإِذْنِ اللّهِ وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلاَ يَنفَعُهُمْ وَلَقَدْ عَلِمُواْ لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي الآخِرَةِ مِنْ خَلاَقٍ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْاْ بِهِ أَنفُسَهُمْ لَوْ كَانُواْ يَعْلَمُونَ ﴿١٠٢﴾

اوران باتوں کا اتباع شروع کردیا جو شیاطین سلیمان کیسلطنت میں جپا کرتے تھے حالانکہ سلیمانکافر نہیں تھے_ کافر یہ شیاطین تھے جو لوگوں کوجادو کی تعلیم دیتے تھے اور پھر جو کچھ دو فرشتوں ہاروت و ماروت پر بابلیں نازل ہوا ہے_ وہ اس کی بھی تعلیم اسوقت تک نہیں دیتے تھے جب تک یہ کہہ نہیں دیتے تھے کہ ہم ذریعہ امتحان میں خبردارتم کافر نہ ہو جانا لیکن وہ لوگان سے وہباتیں سیکھتے جس سے میاں بیوی کے درمیا نجھگڑا کرادیں حالانکہ اذن خدا کے بغیر وہکسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے_ یہ ان سے وہ سب کچھ سیکھتے جو ان کے لئے مضر تھا اور اس کا کوئي فائدہ نہیں تھا یہ خوبجانتے تھے کہ جو بھی ان چیزوں کو خریدے گا اس کا آخرت میں کوئي حصہ نہ ہوگا_ انھوں نے اپنے نفس کا بہت برا سودا کیاہے اگر یہ کچھ جانتے اور سمجھتے ہوں (١٠٢)

١_ حضرت سلیمان عليه‌السلام ایک ایسے پیامبرہیں جن کے پاس حکومت و سلطنت تھي_ علی ملك سليمان

٢_ شیاطین نے حضرت سلیمان عليه‌السلام پر جادوگری کی تہمت لگائي_ و ما كفر سليمان و لكن الشياطين كفروا

"ماکفر سلیمان_ سلیمان نے کفر اختیار نہ کیا" اس سے مراد حضرت سلیمان عليه‌السلام سے جادوگری کی نفی کرنا ہے_ ان جملوں "و لكن الشياطين ..." اور "ما تتلوا الشياطين" سے یہ معلوم ہوتاہے کہ حضرت سلیمان عليه‌السلام پر جادوگری کی تہمت شیاطین کی طرف سے تھی جو مشہور ہوگئي_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۳_ شیاطین نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانے کے لوگوں کو جادوگری کے علوم سکھائے اور لوگوں کے لئے جادو کو پڑھ کر بیان کرتے_ ما تتلوا الشياطين على ملك سليمان ... يعلمون الناس السحر

"تتلوا" کا مصدر تلاوت ہے جس کا معنی پڑھنا اور قرات کرنا ہے آیت کے ما بعد کے مضمون کی روشنی میں "ما" موصولہ سے مراد جادو اور اس طرح کی چیز ہے_ "تتلوا" کا متعلق "علی الناس" ہے اور اس کی دلیل "یعلمون الناس" یعنی یہودی اس جادو کے پیروکار تھے جو شیاطین لوگوں کے لئے بیان کرتے تھے_

۴_ شیاطین حضرت سلیمان علیہ السلام اور انکی الہی حکومت کے مخالف تھے_ ما تتلوا الشياطين على ملك سليمان

"علی ملک سلیمان_ سلیمان کی حکومت کے مخالف" یہ "تتلوا" کے مفعول محذوف کے لئے حال ہے یعنی جو جادو لوگوں کے لئے بیان کرتے تھے وہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی سلطنت کے خلاف تھا_

۵_ حضرت سلیمان علیہ السلام کو سلطنت ملنا شیاطین کی نظر میں یہ سحر اور جادو کا کمال تھا_ على ملك سليمان و ما كفر سليمان

شیاطین جو جادو کے علم کی تحریریں لوگوں کے لئے حضرت سلیمان علیہ السلام کی حکومت کے برخلاف پڑھتے تھے اس چیز کے بیان کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام سے جادوگری کی نفی کرنا اس معنی کی طرف اشارہ ہے کہ شیاطین یہ ظاہر کرتے تھے کہ جو کچھ بیان کرتے یا تلاوت کرتے ہیں یہ وہی کچھ ہے جس نے سلیمان (علیہ السلام) کو سلطنت تک پہنچایا ہے اس طرح وہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی نبوت کی نفی کے درپے تھے_

۶_ حضرت سلیمان علیہ السلام جادوگری اور کفر کی طرف رجحانات سے منزہ و مبرا تھے_ و ما كفر سليمان

۷_ جادو کا استعمال گناہ کبیرہ اور کفر کے برابر ہے_ و ما كفر سليمان

یہ بات گزرچکی ہے کہ اس جملہ سے مراد حضرت سلیمان علیہ السلام سے جادوگری کی نفی کرنا ہے لیکن یہ جو جادوگری کو کفر اختیار کرنے سے تعبیر کیا گیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جادوگری بھی ایک طرح کا کفر ہے یا پھر ایسا گناہ ہے جو کفر کے برابر ہے_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۸_ الہی حکومت کی مخالفت اور اس کے خلاف سرگرم عمل ہونا حرام ہے_واتبعوا ما تتلوا الشیاطین علی ملك سلیمان

۹_ جادو کی تعلیم دینے کے ذریعے شیاطین کا کفر اختیار کرنا_ و لکن الشیاطین کفروا یعلمون الناس السحر

۱۰_ حضرت سلیمان علیہ‌السلام کے زمانے میں جادو رائج تھا_ما تتلوا الشیاطین علی ملك سلیمان ... یعلمون الناس السحر

۱۱_ بعض یہودیوں نے شیاطین کی طرف سے سکھائے گئے جادو کی طرف رغبت پیدا کی اور انہوں نے جادو سیکھنا شروع کیا_واتبعوا ما تتلوا الشیاطین

" اتبعوا" کی ضمیر "فریق من الذین اوتوا الکتاب" کی طرف لوٹتی ہے_

۱۲_ حضرت سلیمان علیہ‌السلام کے زمانہ کے یہودی شیاطین کے جادو کی پیروی کرتے ہوئے آپ علیہ‌السلام کی حکومت کے خلاف سرگرم عمل رہے_*واتبعوا ما تتلوا الشیاطین علی ملك سلیمان

یہ مفہوم اس بناپر ہے کہ" اتبعوا" کا فاعل حضرت سلیمان علیہ‌السلام کے زمانہ کے یہودی ہوں_

۱۳_ پیامبر اسلام (ص) کے خلاف نبرد آزمائي کے لئے یہودی تورات کی بشارتوں کا انکار کرنے کے علاوہ سحر اور جادو سے بھی مدد لیتے تھے_

نبذ فریق ... کتاب اللہ وراء ظهورهم ... و اتبعوا ما تتلوا الشیاطین

آیہ ما قبل میں جملہ " نبذ فریق"، " لما جاء ہم" کے بعد اس مطلب کو پہنچاتا ہے کہ یہودیوں نے آنحضرت (ص) کے بارے میں تورات کی بشارتوں کو نظر انداز کیا تا کہ حضور (ص) کی رسالت کا انکار کریں_ جملہ"اتبعوا ..." کا "نبذ فریق" پر عطف بھی اسی معنی پر دلالت کرتا ہے کہ جادو کے پیچھے جانا بھی اسی مقصد کے لئے تھا_

۱۴_ہاروت و ماروت وہ فرشتے ہیں جو سرزمین بابل پر ساکن ہیں_ و ما انزل علی الملکین ببابل هاروت و ماروت

" ببابل " محذوف سے متعلق اور"الملکین" کے لئے حال ہے یعنی " الملکین کائنین ببابل"بہت سے مفسرین نے کہا ہے کہ بابل عراق کا ایک شہر ہے جو دریائے فرات کے کنارے اور حلہ کے قریب واقع ہے_

۱۵_ہاروت و ماروت نے بابل کے لوگوں کو جادو سکھایا_ و ما انزل علی الملکین ... و ما یعلمان من احد

۱۶_ہاروت و ماروت نے جادو کا علم اللہ تعالی سے حاصل کیا* و ما انزل علی الملکین ببابل هاروت و ماروت

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۷_یہودیوں نے ہاروت اور ماروت کی تعلیمات کو لیتے ہوئے پیامبر (ص) کے خلاف صف آرائي کی_
اتبعوا ما تتلوا ... و ما انزل علی الملکین ببابل هاروت و ماروت

"ما انزل"، "ما تتلوا ..." پر عطف ہے یعنی: اتبعوا ما تتلوا الشیاطین و اتبعوا ما انزل علی الملکین_

۱۸_ہاروت اور ماروت اپنی تعلیمات (جادو کا سکھانا) کو لوگوں کے لئے آزمائش سمجھتے تھے اور لوگوں کو متنبہ کرتے تھے_ و ما یعلمان من احد حتی یقولا انما نحن فتنه

۱۹_ہاروت اور ماروت نے لوگوں کو جادو کی تعلیم دینے سے پہلے اسکے غیر صحیح استعمال اور سوء استفادہ سے منع کیا_
و ما یعلمان من احد حتی یقولا انما نحن فتنة فلا تکفر

۲۰_جادو کا استعمال اور اس سے سوء استفادہ انسان کو دائرہ کفر کی طرف لے جاتا ہے_ انما نحن فتنة فلا تکفر

۲۱_غیر آشنا علوم کی تعلیم دینے والوں کو چاہیئے کہ ان علوم کے سیکھنے والوں کو ان کے نقصانات سے آگاہ اور اسکے سوء استفادہ سے روکیں_ و ما یعلمان من احد حتی یقولا انما نحن فتنة فلا تکفر

۲۲_شاگردوں کو علوم کی تعلیم دیتے وقت ان میں احساس ذمہ داری پیدا کرنے کی کوشش کرنا ضروری ہے_
و ما یعلمان من احد حتی یقولا انما نحن فتنة فلا تکفر

۲۳_اعمال کے نیک اور ناپسندیدہ ہونے میں ہدف اور نیت کی اہمیت_ و لکن الشیاطین کفروا یعلمون الناس السحر ... ما یعلمان من احد حتی یقولا انما نحن فتنة

دو فرشتوں (ہاروت، ماروت) کے برخلاف شیاطینکو جادو سکھانے کی وجہ سے کافر کہا گیا کیونکہ شیاطین کے جادو سکھانے کا مقصد فساد و تباہی پھیلانا تھا جبکہ دو فرشتوں کا ہدف اور محرک فساد کو روکنا تھا_

۲۴_سرزمین بابل کے لوگوں نے ہاروت اور ماروت سے جادو سیکھا تا کہ اسکے ذریعے میاں بیوی میں جدائي ڈالیں_
فیتعلمون منهما ما یفرقون به بین المرء و زوجه

۲۵_جادو کے علم کو رائج کرنے میں بابل کے عوام کا کردار اور اہمیت_
فیتعلمون منهما ما یفرقون به بین المرء و زوجه

۲۶_جادو کی تاثیر اور اسکا نقصان پہنچانا اذن خدا سے ممکن ہے_

Presented by: https://jafrilibrary.com

و ما هم بضارين به من احد الا باذن الله

۲۷_ عالم ہستی میں کوئی بھی کام یا تحرک اللہ تعالی کے اختیار اور ارادہ کے بغیر ممکن نہیں ہے_

ما هم بضارين به من احد الا باذن الله

۲۸_ میاں بیوی میں جادو کے ذریعے جدائی ڈالنا یہ گناہ کفر کے برابر ہے_

انما نحن فتنة فلا تكفر فيتعلمون منهما ما يفرقون به بين المرء و زوجه

۲۹_ مسحور شدہ انسانوں کی روح اور افکار پر جادو کا اثر_ يفرقون به بين المرء و زوجه

۳۰_ میاں بیوی میں جدائی ڈالنے کا نقصان خود انہی لوگوں کے لیئے ہے_ ما يفرقون به بين المرء و زوجه و ما هم بضارين ...الا باذن الله

۳۱_ میاں بیوی میں جدائی ڈالنا ناپسندیدہ اور حرام فعل ہے_ ما يفرقون به بين المرء و زوجه و ما هم بضارين ...الا باذن الله

۳۲_ سرزمین بابل کے عوام نے ہاروت اور ماروت سے ایسے جادو، ٹونے سیکھے جنکا نتیجہ ان کے لئے نقصان کے علاوہ کچھ نہ تھا_ يتعلمون ما يضرهم و لا ينفعهم

۳۳_ بعض جادو نقصان دہ اور بعض فائدہ مند ہیں_ يتعلمون ما يضرهم و لا ينفعهم

۳۴_ لوگوں کو نقصان پہنچانے کے لئے جادو کے اعمال بجالانا یا فساد و بربادی پھیلانے کے لئے جادو سیکھنا حرام ہے اور اسکا گناہ کفر کے برابر ہے_ فلا تكفر فيتعلمون منهما ما يفرقون به بين المرء و زو جه ... و يتعلمون ما يضرهم و لا ينفعهم

۳۵_ نقصان دہ اور بے فائدہ علوم سیکھنا حرام ہے_ و يتعلمون ما يضرهم و لا ينفعهم

۳۶_ لوگوں کو فائدہ پہنچانے کے لئے جادو کا علم سیکھنا جائز ہے_ و يتعلمون ما يضرهم و لا ينفعهم

۳۷_ فرشتوں کا جسمانی حالت میں آنا اس طرح کہ لوگ ان کا مشاہدہ کرسکیں ممکن ہے_ و ما يعلمان من احد حتى يقولا انما نحن فتنة

۳۸_ فرشتے لوگوں میں حاضر ہو کر ان کو تعلیم دے سکتے ہیں_ و ما يعلمان من احدحتى يقولا ... فيتعلمون منهما ... و يتعلمون ما يضرهم

۳۹_ شیاطین (جنّ) جسم بننے اور دیکھے جانے کی صلاحیت رکھتے ہیں * يعلمون الناس السحر

Presented by: https://jafrilibrary.com

۴۰_ جو لوگ جادو کو ناچیز فائدہ اٹھانے اور نقصان پہنچانے کے لئے سیکھتے ہیں آخرت کی نعمتوں سے محروم ہوجائیں گے
_و لقد علموا لمن اشتراہ ما لہ فی الاخرۃ من خلاق

" اشتراہ" کی مفعولی ضمیر " مایضرہم و لا ینفعہم" کی طرف لوٹتی ہے جس کا مطلب نقصان دہ جادو ہیں_

۴۱_ یہودیوں نے اس بات کے جاننے کے باوجود کہ جادو سیکھنے سے وہ آخرت کی تمام نعمتوں سے محروم ہوجائیں گے، جادو سیکھا_ و لقد علموا لمن اشتراہ ما لہ فی الاخرۃ من خلاق

"خلاق" کا معنی بہت زیادہ منافع اور اچھا حصہہے "خلاق" کو نکرہ استعمال کرنا اور اس کے ساتھ " من" زائدہ کا استعمال قلت پر دلالت کرتا ہے_ ظاہراً "علموا" کی ضمیر یہودیوں کی طرف لوٹتی ہے_

۴۲_ عالم آخرت نیکیوں اور نعمتوں سے پُر ہے_ و ما لہ فی الاخرۃ من خلاق

۴۳_ یہودیوں نے نقصان دہ جادو سیکھ کر خود کو تباہ کیا اور بہت بُری قیمت وصول کی_
ما لہ فی الاخرۃ من خلاق و لبئس ما شروا بہ أنفسھم

۴۴_ انسان کی جان کے مقابل بہت ہی قابل قدر قیمت صرف آخرت کی نعمتوں کا حصول ہے_
ما لہ فی الاخرۃ من خلاق و لبئس ما شروا بہ أنفسھم

جملہ " لقد علموا..." کو جملہ "لبئس..." کے ساتھ ملانے سے یہ معنی نکلتا ہے کہ انسان اگر آخرت کو کھودینے کی قیمت دنیاوی منافع کا حصول قرار دے تو اس نے خود کو بہت ہی بُری قیمت پر بیچا ہے اور خود کو تباہ کرلیا ہے پس فقط جو چیز انسان کو زیاں کار ہونے سے بچا سکتی ہے وہ آخرت کا حصول ہے_

۴۵_ آخرت کی نعمتوں سے محرومیت کے باعث انسان تباہ ہوجاتا ہے_
ما لہ فی الاخرۃ من خلاق و لبئس ما شروا بہ أنفسھم

۴۶_ یہودی اپنے نقصان دہ سودے (آخرت کو کھو کر جادو کے فوائد کا حصول) سے ناآگاہ ہیں_
لبئس ما شروا بہ أنفسھم لو کانوا یعلمون

" دنیاوی مفادات کے مقابل آخرت کی نعمتوں کو بیچنا" یہ "یعلمون" کے لئے ماقبل والے جملہ کی روشنی میں مفعول ہے_ یعنی اے کاش جانتے ہوتے کہ یہ لین دین ان کے لئے نقصان دہ ہے اور بے سود_

۴۷_ آخرت کو کھودینے کے مقابل دنیاوی مفادات کا حصول نقصان دہ سودا ہے_ لبئس ما شروا بہ أنفسھم

۴۸_ جادوگر یہودیوں کی نظر میں اخروی منافع پر دنیاوی مفادات ترجیح رکھتے ہیں_

Presented by: https://jafrilibrary.com

لقد علموا لمن اشتراه ما له فى الاخرة من خلاق و لبئس ما شروا به أنفسهم لو كانوا يعلمون

اگر کوئي جانتا ہو کہ ناجائز منافع اور مفادات کا حصول آخرت کو کھودینے سے ہوتا ہے (لقد علموا ...) لیکن اس کے باوجود اس لین دین کے نقصان دہ ہونے پر عقیدہ نہ رکھتا ہو (لوکانوا یعلمون) تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص دنیاوی مفادات کو آخرت پر ترجیح دیتا ہے_

۴۹_ جادوگر یہودی باوجود اس کے کہ انہیں عالم آخرت سے محروم ہونے کا اطمینان تھا اپنی اسی محرومیت کا انکار کرتے تھے_لقد علموا لمن اشتراه ما له فى الاخرة من خلاق

جملے کو لام قسم "لقد" اور لام تاکید "لمن" سے تاکید کرنا اس مطلب کی طرف اشارہ ہے کہ جادوگر یہودی جس حقیقت کا علم رکھتے تھے اسی کا انکار کرتے تھے کیونکہ جملے کی تاکید غالباً ایسے موارد میں ہوتی ہے کہ جہاں اس کا مضمون مورد انکار ہو_

۵۰_ عالم آخرت پہ علم اور ایمان ہونا اور اس کے مطابق عمل نہ کرنا جہالت و بے ایمانی کے مترادف ہے_

لقد علموا لمن اشتراه ما له فى الآخرة من خلاق ... لو كانوا يعلمون

یہ مطلب اس بناپر ہے اگر "لوکانوا یعلمون" کا ارتباط "لقد علموا ..." سے ہو_ بنابرین "یعلمون" کا مفعول "جادوگر کی عالم آخرت سے محرومیت" ہوگا_ یہ جو خداوند عالم ایک طرف ان کو عالم "لقد علموا" اور دوسری طرف جاہل " لوکانوا یعلمون" قرار دیتا ہے گویا اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ علم و ایمان کا ہونا اور ان کے مطابق عمل کا نہ ہونا جہالت اور بے ایمانی کے برابر ہے_

۵۱_ امام باقر عليه‌السلام سے روایت ہے آپ عليه‌السلام نے ارشاد فرمایا "...فلما هلك سليمان وضع ابليس السحر و كتبه فى كتاب ثم طواه و كتب على ظهره هذا ما وضع آصف بن برخيا للملك سليمان بن داود من ذخاير كنوز العلم من اراد كذا و كذا فليفعل كذا و كذا" ثم دفنه تحت السرير ثم استشاره لهم فقرأه فقال الكافرون ما كان سليمان عليه‌السلام يغلبنا الا بهذا و قال المومنون بل هو عبدالله و نبيّه فقال الله جل ذكره "واتبعوا ما تتلوا الشياطين على ملك سليمان و ما كفر سليمان ولكن الشياطين كفروا يعلمون الناس السحر ..."

Presented by: https://jafrilibrary.com

(۱) جب حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات ہوئي تو ابلیس نے جادو کی بنیاد رکھی اس نے ایک تحریر لکھی پھر اسے طے کیا اور اس پر لکھا " اسے آصف بن برخیا نے حضرت سلیمان بن داوٴد کی حکومت برپا کرنے
کے لئے وضع کیا اس میں علم کے ذخائر موجود ہیں تو جو ایسے کرنا چاہے تو وہ ایسا ایسا کرے پھر ابلیس نے اس تحریر کو حضرت سلیمان علیہ السلام کے تخت کے نیچے چھپا دیا پھر اسکو نکالا اور سب کے سامنے پڑھا پس اس اجتماع میں کافروں نے کہا سلیمان علیہ السلام تو فقط اسی جادو کے ذریعے ہم پر غالب آئے اور حکومت کی جبکہ مومنین نے کہا ہرگز ایسا نہیں بلکہ وہ اللہ کے بندے اور پیامبر علیہ السلام تھے_ پس اللہ تعالی فرماتا ہے "واتبعوا ما تتلوا الشیاطین علی ملك سلیمان و ما كفر سلیمان و لكن الشیاطین كفروا یعلمون الناس السحر ..."

۵۲_ اللہ تعالی کے اس کلام (...و ما انزل علی الملكین ببابل هاروت وماروت) کے بارے میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا "و كان بعد نوح علیه‌السلام قد كثر السحرة ..."(۱)

حضرت نوح علیہ السلام کے بعد دھوکا باز جادوگر بہت زیادہ ہوگئے تو اللہ تعالی نے اس زمانہ کے نبی علیہ السلام کی طرف دو فرشتوں کو بھیجا تاکہ اس نبی علیہ السلام کو جادوگروں کے جادو کے طریقے اور اس جادو کو باطل و ناکارہ کرنے کے طریقے سکھائیں_ پس اس پیامبر علیہ السلام نے جادو کے طریقے سیکھے اور اللہ تعالی کے حکم سے بندگان خدا کو بھی یہ طریقے سکھائے اور ان سے کہا کہ جادوگروں کے جادو کو روکو اور اسکو ناکارہ کردو (ساتھ ہی ساتھ) اس نبی علیہ السلام نے لوگوں پر جادو کرنے سے ان کو منع کیا

---

۱) تفسیر قمی ج/ ۱ ص ۵۵، نورالثقلین ج/ ۱ ص ۱۱۱ ح ۳۰۳_

Presented by: https://jafrilibrary.com

... اور (کلام خدا وندی میں ارشاد ہے) " وہ دو فرشتے کسی کو بھی جادو کی تعلیم نہ دیتے مگر یہ کہ اس سے قبل کہتے ہم آزمائش کا ذریعہ ہیں " یعنی یہ کہ اس نبی علیہ السلام نے ان دو فرشتوں کو حکم دیا کہ تم بشری صورت میں ظاہر ہوجاؤ اور جو کچھ اللہ تعالی نے تم کو جادو اور اسکو ناکارہ کرنے کے بارے میں سکھایا ہے وہ تم لوگوں کو سکھاؤ ... پس اللہ عزوجلّ نے ان کو فرمایا جادو کے ذریعے ، دوسروں کو نقصان پہنچاکر ، لوگوں کو یہ کہہ کر کہ ہم بھی زندہ کرنے اور مارنے کی طاقت رکھتے ہیں اور یہ کہ ہم وہ کام کرسکتے ہیں جو فقط اللہ تعالی انجام دے سکتاہے (ایسے اظہارات سے) کہیں کافر نہ ہوجانا اور اللہ تبارک و تعالی کا ارشاد ہے "و ما هم بضارين به من احد الا باذن الله" یعنی وہ جنہوں نے جادو سیکھا تھا وہ بھی اللہ تعالی کے علم اور اذن کے بغیر کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے کیونکہ اگر اللہ تعالی چاہتا تو ان کو زبردستی روک سکتا تھا مزید ارشاد باری تعالی ہے " وہ جادو کے علوم سے ایسی چیزیں سیکھتے تھے جو ان کے نقصان میں تھیں نہ کہ فائدہ میں "یعنی یہ کہ ایسی چیزیں سیکھتے تھے جو ان کے دین کے لئے ضرر رساں ہو اور اس میں کوئی فائدہ نہ ہو ... نیز ارشاد رب العزت ہے " و لقد علموا لمن اشتراہ ما لہ فی الاخرۃ من خلاق " کیونکہ ان کا عقیدہ تھا کہ آخرت نام کی کوئی چیز وجود نہیں رکھتی پس جب ان کا عقیدہ یہ تھا کہ جب آخرت ہی نہیں ہے تو پھر اس دنیا کے بعد کوئی چیز نہ ملے گی_ لیکن فرضاً اس دنیا کے بعد اگر آخرت ہو تو یہ لوگ اپنے کفر کی بناپر آخرت کی نعمتوں سے محروم ہوں گے ..."

۵۳ _ عمرو بن عبید کہتے ہیں میں حضرت امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو عرض کیا کہ میں گناہان کبیرہ کو قرآن حکیم سے پہچاننا چاہتا ہوں تو امام علیہ السلام نے فرمایا"... والسحر لان الله عزوجل يقول و لقد علموا لمن اشتراه ما له في الاخرة من خلاق ..."(۱)

---

۱) عیون اخبار الرضا علیہ السلام ج/ ۱ ص ۲۶۷ ح ۱ باب ۲۷، نور الثقلین ج/ ۱ ص ۱۰۷ ح ۲۹۴_

۲) اصول کافی ج/ ۲ ص ۲۸۵ ح ۲۴ ، نور الثقلین ج/ ۱ ص ۱۱۰ ح ۲۹۷_

Presented by: https://jafrilibrary.com

گناہان کبیرہ میں سے ایک جادو ہے کیونکہ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے"یقینا وہ لوگ جانتے تھے کہ جو کوئي اس متاع (جادو) کو خریدے گا اسے آخرت میں کچھ نہ ملے گا_

آخرت: آخرت کی خصوصیات ۴۲

آخرت فروشي: آخرت فروشی کا نقصان ۴۷

احکام: ۳۶،۳۵،۳۴،۳۱،۸

اختلاف ڈالنا: جادو سے اختلاف ڈالنا ۲۸; اختلاف ڈالنے کی سرزنش ۳۱; اختلاف ڈالنے کا گناہ ۲۸

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا اذن ۲۶، ۲۷

امتحان: امتحان کا ذریعہ ۱۸

انسان: انسان کی قدر و منزلت ۴۴; انسان کی تباہی کے معیارات ۴۵

ایمان: آخرت پر ایمان ۵۰; بغیر عمل کے ایمان ۵۰; ایمان کا متعلق ۵۰

بابل: اہل بابل اورجادو ۱۵، ۲۴، ۲۵،۳۲; بابل میں جادو کی تعلیم ۱۳

پیامبر اسلام (ص): پیامبر اسلام (ص) کے دشمن ۱۳،۱۷

تعلیم: تعلیم دینے کے آداب ۲۱، ۲۲

تغیرات: تغیرات کا سرچشمہ ۲۷

توحید: توحید افعالی ۲۷

تورات: تورات کی بشارتوں کو جھٹلانا ۱۳

جادو: جادو سے استفادہ کے نتائج ۲۰; جادو سیکھنے کے نتائج ۴۱; نقصان دہ جادوکی تعلیم حاصل کرنے کے نتائج ۴۳; میاں بیوی کی جدائي میں جادو کے اثرات ۲۴،۲۸; جادو سے سوء استفادہ کے نتائج ۴۰; جادو کے احکام ۳۴، ۳۶; جادو سے استفادہ ۳۶; جادو سے نقصان پہنچانا ۳۰،۳۴; جادو کی اقسام ۳۳; جادو کی ایجاد ۵۱; جادو کی تاثیر ۲۹; جادو کی تاریخ ۱۵، ۲۵،۵۲; جادو سیکھنا ۳۶، ۴۰ ;

Presented by: https://jafrilibrary.com

جادو سکھانا ۳،۹،۱۱،۱۵ ، ۵۲؛ حضرت نوح علیہ السلام کے بعد جادو ۵۲؛ جادو حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانے میں ۳،۱۰؛ جادو اور کفر ۷،۲۸،۳۴؛ نقصان دہ جادو ۳۲،۳۳؛ فائدہ مند جادو ۳۳؛ مباح جادو ۳۶؛ جادو کا نقصان ۲۶؛ جادو سے ناجائز فائدہ اٹھانا ۱۹،۲۰؛ جادو پھیلنے کے عوامل ۲۵؛ جادو کی سزا ۵۳؛ جادو کی تعلیم دینے کا گناہ ۳۴؛ جادو کا گناہ ۷،۵۳؛ جادو کی تاثیر کا سرچشمہ ۲۶

جنات: جنات کا مجسم ہونا ۳۹؛ جنات کا مشاہدہ ۳۹

جہالت: جہالت کے موارد ۵۰

حضرت سلیمان علیہ السلام: حضرت سلیمان علیہ السلام کا منزہ ہونا ۶؛ حضرت سلیمان علیہ السلام پر جادوگری کا الزام ۲؛ حضرت سلیمان علیہ السلام کی حکومت ۱،۴،۵۱؛ حضرت سلیمان علیہ السلام کے دشمن ۴؛ حضرت سلیمان علیہ السلام اور جادو ۶؛ حضرت سلیمان علیہ السلام اور کفر ۶؛ حضرت سلیمان علیہ السلام کا واقعہ ۲،۵؛ حضرت سلیمان علیہ السلام کی نبوت ۱

حکومت: دینی حکومت سے دشمنی کا حرام ہونا ۸

خاندان: خاندانی اختلاف ۳۱؛ خاندانی اختلاف کے عوامل ۲۴؛ خاندانوں میں اختلاف ڈالنے کا گناہ ۲۸

دنیا طلبي: دنیا طلبی کا نقصان ۴۷

روایت: ۵۱،۵۲،۵۳

روش و کردار: پسندیدہ کردار کے معیارات ۲۳؛ ناپسندیدہ کردار کے معیارات ۲۳

زوجہ و شوہر: زوجہ و شوہر میں اختلاف ڈالنے کی حرمت ۳۱؛ زوجہ و شوہر کی جدائي کا نقصان ۳۰

سیکھنا: حرام سیکھنا ۳۴،۳۵

شاگردان: شاگردوں میں ذمہ داری پیدا کرنا ۲۲

شیاطین: شیاطین کا مجسم ہونا ۳۹؛ شیاطین کی تعلیمات ۳،۹،۱۱؛ شیاطین کا جادو ۱۲؛ شیاطین کی دشمنی ۴؛ شیاطین کا مشاہدہ ۳۹؛ شیاطین اور جادو ۵؛ شیاطین اور حضرت سلیمان علیہ السلام ۲،۴،۵؛ شیاطین کا کفر ۹

علم: نقصان دہ علم سیکھنا ۳۵

فساد و تباہی پھیلانا:

Presented by: https://jafrilibrary.com

جادو سے فساد پھیلانا ۳۴

کفر: کفر کی بنیاد ۲۰; کفر کے موارد ۵۰

گناہان کبیرہ: ۵۳، ۷

لین دین : نقصان دہ لین دین ۴۷

ماروت: ماروت بابل میں ۱۴; ماروت اور جادو کا سیکھنا ۱۶; ماروت اور جادو کی تعلیم دینا ۱۹،۱۸،۱۵، ۲۴; ماروت کا معلم ۱۶; ماروت کی تنبیہات ۱۹،۱۸

محرمات: ۳۴،۳۱،۸

معلم (استاد): معلم کی ذمہ داری ۲۲،۲۱

ملائکہ: ملائکہ کا مجسم ہونا ۳۷; ملائکہ سے سیکھنا ۳۸; ملائکہ کا تعلیم دینا ۳۸;ملائکہ کو دیکھنا ۳۷; بابل کے ملائکہ ۱۴

ناآشنا علوم: ناآشنا علوم کا نقصان ۲۱; ناآشنا علوم سے ناجائز فائدہ اٹھانا ۲۱; ناآشنا علوم کے شاگردوں کو تنبیہ ۲۱

نعمت : اخروی نعمتوں کو حاصل کرنا ۴۴; اخروی نعمتوں سے محروم افراد ۴۹،۴۱،۴۰; اخروی نعمتوں سے محرومیت ۴۹،۴۶،۴۵ ; اخروی نعمتوں کی بہتات اور فراوانی ۴۲

نیت: نیت کی اہمیت ۲۳

واقعات: واقعات کا سرچشمہ ۲۷

ہاروت: ہاروت کا استاد۱۴;ہاروت بابل میں ۱۴;ہاروت اور جادو سیکھنا ۱۶;ہاروت اور جادو کی تعلیم دینا ۱۹،۱۸،۱۵، ۲۴;ہاروت کی تنبیہات ۱۹،۱۸

یہود:یہودیوں کی آخرت فروشی ۴۸;یہودیوں کی آگاہی ۴۹،۴۱;یہودیوں کی بصیرت ۴۸;یہودیوں کا شیاطین کی پیروی کرنا ۱۲;یہودیوں کا ماروت کی پیروی کرنا ۱۷;یہودیوں کا ہاروت کی پیروی کرنا ۱۷;یہودیوں کی جادوگری ۱۳،۱۱;یہودیوں کی جہالت ۴۶;یہودیوں کی خودفروشی ۴۳;یہودیوں کی حضرت سلیمان علیه‌السلام سے دشمنی ۱۲;یہودیوں کی دنیا طلبی ۴۸;یہودیوں کی روش پیکار ۱۷،۱۳;یہودیوں کا زیاں کار ہونا ۴۶;یہودیوں کی محرومیت ۴۹; جادوگر یہود۴۹،۴۸; حضرت سلیمان علیه‌السلام کے زمانہ کے یہود ۱۲;یہودی اور جادو سیکھنا ۴۳،۴۱;یہود اور حضرت سلیمان علیه‌السلام ۱۲

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَلَوْ أَنَّهُمْ آمَنُواْ واتَّقَوْا لَمَثُوبَةٌ مِّنْ عِندِ اللَّه خَيْرٌ لَّوْ كَانُواْ يَعْلَمُونَ ﴿١٠٣﴾

اگر یہ لوگ ایمان لے آتے اور متقین جانے تو خدائي ثواب بہت بہتر تھا_ اگر ان کی سمجھ میں آجاتا (١٠٣)

١_ اللہ تعالی کی جانب سے بہت ہی تھوڑی جزا بھی دوسری کسی بھی منفعت یا سود سے کہیں زیادہ افضل اور قدر و قیمت والی ہے_ لمثوبة من عند الله خير

"مثوبة" کا معنی جزا کا ہے_ "بہت ہی کم" کی صفت کا مفہوم "مثوبة" کو نکرہ استعمال کرنے سے معلوم ہوتا ہے "خیر" کا مفضل علیہ بھی ذکر نہیں ہوا تا کہ ہر چیز کو شامل ہوجائے_ پس "خیر" یعنی ہر تصور کی جانے والی منفعت یا نفع سے بہتر_

٢_ اللہ تعالی کی جزائیں ایمان اور تقوی (گناہوں سے پرہیز) کی نگہداشت کرنے سے حاصل ہوتی ہیں_

و لو انهم آمنوا واتقوا لمثوبة من عند الله خير

٣_ ایمان گناہوں سے پرہیز کے بغیر اور گناہوں سے اجتناب ایمان کے بغیر ہو تو الہی جزاؤں سے بہرہ مند ہونا ممکن نہیں_ و لو انهم آمنوا و اتقوا لمثوبة

٤_یہود اگر پیامبر اسلام (ص) اور قرآن حکیم پر ایمان لائیں اور گناہوں (جادو، آسمانی کتابوں سے بے اعتنائي و غیرہ) سے پرہیز کریں تو الہی جزاؤں (نعمتوں) سے بہرہ مند ہوں گے_ و لو انهم آمنوا و اتقوا لمثوبة من عند الله خير

آیات ٩٩، ١٠١ کے قرینہ سے "انھم" کی ضمیر سے مراد پیامبر اکرم (ص) اور قرآن کو جھٹلانے والے یہود ہیں_ قابل توجہ ہے کہ جملہ "لمثوبة..." جواب شرط کا قائم مقام ہے اور جواب اسی طرح کا جملہ ہے "لاثیبوا_ یقینا انہیں اجر دیا جائے گا_"

٥_ زمانہ بعثت کے یہود دنیا سے دلبستگی اور پہلے سے موجود فسق و فجور کی وجہ سے ایمان و تقوی کی بنیادیں کھو چکے تھے_

لبئس ما شروا به أنفسهم ... و لو انهم آمنوا واتقوا لمثوبة من عند الله خير

جملہ "و لو انھم..." میں "لو" امتناعیہ کا استعمال اس مطلب کی طرف اشارہ ہے کہ یہودیوں کا ایمان لانا اور جادو جیسے گناہوں سے

Presented by: https://jafrilibrary.com

اجتناب کرنا ایک مشکل یا ممتنع امر ہے_ ماقبل آیات جن میں یہودیوں کی دنیا سے شدید دلبستگی اور ان کے فاسق ہونے کا ذکر ہے ممکن ہے کہ ان کی اس نفسیات کے پیدا ہونے کی دلیل کا بیان ہو_

٦_ اللہ تعالی چاہتاہے کہ لوگ دنیاوی منافع یا مفادات کے مقابل الہی جزاؤں کی قدرو منزلت سے آگاہ ہوں_

لمثوبة من عند الله خير لو كانوا يعلمون

" لو کانوا یعلمون" میں " لو" تمنا کا معنی دیتاہے اور اللہ تعالی کے بارے میں تمنا یعنی اس کا تشریعی ارادہ ہے_ "یعلمون" کا مفعول وہ تمام حقائق ہیں جن کا ماقبل کے جملوں میں ذکر ہوا ہے ان میں سے ایک چیز الہی جزا کا دیگر دنیاوی منافع سے افضل ہونا ہے یعني: ليت هم يعلمون ان مثوبة الله خير

٧_ اللہ تعالی چاہتا ہے کہ لوگ الہی جزاؤں کے ایمان او رتقوی کے ساتھ مربوط اور وابستہ ہونے سے آگاہ ہوجائیں_

و لو انهم آمنوا و اتقوا لمثوبة ... لو كانوا يعلمون

اس مطلب میں "یعلمون" کا مفعول وہ حقیقت ہے جو جملہ شرطیہ " لو انھم ..." بیان کررہاہے یعني: ليت هم يعلمون ان مثوبة الله مشروط بالايمان والتقوى

٨_ فقط علماء اور دانش مند افراد ہیں جو الہی جزاؤں کے ایمان اور تقوی سے مربوط ہونے اور ان جزاؤں کی ہر دیگر منفعت پر فضیلت و برتری کو درک کرتے ہیں_ لمثوبة من عند الله خير لو كانوا يعلمون

ممکن ہے "یعلمون" فعل لازم ہو اور اس کو مفعول کی ضرورت نہ ہو_ اس بناپر اس کا معنی یہ ہوگا اے کاش اہل علم اور دانش مند ہوتے جو ان حقائق کا ادراک کرتے_

٩_ الہی جزاؤں کی برتری اور قدر و منزلت سے انسانوں کی جہالت انہیں دنیاوی مفادات کا گرویدہ کردیتی ہے اور ایمان وتقوی سے روک دیتی ہے_ و لو انهم آمنوا و اتقوا ... لو كانوا يعلمون

یہ مطلب اس بناپر ہے کہ " لو" شرطیہ ہو_ اس اعتبار سے مختلف احتمالات متصور ہیں ان میں سے ایک یہ کہ "یعلمون" کا مفعول الہی جزا کی برتری و فضیلت ہو اور جملہ "و لو انھم آمنوا" سے جواب شرط لیا جائے یعني: مطلب یوں ہو "لوکانوا یعلمون ان ثواب اللہ خیر لآمنوا و اتقوا_ اگر جانتے ہوتے کہ الہی جزا دنیاوی منافع سے برتر ہے تو یقیناً ایمان لے آتے اور تقوی اختیار کرتے"_

اجر: اجر کے موجبات ٧،٣،٣،٢

اللہ تعالی : اللہ تعالی کی جزاؤں کی قدر و منزلت ٦،٨،٩; الہی جزائیں ١; الہی جزاؤں کی شرائط ٢،٣ ، ٣ ، ٧ ، ٨

Presented by: https://jafrilibrary.com

ایمان: ایمان کے نتائج ۲،۳; ایمان کی اہمیت ۸،۷; قرآن کریم پر ایمان ۴;پیامبر اسلام (ص) پر ایمان ۴; بغیر تقوی کے ایمان ۳; ایمان کا متعلق ۴; ایمان کی رکاوٹیں ۹،۵

تقوی: تقوی کے نتائج ۲،۳; تقوی کی اہمیت ۸،۷; تقوی بغیر ایمان کے ۳; تقوی کی رکاوٹیں ۹،۵

جہالت: جہالت کے نتائج ۹

دنیا طلبي: دنیا طلبی کے نتائج ۵; دنیا طلبی کے اسباب ۹

دنیاوی وسائل: دنیاوی وسائل کی قدر و قیمت ٦

علماء: علماء کی خصوصیات ۸

فسق: فسق کے نتائج ۵

قدریں: ٦،۸ قدروں سے جہالت ۹

گناہ: گناہ سے اجتناب ۴

یہود: یہودیوں کے اسلام لانے کے نتائج ۴; یہودیوں کے تقوی کے نتائج ۴; صدر اسلام کے یہودیوں کی دنیا طلبی ۵; صدر اسلام کے یہودیوں کا فسق ۵

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَقُولُواْ رَاعِنَا وَقُولُواْ انظُرْنَا وَاسْمَعُواْ وَلِلكَافِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٠٤﴾

ایمانوالو راعنا (ہماری رعایت کرو) نہ کہا کرو "انظرنا" کہا کرو اور غور سے سنا کرو اور یاد رکھو کافرین کے لئے بڑا دردناک عذاب ہے (۱۰۴)

۱_ "راعنا" کا لفظ اس بات کی سند ہے کہ یہودی پیامبر (ص) کی اہانت کرتے اور آنحضرت (ص) کا تمسخر اڑاتے تھے_ لا تقولوا راعنا و قولوا انظرنا آنحضرت (ص) کے گفتگو کرتے ہوئے مسلمان بعض اوقات آپ (ص) سے تقاضا کرتے کہ ذرا مہلت دیں تا کہ آپ (ص) کی پہلی گفتگو کو سمجھ لیں اور اس مہلت کی درخواست کے لئے "راعنا _ ہمیں فرصت دیجئے" کا لفظ استعمال کرتے تھے یہودی اس کلمے میں کچھ تحریف کرکے اس سے ایک نامناسب اور برا معنی مراد لیتے اور اسی سے پیامبر اسلام (ص) کو خطاب کرتے تھے_

۲_ اللہ تعالی نے اہل ایمان کو "راعنا" کے لفظ سے پیامبر اسلام (ص) کو مخاطب کرنے سے منع فرمایا_

یا ایها الذین آمنوا لا تقولوا راعنا

Presented by: https://jafrilibrary.com

۳_ اللہ تعالی نے اہل ایمان کو حکم دیا کہ پیامبر اسلام (ص) (سے مہلت مانگتے ہوئے) "راعنا" کی بجائے "انظرنا" کہیں_

لا تقولوا راعنا و قولوا انظرنا "انظرنا" کا معنی ہے ہمیں مہلت دیجئے (مجمع البیان)

۴_ ایسی گفتار و کردار سے اجتناب کرنا ضروری ہے جس کے نتیجے میں دشمن ناجائز فائدہ اٹھائے_

۵_ نیک عمل کے لئے نیک نیت ہی کافی نہیں ہے_ لا تقولوا راعنا و قولوا انظرنا

یہ واضح ہے کہ "راعنا" کہنے سے مسلمانوں کی کوئي بری نیت نہ تھی لیکن اللہ تعالی نے مسلمانوں کواس لفظ کے استعمال کرنے سے روکاتا کہ دشمن اس سے سوء استفادہ نہ کرسکیں_

۶_ ایسے الفاظ اور کلمات جن سے دینی مقدسات کی توہین ہوتی ہو ان سے پرہیز کرنا اوردوسرے لوگوں کو روکنا ضروری ہے_ لا تقولوا راعنا

۷_ ایسے کلام یا گفتگو سے اجتناب ضروری ہے جس میں پیامبر اسلام (ص) کی اہانت یا تمسخر کا پہلو نکلتا ہو_

لا تقولوا راعنا و قولوا انظرنا

۸_ دینی قائدین کے احترام کا تحفظ ضروری ہے_ لا تقولوا راعنا

۹_ آنحضرت (ص) کے کلام کو غور سے سننا اور جب آپ (ص) کلام فرمارہے ہوں تو خاموش رہنا ضروری ہے_

و قولوا انظرنا و اسمعوا "سمع" کا معنی ممکن ہے غور سے سننا ہو یا فرمانبرداری یا اطاعت بھی ہوسکتاہے_ مذکورہ مطلب پہلے احتمال کی بناپر ہے_

۱۰_ پیامبر اکرم (ص) کے فرامین کو قبول کرنا اہل ایمان کی ذمہ داری ہے_ یا ایھا الذین آمنوا ... اسمعوا

یہ مطلب اس بناپر ہے کہ "سمع" کا معنی اطاعت کرنا ہو_

۱۱_ کفر اختیار کرنے والے دردناک عذاب میں مبتلا ہوں گے_ و للکافرین عذاب الیم

۱۲_ نبی اسلام (ص) کی اہانت کرنا یا تمسخر اڑانا کفر کا موجب ہے_ لا تقولوا راعنا ... و للکافرین عذاب الیم

۱۳_ زمانہ بعثت کے یہود کفر اختیار کرنے والے لوگ تھے_ و للکافرین عذاب الیم

ما قبل آیات کی روشنی میں کافرین کا ایک مصداق یہود ہیں_

۱۴_ نبی اسلام کو نہ ماننے والے اور آنحضرت (ص) کا تمسخر اڑانے والے دردناک عذاب کے مستحق ہیں_

و للکافرین عذاب الیم

Presented by: https://jafrilibrary.com

١٥_عن جميل قال كان الطيار يقول لى ... فدخلت انا و هوعلى ابى عبدالله عليه‌السلام فقال الطيار جعلت فداك ارايت ما ندب الله عزوجل اليه المومنين من قوله " يا ايها الذين آمنوا" ادخل فى ذلك المنافقون معهم؟ قال نعم و الضلال و كل من اقربالدعوة الظاهرة ..."(١) جمیل کہتے ہیں میں اور طیار امام صادق عليه‌السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو طیار نے حضرت عليه‌السلام کی خدمت میں عرض کیا میں آپ عليه‌السلام کے قربان جاؤں کیا منافقین بھی اس آیت "یا ایها الذین آمنوا" میں شامل ہیں تو امام عليه‌السلام نے فرمایا ہاں بلکہ گمراہ اور ہر وہ شخص جس نے ظاہری طور پر اسلام کو قبول کرلیا ہو اس آیت میں شامل ہے..."

١٦_امام باقر عليه‌السلام نے فرمایا "هذه الكلمة سب بالعبرانية اليه كانوا يذهبون "(١)

یہ لفظ "راعنا" عبرانی زبان میں گالی ہے اور یہود اسکو گالی کے طور پر استعمال کرتے تھے_

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ١

اطاعت: نبی اسلام (ص) کی اطاعت ١٠

اقرار: اسلام کے اقرار کے آثار ١٥

اللہ تعالی: اوامر الہی ٣; اللہ تعالی کے نواہی ٢

پیامبر اسلام (ص): پیامبر اسلام (ص) کے تمسخر کے نتائج ١٢; پیامبر اسلام (ص) کی اہانت کے آثار ١٢; پیامبر اسلام (ص) کے ساتھ گفتگو کے آداب ٩، ٣، ٢; پیامبر اسلام (ص) کے تمسخر سے اجتناب ٧; پیامبر اسلام (ص) کی اہانت سے اجتناب ٧; پیامبر اسلام (ص) کی گفتگو غور سے سننا ٩; پیامبر اسلام (ص) کا تمسخر ١; پیامبر اسلام (ص) کی اہانت ١، ١٢; پیامبر اسلام (ص) کی تاریخ ١; پیامبر اسلام (ص) کے تمسخر کی سزا ١٣

تکلم: تکلم کے آداب ٧، ٦

دشمنان: دشمنوں کا سوء استفادہ کرنا ٤

دینی قائدین: دینی قائدین کا احترام ٨

---

١) کافی ج/ ٢ ص ٤١٢ ح ١، نور الثقلین ج/ ١ ص ١١٤ ح ٣٠٧، ٣٠٨_

٢) مجمع البیان ج/ ١ ص ٣٤٣، نور الثقلین ج/ ١ ص ١١٥ ح ٣٠٩_

Presented by: https://jafrilibrary.com

روایت: ۱۵،۱٦

سیاست خارجہ: ۴

عذاب: اہل عذاب ۱۴،۱۱; دردناک عذاب ۱۴،۱۱; عذاب کے درجات ۱۴،۱۱; عذاب کے موجبات ۱۴

عمل صالح: عمل صالح کے معیارات ۵

کفار: ۱۳ کفار کو عذاب ۱۱

کفر: کفر کے نتائج ۱۴; نبی اسلام (ص) کے بارے میں کفر کی سزا ۱۴; کفر کے موجبات ۱۲

گالي: راعنا کے لفظ سے گالی دینا ۱٦

مقدسات: مقدسات کی اہانت سے اجتناب ٦

منافقين: منافقین کا اسلام ۱۵

مؤمنين: مؤمنین کون لوگ؟ ۱۵; مؤمنین کی ذمہ داری ۳،۱۰; مؤمنین کو تنبیہ ۲

نيت: نیت کے نتائج ۵

يهودي: یہودیوں کے تمسخر ۱; یہودیوں کی اہانتیں ۱; یہودیوں میں گالی ۱٦; کافر یہودیوں کا عذاب ۱۴; صدر اسلام کے یہودی ۱۳،۱;

مَّا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُواْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَلاَ الْمُشْرِكِينَ أَن يُنَزَّلَ عَلَيْكُم مِّنْ خَيْرٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَاللّهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَن يَشَاء وَاللّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴿۱۰۵﴾

کافر اہل کتاب یہود و نصاری اور عام مشرکین یہ نہیں چاہتے کہ تمھارے اوپر پروردگار کی طرف سے کوئي خیر نازل ہو حالانکہ اللہ جسے چاہتاہے اپنی رحمت کے لئے مخصوص کرلیتا ہے اور اللہ بڑے فضل و کرم کا مالک ہے (۱۰۵)

۱ _ اہل کتاب (یہود و نصاری) اور مشرکین وہ لوگ ہیں جنہوں نے کفر اختیار کیا _

ما یود الذین کفروا من اھل الکتاب و لا المشرکین

چونکہ "المشرکین"، "اہل الکتاب" پر عطف ہے پس "من اہل" میں "من" بیانیہ ہے _ بنابریں "مایود الذین کفروا ..." یعنی وہ لوگ جو کافر ہوگئے (مراد اہل کتاب اور مشرک) نہیں چاہتے _

Presented by: https://jafrilibrary.com

۲ _ کفار (یہود و نصاری اور مشرکین) مسلمانوں پر انتہائي کم خیر و برکت کے نزول سے بھی ناراضی ہیں _
ما یود الذین کفروا ... ان ینزل علیکم من خیر "خیر" کو نکرہ استعمال کرنا اور "من" زائدہ کا استعمال اس امر کی حکایت کرتاہے کہ مشرکین مسلمانوں پر انتہائي کم خیر و برکت کے نزول سے بھی خوش نہیں ہیں _
۳ _ انسانوں کے لئے خیر و برکات کا سرچشمہ اللہ تعالی کی ذات اقدس ہے _ ان ینزل علیکم من خیر من ربکم
۴ _ ذات اقدس باری تعالی کی جانب سے خیر و برکات کا نزول انسانوں پر اس کی ربوبیت کا ایک پرتو ہے _
ان ینزل علیکم من خیر من ربکم یہ مطلب لفظ "رب" سے استفادہ ہوتاہے _
۵ _ اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ دشمنی میں اہل کتاب کا مشرکین کے ساتھ برابر ہونا ایک عجیب امر ہے اور ایک ایسا مسئلہ ہےجس کی توقع نہ تھي _
ما یودّ الذین کفروا من اھل الکتاب و لا المشرکین ان ینزل علیکم من خیر
یہودیوں کے لئے اہل کتاب کا عنوان استعمال کرنا ان کے توحید و رسالت اور ... پر عقیدے کی حکایت کرتاہے اور ان کی مشرکین جو ادیان الہی کے کسی اصول پر عقیدہ نہیں رکھتے ان کے ساتھ شرکت و برابری یہ امور اشارہ ہیں کہ یہودیوں اور مشرکین کا ارتباط غیر معقول اور تعجب آور ہے _
٦ _ اللہ تعالی اپنی مشیت کی بناپر اپنی رحمت کو بعض انسانوں کے ساتھ مختص فرمادیتاہے _
واللہ یختص برحمتہ من یشاء
۷ _ اللہ تعالی کے ہاں خاص رحمت ہے _ واللہ یختص برحمتہ من یشاء
۸ _ مومنین کے خیر و برکت حاصل کرنے پر کفار کی ناراضگی اہل ایمان پر رحمت الہی کے خاتمے کا سبب نہیں بنے گی _
ما یودّ الذین کفروا ... ان ینزل علیکم من خیر من ربکم واللہ یختص برحمتہ من یشاء
۹ _ اللہ تعالی کے ہاں بہت عظیم فضل و بخشش ہے _ واللہ ذو الفضل العظیم
۱۰ _ بندگان خدا پر خاص رحمت الہی کا نزول ان میں پہلے سے موجود لیاقت ، صلاحیت اور آمادہ زمین ہے _
واللہ یختص برحمتہ من یشاء و اللہ ذو الفضل العظیم واللہ یختص برحمتہ من یشاء کے بعد اللہ تعالی کی اس طرح تعریف کرنا کہ وہ انتہائي عظیم اور لا محدود فضل و بخشش کا مالک ہے یہ اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ یہ جو پروردگار اپنی خاص رحمت سب کو عطا نہیں فرماتا اور اس کو اپنے خاص بندوں کے ساتھ مختص فرماتاہے اس کی وجہ رحمت کی کمی نہیں ہے بلکہ انسانوں میں اس کی زمین فراہم نہیں ہے جو مخصوص رحمت کی کشش کا باعث بنے _

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۱_ الہی مشیتوں میں قانون و حکمت موجود ہے جو لاقانونیت اور بے ہودگی سے منزہ و مبرّا ہیں_

واللہ یختص برحمته من یشاء و اللہ ذو الفضل العظیم

۱۲_ روی عن امیرالمومنین علیه‌السلام وعن ابی جعفر الباقر علیه‌السلام ان المراد برحمته هنا النبّوة ...[1]

امیر المومنین عليه‌السلام اور امام باقر عليه‌السلام سے روایت ہے کہ اس آیت میں رحمت سے مراد نبوت ہے_

اسلام: دشمنان اسلام ۵

اسماء اور صفات: ذوالفضل العظیم ۹

اللہ تعالی: اللہ تعالی کے مختصات ۳; خاص رحمت الہی ۶،۷،۱۰; رحمت الہی ۸; نزول رحمت الہی کی شرائط ۱۰; فضل الہی کی عظمت ۹; مشیت الہی کا قانونی ہونا ۱۱; فضل الہی کے درجات ۹; مشیت الہی ۶; ربوبیت الہی کے مظاہر ۴

امور: تعجب آور امور ۵

اہل کتاب: اہل کتاب کی دشمنی ۵; اہل کتاب کا کفر ۱

خیر: خیر کا سرچشمہ ۳،۴

رحمت: رحمت جن کے شامل حال ہوتی ہے ۶،۸،۱۰

روایت: ۱۲ عیسائي:

عیسائیوں کا کفر ۱; عیسائي اور مسلمانان ۲; عیسائیوں کی ناراضگی ۲

کفار: ۱ کفار اور مسلمان ۲; کفار کی ناراضگی ۲،۸

مسلمان: مسلمانوں کے دشمن ۵; مسلمانوں پر خیر کا نزول ۲،۸

مشرکین: مشرکین کا اہل کتاب سے اتحاد ۵; مشرکین کی دشمنی ۵; مشرکین کا کفر ۱; مشرکین کی ناراضگی ۲

نبوت: نبوت کی رحمت ۱۲

یہود: یہودیوں کا کفر ۱; یہودیوں کی ناراضگی ۲; یہود اور مسلمان ۲

---

۱) مجمع البیان ج/ ۱ ص ۳۴۴ ، نورالثقلین ج/ ۱ ص ۱۱۵ ح ۳۱۰_

Presented by: https://jafrilibrary.com

مَا نَنسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا أَوْ مِثْلِهَا أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللّهَ عَلَىَ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٠٦﴾

اور اے رسول ہم جب بھی کسی آیت کو منسوخ کرتے ہیں یادلوں سے محو کردیتے ہیں تو اس سے بہتر یا اسی کی جیسی آیت ضرور لے آتے ہیں _کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ ہر شے پر قادر ہے(١٠٦)

١_ ادیان الٰہی قابل نسخ ہیں_ ما ننسخ من آیة او ننسها

گذشتہ آیات جن میں بعثت پیامبر(ص) اور اہل کتاب کو شریعت اسلام کی دعوت کا ذکر تھا ان کی روشنی میں "آیة" کے مصادیق میں سے ایک گزشتہ ادیان ہیں_ "ما ننسخ" میں "ما" شرطیہ ہے اور "ننسخ" کے لئے مفعول ہے جبکہ "من" بیانیہ ہے یعنی وہ جو ہم آیات میں سے منسوخ کرتے ہیں ...

٢_ اللہ تعالی ممکن ہے بعض ادیان یا ایک دین کے بعض احکام کو ذہنوں سے اور دلوں سے محو کردے_ ما ننسخ من آیة او ننسها

"ننسي" کا مصدر "انسائ" ہے جس کا معنی ہے مٹادینا دلوں سے محو کردینا _ یہ معنی ممکن ہے کسی فرمان سے ادیان کے ترک یا احکام کے ترک کرنے کے ساتھ پورا ہوتا ہو اس طرح کہ ذہنون سے مٹ جائیں_

٣_ قرآن کریم کی آیات اور اسلام کے احکام میں نسخ کا امکان پایا جاتاہے_ ما ننسخ من آیة او ننسها

"آیة" کے مصادیق میں سے ممکن ہے قرآن کریم کی کوئي آیت یا اسلام کا کوئي حکم مراد ہو_

٤_ ادیان کو منسوخ کرنا، قرآن کریم کی بعض آیات کو منسوخ کرنا یا دین کے بعض احکام کو منسوخ کرنا یہ فقط اللہ تبارک و تعالی کے اختیار میں ہے_ ما ننسخ من آیة ... الم تعلم ان اللہ علی کل شی قدیر

یہ مطلب اس طرح سے ہے کہ نسخ کی نسبت اللہ تعالی کی طرف دی گئي ہے اور اس کی دلیل اللہ تعالی کے اقتدار اور قدرت سے بیان کی گئي ہے "الم تعلم ..."

٥_ لوگوں کو سابقہ ادیان کے ترک کرنے یا بعض آیات اور اسلام کے بعض احکام کو چھڑانے پہ آمادہ کرنا یہ فقط اللہ تعالی ہی کے اختیار میں ہے_

" انساء ... ذہنوں سے محو کرنا" کی نسبت اللہ تعالی کو دینا نیز جملہ " الم تعلم ..." سے یہ مطلب نکلتا ہے_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۶_ گذشتہ ادیان کو منسوخ کرنے اور لوگوں کو ان کے ترک پر آمادہ کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالی انسانوں کو ان سے بہتر یا ان ادیان کی طرح کا دین پیش فرماتاہے_ ما ننسخ من آية او ننسها نأت بخير منها او مثلها

حرف " او" تنویع کے لئے ہے_ پس "نأت بخیر منہا ... ہم اس سے بہتر یا اسی کی مثل لاتے ہیں" سے مراد نئے احکام کا آناہے ان میں سے بعض احکام منسوخ شدہ احکام سے بہتر اور بعض احکام انہی کی مثل ہیں_

۷_ اللہ تعالی اگر قرآن کی کسی آیت یا اسلام کے کسی حکم کو منسوخ فرماتا ہے یا ان کے ترک کرنے کا حکم دیتاہے تو ان کی جگہ ان سے بہتر یا ان کے مثل آیت یا حکم نازل فرماتاہے_ ما ننسخ من آية او ننسها نأت بخير منها او مثلها

۸_ احکام الہی میں انسانوں کے لئے مصلحت پائی جاتی ہے اور یہ خیر و سعادت کے ضامن ہیں_
نأت بخير منها او مثلها

۹_ زمانوں کے نشیب و فراز میں ادیان نے ارتقائي سفر طے کیا_ ما ننسخ من آية او ننسها نأت بخير منها او مثلها

۱۰_ آیات الہی میں تفاوت پایا جاتاہے بعض بعض پر فضیلت رکھتی ہیں_ نأت بخير منها

۱۱_ گذشتہ ادیان کو منسوخ کرنا اور ان کی جگہ بہتر یا انہی کی مثل دین پیش کرنا یہ بندگان خدا پر اللہ تعالی کی رحمت اور فضل ہے_ والله ذو الفضل العظيم ما ننسخ من آية ... نأت بخير منها او مثلها

پہلی آیت میں فضل و رحمت الہی کا ذکر کرنا اور اسکے بعد ایک دین کو منسوخ کرکے نئي شریعت کو نازل کرنا یہ چیز حکایت کرتی ہے کہ ایک دین کو منسوخ کرکے اسکی جگہ نئي شریعت کا نفاذ یہ اللہ تعالی کی رحمت اور فضل کے مصادیق میں سے ہے_

۱۲_ اللہ تعالی کی طاقت اور قدرت انتہائي وسیع اور لامحدود ہے_ ان الله على كل شيء قدير

۱۳_ اللہ رب العزت کا انتہائي وسیع اور لامحدودقدرت کا مالک ہونا یہ امر انسانوں کے لئے ایک واضح اور روشن مسئلہ ہے_ الم تعلم ان الله على كل شى قدير

اس جملہ میں موجود استفہام تقریری ہے اور یہ ایسے موارد میں استعمال ہوتاہے جہاں مخاطب جملے کے مضمون کو مانتا اور اس پر یقین رکھتا ہو_

اس جملہ میں مورد خطاب سب انسان ہیں یعنی "الم تعلم ایہا الانسان" معلوم ہوتاہے کہ سب انسان اللہ تعالی کی لامحدود قدرت و طاقت سے آگاہ ہیں_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۴_ ادیان یا دین کے بعض احکام کو منسوخ کرنا یہ اللہ تعالی کی لامحدود قدرت کی وجہ سے ہے _

ما ننسخ من آية او ننسها ... الم تعلم ان الله على كل شيء قدير

یہ جملہ " الم تعلم ...یقینا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالی ہر چیز پر قادر ہے" آیت میں موجود حقائق کے لئے دلیل ہے اور احکام کا منسوخ کرنا یا فراموش کروادینا انہی حقائق میں سے ہیں یعنی چونکہ اللہ تعالی لامحدود قدرت کا مالک ہے لہذا دین کو منسوخ کرسکتا ہے_

۱۵ _ منسوخ شدہ دین کی جگہ نیادین یا نئي شریعت نافذ کرنا یا منسوخ حکم کی جگہ نیا حکم نازل کرنا یہ لامحدود قدرت کی وجہ سے ہے_ نا ت بخير منها او مثلها الم تعلم ان الله على كل شيء قدير

اس مطلب میں جملہ تعلیلیہ " الم تعلم..."کا معنی اس جملہ "نأت بخير..." سے ارتباط کے عنوان سے ہوا ہے یعنی چونکہ اللہ تعالی قادر مطلق ہے لہذا بہتر شریعت یا منسوخ شدہ شریعت کی مثل انتخاب کرنے میں بھی قادر ہے _

۱۶ _ عالم تشریع اور عالم تکوین کا آپس میں گہرا رابطہ ہے_* نأت بخير منها او مثلها الم تعلم ان الله على كل شيء قدير

جملہ " الم تعلم..."جملہ" ما ننسخ..." کے لئے تعلیل ہے اور اس مطلب کو پہنچارہاہے کہ شریعت کو وہ ہستی منسوخ کر سکتی ہے جو قادر مطلق ہو بنابریں شریعت کا عالم ہستی اور اس پر حکمران قوانین کے ساتھ گہرا ارتباط ہے_

۱۷_ اللہ تعالی کے اس کلام " ما ننسخ من آیۃاو ننسھا نأت بخیر منھا او مثلھا" کے بارے میں امام باقر عليه‌السلام سے روایت ہے آپ عليه‌السلام نے فرمایا "الناسخ ما حوّل ... مثل قوم يونس إذ بداله فرحمهم...(۱)

ناسخ یعنی جو کسی چیز کو تبدیل کردے ... جیسا کہ حضرت یونس عليه‌السلام کی قوم جب اللہ تعالی کو ان کے عذاب کے بارے میں "بدائ" حاصل ہوا تو اللہ تعالی نے انہیں اپنی رحمت سے نوازا..."

آيات الهي: آیات الہی کا تفاوت ۱۰

احکام: منسوخ شدہ احکام کی جگہ دوسرے احکام کا آنا ۷،۱۵; احکام کو فراموش کروادینا ۲; فلسفہ احکام ۸; احکام کا منسوخ ہونا ۱۴،۱۵

ادیان:

۱) تفسیر عیاشی ج/ ۱ ص ۵۵ ح ۷۷ ، تفسیر برہان ج/ ۱ ص ۱۴۰ ح ۲_

Presented by: https://jafrilibrary.com

ادیان کی تاریخ ۹; ادیان کا تکامل ۹; منسوخ شدہ ادیان کی جگہ دوسرے ادیان کا آنا ۱۵، ۱۱، ۶;

ادیان کا فراموش کرادینا ۶، ۵، ۲; ادیان کا منسوخ ہونا ۱۴، ۱۱، ۶، ۴، ۱، ۱۵

اسلام : اسلام کے احکام کا منسوخ ہونا ۷، ۴، ۳; اسلام کی اہمیت و کردار ۵

اسماء اور صفات: قدیر ۱۳، ۱۲

اللہ تعالی : اللہ تعالی کی قدرت کے آثار ۱۵; اللہ تعالی کے مختصات ۵، ۴; اللہ تعالی کے اختیارات ۵، ۴۰; افعال الہی ۲; اللہ تعالی کے لئے بداء ۱۷; قدرت الہی ۱۴، ۱۳; فضل الہی کے مظاہر ۱۱; قدرت الہی کا وسیع ہونا ۱۳، ۱۲; قدرت الہی کی خصوصیات ۱۲

انسان: انسانوں کی خداشناسی ۱۳

خیر: خیر کی زمین ہموار ہونا ۸

دین : دین کا نظام تعلیمات ۱۶

روایت:۱۷

سعادت: سعادت کے اسباب ۸

عالم تشریع : تشریع اور تکوین ۱۶

قرآن حکیم: قرآن حکیم کی منسوخ شدہ آیات کی جگہ دوسری آیات کا آنا ۷; قرآن حکیم کی آیات کا منسوخ ہونا ۷; قرآن حکیم میں نسخ ۴، ۳

ناسخ: ناسخ سے کیا مراد ہے ؟ ۱۷

نسخ: نسخ کا سرچشمہ ۱۴، ۴

Presented by: https://jafrilibrary.com

﴿أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللّهَ لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللّهِ مِن وَلِيٍّ وَلاَ نَصِيرٍ ﴿١٠٧﴾

كیاتم نہیں جانتے کہ آسمان و زمین کی حکومت صرف اللہ کے لئے ھے اوراس کے علاوہ کوئی سرپرست ھے نہ مددگار _

١_ زمین اور آسمانوں (عالم ہستی) پر سلطنت و حکومت فقط اللہ تعالی کے ہی اختیار میں ہے _

الم تعلم ان الله له ملك السماوات والأرض

بتدا (ملک السماوات ...) پر خبر "لہ" کا مقدم ہونا حصر پر دلالت کرتا ہے_

٢_ عالم ہستی پر فقط اللہ تعالی کی حاکمیت کا منحصر ہونا یہ حقیقت سب کے لئے روشن اور واضح ہے_

الم تعلم ان الله له ملك السماوات والأرض

"الم تعلم ..." میں استفہام تقریری اس مطلب پر دلالت کررہاہے_ اس کے لئے ماقبل آیت کے نکتہ ١٣ کی طرف رجوع کریں_

٣_ عالم آفرینش میں متعدد آسمان وجود رکھتے ہیں_

ان الله له ملك السماوات

٤_ انسانوں کے امورکی تدبیر اور سرپرستی فقط اللہ تعالی کے ہی اختیار میں ہے_

و ما لكم من دون الله من ولى ولا نصير

٥_ انسانوں کا اللہ تعالی کے علاوہ کوئی مددگار یا ناصر نہیں_

و ما لكم من دون الله من ولى ولا نصير

٦_ ادیان الہی اور احکام دین کا عالم ہستی اور جہان خلقت سے بڑا گہرا رابطہ ہے_

نأت بخير منها او مثلها ... الم تعلم ان الله له ملك السماوات والأرض

کسی دین کے منسوخ ہونے اور نئے دین کی تشریع کے امکان کیلئے یہ جملہ "الم تعلم ان الله ..." دلیل کی طرح ہے_ کسی دین کے منسوخ ہونے اور نئے دین کی تشریع کے لئے اللہ تعالی کی عالم ہستی پر حاکمیت سے استدلال کرنا اس نکتہ کی طرف اشارہ ہے کہ دین اور دین کے قوانین کا عالم ہستی اور اس کے قوانین سے بہت گہرا رابطہ ہے_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۷ _ اللہ تعالی کی ہمہ پہلو قدرت اور عالم ہستی پرصرف اسی کی حاکمیت کے انحصارپر توجہ ادیان اور احکام دین کے منسوخ ہونے کے بارے میں ہر شبہہ کو زائل کردیتی ہے _

ما ننسخ من آية او ننسها ... الم تعلم ان الله على كل شيء قديرالم تعلم ان الله له ملك السماوات والأرض

ان دو جملوں میں "الم تعلم ان الله على ..." اور "الم تعلم ان الله له ..." موجود استفہام تقریری اس نکتہ کو بیان کررہاہے کہ دین کے منسوخ ہونے اور اس کی جگہ نیادین آنے کے بارے میں مخاطبین (انسانوں)کو شکوک وشبہات تھے یا ان کے لئے شکوک و شبہات پیدا ہونے والے تھے تو اللہ تعالی نے ان شبہات کا جواب دینے کے لئے فرمایاہے کہ اللہ کی ہمہ پہلو قدرت اور اس کی لامحدود حاکمیت پر نظر دوڑائیں _

۸_ اللہ رب العزت کی قدرت مطلق اور عالم ہستی پر اس کی حاکمیت پر توجہ اس یقین کا موجب ہے کہ خداوند متعال منسوخ شدہ دین سے بہتر دین یا اس کی مثل نازل کرسکتاہے _

نأت بخير منها او مثلها الم تعلم ان الله على كل شى قدير _ الم تعلم ان الله له ملك السماوات والأرض

۹ _ ادیان کو منسوخ کرنا اور اللہ تعالی کی جانب سے نیا دین نازل کرنا انسانوں کے امورکی تدبیر اور ان کی مدد کے لئے ہے _

ما ننسخ من آية ... و ما لكم من دون الله من ولى و لا نصير

یہ مطلب جملہ "ما ننسخ من آیۃ..." اور جملہ " و ما لکم ..." میں ارتباط کا تقاضا ہے _

۱۰_ عالم ہستی پر اللہ تعالی کی ہی مالکیت اور حاکمیت کا انحصار اس امر کا تقاضا کرتاہے کہ اس کی ہستی کے علاوہ بندوں کا کوئي اور سرپرست اور مددگار نہ ہو_

له ملك السماوات والأرض و ما لكم من دون الله من ولى ولا نصير

آسمان: آسمانوں کا متعدد ہونا ۳; آسمانوں کا حکمران ۱

احکام: احکام کا نسخ ۷

ادیان : منسوخ شدہ ادیان کی جگہ نئے دین کا جاگزیں ہونا ۸،۹; ادیان کے منسوخ ہونے کا فلسفہ ۹ ادیان کا منسوخ ہونا ۷

اللہ تعالی : اللہ تعالی کے مختصات ۱۰،۷،۵،۴،۳،۲،۱;اللہ تعالی کی حاکمیت ۱،۱۰; اللہ تعالی کی مالکیت ۱۰; نصرت الہی ۵،۹;اللہ تعالی کی سرپرستی ۴،۱۰

امور: امورکی تدبیر کا سرچشمہ ۴

Presented by: https://jafrilibrary.com

انسان: انسانوں کے امور کی تدبیر ۴،۹; انسانوں کی خداشناسی ۲; انسانوں کی مدد ۹; انسانوں کا سرپرست ۴،۱۰;انسانوں کا یاور و مددگار ۵،۱۰

ایمان: اللہ تعالی کی قدرت پہ ایمان ۸; ایمان کا متعلق ۸

تشریع: تشریع اور تکوین ٦

خلقت: عالم خلقت کا حکمران ۱،۲،۸

دین: دین کا نظام تعلیمات ٦

ذکر: اللہ تعالی کی حاکمیت کا ذکر ۷،۸; قدرت الہی کا ذکر ۷،۸

زمین: زمین کا حکمران ۱

نسخ: نسخ کے شبہات کا رد ۷

أَمْ تُرِيدُونَ أَن تَسْأَلُواْ رَسُولَكُمْ كَمَا سُئِلَ مُوسَى مِن قَبْلُ وَمَن يَتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالإِيمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاء السَّبِيلِ ﴿۱۰۸﴾

اے لوگو کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اپنے رسول سے ویسا ہی مطالبہ کرو جیسا کہ موسی سے کیا گیا تھا تو یاد رکھو کہ جسنے ایمان کو کفر سے بدل لیا وہ بدترین راستہ پر گمراہ ہوگیا ہے (۱۰۸)

۱_ صدر اسلام کے بعض مسلمان اس امر کے درپے تھے کہ بعض احکام اسلام کے تبدیل کرنے کی درخواست کریں_

ام تریدون ان تسئلوا رسولکم

"سؤال" یا اس کے مشتقات جب کبھی بھی "عن" اور اس کی مانند حرف جر کے ساتھ دوسرے مفعول کی طرف متعدی ہوں تو سوال کرنے کا معنی دیتے ہیں ورنہ انکا معنی درخواست کرنا بنتا ہے_ آیہ مجیدہ میں جو مفعول دوم کا ذکر نہیں ہوا تو دونوں معانی کا احتمال پایا جاتاہے پس اگر" ان تسئلوا" کا معنی درخواست ہو تو ماقبل آیت کی روشنی میں بعض احکام کا منسوخ ہونا مورد تقاضا ہے_

۲_ احکام کی تبدیلی اور نسخ کا امکان بعض مسلمانوں کو ترغیب دلانے والا ہے کہ وہ بعض احکام کی تبدیلی کی درخواست کریں_ما ننسخ من آیة ... ام تریدون ان تسئلوا رسولکم

ما قبل آیت کی روشنی میں کہا جاسکتاہے کہ بعض مسلمانوں کی بعض احکام کی تبدیلی کی طرف رغبت کا سرچشمہ یہ تھا کہ منسوخی احکام کا امکان تھا_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۳_ اديان كى منسوخي نيز قرآن كريم كى بعض آيات اور احكام كى منسوخي نے مسلمانوں كو تحريك دلائي كہ پيامبر اسلام (ص) سے بے تكے اور نامناسب سؤالات پوچھيں_ ام تريدون ان تسئلوا رسولكم

يہ مطلب اس بناپر ہے كہ " ان تسئلوا" كا معنى سوال كرنا ہو_ آيت كے لب و لہجہ ميں چونكہ مذمت موجود ہے پس يہ سوالات غير مناسب ہيں_

۴_ وہ مسلمان جو بعض احكام كى تبديلى يا نسخ كى درخواست كرنا چاہتے تھے پروردگار عالم كى طرف سے ان كى شديد مذمت كى گئي_ام تريدون ان تسئلوا رسولكم

"ان تسئلوا" كا مورد خطاب مسلمان ہيں يا اہل كتاب اس سلسلے ميں دو آراء پائي جاتى ہيں يہ جملہ "كما سئل موسي" اس بات كى تائيد كرتا ہے كہ يہ مسلمان ہوں ورنہ جملہ يوں ہوتا "كما سئلتم موسى " جملہ " ام تريدون_ كيا تم چاہتے ہو" دلالت كرتا ہے كہ درخواست يا سوال انجام نہيں ہوا اسى لئے ہم نے اوپر بيان كيا كہ "درخواست كرنے كے درپے تھے"_

۵_ حضرت موسى عليه‌السلام نبى اسلام صلى الله عليہ و آلہ و سلم سے پہلے مبعوث ہونے والے نبى تھے_ كما سئل موسى من قبل

۶_بنى اسرائيل نے حضرت موسى عليه‌السلام سے نامناسب سوالات اور درخواستيں كيں_ كما سئل موسى من قبل

۷_بنى اسرائيل كى طرح كے انحرافات كى زمين مسلمانوں ميں بھى فراہم تھى_
ام تريدون ان تسئلوا رسولكم كما سئل موسى من قبل

۸_ انبياء عليهم‌السلام كے ساتھ روابط و معاملات، ان سے توقعات اور ان سے نامناسب خواہشات كے پورا كرنے معاملے ميں حضرت موسى عليه‌السلام كى قوم بہانہ بازترين اقوام ميں سے نمونے كى قوم ہے_
ام تريدون ان تسئلوا رسولكم كماسئل موسى من قبل

يہ بعيد نظر آتا ہے كہ گذشتہ امتوں ميں فقط حضرت موسى عليه‌السلام كى قوم ہو جو انبياء عليهم‌السلام سے غير مناسب خواہشات اور سوالات كيا كرتى تھي_ اس سے يہ نتيجہ نكلتا ہے كہ فقط حضرت موسى عليه‌السلام كى قوم كا ذكر كرنا اس لئے ہے كہ يہ صفت ان ميں سب سے زيادہ تھي_

۹_ بعض احكام كى تبديلى يا نسخ كى درخواست كرنا ايمان كے كھوجانے اور كفر كى طرف رجحان كى بنياديں فراہم كرتا ہے_

Presented by: https://jafrilibrary.com

ام تریدون ان تسئلوا ... و من یتبدل الکفر بالایمان

۱۰_ حضرت موسی علیه‌السلام سے نامناسب خواہشات اور سوالات نے آپ علیه‌السلام کی قوم کو کفر کی طرف کھینچا اور ایمان سے دور کردیا_ و من یتبدل الکفر بالایمان

۱۱_ آیات الہی اور احکام دین پر ایمان ہی صحیح طریقہ اور اعتدال کا راستہ ہے_
و من یتبدل الکفر بالایمان فقد ضل سواء السبیل

۱۲_ ایمان کے بعد کفر اختیار کرنا صحیح طریقہ سے منحرف ہونا اور کجروی کی طرف رجحان ہے_
و من یتبدل الکفر بالایمان فقد ضل سواء السبیل

احکام: احکام کے نسخ کے نتائج ۲،۳; احکام کی تبدیلی کی درخواست ۲،۱; احکام کے نسخ کی درخواست ۴،۹

ادیان: ادیان کے نسخ کے نتائج و اثرات ۳

ارتداد: ارتداد کی حقیقت ۱۲

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۱

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی سرزنشیں ۴

انبیاء علیه‌السلام: انبیاء علیه‌السلام کی تاریخ ۵

انحراف: انحراف کے موارد ۱۲

ایمان: آیات الہی پر ایمان ۱۱; دین پر ایمان ۱۱; ایمان کا متعلق ۱۱

بنی اسرائیل: بنی اسرائیل کا انحراف ۷; بنی اسرائیل اور انبیاء علیه‌السلام ۸; بنی اسرائیل کی بہانہ تراشی ۸; بنی اسرائیل کے سوالات ۱۰،۶; بنی اسرائیل کی تاریخ ۱۰; بنی اسرائیل کی خواہشات ۸،۶، ۱۰; بنی اسرائیل کی صفات ۸; بنی اسرائیل کا کفر ۱۰

بے جا توقعات: ۸ بے جا توقعات کے نتائج ۱۰

تحریک: تحریک کے عوامل ۲

حضرت موسی علیه‌السلام: حضرت موسی علیه‌السلام کا واقعہ ۵; حضرت موسی علیه‌السلام کی نبوت ۵

Presented by: https://jafrilibrary.com

راہ اعتدال : ١١

سوال: نامناسب سوال کے نتائج ١٠; نامناسب سوال ٣،٦

قرآن کریم : قرآن کریم کی آیات کے نسخ کے نتائج ٣

کفر: کفر کی زمین فراہم ہونا ٩،١٠

مسلمان : صدر اسلام کے مسلمانوں کی خواہشات ١،٣; مسلمانوں میں انحراف کی زمین ٧; مسلمانوں میں سوال کی زمین ٣;
مسلمانوں کی سرزنش ٣

نبی اسلام (ص) : نبی اسلام سے سوال ٣

وَدَّ كَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّونَكُم مِّن بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كُفَّاراً حَسَدًا مِّنْ عِندِ أَنفُسِهِم مِّن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ
فَاعْفُواْ وَاصْفَحُواْ حَتَّى يَأْتِيَ اللّهُ بِأَمْرِهِ إِنَّ اللّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٠٩﴾

بہت سے اہل کتاب یہ چاہتے ہیں کہ تمھیں بھیایمان کے بعد کافر بنالیں وہ تم سے حسد رکھتے ہیں ورنہ حق ان پر بالکل واضح ہےتو اب تم انھیں معاف کردو اور ان سے درگذر کرو یہاں تک کہ خدا اپنا کوئی بھیجدے اور اللہ ہر شے پر قادر اعمال کو خوبدیکھنے والا ہے (١٠٩)

١_ بہت سے اہل کتاب عشق کی حدتک چاہتے تھے کہ مسلمان مرتد ہوجائیں اور شرک کی طرف لوٹ آئیں_

ودّ کثیر من اھل الکتاب لو یردونکم من بعد ایمانکم کفاراً

جملہ "یردونکم" حرف مصدری " لو " کی وجہ سے مفرد میں تبدیل ہوگیا ہے لہذا " ودّ" کے لئے مفعول قرار پایا ہے "کفاراً" کافر کی جمع ہے اور "یردونکم" کا دوسرا مفعول ہے "یردون" کی روشنی میں کافر سے مراد مشرک ہے نہ کہ یہودی یا نصرانی کیونکہ صدر اسلام کے مسلمان اسلام قبول کرنے سے قبل مشرک تھے_

٢_ اہل کتاب نے مسلمانوں کو مرتد بنانے کی مسلسل کوششیں کیں_

ودّ کثیر من اھل الکتاب لو یردونکم من بعد ایمانکم کفاراً "ودّ" کا معنی ہے چاہنا ، محبت کرنا لیکن جملہ "فاعفوا..." سے معلوم ہوتاہے کہ اہل کتاب اپنی آرزو (مسلمانوں اور اہل ایمان کو مرتدبنانا) کوپورا کرنے کے لئے مسلسل سازشیں بھی کرتے رہے_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۳_ صدر اسلام کے مسلمانوں کو مرتد بنانے کی یہود و نصاری کی آرزو خام تھی اور اس سلسلے میں ان کی کوششوں کو ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑا_ودّ کثیر من اهل الکتاب لو یردونکم فعل مضارع (چاہتے ہیں) کی جگہ فعل ماضی (ودّ... چاہتے تھے) کا استعمال اس نکتہ کی طرف اشارہ ہے کہ ان کی کوششیں بے ثمر رہیں اس طرح کہ گویا اس امر سے انکی محبت اور سعی جاتی رہی_

۴_ زمانہ بعثت کے یہود و نصاری مسلمانوں کے ایمان پر رشک کرتے اور ان سے حسد کرتے تھے_ودّ کثیر من اهل الکتاب لو یردونکم من بعد ایمانکم کفاراً حسداً"و قالوا لن یدخل ..." آیت ۱۱۱ کی روشنی میں اہل کتاب سے مراد یہود ونصاری ہیں_

۵_یہود ونصاری کی اہل ایمان کو اسلام سے مرتد بنانے کے لئے کوشش اور عشق کا سرچشمہ ان کا حسد تھا_

ودّ کثیر من اهل الکتاب لو یردونکم من بعد ایمانکم کفاراً حسداً "ودّکثیر..." کے لئے "حسدا" مفعول لہ ہے یعنی یہ کہ اہل کتاب کی مسلمانوں کو مرتدبنانے کی کوشش اور محبت ان کے حسد کی وجہ سے تھي_

۶_ مسلمانوں سے اہل کتاب کا حسد ان کے رگ و پے میں سمایا ہوا تھا_ حسداً من عند أنفسهم

۷_ حق کا انکار اور اس کے خلاف معرکہ آرائي کے عوامل میں سے ایک حسد ہے_لو یردونکم من بعد ایمانکم کفاراً حسداً

۸_ انسانی حسد کے وسیع میدان میں ایمان اوردینی عقائد_ودّ کثیر من اهل الکتاب ... حسداً من عند أنفسهم

۹اسلام و قرآن کے خلاف یہود و نصاری کی تبلیغاتی کوششیں ودَّ کثیرمن اهل الکتاب لو یردونکم من بعدایمانکم کفاراً

۱۰_ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اہل کتاب کی تبلیغاتی فعالیت حتی ان کی اپنی نظر میں اس کی کوئي دینی یا مذہبی بنیاد نہ تھي*ودّ کثیر من اهل الکتاب لو یردونکم ... من عند أنفسهم یہ مطلب اس بناپر ہے کہ "من عند أنفسهم"، "ودّ کثیر" سے متعلق ہو یعنی اہل کتاب کوئي مذہبی ذمہ داری کے احساس کے طور پر مسلمانوں کو اسلام سے مرتد کرنے کے درپے نہ تھے_

۱۱_پیامبر اسلام (ص) پر ایمان حتی اہل کتاب کی نظر میں بھی قابل قدر اور کمال کا باعث تھا_ودّ کثیر من اهل الکتاب لو یردونکم من بعد ایمانکم کفاراً حسداً انسان میں حسد کی آگ اس وقت بھڑک اٹھتی ہے جب کسی میں مادی نعمتوں یا کمالات کو دیکھتا ہے پس اہل کتاب جو مسلمانوں کے پیامبر اسلام (ص) پر ایمان لانے پر رشک کرتے تھے ان کی

Presented by: https://jafrilibrary.com

نظر میں ایمان کو ایک بڑی نعمت اور کمال ہونا چاہیئے_

۱۲_ ادیان اور قرآن کریم کی بعض آیات کے نسخ کو بہانہ بنا کر یہود و نصاری مسلمانوں کے ذہنوں میں شبہات پیدا کرنا چاہتے تھے_ما ننسخ من آية ... ام تريدون ان تسئلوا رسولكم ... ودّ كثير من اهل الكتاب اہل کتاب کے نسخ کے بارے میں نامناسب سؤالات اور خواہشات کا ذکر کرنے اور ان خواہشات (ایمان کا کفر میں تبدیل ہونا) کے برے اثرات بیان کرنے کے بعد اہل کتاب کی مسلمانوں کو مرتد بنانے کی کوششوں کا ذکر کرنا اس معنی کی طرف اشارہ ہے کہ اہل کتاب اس امر کے درپے تھے کہ مسلمانوں میں نسخ کے بارے میں شبہات پیدا کریں اور پیامبر اسلام (ص) پر ان کے ایمان کو شک و تردید سے دوچار کردیں_

۱۳_یہود و نصاری مسلمانوں کو ترغیب دلاتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے غیر مناسب سوالات و خواہشات کریں_ام تريدون ان تسئلوا ... ودّ كثير من اهل الكتاب لو يردونكم

۱۴_ اسلام کی حقانیت حتی یہودیوں اور عیسائیوں کی نظر میں ایک نہایت واضح ، روشن اور بلاتردید مسئلہ تھا_من بعد ما تبين لهم الحق

۱۵_ زمانہ بعثت کے مسلمانوں کو اللہ تعالی نے فرمایا کہ اہل کتاب کی سازشوں پر عفو و بخشش سے کام لیں_ فاعفوا وأصفحوا حتى ياتى الله بامره

"عفو" اور" صفح" کا معنی ہے گناہ اور غلطی سے درگذر کرنا_ البتہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ "صفح" علاوہ بر ایں سرزنش نہ کرنے پر بھی دلالت کرتا ہے_

۱٦_ اہل کتاب کی سازشوں سے درگذر کرنا اور ان کے ساتھ جھگڑے و غیرہ سے پرہیز کرنا یہ ایک وقتی حکم تھا_ فاعفوا و أصفحوا حتى ياتى الله بامره

۱۷_ اللہ تعالی نے سازشیوں کے خلاف نئے حکم (ان سے صف آرائي) کی خوشخبری مسلمانوں کو دی_

فاعفوا و أصفحوا حتى ياتى الله بامره اس جملہ "حتی یاتی اللہ بامرہ_یہاں تک کہ اللہ تعالی اپنا حکم صادر فرمائے" سے مراد عفو و درگزر کے قرینہ مقابلہ کو دیکھتے ہوئے جہاد و معرکہ آرائي کا حکم ہے_

۱۸_ جب تک مناسب حالات و شرائط آمادہ نہ ہوں دشمن سے آمنا سامنا کرنے میں احساسات پر کنٹرول کرنا ضروری ہے_ فاعفوا و أصفحوا حتى ياتى الله بامره

۱۹_قوانین اور تعلیمات کی قبولیت کے لئے زمین آمادہ کرنا یہ احکام کے بیان میں قرآنی روشوں میں سے ایک ہے_

Presented by: https://jafrilibrary.com

فاعفوا و أصفحوا حتى ياتي الله بامره سازشیوں کے بارے میں بخشش و درگزر کے حکم کا وقتی ہونا اسکے مختلف اہداف ہیں _ ان اہداف میں سے ایک اس حکم کی قبولیت کے لئے زمین کو فراہم کرنا ہے کیونکہ اگر مسلمانوں کو یہ علم نہ ہوتا کہ یہ حکم وقتی ہے تو ممکن ہے اس حکم کو صحیح ہی نہ سمجھتے اور تسلیم بھی نہ کرتے _

۲۰_ دشمنوں کی سازشوں کو نظر انداز کرنا اور ان کے آزار و اذیت پر درگزر کرنا ان کے ساتھ نبردآزمائي کا ایک مرحلہ اور ٹیکنیک ہے _ فاعفوا و أصفحوا حتى ياتي الله بامره

۲۱ _ سازشی دشمنوں سے آمنا سامنا کرنے کے لئے مرحلہ وار اقدامات کرنا ضروری ہیں _ فاعفوا و أصفحوا حتى ياتي الله بامره

۲۲ _ اللہ تعالی کی قدرت و طاقت لامحدود، وسیع اور ہمہ پہلو ہے _ ان الله على كل شي قدير

۲۳ _ اللہ تعالی ایک حکم کو ثابت رکھنے اور دوسرے وقت میں اسکو اٹھانے نیز ایک حکم کی جگہ دوسرے فرمان کو جاگزیں کرنے پر قدرت رکھتا ہے _ فاعفوا و أصفحوا حتى ياتي الله بامره ان الله على كل شي قدير آیت میں بیان شدہ تمام حقائق سے اس جملہ "ان الله" کو مربوط سمجھا جاسکتا ہے اور اسکا ہدف مخاطبین کو اللہ تعالی کی عظیم قدرت کی طرف متوجہ کرنا ہے مذکورہ بالا مطلب میں اس جملہ" ان الله " کو عفو و بخشش اور آئندہ زمانے میں نسخ کے اعتبار سے ملاحظہ کیا گیا ہے

۲۴ _ اللہ تعالی کا سازشی اہل کتاب کو متنبہ کرنا اور ان کو مناسب جواب کے ساتھ دھمکی دینا _ حتى ياتي الله بامره ان الله على كل شي قدير اس مطلب میں جملہ " ان اللہ ..." کو حکم جہاد (جو ما "یاتی اللہ بامرہ" سے سمجھ میں آتا ہے) کے اعتبار سے ملاحظہ کیا گیا ہے _

۲۵ _ اللہ تعالی کا سازشی اہل کتاب کے ساتھ درگزر کرنے کا فرمان دینے کا مطلب ہرگز یہ نہ تھا کہ پروردگار عالم صدر اسلام کے مسلمانوں کی مدد کرنے کی قدرت نہ رکھتا تھا _ فاعفوا و أصفحوا حتى ياتي الله بامره ان الله على كل شي قدير اس مطلب میں جملہ" ان الله ..." کو "فاعفوا وأصفحوا" کے اعتبار سے ملاحظہ کیا گیا ہے یعنی یہ کہ کہیں ایسا گمان نہ ہو کہ عفو و بخشش یا مقابلہ آرائي کا ترک کرنا اس لیئے ہے کہ اللہ تعالی قدرت نہیں رکھتا بلکہ مسلمانوں کی مصلحت اسی میں ہے _

۲۶ _ صدر اسلام کے مسلم معاشرے کے ساتھ اہل کتاب کا لین دین اور دیگر معاملات تھے _ فاعفوا و أصفحوا حتى ياتي الله بامره ان الله على كل شي قدير

Presented by: https://jafrilibrary.com

آرزو: صدر اسلام کے مسلمانوں کے مرتد ہونے کی آرزو ۳

احکام: وقتی احکام ۱۶; تبدیلی احکام ۲۳; احکام کے بیان کرنے کی روش ۱۹; احکام کی قبولیت کی زمین کا فراہم ہونا ۱۹; احکام کا نسخ ہونا ۲۳

احساسات: احساسات کا تعادل ۱۸

ادیان: ادیان کا نسخ ہونا ۱۲

ارتداد: ارتداد کے عوامل ۲

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۲۶، ۲۵، ۱۳، ۱۲، ۵، ۴، ۳; اسلام کے خلاف پراپیگنڈہ ۹، ۱۰; اسلام کی حقانیت ۱۴

اسماء اور صفات: قدیر ۲۲

اللہ تعالی: اوامر الہی ۲۵; الہی بشارتیں ۱۷; الہی نصیحتیں ۱۵; قدرت الہی ۲۲، ۲۳; اللہ تعالی کی تنبیہات ۲۴

اہل کتاب: اہل کتاب کے ساتھ آمنا سامنا کرنے سے اجتناب ۱۶; صدر اسلام میں اہل کتاب ۲۵، ۲۶; اہل اکتاب اور مسلمانوں کا مرتد ہونا ۱، ۲; اہل کتاب اور مسلمان ۶; اہل کتاب اور صدر اسلام کے مسلمان ۲۶; اہل کتاب کی بصیرت ۱۰، ۱۱; اہل کتاب کی تبلیغ ۱۰; اہل کتاب کی سازش ۲۴; سازشی اہل کتاب ۲۵، ۱۷، ۱۵; اہل کتاب کو دھمکی ۲۴; اہل کتاب کی سازش سے چشم پوشی ۱۶; اہل کتاب کا حسد ۶; اہل کتاب کے لئے عفو و درگذر ۱۵; اہل کتاب کے رجحانات ۱;

اہل کتاب سے معرکہ آرائی ۱۷; اہل کتاب سے نرم رویہ ۲۵

ایمان: پیامبر اسلام (ص) پر ایمان لانے کی اہمیت ۱۱

پیامبر اسلام (ص): پیامبر اسلام (ص) سے سوال ۱۳

جذبہ محرکہ (تحریک): جذبہ محرکہ کے اسباب ۵

حسد: حسد کے نتائج ۷، ۵; عقیدے سے حسد ۸; حسد کا دائرہ ۸

Presented by: https://jafrilibrary.com

حق : حق کو جھٹلانے کے اسباب ۷; حق کے خلاف نبرد آزمائي کے اسباب ۷
دشمن: دشمنوں کی سازش سے چشم پوشی ۲۰; دشمنوں سے سامنا کرنے یا نمٹنے کی روش ۱۸; دشمنوں سے درگزر ۲۰;
دشمنوں سے نبرد آزمائي ۲۰; دشمنوں سے سامنا کرنے کے مراحل ۲۱
دین: دین کے نقصانات کی پہچان ۲،۱۲
سوال : بے جا سوال ۱۳
شبہات: شبہات کے اسباب ۱۲
عیسائي: عیسائیوں کے حسد کے نتائج ۵; عیسائیوں کی آرزوئیں ۳; عیسائیوں کا پراپیگنڈہ۹; صدر اسلام کے عیسائیوں کا حسد
۴; عیسائیوں کا شبہہ میں بتلا کرنا ۱۲; عیسائیوں کے رجحانات ۵; عیسائي اور مسلمانوں کا مرتد ہونا ۳،۵; عیسائي اور اسلام
۹،۱۴; عیسائي اور قرآن ۹; عیسائي اور مسلمان ۴،۱۲،۱۳
قدریں : قدروں کا معیار ۱۱
قرآن کریم : قرآن کریم کے خلاف پراپیگنڈہ ۹; قرآن کریم میں نسخ ۱۲
مسلمان : صدر اسلام کے مسلمانوں کی امداد ۲۵; مسلمانوں کو خوشخبری ۱۷; صدر اسلام کے مسلمانوں کی خواہشات ۱۳;
صدر اسلام کے مسلمان ۱۵
میل جول: غیروں سے میل جول ۲۶
نبرد آزمائي: نبرد آزمائي میں احساسات کو متوازن رکھنا ۱۸; نبرد آزمائي کی روش ۱۸،۲۰،۲۱; معرکہ آرائي کے مراحل ۲۰
نسخ: نسخ کا منبع ۲۳
یہودي: یہودیوں کے حسد کے نتائج ۵; یہودیوں کی آرزوئیں ۳; یہودیوں کا پراپیگنڈہ۹; صدر اسلام کے یہودیوں کا حسد ۴;
یہودیوں کا شبہہ میں بتلا کرنا ۱۲; یہودیوں کے رجحانات ۵; یہود اور مسلمانوں کا مرتد ہونا ۳،۵; یہود اور اسلام ۹،۱۴; یہود
اور قرآن ۹; یہود اور مسلمان ۴،۱۲،۱۳

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَأَقِيمُواْ الصَّلوةَ وَآتُواْ الزَّكَوةَ وَمَا تُقَدِّمُواْ لأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ اللّهِ إِنَّ اللّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿۱۱۰﴾

اور تم نماز قائمکرو اور زکوۃ ادا کرو کہ جو کچھ اپنے واسطے پہلے بھیج دوگے سب کے یہاں مل جائے گا _ خدا تمھارے اعمال کو خوب دیکھنے والا ہے (۱۱۰)

۱_ نماز قائم کرنا اورزکوۃ ادا کرنا ضروری ہے_ و اقیموا الصلاۃ و آتوا الزکاۃ

۲_ مسلمانوں کی دشمنوں سے صف آرائي کی آمادگی کے لئے نماز کے قیام اورزکوۃ کی ادائیگی کی بہت زیادہ اہمیت ہے_

فاعفوا و أصفحوا حتی یاتی اللہ بامرہ ... و اقیموا الصلاۃ و آتوا الزکاۃ

اس آیت کے نزول مبارک سے قبل مسلمانوں کے لئے نماز اورزکوۃ کا وجوب بیان ہوچکا تھا لہذا یہاں اس کی تاکید سے معلوم ہوتاہے کہ یہ ماقبل آیت میں موجودامر (فاعفوا و أصفحوا) کے وقوع پذیر ہونے کے لئے راہنمائي ہے نیز جہاد اور معرکہ آرائي (جس کا "حتی یاتی اللہ بامرہ" میں اشارہ ہوچکا ہے) کی زمین کے آمادہ ہونے کی طرف بھي

اشارہ ہے_ مذکورہ بالا مطالب میں "اقیموا الصلاۃ ..." کا "حتی یاتی اللہ ..." کے ساتھ ارتباط کے لحاظ سے معنی کیا گیا ہے_

۳_ نماز کا قیام اورزکوۃ کی ادائیگي، دشمنوں کے آزار و اذیت پر صبر اور ان کے ساتھ نرم رویہ رکھنے کے لئے آمادگی کے عوامل میں سے ہیں_ فاعفوا و أصفحوا ... و اقیمواالصلاۃ و آتوا الزکاۃ

اس مطلب میں جملہ "اقیمو الصلاۃ" کو جملہ "فاعفوا و أصفحوا" کے ساتھ ارتباط کے اعتبار سے ملاحظہ کیا گیا ہے_ اس لحاظ سے نماز کے قیام اورزکوۃ کی ادائیگی پر تاکید کا ہدف اللہ تعالی کے امر (دشمنوں سے عفوو درگزر اور ان سے نرم برتاؤ) پر اطاعت کے لئے توانائي اور طاقت پیدا کرنا ہے_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۴_ صدر اسلام کے مسلمانوں کا فریضہ تھا کہ نماز کے قیام اورزکوۃ کی ادائیگی سے اپنی عقیدتی اور اقتصادی بنیادوں کو مضبوط کریں (تا کہ جہاد اور معرکہ آرائی کے لئے آمادہ ہوں) حتی یاتی الله بامره ... و اقیمو الصلاۃ و آتو الزکاۃ

۵_ اہل ایمان کا اللہ تعالی سے ارتباط اور معاشرتی ضروریات کو پورا کرنا یہ وعدہ الہی (سازشیوں کے خلاف نبردآزمائي) کی تکمیل کی شرائط اور حالات کو تیار کرنا ہے_ فاعفوا و أصفحوا حتی یاتی الله بامره ... و اقیموا الصلاۃ و آتوا الزکاۃ

٦_ نیک اعمال انجام دینا انسان کے لئے عالم آخرت کا توشہ ہے_ و ما تقدموا لأنفسکم من خیر تجدوه عند الله

۷_ نماز کا قیام اورزکوۃ کی ادائیگی عالم آخرت کے لئے بہترین نیک کام اور بہت ہی اعلی توشہ ہے_ اقیموا الصلاۃ و آتواالزکاۃ و ما تقدموا لأنفسکم من خیر تجدوه عند الله "خیر_ نیک اور پسندیدہ عمل" نماز کو بھی شامل ہے ان دو اعمال کا خصوصی طور پر ذکر کرنا اس معنی کی طرف اشارہ ہے کہ نیک کاموں میں سے یہ دو فریضے انتہائي بہترین اور آخرت کے لئے انتہائي نفع بخش توشہ ہیں_

۸_ انسان کے اعمال خیر کبھی بھی فنا نہیں ہوتے اور اللہ تعالی کے ہاں باقی رہتے ہیں_ و ما تقدموا لأنفسکم من خیر تجدوه عند الله

۹_ اللہ تعالی انسان کے نیک اعمال کا خازن اور امین ہے_ تجدوه عند الله

۱۰_ قیامت ان نیک اور پسندیدہ اعمال کے ظہور کا میدان ہے جو انسان نے دنیا میں انجام دیئے ہیں_ و ما تقدموا لأنفسکم من خیر تجدوه عند الله "تجدوه_ تم اسکو پاؤ گے" کی مفعولی ضمیر "خیر" کی طرف لوٹتی ہے اسکا تقاضا یہ ہے کہ انسان نے جو نیک عمل انجام دیا ہے اسی کے روبرو ہوگا_ یعنی یہ کہ انسان کے نیک اعمال قیامت کے دن کسی نہ کسی طرح ظاہر ہوں گے_

۱۱_ قیامت میں اعمال کا مجسم ہونا_ و ما تقدموا ... تجدوه عند الله

۱۲_ نیک کاموں کا اجر بغیر کسی ذرہ برابر کمی کے دیا جائے گا، اسکی ضمانت اللہ تعالی کی جانب سے دی گئي ہے_
و ما تقدموا لأنفسکم من خیر تجدوه عند الله اس مطلب میں "تجدوه" کا معنی جیسا کہ اکثر مفسرین نے کیا ہے "عمل کی جزا پانا" کیا گیا ہے "عمل کی جزا پانا" اسکی جگہ یہ تعبیر "خود عمل کو پانا" استعمال کرنا اس میں یہ نکتہ موجود ہے کہ انسانوں کو نیک اعمال کی جزا بغیر کسی ذرہ برابر کمی کے اسطرح عطا کی جائے گی کہ گویا وہ عمل ان کو عنایت کیا گیا ہے_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۳ _ اللہ تعالی انسانوں کے نیک اعمال (نماز کا قیام،زکوة کی ادائیگی و غیرہ) سے بے نیاز ہے_و ما تقدموا لأنفسکم من خیرتجدوہ عند اللہ " لأنفسکم_ تمہارے اپنے لئے " اس قید کو لانے کا مقصد انسانوں کو اس حقیقت کی طرف متوجہ کرنا ہے کہ جو کچھ انجام دیتے ہو اسکا فائدہ خود تمہیں ہی ہے کہیں ایسا خیال نہ کرنا کہ اللہ تعالی کو اسکی ضرورت ہے اور اس کو بھی اسکا کوئی نفع حاصل ہوتا ہے_

۱۴ _ اللہ تعالی انسانوں کے اعمال اور نیک کردار سے آگاہ ہے_ ان اللہ بما تعملون بصیر

۱۵ _ انسان کے نیک اعمال پر اللہ تعالی کی نظارت پر توجہ اور یقین ان اعمال کے انجام دینے کی بنیادیں فراہم کرتے ہیں_ ان اللہ بما تعملون بصیر

اللہ تعالی کی انسانی اعمال پر نظارت کے بیان کرنے کے اہداف میں سے ایک یہ ہے کہ نیک اعمال کی زمین فراہم کی جائے_

اجر: اجر کی ضمانت ۱۲

اسماء اور صفات: بصیر ۱۴،۱۵; جمالی صفات ۱۳

اقتصاد: اقتصادی بنیادوں کی تقویت ۴

اللہ تعالی : افعال الہی ۹; اللہ تعالی کی بصیرت ۱۴; اللہ تعالی کی بے نیازی ۱۳; اللہ تعالی کی جزائیں ۱۲; وعدہ الہی کا پورا ہونا ۵; علم الہی ۱۴

انسان: انسان کا اخروی توشہ ٦; انسانی عمل ۱۳،۱۴

ایمان: اللہ تعالی کی نظارت پر ایمان ۱۵; ایمان کا متعلق ۱۵

توشہ: بہترین توشہ آخرت ۷

دشمن: دشمن سے نرم برتاؤ کی بنیاد ۳ دشمنوں سے نبرد آزمائی ۲

زکوة: زکوة کے نتائج ۴،۳،۲;زکوة کی اہمیت ۷،۱، ۱۳

روابط: اللہ تعالی کے ساتھ ارتباط کے نتائج ۵

سازش کرنے والے: سازشیوں سے نبرد آزمائی کی بنیاد ۵

Presented by: https://jafrilibrary.com

صبر: دشمنوں کی اذیت و آزار پر صبر ۳; صبر کے عوامل ۳

عقیدہ: عقیدتی بنیاد کی تقویت ۴

قیامت: قیامت میں عمل کا مجسم ہونا ۱۱، ۱۰; نیک عمل کا قیامت میں ظہور ۱۰; قیامت کی خصوصیات ۱۰

مسلمان: مسلمانوں کی تقویت کے اسباب ۴; صدر اسلام کے مسلمانوں کی ذمہ داری ۴

معاشرہ: معاشرتی ضروریات پورا کرنا ۵

نبردآزمائي: نبردآزمائي کی شرائط ۴، ۲

نظریہ کائنات: کائناتی نظریہ اور آئیڈیالوجی ۱۵

نماز: قیام نماز کے نتائج ۴، ۳، ۲; نماز قائم کرنے کی اہمیت ۷، ۱; نماز کا قیام ۱۳

نیک عمل: نیک عمل کی اہمیت ٦; نیک عمل کی بقا ۹، ۸; بہترین نیک عمل ۷; نیک عمل کی جزا ۱۲; نیک عمل کی بنیاد ۱۵

وَقَالُواْ لَن يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلاَّ مَن كَانَ هُوداً أَوْ نَصَارَى تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ قُلْ هَاتُواْ بُرْهَانَكُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿۱۱۱﴾

یہ یہودی کہتے ہیں کہجنّت میں یہودیوں اور عیسائیوں کے علاوہکوئي داخل نہ ہوگا _ یہ صرف ان کی امیدیں ہیں _ ان سے کہہ دیجئے کہ اگر تم سچے ہوتو کوئي دلیل لے آو(۱۱۱)

۱_ اہل کتاب (یہود ونصاری) فقط خود کو بہشت کا اہل اور دوسروں کو اس سے محروم سمجھتے ہیں_ و قالوا لن یدخل الجنة الا من کان ہوداً او نصاری "قالوا" کی ضمیر (آیت ۱۰۹ میں) اہل کتاب کی طرف لوٹتی ہے

۲_ یہود بہشت کو فقط خود سے مخصوص اور دوسروں کو اس

Presented by: https://jafrilibrary.com

سے محروم سمجھتے ہیں_ و قالوا لن یدخل الجنة الا من کان هوداً آیت ۱۱۳ بیان کرتی ہے کہ یہود و نصاری دونوں ایک دوسرے کو اہل نجات نہیں سمجھتے بنابریں اہل ادب کی اصطلاح میں مورد بحث آیت میں "اجمالی لفّ" موجود ہے جبکہ "او" تفصیل کے لئے ہے یعنی جملہ "قالوا لن ..." در حقیقت دو جملوں کی حکایت کررہا ہے ۱_ قالت الیهود" لن یدخل الجنة الا من کان ہوداً" ۲_ و قالت النصاری " لن یدخل الجنة الا من کان نصاری"

۳_ نصاری خود کو بہشت کا اہل اوردوسروں کو اس سے محروم خیال کرتے ہیں_ قالوا لن یدخل الجنة الا من کان هوداً او نصاری " نصاری "نصرانی کی جمع ہے جو حضرت مسیح عليه‌السلام کے پیروکاروں کو کہا جاتاہے_ "ہود" ہائد کی جمع ہے جو حضرت موسی عليه‌السلام کے پیروکاروں کے لئے استعمال ہوتاہے_

۴_یہود و نصاری کا اس پر اتفاق رائے ہے کہ مسلمان بہشت سے محروم ہیں_ قالوا لن یدخل الجنة الا من کان هوداً او نصاری یہ جو قرآن حکیم نےیہود و نصاری کے خیال کو "لفّ اجمالي" کے ساتھ بیان فرمایاہے در اصل اس معنی کی طرف اشارہ ہے کہ یہود و نصاری کا اس دعوی میں اصل مقصد مسلمانوں کی بہشت سے محرومیت کا بیان کرنا ہے _

۵ _ مسلمانوں کے جذبوں کو کمزور کرنے اور ان کی اسلام کی طرف ترغیب و رجحان کو روکنے کی یہود و نصاری کی کوششیں _ قالوا لن یدخل الجنة الا من کان هوداً او نصاری

٦_ مسلمانوں کا بہشت سے محروم ہونا یہ یہودو نصاری کا باطل اور نادرست وہم و گمان ہے_ تلك امانیهم

"امانی" ، "امنیة" کی جمع ہے جس کا معنی ہے آرزوئیں ، باطل خیالات اور گھڑے ہوئے جھوٹ_

۷_یہود و نصاری کے دینی عقائد او ر معارف باطل خیالات اور توہمات سے ملے ہوئے ہیں_ تلك امانیهم

"تلک امانیھم" حکایت کررہاہے کہ یہود و نصاری کا ایک دوسرے کی بہشت سے محرومیت کا خیال ان کی آرزوؤں اور خیالات میں سے ہے درآں حالیکہ یہود و نصاری اس کو ایک دینی عقیدہ خیال کرتے ہیں_ پس یہودو نصاری کے دینی و مذہبی عقائد ان کے خیالات اور آرزوؤں سے ملے ہوئے ہیں_

۸_یہود و نصاری کے پاس اپنے دعوی (بہشت ان سے مخصوص ہے اور مسلمان اس سے محروم ہیں) کے لئے کوئی دلیل نہیں ہے_ قل هاتوا برهانکم ان کنتم صادقین "ہات" کی جمع "ہاتوا" ہے یہ اسم فعل ہے جس کا معنی ہے عطاکر_ "ہاتو برہانکم" یعنی اپنی دلیل و برہان پیش کرو_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۹_ بغیر دلیل و برہان کے دعوی کی کوئي قدر و قیمت نہیں ہے اور نہ ہی قابل اعتبار ہے_ قل ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین

جملہ شرطیہ " ان کنتم صادقین_ اگر اپنے دعوی میں سچے ہو" کا مفہوم یہ ہے کہ دلیل و برہان کا نہ ہونا دعوی کے بے قدر و قیمت ہونے کی دلیل ہے_

۱۰_ پیامبر اسلام (ص) کی ذمہ داری ہے کہ یہود و نصاری کے دعوی (مسلمانوں کی بہشت سے محرومیت) کی دلیل طلب کریں_ قل ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین

۱۱_ پیامبر اسلام (ص) کی ذمہ داری ہے کہ دینی عقائد پر منطق و استدلال کی فضا پیدا کریں_ قل ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین

۱۲_ دینی عقائد و معارف کی بنیادیں دلیل و برہان پر قائم کرنے کی ضرورت ہے_ قل ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین

۱۳_ دینی عقائد اور معارف کے لئے خطرہ موجود ہے کہ آرزوؤں اور باطل خیالات سے مل جل جائیں_ تلک امانیھم

۱۴_ آرزوؤں اور باطل خیالات کو دینی عقائد اور معارف کی طرف لے جانے اور تحریک دینے سے پرہیز کرنا چاہیئے_ قالوا لن یدخل الجنة ... تلک امانیھم قل ھاتوا برھانکم

۱۵_ دینی عقائد کے میدان میں دینی حقائق کو خیالات اور آرزوؤں سے پہچاننے کی راہ یہ ہے کہ معارف کو دلیل و برہان سے پیش کیا جائے_ تلک امانیھم قل ھاتوا برھانکم

۱۶_ عقائد اور بنیادی دینی موضوعات میں بحث اور مناظرہ جائز ہے_ قل ھاتوا برھانکم

اسلام: دشمنان اسلام ۵; اسلام کے پھیلاؤ میں رکاوٹیں ۵

اہل کتاب: اہل کتاب کی انحصار طلبي ۱; اہل کتاب اور بہشت ۱; اہل کتاب کا عقیدہ ۱

بہشت: بہشت سے محروم لوگ ۱،۲،۳،۴،۶،۱۰

پیامبر اسلام (ص): پیامبر اسلام (ص) کی ذمہ داری ۱۰،۱۱

دعوی: بغیر دلیل کے دعوي ۹; دعوی کی اہمیت کا معیار ۹

دلیل و برہان: برہان کی اہمیت ۹،۱۱

Presented by: https://jafrilibrary.com

دین: دین کو نقصان پہنچانے والی چیزوں کی پہچان ۱۳،۱۴؛ دینی حقائق کی تشخیص کے معیارات ۱۵
عقیدہ: عقیدے میں دلیل کی اہمیت ۱۲؛ عقیدہ میں دلیل ۱۱،۱۵؛ دینی عقائد میں تخیلات ۱۳،۱۴، ۱۵؛ باطل عقیدہ ۲،۷،۶؛ دینی عقائد میں مناظرہ ۱۶
عیسائي: عیسائیوں کے دعوے ۱۰؛ عیسائیوں کی انحصار طلبی ۱،۳؛ عیسائیوں کا بے منطق ہونا ۸؛ عیسائیوں سے برہان طلب کرنا ۱۰؛ عیسائیوں کا عقیدہ ۱،۳،۶،۷؛ عیسائي اور بہشت ۱،۴، ۸،۱۰؛ عیسائي اور مسلمان ۵
مسلمان : مسلمانوں کے جذبوں کو کمزور کرنا ۵؛ مسلمان اور بہشت ٦
مناظرہ : مناظرہ کا جائز ہونا ١٦
یہود: یہودیوں کے دعوے ۱۰؛ یہودیوں کی انحصار طلبی ۱،۲؛ یہودیوں کا بے منطق ہونا ۸؛ یہودیوں سے دلیل طلب کرنا ۱۰؛ یہودیوں کا عقیدہ ۱،۲،۶،۷؛ یہودیوں اور عیسائیوں کی ہم آہنگی ۴؛ یہود اور بہشت ۱،۲،۴،۸،۱۰؛ یہود اور مسلمان ۵

بَلَى مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهُ أَجْرُهُ عِندَ رَبِّهِ وَلاَ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿۱۱۲﴾

نہیں جو شخص اپنا رخ خدا کی طرف کردے گا اور نیک عملکرے گا اس کے لئے پروردگار کے یہاں اجر ہے اور نہ کوئي خوف ہے نہ حزن (۱۱۲)

۱_ اہل کتاب کا یہ دعوی کہ بہشت ان سے مختص ہے ایک بے بنیاد دعوی ہے_ و قالوا لن يدخل الجنة الا من كان هوداً او نصارى ...بلي لفظ "بلي" مذکورہ دعوی کو باطل کرنے کے لئے استعمال ہوا ہے_ پس "بلي" آیہ مجیدہ میں یہودیوں کے اس کلام (لن یدخل الجنۃ...) کے باطل ہونے پر دلالت کرتا ہے_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۲_ الہی جزائیں (بہشت) ان لوگوں کے لئے ہیں جو اپنے تمام تر وجود کے ساتھ خداوند متعال کے سامنے سر تسلیم خم ہیں اور نیک اعمال کو پورے خلوص کے ساتھ بجا لاتے ہیں_ من اسلم وجهه لله و هو محسن فله اجره عند ربه

ما قبل آیت کی روشنی میں " اجر" سے مراد بہشت ہے "وجہ" کا معنی چہرہ اور صورت کے ہیں اور آیت میں اس سے مراد وجود اور ذات انسان ہے " محسن" اسکو کہتے ہیں جو نیک کام انجام دے_

۳_ جزا عنایت کرنا اللہ کی ربوبیت کا ایک پرتو ہے_ فله اجره عند ربه

۴_ ادیان الہی (یہودیت، نصرانیت یا کوئی اور مذہب) سے فقط نسبت ہونا انسان کو بہشت میں نہ لے جائے گا_

قالوا لن يدخل الجنة الا من كان هوداً او نصارى ... بلى من اسلم ... فله اجره

یہود و نصاری جو بہشت میں جانے کا معیار یہودی یا عیسائی ہونا جانتے تھے یہاں آیہ مجیدہ اس دعوی کو باطل ثابت کرنے کے بعد کسی خاص دین حتی اسلام سے نسبت کو الہی جزاؤں کے لئے کافی نہیں جانتی تا کہ اس نکتہ کی طرف اشارہ کرے: ادیان الہی سے منسوب ہونا ہی کافی نہیں بلکہ معیار اللہ تعالی کے سامنے سر تسلیم ہونا ہے_ البتہ آنحضرت (ص) کی بعثت اور نزول قرآن کے بعد یہ نہیں ہوسکتا کہ انسان اللہ تعالی کے سامنے سر تسلیم ہونے کا دعویدار بھی ہو اور دین اسلام کو قبول بھی نہ کرے_

۵_یہود و نصاری اگر اللہ تعالی کے سامنے سر تسلیم ہوں (اسلام کو قبول کریں) اور نیک اعمال بجالائیں تو اہل بہشت ہوں گے_ قالوا لن يدخل الجنة الا من كان هوداً ... بلى من اسلم ... فله اجره

٦_ وہ جو اللہ تعالی کے سامنے سر تسلیم ہوتے اور نیک اعمال بجالاتے ہیں انہیں ہرگز خوف نہیں ہوتا اور نہ ہی کبھی حزن و ملال میں مبتلا ہوتے ہیں_ من اسلم ... و لا خوف عليهم و لا هم يحزنون

بعض مفسرین نے " لا خوف علیہم ..." کو قیامت سے مخصوص قرار دیا ہے اور جملہ " فلہ اجرہ" کو اس کے لئے شاہد قرار دیا ہے (کیونکہ اجر کے تحقق کا ظرف قیامت ہے) جبکہ بعض مفسرین کے مطابق خداوند متعال کے سامنے سر تسلیم ہونے کا نتیجہ یہ ہے کہ انسان کی ذاتی زندگی سے خوف اور اندوہ و ملال بالکل ختم ہوکے رہ جائے لہذا " لا خوف علیہم ..." دنیا و آخرت دونوں کے لئے ہے_

۷_ قیامت کا میدان خوفناک اورحزن و ملال کا مقام ہے_ و لا خوف عليهم و لا هم يحزنون

۸_ میدان قیامت کے خوف اور اندوہ سے انسان کی نجات اس طرح ممکن ہے کہ خدائے ذو الجلال کے

Presented by: https://jafrilibrary.com

سامنے سر تسلیم ہوجائے اور دنیا میں نیک اعمال انجام دے_ من اسلم ... لا خوف علیهم و لا هم یحزنون

۹_ اللہ تعالی کے سامنے سر تسلیم ہونا لیکن نیک اعمال انجام نہ دینا یا اچھا کام کرنا لیکن خداوند متعال کے سامنے سر تسلیم نہ ہونا، اس سے الہی جزا نہ ملے گی اور نہ ہی حزن و خوف دور ہوگا_ من اسلم ... و لا خوف علیهم و لا هم یحزنون

اجر: اجر کے موجبات ۲،۹

اخلاص: اخلاص کی اہمیت ۲

ادیان: ادیان سے نسبت ۴

اسلام: اسلام قبول کرنے کے نتائج ۵

اللہ تعالی : اللہ تعالی کی جزائیں ۲،۳; اللہ تعالی کی ربوبیت کے مظاہر ۳

اندوہ: اندوہ کی رکاوٹیں ۶،۹

اہل بہشت : ۲

اہل کتاب: اہل کتاب کے دعوے ۱; اہل کتاب کی انحصار طلبی ۱; اہل کتاب اور بہشت ۱

بہشت: بہشت کے موجبات ۲،۴،۵

خوف: خوف کے موانع ۶،۹

سر تسلیم خم ہونا : اللہ تعالی کے حضور سر تسلیم ہونے کے نتائج ۲،۵،۸،۶; اللہ تعالی کی بارگاہ میں سر تسلیم ہونے کی اہمیت ۹

عیسائی: عیسائیوں کے اسلام قبول کرنے کے نتائج ۵

قیامت : قیامت میں اندوہ۷; قیامت کی ہولناکیاں ۷; قیامت میں اندوہ سے نجات ۸; قیامت میں خوف سے نجات ۸; قیامت کی خصوصیات ۷

نیک اعمال بجا لانا: نیک اعمال بجالانے کے نتائج ۲،۵،۶،۸،۹

نیک لوگ (محسنین): نیک لوگ اور اندوہ ۶; نیک لوگ اور خوف ۶

یہود: یہودیوں کے اسلام قبول کرنے کے نتائج ۵

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَقَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتِ النَّصَارَى عَلَى شَيْءٍ وَقَالَتِ النَّصَارَى لَيْسَتِ الْيَهُودُ عَلَى شَيْءٍ وَهُمْ يَتْلُونَ الْكِتَابَ كَذَلِكَ قَالَ الَّذِينَ لاَ يَعْلَمُونَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ فَاللّهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُواْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿١١٣﴾

اوریہودی کہتے ہیں کہ نصاری کا مذہب کچھنہیں ہے اور نصاری کہتے ہیں کہ یہودیوں کی کوئي بنیادی نہیں ہے حالانکہ دونوں ہیکتاب الہی کی تلاوت کرتے ہیں اور اس کے پہلے جاہل مشرکین عرب بھی یہی کہا کرتے تھے _ خدا ان سب کے درمیان روزقیا متفیصلہ کرنے والا ہے (۱۱۳)

۱_ یہوددین نصرانیت کو بے بنیاد، بے قیمت اورپست سمجھتے تھے_و قالت الیهود لیست النصاری علی شيء

۲_ نصاری دین یہودیت کو بے بنیاد ، بے قیمت اورپست سمجھتے تھے_و قالت النصاری لیست الیهود علی شيء

یہودي:یہودیوں کے اسلام قبول کرنے کے نتائج ۵

۳_ یہود و نصاری کے دین کا ایک دوسرے کی نظر میں بے بنیاد ہونا یہ بازیچہ ان کے علماء کا گھڑا ہوا مسئلہ تھا

و قالت الیهود ...و هم یتلون الکتاب گذشتہ زمانوں میں مذہبی کتابوں کی تلاوت دینی علماء سے مخصوص تھي_پس جملہ حالیہ"وہم یتلون الکتاب_ درآں حالیکہ وہ لوگ (آسماني) کتاب کی تلاوت کرتے تھے" اس بات کی حکایت کرتا ہے کہ مذکورہ بات کا سرچشمہ ان کے علماء تھے جبکہ تمام یہود ونصارا اس بات پریقین رکھتے تھے_ (قالت الیهود... و قالت النصاری)

۴_ تورات اور انجیل ہردو ایک دوسرے کی تائید اور ایک دوسرے کی شریعت کی تصدیق کرنے والی کتابیں ہیں و قالت الیهود ... و هم یتلون الکتاب

" الکتاب" سے مراد تورات اور انجیل ہیں_ یہ جملہ" وہم یتلون الکتاب" چونکہ اس خیال "یہودیت و نصرانیت کا بے بنیاد ہونا " کے غیر صحیح ہونے کی دلیل کے طورپر آیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں کتابیں ایک دوسرے کے صحیح ہونے کی گواہ ہیں_

۵_ یہود و نصاری کا ایک دوسرے پر الزام (ایک دوسرے کے دین کو بے بنیاد قرار دینا) خود ان کی آسمانی کتابوں کے مخالف ہے_و قالت الیهود ... و هم یتلون الکتاب

۶_ یہود و نصاری کے دینی عقائد اور معارف میں ایسے افکار اور نظریات راسخ ہوگئے تھے جو ان کی آسمانی کتابوں کے مخالف تھے_و قالت الیهود ... و هم یتلون الکتاب

Presented by: https://jafrilibrary.com

۷_ ہر امت کی آسمانی کتاب ان کے عقائد اور معارف کا مرجع (رجوع کرنے کا مقام) ہونی چاہیئے_و هم يتلون الكتاب

۸_یہود و نصاری کے مذہبی اختلافات کا حل تورات و انجیل ہیں_قالت اليهود ... و قالت النصارى ... و هم يتلون الكتاب جملہ حالیہ "وهم يتلون الكتاب" ممکن ہے تعجب کی غرض سے بیان ہوا ہو یعنی باعث تعجب ہے کہ یہود و نصاری جو آسمانی کتابوں کا مطالعہ کرتے ہیں لیکن اسکے باوجود اختلاف رکھتے ہیں

۹_ جہلاء (مشرکین اور غیر الہی ادیان کو ماننے والے) یہود و نصاری کے دین کو بے بنیاد اور پست سمجھتے ہیں_

كذلك قال الذين لا يعلمون مثل قولهم "الذین لا یعلمون" سے مراد مفسرین کی رائے میں مشرکین اور غیر الہی ادیان کے ماننے والے ہیں_

۱۰_ مشرکین جاہل لوگ ہیں_ كذلك قال الذين لا يعلمون اس جملہ میں "لا یعلمون" فعل لازم کے طور پر آیا ہے لہذا مفعول سے بے نیاز ہے پس "الذين لا يعلمون" يعني جهلائ_

۱۱_ امتیں اس وقت جہلاء لوگ ہیں جب ان کے پاس آسمانی کتاب نہ ہو اور دین الہی پر ایمان نہ ہو_

كذلك قال الذين لا يعلمون مثل قولهم

۱۲_ ادیان الہی کو بے بنیاد کہنا ، اس بات کی بنیاد جہالت ہے_ كذلك قال الذين لا يعلمون مثل قولهم

مشرکین کے اسی دعوی (یہود و نصاری کا دین بے بنیاد ہے) کے بعد ان کو بے علم و بے بصیرت کہنا اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ ادیان الہی کو بے اساس کہنے کی بنیاد جہالت و نادانی ہے_

۱۳_ تمام آسمانی ادیان کی اساس انتہائی مستحکم ہے_و قالت اليهود ... و هم يتلون الكتاب كذلك قال الذين لا يعلمون

۱۴_یہود و نصاری کا ایک دوسرے پر الزام (ایک دوسرے کا دین بے بنیاد قرار دینا) یہ جاہلانہ الزام ہے_

و قالت اليهود ليست النصارى ... كذلك قال الذين لا يعلمون یہود و نصاری کی بات کو جاہلوں کے کلام سے تشبیہ دی گئی ہے اسی سے یہ مطلب اخذ کیا گیا ہے_

۱۵_ قیامت امتوں کے مابین فیصلے کا مقام ہے_فالله يحكم بينهم يوم القيامة

۱۶_ قیامت میں اللہ تعالی قاضی و حاکم ہے_ فالله يحكم بينهم يوم القيامة

۱۷_ اللہ تعالی قیامت میں یہود و نصاری اور مشرکین

Presented by: https://jafrilibrary.com

کے مابین فیصلہ فرمائے گا اور ان کو ان کے کہے کی اور الزامات کی سزا دے گا _ فالله يحكم بينهم يوم القيامة فيما كانوا فيه يختلفون قیامت میں اللہ تعالی کی قضاوت اور حکومت سے مراد فقط حق کا بیان کرنا نہیں کیونکہ نزول قرآن سے اللہ تعالی تمام حقائق کو بیان فرما چکاہے اور مذکورہ آیت نے بھی یہود و نصاری کے باطل خیال کو واضح کردیاہے بنابریں "یحکم ..." سے مراد خلاف ورزی کرنے والوں کو سزا دینا ہے_

۱۸_ آسمانی کتابوں کی تعلیمات سے بے توجہی کی وجہ سے علمائے دین ملامت و سرزنش کے مستحق ہیں اور روز قیامت ان کو ان کے کیئے کی سزا دی جائے گی_ قالت اليهود ... و هم يتلون الكتاب ... فالله يحكم بينهم يوم القيامة

۱۹_ قیامت کے دن اللہ تعالی کی قضاوت و داوری سے سب پر حقائق واضح ہوجائیں گے_ فالله يحكم بينهم يوم القيامة فيما كانوا فيه يختلفون

۲۰_ مذہبی اختلافات اللہ تعالی کی عدالت و داوری کے بغیر حل نہ ہوں گے * فالله يحكم بينهم يوم القيامة فيما كانوا فيه يختلفون

آسمانی کتابیں: آسمانی کتابوں سے منہ پھیرنے کے نتائج ۱۸; آسمانی کتابوں کی اہمیت ۷،۱۱; آسمانی کتابوں سے منہ پھیرنے کی سزا ۱۸; کتب آسمانی کا کردار ۷،۱۱

اختلاف: دینی اختلاف کا حل ۸،۲۰

ادیان: ادیان پر تہمت و الزام ۱۲; ادیان کی حقانیت ۱۲،۱۳

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی قضاوت کے نتائج ۱۹; اللہ تعالی کی اخروی قضاوت ۱۶،۱۷،۱۹; اللہ تعالی کی قضاوت ۲۰

امتیں: امتیں قیامت میں ۱۵

انجیل: انجیل کی تصدیق ۴; انجیل کی مخالفت ۵; انجیل کی اہمیت ۸; انجیل کا ہدایت کرنا ۸

اہل کتاب: اہل کتاب کا اختلاف ۸

تورات: تورات کی تصدیق ۴; تورات اور انجیل ۴; تورات کی مخالفت ۵; تورات کی اہمیت ۸; تورات کا

Presented by: https://jafrilibrary.com

ہدایت کرنا ۸

تہمت : جاہلانہ تہمت ۱۴

جہالت : جہالت کے نتائج ۱۲; جہالت کے معیارات ۱۱

جہلاء : ۱۱، ۱۰

دین: دین کی اہمیت و کردار ۱۱

سزا : اخروی سزا کے اسباب ۱۸

عقیدہ : دینی عقیدے کا مرجع ۷

علماء : علمائے دین کی سرزنش کے اسباب ۱۸; علمائے دین کی اخروی سزا ۱۸

عیسائي : عیسائیوں کے دعوے ۵; عیسائیوں کا عقیدتی انحراف ۶; عیسائیوں کی یہودیوں پر تہمت ۱۴; عیسائیوں کا عقیدہ ۲; عیسائیوں کو اخروی سزا ۱۷; عیسائي قیامت میں ۱۷; عیسائي اوریہودیت ۲

عیسائي علماء : ۳ عیسائیت: عیسائیت کا باطل ہونا ۵،۳،۱; عیسائیت کی تصدیق ۴; عیسائیت کی حقانیت ۹

قیامت : قیامت میں حقائق کا ظہور ۱۹; قیامت کا قاضی ۱۶; قیامت میں قضاوت ۱۵، ۱۷،۱٦; قیامت کی خصوصیات ۱۵

کلام و گفتگو : جاہلانہ گفتگو ۱۲

مشرکین : مشرکین کی جہالت ۱۰; مشرکین کی اخروی سزا ۱۷; مشرکین قیامت میں ۱۷; مشرکین اور عیسائیت ۹; مشرکین اور یہودیت ۹

یہود:یہودیوں کا عیسائیوں سے اختلاف ۸;یہودیوں کے دعوے ۵;یہودیوں کا عقیدتی انحراف ٦;یہودیوں کی عیسائیوں پر تہمت ۱۴;یہودیوں کا عقیدہ۱;یہودیوں کی اخروی سزا ۱۷;یہود قیامت میں ۱۷;یہود اور عیسائیت ۱

یہودی علماء : ۳

یہودیت:یہودیت کا باطل ہونا ۵،۳،۲;یہودیت کی تصدیق ۴;یہودیت کی حقانیت ۹

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن مَّنَعَ مَسَاجِدَ اللهِ أَن يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسَعَى فِي خَرَابِهَا أُوْلَئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ أَن يَدْخُلُوهَا إِلاَّ خَآئِفِينَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَلَهُمْ فِي الآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿۱۱۴﴾

اور اس سے بڑھکر ظالم کون ہوگا جو مساجد خدا میں اس کانام لینے سے منع کرے اور ان کی بربادی کیکوشش کرے _ ان لوگوں کا حصہ صرف یہ ہے کہمساجد میں خوفزدہ ہوکر داخل ہوں اور انکے لئے دنیا میں رسوائي ہے اور آخرت میں عذاب عظیم (۱۱۴)

۱_زمانہ بعثت کے کفار مسلمانوں کو مساجد میں جانے سے روکتے تھے اور ان مساجد کو خراب اورنابود کرنے کے درپے تھے_ و من اظلم ممن منع مساجد الله ... وسعی فی خرابھا "منع" دو مفعول چاہتاہے اس کا ایک مفعول "مساجد اللہ" ہے اوردوسرا "المسلمین" ہے جو بہت واضح ہونے کی بناپر بیان نہیں ہوا یعنی "منع المسلمین مساجد اللہ" "منع" کو ماضی لانا اس امر کی حکایت کرتاہے کہ مسلمانوں کو مساجد میں جانے کی رکاوٹ و ممانعت واقع ہوئي تھی گویا آیہ مجیدہ مساجد میں جانے کی ممانعت کو بے جا اور ناروا بیان کرتے ہوئے اس بات کی طرف اشارہ کررہی ہے کہ صدر اسلام کے مسلمانوں کو مسجد الحرام اورديگر مساجد میں جانے سے روکنے کے واقعات رونما ہوئے_

۲_ مسلمانوں کو مساجد میں جانے سے روکنے اور مساجد گرانے سے کفار کا مقصد یہ تھا کہ مسلمانوں کو اللہ تعالی کی عبادت اور اسکی یاد سے ہٹادیں_ و من اظلم ممن منع مساجد الله ان یذکر فیھا اسمه و سعی فی خرابھا "ان یذکر" میں "لا" نافیہ مقدرہے اور یہ "منع" کے لئے مفعول لہ ہے یعنی مساجد میں جانے سے روکتے تھے تا کہ نام خدا نہ لیا جائے_

۳_ مسلمانوں کو مساجد میں جانے سے روکنا اور ان مساجد کو نابود کرنا کفار کی اسلام اور مسلمانوں کے خلاف نبرد کی مختلف روشیں ہیں_

Presented by: https://jafrilibrary.com

و من اظلم ممن منع مساجد اللہ ان یذکر فیھا اسمہ و سعی فی خرابھا

۴_ جو لوگ مساجد میں حاضری سے لوگوں کو روکتے ہیں تا کہ ذکر خدا نہ ہو ایسے لوگ ظالم ترین ہیں_ و من اظلم ممن منع مساجد اللہ ان یذکر فیھا اسمہ

۵_ جو لوگ مساجد کو نابود کرنے کے درپے ہوں ظالم ترین انسان ہیں_ و من اظلم ممن ... سعی فی خرابھا

۶_ سب مساجد اللہ تعالی کی ہیں جن کا ایک خاص تقدس اور احترام ہے_ مساجد اللہ "مساجد" کی "اللہ" کی طرف اضافت اور ان کو اللہ تعالی سے نسبت دینا ان کی خاص حرمت، شرافت و پاکیزگی کی خاطر ہے_

۷_ مساجد اللہ تعالی کی عبادت اور اسکی یاد و ذکر کرنے کا مقام ہیں_ مساجد اللہ ان یذکر فیھا اسمہ

سجدہ عبادت کی بہت واضح مثال ہے اہل ایمان کے دینی مراکز کو مسجد (سجدہ کی جگہ) سے تعبیر کرنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ مراکز عبادت و بندگی کے مقامات ہیں_

۸_ ایسی مساجد جہاں لوگ حاضر نہ ہوتے ہوں اور ان میں ذکر خدا نہ ہوتا ہو در حقیقت ویران مساجد ہیں_ و من اظلم ممن منع مساجد اللہ ان یذکر فیھا اسمہ و سعی فی خرابھا یہ احتمال یہ مطلب اس بنا پر ہے کہ جملہ "سعی فی خرابھا_ مساجد کی تخریب یا نابودی کی کوشش کرتے ہیں" اس جملہ "منع مساجد اللہ ان یذکر فیھا اسمہ" کی تفسیر اور توضیح ہو

۹_ مساجد کی آبادی ان میں ذکر خدا کرنے سے ہے_ ان یذکر فیھا اسمہ و سعی فی خرابھا

۱۰_ عبادت کے مقام (مساجد وغیرہ) پر یاد خدا سے غفلت قابل نفرت اور ناروا عمل ہے_ و من اظلم ممن منع مساجد اللہ ان یذکر فیھا اسمہ

یہ عبارت "ان یذکر فیھا اسمہ" بیان کررہی ہے کہ غفلت کے ناروا ہونے کی دلیل اور لوگوں کو مسجد میں حاضر ہونے سے روکنے والوں کے ظالم ہونے کی دلیل نام خدا کا یاد نہ ہونا اور ذکر خدا کا نہ ہونا ہے_

۱۱_ مساجد کو اسلیئے بند رکھنا اور ان میں حاضر نہ ہونا تا کہ ذکر خدا نہ ہو قابل نفرت اور بے جا عمل ہے_

و من اظلم ممن منع مساجد اللہ ان یذکر فیھا اسمہ

۱۲_ مساجد ہر اس چیز سے خالی ہونی چاہیئے جو یاد خدا سے غفلت یا رکاوٹ کا باعث ہو_

و من اظلم ممن منع مساجد اللہ ان یذکر فیھا اسمہ

۱۳_ یہود و نصاری کا کوشش کرنا کہ مساجد کو نابود کریں اور لوگوں کو ان میں حاضر ہونے سے روکیں * و من اظلم ممن منع مساجد اللہ ان یذکر فیھا اسمہ ماقبل آیت کی روشنی میں "من اظلم ..." کے مصادیق میں سے یہود و نصاری ہیں_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۴_ کفار کو مساجد میں حاضر ہونے کا حق حاصل نہیں ہے_ اولئك ما كان لهم ان يدخلوها

۱۵_ کفار اگر مساجد میں حاضر ہوں تو مجرم ہیں اور مسلمانوں کے ہاتھوں سزا پائیں_ اولئك ما كان لهم ان يدخلوها الا خائفين یہ مفہوم اس بناپر ہے کہ " الا خائفین" مساجد میں عدم ورود سے استثنا ہو نہ کہ ورود کے عدم جواز سے_ اس بناپر جملہ " ما کان لھم ..." کا یہ معنی بنتاہے کہ کفار کو حق حاصل نہیں ہے کہ مساجد میں داخل ہوں اور خلاف ورزی کی صورت میں ان کو سزا دی جائے کیونکہ کفار کو مساجد میں داخلے کا خوف اسی وقت ہوگا جب انہیں علم ہو کہ ان کے وارد ہونے کی انہیں سزا دی جائے گی_

۱۶_ وہ کفار جو اسلامی حکومت کے ما تحت رہتے ہیں ان کو مساجد میں جانے کا حق حاصل ہے_

اولئك ماكان لهم ان يدخلوها الا خائفين یہ مطلب اس بناپر ہے کہ " الا خائفین" داخلے کے عدم جواز سے استثناء ہو یعنی یہ کہ کفار کو مساجد میں نہیں جانا چاہیئے مگر یہ کہ مسلمانوں سے ہراساں ہوں پس اس صورت میں ان کا مساجد میں داخل ہونا جائز ہے_ یہ معنی ان کفار کو شامل ہے جو اسلامی حکومت کے ماتحت رہتے ہیں_

۱۷_ دنیا میں ذلت و خواری ان لوگوں کی سزا ہے جو لوگوں کو مساجد میں جانے سے روکتے ہیں_

و من اظلم ممن منع مساجد الله ... لهم فى الدنيا خزي

۱۸_ دنیا میں ذلت و خواری ان لوگوں کی سزا ہے جو لوگوں کو یاد خدا سے روکتے ہیں_

من اظلم ممن منع مساجد الله ان يذكر فيها اسمه _ لهم فى الدنيا خزي

۱۹_ زمانہ بعثت کی مساجد پر مسلط کفار کی سرکوبی اور ان کا دنیا میں ذلیل و خوار ہونا یہ قرآن کریم کی غیبی اخبار میں سے تھا اور اللہ تعالی کا مسلمانوں کو خوشخبری دینا تھا_ لهم فى الدنيا خزي یہ گزرچکاہے کہ آیہ مجیدہ کا اشارہ صدر اسلام کے واقعات اور مسلمانوں کو مسجد الحرام اور دیگر مساجد میں جانے سے روکنے جیسے واقعات کی طرف ہے_ اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے جملہ " لہم فی الدنیا خزي" مسلمانوں کے لئے خوشخبری ہے کہ مساجد میں جانے سے روکنے والے کفار ذلت و خواری میں مبتلا ہوں گے، یہاں ان کی ذلت و خواری سے مراد یہ ہے کہ مساجد اسلامی کفار کی دسترس سے نکل جائیں گی اور ان پر مسلمانوں کا تسلط قائم ہوجائے گا_

۲۰_ قیامت کا عظیم عذاب، ان کا انجام ہے جو لوگوں کو

مساجد میں جانے سے روکتے ہیں تاکہ یاد خدا سے روکیں_ و من اظلم ممن منع مساجد الله ... و لهم فى الاخرة عذاب عظيم

Presented by: https://jafrilibrary.com

۲۱ _ مساجد کو گرانا اس مقصد سے کہ ان میں یاد خدا نہ ہو گناہ کبیرہ ہے_ اس کا نتیجہ دنیا میں ذلت و خواری اور قیامت میں عظیم عذاب ہے_و سعی فی خرابها ... لهم فی الدنیا خزی و لهم فی الاخرة عذاب عظیم

مسجد میں جانے سے روکنے والے اور مساجد کی تخریب کرنے والوں کو چونکہ انتہائي ظالم لوگ قرار دیا گیا ہے نیزان کو قیامت کے عظیم عذاب کی دھمکی دی گئي ہے پس یہ عمل گناہ کبیرہ ہے_

۲۲ _ لوگوں کے لئے مساجد کو بند کرنا اور ان کو ذکر خدا سے روکنا گناہان کبیرہ میں سے ہے_

و من اظلم ممن منع مساجد الله ان یذکر فیها اسمه ... لهم فی الاخرة عذاب عظیم

۲۳ _ گناہگاروں کو اخروی عذاب کے علاوہ دنیاوی عقوبتوں اور سزاؤں میں بھی مبتلا ہونا پڑے گا_

لهم فی الدنیا خزی و لهم فی الاخرة عذاب عظیم

۲۴ _ مذکورہ آیہ مجیدہ کے بارے میں امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ "انهم قریش حین منعوا رسول الله(ص) دخول مکة والمسجد الحرام[۱] وہ لوگ قریش تھے جنہوں نے رسول اللہ (ص) کو مکہ اور مسجد الحرام میں داخل ہونے سے منع کیا _ جعلت لی الأرض مسجداً ... [۲]

۲۵ _ امیر المومنین علی علیہ السلام سے روایت ہے"انه اراد جمیع الأرض لقول النبی (ص)"آیہ مجیدہ میں مساجد اللہ سے مراد ساری زمین ہے کیونکہ آنحضرت (ص) نے ارشاد فرمایا زمین میرے لئے سجدہ کی جگہ قرار دی گئي ہے_

احکام:۱۶،۱۵،۱۴،۱۲،۶

اسلام:تاریخ صدر اسلام ۱۹،۲،۱; دشمنان اسلام ۳; اسلام سے نبرد آزمائي ۳

اللہ تعالی : اللہ تعالی کی بشارتیں ۱۹;

اہل ذمہ : اہل ذمہ کے احکام ۱۶

ذکر: ذکر خدا سے ممانعت کے نتائج ۱۸; ذکر خدا کی اہمیت ۸، ۲۲،۱۱،۱۰،۹; مسجد میں ذکر ۸،۷، ۹، ۱۲،۱۱،۱۰; ذکر الہی سے روکنے والوں کی ذلت ۱۸; ذکر الہی ترک کرنے کے عوامل ۲; ذکر الہی سے ممانعت کا گناہ ۲۲; ذکر الہی کا مقام ۷; ذکر الہی سے ممانعت ۲۱،۳; ذکر الہی کی رکاوٹیں ۱۲

---

۱) مجمع البیان ج/ ۱ ص ۳۶۱ ، نور الثقلین ج/ ۱ ص ۱۱۷ ح ۳۱۶_

۲) مجمع البیان ج/ ۱ص ۳۶۱،نور الثقلین ج/ ۱ص ۱۱۷ ح ۳۱۷_

Presented by: https://jafrilibrary.com

ذلت: دنیاوی ذلت ۱۹; دنیاوی ذلت کے اسباب ۱۸،۱۷، ۲۱

روایت: ۲۵،۲۴

سجدہ: سجدہ کا مقام ۲۵

سزا: دنیاوی سزا ۲۳; سزا کے موجبات ۱۵

ظالمین: ظالم ترین لوگ ۴،۵

ظلم: ظلم کے موارد ۴

عبادت: عبادت ترک کرنے کے اسباب ۲; عبادت کا مقام ۱۰،۷

عذاب: اخروی عذاب کے مراتب ۲۰; اخروی عذاب کے موجبات ۲۱

عیسائي: عیسائي اور مسجد کی تخریب ۱۳

غفلت: اللہ تعالی کی طرف سے غفلت کی سرزنش ۱۰

قرآن کریم: قرآن کریم کی پیشین گوئي ۱۹

قریش: قریش اور پیامبر اسلام (ص) ۲۴

کفار: کفار سے نبرد آزمائي کی روش ۳; صدر اسلام کے کفار اور مسلمان ۱

گناہکار: گناہگاروں کا اخروی عذاب ۲۳; گناہگاروں کی دنیاوی سزا ۲۳; گناہگاروں کو تنبیہ ۲۳

گناہان کبیرہ: ۲۱، ۲۲

مجرمین: ۱۵

مسجد: مسجد کی نابودی کے نتائج ۲۱; مسجد میں داخلے سے ممانعت کے نتائج ۱۷; مسجد کا احترام ۶; مسجد کے احکام ۶،۱۲،۱۴،۱۵،۱۶; مسجد کی تخریب ۱،۳; مسجد کی تخریب کرنے والوں کی ذلت ۲۱; مسجد میں جانے سے روکنے والوں کی ذلت ۱۷،۱۹; مسجد کو بند کرنے کی سازش ۱۱; مسجد کو تخریب کرنے کا ظلم ۵; مسجد میں جانے سے روکنے والوں کا انجام ۲۰; مسجد کو تخریب کرنے کا فلسفہ ۲; مسجد میں جانے سے روکنے کا فلسفہ ۲; مسجد کا تقدس ۶،۱۴،۱۵،۲۲; مسجد میں جانے سے روکنے والوں کی اخروی سزا ۲۰; مسجد میں جانے سے روکنے والوں کی سزا ۱۷; مسجد کی تخریب کا گناہ ۲۱; مسجد میں جانے سے

Presented by: https://jafrilibrary.com

روکنے والوں کا گناہ ۲۲; مسجد میں جانے سے روکنے والے ۱،۲،۳،۴،۱۳; ویران مسجد ۸; مسجد کی آبادی کا معیار ۹; مسجد کی ویرانی کا معیار ۸; مسجد کی جگہ ۲۵; مسجد سے رکاوٹ ۱،۳،۴،۱۳; مسجد کی اہمیت ۷،۹; مسجد میں کافروں کا داخل ہونا ۶،۱۵،۱۴ ا

مسجد الحرام : مسجد الحرام میں جانے سے ممانعت ۲۴

مسلمان: مسلمانوں کو خوشخبری ۱۹; مسلمانوں سے نبرد آزمائی ۳

یہود:یہود اور مسجد کی تخریب ۱۳

وَلِلّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَأَيْنَمَا تُوَلُّواْ فَثَمَّ وَجْهُ اللّهِ إِنَّ اللّهَ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿۱۱۵﴾

اور اللہ کے لئے مشرق بھیے اور مغرب بھی لہذا تم جس جگہ بھی قبلہکا رخ کرلوگے سمجھو وہیں خدا موجود ہے وہ صاحب وسعت بھی ہے اور صاحب علم بھی ہے(۱۱۵)

۱_ مشرق و مغرب اور دیگر ساری سمتیں صرف اللہ تعالی کی ہیں_ولله المشرق والمغرب

مشرق و مغرب سے مراد ممکن ہے سمتیں ہوں اور ممکن ہے مقامات (مکان) مراد ہوں_ "فاینما تولوا" کي"للہ المشرق والمغرب" پر تفریع اس مطلب کو بیان کررہی ہے (کہ پہلی تفسیر کے مطابق مشرق و مغرب سے مراد سب سمتیں ہیں سمتیں ہیں اور دوسری تفسیر کے مطابق مقامات مراد ہیں_

۲_ انسان جس سمت یا جس طرف بھی رخ کرے تو اللہ تعالی ہے_ فاينما تولوا فثم وجه الله

اگر مشرق و مغرب سے مراد سمت ہو تو اس عبارت " فاینما تولوا ..." کا معنی یہ بنتاہے کہ جس

Presented by: https://jafrilibrary.com

طرف یا جس سو بھی رخ کروگے تو خدا وہیں ہے_

۳_ اس گیتی اور تمام تر مقامات کا مالک خداوند متعال ہے_ولله المشرق والمغرب یہ مطلب اس بناپر ہے کہ مشرق و مغرب سے مراد مشرق و مغرب کی سرزمین ہو_

۴_ کوئي بھی جگہ اللہ تعالی کے حضور سے خالی نہیں ہے_ و لله المشرق والمغرب فاينما تولوا فثم وجه الله

اس بناپر کہ مشرق و مغرب سرزمین کا کنایۃ ہو تو جملہ " اینما تولوا ..." کا یہ معنی بنتاہے کسی بھی جگہ یا مقام کی طرف رخ کرو اور توجہ اللہ تعالی کی جانب ہو تو وہیں وجہ اللہ ہے یعنی اسکی ذات اقدس ہر جگہ موجود ہے_

۵_ عالم ہستی ذات اقدس الہ العالمین کا ایک وجہ اورپرتو ہے_ولله المشرق والمغرب فاينما تولوا فثم وجه الله

اس حقیقت کہ جس سمت یا مقام و سرزمین کی طرف رخ کرو تو خدا تعالی ہے اس کی تفریع اس پر کہ سب سرزمینیں اور جہات اللہ کی ملکیت ہیں یہ امر اس بات کی طرف اشارہ ہے اللہ کا مملوک (عالم ہستي) اسکا وجہ اورپرتو ہے_

٦_ زمین کے ہر مقام پر اللہ تعالی کی طرف متوجہ ہو کر اسکی عبادت اوریاد کی جاسکتی ہے_فاينما تولوا فثم وجه الله

" فاینما" اسمائے شرط میں سے ہے اور اسکا جواب محذوف ہے اور جملہ " فثم وجہ اللہ " اسکا قائم مقام ہے_ جملہ کی تقدیر یہ بنتی ہے "اینما تولوا فلا جناح علیکم لان ہناک وجہ اللہ" (المیزان سے اقتباس)

۷_ اللہ تعالی واسع (لا محدود حقیقت) اور علیم (بہت زیادہ جاننے والا) ہے_ان الله واسع عليم

۸_ اللہ تعالی کا لا محدود ہونا اور اسکا لا محدود علم تمام مقامات اور سمتوں میں اسکے موجود ہونے کی دلیل ہے_

فاينما تولوا فثم وجه الله ان الله واسع عليم یہ جملہ "ان اللہ ..." اس جملے "فاینما ..." میں موجود حقیقت کی دلیل ہے_

۹_ مساجد میں داخلے پر پابندی کے بہانے سے مسلمانوں کو اللہ کا ذکر اور عبادت ترک نہیں کرنا چاہیئے_

و من اظلم ممن منع مساجد الله ... لله المشرق والمغرب یہ مطلب اس بناپر ہے کہ اس آیت کا ماقبل آیت کے ساتھ ارتباط ہو_

۱۰_ امام باقر عليه‌السلام سے روایت ہے کہ آپ عليه‌السلام نے ارشاد فرمایا "انزل الله هذه الاية فى التطوع خاصة "فاينما تولوا فثم وجه الله ..." و صلى

Presented by: https://jafrilibrary.com

رسول اللہ(ص) ایماء اً علی راحلتہ اینما توجھت بہ حیث خرج الی خیبر و حین رجع من مکۃ و جعل الکعبۃ خلف ظھرہ"[1] اس آیت (فاینما تولوا فثم وجہ اللہ) کو اللہ تعالی نے مخصوصاً مستحبی نمازوں کے بارے میں نازل فرمایا_ رسول اللہ(ص) اپنی سواری پر تھے جو ادھر ادھر جارہی تھی تو آنحضرت (ص) نے خیبر کی طرف جاتے ہوئے (مستحبی) نمازوں کو اشارے سے ادا فرمایا اسی طرح جب آپ (ص) مکہ سے واپس لوٹے اور کعبہ کو پشت کی طرف قرار دیا (تو راستے میں مستحبی نماز ادا کی)_

اسماء اور صفات: علیم ۷; واسع ۷

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا علمی احاطہ ۸; اللہ تعالی کے مختصات ۳،۱; اللہ تعالی کی طرف توجہ ۲،٦; اللہ تعالی کا دائمی طور پر حاضر ہونا ۱،۸،۲;اللہ تعالی کا ہرجگہ حاضر و ناظر ہونا ۸،٦،۴،۳،۲،۱; اللہ تعالی کے حاضر ہونے کے دلائل ۸; اللہ تعالی کی موجودگی میں وسعت ۸; اللہ تعالی کی مالکیت ۳،۱; اللہ تعالی کے مظاہر ۵

پیامبر اسلام (ص): پیامبر اسلام (ص) کی مستحب نمازیں ۱۰

خلقت: عالم خلقت کا آیات الہی میں سے ہونا ۵; عالم خلقت کا مالک ۳،۱

ذکر: ذکر الہی سے منہ موڑنا ۹; ذکر الہی کی اہمیت ۹

روایت: ۱۰

عبادت: عبادت سے منہ پھیرنا ۹; عبادت کی اہمیت ۹; اللہ کی عبادت ٦; عبادت کی جگہ یا مقام ٦

مستحبات: ۱۰

مسجد: مسجد میں جانے سے ممانعت ۹

مسلمان: مسلمانوں کی ذمہ داری ۹

مشرق: مشرق کا مالک ۱

مغرب: مغرب کا مالک ۱

نماز: مستحب نمازوں میں قبلہ ۱۰

---

۱) تفسیر عیاشی ج/ ۱ ص ۵٦ ح ۸۰، تفسیر برہان ج/ ۱ ص ۱۴۵ ح ۵_

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَقَالُواْ اتَّخَذَ اللّهُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ بَل لَّهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ كُلٌّ لَّهُ قَانِتُونَ ﴿۱۱۶﴾

اور یہودی کہتے ہیں کہ خدا کے اولاد بھی ہے حالانکہ وہ پاک و بے نیاز ہے_ زمین و آسمان میں جو کچھ بھی ہے سبا سی کا ہے اور سب اسی کے فرمانبردار ہیں (۱۱٦)

۱_ اللہ تعالی صاحب اولاد ہونے ، فرزند کے انتخاب یا اختیار کرنے سے پاک و منزہ ہے_و قالوا اتخذ الله و لداً سبحانه

۲_ یہود و نصاری اور مشرکین نے اللہ تعالی کی طرف ناروا نسبت لگائی کہ وہ صاحب اولاد ہے یا اس نے فرزند انتخاب کیا ہے_و قالوا اتخذ الله ولداً سبحانه آیة۱۱۳ کے قرینہ سے قالوا کی ضمیر یہود و نصاری اور مشرکین کی طرف لوٹتی ہے یہود حضرت عزیر عليه‌السلام کو، نصاری حضرت عیسی عليه‌السلام کو اور مشرکین فرشتوں کو خدا کا فرزند اور اولاد تصور کرتے تھے_

۳_ اللہ تعالی اور اس کی صفات کے بارے میں یہود و نصاری کی شناخت بہت کمزور اور ناقص تھی_و قالوا اتخذ الله ولداً سبحانه

۴_ فرزند کا اختیار کرنا یا صاحب اولاد ہونا اللہ تعالی کے لئے نقص ہے_و قالوا اتخذ الله ولداً سبحانه

"سبحان" تسبیحاً کے معنی میں ہے جو فعل محذوف کا مفعول مطلق ہے یعنی "سبحت الله تسبیحاً" یہ لفظ وہاں استعمال ہوتاہے جہاں اللہ تعالی کی طرف ایسی ناروا چیز کی نسبت دی جائے جو اسکی ذات اقدس کے لئے عیب اور نقص شمار ہوتی ہو_

۵_ جب ناروا وصف سے خدا کی توصیف کی جائے تو اللہ تعالی کو اس سے منزّہ کرنا ضروری ہے_و قالوا اتخذ الله ولداً سبحانه یہو دونصاری کی ناروا نسبت کے بیان کے بعد اللہ تعالی کو لفظ "سبحانہ" سے پاک و منزہ بیان کرنا یہ سب انسانوں کے لئے درس ہے لہذا جب کبھی اللہ تعالی کے بارے میں کوئی ناروا صفت سنیں یا ایسی صفت جو اسکی ذات اقدس میں عیب اور نقص کے لئے ہو تو اسوقت اسکی پاکیزگی اور عیب سے پاک ہونے کو "سبحانہ" کہہ کر بیان کریں_

Presented by: https://jafrilibrary.com

٦_ آسمانوں اور زمین کی تمام موجودات اللہ تعالی کی ہیں_ بل له ما فی السماوات والأرض

٧_ عالم ہستی کے موجودات کے مالک ہونے میں اللہ تعالی کا کوئی شریک نہیں ہے_ له ما فی السماوات والأرض

یہ مطلب حصر (" لہ " کو ما فی السماوات ... پر مقدم کرنا) سے معلوم ہوتا ہے_

٨_ عالم ہستی میں متعدد آسمان ہیں_ له ما فی السموات

٩_ عالم ہستی پر اللہ تعالی کی مالکیت اسکے صاحب اولاد ہونے یا فرزند اختیار کرنے سے منزہ ہونے کی دلیل ہے_

و قالوا اتخذ الله و لداً سبحانه بل له ما فی السماوات والأرض جملہ "له ما فی السماوات ..."یہود و نصاری کے ناروا اور باطل خیال پر رد کے لیئے دلیل ہے_

١٠_ جو کچھ آسمانوں اور زمین (عالم ہستی) میں ہے اللہ تعالی کا مطیع اور اسکی پرستش کرنے والا ہے_ کل له قانتون

" قنوت" کا معنی اطاعت اور عبادت کے بھی ہیں_

١١_ تمام موجودات کو اللہ تعالی کے مقام عظمت کی آگاہی اور شعور حاصل ہے_ کل له قانتون

" قانت" کی جمع "ون" کے ساتھ لانا حکایت کرتا ہے کہ آسمانوں اور زمین کے موجودات اللہ تعالی کے بارے میں آگاہی اور شعور رکھتے ہیں کیونکہ مذکر کی صفت اسوقت اسطرح سے جمع لائی جاتی ہے کہ موصوف صاحبان عقل اور شعور سے ہو_

١٢_ عالم ہستی کا اللہ تعالی کی اطاعت کرنا آگاہی پر مبنی ہے_ کل له قانتون

١٣_ عالم ہستی کا اللہ تعالی کی عبادت و اطاعت کرنا اسکے صاحب اولاد ہونے سے منزہ ہونے کی دلیل ہے_ و قالوا اتخذ الله ولداً سبحانه بل ... کل له قانتون

١٤_ عالم ہستی کا رابطہ اللہ تعالی سے مملوک کا مالک سے اور معبود سے عابد کا رابطہ ہے نہ کہ بیٹے کا باپ سے رابطہ_

و قالوا اتخذ الله ولداً سبحانه بل له ما فی السماوات والأرض کل له قانتون

١٥_ عالم آفرینش پر اللہ تعالی کی حاکمیت اور فرمان روائي_ له ما فی السماوات والأرض کل له قانتون

Presented by: https://jafrilibrary.com

آسمان: آسمانوں کا متعدد ہونا ۸; آسمانوں کی موجودات کا مالک ۶

اسماء اورصفات: جلالی صفات ۱،۴،۷،۹،۱۳

اطاعت: الله تعالى کی اطاعت ۱۲

الله تعالى: الله تعالى کی توصیف و تعریف کے آداب ۵; الله تعالى کے مختصات ۶،۷; الله تعالى کے منزہ ہونے کی اہمیت ۵; الله تعالى کا منزہ ہونا ۱; حاکمیت الٰہی ۱۵; الله تعالى اور فرزندو اولاد ۱،۲،۴،۹،۱۳،۱۴; الله تعالى کے منزہ ہونے کے دلائل ۹،۱۳; الله تعالى کی مالکیت ۶،۷،۹، ۱۴

توحید: توحید صفات ۷

جھوٹی نسبت: الله تعالى کی طرف جھوٹی نسبت دینا ۲

زمین: موجودات زمین کا مالک ۶

عالم خلقت: عالم خلقت کی اطاعت ۱۰،۱۲،۱۳; عالم خلقت کا حاکم ۱۵; الله تعالى کا عالم خلقت سے رابطہ ۱۴; عالم خلقت کا شعور ۱۲; عالم خلقت کی عبادت ۱۰،۱۳،۱۴; عالم خلقت کا مالک ۹،۱۴

عبادت: عبادت خدا ۱۰،۱۴

عیسائي: عیسائیوں کی جھوٹی نسبتیں ۲; عیسائیوں کی خداشناسی ۳; عیسائیوں کا عقیدہ ۲،۳

مشرکین: مشرکین کی جھوٹی نسبتیں ۲; مشرکین کا عقیدہ ۲

موجودات: موجودات کا مطیع ہونا ۱۰; موجودات کی خداشناسي ۱۱; موجودات کا شعور ۱۱; موجودات کی عبادت ۱۰; موجودات کا مالک ۷

یہود: یہودیوں کی جھوٹی نسبتیں ۲; یہودیوں کی خداشناسی ۳; یہودیوں کا عقیدہ ۲،۳

Presented by: https://jafrilibrary.com

بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَإِذَا قَضَى أَمْراً فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُن فَيَكُونُ ﴿۱۱۷﴾

وہ زمین و آسمان کا موجدہے اورجب کسی امر کا فیصلہ کر لیتا ہے تو صرفکن کہتا ہے اور وہ چیز ہو جاتی ہے (۱۱۷)

۱_ اللہ تعالی آسمانوں اور زمین کو بغیر کسی نمونے کے بنانے اور ایجاد کرنے والا ہے_

بديع السماوات والأرض "بديع" ابداع سے ہے اور اسکا معنی ہے ایسی چیزبنانا یا تخلیق کرنا جسکا پہلے سے کوئی نمونہ یا مثال نہ ہو_

۲_ عالم خلقت میں متعدد آسمان ہیں_ بديع السماوات

۳_ آسمانوں اور زمین (عالم ہستی) کا ایک آغاز تھا_ بديع السماوات والأرض

۴_ تخلیق ہمیشہ خالق کے اختیار میں اور اسکی مطیع ہوتی ہے_ كل له قانتون _ بديع السماوات والأرض

یہ مطلب اس بناپر ہے کہ "بدیع السماوات"، "کل لہ قانتون" کے لئے تعلیل کے مقام پر ہو_

۵_ آسمانوں اور زمین کو پہلے سے موجود کسی نمونے یا ماڈل کے بغیر خلق کرنا اللہ تعالی کے صاحب اولاد ہونے یا فرزند اختیار کرنے سے منزہ ہونے کی دلیل ہے_ قالوا اتخذ الله ولداً سبحانه بل ... بديع السماوات والأرض

یہ مطلب اس بناپر ہے کہ "بدیع السماوات ..." جملہ "لہ ما فی السماوات ..." کی طرح اللہ تعالی کے فرزند و اولاد سے پاک و منزہ ہونے کی دلیل ہو_

۶_ اللہ تعالی جو چاہے وجود میں لاسکتاہے اور جو کچھ اس نے مقدر فرمایاہے اس کو وجود میں لانے پر قادر ہے_
اذا قضى امراً فانما يقول له كن فيكون

۷_ ہر موجود کی تخلیق اللہ تعالی کی تقدیر اور اس کے فرمان سے وجودپذیر ہوتی ہے_ اذا قضى امراً فانما يقول له كن فيكون

۸_ کسی چیز کے وجودپذیر ہونے کے لئے فرمان الہی کافی ہے_ فانما يقول له كن فيكون جملہ "انما یقول ..." میں حصر اس مطلب کو بیان کرتا ہے_

۹_ کسی چیز کو وجود میں لانے کے لئے اللہ تعالی ذرائع اور وسائل کے استعمال سے بے نیاز ہے_
و اذا قضى امراً فانما يقول له كن فيكون

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۰_ اللہ تعالی "جس چیز کا ارادہ فرمائے" اس کو وجود میں لانے پر قادر ہے یہ اس امر کی دلیل ہے کہ وہ صاحب اولاد ہونے یا فرزند کی ضرورت سے منزہ و پاک ہے_ قالوا اتخذ الله ولداً سبحانه بل ... و اذا قضی امراً فانما یقول له کن یہ مطلب اس بنیاد پر ہے کہ "و اذا قضی امراً..." بھی آیہ مبارکہ کے ماقبل حصے کی طرح اللہ تعالی کے صاحب اولاد ہونے یا فرزند اختیار کرنے سے پاک و منزہ ہونے کی دلیل ہو_

۱۱_ سدیر صیرفی کہتے ہیں کہ میں نے سنا حمران بن اعین نے امام باقر عليه‌السلام سے اللہ تعالی کے اس کلام "بدیع السماوات والأرض" کے بارے میں سوال کیا تو امام عليه‌السلام نے فرمایا "ان الله ابتدع الاشیاء بعلمه کلها علی غیر مثال کان قبله فابتدع السماوات والأرضین و لم یکن قبلهن سماوا ت ولا أرضون ..."[1]

اللہ تعالی نے تمام اشیاء کو اپنے علم سے خلق فرمایا جبکہ اس سے قبل ان کی مثال یا نمونہ موجود نہ تھا پس پروردگار نے آسمانوں اور زمینوں کو خلق فرمایا جبکہ اس سے قبل نہ آسمان تھے اور نہ زمینیں_

۱۲_ صفوان بن یحیی کہتے ہیں میں نے امام رضا عليه‌السلام سے اللہ تعالی کے ارادہ کے بارے میں سوال کیا تو امام عليه‌السلام نے فرمایا"... فارادة الله الفعل لا غیر ذلك یقول له "کن فیکون" بلا لفظ و لا نطق بلسان و لا همة و لا تفکر و لا کیف لذلك کما انه لا کیف له[2] اللہ تعالی کا ارادہ اس کا عین فعل ہے نہ کچھ اور جب وہ کسی چیز کے وجود میں آنے کا فرمان صادر فرماتا ہے تو کہتا ہے "ہوجا" اس فرمان کے ساتھ ہی وہ چیز وجود میں آجاتی ہے بغیر اس کے کہ کوئی لفظ صادر ہو نہ تو اس میں زبان سے کوئی کلام اور نہ ہی قصد و تفکر شامل ہوتا ہے_ ارادہ الہی کیفیت سے خالی ہوتا ہے جیسا کہ اس کی ذات اقدس میں کیفیت نہیں ہے_

آسمان: آسمانوں کی خلقت کا آغاز ۳; آسمانوں کی بغیر نمونے کے تخلیق ۵، ۱; آسمانوں کا متعدد ہونا ۲; آسمانوں کا خالق ۱

آفرینش: عالم آفرینش کا آغاز ۳

اسماء اور صفات: جلالی صفات ۵; جمالی صفات ۵،۹

---

۱) کافی ج/ ۱ ص ۲۵۶ ح ۲، نورالثقلین ج/ ۱ ص ۱۱۹ ح ۳۲۸_

۲) کافی ج/۱ ص ۱۰۹ ح ۳، نورالثقلین ج/ ۱ ص ۱۱۹، ح ۳۳۳_

Presented by: https://jafrilibrary.com

اللہ تعالی : اللہ تعالی کا بغیر نمونے کے تخلیق کرنا ۱،۵،۱۱; ارادہ الہی ۱۲،۱۰; افعال خدا ۱۲; اوامر الہی ۸،۷; اللہ تعالی کی بے نیازی ۹،۵;تقدیرات الہی ٦،۷ ; اللہ تعالی کی خالقیت ۸،۷،٦،۹،۱۰،۱۱،۱۲ ; اللہ تعالی اور فرزند ۱۰،۵; اللہ تعالی کے منزہ ہونے کے دلائل ۱۰،۵; قدرت الہی ۱۰،٦

روایت: ۱۲،۱۱

وَقَالَ الَّذِينَ لاَ يَعْلَمُونَ لَوْلاَ يُكَلِّمُنَا اللّهُ أَوْ تَأْتِينَا آيَةٌ كَذَلِكَ قَالَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِم مِّثْلَ قَوْلِهِمْ تَشَابَهَتْ قُلُوبُهُمْ قَدْ بَيَّنَّا الآيَاتِ لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ ﴿۱۱۸﴾

یہ جاہل مشرکین کہتے ہیں کہ خدا ہم سے کلام کیوں نہیں کرتا اور ہم پر آیت کیوں نازل نہیں کرتا_ ان کے پہلے والے بھیایسی ہی جہالت کی باتیں کرچکے ہیں_ انسب کے دل ملتے جلتے ہیں اور ہم نے تو اہلیقین کے لئے آیات کو واضح کردیا ہے (۱۱۸)

۱_ مشرکین چاہتے تھے کہ اللہ تعالی پیامبر اسلام (ص) کی رسالت کی حقانیت کے بارے میں ان سے براہ راست گفتگو کرے_ و قال الذین لا یعلمون لو لا یکلمنا الله بعد والی آیت (انا ارسلناک بالحق ...) دلالت کرتی ہے کہ مشرکین کی اعتراض آمیز تجویز " لو لا یکلمنا اللہ _ اللہ ہم سے کیوں کلام نہیں کرتا"پیامبر اسلام (ص) کی رسالت کی حقانیت کے بارے میں تھي_

۲_پیامبر اسلام (ص) کی رسالت کو قبول کرنے کے لئے مشرکین کوئی دلیل یا معجزہ چاہتے تھے_

زمین: زمین کی خلقت کا آغاز ۳; زمین کا بغیر نمونے کے خلق ہونا ۱،۵; زمین کا خالق ۱

قضاو قدر: ۷،٦

موجودات: موجودات کی اطاعت ۴; موجودات کی خلقت

;۹; موجودات کی خلقت کی کیفیت ۸،۷ و قال الذین لا یعلمون لو لا ... او تاتینا آیة

۳ _ مشرکین چاہتے تھے کہ وہ معجزہ ہو جسکی انہوں نے تجویزدی ہے* و قال الذین لا یعلمون لو لا ... تاتینا آیة

۴ _ شرک کی بنیاد جہالت ہے اور مشرکین نادان و جاہل ہیں_ و قال الذین لا یعلمون

" الذین لا یعلمون" سے مراد مشرکین ہیں_ مشرکین کو نادان کہنا دو حقیقتوں کی طرف اشارہ ہے اول یہ کہ شرک کی جڑ اور اساس جہالت ہے

Presented by: https://jafrilibrary.com

دوسرا ان کا یہ تجویز دینا کہ اللہ تعالی ان سے کلام کرے یا کوئی معجزہ ہو یہ انکی نادانی و جہالت کی دلیل ہے_

۵_ لوگوں کی یہ توقع کہ اللہ تعالی ان سے گفتگو کرے یہ جہالت کی پیداوار ہے_ و قال الذین لا یعلمون لو لا یکلمنا اللہ

٦_ مشرکین نے پیامبر اسلام (ص) کی رسالت کے مظاہر و دلائل کو نظر انداز کرتے ہوئے دعوی کیا کہ آپ (ص) کی رسالت کی حقانیت کی کوئی دلیل یا علامت نہیں ہے_ و قال الذین لا یعلمون لو لا ... تأتینا آیة

۷_ جہالت بے جا اور غیر معقول توقعات کا سرچشمہ ہے_ و قال الذین لا یعلمون لو لا یکلمنا اللہ

۸_ مشرکین کا دعوی کہ آنحضرت (ص) کی رسالت کی کوئی دلیل و علامت موجود نہیں ہے یہ ان کی جہالت کی بڑی واضح علامت ہے_ و قال الذین لا یعلمون لو لا ... تاتینا آیة

۹_ مشرکین کی طرح یہود و نصاری بھی چاہتے تھے کہ انبیاء علیہم السلام کی رسالت کی صداقت و سچائی کے بارے میں اللہ تعالی ان سے گفتگو کرے_ کذلک قال الذین من قبلھم مثل قولھم یہودو نصاری کے مقابلے میں آیت ۱۱۳ میں مشرکین کا ذکر اس تعبیر "الذین لا یعلمون" سے ہوا ہے جبکہ مورد بحث آیہ مجیدہ میں مشرکین اسی تعبیر کے ساتھ ان لوگوں (الذین من قبلھم) کے مقابل قرار پائے ہیں اس تقابل سے معلوم ہوتاہے کہ "الذین من قبلھم" سے مرادیہود و نصاری ہیں_

۱۰_ اللہ تعالی کے بارے میں زمانہ بعثت کے یہود و نصاری اور مشرکین کی بصیرت و بینش کمزور و ضعیف تھی_
و قال الذین لا یعلمون لو لا یکلمنا اللہ ... کذلک قال الذین من قبلھم

۱۱_ انبیائ(علیہم السلام) کے مخالفین کی سوچ اور تفکر پوری تاریخ میں ایک جیسا ہی رہا ہے_
کذلک قال الذین من قبلھم ... تشابھت قلوبھم

۱۲_ مشرکین کے غیر معقول اور ناروا بہانوں کے مقابل اللہ تعالی کا آنحضرت (ص) کو تسلی و حوصلہ عطا کرنا_

لو لا یکلمنا اللہ او تاتینا آیة کذلک قال الذین من قبلھم گذشتہ امتوں کے کفر اختیار کرنے کا ذکر اور ان کی بہانہ تراشیوں کے بیان کرنے کے اہداف میں سے ایک اپنے نبی (ص) کو تسلی بخشنا ہے یعنی اے حبیب (ص) اگر مشرکین ایمان نہیں لاتے اور عذر و بہانے تراشتے ہیں تو یہ نہ سوچو کہ تم نے کوتاہی کی ہے بلکہ گزشتہ امتوں کے افراد بھی انبیاء علیہم السلام کے مقابل یوں ہی کرتے رہے ہیں_

۱۳_ انسانوں کے افکار کا ایک جیسا ہونا تاریخی واقعات کے تکرار کے عوامل میں سے ہے_

Presented by: https://jafrilibrary.com

كذلك قال الذين ... مثل قولهم تشابهت قلوبهم

۱۴_ اللہ تعالى نے حضور سرور دو عالم (ص) كى رسالت كى حقانيت كے بہت سارے دلائل اور علامتيں لوگوں كے سامنے پيش كيں_ قد بيّنا الآيات "الآيات" ميں "ال" استغراق اور شمول كے لئے ہے جو آيہ مجيدہ ميں كثرت و فراوانى پر دلالت كرتا ہے_

۱۵_ فقط اہل يقين (جو لوگ بغض، عناد اور ضد و ہٹ دھرمى سے پاك ہيں) آيات الہى سے بہرہ مند ہوتے ہيں اور ان آيات كے پرتو ميں دينى حقائق اور معارف كو پاليتے ہيں_ قد بينا الآيات لقوم يوقنون "لقوم"ميں "لام" انتفاع كے لئے ہے كيونكہ پيامبر اسلام (ص) كى صداقت كى آيات و علامتيں سب كے سامنے پيش كى گئي ہيں پس مافوق جملے كا معنى يہ بنتاہے ہم نے دلائل، علامتيں اور آيات سب كے لئے بيان كردى ہيں ليكن صرف اہل يقين ان سے بہرہ مند ہوتے ہيں _

۱۶_ آنحضرت (ص) اور ديگر انبياء عليهم السلام كى رسالت كى حقانيت پر دلائل و علائم كے نہ ہونے كا دعوى بے ہودہ اور جھوٹا دعوى ہے_ لو لا ... تاتينا آية ... قد بينا الآيات لقوم يوقنون جملہ "قد بينا الآيات" اس دعوے كا جواب ہے جو جملہ " لو لا ... تاتينا آية" ميں بيان ہوا ہے_

۱۷_ يہ اميد يا توقع كہ اللہ تعالى عام لوگوں سے گفتگو فرمائے ايك پست اور نا معقول امر ہے_

قال الذين لا يعلمون لو لا يكلمنا الله او تاتينا آية ... قد بينا الآيات

اللہ تعالى كا مشركين كے پہلے اعتراض (لو لا يكلمنا اللہ) كا جواب نہ دينا اس امر كى طرف اشارہ ہوسكتاہے كہ يہ اعتراض ہى پست ہے_ يعنى يہ اعتراض و خواہش اس قدر بے جا اور نا معقول ہے كہ جواب دينے كے لائق نہيں_

۱۸_ آنحضرت (ص) كى حقانيت كى بہت روشن اور واضح علامتيں قرآن حكيم كى آيات ہيں_ قد بينا الآيات

" الآيات" سے مراد ممكن ہے وہ تمام دلائل اور علامتيں ہوں جو پيامبر گرامى اسلام (ص) كى نبوت كى صداقت و سچائي پر گواہ ہيں ان ميں سب سے واضح اور روشن قرآن كريم كى آيات ہيں يا يہ ہوسكتاہے كہ ان سے مراد خصوصاً قرآنى آيات ہى ہوں_

۱۹_ مشركين اپنى جہالت اور ہٹ دھرمى كى وجہ سے آيات قرآن كو آنحضرت (ص) كى حقانيت كى دليل نہ جانتے تھے_

قال الذين لا يعلمون لو لا ... تاتينا آية ... قد بيّنا الآيات لقوم يوقنون

Presented by: https://jafrilibrary.com

آيات الهي: آيات الہی سے استفادہ ۱۵

اللہ تعالی : افعال الہی ۱۴

امور: غیر معقول امور ۱۷

انبیاء ﷺ : انبیائ ﷺ کی حقانیت ۱۶; انبیاء ﷺ کے دشمنوں کی مشابہت ۱۱

انسان: انسانوں سے اللہ تعالی کی گفتگو ۱۷; انسانوں کی فکری مشابہت ۱۳

بے جا توقعات : ۵،۱۷

اللہ تعالی سے گفتگو کی توقع ۱،۵،۹ ; بے جا توقعات کا منبع ۷

پیامبر اسلام (ص): پیامبر اسلام (ص) کی حقانیت ۹،۱۶;پیامبر اسلام (ص) کی حقانیت کے دلائل ۱۴،۱۸،۱۹;پیامبر اسلام (ص) کی نبوت کے دلائل ۶،۸;پیامبر اسلام (ص) کو تسلی ۱۲

تاریخ: تاریخ کی تکرار کے اسباب ۱۳

جہالت: جہالت کے آثار ۴،۵،۷،۱۹

جہلا:

Presented by: https://jafrilibrary.com

دعوی : جھوٹا دعوی ١٦

دین: دینی فہم ١٥

مشرک: شرک کی بنیاد۴

ضد وہٹ دھرمی : ہٹ دھرمی سے اجتناب کے نتائج ١٥; ہٹ دھرمی کے نتائج ١٩

عیسائي: صدر اسلام کے عیسائیوں کی خداشناسی ١٠; عیسائیوں کی خواہشات ٩; صدر اسلام کے عیسائیوں کا عقیدہ ١٠;

عیسائي اورپیامبر اسلام (ص) کی حقانیت ٩

قرآن کریم : قرآن کریم کی اہمیت و کردار ١٨

مشرکین : مشرکین کے دعوے ٦،٨; مشرکین کی بہانہ تراشیاں ١٢; مشرکین کی جہالت ۴،١٩; صدر اسلام کے مشرکین کی خداشناسی ١٠; مشرکین کی خواہشات ١،٢،٣،٩; صدر اسلام کے مشرکین کا عقیدہ ١٠; مشرکین کی ہٹ دھرمی ١٩; مشرکین

اور

Presented by: https://jafrilibrary.com

پیامبر اسلام (ص) کی حقانیت ۲،۱، ۹،۶؛ مشرکین اور پیامبر اسلام (ص) ۱۹،۶؛ مشرکین کی جہالت کی علامتیں ۸

معجزہ: معجزہ کی خواہش ۳،۲؛ اپنی پسند کا معجزہ ۳

یقین: اہل یقین کی صفات ۱۵؛ اہل یقین کی خصوصیات ۱۵

یہود: صدر اسلام کے یہودیوں کی خداشناسي ۱۰؛یہودیوں کی خواہشات ۹؛ صدر اسلام کے یہودیوں کا عقیدہ ۱۰؛یہود اور پیامبر اسلام (ص) کی حقانیت ۹

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَلاَ تُسْأَلُ عَنْ أَصْحَابِ الْجَحِيمِ ﴿۱۱۹﴾

اے پیغمبر ہم نے آپ کو حق کے ساتھبشارت دینے والا اورڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور آپ سے اہل جہنّم کے بارے میں کوئي سوال نہ کیا جائے گا (۱۱۹)

۱_پیامبر اسلام (ص) اللہ تعالی کی جانب سے بھیجے گئے ہیں_ انا ارسلناك

۲_پیامبر اسلام (ص) کو عطا کیئے گئے معارف اور احکام سراسر حق ہیں_ انا ارسلناك بالحق

یہ مطلب اس بناپر ہے کہ "بالحق" کی "بائ"، "مع" کا معنی دیتی ہو اور "ک" ضمیر کے لئے حال ہو_بنابریں "الحق" وہ احکام اور معارف ہیں جو آنحضرت (ص) کی طرف بھیجے گئے اور حضرت (ص) ان کی تبلیغ پر مامور تھے_ پس "انا ارسلناک بالحق" یعنی اے حبیب (ص) تجھے ان معارف اور احکام کے ساتھ ہم نے انسانوں کي طرف بھیجا جو سراسر حق ہیں_

۳_ بشر کے نظام ہدایت کے لئے آنحضرت (ص) کو نبوت کے ساتھ بھیجنا انتہائي بجا ، شائستہ اور ضروری امر ہے_

Presented by: https://jafrilibrary.com

انا ارسلناك بالحق

یہ مطلب اس بناپر ہے کہ "بالحق" ارسال (بھیجنا) کے لئے قید ہو یعنی " انا ارسلناک ارسالاً بالحق_ اے پیامبر ہم نے تجھے انسانوں کی طرف بھیجا اور یہ بھیجنا برحق اور ضروری تھا_

۴_ اسلام اورنبی اسلام (ص) کی رسالت کی حقانیت کے لئے اللہ تعالی نے اتمام حجت فرمادیا_ قد بيّنا الآيات لقوم يوقنون_ انا ارسلناك بالحق

۵_ نبی اسلام (ص) کی ذمہ داری ہے کہ انسانوں کی راہنمائی، مومنین کے نیک انجام اور کفار کے برے انجام کو بیان فرمائیں_ انا ارسلناك بالحق بشيراً و نذيراً

۶_ آنحضرت (ص) انسانوں کے ایمان و کردار کا ذمہ دار خود کو تصور فرماتے اور اپنے فریضہ کی انجام دہی کے بارے میں پریشان رہتے_ انا ارسلناك بالحق بشيراوً نذيراً و لا تسئل عن اصحاب الجحيم

آنحضرت (ص) کا فریضہ لوگوں کو بشارت دینے اورڈرانے میں متعین ہونا اور لوگوں کے کفر اختیار کرنے کی وجہ سے آپ (ص) کا مؤاخذہ نہ ہونا گویا بتلارہا ہے کہ آپ (ص) لوگوں کے ایمان نہ لانے پرپریشان رہے تھے_

۷_ لوگوں کی راہنمائی کرنے کے بعدپیامبر اسلام (ص) ان کے کردار کے ذمہ دار نہ تھے اور ان کے کفر اختیار کرنے پر آپ (ص) کا مؤاخذہ نہ ہوگا_ و لا تسئل عن اصحاب الجحيم

۸_ لوگوں کی ہدایت کے لئے حضور (ص) کی روش، خوشخبری دینا اورڈرانا تھا_ انا ارسلناك بالحق بشيراً و نذيراً

۹_ آنحضرت (ص) کی رسالت کا انکار کرنے والوں اور احکام اسلام سے انحراف کرنے والوں کا انجام جہنم ہے_ انا ارسلناك بالحق ... و لا تسئل عن اصحاب الجحيم

اسلام: اسلام کی حقانیت ۲،۳

اللہ تعالی : اللہ تعالی کا اتمام حجت ۴

انبیائے الہی : ۱

انجام : برا انجام ۵

انسان: انسانوں کے عمل کا ذمہ دار ۷

اہل جہنم : ۹

Presented by: https://jafrilibrary.com

پیامبر اسلام (ص): پیامبر اسلام (ص) کا ڈرانا ۸; پیامبر اسلام (ص) کی بشارتیں ۸; پیامبر اسلام (ص) کی حقانیت ۳،۴;
پیامبر اسلام (ص) کی رسالت ۱; پیامبر اسلام (ص) کو جھٹلانے والوں کا انجام ۹; آنحضرت (ص) کی ذمہ داری کا دائرہ
۶،۷; پیامبر اسلام (ص) کی ذمہ داری ۵; پیامبر اسلام (ص) کی پریشانی ۶; پیامبر اسلام (ص) کا ہدایت کرنا ۵،۷،۸

دین: دین کی نافرمانی کا انجام ۹

کفار: کفار کا انجام ۵; کفار جہنم میں ۹

ہدایت: ہدایت میں ڈرانا ۸; ہدایت میں بشارت ۸; ہدایت کی روش ۸

وَلَن تَرْضَى عَنكَ الْيَهُودُ وَلاَ النَّصَارَى حَتَّى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ قُلْ إِنَّ هُدَى اللّهِ هُوَ الْهُدَى وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءهُم بَعْدَ الَّذِي جَاءكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَكَ مِنَ اللّهِ مِن وَلِيٍّ وَلاَ نَصِيرٍ ﴿۱۲۰﴾

یہودو نصاری آپ سے اس وقت تک راضی نہ ہوں گےجب تک آپ ان کی ملّت کی پیروی نہ کرلیں تو آپ کہہ دیجئے کہ ہدایت صرف ہدایتپروردگا رہے _ اور اگر آپ علم کے آنے کےبعد ان کے خواہشات کی پیروی کریں گے توپھر خدا کے عذاب سے بچانے والا نہ کوئیسرپرست ہوگا نہ مددگار (۱۲۰)

۱_ نبی اسلام (ص) اس امید سے کہ یہود و نصاری اسلام قبول کریں گے ان کی رضایت کے طلبگار تھے _ و لن ترضی عنك اليهود و لا النصارى بہت واضح ہے کہ یہود و نصاری کی خوشنودی کو طلب کرنے میں آنحضرت (ص) کا کوئي ذاتی مفاد نہ تھا _ بلکہ ایسا کرنا آپ (ص) کے فریضے کی خاطر تھا یعنی ان کو اسلام کے دائرہ میں لانا یہی وجہ ہے کہ ہم نے یہ تعبیر (اس امید سے کہ) استعمال کی ہے _

۲_ آنحضرت (ص) نے یہود و نصاری کو اسلام کے دائرے میں آنے کی مسلسل دعوت دی _ و لن ترضى عنك اليهود و لا النصارى

۳_ زمانہ بعثت کے یہود و نصاری ہدایت قبول کرنے والے لوگ نہ تھے _ و لن ترضى عنك اليهود و لا النصارى

۴_ یہود آنحضرت (ص) سے فقط اس صورت میں راضی تھے کہ آپ (ص) دین یہودیت کو قبول کریں _ ولن ترضى عنك اليهود ...حتى تتبع ملتهم "ملة" کا معنی دین اور آئین ہے _

Presented by: https://jafrilibrary.com

۵ _ نصاری کی رضایت فقط اس صورت میں ممکن تھی کہ آنحضرت (ص) دین نصرانیت کو قبول کریں _
و لن ترضی عنك اليهود و لا النصاری حتی تتبع ملتهم

٦ _یہود و نصاری کے ساتھ سطحی اور سادہ موافقت ان کے اسلام کی طرف رجحان کے لئے کافی اور مؤثر نہیں ہے _
و لن ترضی عنك اليهود و لا النصاری حتی تتبع ملتهم

٧ _یہود و نصاری کا اپنے دین سے دفاع اور اسلام کے مقابل ڈٹ جانا بے دلیل اور بے منطق تعصب ہے _
و لن ترضی عنك اليهود و لا النصاری حتی تتبع ملتهم ... و لئن اتبعت اهواء هم

٨ _ اللہ تعالی کی جانب سے آنے والی ہدایت انتہائي کامل اور خالص ہے جو ہر طرح کی ضلالت و گمراہی کے تصور اور خطرناک نتائج سے پاک و منزہ ہے _ ان هدی الله هو الهدی

" الہدی " میں " ال" استغراق صفات کے لئے ہے اور "ہو" اس جملہ میں ضمیر فصل ہے جو حصر کی حکایت کررہی ہے بنابریں (ان ہدی اللہ ہو الہدی) یعنی فقط خداوند عالم کی ہدایت ہی کامل ہے _

٩ _ اسلام اور قرآن کریم انسانوں کے لئے اللہ تعالی کی ہدایت کا پروگرام ہے _ ان هدی الله هو الهدی مفسرین کی رائے میں "ہدی اللہ" کا مورد نظر مصداق قرآن کریم اور اسلام ہیں _

١٠ _یہود و نصاری کا موجودہ دین ان کی ذاتی آراء اور افکار پر مشتمل ہے جن کی بنیاد ان کی ہوائے نفس ہے _
و لئن اتبعت اهواء هم "حتی تتبع ملتهم" کے قرینہ سے " اہواء ہم " سے مراد یہود و نصاری کا دین و مکتب ہے _ دین کو " اہواء _ نفسانی خواہشات" سے تعبیر کرنا اس مطلب کو بیان کررہاہے کہ یہود و نصاری نے جو کچھ پیش کیا ہوا تھا وہ ان کی آراء و نظریات تھے جن کی بنیاد ان کی نفسانی خواہشات تھیں _

١١ _یہود و نصاری نے اپنی نفسانی خواہشات سے اٹھنے والی آراء اور افکار سے دین الہی میں انحراف پیدا کردیا تھا _
و لئن اتبعت اهواء هم یہ واضح ہے کہ یہودیت و نصرانیت کے دین خدائي اور آسمانی تھے _ پس اس دین کو ان کی نفسانی خواہشات سے تعبیر کرنا اس مطلب کی طرف اشارہ ہے کہ یہودیوں اور نصرانیوں نے اپنے افکار و نظریات اور نفسانی خواہشات کو دین کے احکام اور معارف کے ساتھ ملادیا اور اسکی الہی صورت کو بگاڑ کے رکھ دیا _

١٢ _ اللہ تعالی نے نبی اسلام (ص) کو یہود و نصاری کے دین کی پیروی کرنے سے منع فرمایا _
و لئن اتبعت اهواء هم ... مالك من الله من ولی و لا نصير

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۳_یہودیت و نصرانیت کا تحریف شدہ دین ایک جاہلانہ مکتب ہے جو انسانیت کی ہدایت کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا_
ان هدى الله هو الهدى و لئن اتبعت اهواء _ هم بعد الذى جاء ك من العلم" ان ہدی اللہ ..." میں جو حصر ہے وہ یہود و نصاری کے دین پر ناظر ہے یعنی یہ کہ ان کا تحریف شدہ دین ہدایت نہیں کرسکتا_ دین اسلام کو "علم" سے تعبیر کرنا اس معنی کی طرف اشارہ ہے کہ یہود و نصاری کے دین کی بنیاد علم پر نہیں ہے_

۱۴_ ایسے معارف اور قوانین قابل اطاعت و پیروی ہیں جو نفسانی خواہشات سے خالی ہوں اور ان کی بنیاد علم پر ہو_
و لئن اتبعت اہوائہم بعد الذی جاء ک من العلم مالک من اللہ من ولی و لا نصیر

۱۵_ آنحضرت (ص) کو ہمیشہ اللہ تعالی کی نصرت و تائید حاصل تھی_ و لئن اتبعت ... مالك من الله من ولى و لا نصير

۱٦_ اللہ تعالی نے پیامبر اسلام (ص) کو یہود و نصاری کے دین کے اتباع کی صورت میں دھمکی دی کہ آپ (ص) اللہ کی نصرت و تائید سے محروم ہوجائیں گے_لئن اتبعت اهوائهم ... مالك من الله من ولى و لا نصير
اس مطلب میں "من اللہ" محذوف سے متعلق ہے اور "ولی و لا نصیر" کے لئے حال ہے_ پس جملہ "مالک ..." کا معنی یہ بنتاہے اللہ تعالی کی طرف سے آپ (ص) کی حمایت و نصرت نہیں ہوگی_

۱۷_ اللہ تعالی نے پیامبر اسلام (ص) کو یہود و نصاری کے دین کے اتباع کی صورت میں اپنی طرف سے بعض سزاؤں کی دھمکی دي_لئن اتبعت اهواء هم ... مالك من الله من ولى و لا نصير یہ مطلب اس پر مبنی ہے کہ "من اللہ"، "ولی ولا نصیر" کے متعلق ہو بنابریں "ولی و لا نصیر" کے معنی میں "منع" کا معنی موجود ہے_ پس جملہ "مالک ..." کا معنی یہ بنتاہے آپ کے لئے ایسا یاور و مددگار جو اللہ (کی سزاؤں) سے بچائے نہ ہوگا_

۱۸_ الہی قوانین کے ہوتے ہوئے ایسی آراء اور قوانین کی پیروی کرنا جن کی بنیاد خواہشات نفسانی ہوں، اس سے انسان اللہ تعالی کی سرپرستی اور نصرت سے محروم ہوجاتاہے_لئن اتبعت اهواء هم بعد الذى جاء ك من العلم مالك من الله من ولى ولا نصير

۱۹_ جو لوگ عذاب الہی کے مستحق ہیں ان کو کوئي یاور و مددگار اللہ تعالی کی سزاؤں سے نہیں بچاسکتا_
مالك من الله من ولى و لا نصير

۲۰_ الہی قوانین کے ہوتے ہوئے ایسے نظریات و قوانین کی پیروی کرنا جن کی بنیاد خواہشات نفسانی پر ہو اس سے انسان الہی سزاؤں میں مبتلا ہوگا_

Presented by: https://jafrilibrary.com

لئن اتبعت اهواء هم بعد الذى جاء ك من العلم مالك من الله من ولى ولا نصير

۲۱_ الہی ہدایت سے آگاہانہ مخالفت کرنا انحراف، ناقابل بخشش اور گناہ کبیرہ ہے_ و لئن اتبعت اهواء هم بعد الذى جاء ك من العلم مالك من الله من ولى ولا نصير

۲۲ _ ادیان الہی میں ایسے افکار و نظریات کی آمیزش کا خطرہ ہے جن کی بنیاد نفسانی خواہشات ہوں_ لئن اتبعت اهواء هم

۲۳ _ دین کو ایسے افکار و نظریات سے محفوظ کرنا ضروری ہے جن کی بنیاد نفسانی خواہشات ہوں_ لئن اتبعت اهوائهم ... مالك من الله من ولى و لا نصير

۲۴ _ دینی قائدین کے لئے یہ خطرہ موجود ہے کہ وہ مختلف معاشرتی گروہوں کے نفسانی رجحانات کی پیروی کریں_ و لئن اتبعت اهواء هم ... مالك من الله من ولى و لا نصير

ادیان: ادیان میں انحراف کا خطرہ ۲۲

اسلام: اسلام کی اہمیت و کردار ۹; اسلام کی ہدایت ۹

اللہ تعالی : اللہ تعالی کی دھمکیاں ۱۶،۱۷; اللہ تعالی کی سزائیں ۲۰; اللہ تعالی کی ہدایت کی مخالفت ۲۱; نصرت الہی ۱۵; اللہ تعالی کے نواہی ۱۲; ہدایت الہی کی خصوصیات ۸; ہدایت الہی ۹

انحراف: انحراف کے موارد ۲۱

پیامبر اسلام (ص): پیامبر اسلام (ص) کی تبلیغی کوششیں ۲; پیامبر اسلام (ص) کی حمایت ۱۵; پیامبر اسلام (ص) اور عیسائیوں کا اسلام ۱،۲; پیامبر اسلام (ص) اور یہودیوں کا اسلام ۱،۲; پیامبر اسلام (ص) اور عیسائیت ۵،۱۲; پیامبر اسلام (ص) اور یہودیت ۴،۱۲; پیامبر اسلام (ص) کی ذمہ داری ۱۲; پیامبر اسلام (ص) کو تنبیہ ۱۲،۱۶،۱۷

دین: دین کو پہنچنے والے نقصانات کی پہچان ۲۲; دین کی حفاظت کی اہمیت ۲۳; دین کے مقبول معیارات ۱۳

دینی قائدین: دینی قائدین اور عوامی رجحانات ۲۴; دینی قائدین کو تنبیہ ۱۹

سرپرستی : اللہ تعالی کی سرپرستی سے محروم ہونا ۱۸

سزا : سزا کے موجبات ۲۰

Presented by: https://jafrilibrary.com

عذاب: اہل عذاب ۱۹; عذاب سے نجات ۲۴

علم: علم کے نتائج ۲۱

عيسائي: عیسائیوں کا اسلام لانا ٦; عیسائیوں کا بے منطق ہونا ۷; عیسائیوں کا تعصب ۷; عیسائیوں کی رضایت حاصل کرنا ۱; عیسائیوں کی آنحضرت (ص) سے رضایت کی شرائط ۵; صدر اسلام کے عيسائي ۳; عیسائیوں سے معاہدہ ٦; عيسائي اور اسلام ٦; عیسائیوں کا ہدایت قبول نہ کرنا ۳; عیسائیوں کی نفس پرستی ۱۱

عیسائیت: عیسائیت کی پیروی کے نتائج ١٦; عیسائیت کا انحراف ۱۱; عیسائیت کی پیروی ۵،۱۲; عیسائیت میں تحریف ۱۰،۱۱،۱۳; عیسائیت کی کمزوری ۱۳; عیسائیت کی پیروی کی سزا ۱۷; عیسائیت کا سرچشمہ ۱۰

قانون: غیر دینی قوانین کی پیروی ۱۸،۲۰

قرآن کریم: قرآن کریم کی اہمیت ۹; قرآن کریم کا ہدایت کرنا ۹

گناہ کبیرہ: ۲۱

معاشرتی گروہ: معاشرتی گروہ اور دینی قائدین ۲۴

نصرت: اللہ تعالی کی نصرت سے محروم ہونا ۱٦،۱۸

نفس پرستی: نفس پرستی کے نتائج ۱۰

یہود: یہودیوں کا اسلام ٦; یہودیوں کا بے منطق ہونا ۷; یہودیوں کا تعصب ۷; یہودیوں کی رضایت حاصل کرنا ۱; یہودیوں کی آنحضرت (ص) سے رضایت کی شرائط ۴; یہودیوں سے معاہدہ ٦; یہودیوں کی نفس پرستی ۱۱; صدر اسلام کے یہودی ۳; یہودي اور اسلام ٦; یہودیوں کا ہدایت قبول نہ کرنا ۳

یہودیت: یہودیت کی پیروی کے نتائج ١٦; یہودیت کا انحراف ۱۱; یہودیت کی پیروی ۴،۱۲; یہودیت کی تحریف ۱۰،۱۱،۱۳; یہودیت کی کمزوری ۱۳; یہودیت کی پیروی کی سزا ۱۷; یہودیت کا منبع ۱۰

Presented by: https://jafrilibrary.com

الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَتْلُونَهُ حَقَّ تِلاَوَتِهِ أُوْلَئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ وَمن يَكْفُرْ بِهِ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿۱۲۱﴾

اور جنلوگوں کو ہم نے قرآن دیا ہے وہ اس کیباقاعدہ بلادت کرتے ہیں اور اضیں کا اسپر ایمان بھی ہے اور جو اس کا انکار کرے گا اس کا شکار خسارہ والوں میں ہوگا (۱۲۱)

۱_ یہود و نصاری ان امتوں میں سے ہیں جن کے پاس آسمانی کتاب تھی _ الذین آتیناهم الکتاب

۲_ یہود و نصاری میں سے جو تورات و انجیل کے حقیقی پیروکار ہیں وہی قرآن اور پیامبر اسلام (ص) پر ایمان لاتے ہیں _ الذین آتتیناهم الکتاب یتلونه حق تلاوته اولئك یؤمنون به "تلاوت" کا معنی ہے پڑھنا اور قرات کرنا _ بعض اہل لغت نے اسکا معنی اطاعت کرنا کیا ہے _ " بہ " کی ضمیر سے مراد ممکن ہے قرآن کریم ہو یا پیامبر اسلام (ص) _ نیز یہ ضمیر الکتاب (تورات یا انجیل) کی طرف لوٹ سکتی ہے _ مذکورہ بالا مطلب اس بناپر ہے کہ یہ ضمیر قرآن کریم یا پیامبر اسلام (ص) کی طرف لوٹتی ہو اور تلاوت کا معنی پیروی کرنا ہو _

۳_ تورات اور انجیل کی تلاوت و اطاعت، قرآن کریم اور پیامبر اسلام (ص) پر ایمان لانے کا موجب ہے _ الذین آتیناهم الکتاب یتلونه حق تلاوته اولئك یؤمنون به

۴_ تورات و انجیل میں قرآن کریم اور آنحضرت (ص) کے آنے کی بشارت دی گئي تھی اور ان پر ایمان لانے کا ذکر بھی تھا _ الذین آتیناهم الکتاب یتلونه حق تلاوته اولئك یؤمنون به چونکہ تورات و انجیل کی تلاوت اور اطاعت قرآن کریم اور پیامبر اسلام (ص) پر ایمان لانے کا باعث ہے اس سے معلوم ہوتاہے کہ ان دو کتابوں میں قرآن کریم اور پیامبر اسلام (ص) کے آنے کی بشارت دی گئي تھی اور ان پر ایمان لانے کا ذکر بھی تھا _

Presented by: https://jafrilibrary.com

۵_ یہود و نصاری میں سے وہ لوگ حقیقتاً اپنی آسمانی کتاب پر ایمان رکھتے ہیں جو در حقیقت اسکی اتباع اور پیروی کرتے ہیں_ الذین آتیناھم الکتاب یتلونه حق تلاوته اولئك یؤمنون به اس مطلب میں " به" کی ضمیر " الکتاب" کی طرف لوٹائي گئي ہے کہ جس سے مراد تورات اور انجیل ہیں_

٦_ آسمانی کتابوں کی اطاعت کرنا ضروری ہے_ یتلونه حق تلاوته

٧_ آسمانی کتابوں کے فراین کی اطاعت کرنا ان پر ایمان لانے کی دلیل ہے_ الذین آتیناھم الکتاب یتلونه حق تلاوته اولئك یؤمنون به " الذین" ہتدا اور " اولئك یؤمنون به" اسکی خبر ہے اور جملہ "یتلونه ..."، "الذین" کے لئے حال ہے پس "به" کی ضمیر "الکتاب" کی طرف لوٹانے سے جملے کا معنی یہ بنتا ہے اہل کتاب میں سے وہ لوگ " جو اپنی کتاب کی پیروی کرتے ہیں " اس پر ایمان رکھتے ہیں_

٨_ سب انسانوں کا فریضہ ہے کہ آسمانی کتابوں کو پڑھیں اور تلاوت کریں_ یتلونه حق تلاوته

٩_ دینی حقائق کی انصاف سے تحقیق کی جائے تو ان پر ایمان لانے کا موجب ہے_ یتلونه حق تلاوته اولئك یؤمنون به

١٠_ قرآن کریم اور پیامبر اسلام (ص) کے بارے میں کفر اختیار کرنے والے حقیقتاً خود کو نقصان پہنچانے والے اور تباہ کرنے والے ہیں_ و من یکفر به فاولئك هم الخاسرون

١١_ انسانوں کی حقیقی منفعت ان کے قرآن کریم اور پیامبر اسلام (ص) پر ایمان لانے میں ہے_ و من یکفر به فاؤلئك هم الخاسرون

١٢_ قرآن کریم اور پیامبر اسلام (ص) کے فراین کو ترک کرنے کا نتیجہ تباہی اور دنیا و آخرت کا گھاٹا ہے_ و من یکفر به فاؤلئك هم الخاسرون اگر جملے میں تلاوت کا معنی پیروی کرنا ہو تو کہا جاسکتا ہے کہ "من یکفر" میں کفر سے مراد قرینہ مقابلہ کی روشنی میں قرآن کریم کے فراین کا ترک کرنا ہے_ اسکو "کفر عملي" سے تعبیر کرتے ہیں_

١٣_ عن ابی ولّاد قال سألت ابا عبدالله علیه‌السلام عن قول الله عزوجل " الذین اتیناھم الکتاب یتلونه حق تلاوته اولئك یؤمنون به " قال هم الائمه علیه‌السلام [١]

---

١) کافی ج/ ١ ص ٢١٥ ح ۴، نور الثقلین ج/ ١ ص ١٢٠ ح ٣٣٦_

Presented by: https://jafrilibrary.com

ابی ولاّد کہتے ہیں میں نے امام صادق علیہ السلام سے اللہ تعالی کے اس کلام " الذین آتیناهم الکتاب یتلونه حق تلاوته اولئك یؤمنون به" کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا " یہ ائمہ علیہم السلام ہیں"۔

۱۴۔ امام صادق علیہ السلام سے اللہ تعالی کے اس فرمان "الذین آتیناهم الکتاب یتلونه حق تلاوته" کے بارے میں روایت وارد ہوئی ہے کہ: "یرتلون آیاته و یتفقهون به و یعملون باحکامه و یرجون وعده و یخافون وعیده و یعتبرون بقصصه و یأتمرون باوامره و ینتهون بنواهیه ... (۱)

وہ لوگ قرآن کو ترتیل کے ساتھ پڑھتے ہیں اور آیات کے گہرے ادراک کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کے احکام پر عمل کرتے ہیں اس کے وعدوں کی امید رکھتے ہیں اور اسکے وعید سے خوف زدہ رہتے ہیں اس کے قصوں سے عبرت و نصیحت لیتے ہیں، اس کے اوامر کو بجالاتے ہیں اور اس کے نواہی سے دوری اختیار کرتے ہیں۔

ائمہ علیہم السلام: آئمۃ کا علم ۱۳; آئمہ علیہم السلام کے فضائل ۱۳

آسمانی کتابیں: آسمانی کتابوں کے اتباع کی اہمیت ٦; آسمانی کتابوں کی تلاوت کی اہمیت ۸; آسمانی کتابوں کی پیروی ۵،۷; آسمانی کتابوں پر ایمان لانے والے ۵

اسلام: اسلام پر ایمان لانے والے ۲

انجیل: انجیل کی پیروی کے نتائج ۳; انجیل کی تلاوت کے نتائج ۳; انجیل کی بشارتیں ۴; انجیل کے پیروکار ۲

انسان: انسانوں کی ذمہ داری ۸; انسانوں کے منافع ۱۱

ایمان: قرآن کریم پر ایمان کے نتائج ۱۱; پیامبر اسلام (ص) پر ایمان کے نتائج ۱۱; قرآن پر ایمان ۴; آسمانی کتابوں پر ایمان ۷; پیامبر اسلام (ص) پر ایمان ۴; قرآن کریم پر ایمان کے اسباب ۳; پیامبر اسلام (ص) پر ایمان کے اسباب ۳; ایمان کے متعلقات ۷،۴; ایمان کے موجبات ۹; ایمان کی علامتیں ۷

پیامبر اسلام (ص): پیامبر اسلام (ص) کے فرامین سے منہ موڑنے کے نتائج ۱۲; پیامبر اسلام (ص) انجیل میں ۴; پیامبر اسلام (ص); تورات میں ۴

---

۱) ارشاد القلوب دیلمی ص ۷۸ باب ۱۹، تفسیر برہان ج/ ۱ ص ۱۴۷ ح ۴۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

تورات: تورات کی پیروی کے نتائج ۳; تورات کی تلاوت کے نتائج ۳; تورات کی بشارتیں ۴; تورات کے پیروکار ۲

خود: خودکی تباہی کے عوامل ۱۲،۱۰

دین: دین کی تعلیمات کے نتائج ۹

روایت: ۱۳،۱۴

زیاں کار لوگ: ۱۰

عبرت: عبرت کے عوامل ۱۴

عیسائي: عیسائیوں کی آسمانی کتاب ۱; مؤمن عیسائي ۵; اسلام پر ایمان لانے والے عیسائي ۲; قرآن کریم پر ایمان لانے والے عیسائي ۲

قرآن کریم: قرآن کریم سے منہ موڑے کے نتائج ۱۲; قرآن کریم کی ترتیل کے ساتھ تلاوت ۱۴; قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے ۱۴; قرآنی قصوں سے عبرت ۱۴; قرآن پر عمل ۱۴; قرآن کریم کا ادراک ۱۴; قرآن کریم انجیل میں ۴; قرآن کریم تورات میں ۴; قرآن پہ ایمان لانے والے ۲

کفار: کفار کا نقصان ۱۰

کفر: قرآن کریم کے بارے میں کفر کے نتائج ۱۰ پیامبر اسلام (ص) کے بارے میں کفر کے نتائج ۱۰

نقصان: نقصان کے اسباب ۱۲

یہود: یہودیوں کی آسمانی کتاب ۱; مؤمن یہود۵; قرآن کریم پر ایمان لانے والے یہود ۲; پیامبر اسلام (ص) پر ایمان لانے والے یہود ۲

Presented by: https://jafrilibrary.com

يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُواْ نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَنِّي فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿۱۲۲﴾

اے بنی اسرائیل ان نعمتوں کو یاد کرو جو ہم نے تمھیں عنایت کی ہیں اور جن کے طفیلتمھیں سارے عالم سے بہتر بنادیا ہے (۱۲۲)

۱_ ماضی میں اللہ تعالی نے بنی اسرائیل کو گراں قدر نعمتوں سے نوازا_ یا بنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم

"نعمت" مفرد استعمال ہوا ہے اس سے ممکن ہے خاص نعمت مراد ہو جیسے حضرت موسی عليه‌السلام کی بعثت یا اس سے مراد جنس نعمت ہو تو اس اعتبار سے اس میں متعدد نعمتیں شامل ہوں گی جن سے اللہ تعالی نے بنی اسرائیل کو نوازا_ نعمت کو "یائ" متکلم کی طرف اضافہ کرنا یعنی نعمت کو اللہ تعالی کی طرف نسبت دینا اس امر کی حکایت کرتا ہے کہ یہ نعمت یا نعمتیں بہت با عظمت ہیں_

۲_ اپنے بندوں پر نعمتیں بھیجنے والا اللہ تعالی ہے_ نعمتی التی انعمت علیکم

۳_ اللہ تعالی نے بنی اسرائیل سے چاہا کہ اس کی نعمتوں کا ذکر کریں اور ان کو ہمیشہ یاد رکھیں_ یا بنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم

۴_ بنی اسرائیل زمانہ نزول قرآن تک قوم و قبیلے کی صورت رکھتے تھے_ یا بنی اسرائیل

۵_ بنی اسرائیل قرآن کریم کے مخاطبین میں سے ہیں اور ان کی ذمہ داری ہے کہ قرآن کریم کی پیروی کریں_ یا بنی اسرائیل اذکروا

۶_ نعمتوں کو یاد کرنے کا مقصد اللہ تعالی کی یاد اور نعمتوں کو اس کی جانب سے جاننا ہے_ اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم "نعمت" کی اسطرح تعریف کرنا کہ اسکو اللہ تعالی نے عنایت کیا ہے (انعمت علیکم) اس مطلب کی طرف اشارہ ہے کہ نعمت کو یاد کرنا نعمت عطا کرنے والے کی یاد کا ذریعہ ہونا چاہیئے_

۷_ اللہ تعالی نے تاریخ کے ایک خاص زمانے میں بنی

Presented by: https://jafrilibrary.com

اسرائیل کو سب انسانوں پر فضیلت بخشي_ و انى فضلتكم على العالمين

"عالمین" کا اطلاق کبھی تو تمام عالم ہستی پر ہوتا ہے اور کبھی اسکا استعمال عقل و شعور رکھنے والی مخلوقات کے لئے اور بعض اوقات فقط انسانوں کے لئے استعمال ہوتا ہے_ حکم اور موضوع کی مناسبت سے آیہ مجیدہ میں ظاہراً اس سے مراد انسان ہیں_

۸_ ایک خاص زمانے میں سب انسانوں پر بنی اسرائیل کی برتری اللہ تعالی کی بنی اسرائیل پر انتہائي عظیم نعمتوں میں سے تھي_ اذكروا نعمتى التى انعمت عليكم و انى فضلتكم على العالمين یہ مطلب اس بناپر ہے کہ "انى فضلتكم"، "نعمتي" پر عطف خاص علی العام ہو یا عطف تفسیری ہو_

۹_ اگر بنی اسرائیل اللہ تعالی کی عظیم نعمتوں کو یاد کریں اور گزشتہ زمانوں میں اپنی فضیلت کے اسباب کی تحقیق کریں تو پیامبر اسلام (ص) پر ان کے ایمان کی زمین ہموار ہوجائے_ و من يكفر به فاولئك هم الخاسرون _ يا بنى اسرائيل اذكروا نعمتي پیامبر اسلام (ص) اور قرآن کریم کے بارے میں کفر اختیار کرنے کا ذکر کرنے کے بعد خداداد نعمتوں کو یاد کرنے کی نصیحت ممکن ہے ایمان کی زمین فراہم کرنے کے لئے ایک راہنمائي ہو_

۱۰_ نعمتوں کو یاد کرنا اور ان کو اللہ تعالی کی جانب سے جاننا انسان کی ہدایت میں اسکا بڑا اہم کردار ہے_

يا بنى اسرائيل اذكروا نعمتى التى انعمت عليكم

اللہ تعالی : افعال الہی ۷; اللہ تعالی کی عنایات ۲; اللہ تعالی کی نعمتیں ۱،۲،۸

ایمان: پیامبر اسلام (ص) پر ایمان کی زمین ۹

بنی اسرائیل: بنی اسرائیل کی برتری ۷،۸،۹; بنی اسرائیل کی تاریخ ۱،۷،۴; بنی اسرائیل کے اسلام لانے کی بنیاد ۹; بنی اسرائیل کی معاشرتی شکل ۴; قوم بنی اسرائیل ۳; بنی اسرائیل کی ذمہ داری ۳،۵; بنی اسرائیل کی نعمتیں ۱،۹،۸

ذکر: الہی نعمتوں کے ذکر کے نتائج ۹،۱۰; ذکر خدا ۶; ذکر نعمت ۳; نعمت کے ذکر کا فلسفہ ۶

قرآن کریم : قرآن کریم کی پیروی ۵; قرآن کے مخاطبین ۵

نعمت: نعمت کا سرچشمہ ۶،۱۰

ہدایت: ہدایت کے اسباب ۱۰

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَاتَّقُواْ يَوْماً لاَّ تَجْزِي نَفْسٌ عَن نَّفْسٍ شَيْئاً وَلاَ يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلاَ تَنفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَلاَ هُمْ يُنصَرُونَ ﴿۱۲۳﴾

اور اس دن سے ڈرو جس دن کوئی کسی کا فدیہ نہ ہوسکے گا اور نہ کوئی معاوضہ کام آئے گا نہ کوئی سفارش ہوگی اور نہ کوئی مدد کی جاسکے گی (۱۲۳)

۱_ قیامت ایک با عظمت دن ہے جسکا سامنا سب کو کرنا پڑے گا_ واتقوا یوماً "یوماً" سے مراد قیامت کا دن ہے اور اسکا نکرہ لانا اس کی عظمت پر دلالت کرتا ہے_

۲_ قیامت انتہائي ہولناک دن ہے جس سے بچنے کے لئے بہت ہی کارساز سبب آمادہ کرنے کی ضرورت ہے_

واتقوا یوماً "اتقوا" کا مصدر "اتقائ" ہے یعنی کسی ہولناک اور خطرناک چیز سے بچنے اور اس سے حفاظت کے لئے کسی وسیلے کو اختیار کرنا یا تیار کرنا_ پس "اتقوا یوماً" دلالت کرتا ہے کہ روز قیامت جو ہولناکیوں اور خطرات سے پر ہے اس سے بچنے کے لئے انسان وقایة (حفاظت کا وسیلہ) آمادہ و تیار کرے_

۳_ قیامت کے عذاب اور خطرات سے حفاظت کا وسیلہ قرآن کریم اورپیامبر اسلام (ص) پرایمان اور ان کے بارے میں کفر اختیار کرنے سے اجتناب کرنا ہے_ اولئك یؤمنون به و من یکفر به ...واتقوا یوماً

ایمان کی ترغیب "اولئك یؤمنون به" اور کفر اختیار کرنے (و من یکفر...) سے متنبہ کرنے کے بعدوقایہ (حفاظت کا وسیلہ) تیار کرنے کا فرمان دینا اس مطلب کی طرف اشارہ ہے کہ روز قیامت کا انسان کے لئے وقایہ قرآن کریم اورپیامبر اسلام (ص) پر ایمان اور ان دو کا کفر اختیار کرنے سے اجتناب ہے_

۴_ قیامت کے روز کوئي بھی کسی دوسرے کا ذرہ برابر عذاب ذمے نہ لے گا اور نہ ہی اسکا متحمل ہوسکے گا_ واتقوا یوماً لا تجزی نفس شیئاً

۵_ قیامت کے دن کسی سے بھی کوئي فدیہ یا عوض قبول نہ کیا جائے گا کہ جس سے خود کو بچاسکے_ و لا یقبل منها عدل

"عدل'' اس فدیہ یا عوض کوکہتے ہیں جو انسان اپنی یا کسی کی قید و غیرہ سے رہائي کے لئے دے_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۶_ قیامت کے روز کسی کی کسی کے بارے میں شفاعت نفع بخش نہ ہوگي_و لا تنفعها شفاعة "تنفعہا" کی ضمیرہا "لا تجزی نفس عن نفس" کے دوسرے نفس کی طرف لوٹتی ہے_

۷_ قیامت کے دن کسی کا کسی کے بارے میں دفاع یا مدد مفید ثابت نہ ہوں گے_و لا هم ينصرون

۸_ قیامت کے روز قرآن کریم اورپیامبر اسلام (ص) کا کفر اختیار کرنے والوں کے لئے کوئي راہ نجات نہ ہوگي_
اولئك يؤمنون به و من يكفر به ... واتقوا يوماً لا تجزى نفس عن نفس شيئا

قیامت کا اسطرح سے بیان کہ اس دن کوئي فدیہ قبول نہ کیا جائے یا یہ کہ... اسکا مقصد یہ ہے کہ جو لوگ عذاب کے مستحق ہیں ان کو مایوس کیا جائے کہ ان کے لئے نجات کی کوئي راہ نہیں سوائے اس کے کہ قرآن کریم اورپیامبر اسلام (ص) پر ایمان لے آئیں وگرنہ یہ ان کا توہم اور گمان ہے جس پر دل لگائے بیٹھے ہیں_

۹_ قیامت کے عذاب سے رہائي کے لئے گناہگاروں کو شفاعت فائدہ دے گی یا ان سے عوض یا کوئي متبادل چیز قبول کرلی جائے گی یہ بنی اسرائیل کے باطل خیالات میں سے ہیں_ يا بني اسرائيل ... و لا يقبل منها عدل و لا تنفعها شفاعة ما قبل آیات کی روشنی میں "اتقوا" کا مورد خطاب بنی اسرائیل ہیں_ یہ خطاب خود اس امر کا قرینہ ہے کہ ان کے مابین ایسے افکار موجود تھے_

۱۰_ قیامت کے دن یہ وہم کہ ایسے دفاع کرنے والے ہوں گے جو انسان کو عذاب سے نجات دلائیں گے یا ان کے گناہوں کو اپنے ذمے لے لیں گے یہ بنی اسرائیل کے باطل خیالات میں سے تھا_ يا بني اسرائيل ... واتقوا يوماً ما لا تجزى نفس عن نفس شيئاً ... و لا هم ينصرون

۱۱_ قیامت اور اس کے پر خطر اور ہولناک واقعات پر توجہ پیامبر اسلام (ص) اور قرآن کریم پر ایمان کا باعث بنتی ہے _من يكفر به فاولئك هم الخاسرون ... واتقوا يوماً لا تجزى نفس عن نفس شيئاً

ایمان: قرآن کریم پر ایمان کے نتائج ۳;پیامبر اسلام (ص) پر ایمان کے نتائج ۳; قرآن پر ایمان کی بنیاد کا فراہم ہونا ۱۱; پیامبر اسلام(ص) پر ایمان کی زمین کا فراہم ۱۱

بنی اسرائیل :بنی اسرائیل کا عقیدہ ۹،۱۰

پیامبر اسلام (ص) :پیامبر اسلام (ص) کو جھٹلانے والوں کو عذاب ۸

Presented by: https://jafrilibrary.com

ذکر: قیامت کے ذکر کے نتائج ۱۱; قیامت کی ہولناکیوں کا ذکر ۱۱

عذاب: اہل عذاب ۸; دوسروں کا عذاب برداشت کرنا ۴; اخروی عذاب سے نجات ۳،۹،۱۰

عقیدہ: باطل عقیدہ ۹،۱۰

قرآن کریم: قرآن کریم کو جھٹلانے والوں کا عذاب ۸

قیامت: قیامت میں امداد ۷; قیامت کی ہولناکیاں ۲،۳; قیامت میں شفاعت ۶،۷،۹; قیامت کی عظمت ۱; قیامت میں معاوضہ ۵، ۹; قیامت میں بچاؤ ۲،۳; قیامت میں لین دین ۵،۹; قیامت کی خصوصیات ۱،۲، ۳، ۵، ۷، ۸

کفار: کفار کو اخروی عذاب ۸; قیامت میں کفار کا مبتلا ہونا ۸

کفر: کفر سے اجتناب کے نتائج ۳

گناہ: دوسروں کے گناہ برداشت کرنا یا ذمے لینا ۱۰

وَإِذِ ابْتَلَى إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ قَالَ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا قَالَ وَمِن ذُرِّيَّتِي قَالَ لاَ يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ ﴿۱۲۴﴾

اور اس وقت کو یاد کروجب خدا ان چند کلمات کے ذریعہ ابراہیم کا امتحان لیا اور انھوں نے پورا کردیا تو اسنے کہا کہ ہم تم کو لوگوں کا امام اور قائد بنا رہے ہیں_ انھوں نے عرض کی کہمیری ذریت ؟ ارشاد ہوا کہ یہ عہدہ امامت ظالمین تک نہیں جائے گا (۱۲۴)

۱_ اللہ تعالی نے اپنے بنی ابراہیم علیہ السلام کو سخت اور مشکل تکالیف (آزمائشوں) سے آزمایا_ و اذابتلی ابراهیم ربه بکلمات " ابتلایٔ" کا معنی آزمانا ہے_ آزمائش کے موارد کو کلمات سے تعبیر کرنا اس مطلب کی طرف اشارہ ہے کہ وہ آزمائش فرامین تھے جن کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو انجام دینا تھا_ اسی اعتبار سے اوپر مطلب میں ہم نے تکالیف (شرعی ذمہ داریاں) تحریر کیا ہے_ کلمات کو نکرہ استعمال کرنا ان کی عظمت پر دلالت کرتا ہے اور آزمائش کی مناسبت سے ان کو بھاري، سخت اور مشکل تعبیر کیا گیا ہے_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۲_ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آزمائش کا ہدف ان کی نشو و نما اور تربیت و رشد تھا_ و اذا بتلی ابراهیم ربه بکلمات

"رب" کا معنی تدبیر کرنے والے اور تربیت کرنے والا ہے لہذا لفظ رب کے انتخاب سے مذکورہ مفہوم نکلتا ہے_

۳_ اللہ تعالی حضرت ابراہیم علیہ السلام کا پروردگار اور امور کی تدبیر کرنے والا ہے_ و اذ ا بتلی ابراهیم ربه

۴_ حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام نے ساری الہی آزمائشوں کو کامیابی سے مکمل کیا_ و إذ ا بتلی ابراهیم ربه بکلمات فاتمهن "اتمّ" کا مصدر "اتمام" ہے جسکا معنی کامل طورپر کام کو انجام دیناہے_ پس "اتمهن" یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تکالیف (شرعی ذمہ داریوں) کو کامل طورپر انجام دیا_

۵_ اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو امامت کے اعلی اور والا درجہ تک پہنچایا_ قال انی جاعلك للناس اماماً

٦_ الہی آزمائشوں میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی کامیابی ان کی عہدہ امامت کی اہلیت کا باعث بنی_

فاتمهن قال انی جاعلك للناس اماماً

۷_ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مقام نبوت کے ثابت ہونے کے بعد آپ علیہ السلام کو منصب امامت میسر آیا_

قال انی جاعلك للناس اماماً "من ذریتی" اس بات پر دلالت کرتاہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جب رتبہ امامت تک پہنچے تو صاحب اولاد تھے اوریقیناً آپ درجہ نبوت پر اس وقت پہنچے جب صاحب اولاد نہ تھے پس آپ علیہ السلام کی نبوت امامت سے قبل تھی_

۸_ امامت نبوت سے بالاتر رتبہ ہے* و إذ ا بتلی ابراهیم ربه بکلمات فاتمهن قال انی جاعلك للناس اماماً

۹_ حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام سب انسانوں کے پیشوا اور امام ہیں_ قال انی جاعلك للناس اماماً

۱۰_ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اقتدا اور ان کی راہ و روش کی پیروی کرنا سب انسانوں کی ذمہ داری ہے_

قال انی جاعلك للناس اماماً حضرت ابراہیم علیہ السلام کو امام اور لوگوں کے پیشوا کے طورپر پیش کرنا اس کا لازمہ یہ حکم تکلیفی ہے کہ لوگوں کو چاہیئے آپ علیہ السلام کو نمونہ عمل قرار دیں، آپ علیہ السلام کی اقتدا کریں، آپ علیہ السلام کی راہ و روش پہ چلیں اور ہر میدان میں آپ علیہ السلام کے فرامین کی اطاعت کریں_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۱_ امامت ایک بہت اعلی عہدہ اور منصب ہے اور اس کا عطا کرنے والا اللہ تعالی ہے_
انی جاعلك للناس اماماً ... لا ینال عهد ی الظالمین

۱۲_ امامت کا عہدہ حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان اس کی لیاقت و صلاحیت رکھتا ہو_
و اذابتلی ابراهیم ربه بکلمات فاتمهن قال انی جاعلك للناس اماماً لفظ "رب" کے انتخاب سے معلوم ہوتا ہے کہ الھی آزمائش کا مقصد رشد و تکامل اور تربیت کرنا ہے دوسرے الفاظ میں صلاحیتوں اور استعداد کو عملی شکل دینا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آزمائشوں میں کامیابی کے بعد منصب امامت ملا_ گویا آپ علیہ السلام کی استعداد اور صلاحیتوں کے نکھرنے کے بعد یہ منصب آپ علیہ السلام کو ملا_ مذکورہ بالا مطلب اسی اعتبار سے ہے_

۱۳_ معاشرے کی قیادت، رہبری اور باگ ڈور سنبھالنے سے پہلے افراد کی لیاقت، استعداد اور صلاحیت کو آزمانا اور اسکا ثابت ہونا ضروری ہے_ و إذ ابتلی ابراهیم ربه بکلمات فاتمهن قال انی جاعلك للناس اماماً

۱۴_ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالی سے چاہا کہ ان کی نسل میں سے بھی بعض کو منصب امامت پہ فائز فرمائے_
و من ذریتي

۱۵_ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اپنی ذریت سے محبت اور ان کے لئے معنوی مقامات کی تمنا کرنا_ و من ذریتي

۱۶_ انسان کا یہ خواہش کرنا کہ اسکی اولاد معنوی مقامات پر فائز ہو یہ ایک اچھی اور نیک خواہش ہے_ و من ذریتي

۱۷_ ظلم اور ستم گری سے پاک و خالص ہونا لوگوں کی پیشوائي اور امامت کے منصب کے حصول کی شرائط میں سے ہے_ قال لا ینال عهد ی الظالمین

۱۸_ ظالم اور ستم گر امامت، قیادت اور رہبری کے لائق نہیں ہیں_ لا ینال عهدی الظالمین

۱۹_ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہر طرح کی ستم گری سے مبرا و منزہ تھے_ انی جاعلك للناس اماما ... لا ینال عهد ی الظالمین

۲۰_ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ذریت اگر ظلم و ستم سے مبرا و پاک ہو تو مقام امامت کو پائے گی_ و من ذریتی قال لا ینال عهدی الظالمین

۲۱_ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ساری اولاد ظلم و ستم سے مبرا نہیں ہے_ و من ذریتی قال لا ینال عهدی الظالمین

۲۲_ ایمان اور عدالت، امامت و رہبری کے منصب کے ثابت ہونے کی شرائط میں سے ہیں_ لا ینال عهدی الظالمین

Presented by: https://jafrilibrary.com

۲۳_ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مشکل و دشوار تکالیف (شرعی ذمہ داریوں) سے آزمایا جانا اور اس آزمائش میں آپ علیہ السلام کی کامیابی ایک ایسا واقعہ ہے جو یاد رکھے جانے کے لائق ہے_ یا بنی اسرائیل اذکروا ... إذ ابتلی ابراهیم ربه ... قال لا ینال عهدی الظالمین

۲۴_گناہ سے پاک و معصوم ہونا امامت کی شرط ہے_قال لا ینال عهدی الظالمین

۲۵_ زید شحام کہتے ہیں میں نے امام صادق علیہ السلام سے سنا کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا "ان الله تبارك و تعالی اتخذ ابراهیم عبداً قبل ان یتخذه نبیاً و ان الله اتخذه نبیاً قبل ان یتخذه رسولاً وان الله اتخذه رسولاً قبل ان یتخذه خلیلاً و ان الله اتخذه خلیلاً قبل ان یجعله اماماً فلما جمع له الاشیاء قال"انی جاعلك للناس اماماً" قال فمن عظمها فی عین ابراهیم "قال ومن ذریتی قال لاینال عهدی الظالمین" قال لا یکون السفیه امام التقی [۱] اللہ تبارک و تعالی نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا نبی بنانے سے پہلے اپنا بندہ و عبد قرار دیا اور آپ علیہ السلام کو رسول بنانے سے پہلے نبی بنایا اور (پھر) آپ علیہ السلام کو خلیل بنانے سے پہلے رسول بنایا اور (پھر) امام بنانے سے پہلے خلیل بنایا پس جب یہ مقامات (عبودیت، نبوت، رسالت اور خُلّت) آپ علیہ السلام میں جمع ہوگئے تو فرمایا "میں نے تجھے لوگوں کا امام قرار دیا" امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں پس یہ مقام حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نظر میں بہت با عظمت ٹھہرا تو عرض کیا "کیا میری نسل میں سے بھی کوئی امام ہوگا؟ "تو اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا "میرا عہد (امامت) ظالموں کو نہیں پہنچے گا" امام علیہ السلام نے فرمایا احمق اور نادان شخص متقین کا امام نہیں ہوسکتا_

۲۶_قال ابوعبدالله علیه‌السلام فی قوله تعالی ... " لا ینال عهدی الظالمین " من عبد صنماً او وثناً لا یکون اماماً [۲] امام صادق علیہ السلام نے اللہ تعالی کے اس کلام "لاینال عہدی الظالمین" کے بارے میں فرمایا جو کوئی بت کی پوجا کرے تو وہ امام نہیں ہوسکتا_

۲۷_ امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں... "قال الله تبارك و تعالی "لا ینال عهدی الظالمین" فابطلت هذه الایة امامة کل ظالم الی یوم القیامة و صارت فی الصفوة ..."[۳] اللہ تعالی کا ارشاد ہے" لا ینال عهدی الظالمین" اس آیہ مبارکہ نے قیامت تک کے لئے ہر ظالم و ستم گر کی امامت کو باطل کردیا ہے اور امامت کو پاکیزہ اور برگزیدہ انسانوں میں قرار دیا ہے_

---

۱) کافی ج/ ۱ ص ۱۷۵ ح ۲، نورالثقلین ج/ ۱ ص ۱۲۱ ح ۳۴۲ _ ۲) کافی ج/ ۱ ص ۱۷۵ ح ۱، نورالثقلین ج/ ۱ ص ۱۲۱ ح ۳۴۱_

۳) کمال الدین صدوق ج/ ۲ ص ۶۷۶ ح ۳۱ باب ۵۸، نورالثقلین ج/ ۱ ص ۱۲۱ ح ۳۴۰_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۲۸_هشام بن الحكم عن ابی عبدالله فی قول الله عزوجل "انی جاعلك للناس اماماً" قال: فقال: لو علم الله ان اسماً افضل منه لسمانا به[۱] ہشام بن الحکم نے اللہ تعالی کے اس کلام "انی جاعلک للناس اماماً" کے بارے میں امام صادق علیه السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیه السلام نے فرمایا اگر اللہ تعالی کے پاس اس (امام) سے بہتر کوئی اور لفظ ہوتا تو ہمارے لئے وہی نام انتخاب فرماتا_

۲۹_ امیر المومنین علی (علیہ السلام) سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت (ص) سے سنا کہ آپ (ص) نے ارشاد فرمایا: "ان جبرئيل أتى الى بسبع كلمات وهى التى قال الله تعالى " و إذ ابتلى ابراهيم ربه بكلمات فاتمهن" ... و هى ... يا الله يا رحمان يا رب يا ذاالجلال والاكرام يا نورالسماوات والأرض يا قريب يا مجيب ...[۲] جبرائیل علیه السلام میرے پاس سات کلمات لے کر آئے اور یہ وہی کلمات ہیں جو اللہ تعالی نے (حضرت ابراہیم علیه السلام کے بارے میں) ارشاد فرمائے ہیں"و إذ ابتلى ابراهيم ربه بكلمات فاتمهن" اور وہ کلمات یہ ہیں يا الله يا رحمان يا رب ، يا ذاالجلال والاكرام، يا نورالسماوات والأرض ، يا قريب ، يا مجيب ..."

آئمہ علیه السلام: آئمہ علیه السلام کی امامت ۲۸; آئمہ علیه السلام کے درجات و مراتب ۲۸

آرزو: پسندیدہ آرزو ۱٦

اللہ تعالی: الہی امتحانات ۱; ربوبیت الہی ۳; اللہ تعالی کی عنایات ۱۱; عہد الہی ۱۱

امامت: امامت اور ظلم ۱٤،۱۸; امامت کے درجہ کی اہمیت ۱۲،۱٤،۱۸،۲۳; امامت کی درخواست ۱۳; امامت کی شرائط ۱۲،۱٤،۱۸،۲۰ ، ۲۲ ، ۲۳; امامت میں عصمت ۲۳; امامت کا درجہ ۵،٦ ، ۸،۱۱; امامت کا سرچشمہ ۱۱

امتحان: امتحان کا وسیلہ ۱; امتحان تکلیف کے ذریعے ۱; امتحان کا فلسفہ ۲

انتظامی صلاحیت: انتظامی صلاحیت کی شرائط ۱۳

انسان: انسانوں کے رہبر ۹; انسانوں کی ذمہ داری ۱۰

ایمان: ایمان کی اہمیت ۲۲۰

---

۱) تفسیر عیاشی ج/ ۱ ص ۵۸ ح ۹۰ ، تفسیر برہان ج/ ۱ ص ۱۵۰ ح ۸_

۲) بحارالانوار ج/ ۹۴ ص ۵۲ ح ۴۲_

Presented by: https://jafrilibrary.com

پیامبر اسلام (ص): پیامبر اسلام (ص) کو القا کیئے گئے کلمات ۲۹؛ پیامبر اسلام (ص) پر جبرائیل علیہ السلام کا نزول ۲۹

حضرت ابراہیم علیہ السلام: حضرت ابراہیم علیہ السلام کی کامیابی کے نتائج ۶؛ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ابتلا یا آزمائش ۱،۲۳؛ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ظلم ۱۹؛ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اقتدا یا پیروی ۱۰؛ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نمونہ عمل قرار دینا ۱۰؛ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی امامت ۹،۷،۶،۵، ۲۵؛ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل کی امامت ۲۰،۱۴؛ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا امتحان ۶،۴،۱؛ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سخت و دشوار تکالیف ۱؛ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا پاک و منزہ ہونا ۹؛ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خواہشات ۱۵؛ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ۱۴؛ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا رشد و تکامل ۲؛ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی محبت ۱۵؛ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے فضائل ۴، ۱۹،۶؛ حضرت ابراہیم کے امتحان کا فلسفہ ۲؛ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ ۶،۴،۱؛ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے امتحان کے کلمات ۲۹؛ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تربیت کرنے والا ۳؛ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے درجات و مراتب ۹،۷،۶،۵؛ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی کامیابی ۲۳،۴؛ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نبوت ۷؛ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل ۲۱،۱۵

ذکر: حضرت ابراہیم علیہ السلام کے امتحان کا ذکر ۲۳؛ تاریخ کا ذکر ۲۳

رشد و تکامل: رشد و تکامل کے اسباب ۲

روایت: ۲۵، ۲۶، ۲۹،۲۸،۲۷

رہبران و قائدین: قائدین کی بت پرستی ۲۶

رہبریت: رہبری کی اہمیت ۱۸،۱۷ قیادت کا ایمان ۲۲؛ رہبریت اور ظلم ۱۷،۱۸؛ رہبریت کی شرائط ۱۸،۱۷، ۲۷،۲۶،۲۵،۲۲، رہبریت کی عدالت ۲۲

ظالمین: ظالمین کی قیادت و رہبری ۲۷

عدالت: عدالت کی اہمیت ۲۲ عصمت یا معصومیت: گناہ سے معصومیت ۲۴

متقین: متقین کی رہبری ۲۵

معاشرہ: معاشرے کے قائدین کا امتحان ۱۳؛ معاشرے کی رہبری و قیادت کی اہمیت ۱۳؛ معاشرے کی قیادت کی شرائط ۱۳

معنوی درجات: معنوی درجات کی خواہش ۱۶

نبوت: نبوت کا درجہ ۸

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَأَمْناً وَاتَّخِذُواْ مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى وَعَهِدْنَا إِلَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ أَن طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ ﴿۱۲۵﴾

اوراس وقت کو یاد کرو جب ہم نے خانہ کعبہکو ثواب اور امن جگہ بنادیا اور حکم دے دیا کہ مقام ابراہیم کو مصلّی بناؤ اورابراہیم و اسماعیل سے عہد لیا کہ ہمارے گھر طواف اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع سجدہ کرنے والوں کے لئے پاک و پاکیزہبنائے رکھو (۱۲۵)

۱_ اللہ تعالی نے کعبہ کو انسانوں کے لئے ملجأ و مأوی ، حاضر ہونے کا مقام اور بہت ہی پُر امن جگہ قرار دیا ہے_

و إذ جعلنا البيت مثابة للناس وامناً " مثابۃ"یعنی ایسی جگہ جہاں لوگ مسلسل پے درپے رجوع کریں (لسان العرب) " امن" مصدر ہے اور آیہ مجیدہ میں اسم فاعل کے معنی میں ہے یعنی " آمنا_ جو امنیت رکھتا ہو" اسم فاعل کی بجائے مصدر لانا تاکید پر دلالت کرتا ہے_ پس "امناً" وہ مقام جو امن و امان سے بالکل پر ہو_

۲_ خانہ خدا میں سب کو حتی جانداروں کو بھی مکمل امن و امان میں ہونا چاہیئے اور ان کو ہر طرح کی آزار و اذیت سے محفوظ ہونا چاہیئے_ و إذ جعلنا البيت ... امناً لفظ " مثابۃ" کے ساتھ " الناس" کی قید لگانا اور "امنا" کو بغیر قید کے بیان کرنا اس نکتہ کی
طرف اشارہ ہے کہ مکہ میں ہر ذی روح، انسان ہو یا غیر انسان سب کے امن و امان کی ضمانت فراہم کی جائے_

۳_ لوگوں کو چاہیئے کہ خانہ خدا کی زیارت (حج اور عمرہ) کے لئے پے درپے جائیں_ و إذ جعلنا البيت مثابة للناس و امناً و اتخذوا جملہ "اتخذوا ..." انشائیہ اور حکمی ہے اور ہوسکتا ہے کہ قرینہ ہو اس امر پر کہ "جعلنا البیت ..." بھی انشائي اور حکمی معنی رکھتا ہو یعنی "جعل" سے مراد قانون کی تشریع ہو بنابریں جملے کا مفہوم یوں بنتا ہے لوگوں کو چاہیئے کہ خانہ خدا کی طرف آئیں اور جسطرح حق ہے اس طرح اسکے امن و امان کا خیال رکھیں_

۴_ خانہ خدا کے احاطہ میں موجود افراد کے لئے امن و امان قائم کرنا اور ان کو ہر طرح کے نقصان و پریشانی

Presented by: https://jafrilibrary.com

سے محفوظ رکھنا ضروری ہے_و إذ جعلنا البيت مثابة للناس و امناً

۵_خانہ خدا (کعبہ) میں عامۃ الناس کا حاضر ہونا ان کا حق ہے_إذ جعلنا البيت مثابة للناس

٦_خانہ خدا میں لوگوں کی حاضری کا تعین اور اسکے احاطہ (اطراف و اکناف) میں موجود افراد کے امن و امان پر تاکید اللہ تعالی کی نعمتوں میں سے ہیں جو یاد رکھنے کے قابل ہیں_و إذ جعلنا البيت مثابة للناس وامنا "اذ"، "اذکروا_یاد رکھو" کے لئے مفعول ہے_"للناس" کی لام حکایت کرتی ہے کہ کعبہ میں لوگوں کی مسلسل حاضری ان کے اپنے فائدہ و نفع کے لئے ہے اس بات کو مذکورہ بالا مطلب میں نعمت سے تعبیر کیا گیا ہے_

۷_خانہ خدا کی زیارت کرنے والوں کو مقام ابراہیم عليه‌السلام پر ضرور نماز پڑھنی چاہیئے_و اتخذوا من مقام ابراهيم مصلي

گویا اس سے مراد وہ نماز ہے جو مقام ابراہیم عليه‌السلام پر بجا لائي جائے اور یہ نماز طواف ہے نہ کہ دیگر ساری نمازیں_

۸_مقام ابراہیم عليه‌السلام کو نماز کے لئے مختص ہونا چاہیئے_واتخذوا من مقام ابراهيم مصلّي "مصلّي" اسم مکان ہے "صلاة" سے اور اسکا معنی نماز کی جگہ ہے_

۹_مقام ابراہیم عليه‌السلام بہت ہی بلند مرتبہ جگہ ہے_و اتخذوا من مقام ابراهيم مصلّي "مقام ابراہیم عليه‌السلام "کو نماز کے لئے مختص کرنا اس جگہ کی عظمت و شرافت کی دلیل ہے_

۱۰_حضرت ابراہیم عليه‌السلام کا اللہ تعالی کے ہاں بہت بلند مرتبہ و مقام ہے_و اتخذوا من مقام ابراهيم مصلّي

۱۱_خانہ خدا کی تطہیر اور اسکو ہر طرح کی آلودگی و آلائش سے پاک رکھنے کے لیئے اللہ تعالی کا حضرت ابراہیم عليه‌السلام اور حضرت اسماعیل عليه‌السلام کو فرمان و نصیحت_و عهدنا الى ابراهيم و اسماعيل ان طهرا بيتي "عہد" اور اسکے مشتقات جب "الي" کے ساتھ متعدی ہوں تو نصیحت اور فرمان کا معنی دیتے ہیں_تطہیر کا معنی نجاستوں اور آلودگیوں سے پاک کرنا ہے_

۱۲_خانہ خدا کو ہمیشہ کے لئے پاک اور نجاستوں سے دور ہونا چاہیئے_ان طهرا بيتي

۱۳_عبادت کے مقام کو پاک رکھنا ضروری ہے* ان طهرا بيتي للطائفين و العاكفين والركع السجود

ان قیود "للطائفین"، "والعاکفین" و... کا معنی یہ ہو سکتا ہے کہ کعبہ کی تطہیر کا مقصد و فلسفہ اس کے عبادت کا مقام ہونے کی وجہ سے ہے پس یہ احتمال ٹھیک ہے کہ عبادت کے تمام مقامات اور جگھوں کو پاک رکھنا ضروری ہے_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۴_ خانہ خدا کو طواف، عبادت اور رکوع و سجود کے لئے آمادہ و تیار کرنا اللہ تعالی کا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو فرمان تھا_ ان طھراً بیتی للطائفین و العاکفین والرکع السجود
اس مطلب میں تطہیر آمادہ کرنے اور مختص کرنے سے کنایۃ ہے جیسا کہ بعض مفسرین نے کہا ہے_

۱۵_ اللہ تعالی کے انسانوں کو فرامین، اللہ کے انسانوں سے عہد ہیں_ عھدنا الی ابراھیم و اسماعیل ان طھرا بیتي
یہ مطلب اس بناپر ہے کہ فرمان اور حکم کو "عہدنا" سے تعبیر کیا گیا ہے_

۱۶_ عبادت کی جگہوں میں خدمت کرنا اور ان کو اللہ تعالی کی عبادت کے لئے آمادہ و تیار کرنا ایک اچھا اور نیک عمل ہے _و عھدنا الی ابراھیم و اسماعیل ان طھرا بیتی للطائفین و العاکفین والرکع السجود

۱۷_ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام خانہ خدا (کعبہ) کے خدمت گزار تھے_ عھدنا الی ابراھیم و اسماعیل ان طھرا بیتي

۱۸_ اللہ کا گھر طواف، اعتکاف، عبادت اور رکوع و سجود (نماز) کی جگہ ہے_ ان طھرا بیتی للطائفین و العاکفین والرکع السجود "عاکفین" کا مصدر عکوف ہے جسکا معنی کسی جگہ رہنا یا اقامت اختیار کرنا ہے آیہ مجیدہ میں طواف اور رکوع و سجود کے قرینہ سے، یا اس سے مراد مطلق عبادت و بندگی خدا ہے یا پھر اس سے مراد اعتکاف ہے جو ایک خاص عبادت ہے جس میں خاص شرائط جیسے روزہ رکھنا و غیرہ ہیں_

۱۹_ اللہ تعالی کے ہاں کعبہ کی ایک خاص عظمت اور تقدس ہے_ ان طھرا بیتي یہ جو "بیت" کو "یائ" متکلم کی طرف اضافہ کیا گیا اور کعبۃ کو اللہ تعالی سے نسبت دی گئي ہے یہ اس معنی کو بیان کررہی ہے کہ کعبہ کا اللہ تعالی کے ہاں ایک خاص تقدس اور عظمت ہے_

۲۰_ خانہ خدا میں طواف کرنے والے، عبادت کرنے والے اور نماز بجا لانے والے اللہ تعالی کے ہاں ایک بلند مقام و منزلت رکھتے ہیں_ ان طھرا بیتی للطائفین و العاکفین والرکع السجود یہ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام جیسے عظیم انبیاء علیہم السلام کو خانہ خدا کی تطہیر پر طواف کرنے والوں اور ... کے لئے مامور کیا گیا اس سے طواف کرنے والوں اور ... کی اللہ تعالی کے ہاں بلند منزلت معلوم ہوتی ہے_

۲۱_ خانہ خدا کا طواف اور اس میں اعتکاف حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شریعت کے احکام میں سے تھے_ ان طھرا بیتی للطائفین والعاکفین

Presented by: https://jafrilibrary.com

۲۲_ اللہ تعالی کی بارگاہ میں رکوع و سجود (نماز) بجالانا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین کے عبادتی پروگراموں میں سے تھا_ والركع السجود

۲۳_ خانہ خدا (کعبہ) تاریخی طور پر قدیم ہے_ و إذ جعلنا البيت ... و اتخذوا من مقام ابراهيم مصلّى و عهدنا الى ابراهيم و اسماعيل

۲۴_ عبادت کا طہارت و پاکیزگی اور صفائی سے بڑا گہرا رابطہ ہے_ ان طهراً بيتى للطائفين والعاكفين والركع السجود

۲۵_ عبادت میں جگہ کی اہمیت اور قدر و منزلت اتخذوا من مقام ابراهيم مصلّى ... طهرا بيتى للطائفين و العاكفين والركع السجود

۲۶_ امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا ..."ان الله فضل مكة و جعل بعضها افضل من بعض فقال تعالى " واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى ... [1] اللہ تعالی نے مکہ کو فضیلت بخشی اور اس کے بعض مقامات پر بعض دیگر مقامات کو فضیلت عطا کی پس اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے " مقام ابراہیم کو اپنی نماز کی جگہ قرار دو..."

۲۷_ امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے "نزلت ثلاثة احجار من الجنة ... و مقام ابراهيم...[2] جنت سے تین پتھر نازل ہوئے ... اور ان میں سے ایک مقام ابراہیم ہے_

۲۸_ امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے "...لقد وضع عبد من عباد الله قدمه على حجر فامرنا الله تبارك وتعالى ان نتخذها مصلي ...[3] اللہ کے بندوں میں سے ایک بندے (ابراہیم علیہ السلام) نے اپنا پاؤں پتھر پر رکھا پس اللہ تعالی نے (اس واقعہ کو زندہ رکھنے کیلئے) ہمیں حکم دیا کہ ہم اس پتھر کو اپنی نماز کا مقام قرار دیں_

۲۹_ امام صادق علیہ السلام سے اللہ تعالی کے اس کلام " طهرا بيتى للطائفين ..." کے بارے میں روایت ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا يعنى نحيّا عنه المشركين ...[4] مشرکین کو ہم خانہ خدا سے دور کریں_

۳۰_ عن ابى الصباح الكنانى قال سالت اباعبدالله عليه‌السلام عن رجل نسى ان يصلّى ركعتين عند مقام ابراهيم عليه‌السلام فى طواف الحج والعمرة فقال ان كان فى البلد صلى ركعتين عند مقام ابراهيم عليه‌السلام فان الله عزوجل يقول" واتخذوا من مقام ابراهيم مصلّي" و ان كان قد ارتحل فلا آمره ان يرجع[5]

---

۱) کامل الزیارات ص ۲۱، بحار الانوار ج/ ۹۶ ص ۲۴۱ ح ۸_ ۲) تفسیر عیاشی ج/ ۱ ص ۵۹ ح ۹۳_ ۳) تفسیر عیاشی ج/ ۱ ص ۵۹ ح ۹۴، نور الثقلین ج/ ۱ ص ۱۲۲ ح ۳۴۷_

۴) تفسیر قمی ج/ ۱ ص ۵۹، تفسیر برہان ج/ ۱ ص ۳۲۷ ح ۶۲۵_ ۵) تہذیب الاحکام ج/ ۵ ص ۱۳۹ ح ۱۳۰، نور الثقلین ج/ ۱ ص ۱۲۲ ح ۳۴۸_

Presented by: https://jafrilibrary.com

ابی الصلاح الکنانی کہتے ہیں میں نے امام صادق عليه السلام سے سوال کیا کہ جو شخص حج اور عمرہ کی دو رکعت نماز طواف مقام ابراہیم عليه السلام پر بجا لانا بھول جائے تو کیا کرے ؟ حضرت عليه السلام نے فرمایا اگرابھی تک شہر مکۃ میں ہے تو نماز کو مقام ابراہیم عليه السلام پر بجالائے کیونکہ اللہ تعالی فرماتاہے" اور مقام ابراہیم کو اپنی نماز کی جگہ قرار دو " اور اگرمکۃ شہر سے کوچ کرچکاہے تو میں اسے واپس لوٹنے کا حکم نہیں دوں گا_

۳۱ _ ابن مسکان کہتے ہیں "حدثنی من سأله عن رجل نسی رکعتی طواف الفریضة حتی یخرج فقال ... ان کان جاوز میقات اهل أرضه فلیرجع و لیصلهما فان الله یقول" و اتخذوا من مقام ابراهیم مصلّي"..."[1] مجھے ایک شخص نے بتایا کہ جس نے ان سے (امام عليه السلام سے)یک آدمی کے بارے میں سوال کیا کہ وہ فرد طواف کی دو رکعت نماز فریضہ ادا کرنا بھول گیا ہے اورمکہ سے نکل چکاہے تو امام عليه السلام نے فرمایا ... اگر اپنے علاقے والے حاجیوں کے میقات سے نکل چکاہے تو لوٹ آئے اور دو رکعت نماز پڑھے کیونکہ اللہ تعالی فرماتاہے "واتخذوا من مقام ابراهیم مصلّي..."

احکام: ۳۱، ۳۰، ۷، ۳

اعتکاف: دین ابراہیمی عليه السلام میں اعتکاف ۲۱; کعبہ میں اعتکاف ۱۸، ۲۱

اللہ تعالی : اوامر الہی ۱۱، ۱۴، ۱۵; اللہ تعالی کی نصیحتیں ۱۱; عہد الہی ۱۵; اللہ تعالی کی نعمتیں ۶

امن و امان: امن و امان کی نعمت ٦

انسان: انسانوں کی تکلیف "شرعی ذمہ داري" ۳; انسانی حقوق ۵; اللہ تعالی کا انسانوں سے عہد ۱۵

پتھر: بہشت سے نازل ہونے والے پتھر ۲۷

حاجی : حاجیوں کی امنیت ٦، ۴

حج : احکام حج ۳۱، ۳۰، ۷; حج کی اہمیت ۳; حج کی عبادات و فرائض ۷

حضرت ابراہیم عليه السلام : حضرت ابراہیم عليه السلام کے دین کی تعلیمات ۲۲، ۲۱ حضرت ابراہیم عليه السلام کی خدمت گزاری ۱۷; حضرت ابراہیم عليه السلام کا واقعہ ۱۷; حضرت ابراہیم عليه السلام کی ذمہ داری ۱۳، ۱۱; حضرت ابراہیم عليه السلام کے درجات ۲۸، ۱۰

حضرت اسماعیل عليه السلام : حضرت اسماعیل عليه السلام کی خدمت گزاری ۱۷; حضرت اسماعیل عليه السلام کا واقعہ ۱۷; حضرت اسماعیل عليه السلام کی ذمہ داری ۱۳، ۱۱

---

۱)تہذیب الاحکام ج/ ۵ ص ۱۴۰ ح ۱۳۵ ، تفسیر برہان ج/ ۱ ص ۱۵۲ ح ۵ _

Presented by: https://jafrilibrary.com

ذکر: نعمت کا ذکر ٦

رکوع: رکوع کی اہمیت ١٣; دین ابراہیمی علیہ السلام میں رکوع ٢٢ رکوع کی جگہ ١٨

روایت: ٢٦، ٢٧، ٢٨، ٢٩، ٣٠، ٣١

سجدہ: سجدہ کی اہمیت ١٣; دین ابراہیمی علیہ السلام میں سجدہ ٢٢; سجدہ کی جگہ ١٨

طواف: دین ابراہیمی علیہ السلام میں طواف ٢١; طواف کرنے والوں کے درجات ٢٠

عابد لوگ: عابدوں کے درجات ٢٠

عبادت: عبادت کی منزلت ٢٥; کعبہ میں عبادت ١٣، ١٨، ٢٠; عبادت اور پاکیزگی و صفائی ٢٣; عبادت اور طہارت ٢٣; عبادت کی جگہ کی اہمیت ٢٥

عبادت گاہ: ١٨ عبادت گاہ کی تطہیر کی اہمیت ١٣; عبادت گاہ میں خدمت ١٦

عمرہ: عمرہ کی اہمیت ٣

عمل: پسندیدہ عمل ١٦

قدرین: ٢٥

کعبہ: کعبہ میں امنیت ١، ٢; کعبہ کی تاریخ ٢٣; کعبہ کی تطہیر ١١، ٢٩، ١٢; کعبہ کے خدمت گزار ١٧; کعبہ کی زیارت ٣، ٥; کعبہ کا طواف ١٨، ١٣، ٢١، ٢٠; کعبہ کی عظمت ٣، ٣، ١١، ١٢، ١٤، ١٧، ١٩; کعبہ کا تقدس ١٩; کعبہ کا قدیمی ہونا ٢٣; کعبہ میں مشرکین کے داخلے پر ممانعت یا پابندی ٢٩; کعبہ کی نعمت ٦; کعبہ کی اہمیت ١٨; کعبہ کی خصوصیات ١

لوگ: لوگوں کی پناہ گاہ ١

مقام ابراہیم علیہ السلام: مقام ابراہیم علیہ السلام کی اہمیت ٨، ٩; مقام ابراہیم علیہ السلام کی فضیلت ٢٨، ٢٧

مقدس مقامات: ٢٧، ٢٦، ١٩، ١٨، ١٣، ١٢، ١١، ٩، ١، ٢٨

مقربین: ١٠ مکہ: مکہ کی فضیلت ٢٦

نماز: نماز کی جگہ ١٨; دین ابراہیمی علیہ السلام میں نماز ٢٢; کعبہ میں نماز ٢٠; مقام ابراہیم علیہ السلام میں نماز ٧، ٢٦، ٨، ٢٨، ٣٠; طواف کی نماز ٣٠، ٧، ٣١

نماز گزار لوگ: نماز گزاروں کے درجات ٢٠

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَـٰذَا بَلَدًا آمِنًا وَارْزُقْ أَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ آمَنَ مِنْهُم بِاللّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ قَالَ وَمَن كَفَرَ فَأُمَتِّعُهُ قَلِيلاً ثُمَّ أَضْطَرُّهُ إِلَى عَذَابِ النَّارِ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿۱۲۶﴾

اور اس وقت کو یاد کرو جب ابراہیم نے دعا کی کہ پروردگار اس شہر کو امن کا شہر قرار دیدے اور اس کے ان اہلشہر کو جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہوں پھلوں کا رزق عطا فرما_ ارشاد ہوا کہ پھر جو کافر ہو جائیں گے انھیں دنیا میں تھوڑی نعمتیں دے آخرت میں عذاب جہنّمین زبردستی ڈھکیل دیا جائے گا جو بدترینا نجام ہے (۱۲٦)

۱_ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بارگاہ ایزدی میں کعبہ کے اطراف و اکناف کی زمینوں کو ایک پُرامن شہر میں تبدیل کرنے کی درخواست کی_ و إذ قال ابراهیم رب اجعل هذا بلداً آمنا ظاہراً "ہذا" کا مشار الیہ کعبہ کے اطراف کی زمینیں ہیں بنابریں جملہ " اجعل ..." میں دو درخواستیں موجود ہیں ۱_ کعبہ کے اطراف کی زمینیں ایک شہر ہوجائیں ۲_ اس شہر میں مکمل امن و امان ہو_ قابل توجہ ہے کہ "بلد" کا معنی ایسی سرزمین ہے جسکی حدود و غیرہ مشخص ہوں یا اسکا معنی شہر بھی ہے_ مذکورہ بالا مطلب دوسرے احتمال کی بناپر ہے_

۲_ بارگاہ رب العزت میں التجا کرنا، دعا اور حاجات طلب کرنے کے آداب میں سے ہے_ رب اجعل هذا بلداً آمنا

۳_ شہر مکہ کی اقتصادی بحالی اور رونق اور وہاں کے مومن شہریوں کا مختلف پھلوں اور میوہ جات سے بہرہ مند ہونا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بارگاہ ایزدی میں دعاؤں میں سے تھا_ وارزق اهله من الثمرات من آمن منهم

۴_ حضرت ابراہیم علیہ السلام مکہ کے کفار کو الہی رزق و روزی سے بہرہ مند ہونے کا اہل نہ سمجھتے تھے_ و ارزق ... من آمن منهم بالله والیوم الاخر

۵_ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالی سے چاہا کہ مکہ کے کفار اس کے رزق و روزی سے بہرہ مند نہ ہوں_

Presented by: https://jafrilibrary.com

وارزق ...من آمن منهم باللّٰه واليوم الآخر "من آمن"، "اہلہ" کے لئے بدل ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا لفظ "اہلہ" سے ہدف بیان کررہاہے_ حضرت ابراہیم علیہ السلام "من آمن" کے استعمال سے اس مطلب کی طرف اشارہ فرمارہے ہیں کہ آپ علیہ السلام خواہشمند ہیں مکہ کے کفار کو پھل اور میوہ جات عطا نہ کیئے جائیں_

۶_ انبیاء (علیہم السلام) کے مکتب کے بنیادی ارکان میں سے اللہ تعالی اور قیامت پر ایمان ہے_من آمن منهم باللّٰه واليوم الآخر

۷_ شہر مکہ میں نعمتوں کی فراوانی اور امن و امان حضرت ابراہیم عليه‌السلام کے اہداف کی تکمیل کے لئے کارساز اور معاون ہیں _انی جاعلك للناس اماماً ... إذ قال ابراهيم رب اجعل هذا بلداً آمنا وا رزق اهله حضرت ابراہیم عليه‌السلام کی امامت، کعبہ کی تطہیر اور اسکو عبادت خدا کے لئے تیار کرنے میں آپ عليه‌السلام کی ذمہ داری اور اس کے بعد آپ عليه‌السلام کی دعا (مکہ پر امن ہو اور اس میں اقتصادی رونق ہو) یہ سب مطالب مذکورہ بالا مطلب کو بیان کررہے ہیں_

۸_ شہر مکہ کو حتی کفار کے لئے بھی امن کی جگہ ہونا چاہیئے_رب اجعل هذا بلداً آمنا وارزق ...من آمن منهم باللّٰه واليوم الآخر حضرت ابراہیم عليه‌السلام نے اپنی دوسری دعا یعنی پھلوں اور میوہ جات کا عطا کیا جانا اسکو مؤمنین کے ساتھ مختص کیا جبکہ شہر مکہ کے امن و امان کو مطلق طور پر بیان فرمایا اس سے یہ نتیجہ نکلتاہے کہ حضرت ابراہیم عليه‌السلام نے مکہ کے امن و امان کو سب کے لئے حتی کفار کے لئے بھی چاہا_

۹_ دینی پیشوا اور اماموں کی ذمہ داریوں میں سے ہے کہ لوگوں کے لئے امن و امان اور آسائش و رفاہ مہیا کریں_ اسی طرح ان کے لئے عبادت و بندگی کا ماحول فراہم کریں_انی جاعلك للناس اماماً ... طهرا بيتي للطائفين ... رب اجعل هذا بلداً آمناً وارزق اهله

۱۰_ اہل ایمان کے لئے رفاہ اور امن وامان کا مہیا کرنا ادیان الہی کی نظر میں بہت ہی قابل قدر چیز ہے_
رب اجعل هذا بلداً آمناً وارزق اهله من الثمرات من آمن

۱۱_ بندوں کے لئے امنیت اور رزق و روزی کا اہتمام کرنا اللہ تعالی کی ربوبیت کا ایک پرتو ہے_رب اجعل هذا بلداً آمناً وارزق اهله من الثمرات

۱۲_ اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم عليه‌السلام کی دعا "مکہ کی سرزمین کا شہر بننا، اس کا امن و امان اور اس میں رہنے والے مؤمنین کی آسائش و رفاہ" کو قبول فرمایا_رب اجعل ... قال و من كفر فامتعه قليلاً حضرت ابراہیم عليه‌السلام نے اپنی دعا میں اس مطلب کی طرف اشارہ فرمایا کہ اللہ تعالی مکہ کے رہنے والے کفار کو اپنے رزق سے محروم فرمائے_ یہ

Presented by: https://jafrilibrary.com

جملہ (و من کفر فامتعہ _ لیکن جس نے کفر اختیار کیا اس کو ہم کم فائدہ دینگے) اللہ تعالی کی طرف سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خواہش کا منفی جواب ہے _ ایک درخواست کے بعض حصے کا قبول نہ ہونا دیگر دعاؤں کی قبولیت کی حکایت کرتا ہے _

۱۳ _ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شہر مکہ کے امن و امان اور اس سرزمین کے مومنین کا الہی نعمتوں سے بہرہ مند ہونے کی دعا ایک ایسا واقعہ ہے جو یاد رکھنے کے قابل ہے _ و إذ قال ابراهیم رب اجعل هذا بلداً آمناً وارزق اهله یہ مطلب اس بنا پر ہے کہ "اذ" فعل مقدر "اذکر" کے لئے مفعول ہو _

۱۴ _ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا (مکہ کے کفار اللہ کی نعمتوں سے محروم ہوجائیں) قبول نہ ہوئی _ قال و من کفر فامتعه قلیلاً

۱۵ _ کفار کو دنیا کی متاع سے بہرہ مند کرنا سنن الہی میں سے ہے _ و من کفر فامتعه

۱۶ _ کفار کا اللہ تعالی کی نعمتوں سے بہرہ مند ہونا بڑا ہی وقتی ہے _ و من کفر فامتعه قلیلاً ثم اضطره الی عذاب النار

۱۷ _ دنیا کی متاع بڑی قلیل اور اس سے استفادہ کوتاہ مدت ہے _ فامتعه قلیلاً "قلیلا" موصوف محذوف کے لئے صفت ہے یہ موصوف "متاعاً" یا "زماناً" کی طرح کا کوئی لفظ ہوسکتا ہے _ مافوق جملہ چونکہ "ثم اضطرہ" کے مقابل آیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عالم آخرت کے مقابل میں دنیا کی متاع بڑی قلیل اور اس سے استفادہ کوتاہ مدت ہے _

۱۸ _ وہ لوگ جو اللہ تعالی اور روز قیامت کے بارے میں کفر اختیار کرتے ہیں ان کے پاس کوئی راہ نہیں ہے سوائے اس کے کہ وہ آتش جہنم میں داخل ہوجائیں _ و من کفر ... ثم اضطره الی عذاب النار اضطرار یعنی کسی کو کسی کام کے کرنے پر مجبور کرنا پس "ثم اضطرہ ..." کا معنی یہ بنتا ہے جب کفار اپنی دنیاوی زندگی پوری کرچکے ہونگے تو ہم انہیں آتش جہنم میں جانے پر مجبور کرینگے _

۱۹ _ جہنم کی آگ بہت ہی برُا مقام اور بڑا شوم نتیجہ ہے _ و بئس المصیر "مصیر" اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں پر حرکت ختم ہوجائے _

۲۰ _ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی کفار مکہ کے خلاف دعا قبول نہ ہونے پر اللہ تعالی نے آپ علیہ السلام کی دلجوئی فرمائی _

وارزق ... من آمن منهم ... قال و من کفر فامتعه قلیلاً ثم اضطره الی عذاب النار دنیا کی متاع کے قلیل ہونے، اس سے کوتاہ مدت

Presented by: https://jafrilibrary.com

استفادہ کے بیان کرنے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کفار کے خلاف قبول نہ ہونے کے بعد ان کے بُرے انجام کے ذکر کرنے کے اہداف میں سے ایک حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دلجوئي کرنا ہے ۔

۲۱ ۔ حضرت امام صادق علیہ السلام سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس کلام"وارزق اہلہ من الثمرات ..." کے بارے میں روایت ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا "من ثمرات القلوب ای حببهم الی الناس لینتابوا الیهم و یعودوا الیهم"[۱]
اس سے مراد دلوں کے پھل ہیں یعنی مومنین مکہ کی محبت لوگوں کے دل میں ڈالو تا کہ ان کے مشتاق بن کران کی طرف لوٹ آئیں ۔

۲۲ ۔ امام باقر علیہ السلام سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس دعا "وارزق اہلہ من الثمرات" کے بارے میں روایت ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا "ان المراد بذلك ان الثمرات تحمل الیهم من الآفاق" یہ پھل دور کی سرزمینوں سے وہاں (مکہ) لے جائے جاتے ہیں[۲]

احکام: ۸

حضرت ابراہیم علیہ السلام : حضرت ابراہیم علیہ السلام اور کفار مکہ ۲۰،۴ ; حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کی قبولیت ۱۲; حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اہداف ۷; حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بصیرت ۴; حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خواہشات ۱،۳،۵; حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ۱،۳،۵،۱۴،۲۰،۲۱،۲۲; حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دل جوئي ۲۰; حضرت ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ ۱،۵،۲۰

اقتصاد: اقتصادی رونق کی اہمیت ۳

امنیت : امن و امان کی اہمیت ۹،۱۳

انبیاء علیہم السلام : انبیاء کی تعلیمات کے ارکان ٦

انسان: انسانوں کا امن و امان ۱۱; انسانوں کی روزی ۱۱

ایمان : اللہ تعالی پر ایمان ٦; قیامت پر ایمان ٦; ایمان کے متعلقات ٦

اہل جہنم: ۱۸

اللہ تعالی : اللہ تعالی کی ربوبیت ۲; اللہ تعالی کی سنتیں ۱۵; اللہ تعالی کی ربوبیت کے مظاہر ۱۱; اللہ تعالی کی نعمتیں ۱۴

انجام : برا انجام ۱۹

---

۱) تفسیر قمی ج/ ۱ ص ۶۲، نور الثقلین ج/ ۱ ص ۱۲۴ ح ۳۵۹ ـ ۲) مجمع البیان ج/ ۱ ص ۳۸۸، تفسیر برہان ج/ ۱ ص ۱۵۴ ح ۳ ـ

Presented by: https://jafrilibrary.com

جهنم: آتش جہنم ۱۸،۱۹؛ جہنم کا برا ہونا ۱۹؛ جہنم کے موجبات ۱۸

عبادت: عبادت کا ماحول پیدا کرنا ۹

عذاب: اہل عذاب ۱۸

دعا: دعا کے آداب ۲

دنیاوی وسائل: ۱۷

دینی قائدین: دینی قائدین کی ذمہ داری ۹

ذکر: تاریخ کا ذکر ۱۳؛ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا ذکر ۱۳

قدریں: ۱۰

رفاہ و آسائش: رفاہ کی اہمیت ۳،۹

روایت: ۲۱، ۲۲

کفار: کفار کے دنیاوی وسائل ۱۵،۱۶؛ کفار کی رفاہ و آسائش ۱۵،۱۶؛ کفار جہنم میں ۱۸؛ کفار مکہ میں ۸؛ کفار کی سزا ۱۸؛ کفار کا نعمت سے محروم ہونا ۴؛ کفار کی نعمتیں ۱۴

کفر: اللہ تعالی کے ساتھ کفر کی سزا ۱۸؛ قیامت کے ساتھ کفر کی سزا ۱۸

مکہ کے کفار: مکہ کے کفار کی محرومیت ۵

مومنین: مومنین کے امن و امان کی اہمیت ۱۰؛ مومنین کی آسائش و رفاہ کی اہمیت ۱۰؛ دلوں میں مومنین کی محبت القا کرنا ۲۱

مکہ کے مومنین: مکہ کے مومنین کے فضائل ۲۱

مکہ معظمہ: مکہ کا آباد ہونا ۳،۲۲؛ مکہ کے احکام ۸؛ مکہ کا امن و امان ۱،۷،۸،۱۲،۱۳؛ مکہ کی تاریخ ۱،۱۲؛ اہل مکہ کی آسائش و رفاہ ۳،۱۲؛ مکہ کی اقتصادی رونق ۳،۷؛ شہر مکہ ۱۲؛ مکہ میں پھل ۲۲؛ اہل مکہ کی نعمتیں ۱۳

نعمت: نعمت سے محرومیت ۵

احتیاجات: احتیاجات کی تکمیل کا سرچشمہ ۲

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿۱۲۷﴾

اور اس وقت کو یاد کرو جب ابراہیم و اسماعیل خانہ کعبہ کی دیواروں کو بلند کررہے تھے اور دل میں یہ دعا تھی کہ پروردگار ہماری محنت کو قبول فرمائے کہ تو بہترین سننے والا اور جاننے والا ہے (۱۲۷)

۱۔ کعبہ کی دیواریں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے کھڑی کیں اور ان کی تعمیر کی۔

و إذ یرفع ابراهیم القواعد من البیت واسماعیل قاعدہ کی جمع قواعد ہے اس کا معنی پایہ، اساس اور ستون ہے۔ آیہ مجیدہ میں " البیت " کی مناسبت سے یہاں مراد دیوار کی بنیادیں ہیں بنیادوں کو اوپر لے جانا (یرفع ابراہیم القواعد) یعنی بنیادوں پر دیوار بنانا ہے۔

۲۔ قبل اس کے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کعبہ کی دیواریں بنائیں اس کی بنیادیں موجود تھیں۔

و إذ یرفع ابراهیم القواعد من البیت و اسماعیل کعبہ کی دیواریں بنانے کی نسبت حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی طرف دی گئي ہے۔ لیکن بنیادیں بنانے کی نسبت ان کی طرف نہیں دی گئي اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کعبہ کی بنیادیں پہلے سے موجود تھیں۔

۳۔ کعبہ کے اصلی بنانے والے حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام مدد کرنے والے تھے۔

و إذ یرفع ابراهیم القواعد من البیت واسماعیل

پہلا فاعل اور فعل کے متعلقات لانے کے بعد فاعل پر فاعل کو عطف کرنا " جیسا کہ آیہ مجیدہ میں ہے " ہوسکتا ہے ان دو فاعل کے انجام کار میں تفاوت کی طرف اشارہ ہو۔ بنابریں یہ جو دیواریں بنانے کی گفتگو ہورہی ہے کہا جاسکتا ہے کہ اصلی بنانے والے حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے اور مدد و کمک کرنے والے حضرت اسماعیل علیہ السلام ۔

۴۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں دعا کے ذریعے اپنے عمل (کعبہ کی تعمیر) کی قبولیت کو چاہا۔ ربنا تقبل منا

۵۔ کعبہ کی تعمیر اللہ تعالی کی طرف سے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو فرمان تھا اور بارگاہ اقدس الٰہی میں ان کے لیئے تقرب کا ذریعہ تھا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

و إذ يرفع ابراهيم القواعد من البيت واسماعيل ربنا تقبل منا یہ جو حضرت ابراہیم عليه‌السلام اور حضرت اسماعیل عليه‌السلام نے اللہ تعالی سے اپنے عمل کی قبولیت کی دعا کی تو اسکا لازمہ یہ ہے کہ اللہ تعالی نے انہیں کعبہ کی تعمیر کا حکم دیا ہو_

٦_ اللہ تعالی کی بارگاہ میں نیک عمل کو قابل ذکر نہ سمجھنا ایک پسندیدہ عمل ہے* ربنا تقبل منا

"تقبل_(قبول فرما) کا مفعول کعبہ کی تعمیر ہے حضرت ابراہیم عليه‌السلام اور حضرت اسماعیل عليه‌السلام نے جو مفعول کا ذکر نہیں فرمایا یعنی انہوں نے اپنے نیک عمل کو بیان نہیں کیا گویا یہ کہ ان کا عمل اللہ تعالی کی بارگاہ میں قابل ذکر نہیں ہے_

٧_ عبادت اور اطاعت الہی کی قدر و منزلت اس صورت میں ہے کہ اللہ تعالی کی بارگاہ میں مورد قبول ہو_

و إذ يرفع ابراهيم ... ربنا تقبل منا

٨_ کعبہ کی تعمیر کے وقت حضرت ابراہیم عليه‌السلام اور حضرت اسماعیل عليه‌السلام کی پوری توجہ اور خلوص فقط اللہ تعالی کے لئے تھے_ و إذ يرفع ابراهيم القواعد من البيت و اسماعيل ربنا تقبل منا جملے کا سیاق و سباق اس امر کا تقاضا کرتا ہے کہ "ربنا تقبل منا" کے ہمراہ "قالا" یا اسطرح کا لفظ استعمال ہوتا_ اس کلمہ کا حذف کرنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ حضرت ابراہیم عليه‌السلام اور حضرت اسماعیل عليه‌السلام کی تعمیر کعبہ کے وقت اللہ تعالی کی طرف توجہ اسطرح تھی کہ گویا یہ چیز ان کی حالت اور صفت میں تبدیل ہوچکی تھی پس لفظوں کی ادائیگی ضروری نہیں تھي_

٩_ اللہ تعالی کی بارگاہ ربوبیت میں التجا کرنا دعا کے آداب میں سے ہے_ ربنا تقبل منا

١٠_ اللہ تعالی سمیع (سننے والا) اور علیم (جاننے والا) ہے_ انك انت السميع العليم

١١_ فقط اللہ تعالی ہے جو بندوں کی دعائیں سننے والا، ان کی دعائیں قبول کرنے والا اور ان کی ضروریات سے آگاہ ہے_

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم ما قبل جملے کی مناسبت سے جس میں دعا و درخواست پائي جاتی ہے_ اللہ تعالی کے "سمیع" ہونے کا بیان، دعا کی قبولیت اور حاجت کے پورے ہونے کی طرف کنایہ ہے_

١٢_ نیک عمل انجام دیتے ہوئے اللہ تعالی کی طرف توجہ اور اس عمل کی قبولیت کے لئے بارگاہ ایزدی میں دعا کرنا عمل کے آداب میں سے ہے_ و إذ يرفع ابراهيم القواعد ... ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم

١٣_ اللہ تعالی کی تعریف کرنا دعا کے آداب میں سے

Presented by: https://jafrilibrary.com

ہے_ ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم

۱۴_ نیک عمل کے بانیوں کو یاد کرنا ایک پسندیدہ اور اچھا عمل ہے_ و إذ یرفع ابراهیم القواعد من البیت و اسماعیل "اذ..." "اذکروا" کے لئے مفعول ہے یعنی یہ کہ کعبہ کے بنانے والوں کو ہمیشہ یاد رکھو_ یہ حکم انسانوں کے لئے ایک درس ہے کہ نیک کاموں کی بنیاد رکھنے والوں کے عمل کو کبھی فراموش نہیں ہونا چاہیئے_

۱۵_ حضرت ابراہیم عليه‌السلام اور حضرت اسماعیل عليه‌السلام کی طرف سے کعبہ کی تعمیر کا واقعہ اور اس دوران ان کی دعائیں، یاد رکھنے والا واقعہ ہے_ و إذ یرفع ابراهیم القواعد من البیت و اسماعیل ربنا یہ مطلب اس بناپر ہے کہ "اذ" فعل مقدر "اذکروا" کے لئے مفعول ہو_

۱۶_ امام صادق عليه‌السلام سے روایت ہے "... فلما امر الله عزوجل ابراهیم ان یبنی البیت و لم یدر فی ای مکان یبنیه فبعث الله جبرائیل فخطّ له موضع البیت فانزل الله علیه القواعد من الجنة ... فبنی ابراهیم البیت و نقل اسماعیل الحجر من ذی طوی فرفعه الی السماء تسعة اذرع ...[۱] ... جب اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم عليه‌السلام کو کعبہ کی تعمیر کا امر فرمایا تو آپ عليه‌السلام نہیں جانتے تھے کہ کعبہ کی تعمیر کہاں کریں تو اللہ تعالی نے جبرائیل عليه‌السلام کو بھیجا تو حضرت جبرائیل عليه‌السلام نے زمین پر کعبہ کی جگہ ایک خط کھینچا پھر اللہ تعالی نے کعبہ کی بنیادیوں کو جنت سے نازل فرمایا ... پس حضرت ابراہیم عليه‌السلام نے کعبہ کی تعمیر کی حضرت اسماعیل عليه‌السلام وادی "ذی طوي" سے پتھر لے کر آئے تو حضرت ابراہیم عليه‌السلام نے کعبہ کی (دیواوں) کو نو[۹] ذراع تک بلند فرمایا ..."

۱۷_ قال الحلبی سئل ابو عبدالله علیه‌السلام عن البیت اکان یحج قبل ان یبعث النبي(ص) ؟ قال نعم و تصدیقه فی القرآن ... و اذیرفع ابراهیم القواعد من البیت واسماعیل ...[۲] حلبی کہتے ہیں امام صادق عليه‌السلام سے پوچھا گیا کیا آنحضرت (ص) کی بعثت سے قبل حج تھا؟ تو حضرت عليه‌السلام نے فرمایا ہاں اس کا شاہد قرآن ہے کیونکہ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے "یاد کرو جب ابراہیم اور اسماعیل کعبہ کی دیواریں بلند کررہے تھے"

۱۸_ امام صادق عليه‌السلام سے روایت ہے کہ ... کان البیت درة بیضاء فرفعه الله الی السماء و بقی اساسه ... فامر الله ابراهیم و اسماعیل ان یبنیا البیت علی القواعد [۳]

---

۱) تفسیر قمی ج/ ۱ ص ۶۲، نورالثقلین ج/ ۱ ص ۱۲۸ ح ۳۷۶_ ۲) تفسیر عیاشی ج/ ۱ ص ۶۰ ح ۹۹، تفسیر برہان ج/ ۱ ص ۱۵۵ ح ۱۰_

۳) تفسیر عیاشی ج/ ۱ ص ۶۰ ح ۹۸، تفسیر برہان ج/ ۱ ص ۱۵۵ ح ۹_

Presented by: https://jafrilibrary.com

... خانہ کعبہ سفید درّ (موتي) تھا پھر اللہ تعالی نے اس کو آسمان کی طرف بلند فرمالیا اور اس کی بنیاد باقی رہ گئي ... پھر اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم عليه‌السلام اور حضرت اسماعیل عليه‌السلام کو امر فرمایا کہ کعبہ کو انہی گزشتہ بنیادوں پر تعمیر کریں ـ

اخلاص : اخلاص کی اہمیت ٨

اسماء اور صفات: سمیع ١٠; علیم ١٠

اطاعت: اللہ تعالی کی اطاعت کی اہمیت ٧

اللہ تعالی : اللہ تعالی کے مختصات ١١; اوامر الہی ٥; حمد الہی ١٣; ربوبیت الهي٩; اللہ تعالی کا سننا ١١; اللہ تعالی کا علم ١١

انسان: انسان کی ضروریات ١١

تقرب: تقرب کے عوامل ٥

حج: حج کی تاریخ ١٧; حج قبل از اسلام١٧

حضرت ابراہیم عليه‌السلام : حضرت ابراہیم عليه‌السلام اور کعبہ کی تعمیر ١، ١٦، ٣، ١٨; حضرت ابراہیم عليه‌السلام کا خلوص ٨; حضرت ابراہیم عليه‌السلام کا تقرب ٥; حضرت ابراہیم عليه‌السلام کی دعا ٢; حضرت ابراہیم عليه‌السلام کا واقعہ ٢، ٣، ١; حضرت ابراہیم کی ذمہ داری ٥

حضرت اسماعیل عليه‌السلام : حضرت اسماعیل عليه‌السلام کا اخلاص ٨; حضرت اسماعیل اور کعبہ کی تعمیر١٨، ١٦، ٣، ١; حضرت اسماعیل عليه‌السلام کا تقرب ٥; حضرت اسماعیل عليه‌السلام کی دعا ٢; حضرت اسماعیل عليه‌السلام کا واقعہ ٢، ٣، ١; حضرت اسماعیل عليه‌السلام کی ذمہ داری ٥

دعا: دعا کے آداب ١٣، ٩، ٦; دعا کا مستجاب ہونا ١٢; دعا کی قبولیت کا سرچشمہ ١١

ذکر: اچھے عمل کے بانیوں کا ذکر ١٤; کعبہ کی تعمیر کا ذکر ١٥; تاریخ کا ذکر ١٥; حضرت ابراہیم عليه‌السلام کی دعا کا ذکر ١٥; حضرت اسماعیل عليه‌السلام کی دعا کا ذکر ١٥

روایت: ١٦ ، ١٨، ١٧

عبادت: عبادت کی قدرو منزلت ٧; عبادت کی قبولیت کی شرائط ٧

عمل:

Presented by: https://jafrilibrary.com

پسندیدہ عمل کے آداب ۱۲; پسندیدہ عمل کی اہمیت ۱۴; عمل کی قبولیت کی درخواست ۴،۱۲; پسندیدہ عمل ۶; عمل کی قبولیت کے لئے کیفیت دعا ۶

قدریں: قدروں کے معیار ۷

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِن ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَآ إِنَّكَ أَنتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿۱۲۸﴾

پروردگار ہم دونوں کو اپنا مسلمان اور فرمانبردار قرار دے دے اور ہماری اولاد میں بھی ایک فرمانبردار امت پیدا کر _ ہمیں ہمارے مناسک دکھلادے اور ہماری توبہ قبول فرما کہ تو بہترین قبول کرنے والا مہربان ہے (۱۲۸)

۱_ کعبہ کی تعمیر کے وقت حضرت ابراہیم عليه‌السلام اور حضرت اسماعیل عليه‌السلام کی دعاؤں میں سے ایک دعا اللہ تعالی کے سامنے سر تسلیم خم ہونا تھا _ و إذ یرفع ابراهیم القواعد ... ربنا و اجعلنا مسلمین لك

۲_ حضرت ابراہیم عليه‌السلام اور حضرت اسماعیل عليه‌السلام نے اللہ تعالی سے چاہا کہ ان کی نسل میں سے کچھ انسانوں کو مقام تسلیم تک پہنچائے _ و من ذریتنا امة مسلمة لك

کعبہ: کعبہ کے بانی ۱،۳; کعبہ کی تعمیر ۱،۳،۴،۵ ،۸،۱۶،۱۸; کعبہ کی تاریخ ۲،۳،۱۶; کعبہ کے فضائل ۱۸; کعبہ کی قدامت ۲

مقربین: ۵

اس مطلب میں " من ذریتنا" میں " من" کا معنی بعض لیا گیا ہے _

۳_ حضرت ابراہیم عليه‌السلام اور حضرت اسماعیل عليه‌السلام کی اپنی ذریت (نسل) سے محبت _ من ذریتنا امة مسلمة لك

۴_ اللہ تعالی کی بندگی کی راہ و روش یہ ہے کہ اس کے سامنے سر تسلیم خم ہوا جائے _

ربنا و اجعلنا مسلمین لك و من ذریتنا امة مسلمة لك

۵_ اللہ تعالی کے سامنے سر تسلیم خم ہونے سے مراتب و درجات ملتے ہیں _ ربنا و اجعلنا مسلمین لك

حضرت ابراہیم عليه‌السلام اور حضرت اسماعیل عليه‌السلام باوجود اس کے کہ اللہ تعالی کے حضور سر تسلیم خم تھے لیکن پھر بھی اس مقام کے حصول کی توفیق کی دعا کرتے ہیں اس سے معلوم ہوتاہے کہ مقام تسلیم کے مختلف درجات اور مراتب ہیں _

Presented by: https://jafrilibrary.com

۶_ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی تمام ترذریت تسلیم کے اعلی درجات کے حصول کی لیاقت نہیں رکھتی_ و من ذریتنا امة مسلمة لك "من ذریتہا" میں "من" تبعیض کے لئے ہے اور مذکورہ بالا مفہوم کو بیان کرتا ہے_

۷_ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی پروردگار سے دعاؤں میں سے ایک دعا اللہ تعالی کی عبادت کا طریقہ اور اسکے آداب کی تشریح و تفسیر تھا_ و ارنا مناسكنا

"مناسک" کا مفرد "مَنسَک" ہے جس کا معنی عبادت کا طریقہ ہے (لسان العرب) پس "ارنا مناسکنا" یعنی اے اللہ ہمیں اپنی عبادت کرنے کا طریقہ دکھا_

۸_ کعبہ کی تعمیر کے وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اللہ تعالی سے دعا کی کہ انہیں اعمال حج کی کیفیت سکھائے_ ربنا ... ارنا مناسكنا

یہ مفہوم اس بناپر ہے کہ مناسک کا معنی اعمال حج ہوں جیسا کہ بعض اہل لغت اور بعض مفسرین نے یہی معنی کیا ہے_

۹_ احکام دین کی قانون سازی اور عبادت کی کیفیت کا بیان کرنا خداتعالی کی شان ہے ربنا ... ارنا مناسكنا

۱۰_ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اللہ تعالی سے چاہا کہ ان کی اور ان کی اولاد کی توبہ کو قبول فرمائے_ و تب علينا

۱۱_ انسان جس بھی مقام و منزلت کا مالک ہو اپنے الہی فرائض کی ادائیگی میں عاجز ہے_ و تب علينا

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام جو گناہ اور معصیت الہی سے پاک و منزہ ہیں اس کے باوجود اللہ تعالی کی بارگاہ میں توبہ کرتے ہیں اور اس توبہ کی قبولیت کے خواہشمند ہیں اس میں بعض نکات ہیں ان میں سے ایک یہ کہ انسان جس مقام و منزلت پر بھی فائز ہو اللہ تعالی کی بندگی کا فریضہ ادا کرنے سے معذور ہے_

۱۲_ اللہ تعالی توّاب (بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا) اور رحیم (بہت زیادہ مہربان) ہے_ انك انت التواب الرحيم

۱۳_ اللہ تعالی کے سامنے سر تسلیم خم ہونے کی توفیق، اللہ تعالی کا عبادت کی کیفیت بیان کرنا اور اللہ رب العزت کا توبہ قبول کرنا بندوں پر اسکی رحمت کے پرتو ہیں_ ربنا و اجعلنا مسلمين ... و ارنا منا سكنا و تب علينا انك انت التواب الرحيم

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۴_ اللہ تعالى كى بارگاہ ميں دعا انسان كى معنوى خواہشات كى تكميل ميں موثر ہے_ ربنا و اجعلنا مسلمين لك ... و تب علينا

۱۵_ امير المومنين على عليه‌السلام سے روايت ہے "لما فرغ ابراهيم من بناء البيت قال: فعلت اى رب فارنا مناسكنا ابرزها لنا علّمنا ها فبعث الله جبرائيل فحجّ به (۱) حضرت ابراہيم عليه‌السلام جب كعبہ كى تعمير سے فارغ ہوگئے تو عرض كيا يا اللہ ميں نے اپنى ذمہ دارى كو ادا كيا پس اے اللہ تو ہمارے لئے اعمال حج كو آشكار فرما اور ان كو ہميں سكھادے_ تو پس اللہ تعالى نے حضرت جبرائيل عليه‌السلام كو بھيجا تو انہوں نے حضرت ابراہيم عليه‌السلام كے ہمراہ اعمال حج انجام ديئے (يعنى عملاً حضرت ابراہيم عليه‌السلام كو اعمال حج دكھائے)_

احتياجات: معنوى احتياجات كى تكميل ۱۴

اسماء اور صفات: توّاب ۱۲; رحيم ۱۲

اللہ تعالى : اللہ تعالى كے مختصات ۹; اللہ تعالى كى توفيقات ۱۳; رحمت الہى كے مظاہر ۱۳

انسان: انسان كى معنوى خواہشات ۱۴; انسان كا عاجز ہونا ۱۱

بندگي: بندگى كى روش ۴

توبہ: توبہ كى قبوليت كى درخواست ۱۰; توبہ كى قبوليت ۱۳

توفيق: توفيق كے اسباب ۱۳

حج: اعمال حج كى تعليم ۸،۱۵

حضرت ابراہيم عليه‌السلام : حضرت ابراہيم اور كعبہ كى تعمير ۱۵; حضرت ابراہيم عليه‌السلام كى خواہشات ۷،۸،۱۰; حضرت ابراہيم عليه‌السلام كى دعا ۱،۲،۷،۸،۱۰،۱۵; حضرت ابراہيم عليه‌السلام كى محبت و رجحانات ۳; حضرت ابراہيم عليه‌السلام كا واقعہ ۱،۳،۸،۱۰;

حضرت ابراہيم عليه‌السلام كى نسل ۲،۳،۶،۱۰

حضرت اسماعيل عليه‌السلام :

---

۱) جامع البيان (طبري) ج ۱/ ص ۵۵۵، الدرالمنثور ج ۱/ ص ۳۳۲_

Presented by: https://jafrilibrary.com

حضرت اسماعیل علیه‌السلام کی خواہشات ۱۰،۸،۷؛ حضرت اسماعیل علیه‌السلام کی دعا ۱۰،۸،۷،۲،۱؛ حضرت اسماعیل کی محبت ۳؛
حضرت اسماعیل علیه‌السلام کا واقعہ ۱۰،۸،۳،۱؛ حضرت اسماعیل علیه‌السلام کی نسل ۱۰،۶،۳،۲

دعا: دعا کے نتائج ۱۴

دین: دین کی قانون سازی کا سرچشمہ ۹

رجحانات: نسل سے محبت کے رجحانات

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولاً مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنتَ العَزِيزُ الحَكِيمُ ﴿۱۲۹﴾

پروردگار ان کےدرمیان ایک رسول مبعوث فرما جو ان کےسامنے تیری آیتوں کی تلاوت کرے_ انھیں کتاب و حکمت کی تعلیم دے اور ان کے نفوسکو پاکیزہ بنائے بیشک تو صاحب عزّت اورصاحب حکمت ہے (۱۲۹)

۱_ حضرت اسماعیل علیه‌السلام کی نسل سے کسی ایک پیامبر علیه‌السلام کی بعثت کے لئے کعبہ کی تعمیر کے وقت حضرت ابراہیم علیه‌السلام اور حضرت اسماعیل علیه‌السلام نے دعائیں کیں_ و من ذريتنا امة مسلمة لك ... ربنا و ابعث فيهم رسولاً منهم

روایت:۱۵

سر تسلیم خم ہونا: اللہ تعالی کے حضور سر تسلیم خم ہونے کی اہمیت ۱۳،۳،۲،۱؛ اللہ تعالی کے حضور سر تسلیم خم ہونے کے مراتب ۶،۵؛ سر تسلیم خم ہونے کا مقام ۶،۲

عبادت: عبادت کے آداب کی تشریح ۷؛ عبادت کی کیفیت کا بیان و تشریح ۱۳،۹،۷

کعبہ: کعبہ کی تعمیر ۱۵،۸،۱

"فیھم" اور "منھم" کی ضمیر ممکن ہے ماقبل آیہ میں "امة مسلمة" کی طرف لوٹتی ہو اور ممکن ہے آیت مجیدہ ۱۲۶ میں "اہلہ" کی طرف پلٹتی ہو_ مذکورہ بالا مطلب پہلے احتمال کی بناپر ہے یعنی "ربنا و ابعث فى ذريتنا المسلمة رسولاً منهم"_ حضرت ابراہیم علیه‌السلام اور حضرت اسماعیل علیه‌السلام کی مشترکہ دعا اس نکتہ کو بیان کررہی ہے کہ مورد نظر پیامبر (ص) حضرت ابراہیم علیه‌السلام کی نظر میں اسماعیل علیه‌السلام کی نسل سے ہے نہ کہ کسی دوسرے فرزند کی نسل سے_

۲_ آیات الہی کی تلاوت کرنا، آسمانی کتاب کی تعلیم دینا، حکمت (دینی احکام، معارف و غیرہ) سکھانا اور حضرت ابراہیم علیه‌السلام اور حضرت اسماعیل علیه‌السلام کی نسل کو آلودگیوں، کثافتوں اور نجاستوں سے پاک کرنا اس پیامبر کی

Presented by: https://jafrilibrary.com

خصوصیات تھیں جس کی بعثت کے لیئے حضرت ابراہیم ؑ اور حضرت اسماعیل ؑ نے دعا کی تھي_
ربنا و ابعث فيهم رسولاً منهم يتلوا عليهم آياتك و يعلمهم الكتاب والحكمة ويزكيهم

٣_ حضور سرور دو عالم محمد مصطفی (ص) ہی وہ بنی ہیں کہ حضرت ابراہیم ؑ اور حضرت اسماعیل ؑ نے اپنی نسل سے جن کی بعثت کیلیئے دعا کی تھي_ ربنا وابعث فيهم رسولاً منهم ... يزكيهم سب مفسرین کے مطابق "رسولاً" سے مراد پیامبر عظیم الشان اسلام حضرت محمد مصطفی (ص) ہیں_

٤_ اپنی اولاد اور نسل کے لئے دعا کرنا کہ وہ احکام الہی سیکھیں اور ان کی دینی تربیت ہو ایک اچھا اور نیک شگون عمل ہے_ ربنا ابعث فيهم رسولاً ... و يزكيهم

٥_ وہ نسل، اولاد اور ذریت جو دینی تعلیمات کے ساتھ لیس ہو اور آلودگیوں سے پاک و منزہ ہو ایسی اولاد اپنے اسلاف کے لئے سربلندی و سرفرازی کا سبب ہے_ ربنا و ابعث فيهم رسولاً منهم ... و يزكيهم

٦_ انبیائ(علیہم السلام) کی بعثت اور خود عوام میں سے ان کا انتخاب اللہ تعالی کی نعمتوں میں سے ہے_ ربنا وابعث فيهم رسولاً منهم

٧_ آیات الہی کی تلاوت کرنا، آسمانی کتاب کی تعلیم دینا ، حکمت سکھانا اور لوگوں کو آلودگیوں ، کثافتوں سے پاک کرنا انبیاء (علیہم السلام) کے فرائض اور ان کی بعثت کے اہداف میں سے ہے_ يتلوا عليهم آياتك و يعلمهم الكتاب والحكمة و يزكيهم

٨_ امتوں کا مقام تسلیم و رضاتک پہنچنا انبیاء ؑ کی بعثت ، آسمانی کتاب اور دینی احکام و معارف کی تعلیم اور آلودگیوں سے پاک و منزہ ہونے سے ممکن ہے_ من ذريتنا امة مسلمة لك ... ربنا و ابعث فيهم رسولاً منهم يتلوا ...يزكيهم "امت مسلمة" کی تشکیل کے لئے درخواست کے بعد حضرت ابراہیم ؑ اور حضرت اسماعیل ؑ کا اپنی نسل سے ایک نبی کی بعثت کے لئے دعا کرنا لگتا ہے اسلئے تھا کہ : " امت مسلمة" کی تشکیل کے لئے بعثت اور اس کے اہداف بنیادی ترین ضروریات میں سے ہیں_

٩_ آسمانی کتاب کی تعلیم ، حکمت اور الہی احکام و معارف کا سیکھنا اور خود کو آلودگیوں اور کثافتوں سے پاک رکھنا انبیائے الہی ؑ کی نظر میں بہت بلند و ارفع مقام و منزلت کا باعث ہے_ ربنا وابعث فيهم رسولاً منهم يتلوا ... و يزكيهم

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۰ _ اللہ تعالی ہی تنہا عزیز (کامیاب اور شکست ناپذیر) اور فقط وہی حکیم (ایسی ہستی جو امور کی نہایت محکم و مستحکم بنیاد رکھے) ہے_ انك انت العزيز الحكيم

۱۱ _ انبیائ(علیہم السلام)کی بعثت اللہ تعالی کی عزت و حکمت کا ایک پرتو ہے_ ربنا وابعث فيهم رسولاً ... انك انت العزيز الحكيم

۱۲ _ دعا کے اختتام پر اللہ تعالی کی ستائش و تعریف کرنا دعا کے آداب میں سے ہے_ ربنا و ابعث ... انك انت العزيز الحكيم

۱۳ _ اللہ تعالی کی ستائش و تعریف کرنا اسکی بارگاہ میں دعا کی قبولیت کے لئے موثر ہے_ ربنا وابعث فيهم ... انك انت العزيز الحكيم

۱۴ _ رسول اسلام (ص) کا ارشاد ہے"انا دعوة ابراهيم قال و هو يرفع القواعد من البيت ربنا و ابعث فيهم رسولاً منهم ..."[۱] میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قبول شدہ دعا ہوں حضرت ابراہیم علیہ السلام جب کعبہ کی دیواریں بلند فرمارہے تھے تو انہوں نے عرض کیا اے ہمارے رب ان کے درمیان انہیں میں سے ایک رسول کو مبعوث فرما..."

آسمانی کتابیں : آسمانی کتابوں کی تعلیمات کے نتائج ۸; آسمانی کتابوں کی تعلیم کی قدر و قیمت ۹; آسمانی کتابوں کی تعلیمات ۲،۷

آیات الهي: آیات الہی کی تلاوت ۲،۷

اسماء اور صفات : حکیم ۱۰; عزیز ۱۰

اقدار: ۹،۵

قدروں کا معیار ۵

اللہ تعالی : اللہ تعالی کے مختصات ۱۰; حکمت الہی کے مظاہر ۱۱; عزت الہی کے مظاہر ۱۱; الہی نعمتیں ٦

امتیں : امتوں کی اطاعت یا سر تسلیم خم ہونا ۸

انبیاء علیہم السلام : انبیاء علیہم السلام کی بعثت کے آثار ۸; انبیاء علیہم السلام کے اہداف ۷ انبیاء علیہم السلام کا بشر ہونا ٦; انبیاء علیہم السلام کی بعثت ۱۱; انبیاء علیہم السلام کی

---

۱) الدر المنثور ج ۱/ص ۳۳۴_

Presented by: https://jafrilibrary.com

بصیرت ۹; جس نبی (ص) کے لئے حضرت ابراہیم علیہ‌السلام نے دعا کی ۳،۲،۱; جس نبی (ص) کے لئے حضرت اسماعیل علیہ‌السلام نے دعا کی ۳،۲،۱; انبیاء علیہم‌السلام کا نعمت ہونا ٦

اولاد: تربیت اولاد۴; اولاد کی تعلیم ۴; اولاد و نسل کے لئے دعا ۴

پیامبر اسلام (ص): پیامبر اسلام (ص) حضرت ابراہیم علیہ‌السلام کی نسل سے ۳; پیامبر اسلام (ص) حضرت اسماعیل علیہ‌السلام کی نسل سے ۳; آنحضرت (ص) کے درجات ۱۴; آنحضرت (ص) کی نبوت ۱۴; آنحضرت (ص) کے اسلاف و بزرگان ۳

تزکیہ: تزکیہ کے آثار۸; تزکیہ کی قدر و قیمت ۹

حضرت ابراہیم علیہ‌السلام: حضرت ابراہیم علیہ‌السلام کی نسل کا تزکیہ ۲; حضرت ابراہیم علیہ‌السلام کی خواہشات ۳،۲،۱; حضرت ابراہیم علیہ‌السلام کی دعا ۱، ۱۴; حضرت ابراہیم علیہ‌السلام کی نسل ۳

حضرت اسماعیل علیہ‌السلام: حضرت اسماعیل علیہ‌السلام کی نسل کا تزکیہ ۲; حضرت اسماعیل علیہ‌السلام کی خواہشات ۳،۲،۱; حضرت اسماعیل علیہ‌السلام کی دعا ۱; حضرت اسماعیل علیہ‌السلام کی نسل ۳،۱

حکمت: حکمت کی تعلیم کی قدر و قیمت ۹; حکمت کی تعلیم ۷،۲

حمد: حمد باری تعالی ۱۳،۱۲

دعا: دعا کے آداب ۱۲; دعا میں حمد باری تعالی ۱۳،۱۲ دعا کی قبولیت کی بنیاد ۱۳

دین: دینی تعلیم کے نتائج ۸; دینی تعلیم کی قدر و منزلت ۹; دینی تعلیم ۴،۲

روایت: ۱۴

سر تسلیم خم ہونا: مقام تسلیم و رضا کا حصول ۸

عمل: پسندیدہ عمل ۴

عوام: عوام کا تزکیہ نفوس ۷

کعبہ: کعبہ کی تعمیر ۱

نسل: صالح اولاد یا نسل کی قدر و قیمت ۵; مؤمن نسل کی قدر و منزلت ۵; سربلند و باعظمت نسل ۵

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَمَن يَرْغَبُ عَن مِّلَّةِ إِبْرَاهِيمَ إِلاَّ مَن سَفِهَ نَفْسَهُ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا وَإِنَّهُ فِي الآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ ﴿۱۳۰﴾

اور کون ہے جو ملّتابراہیم سے اعراض کرے مگر یہ کہ اپنے ہیکو بیوقوف بنائے_ اور ہم نے انھیں دنیا میں منتخب قرار دیا ہے اور وہ آخرت میں نیک کردار لوگوں میں ہیں (۱۳۰)

۱_ حضرت ابراہیم عليه‌السلام کی شریعت اور مکتب عاقلانہ اور خردمندانہ ہے جبکہ اسکی پیروی کرنا عقل و خردمندی کا ثبوت ہے_ و من یرغب عن ملة ابراهیم الا من سفه نفسه

۲_ فقط احمق، سفیہ اور بے وقوف لوگ ہیں جو حضرت ابراہیم عليه‌السلام کے مکتب سے منحرف ہوئے ہیں اور قبول نہیں کرتے_ و من یرغب عن ملة ابراهیم الا من سفه نفسه

"رغبة" کا لفظ جب اپنے مشتقات کے ہمراہ حرف "عن" کے ساتھ متعدی ہوتا ہے تو انحراف اور روگردانی کا معنی دیتا ہے_ "من یرغب" میں "من" اسم استفہام ہے جو یہاں استفہام انکاری کے طور پر آیا ہے_

۳_ انسان فقط اپنی عقل کو فریب دے کر ادیان الہی سے گریزاں ہوتا ہے_ و من یرغب عن ملة ابراهیم الا من سفه نفسه

"سفہ" کا مفعول "نفسہ" ہے پس "من سفہ نفسہ" یعنی وہ شخص جس نے خود کو حماقت و بےوقوفی میں بتلا کیا ہے البتہ مذکورہ مطلب میں اسکے لئے "عقل کو فریب دینے" کی تعبیر استعمال کی گئی ہے_

۴_ حضرت ابراہیم عليه‌السلام کا مکتب و آئین دین اسلام کی بنیاد ہے_ و من یرغب عن ملة ابراهیم الا من سفه نفسه

قرآن حکیم انسانوں کو دین اسلام قبول کرنے کی دعوت دیتا ہے اور دین ابراہیمی عليه‌السلام سے انحراف اور روگردانی کو جائز نہیں سمجھتا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر دو ادیان کی ماہیت ایک ہی ہے جبکہ حضرت ابراہیم عليه‌السلام کا دین، اسلام کی اساس و بنیاد ہے_

۵_ توحید ربوبی و افعالی اور اللہ تعالی کے حضور سر تسلیم خم ہونا، آنحضرت (ص) کی رسالت اور آپ (ص) کی کتاب (قرآن کریم) کی تصدیق کرنا دین ابراہیمی عليه‌السلام کے

Presented by: https://jafrilibrary.com

اصولوں میں سے ہے_ ربنا تقبل منا ... واجعلنا مسلمين لك ... ربنا وابعث فيهم رسولاً ... و من يرغب عن ملة ابراهيم

مورد بحث آیہ مجیدہ انسانوں کو حضرت ابراہیم عليه‌السلام کے دین کے انتخاب کی دعوت دے رہی ہے اور گزشتہ آیات اس دین کے اصولوں کی طرف اشارہ ہے_ یہ جملہ "ربنا تقبل ..." بیان کررہاہے کہ حضرت ابراہیم عليه‌السلام توحید ربوبی و افعالی اور ... پر اعتقاد رکھتے تھے_

٦_ حضرت ابراہیم عليه‌السلام کے دین کو قبول کرنے کا لازمی نتیجہ اسلام کو قبول کرنا ہے_ ربنا وابعث فيهم رسولاً ... و من يرغب عن ملةابراهيم الا من سفه نفسه یہ جملہ "ربنا و ابعث ..." آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی بعثت کی طرف اشارہ ہے اور حضرت ابراہیم عليه‌السلام کے دینی اصولوں میں سے ایک اصول کی حکایت کررہاہے_ بنابریں حضرت ابراہیم عليه‌السلام کے دین پر یقین کا نتیجہ دین اسلام کی حقانیت پر ایمان و ایقان ہے_

٧_ دین اسلام سے روگردانی حماقت و بے عقلی کی دلیل ہے_ ربنا وابعث فيهم رسولاً منهم ... و من يرغب عن ملة ابراهيم الا من سفه نفسه

٨_ حضرت ابراہیم عليه‌السلام دنیا میں اللہ تعالی کی برگزیدہ شخصیت اور عالم آخرت میں صالحین اور باعظمت انسانوں میں سے ہیں_ و لقد اصطفيناه فى الدنيا وا نه فى الاخرة لمن الصالحين

٩_ حضرت ابراہیم عليه‌السلام اللہ تعالی کے خالص بندوں میں سے ہیں_ و لقد اصطفيناه فى الدنيا "اصطفائ" یعنی ہر چیز میں سے "صفوہ" (خالص اور پاکیزہ) کا انتخاب کرنا_

١٠_ حضرت ابراہیم عليه‌السلام کا اخلاص، اللہ تعالی کی طرف سے آپ عليه‌السلام کا انتخاب اور عالم آخرت میں آپ عليه‌السلام کا صالحین کے ساتھ ملحق ہونا یہ دلائل ہیں جن کی بناپر آپ عليه‌السلام کے دین کی اتباع ضروری ہوجاتی ہے_
و من يرغب ... لقد اصطفيناه فى الدنيا و انه فى الاخرة لمن الصالحين

یہ جملے " لقد اصطفیناہ" اور "انہ فی الاخرۃ..." اس جملہ "و من یرغب ..." کے لئے دلیل کے طورپر ہیں_

١١_ عالم آخرت میں بعض اعلی و ارفع انسان صالحین کے عنوان سے حاضر ہوں گے_ و انه فى الاخرة لمن الصالحين

١٢_ اللہ تعالی کے خالص و برگزیدہ انسان قیامت کے دن صالحین کے ساتھ ملحق ہوں گے_
و لقد اصطفيناه فى الدنيا وانه فى الاخرة لمن الصالحين

Presented by: https://jafrilibrary.com

احمق افراد:۲

ادیان: ادیان سے منہ موڑنے کی بنیاد ۳

اسلام: اسلام اوردین ابراہیمی عليه‌السلام ۴; اسلام سے منہ موڑنا ۷; اسلام کو قبول کرنے کی بنیاد ۶

اللہ کے بندے: ۹ اللہ کے بندے قیامت میں ۱۱،۱۲

برگزیدہ انسان: ۸، ۱۰ برگزیدہ انسان قیامت میں ۱۱،۱۲

پیامبر گرامی اسلام (ص): پیامبر گرامی اسلام (ص) کی تصدیق ۵

توحید: توحید افعالی ۵; توحید ربوبی ۵

حضرت ابراہیم عليه‌السلام: حضرت ابراہیم عليه‌السلام صالحین میں سے ۸،۱۰; حضرت ابراہیم عليه‌السلام عالم آخرت میں ۸،۱۰; حضرت ابراہیم عليه‌السلام کا خلوص ۹،۱۰; دین ابراہیمی عليه‌السلام کے اصول ۵; حضرت ابراہیم عليه‌السلام کا برگزیدہ ہونا ۸،۱۰; دین ابراہیمی عليه‌السلام کی اتباع ۱،۱۰; دین ابراہیمی عليه‌السلام کا معقول ہونا ۱; دین ابراہیمی عليه‌السلام سے منہ پھیرنے والے ۲; حضرت ابراہیم عليه‌السلام کے درجات ۸،۹

حماقت و سفاہت: حماقت کی نشانیاں اوردلائل ۷

خودفریبی: خودفریبی کے نتائج ۳

سر تسلیم خم ہونا: اللہ تعالی کے حضور سر تسلیم خم ہونے کی اہمیت ۵

صالحین: ۸ صالحین آخرت میں ۱۱; صالحین قیامت میں ۱۲;صالحین کے درجات ۱۲

عالم آخرت: عالم آخرت میں مختلف گروہ ۱۱

عقیدہ: دین ابراہیمی عليه‌السلام پر اعتقاد۶

قرآن کریم: قرآن کریم کی تصدیق ۵

مخلصین: مخلصین قیامت میں ۱۲

Presented by: https://jafrilibrary.com

إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْ قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٣١﴾

جب ان سے ان کے پروردگار نے کہا کہ اپنے کو میرے حوالے کردو تو انھوں نے کہا کہ میں رب العالمین کے لئے سراپا تسلیم ہوں (١٣١)

١_ اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے چاہا کہ ہمیشہ اس کے سامنے سر تسلیم خم رہیں_إذ قال له ربه اسلم

٢_ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمان الہی کو بلاتاخیر قبول کیا اور اللہ رب العزت کے حضور سر تسلیم خم ہونے کا اعلان کیا _قال اسلمت

٣_ اللہ تعالی حضرت ابراہیم علیہ السلام کا پروردگار اور تمام عالمین کا مدبر و مدبر ہے_ربه ... لرب العالمين

٤_ اللہ تعالی کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو (اللہ تعالی کے حضور سر تسلیم خم ہونے کا) حکم دینا آپ علیہ السلام کی تربیت اور رشد و تکامل کے لئے تھا_إذ قال له ربه اسلم

یہ مطلب کلمہ "رب" کہ جو مدبر و مدبر اور تربیت کرنے والے کے معنی میں ہے_ سے حاصل کیا گیا ہے_

٥_ اللہ تعالی کے حضور سر تسلیم خم ہونا اور اس کے فرامین کی اطاعت کرنا انسان کی تربیت اور رشدو تکامل کا باعث ہے_إذ قال له ربه اسلم

٦_ عالم آفرینش میں مختلف جہان موجودہیں_رب العالمين یہ مطلبکلمہ "عالمین" کے جمع استعمال ہوا ہے_

٧_ اللہ تعالی کے حضور سر تسلیم خم ہونے کی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس دلیل عالم ہستی کے تمام جہانوں پرپروردگار عالم کی ربوبیت ہے_اسلمت لرب العالمين اللہ تعالی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مابین گفتگو کا تقاضا یہ تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالی کو جواب کے طورپر "اسلمت لک" کہیں_ "لک" کی جگہ "لرب العالمین" کا لانا بعض نکات کی طرف اشارہ ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ حقیقت کو دلیل کے ساتھ پیش کرنا یعنی یہ کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جان لیا کہ اللہ ہی رب

Presented by: https://jafrilibrary.com

العالمین ہے تو اسکے حضور سر تسلیم خم ہوگئے_

۸_ جہان آفرینش پر اللہ تعالی کی ربوبیت پر یقین انسان کو اللہ تعالی کی اطاعت اور اسکے سامنے سر تسلیم خم ہونے کی ترغیب دلاتاہے_ اسلمت لرب العالمین

۹_ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اللہ کے حضور سر تسلیم ہونا ان کے انتخاب اور عالم آخرت میں صالحین کے ساتھ ملحق ہونے کی دلیل ہے_لمن الصالحين _ إذ قال له ربه اسلم قال اسلمت

"اذقال ..." میں "اذ" حرف تعلیل ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے انتخاب اور عالم آخرت میں صالحین کے زمرے میں شامل ہونے کی دلیل ہے_

۱۰_ عالم آخرت میں صالحین کے زمرے میں شامل ہونا اللہ تعالی کے حضور سر تسلیم خم ہونے اور اسکی اطاعت کرنے کے باعث ہے_و انه فى الاخرة لمن الصالحين _ إذ قال له ربه اسلم قال اسلمت

اطاعت: اللہ تعالی کی اطاعت کے نتائج ۱۰،۵; اللہ تعالی کی اطاعت کی بنیاد ۸

اللہ تعالی : اوامر الہی ۱; ربوبیت الہی ۷،۳; اوامر الهي

ایمان: اللہ تعالی کی ربوبیت پر ایمان ۸; ایمان کے متعلقات ۸

تربیت : تربیت میں مؤثر عوامل ۵

ترغیب : ترغیب کے عوامل ۸

حضرت ابراہیم علیہ السلام : حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اطاعت کے آثار ۹; حضرت ابراہیم علیہ السلام صالحین میں سے ۹; حضرت ابراہیم علیہ السلام عالم آخرت میں ۹; حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اطاعت ۲،۳; حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اطاعت کے دلائل ۷; حضرت ابراہیم علیہ السلام کے انتخاب کے اسباب ۹; حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تربیت کے اسباب ۳; حضرت ابراہیم علیہ السلام کے رشد وتکامل کے عوامل ۳; حضرت ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ ۲; حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مربی "تربیت کرنے والا" ۳; حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ذمہ داری ۱; حضرت ابراہیم علیہ السلام کے درجات ۹

خلقت : کائنات کے مختلف عوالم ۶; کائنات کے جہانوں کا مدبر و مدبر ۳،۷

رشد: رشد کے عوامل ۵

سر تسلیم خم ہونا:

Presented by: https://jafrilibrary.com

اللہ تعالی کے حضور سر تسلیم خم ہونے کے نتائج ۳،۵،۹،۱۰; اللہ تعالی کے حضور سر تسلیم ہونے کی اہمیت ۱،۲; اللہ تعالی کے حضور سر تسلیم خم ہونے کے دلائل ۷; اللہ تعالی کے حضور سر تسلیم خم ہونے کی بنیاد۸

صالحین : صالحین عالم آخرت میں ۹،۱۰; صالحین کے درجات ۱۰

نظریہ کائنات (جہان بینی): نظریہ کائنات اور آئیڈیا لوجی ۸;کا فلسفہ ۴; اوامر الہی کی قبولیت ۲

وَوَصَّى بِهَا إِبْرَاهِيمُ بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ يَا بَنِيَّ إِنَّ اللّهَ اصْطَفَى لَكُمُ الدِّينَ فَلاَ تَمُوتُنَّ إَلاَّ وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ ﴿۱۳۲﴾

اور اسی بات کی ابراہیم اور یعقوب نے اپنی اولاد کو وصیت کی کہ اے میرے فرزندو اللہ نے تمھارے لئے دین کو منتخب کردیا ہے اب اس وقت تک دنیا سے نہ جانا جب تکواقعی مسلمان نہ جاؤ(۱۳۲)

۱_ حضرت ابراہیم عليه‌السلام اور حضرت یعقوب عليه‌السلام ہر دو کے چند فرزند تھے_ و وصی بھا ابراھیم بنیه و یعقوب یا بنی

۲_ حضرت ابراہیم عليه‌السلام نے اپنی اولاد کو اپنے دین (خدا تعالی کے حضور سر تسلیم خم ہونا) کی اطاعت کی وصیت فرمائی_ و وصی بھا ابراھیم بنیه

"بہا"کی ضمیر ممکن ہے "ملة ابراہیم_ آیہ مجیدہ ۱۳۰"میں کی طرف لوٹتی ہو اور ممکن ہے جملہ " اسلمت_ ما قبل آیت " میں کی طرف لوٹتی ہو_ دونوں صورتوں میں معنی ایک ہی بنتاہے کیونکہ حضرت ابراہیم عليه‌السلام کا دین وہی خداوند متعال کے حضور سر تسلیم خم ہوناہے_

۳_ حضرت یعقوب عليه‌السلام نے اپنی اولاد کو حضرت ابراہیم عليه‌السلام کے دین (اللہ تعالی کے حضور سر تسلیم خم ہونا) کی اطاعت کی وصیت فرمائی_ و وصی بھا ابراھیم بنیه و یعقوب "یعقوب""ابراہیم"پر عطف ہے گویا "وصی بہا یعقوب بنیه "

۴_ حضرت یعقوب عليه‌السلام حضرت ابراہیم عليه‌السلام کے دین کے

Presented by: https://jafrilibrary.com

پیروکار تھے اور اسی کی تبلیغ کرنے والے تھے_ و وصی بھا ابراھیم بنیہ و یعقوب

۵_ دین ابراہیمی علیہ السلام بہترین دین اور ہر طرح کے باطل و منحرف شبہات سے پاک و منزہ ہے_

ان اللہ اصطفی لکم الدین "اصطفائ"یعنی کسی بھی چیز میں سے صفوہ (خالص و بہترین) کا انتخاب کرنا " الدین" میں "ال" عہد ذکری کا ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین کی طرف اشارہ ہے_

۶_ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دین (خدا تعالی کے حضور سر تسلیم خم ہونا) اللہ تعالی کا پسندیدہ اور برگزیدہ دین ہے_

ان اللہ اصطفی لکم الدین

۷_ دین ابراہیمی علیہ السلام کا ہر طرح کے باطل و انحراف سے منزہ ہونا اور اس دین کا اللہ تعالی کی طرف سے انتخاب ہونا علت ہے اس امر کی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت یعقوب علیہ السلام نے اس دین کو قبول کرنے کی وصیت و نصیحت فرمائي_و وصی بھا ابراھیم ... یا بنی ان اللہ اصطفی لکم الدین فلا تموتن

جملہ " لا تموتن ..."کی جملہ " ان اللہ ..."پر حرف " فائ" کے ذریعے تفریع مذکورہ مطلب کی حکایتکرتی ہے _

۸ _ اللہ تعالی انسان کے لئے جو کچھ انتخاب فرماتاہے اور اسکا حکم دیتاہے اس کو قبول کرنا ضروری ہے_

ان اللہ اصطفی لکم الدین فلا تموتن الا و انتم مسلمون

" فلا تموتن ..." میں " فائ" سببیہ ہے یعنی اس کے مابعد جو کچھ واقع ہوا ہے وہ ماقبل جملے کے مضمون کا نتیجہ ہے پس جملے کا یہ معنی ہے_ چونکہ اللہ تعالی نے دین ابراہیمی علیہ السلام (اللہ جل جلالہ کے حضور سر تسلیم خم ہونا) کو تمہارے لئے انتخاب فرمایا ہے پس ہمیشہ اسی کے ساتھ وابستہ رہنا ضروری ہے_

۹_ ادیان الہی کی اتباع اور پیروی کا خود انسان کو فائدہ ہے_ اصطفی لکم الدین یہ مفہوم " لکم" کے "لام" کی بناپر ہے_

۱۰_ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنی اولاد سے چاہا کہ ہمیشہ اللہ کے حضور سر تسلیم خم رہیں اور اس کے فرمان کی اطاعت کریں_ فلا تموتن الا و انتم مسلمون

اللہ تعالی کے حضور ہمیشہ سر تسلیم خم رہنے اور ہمیشہ اسی کے مطیع فرمان رہنے کے لئے جملہ "فلا تموتن ..." کنایہ ہے_

۱۱ _ ادیان الہی کی تعلیمات کا محور اور ان کی روح خداوند متعال کے حضور سر تسلیم خم ہونا ہے_ ان اللہ اصطفی لکم الدین فلا تموتن الا و انتم مسلمون

۱۲ _ اپنی اولاد میں صحیح دینی خطوط اور رجحانات پیدا کرنے سے محبت یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت

Presented by: https://jafrilibrary.com

یعقوب ؑ جیسے انبیاء ؑ کی خصوصیات میں سے ہے_وصی بھا ابراھیم بنیه و یعقوب یا بنی

۱۳_اپنے بچوں کو دین الٰہی کے انتخاب کی طرف راغب کرنے کی کوشش کرنا ضروری ہے_

و وصی بھا ابراھیم بنیه و یعقوب یا بنی ... فلا تموتن الا و انتم مسلمون

۱۴_دین الٰہی کے انتخاب اور اللہ رب العزت کی بارگاہ میں سر تسلیم ہونے کی وصیت کرنا وصیتوں میں سے بہترین وصیت ہے_و وصی بھا ابراھیم بنیه و یعقوب یا بنی ... فلا تموتن الا و انتم مسلمون

ادیان: ادیان کی اتباع ۹; ادیان کی حقیقت ۱۱

اطاعت: اللہ تعالی کی اطاعت ۱۰

اللہ تعالی: اوامر الٰہی کی قبولیت ۸

انبیاء ؑ: انبیاء ؑ کے رجحانات ۱۲ انسان: انسان کے فوائد اور منافع ۹

حضرت ابراہیم ؑ: دین ابراہیمی کا انتخاب ۶،۷; حضرت ابراہیم ؑ کے فرزند ۱،۲; حضرت ابراہیم ؑ کے پیروکار ۳; دین ابراہیمی ؑ کی اطاعت ۲،۳; حضرت ابراہیم ؑ کی وصیتیں ۲،۷; دین ابراہیم ؑ کی حقانیت ۵،۷; حضرت ابراہیم ؑ کی خواہشات ۱۰; حضرت ابراہیم ؑ کے رجحانات ۱۲; دین ابراہیمی ؑ کی قبولیت ۷; حضرت ابراہیم ؑ کا واقعہ ۱،۲; دین ابراہیمی ؑ کی خصوصیات ۵،۶،۷

حضرت یعقوب ؑ: حضرت یعقوب ؑ کے فرزند ۱،۳; حضرت یعقوب ؑ کی تبلیغ ۴; حضرت یعقوب ؑ کی وصیتیں ۳; حضرت یعقوب ؑ کی خواہشات ۱۰; حضرت یعقوب ؑ کی وصیتوں کے دلائل ۷; حضرت یعقوب ؑ کا دین ۴; حضرت یعقوب ؑ کے رجحانات ۱۲; حضرت یعقوب ؑ کا واقعہ ۱،۳; حضرت یعقوب ؑ اور دین ابراہیمی ؑ ۴

دین: برگزیدہ دین ۵،۶،۷; دین کی قبولیت ۱۴; برگزیدہ دین کا قبول کرنا ۸

سر تسلیم خم ہونا: اللہ تعالی کے حضور سر تسلیم خم ہونے کی اہمیت ۲، ۳، ۶، ۱۳،۱۱،۱۰

فرزند: فرزند کی دینی تربیت ۱۲،۱۳

والدین: والدین کی ذمہ داری ۱۳

وصیت: بہترین وصیت ۱۴

Presented by: https://jafrilibrary.com

أَمْ كُنتُمْ شُهَدَاء إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ إِذْ قَالَ لِبَنِيهِ مَا تَعْبُدُونَ مِن بَعْدِي قَالُواْ نَعْبُدُ إِلَهَكَ وَإِلَهَ آبَائِكَ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَقَ إِلَهًا وَاحِدًا وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ﴿١٣٣﴾

کیا تم اس وقتتک موجود تھے جب یعقوب کا وقت موت آیا اور انھوں نے اپنی اولاد سے پوچھا کہمیرے بعد کس کی عبادت کروگے تو انھوں نے کہا کہ آپ اور آپ کے آباء اور اجداد ابراہیم و اسماعیل و اسحاق کے پروردگار خدائے وحدہ لاشریک کی اور ہم اسی کے مسلمان اور فرمانبردار ہیں (۱۳۳)

۱_ یہودیوں کے جھوٹے اور کاذب دعووں میں سے تھا کہ حضرت یعقوب عليه‌السلام نے اپنے فرزندوں کو دین یہودیت پر باقی رہنے کی وصیت کی_ ام کنتم شهداء إذ حضر یعقوب الموت "ام" منقطعة ہے جس میں استفہام انکاری کا معنی پایا جاتاہے_ شہداء شہید کی جمع ہے اور اس کا معنی حاضرین بنتاہے یہ یہودیوں کو خطاب ہے

پس "ام کنتم شہداء ..." یعنی تم یہودی حضرت یعقوب عليه‌السلام کی رحلت کے وقت موجود نہ تھے (پس تم کیسے یہ دعوی کرتے ہو کہ یعقوب عليه‌السلام نے اپنے فرزندوں کو دین یہودیت پر باقی رہنے کی وصیت اور تاکید کی ؟)

۲_ حضرت یعقوب عليه‌السلام کے چند فرزند تھے_ إذ قال لبنيه یہ مطلب اس وجہ ہے کہ "بنیه" کا لفظ جمع استعمال ہوا ہے_

۳_ حضرت یعقوب عليه‌السلام کے فرزندان آپ عليه‌السلام کے زمانہ حیات میں موحد اور خدائے یکتا و لا شریک کی عبادت کرتے تھے_ إذ قال لبنيه ما تعبدون من بعدي یہ مطلب "من بعدي" کی قید سے سمجھ میں آتا ہے_

۴_ حضرت یعقوب عليه‌السلام کو خوف تھا کہ ان فرزندوں میں آپ عليه‌السلام کے بعد کہیں دینی اعتقادات ختم نہ ہوجائیں_
إذ قال لبنيه ما تعبدون من بعدي

۵_ انبیاء عليه‌السلام کی رحلت کے بعد امتوں کے مرتد ہونے کا خطرہ پایا جاتاہے_
إذ حضر یعقوب الموت إذ قال لبنيه ما تعبدون من بعدي

۶_ حضرت یعقوب عليه‌السلام کی رحلت کا وقت نزدیک آیا تو آپ عليه‌السلام نے اپنے بیٹوں کو توحید پر باقی رہنے کی دعوت اور یکتاپرستی کی وصیت فرمائي_ إذ قال لبنيه ما تعبدون من بعدي

Presented by: https://jafrilibrary.com

۷_ حضرت یعقوب ؑ کے فرزندوں نے آپ ؑ کو اطمینان دلایا کہ وہ لوگ خدائے بزرگ و برتر کی پرستش کریں گے اور اسی کے سامنے سر تسلیم خم ہوں گے_ قالوا نعبد ... الها واحداً

۸_ اپنے فرزندوں کی دینی تربیت اور اسکے نتائج کی طرف توجہ دینا اور اس بارے میں احساس ذمہ داری کرنا ضروری و لازمی ہے_ إذ قال لبنيه ما تعبدون من بعدي

۹_ توحید پرستوں کو چاہیئے کہ جب انکی رحلت کا وقت نزدیک ہو تو اپنے پس ماندگان کو توحید اور خدائے بزرگ و برتر کی عبادت پہ قائم و دائم رہنے کی وصیت ضرور کریں_ إذ حضر یعقوب الموت إذ قال لبنيه ما تعبدون من بعدي

۱۰_ حضرت یعقوب ؑ ، حضرت ابراہیم ؑ ، حضرت اسماعیل ؑ اور حضرت اسحاق ؑ خدائے یکتا کی پرستش کرنے والے توحید پرست ہیں_ نعبد الهلك واله آبائك ابراهيم و اسماعيل و اسحاق

۱۱_ اسلاف کے دینی عقائد فرزندوں کے عقیدتی رجحانات میں بہت زیادہ مؤثر ہوتے ہیں_ نعبد الهك و اله آبائك ابراهيم و اسماعيل و اسحاق الهاً واحداً حضرت یعقوب ؑ کے فرزند "نعبد اللہ الہاً واحداً" جیسے جملے سے اپنے توحیدی عقیدہ اور عبادتی توحید کا اظہار کر سکتے تھے لیکن اس مفہوم کو حضرت ابراہیم ؑ اور... کا نام لے کر بیان کرنا بعض نکات کی طرف اشارہ ہے ان میں سے ایک یہ کہ اسلاف اور بزرگوں کے عقائد فرزندوں اور ان کی نسل پر اثر انداز ہوتے ہیں_

۱۲_ انسان کے دادا اور چچا والد کی طرح ہیں_ نعبد الهك و اله آبائك ابراهيم و اسماعيل حضرت ابراہیم ؑ حضرت یعقوب ؑ کے دادا اور حضرت اسماعیل ؑ آپ ؑ کے چچا تھے_ قرآن کریم نے ان کے لئے "اب"_(والد) کا لفظ استعمال کیا ہے_ یہ امر اس بات کی حکایت کرتا ہے کہ عربی میں "اب" کا لفظ دادا اور چچا دونوں کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے یا یہ کہ دادا اور چچا والد کی مانند ہیں_ مذکورہ بالا مطلب دوسرے احتمال کی بنا پر ہے_

۱۳_ خدائے وحدہ لا شریک کی عبادت سب کا عمومی فریضہ ہے_ نعبد ... الها واحداً

۱۴_ اللہ تعالی کی کامل اطاعت اور اس کے غیر کے سامنے سر تسلیم خم ہونے سے اجتناب ضروری ہے_ و نحن له مسلمون " مسلمون" پر " لہ" کا مقدم ہونا حصر پر دلالت کرتا ہے پس " نحن لہ مسلمون" کا معنی یہ ہے کہ ہم فقط اللہ کے ہی حضور سر تسلیم خم ہیں_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۵_ خدائے وحدہ پر عقیدہ، اسکی عبادت اور اسکی کامل اطاعت کے ہمراہ ہونا چاہیئے_ نعبد ... الھا واحداً و نحن له مسلمون "تعبدون_ (تم عبادت کرتے ہو) اور "نعبد_ (ہم عبادت کرتے ہیں) سے یہ ہم مفہوم نکلتا ہے کہ خدائے وحدہ (توحید ذاتي) پر ایمان رکھنا کافی نہیں ہے بلکہ اسکی ذات اقدس کو ہی معبود جان کر اسکی پرستش کرنی چاہیئے_ جملہ "نحن له مسلمون" یہ بیان کررہاہے کہ اللہ کی عبادت و بندگی کے علاوہ اس کے فراین و احکام کی بھی اطاعت کرنی چاہیئے_

۱٦_ اللہ تعالی کی وحدانیت اور اسکی عبادت کا عقیدہ ادیان الہی کا اہم ترین اصول جبکہدیگر اصولوں اور دینی احکام کی بنیاد و اساس ہے_ ما تعبدون من بعدی قالوا نعبد ... الھاً واحداً واضح ہے کہ حضرت یعقوب عليه‌السلام دین کے تمام احکام اور اصولوں میں سے فقط اور صرف اللہ تعالی کی عبادت کو نجات کا ذریعہ نہ جانتے تھے بنابریں فقط "ماتعبدون" کا ذکر کرنا ممکن ہے اس امر کی حکایت کرتا ہو کہ اولاً_ توحید عبادی اہم ترین اصولوں میں سے ہے ثانیاً_ انسان اللہ تعالی کی عبادت کے ذریعے دین کے دیگر اصولوں کر احکام کی طرف راغب ہو اور ان پر عمل پیرا ہوجائیگا_

۱۷_ تبلیغ دین کے لئے مختلف روشوں اور انداز کو اختیار کرنا ایک اچھا اور احسن عمل ہے_ ان الله اصطفی لکم الدین فلا تموتن الا و انتم مسلمون ... إذ قال لبنیه ما تعبدون من بعدي مورد بحث آیہ مجیدہ اور اس سے ماقبل کی آیت ہر دو کی دعوت توحید کی طرف ہے لیکن دونوں میں حالات کے مطابق بیان اور انداز میں ایک فرق و تفاوت پایا جاتا ہے_

۱۸_ واقعات کو علم و آگاہی کی بنیاد پر بیان اور انکی تشریح کرنی چاہیئے_ ام کنتم شهداء إذ حضر یعقوب الموت اللہ تعالی نے یہودیوں کے دعوی (حضرت یعقوب عليه‌السلام نے دین یہودیت پر باقی رہنے کی وصیت کی) کو اس جملہ "ام کنتم ...(تم تو اس وقت موجود ہی نہ تھے) کے ساتھ بے بنیاد اور بے اساس جانا ہے_ اسکا معنی یہ ہے کہ واقعات کو علم و آگاہی کی بنیاد پر بیان کرنا اور ان کی تشریح کرنی چاہیئے تا کہ ان کو قبول کیا جا سکے_

۱۹_ انبیاء (علیھم السلام) حتی اپنے فرزندوں کو بھی اللہ وحدہ اور اسکی عبادت کی قبولیت پر مجبور نہ کرتے تھے_

إذ قال لبنیه ما تعبدون من بعدی قالوا نعبد خدائے واحد کی عبادت کی طرف دعوت دینا اور وصیت کرنا اور اسکے ساتھ یہ سوال پوچھنا (ما تعبدون ...؟) یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ دین کی قبولیت اور اللہ تعالی کی عبادت بجا لانے میں جبر نہیں ہے_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۲۰_ امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ "... قال تعالی فی قصۃ یعقوب علیہ السلام "قالوا نعبد الهك و اله آبائك ابراهيم و اسماعيل و اسحاق " و اسماعيل عليه‌السلام كان عم يعقوب عليه‌السلام و قد سماه اباً فى هذه الايه [1] حضرت یعقوب علیہ السلام کے واقعہ میں اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے (یعقوب علیہ السلام کے فرزندوں نے اپنے والد کے جواب میں کہا) ہم آپ کے اور آپ کے آباء ابراہیم ، اسماعیل اور اسحاق کے معبود کی عبادت کریں گے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام کے چچا تھے جبکہ اللہ تعالی نے اس آیت میں آپ علیہ السلام کو والد کہا ہے_

ادیان: ادیان کے اصول ١٦

ارتداد: ارتداد کا خطرہ ٥; ارتداد کی بنیاد ٥

اطاعت: اللہ تعالی کی اطاعت ١٥; اللہ تعالی کی اطاعت کی اہمیت ١٤

انبیاء (علیہم السلام): انبیاء علیہ السلام کی رحلت کے نتائج ٥; انبیاء علیہ السلام کی تبلیغ ١٩; انبیاء کی تربیتی خصوصیات ١٩

انسان: انسانوں کی ذمہ داری ١٣

اولاد: اولاد کی دینی تربیت ٨; اولاد کے رجحانات ١١

تاریخ: تاریخ کو نقل کرنے کی شرائط ١٨

تبلیغ: تبلیغ میں تنوع ١٧; تبلیغ کی روش ١٧

تربیت: دینی تربیت میں مؤثر عوامل ١١

توحید: توحید عبادتی کی اہمیت ١٤، ١٠; توحید ذاتی ١٥; توحید عبادی ٦، ١٦، ١٥، ١٣، ٩، ٧; توحید کے بارے میں وصیت ٦، ٩; داداد_ ١٢

توحید پرست افراد: ١٠ توحید پرستوں کی ذمہ داری ٩

چچا: ٢٠، ١٢ حضرت ابراہیم علیہ السلام :

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی توحید ١٠

---

١) قصص الانبياء راوندی ص ١٠٥ ح ٩٨_

Presented by: https://jafrilibrary.com

حضرت اسحاق عليه‌السلام : حضرت اسحاق عليه‌السلام کی توحید ١٠

حضرت اسماعیل عليه‌السلام : حضرت اسماعیل عليه‌السلام حضرت یعقوب عليه‌السلام کے چچا ٢٠; حضرت اسماعیل عليه‌السلام کی توحید ١٠

حضرت یعقوب عليه‌السلام : حضرت یعقوب عليه‌السلام کے نزع کا عالم ٦; حضرت یعقوب عليه‌السلام کے بیٹے ٢; حضرت یعقوب عليه‌السلام کے توحید پرست بیٹے ٣،٧; حضرت یعقوب عليه‌السلام کی توحید ١٠; حضرت یعقوب کی وصیتیں ١،٦; حضرت یعقوب عليه‌السلام کے بیٹوں کا دین ٤; حضرت یعقوب عليه‌السلام کا واقعہ ٢،٣،٤،٦،٧; حضرت یعقوب عليه‌السلام کی پریشانی ٤; حضرت یعقوب عليه‌السلام اوریہودیت ١

خبر: خبر کے نقل کرنے میں آگاہی ١٨; خبر نقل کرنے کی شرائط ١٨

داد١: ١٢

دین :

دینی تبلیغ ١٧; دین میں اکراہ و جبر کی نفی ١٩

روایت: ٢٠

عبادت گزار لوگ: ١٠

سر تسلیم خم ہونا : غیر خدا کے سامنے سر تسلیم خم ہونے سے اجتناب ١٣

عبادت: عبادت کی وصیت ٩; اللہ تعالی کی عبادت ١٦

عبادت میں جبر کی نفی ١٩

عقیدہ: عقیدہ توحید ١٦

عمل: پسندیدہ عمل ١٧

نظریہ کائنات (جہان بینی) :

توحیدی نظریہ کائنات ١٦

والد: والد کے رجحانات اور ترغیبات کے نتائج ١١

والدین : والدین کی ذمہ داری ٨

یہود: یہودیوں کے دعوے ١; یہودیوں کا جھوٹ ١

Presented by: https://jafrilibrary.com

تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُم مَّا كَسَبْتُمْ وَلاَ تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۳۴﴾

یہودیو یہ قوم تھی جو گذر گئي انھیں وہ ملے گا جو انھوں نے کمایا اور تمھیں وہ ملے گا جو کماؤ گے تم سے ان کے اعمال کے بارے میں سوال نہ ہوگا (۱۳۴)

۱_ حضرت ابراہیم علیہ السلام ، حضرت اسماعیل علیہ السلام ، حضرت اسحاق علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام اور ان کے فرزندان اللہ تعالى کی عبادت کرنے والى امت اور اسکے حضور سر تسلیم خم ہیں_ تلك امة قد خلت

"تلک" کا مشار الیہ ما قبل آیہ مجیدہ میں مذکور انبیاء علیہ السلام اور ان کے فرزند ہیں_ مذکر کی طرف اشارہ کرنے کے لئے "تلک" کا استعمال خبر (امة) کی وجہ سے ہے_

۲_ تمام انسان حتی عظیم الشان انبیائ(علیہم السلام) بھی دنیا میں نہ رہے اور سب کو عالم آخرت کی طرف سفر کرنا ہوگا _ تلك امة قدخلت "خلت" کا مصدر "خلو" ہے اسکا ایک معنی گزرنا ہے اوریہاں موت سے کنایہ ہے انبیاء (علیہم السلام) کی دنیا سے رحلت فقط ایک خبر ہی نہیں کیونکہ سب انسان اس سے آگاہ ہیں بلکہ یہاں مخاطبین کی توجہ اس حقیقت کی طرف دلانا مقصود ہے کہ اگر موت انبیاء علیہ السلام کی طرف آئي ہے تو تمہارا پیچھا بھی ضرور کرے گی اس سے غافل نہ رہو_

۳_ حضرت ابراہیم علیہ السلام ، حضرت اسماعیل علیہ السلام ، حضرت اسحاق علیہ السلام اور حضرت یعقوب علیہ السلام کے نیک اعمال کی جزا ان کے ساتھ مختص ہے_ اس سے دوسروں کو فائدہ نہیں پہنچے گا_ تلك امة قد خلت لها ما كسبت

"ما کسبت" پر "لہا" کو مقدم کرنا حصر کا باعث ہے بنابریں "لہا ما کسبت" یعنی ان کے اعمال کی جزا اور فائدہ صرف انہی کو لوٹ کر جائے گا_

۴_ یہودیوں کا حضرت ابراہیم علیہ السلام ، حضرت اسحاق علیہ السلام اور... جیسے انبیاء علیہ السلام کی فضیلتوں اور نیک اعمال سے بہرہ مند ہونا ان کے نادرست اورنا صحیح عقائد میں سے تھا_ لها ما كسبت و لكم ما كسبتم

یہ مطلب اس چیز سے حاصل ہوتا ہے کہ اللہ تعالى

Presented by: https://jafrilibrary.com

نے یہودیوں سے مخاطب ہوتے ہوئے اس حقیقت کو بیان فرمایاہے کہ انبیاء عليه‌السلام کے اعمال کی جزا صرف انہی کو ملے گی_

۵_ ہر فرد او رہر امت اپنے ہی نیک اعمال کی جزا سے بہرہ مند ہوگی_ لها ما كسبت و لكم ما كسبتم

٦_ ہر انسان اورہر معاشرے کے عمل کا نتیجہ انہی سے متعلق ہے اور انہی کی طرف لوٹنا چاہیئے_
لها ما كسبت و لكم ما كسبتم

۷_ ہر معاشرے اور امت کی ایک موت و حیات اور مستقل شخصیت ہے_ تلك امة قد خلت

۸_ انسان اپنے اسلاف کے اعمال کے ذمہ دار نہیں ہیں اور نہ ہی ان کے سبب انکا مؤاخذہ ہوگا_ و لا تسئلون عما كانوا يعملون

۹_ یہودیہ باطل خیال کہ انکا کا مؤاخذہ ان کے اسلاف کے یہ اعمال کی بناپر ہوگا_ *و لا تسئلون عما كانوا يعملون
یہ مطلب اس بناپر ہے کہ یہودیوں کو مخاطب قرار دے کر یہ حقیقت بیان کی گئي ہے کہ تم اپنے اسلاف کے اعمال کے ذمہ دار نہیں ہو_

۱۰_ انبیاء عليه‌السلام کے ساتھ رشتہ داری اور ان کی نسل سے ہونا قیامت میں کارساز نہ ہوگا اور نہ ہی اپنے اعمال کے نتائج سے رہائي کا موجب بنے گا_ تلك امة قد خلت لها ما كسبت و لكم ما كسبتم
حضرت ابراہیم، عليه‌السلام حضرت اسحاق عليه‌السلام اور حضرت یعقوب عليه‌السلام جیسے انبیاء عليه‌السلام کی نسل کومخاطب قراردیتے ہوئے یہ مطلب بیان کرنا کہ انبیاء (علیهم السلام)کے اعمال کی جزاکا دوسروں کو فائدہ نہیں ہوگا_ مذکورہ بالا مطلب پر دلالت کرتا ہے_

۱۱_ انسانوں کے اعمال کے حساب کتاب اور ان کی جزا کے لئے عدل الہي لها ما كسبت و لكم ما كسبتم

اللہ تعالی : اللہ تعالی کی جزائیں ۱۱; اللہ تعالی کی عدالت ۱۱

امتیں : عبادت گزار امتیں ۱; امتوں کی جزا ۵; امتوں کی حیات ۷; امتوں کی شخصیت ۷; امتوں کی موت ۷

انبیائ(علیهم السلام): انبیاء کی رحلت ۲

انسان : انسانوں کی موت ۲

جزا: جزاکا مختص ہونا ۴،۳، ۵; دوسروں کی جزا سے فائدہ اٹھانا ۴،۳; جزا دینے میں عدالت ۱۱

Presented by: https://jafrilibrary.com

حضرت ابراہیم عليه‌السلام : حضرت ابراہیم عليه‌السلام کی نسل کا امت ہونا ۱; حضرت ابراہیم عليه‌السلام کا خاضع و خاشع ہونا ۱; حضرت ابراہیم عليه‌السلام کی نسل کا خاضع و خاشع ہونا ۱; حضرت ابراہیم عليه‌السلام کی اخروی جزا ۳،۴; حضرت ابراہیم عليه‌السلام کی عبادت ۱; حضرت ابراہیم عليه‌السلام کی نسل کی عبادات ۱

حضرت اسحاق عليه‌السلام : حضرت اسحاق عليه‌السلام کا خاضع و خاشع ہونا ۱; حضرت اسحاق عليه‌السلام کی اخروی جزا ۳،۴

حضرت اسماعیل عليه‌السلام : حضرت اسماعیل عليه‌السلام کا خاضع و خاشع ہونا ۱; حضرت اسماعیل عليه‌السلام کی اخروی جزا ۳

حضرت یعقوب عليه‌السلام : حضرت یعقوب عليه‌السلام کا خاشع و خاشع ہونا ۱; حضرت یعقوب عليه‌السلام کی اخروی جزا ۳

رشتہ داري: انبیاء عليه‌السلام سے رشتہ داری ۱۰

سر تسلیم خم ہونا : اللہ رب العزت کے حضور سر تسلیم خم ہونے کی اہمیت ۱

سزا : زا کا ذاتی ہونا ۸

سزائیں : سزاؤں کا ذاتی ہونا ۸; سزاؤں کا نظام ۱۱

عبادت گزار لوگ : ۱

عقیدہ: باطل عقیدہ ۴،۹

عمل : عمل کے نتائج ۶; عمل کی جزا ۵; عمل کا حساب کتاب ۱۱

فرزند: فرزند کی ذمہ داری کا دائرہ ۸

قیامت : قیامت میں رشتہ داری ۱۰

معاشرہ: معاشروں کی زندگی ۷; معاشروں کی شخصیت ۷; معاشروں کی موت ۷

موت: موت کا حتمی ہونا ۲

نجات: اخروی نجات کے اسباب ۱۰

یہود: یہودیوں کا عقیدہ ۴،۹; یہودیوں کا مؤاخذہ ۹; یہودیوں کے اسلاف ۹

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَقَالُواْ كُونُواْ هُودًا أَوْ نَصَارَى تَهْتَدُواْ قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿۱۳۵﴾

اوریہودی اورعیسائي کہتے ہیں کہ تم لوگ بھی یہودی اورعیسائي ہو جاؤ تاکہ ہدایت پاجاؤ تو آپکہہ دیں کہ صحیح راستہ باطل سے کترا کرچلنے والے ابراہیم کا راستہ ہے کہ وہمشرکین میں نہیں تھے (۱۳۵)

۱_ یہود و نصاری میں سے ہر کوئي چاہتا تھا کہ مسلمانوں کو اپنے دین کی طرف راغب کریں_ و قالوا کونوا هوداً او نصاری تهتدوا یہ جو یہود و نصاری ایک دوسرے کو ہدایت یافتہ نہیں سمجھتے اس سے معلوم ہوتاہے کہ جملہ "قالوا ..." میں " لف اجمالی " پائي جاتی ہے جو دو جملوں کی حکایت کرتی ہے_ ایک "قالت الیهود کونوا ہوداً تہتدوا" دوسرے "قالت النصاری کونوانصاری تہتدوا" ما بعد آیت کی روشنی میں مافوق جملے کے مخاطبین مسلمان ہیں_

۲_ زمانہ بعثت کےیہود و نصاری کا مسلمانوں کے خلاف اتفاق و اتحاد تھا باوجود اس کے کہ ان کے درمیان شدید اختلافات پائے جاتے تھے_ قالوا کونوا هوداً او نصاری تهتدوا آیت میں " لف اجمالی "کا پایا جانا اور ایک ہی کلام میں دو جملوں کا ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ یہود ونصاری مسلمانوں کے خلاف متحد و متفق ہیں_

۳_یہود و نصاری میں سے ہر ایک اپنے مکتب کو انسانیت کی ہدایت کا ذریعہ سمجھتے تھے_ قالوا کونوا هوداً او نصاری تهتدوا

۴_یہود و نصاری ہر ایک کا دین شرک کی آمیزش کے باعث قابل ہدایت نہیں ہے_ قل بل ملة ابراهیم

۵_ حضرت ابراہیم عليه‌السلام کے دین کی پیروی ضروری ہے_ کونوا هوداً ... قل بل ملة ابراهیم "ملة ابراہیم"، " اتبعوا_(پیروی کرو) یا "نتبع_(ہم پیروی کرتے ہیں) کے لئے مفعول ہے_

٦_ حضرت ابراہیم عليه‌السلام کا دین بشریت کے لئے ہدایت کرنے والا دین ہے_ قالوا کونوا هوداً او نصاری تهتدوا قل بل ملة ابراهیم حرف "بل" ما قبل جملے میں موجوددعووں کی نفی اور اسکے مابعد کی ضد کے اثبات پر حکایت کرتاہے پس "بل ملة ابراہیم "یعنی یہود و نصاری کا دین قابل ہدایت نہیں_ لہذا انکی اتباع نہیں ہونی چاہیئے بلکہ حضرت ابراہیم عليه‌السلام کا دین ہدایت بخش ہے اور اسکی پیروی کی جانی چاہیئے_

۷_ حضرت ابراہیم عليه‌السلام حق پرست اور باطل سے گریزاں انسان تھے_ ملة ابراهیم حنیفاً "حنیف" اس کو کہتے ہیں جو ضلالت و گمراہی سے دور رہے اور صراط مستقیم کی طرف متوجہ رہے (مفردات راغب)

Presented by: https://jafrilibrary.com

۸_ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہرگز شرک کی طرف راغب نہ ہوئے اور نہ ہی وہ مشرکین میں سے تھے_ و ما کان من المشرکین

۹_ یہود و نصاری نے اپنے دین کو شرک سے ملاکر آلودہ کیا _ بل ملة ابراهیم حنیفاً و ما کان من المشرکین

یہود و نصاری کے دین کی نفی کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین کی تائید، حضرت علیہ السلام کی تعریف کرنا کہ آپ علیہ السلام (ہمیشہ) شرک و گمراہی سے دور رہے_ اشارہ ہے کہ یہود و نصاری نے اپنے دین کو شرک اور گمراہیوں سے آلودہ کرلیا تھا_

۱۰_ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دین، دین اسلام کی بنیاد و اساس ہے_قل بل ملة ابراهیم حنیفاً

۱۱_ حضرت ابراہیم علیہ السلام نہ تو دین یہود کے پیروکار تھے اور نہ ہی دین نصاری پر تھے_قالوا کونوا هوداً او نصاری تهتدوا قل بل ملة ابراهیم حنیفاً

۱۲_ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین کی بنیاد و اساس توحید ہےملة ابراهیم حنیفاً و ما کان من المشرکین

۱۳_ توحید پر زور دینا دین حق کی بنیادی نشانیوں میں سے ہے اور اس دین کے ہدایت بخش ہونے کی اہم ترین علامتوں میں سے ہے_و قالوا ... تهتدوا بل ملة ابراهیم حنیفاً و ما کان من الشمرکین

یہ جملہ "و ماکان من المشرکین" در حقیقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین کے انتخاب کی دلیل ہے اور اس دین کے ہدایت بخش ہونے اور اسکی پیروی کے لئے اہل ہونے کا اعلان بھی ہے گویا یہ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام چونکہ مشرک نہ تھے اور ان کا دین شرک سے آلودہ نہ تھا پس اسی لئے صرف اسی کی اتباع ہونی چاہیئے اور اسی دلیل سے انکا دین ہدایت بخش ہے _

۱۴_ دشمنوں کے غلط پراپیگنڈہ کا جواب دینا ضروری ہے_قالوا کونوا هوداً او نصاری تهتدوا قل بل ملة ابراهیم حنیفاً

آیہ مجیدہ میں "قل" کا لانا اس ہدف کی خاطر ہے کہ دشمنان دین کے غلط پراپیگنڈہ کا جواب دینا ضروری ہے_

۱۵_ امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا"

Presented by: https://jafrilibrary.com

ان الحنیفة ھی الاسلام" [1] (دین) حنیف وہی اسلام ہے_

١٦_ امام باقر عليه‌السلام سے روایت ہے "ما ابقت الحنیفة شیئاً حتی ان منها قص الشارب و قلم الاظفار والختان" [2] دین حنیف نے کوئي چیز (بغیر حکم کے) نہیں چھوڑی حتی مونچھوں کے بالوں کو چھوٹا کرنا، ناخن کاٹنا اور ختنہ کے بارے میں (بھی حکم) ہے_

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ٢; دین اسلام ١٥; اسلام کا سرچشمہ ١٠

توحید: توحید کی اہمیت ١٣; دین ابراہیمی عليه‌السلام میں توحید ١٢

حضرت ابراہیم عليه‌السلام : حضرت ابراہیم عليه‌السلام اور شرک ٨; حضرت ابراہیم عليه‌السلام اور عیسائیت ١١; حضرت ابراہیم عليه‌السلام اوریہودیت ١١; دین ابراہیمی عليه‌السلام کے اصول ١٢; دین ابراہیمی عليه‌السلام کی اتباع ٥; حضرت ابراہیم عليه‌السلام کی توحید ٨; حضرت ابراہیم عليه‌السلام کی حق پرستی ٧; حضرت ابراہیم عليه‌السلام کا حنیف ہونا ٧; دین ابراہیمی عليه‌السلام ١٠،١١; حضرت ابراہیم عليه‌السلام کی صفات٧،٨; حضرت ابراہیم عليه‌السلام کا واقعہ ٨; حضرت ابراہیم عليه‌السلام کے دین کا ہدایت بخش ہونا ٦

دشمنان: دشمنوں کے پراپیگنڈہ کا جواب دینا ١٤

دین : دین کی نگہداری و حفاظت ١٤; دین حق ١٣; دین حنیف ١٥،١٦; دین کی حقانیت کے دلائل و نشانیاں ١٣

روایت : ١٥،١٦

عیسائي : مسلمانوں کے خلاف عیسائیوں کی کوششیں ١; عیسائیوں کا عقیدہ ٣; صدر اسلام کے عیسائي ٢; عیسائي اورہدایت ٣

عیسائیت: عیسائیت میں آمیزش ٤،٩; عیسائیت میں تحریف ٤،٩;عیسائیت اور شرک ٩; عیسائیت اورہدایت ٤

مسلمان : مسلمانوں کے دشمن ٢; مسلمانوں کے انحراف کے اسباب ١

ہدایت: ہدایت کے اسباب ٦

یہود: یہودیوں اور عیسائیوں کا اتحاد; یہودیوں کا عیسائیوں سے اختلاف ٢; یہودیوں کی کوشش ١; یہودیوں کا عقیدہ ٣; صدر اسلام کے یہود ٢; یہود اورہدایت ٣

یہودیت: یہودیت میں آمیزش ٤،٩; یہودیت میں تحریف ٤،٩; یہودیت اور شرکت ٩; یہودیت اورہدایت ٤

---

١) تفسیر عیاشی ج/ ١ ص ٦١ ح ١٠٣، تفسیر برہان ج/ ١ ص ١٥٦ ح ١_ ٢) تفسیر عیاشی ج/ ١ ص ٦١ ح ١٠٤، تفسیر برہان ج/ ١ ص ١٥٦ ح ٢_

Presented by: https://jafrilibrary.com

قُولُواْ آمَنَّا بِاللّهِ وَمَآ أُنزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنزِلَ إِلَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَقَ وَيَعْقُوبَ وَالأسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ مُوسَى وَعِيسَى وَمَا أُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِن رَّبِّهِمْ لاَ نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ﴿۱۳۶﴾

اور مسلمانو تم ان سے کہو کہ ہم اللہ پر اور جو اس نے ہماری طرف بھیجا ہے اور جو ابراہیم ، اسماعیل ، اسحاق، یعقوب ، اولاد یعقوب کیطرف نازل کیا ہے اور جو موسی ، عیسی اور انبیاء کو پروردگار کی طرف سے دیا گیا ہے ان سب پر ایمان لے آئے ہیں_ ہمپیغمبروں میں تفریق نہیں کرتے اور ہم خدا کے سچے مسلمان ہیں (۱۳۶)

۱_ حضرت ابراہیم عليه‌السلام ، حضرت اسماعیل عليه‌السلام ، حضرت اسحاق عليه‌السلام اور حضرت یعقوب عليه‌السلام پر نازل ہونے والے احکام و معارف ، قرآن کریم اور اللہ تعالی پر ایمان لانا ضروری ہے_قولوا آمنا باللہ و ما انزل الینا و اما انزل الی ابراھیم ... و یعقوب

۲_ حضرت یعقوب عليه‌السلام کی نسل در نسل اولاد(بنی اسرائیل کے بارہ قبائل) میں انبیاء عليه‌السلام اور آسمانی احکام و معارف تھے_قولوا آمنا باللہ و ما انزل الی ... والاسباط

"سبط"کی جمع " اسباط" ہے جسکا معنی پوتے پڑپوتے ہیں آیہ مجیدہ میں اس سے مراد بنی اسرائیل کے بارہ قبیلے ہیں ہر قبیلے کا شجرہ نسب حضرت یعقوب عليه‌السلام کے ایک فرزند سے جاملتا تھا_ جملہ "و ما انزل الی ... الاسباط".بیان کررہاہے کہ حضرت یعقوب عليه‌السلام کی پوتوں پڑپوتوں میں سے بعض افراد بطور نبی مبعوث ہوئے_

۳_ اسباط (بنی اسرائیل کے قبائل) کے لیئے ضروری تھا کہ ان کی طرف بھیجے گئے انبیاء عليه‌السلام اور احکام و معارف پر ایمان لائیں_ آمنا باللہ و ما انزل الینا ... الاسباط

۴_ تورات و انجیل اور حضرت موسی عليه‌السلام اور حضرت عیسی عليه‌السلام کو عطا کیئے گئے آسمانی احکام و معارف پر ایمان لانا ضروری ہے_ آمنا باللہ ... و ما اوتی موسی و عیسی

۵_ یہود و نصاری نے دین الہی میں تحریف کی اور الہی احکام و معارف کو غیر دینی امور سے ملا جلادیا_

قولوا آمنا باللہ ... و ما اوتی موسی و عیسی آیہ مجیدہ کا مورد خطاب یہود و نصاری ہیں اور وہ لوگ خودکو حضرت موسی عليه‌السلام اور حضرت عیسی عليه‌السلام کا پیروکار جانتے تھے پس تقاضائے کلام یہ تھا کہ "و ما اوتی موسی و عیسی" کی بجائے کہا جاتا "و ما اوتیتم" لیکن یہ امر اس نکتہ کی طرف اشارہ ہے کہ حضرت موسی عليه‌السلام اور حضرت عیسی عليه‌السلام پر جو احکام و معارف نازل کیئے گئے تھے یہ وہ نہیں ہیں جو یہود و نصاری کے پاس ہیں_

Presented by: https://jafrilibrary.com

٦_ تمام انبیائ(علیہم السلام) پر نازل ہونے والی آسمانی کتابیں اور احکام و معارف پر ایمان لانا ضروری ہے_
آمنا بالله ... و ما اوتی النبیون من ربهم

٧_ انبیائ(علیہم السلام) کو آسمانی کتابوں کا عطا کیا جانا اور ان پر دینی احکام و معارف کا نازل ہونا الله تعالی کی ربوبیت کا ایک پرتو ہے_ و ما اوتی النبیون من ربهم یہ مطلب لفظ "رب'' سے استفادہ ہوا ہے_

٨_ مسلمانوں کو چاہیئے کہ تمام انبیاء علیہم السلام پر ایمان لائیں اور ایمان میں تبعیض (بعض پر ایمان لانا اور بعض پر ایمان نہ لانا) سے گریز کریں_ لا نفرق بین احد منهم آیہ مجیدہ میں چونکہ ایمان کے بارے میں بحث ہوئی ہے پس " لا نفرق بین احد منهم _ (ہم انبیاء کے مابین فرق نہیں کرتے) سے مراد ایمان میں فرق نہ کرنا ہے نہ کہ دیگر جہات میں_

٩_ بعض انبیاء علیہم السلام پر ایمان لانا اور بعض کا کفر اختیار کرنا نہ تو ہدایت کا باعث ہے اور نہ ہی جائز ہے_
قالوا کونوا هوداً او نصاری تهتدوا ... لا نفرق بین احد منهم

١٠_ مسلمانوں کو چاہیئے کہ یہود و نصاری کو تبلیغ کریں کہ وہ قرآن کریم ، تمام انبیائ(علیہم السلام) ان پر نازل ہونے والے احکام و معارف اور تمام آسمانی کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں_ قولوا آمنا بالله و ما انزل الینا و ما انزل الی ابراهیم ... و ما اوتی النبیون یہ مطلب "قولوا..." کہہ دو" سے استفادہ ہوتا ہے_ ماقبل آیت مقول لہ_ "جس کو یہ تبلیغ کی جائے" کو بیان کررہی ہے کہ اس سے یہود و نصاری مراد ہیں_

١١_ سب کا فریضہ ہے کہ خداوند متعال کے حضور سر تسلیم خم ہوجائیں_ و نحن له مسلمون

١٢_ غیر خدا کے سامنے سر تسلیم خم ہونا ناجائز، ناپسندیدہ اور نہایت مکروہ عمل ہے_ و نحن له مسلمون
" مسلمون" پر" لہ" کو مقدم کرنا حصر کا معنی دیتا ہے پس اس جملہ " نحن لہ مسلمون" دو حقیقتوں کو بیان کررہا ہے١_ الله کے حضور سر تسلیم خم ہونا ٢_ غیر خدا کے سامنے تسلیم خم نہ ہونا_

١٣_ مسلمان کو چاہیئے کہ یہودیوں اور نصرانیوں تک یہ بات پہنچادیں کہ وہ ان کی خواہشات کے سامنے ہرگز نہیں جھکیں گے_ کونواهوداً او نصاری ... قولوا آمنا ... و نحن له مسلمون جملہ "و نحن لہ مسلمون" کا حصر یہود و نصاری کی بات پر ناظر ہے جو مسلمانوں سے چاہتے تھے کہ دین یہودیت و نصرانیت پر ایمان لے آئیں اور اہل یہود و نصاری میں سے ہوجائیں_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۴_ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دین تمام ادیان الہی کی اساس و بنیاد ہے_ ملة ابراهيم حنيفاً ... قولوا آمنا بالله و ما انزل الينا و ما انزل الى ابراهيم ... و ما اوتى النبيون یہ جملہ "بل ملة ابراہیم ..." بیان کررہاہے کہ فقط دین ابراہیمی علیہ السلام قابل قبول ہے_ موردبحث آیت تمام انبیاء علیہم السلام ، ان کی کتابوں اوران پرنازل ہونے والے احکام و معارف پر ایمان کو ضروری قراردے رہی ہے ان دو باتوں کے تقابل سے یہ معنی نکلتاہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد سب ادیان کی بنیاد و اساس دین ابراہیمی علیہ السلام ہی رہاہے_

۱۵_یہود و نصاری فقط بعض انبیاء علیہم السلام پر ایمان رکھتے تھے_ لا نفرق بين احد منهم جملہ "و ما اوتی النبیون" سب انبیائ(علیہم السلام) پر ایمان کو ضروری قرار دے رہاہے_ اس جملہ کی "و لا نفرق ..." سے تاکید کرنا اس مطلب کی طرف اشارہ ہے کہ مخاطبین (یہود و نصاری) تمام انبیاء علیہم السلام پر ایمان نہیں رکھتے تھے_

۱۶_ اللہ تعالی کے حضور سر تسلیم خم ہونے کا لازمی نتیجہ تمام انبیاء علیہم السلام اور آسمانی کتابوں پر ایمان ہے_

آمنا بالله و ما انزل الينا ... و نحن له مسلمون جملہ "و نحن لہ مسلمون" ہوسکتاہے آیہ مجیدہ میں مذکورہ حقائق کی دلیل کے طورپر آیا ہو_

۱۷_ اللہ تعالی انبیاء علیہم السلام اور آسمانی کتابوں پر ایمان اورپروردگار کے حضور سر تسلیم خم ہونا دین اسلام کے ارکان میں سے ہے_ قولوا آمنا بالله ... و نحن له مسلمون

۱۸_حنان بن سدير عن ابيه عن ابى جعفر عليه‌السلام قال قلت له كان ولد يعقوب عليه‌السلام انبياء ؟ قال لا و لكنهم كانوا اسباطاً اولاد الانبياء ...[1] حنان بن سدیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے امام باقر علیہ السلام سے سوال کیا کیا حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد انبیاء تھے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا نہیں بلکہ وہ لوگ اسباط تھے اور انبیاء علیہم السلام کی اولاد تھے_

آسمانی کتابیں : آسمانی کتابوں کا عطا ہونا ۷

ادیان : ادیان کا سرچشمہ ۱۴

اسباط : اسباط جو انبیاء علیہم السلام تھے ۲ اسباط کی تعلیمات ۲

---

۱) تفسیر عیاشی ج/ ۱ ص ۶۲ ح ۱۰۶ ، مجمع البیان ج/ ۱ ص ۴۰۵_

Presented by: https://jafrilibrary.com

اسلام: ارکان اسلام ۱۷

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی ربوبیت کے مظاہر ۷

انسان: انسانوں کی ذمہ داری ۱۱

ایمان: انجیل پر ایمان کی اہمیت ۴; تورات پر ایمان کی اہمیت ۴; اللہ تعالی پر ایمان کی اہمیت ۴; قرآن کریم پر ایمان کی اہمیت ۱; آسمانی کتابوں پر ایمان کی اہمیت ۶; ان انبیاء علیہ السلام پر ایمان ۸،۹،۱۰،۱۶،۱۷; ان انبیاء علیہ السلام پر ایمان جو اسباط تھے ۳; حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعلیمات پر ایمان ۱; اسباط کی تعلیمات پر ایمان ۳; حضرت اسحاق علیہ السلام کی تعلیمات پر ایمان ۱; حضرت اسماعیل علیہ السلام کی تعلیمات پر ایمان ۱; انبیاء علیہ السلام کی تعلیمات پر ایمان ۶; حضرت عیسی علیہ السلام کی تعلیمات پر ایمان ۴; حضرت موسی علیہ السلام کی تعلیمات پر ایمان ۴; حضرت یعقوب علیہ السلام کی تعلیمات پر ایمان ۱; اللہ تعالی پر ایمان ۱۷; قرآن کریم پر ایمان ۱۰; آسمانی کتابوں پر ایمان ۶،۱۰،۱۶،۱۷; ایمان میں تبعیض ۸،۹،۱۵; ایمان کے متعلقات ۱،۳،۴،۶،۸،۹،۱۰،۱۶،۱۷

حضرت ابراہیم علیہ السلام: دین ابراہیمی ۱۴

حضرت یعقوب علیہ السلام: حضرت یعقوب علیہ السلام کے اسباط ۱۸; حضرت یعقوب علیہ السلام کی نسل ۲

دین: نزول دین ۷

روایت: ۱۸

سر تسلیم خم ہونا: اللہ رب العزت کے حضور سر تسلیم خم ہونے کے نتائج ۱۱،۱۶،۱۷; غیر اللہ کے سامنے سر تسلیم خم ہونا ۱۲

عیسائی: عیسائیوں کا ایمان ۱۵; عیسائیوں کا تحریف کرنا ۵

عیسائیت: عیسائیت میں تحریف ۵

عمل: ناپسندیدہ عمل ۹،۱۲

کفر: انبیاء علیہ السلام کا کفر اختیار کرنا ۹

مسلمان: مسلمانوں کی تبلیغ ۱۰،۱۳; مسلمانوں کی ذمہ داری ۸،۱۰،۱۳; مسلمان اور عیسائی ۱۳; مسلمان اور یہودی ۱۰،۱۳

Presented by: https://jafrilibrary.com

ہدایت: ہدایت کے اسباب ۹

یہودي: یہودیوں کا ایمان ۱۵; یہودیوں کی تحریف کا عمل ۵

یہودیت: یہودیت میں تحریف ۵; یہودیت میں آمیزش ۵

فَإِنْ آمَنُواْ بِمِثْلِ مَا آمَنتُم بِهِ فَقَدِ اهْتَدَواْ وَّإِن تَوَلَّوْاْ فَإِنَّمَا هُمْ فِي شِقَاقٍ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿۱۳۷﴾

اب اگر یہ لوگبھی ایساہی ایمان لے آئیں گے تو ہدایتیافتہ ہوجائیں گے اور اگر اعراض کریں گےتو یہ صرف ہناد ہوگا اور عنقریب اللہ تمھیں ان سب کے شر سے بچالے گا کہ وہ سننے والابھی ہے اور جاننے والا بھی ہے (۱۳۷)

۱_ اللہ تعالی، تمام انبیاء علیہم السلام اور آسمانی کتابوں پر ایمان لانے اور پروردگار کے حضور سر نیاز جھکانے سے ہدایت کے مقام تک پہنچنا ممکن ہے _ فان آمنوا بمثل ما آمنتم به فقد اهتدوا

۲_ یہود و نصاری جب تک قرآن حکیم، تمام انبیاء علیہم السلام اور تمام آسمانی کتابوں پر ایمان نہ لائیں ہدایت یافتہ نہیں ہیں _ فان آمنوا بمثل ما آمنتم به فقد اهتدوا "آمنوا" اور "اہتدوا" کی فاعلی ضمیر سے مراد آیت ۱۳۵ کی روشنی میں یہود نصاری ہیں _

۳_ معارف اسلام کی آگاہی حاصل ہوجانے کے بعد ان کو قبول نہ کرنا حق کے خلاف ڈھٹائی اور اس کے خلاف ستیزہ کاری کے مترادف ہے_ قولوا آمنا بالله ... فان آمنوا ... و ان تولوا فانما هم فى شقاق

۴_ یہو د و نصارا کو تبلیغ کیئے گئے معارف (قرآن کریم، تمام انبیاء علیہم السلام اور ... پر ایمان) کو اگر وہ قبول نہ کریں تو اسلام و مسلمین کے خلاف سرگرم عمل دشمن تصور ہوں گے_ فان آمنوا ... فقد اهتدوا و ان تولوا فانماهم

Presented by: https://jafrilibrary.com

فی شقاق

"شقاق" کا معنی دشمنی اور مخالفت کرنا ہے حرف "في" اس بات کی نشاندہی کررہا ہے کہ اسلام کی دشمنی اور مخالفت نے یہود و نصاری کے سارے وجود کو گھیرا ہوا ہے_

۵_ اللہ تعالی نے نبی اسلام صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کو خوش خبری دی کہ اسلامی معاشرہ یہود و نصاری کے شر سے محفوظ ہوجائے گا_ فانما هم فی شقاق فسیکفیکهم الله و هو السمیع العلیم

۶_ انبیاء علیہ السلام کے مخالفین کی سازشوں، سرگرمیوں اور ستیزہ کاری کے شر کو دور کرنے کے لیئے اللہ تعالی کافی ہے_ فسیکفیکهم الله

۷_ یہود و نصاری کا قرآن کریم اور اسلامی معارف پر ایمان نہ لانا دشمنی و ستیزہ کاری ہے_ و ان تولوا فانماهم فی شقاق

۸_ اللہ تعالی سمیع (سننے والا) اور علیم (جاننے والا) ہے_ وهو السمیع العلیم

۹_ اللہ تعالی دشمنان اسلام کی گفتگو، باتوں، افکار اور سازشوں سے آگاہ ہے_ فانما هم فی شقاق فسیکفیکهم الله و هو السمیع العلیم

۱۰_ انسانوں کے ارکان ایمان کے اقرار و اعتراف کو اللہ تعالی سننے والا ہے اور ان کے افکار و عقائد سے آگاہ ہے_ فان آمنوا ... فقد اهتدوا ... و هو السمیع العلیم

اس مطلب میں جملہ "وہو السمیع العلیم" کا آیہ مجیدہ کے صدر سے ارتباط کے حوالے سے معنی کیا گیا ہے_

۱۱_ امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا آیہ مجیدہ "فانما ہم فی شقاق" میں شقاق سے مراد کفر ہے [1]

اسلام: دشمنان اسلام ۴

اسماء اور صفات: سمیع ۸; علیم ۸

اقرار: ایمان کا اقرار ۱۰

اللہ تعالی : اللہ تعالی کی بشارتیں ۵; اللہ تعالی کا سننا ۱۰; علم الہی ۹،۱۰; قدرت الہی ۶

---

۱) مجمع البیان ج/ ۱ ص ۴۰۶، تفسیر برہان ج/ ۱ ص ۱۵۷ ح ۳_

Presented by: https://jafrilibrary.com

اہل کتاب: اہل کتاب کا کفر ۱۱

ایمان: انبیاء علیہم السلام پر ایمان کے نتائج ۱; اللہ تعالی پر ایمان کے آثار ۱; آسمانی کتابوں پر ایمان کے نتائج ۱

پیامبر اسلام (ص): پیامبر اسلام (ص) کو بشارت دینا ۵

حق: حق کو قبول نہ کرنے کی علامتیں ۳

دشمن: دشمنوں کی سازشوں سے آگاہی ۹; دشمنوں کے شر کو دفع کرنا ٦

دشمنی: دشمنی کی علامتیں یا نشانیاں ۳

روایت: ۱۱

سر تسلیم خم ہونا: اللہ تعالی کے حضور سر تسلیم خم ہونے کے آثار ۱

علم: علم کے آثار ۳

عیسائي: عیسائیوں کی دشمنی کے نتائج ۷; عیسائیوں کی دشمنی ۴; عیسائیوں کے شر کا دفع ہونا ۵; عیسائیوں کی ہدایت کی شرائط ۲; عیسائیوں کا کفر ۷

کفر: انبیاء علیہم السلام کا کفر اختیار کرنے کے آثار ۴; قرآن کریم کا کفر اختیار کرنے کے نتائج ۴; اسلام کا کفر ۷، ۳; قرآن کریم کا کفر ۷

مسلمان: مسلمانوں کی حمایت ۵; مسلمانوں کے دشمن ۴

ہدایت: ہدایت کے اسباب ۱

یہودي: یہودیوں کی دشمنی کے نتائج ۷; یہودیوں کی دشمنی ۴; یہودیوں کے شر کا دفع ہونا ۵; یہودیوں کی ہدایت کی شرائط ۲; یہودیوں کا کفر ۷

Presented by: https://jafrilibrary.com

صِبْغَةَ اللّهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللّهِ صِبْغَةً وَنَحْنُ لَهُ عَابِدونَ ﴿١٣٨﴾

رنگتو صرف اللہ کا رنگ ہے اور اس سے بہتر کسکا رنگ ہوسکتا ہے اور ہم سب اسی کے عبادتگذار ہیں (١٣٨)

١_ قرآن کریم، انبیاء عليهم السلام اور ان پر نازل ہونے والے معارف پر ایمان رکھنا ایک ایسا رنگ ہے جسکے ذریعے اللہ تعالی نے اہل ایمان کو پاکیزہ اور مزین فرمایا ہے_ قولوا آمنا باللہ ... صبغة اللہ "صبغۃ" مصدر نوعی ہے جسکا معنی رنگ آمیزی کرنا ہے جو آیہ مجیدہ میں فعل محذوف (صبغنا) کا مفعول مطلق ہے اس کا مصدر نوعی استعمال کرنا یہود و نصاری کی ایک رسم کی طرف اشارہ ہے جو اپنے بچوں کی تطہیر کے لئے انہیں ایک خاص قسم کا پانی "معمودیہ" کے ساتھ نہلاتے تھے_ ما قبل آیات کی روشنی میں " صبغۃ اللہ " سے مراد اللہ تعالی اور ... پر ایمان لانا ہے پس "صبغۃ اللہ" کا معنی یوں بنتا ہے اللہ تعالی نے ہمیں اپنے اور ... پر ایمان کے ذریعے رنگ کیا ہے (پاک و تطہیر کیا) اسطرح رنگ نہ کیا کہ جس طرح یہود و نصاری کرتے ہیں_

٢_ انسانوں کی آلودگیوں سے پاکیزگی کے لئے اللہ تعالی نے بہترین معارف اور احکام پیش فرمائے_ و من احسن من اللہ صبغة "و من احسن ... کون ہے جو اللہ سے بہتر رنگ دے سکتا ہے" (یعنی پاک کرسکتا ہے) ایمان، قرآنی معارف و احکام اور ... کو بیان کرنے کے بعد اس جملہ کو لانا اس مطلب کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالی نے جو احکام و معارف نازل فرمائے ہیں اور انسانوں کو ان کی طرف دعوت دی ہے انسانوں کی پاکیزگی اور تطہیر کے لئے یہ معارف اور احکام بہترین ہیں_

٣_ اہل ایمان فقط اللہ کی ہی عبادت کرنے والے ہیں_ و نحن له عابدون

٤_ اہل ایمان عبادت میں شرک کرنے سے منزہ و مبرا ہیں_ و نحن له عابدون یہ مطلب اس سے لیا گیا ہے کہ "لہ" "عابدون" پر مقدم ہے جو حصر پر دلالت

Presented by: https://jafrilibrary.com

کرتا ہے_

۵_یکتاپرستی انسانوں کے لیئے بہترین رنگ اور انتہائي خوبصورت زینت ہے_و من احسن من اللہ صبغة و نحن له عابدون

٦_عن ابی عبداللہ علیہ‌السلام فی قول اللہ عزوجل " صبغة اللہ و من احسن من اللہ صبغة" قال الصبغة هی الاسلام[(۱)] اللہ تعالی کے اس کلام "صبغة اللہ و من احسن من اللہ صبغة" کے بارے میں امام صادق علیہ‌السلام سے روایت ہے آپ علیہ‌السلام نے فرمایا اس رنگ سے مراد وہی اسلام ہے_

اللہ تعالی : افعال الہی ۲

ایمان : انبیاء علیہم‌السلام پرایمان ۱; انبیاء علیہم‌السلام کی تعلیمات پرایمان ۱ قرآن کریم پر ایمان ۱; ایمان کے متعلقات ۱

تزکیہ : تزکیہ کے اسباب ۲

توحید: توحید عبادی کی اہمیت ۵

دین: فلسفہ دین ۲; دین کا سرچشمہ ۲

روایت:٦

زینت: بہترین زینت ۵

صبغة اللہ : ۱ صبغة اللہ سے کیا مرادہے ٦

عبادت: اللہ تعالی کی عبادت ۳

عبادت گزار انسان : ۳

مبرا ہونا :

عبادت میں شرک سے مبرا ہونا ۴

مؤمنین: مومنین کا مزین ہونا ۱; مومنین کی تطہیر ۱; مومنین کی توحید عبادی ۴; مومنین کی عبادت ۳

---

۱)کافی ج/ ۲ ص ۱۴ ح ۱، ۳، نورالثقلین ج/ ۱ ص ۱۳۲ ح ۳۹۳، ۳۹۵، ۳۹٦، ۳۹۷_

Presented by: https://jafrilibrary.com

قُلْ أَتُحَآجُّونَنَا فِي اللّهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ وَلَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُخْلِصُونَ ﴿۱۳۹﴾

اے رسول کہہ دیجئے کہ کیا تم ہم سے اس خدا کے بارے میں جھگڑتے ہو جو ہمارا بھی پروردگار ہے اور تمھارا بھي_ تو ہمارے لئے ہمارے اعمال ہیں اور تمھارے لئے تمھارے اعمال اور ہم تو صرف خدا کے مخلص بندے ہیں (۱۳۹)

۱_ صدر اسلام کے مسلمانوں سے اہل کتاب کا اللہ تعالی کے بارے میں بحث و گفتگو کرنا_ قل اتحاجوننا فی اللہ

اللہ تعالی کے بارے میں یہود و نصاری کا بحث و گفتگو کرنا ما قبل اور مابعد آیات کی روشنی میں اس سے مراد اسلام اور آنحضرت (ص) کی بعثت کے بارے میں بحث و گفتگو ہے_ البتہ یہ بحث و گفتگو اس انداز سے تھی کہ اسکی بازگشت اللہ تعالی اور اسکی صفات و افعال کی طرف تھی_ اسکی مثال یہ دعوی ہے کہ محمد (ص) عربی النسل ہیں اور انبیاء علیہم السلام کو تو بنی اسرائیل کی نسل سے ہونا چاہیئے_

۲_ اللہ تعالی کے بارے میں مسلمانوں سے اہل کتاب کی بحث و گفتگو بے جا اور بے نتیجہ تھي_ قل اتحاجوننا فی اللہ

" اتحاجوننا ..." میں استفہام انکار توبیخی کیلئے ہے یعنی اللہ تعالی کے بارے میں ہم سے کیوں بحث و گفتگو کرتے ہو؟

۳_ اللہ تعالی سب (مسلمانوں اہل کتاب اور...) کا پروردگار ہے_ و ھو ربنا و ربکم

۴_ اہل کتاب کی مسلمانوں سے اللہ تعالی اور اسکی صفات و افعال (انبیاء علیہم السلام کو مبعوث کرنا) کے بارے میں بحث و گفتگو کے بے جا ہونے کے دلائل میں سے ایک چیز اہل کتاب اور مسلمانوں کا خدائے واحد و یکتا کی ربوبیت پر اعتقاد ہے_ اتحاجوننا فی اللہ و ھو ربنا و ربکم

جملہ "و ہو ربنا ..." حالیہ ہے جو اہل کتاب کی توبیخ اور انکے اعتراض کو بیان کررہاہے گویا یہ کہ معقول نہیں ہے کہ تم اللہ تعالی اور اس کے افعال و صفات کے بارے میں ہم سے بحث کرو کیونکہ جسطرح وہ ہمارا پروردگار ہے اسی طرح تمھارا پروردگار بھی ہے_ اگر تمھاری نسل سے کسی نبی کو مبعوث کرتا ہے تو بعینہ قادر ہے کہ عربوں میں بھی پیامبر کو مبعوث فرمائے_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۵ _ اللہ تعالی سے انسانوں کا قرب اور بعد ان کے اعمال و کردار کی بنا پر ہے نہ کہ قبیلہ اور نسل کی بنیاد پر_ لنا اعمالنا و لکم اعمالکم یہ جملہ"و لنا اعمالنا ..." اہل کتاب کی مسلمانوں سے اللہ تعالی کے انتخاب انبیاء علیہم السلام کے بارے میں گفتگو کو بے جا قرار دے رہاہے اس سے معلوم ہوتاہے کہ " لنا اعمالنا ..." سے مراد یہ ہے کہ کسی نسل یا قبیلے سے ہونا خداوند قدوس سے تقرب کا باعث نہیں جو یہ امر اس بات کا موجب ہو کہ اللہ تعالی ہمیشہ اسی نسل سے انبیاء علیہم السلام کو مبعوث فرمائے بلکہ یہ تو انسان کے اعمال ہیں جو قرب الہی کی بنیادیں فراہم کرتے ہیں_

٦ _ اللہ تعالی کے تقرب کا کسی قبیلے یا نسل سے مربوط و مخصوص نہ ہونا یہ دلیل ہے کہ اہل کتاب کی مسلمانوں سے اللہ تعالی اور اسکے افعال (انبیاء علیہم السلام کا انتخاب و غیرہ) کے بارے میں بحث و گفتگو بے جا ہے_
اتحاجوننا فی اللہ ... و لنا اعمالنا و لکم اعمالکم

٧ _ اللہ تعالی نے مسلمانوں کو شریک خدا کی عبادت سے منزہ جاناہے اور وہ فقط اللہ رب الارباب کی ہی عبادت کرتے ہیں_ و نحن له مخلصون

٨ _ اہل کتاب کی مسلمانوں سے اللہ تعالی اور اسکے انتخاب انبیاء علیہم السلام کے بارے میں بحث و گفتگو کے بے جا ہونے کی دلیل مسلمانوں کا اخلاص اور توحید پر ان کا ایمان و اعتقاد ہے_ اتحاجوننا فی اللہ ...و نحن له مخلصون

٩ _ مخالفین دین کی طرف سے القاء کیئے گئے شبہات کا جواب دینا ضروری ہے_ قل اتحاجوننا فی اللہ و ھو ربنا و ربکم

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ١

اسماء اور صفات: جلالی صفات٧

اللہ تعالی : اللہ تعالی کا منزہ ہونا ٧; اللہ تعالی اور شریک ٧; اللہ تعالی کی ربوبیت ٣;اللہ تعالی سے دوری کے عوامل ۵

اہل کتاب: اہل کتاب کی بحث و گفتگو٨، ٦، ٣، ٢، ١; اہل کتاب اور مسلمان ٢، ١، ٦، ٣;ہل کتاب کا پروردگار ٣; اہل کتاب کی توحید ٣

ایمان: توحید پر ایمان ٨; ایمان کے متعلقات ٨

بحث و مجادلہ کرنا : بے جا بحث کرنا ٨، ٦، ٣، ٢; ، انبیاء علیہم السلام کے بارے

Presented by: https://jafrilibrary.com

میں بحث کرنا ۶،۴; اللہ تعالی کے بارے میں بحث کرنا ۴، ۲، ۶، ۸; پیامبر اسلام (ص) کے بارے میں بحث کرنا ۸

تقرب: تقرب کے عوامل ۶،۵

توحید: توحید ربوبی ۴

شبہات: شبہات کے جواب دینے کی اہمیت ۹

عمل: عمل کے آثار ۵

مسلمان: مسلمانوں کا اخلاص ۸; مسلمانوں کا پروردگار ۳; مسلمانوں کی توحید عبادتی ۷; مسلمانوں کی توحید ۴،۸; مسلمانوں کی عبودیت ۷; مسلمانوں کا عقیدہ ۷

نظریہ کائنات (جہان بینی): توحیدی نظریہ کائنات ۷

أَمْ تَقُولُونَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَقَ وَيَعْقُوبَ وَالأَسْبَاطَ كَانُواْ هُودًا أَوْ نَصَارَى قُلْ أَأَنتُمْ أَعْلَمُ أَمِ اللّهُ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن كَتَمَ شَهَادَةً عِندَهُ مِنَ اللّهِ وَمَا اللّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿۱۴۰﴾

کیا تمھارا کہنا یہ ہے کہ ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب اور اولاد یعقوب یہودی یا نصرانی تھے اے رسول کہہ دیجئے کہ کیا تم خدا سے بہتر جانتے ہو_ اور اس سے بڑا ظالم کو ہوگا جس کے پاس خدائی شہادت موجود ہو اور وہ پھر پردہ پوشی کرے اور اللہ تمھارے اعمال سے غافل نہیں ہے (۱۴۰)

۱_ یہودی حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسماعیل علیہ السلام، حضرت اسحاق علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام اور ان کی اولاد کے دین کو دین یہودیت اور ان کو یہودی سمجھتے تھے_ ام تقولون ان ابراهيم و اسماعيل ... كانوا هوداً

جملہ "ام تقولون..." لف اجمالی پر مشتمل ہے اور دو قضیوں (جملوں) کی حکایت کررہا ہے الف) اے یہود کیا تم خیال کرتے ہو کہ ابراہیم اور....یہودی تھے ؟ ب) اے نصاری کیا تم گمان کرتے ہو کہ ابراہیم اور... نصرانی تھے_

۲_ نصاری حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسماعیل علیہ السلام، حضرت اسحاق علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام اور ان کی اولاد کے دین کو نصرانیت اور خود ان کو نصرانی جانتے تھے_ ام تقولون ان ابراهيم و اسماعيل ... كانوا هوداً او نصارى

۳_ یہود و نصاری باوجود اس کے کہ ان کے مابین بنیادی اختلافات پائے جاتے ہیں لیکن اسلام اور مسلمانوں کے خلاف متحد اور ہم آواز ہیں_ ام تقولون ان ابراهيم ... كانوا هوداً او نصارى

Presented by: https://jafrilibrary.com

ظاہر ہے کہ یہودی یہ نہیں کہتے تھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور... نصرانی ہیں اسی طرح نصاری بھی یہ نہ کہتے تھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور....یہودی ہیں پس لف اجمالی کا استعمال اور ان میں سے ہر ایک کے عقیدہ کی تفصیل بیان نہ کرنا اس نکتہ کی طرف اشارہ ہے کہ وہ لوگ باوجود اپنے درمیان شدید اختلافات کے مسلمانوں کے خلاف بالکل ایک اور ہم آواز ہیں_

۴_ اللہ تعالی اپنے انبیاء علیہم السلام کے دین سے دوسروں کی نسبت زیادہ آگاہ ہے_قل اانتم اعلم ام اللہ

۵_ حضرت ابراہیم علیہ السلام ، حضرت اسماعیل علیہ السلام ، حضرت اسحاق علیہ السلام ، حضرت یعقوب علیہ السلام اور ان کی اولاد نہ تو یہودی تھے اور نہ ہی نصرانی_ام تقولون ... كانوا هوداً اونصارى جملہ"ام تقولون..." میں استفہام انکاری توبیخی ہے یعنی یہ گمان ہے اور ایک باطل و غیر صحیح گمان ہے اس پر اعتقاد رکھنے والا سزا کا مستوجب ہے_

٦_یہود و نصاری نے تاریخ انبیاء علیہم السلام میں تحریف کی_ام تقولون ابراهيم و اسماعيل ... كانوا هوداً او نصارى

۷_ لوگوں میں ظالم ترین افراد وہ ہیں جو دینی حقائق اور الہی معارف کو چھپاتے ہیں اور ان کو دوسروں کے سامنے پیش کرنے سے اجتناب کرتے ہیں_و من اظلم ممن كتم شهادة عنده من الله "من اللہ"،"عندہ"کی طرح "شہادۃ" کے لئے صفت ہے پس "شهادة عنده من الله"یعنی اسکے پاس جو شہادت ہے وہ اللہ تعالی کی جانب سے ہے_ انسان کے اختیار میں اللہ تعالی کی جانب سے جو شہادت ہے اس سے مراد دینی حقائق اور الہی معارف ہیں_

۸_یہود و نصاری کے پاس اللہ تعالی کی جانب سے ایک حقیقت تھی جسے ان کو لوگوں کے سامنے پیش کرنا تھا_ام تقولون ... و من اظلم ممن كتم شهادة عنده من الله آیات کے اس حصہ میں بحث چونکہ یہود و نصاری کے بارے میں ہے اس سے معلوم ہوتاہے کہ جملہ" من اظلم ..."کا براہ راست اشارہ یہود و نصاری کی طرف ہے_

۹_ ضرت ابراہیم علیہ السلام ، حضرت اسماعیل علیہ السلام ، حضرت اسحاق علیہ السلام ، حضرت یعقوب علیہ السلام اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی آل اولاد کے بارے میں یہود و نصاری نے کچھ حقائق پر پردہ ڈالا اس لیئے وہ ظالم ترین لوگ ہیں_

ام تقولون ان ابراهيم ... و من اظلم ممن كتم شهادة عنده من الله "شہادۃ من اللہ" کے مورد نظر مصادیق میں سے آیہ مجیدہ کے صدر کی روشنی میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور دیگر مذکورہ انبیاء علیہم السلام کے بارے میں کچھ حقائق ہیں_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۰_ جس حقیقت کی یہود و نصاری کیلئے گواہی دینا ضروری تھی اس پر انہوں نے پردہ ڈالا اور لوگوں کے سامنے اسے پیش کرنے سے اجتناب کیا_ و من اظلم ممن کتم شهادة عنده من الله

۱۱_ حضرت ابراہیم عليه‌السلام ، حضرت اسماعیل عليه‌السلام ، حضرت اسحاق عليه‌السلام اور حضرت یعقوب عليه‌السلام انبیاء عليه‌السلام میں سے تھے اور یہود و نصاری کے مورد قبول شخصیات تھیں_ ام تقولون ان ابراهيم ... كانوا هوداً او نصارى

۱۲_ گواہی دینا واجب اور اسکا چھپانا ظلم ہے_ و من اظلم ممن کتم شهادة عنده من الله

۱۳_ اللہ تعالی انسانوں کے اعمال سے غافل نہیں اور ان سب سے آگاہ ہے_ و ما الله بغافل عما تعملون

۱۴_ آسمانی حقائق کو چھپانے کی وجہ سے اہل کتاب کے علماء کو اللہ تعالی کی جانب سے دھمکی دی گئي_ و من اظلم ممن کتم شهادة عنده من الله و ما الله بغافل عما تعملون اللہ تعالی کے آگاہ ہونے اور علمائے اہل کتاب کے کردار سے غافل نہ ہونے کے بیان کرنے کا ہدف انہیں سزا دینے کی دھمکی دینا ہے_

۱۵_ امام کاظم عليه‌السلام سے روایت ہے آپ عليه‌السلام نے فرمایا "...و ان سئلت عن الشهادة فاشهد بها و هو قول الله عزوجل ... و من اظلم ممن کتم شهادة عنده من الله ..."[۱]

اگر تیرے پاس موجود گواہی کے بارے میں سوال کیا جائے تو گواہی دو کیونکہ اللہ جل جلالہ کا ارشاد ہے "و من اظلم ممن کتم شهادة عنده من الله..."

اسباط: اسباط کا دین ۵

اسلام: دشمنان اسلام ۳

اسماء اور صفات: جلالی صفات ۱۳; جمالی صفات ۱۳

اللہ تعالی : اللہ تعالی کے مختصات ۴; اللہ تعالی کی دھمکیاں ۱۴; اللہ تعالی اور غفلت ۱۳; علم الہی ۴،۱۳

انبیائ(علیهم السلام): انبیاء عليه‌السلام کی تاریخ کی تحریف ٦; انبیاء عليه‌السلام کا دین ۴

---

۱) کافی ج/ ۱ ص ۳۱۵ ح ۱۴_

Presented by: https://jafrilibrary.com

انسان: انسانی عمل ۱۳

اہل کتاب کے علماء: علمائے اہل کتاب کو دھمکی ۱۳; علمائے اہل کتاب اور حق کا چھپانا ۱۴

جرائم: جرائم کے موارد ۱۲

حضرت ابراہیم علیه‌السلام: دین ابراہیمی علیه‌السلام ۵; حضرت ابراہیم علیه‌السلام کی شخصیت ۱۱

حضرت اسحاق علیه‌السلام: دین حضرت اسحاق علیه‌السلام ۵; حضرت اسحاق علیه‌السلام کی شخصیت ۱۱

حضرت اسماعیل علیه‌السلام: دین حضرت اسماعیل علیه‌السلام ۵; حضرت اسماعیل علیه‌السلام کی شخصیت ۱۱

حق: حق کو چھپانے کا ظلم ۷

دین: دین کا چھپانا ۷ روایت: ۱۵ ظالمین: ظالم ترین لوگ ۷،۹ ظلم: ظلم کے درجات ۷; ظلم کے موارد ۱۲

عیسائي: عیسائیوں کا تحریف کرنا ٦; عیسائیوں کا ظلم ۹; عیسائیوں کا عقیدہ ۲; عیسائیوں کی ذمہ داری ۸; عیسائي اور حضرت ابراہیم علیه‌السلام ۹،۱۱; عیسائي اور اسباط ۹; عیسائي اور حضرت اسحاق علیه‌السلام ۹،۱۱; عیسائي اور حضرت اسماعیل علیه‌السلام ۹ ، ۱۱; عیسائي اور دین ابراہیمی علیه‌السلام ۲; عیسائي اور اسباط علیه‌السلام کا دین ۲; عیسائي اور حضرت اسحاق علیه‌السلام کا دین ۲; عیسائي اور حضرت اسماعیل علیه‌السلام کا دین ۲; عیسائي اور حضرت یعقوب علیه‌السلام کا دین ۲; عیسائي اور حق کا چھپانا ۹،۱۰; عیسائي اور حضرت یعقوب علیه‌السلام ۹،۱۱

گواہي: گواہی کے احکام ۱۲; گواہی کی اہمیت ۱۵; گواہی کا چھپانا ۱۲; گواہی کا وجوب ۱۲

مسلمان: مسلمانوں کے دشمن ۳ واجبات: ۱۲

حضرت یعقوب علیه‌السلام: حضرت یعقوب علیه‌السلام کا دین ۵; حضرت یعقوب علیه‌السلام کی شخصیت ۱۱

یہود: یہودیوں اور عیسائیوں کا اتحاد ۳; یہودیوں کا عیسائیوں سے اختلاف ۳; یہودیوں کا تحریف کا عمل ٦; یہودیوں کا ظلم ۹; یہودیوں کا عقیدہ ۱; یہودیوں کی ذمہ داری ۸; یہود اور حضرت ابراہیم علیه‌السلام ۹،۱۱; یہود اور اسباط علیه‌السلام ۹; یہود اور حضرت اسحاق علیه‌السلام ۹،۱۱; یہود اور حضرت اسماعیل علیه‌السلام ۹،۱۱; یہود اور دین ابراہیمی علیه‌السلام ۱; یہود اور اسباط علیه‌السلام کا دین ۱; یہود اور حضرت اسحاق علیه‌السلام کا دین ۱; یہود اور حضرت اسماعیل علیه‌السلام کا دین ۱; یہود اور حضرت یعقوب علیه‌السلام کا دین ۱; یہود اور حق کا چھپانا ۹،۱۰; یہود اور حضرت یعقوب علیه‌السلام ۹،۱۱

Presented by: https://jafrilibrary.com

تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُم مَّا كَسَبْتُمْ وَلاَ تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُواْ يَعْمَلُونَ ﴿۱۴۱﴾

یہ امت گذرچکی ہے اس کا حصہ وہ ہے جو اس نے کیا ہے اور تمھارا حصہ وہ ہے جو تم کردگے اورخدا تم سے ان کے اعمال کے بارے میں کوئیسوال نہیں کرے گا(۱۴۱)

۱_ حضرت ابراہیم عليه‌السلام ، حضرت اسماعیل عليه‌السلام ، حضرت اسحاق عليه‌السلام اور حضرت یعقوب عليه‌السلام اللہ تعالی کی پرستش کرنے والی امت اور اسکے حضور سر تسلیم خم تھے_تلك امة قد خلت "تلک" کا مشار الیہ ما قبل آیت میں موجود انبیاء عليه‌السلام ہیں مذکر کی طرف اشارہ کے لئے "تلک" کا استعمال خبر (امة) کی مناسبت سے ہے_

۲_ تمام انسان حتی انبیاء عليه‌السلام اولوالعزم بھی دنیا میں نہ رہے اور سب کو عالم آخرت کی طرف جانا ہوگا_ تلك امة قد خلت اس مطلب کی مزید وضاحت کے لئے آیت ۱۳۴ کے مطلب نمبر ۲ کی طرف رجوع کریں_

۳_ حضرت ابراہیم عليه‌السلام ، حضرت اسماعیل عليه‌السلام ، حضرت اسحاق عليه‌السلام اور حضرت یعقوب عليه‌السلام کے نیک اعمال کی جزا نہیں سے مختص ہے اس سے دوسروں کو فائدہ نہ ہوگا_تلك امة قد خلت لها ما كسبت " لہا" کا " ماکسبت"پر مقدم ہونا حصر کا معني دیتاہے پس " لہا ماکسبت"یعنی ان کے نیک اعمال کا فائدہ خود انہی کی طرف لوٹ کے جائے گا_

۴_ حضرت ابراہیم عليه‌السلام ، حضرت اسحاق عليه‌السلام اور... جیسے انبیاء عليه‌السلام کے نیک اعمال اور انکی فضیلتوں کی جزا سے یہود کا بہرہ مند ہونا یہود کے نادرست عقائد میں سے ہے_لها ما كسبت و لكم ما كسبتم اس مطلب کا یوں استفادہ ہوتاہے کہ اللہ تعالی یہودیوں سے مخاطب ہوکر فرماتاہے کہ انبیاء عليه‌السلام کے اعمال کا نتیجہ دوسروں کو نہ ملے گا_

۵_ ہر فرد اور ہر امت اپنے نیک اعمال کے اجر سے بہرہ مند ہوں گے_ لها ما كسبت و لكم ما كسبتم

۶_ ہر شخص اور ہر معاشرے کے اعمال کا نتیجہ خود انہیں سے مربوط ہے اور انہیں کی طرف لوٹے گا_
لها ما كسبت و لكم ما كسبتم

Presented by: https://jafrilibrary.com

۷_ ہر معاشرے اور امت کی ایک زندگي، موت اور مستقل شخصیت ہے_ تلك امة قد خلت

۸_ انسان اپنے اسلاف کے اعمال کا ذمہ دار نہیں ہے اور نہ ہی ان کے سبب اسکا مؤاخذہ ہوگا_ و لاتسئلون عما كانوا يعملون

۹_ یہودیوں کو ان کے اپنے اسلاف کے بُرے اعمال کا نتیجہ بھگتنا پڑے گا اور اس پر ان کا مواخذہ ہوگا یہ یہودیوں کے باطل خیالات میں سے ہے* و لا تسئلون عما كانوا يعملون یہ مطلب اس وجہ سے ہے کہ یہودیوں کو مورد خطاب قرار دے کر یہ حقیقت بیان کی گئي ہے کہ وہ لوگ اپنے اسلاف کے اعمال کے ذمہ دار نہیں ہیں_

۱۰_ انبیاء عليهم السلام سے رشتہ داری یا ان کی نسل سے ہونا قیامت میں کام نہ آئے گا اور نہ ہی اعمال کے نتائج سے رہائي کا باعث ہوگا_ تلك امة قد خلت لها ما كسبت و لكم ما كسبتم

انبیاء عليهم السلام کے اعمال کے نتائج سے دوسروں کو فائدہ نہ ہوگا یہ مطلب ایسے لوگوں سے مخاطب ہوکر کہا گیا ہے جو حضرت ابراہیم عليه السلام ، حضرت اسحاق عليه السلام اور حضرت یعقوب عليه السلام جیسے انبیاء عليهم السلام کی نسل سے ہیں اس سے مذکورہ بالا مطلب اخذ کیا جاسکتا ہے_

۱۱_ انسانوں کے اعمال کے حساب کتاب اور ان کے اعمال کی جزا عدل الہی کے مطابق ہوگي_ لها ما كسبت و لكم ما كسبتم

اجر: اجر کا مختص ہونا ۳،۵،۶; اجر میں عدالت و انصاف ۱۱

اسلاف: اسلاف کا عمل ۸

اللہ تعالی : الہی جزائیں ۱۱; اللہ تعالی کا حساب کتاب ۱۱; اللہ تعالی کا عدل و انصاف ۱۱

امتیں : عبادت گزارا امتیں ۱; امتوں کی جزا ۵; امتوں کی زندگی ۷; امتوں کی شخصیت ۷; امتوں کی موت ۷

انبیائ(علیہم السلام) : انبیاء عليهم السلام سے رشتہ داری ۱۰; انبیاء عليهم السلام کی رحلت ۲; انبیاء عليهم السلام کی نسل ۱۰

انسان: انسانوں کی موت ۲

اولاد: اولادکی ذمہ داری کا دائرہ۸

Presented by: https://jafrilibrary.com

حضرت ابراہیم علیہ السلام : حضرت ابراہیم علیہ السلام کا خشوع و خضوع ۱; حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اخروی جزا ۳; حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عبادت ۱

حضرت اسحاق علیہ السلام : حضرت اسحاق علیہ السلام کا خشوع و خضوع ۱; حضرت اسحاق علیہ السلام کی اخروی جزا ۳; حضرت اسحاق علیہ السلام کی عبادت ۱

حضرت اسماعیل علیہ السلام : حضرت اسماعیل علیہ السلام کا خشوع و خضوع ۱; حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اخروی جزا ۳; حضرت اسماعیل علیہ السلام کی عبادت ۱

حضرت یعقوب علیہ السلام : حضرت یعقوب علیہ السلام کا خشوع و خضوع ۱; حضرت یعقوب علیہ السلام کی اخروی جزا ۳; حضرت یعقوب علیہ السلام کی عبادت ۱

سر تسلیم خم ہونا : اللہ تعالی کے حضور سر تسلیم خم ہونے کی اہمیت ۱

سزائیں : سزاؤں کا ذاتی ہونا ۸; سزاؤں کا نظام ۶،۱۱

عقیدہ: باطل عقیدہ ۴،۹

عمل : عمل کے آثار ۱۰; دوسروں کے عمل سے فائدہ اٹھانا ۳،۴; عمل کی جزا ۶

عمل صالح : عمل صالح کی جزا ۳،۵

قیامت : قیامت میں رشتہ داری ۱۰

معاشرہ : معاشروں کی زندگی ۷; معاشروں کی شخصیت ۷ معاشروں کی موت ۷

موت : موت کا حتمی ہونا ۲

نجات : اخروی نجات کے عوامل ۱۰

یہودي: یہودیوں کا عقیدہ ۴،۹; یہودیوں کے اسلاف کا عمل ۹

Presented by: https://jafrilibrary.com

سَيَقُولُ السُّفَهَاء مِنَ النَّاسِ مَا وَلاَّهُمْ عَن قِبْلَتِهِمُ الَّتِي كَانُواْ عَلَيْهَا قُل لِّلّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِي مَن يَشَاء إِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿١٤٢﴾

عنقریب احمق لوگ یہکہیں گے کہ ان مسلمانوں کو اس قبلہ سے کسنے موڑدیا ہے جس پر پہلے قائم تھے تو اے پیغمبر کہہ دیجئے کہ مشرق و مغرب سب خداکے ہیں وہ جسے چاہتا ہے صراط مستقیم کیہدایت دے دیتا ہے (١٣٢)

١_ زمانہ بعثت میں کچھ مدت کے لئے بیت المقدس مسلمانوں کا قبلہ رہا_ ما ولّی هم عن قبلتهم التی کانوا علیها

اکثر مفسرین کے نظریئے کے مطابق "قبلتهم ..." سے مراد بیت المقدس ہے_

٢_ مسلمانوں کا قبلہ اول (بیت المقدس) اللہ تعالی کے حکم سے کعبہ کی طرف تبدیل ہوگیا_ ما ولّی هم عن قبلتهم التی کانوا علیها ...یهدی من یشاء "یہدی من یشائ" قرینہ ہے اس پر کہ قبلہ کی تبدیلی اللہ تعالی کے فرمان سے ہوئی_

٣_ احمقوں اور بے وقوفوں نے قبلہ کی تبدیلی کو بے جا تصور کیا اور اس پر اعتراض کیا_ سیقول السفهآء من الناس ما ولّی هم عن قبلتهم التی کانوا علیها

٤_ اللہ تعالی کے احکام کو قبول نہ کرنا اور ان پر اعتراض کرنا بے وقوفی اور کم عقلی ہے_ سیقول السفهاء من الناس ما ولّی هم عن قبلتهم

٥_ احکام دین کا نسخ ایک ممکن امر ہے اس کو بے جا تصور کرنا حماقت و کم عقلی کی دلیل ہے_ سیقول السفهاء من الناس ما ولّی هم عن قبلتهم

٦_ تبدیلی قبلہ کے بارے میں مخالفین اسلام کی مخالفت اور ضد کی قرآن حکیم نے پیشین گوئی فرمائی_ سیقول السفهآء من الناس ما ولّی هم عن قبلتهم التی کانوا علیها

٧_ تبدیلی قبلہ کے سلسلہ میں قبل اس کے کہ اعتراض کرنے والے اعتراض کریں اللہ تعالی نے آنحضرت (ص) کو اسکا جواب سکھایا_ سیقول ... قل لله المشرق والمغرب

Presented by: https://jafrilibrary.com

۸_ دین کی تبلیغ کرنے والوں کیلئے مخالفین کے شبہات اور اعتراضات سے مطلع ہونا اور انکا مناسب جواب دینا ضروری ہے_ سیقول ... ما ولّی ھم عن قبلتھم ... قل للّٰہ المشرق والمغرب مخالفین کے شبہات اور اعتراضات سے پہلے ہی جو اللہ تعالی نے اپنے حبیب (ص) کو ان سے آگاہ فرمایا اور ان کا جواب سکھایا اس سے مذکورہ بالا مطلب اخذ ہوتا ہے_

۹_ مشرق و مغرب (سب جہتیں اور جگہیں) اللہ تعالی کی ہیں_ قل للّٰہ المشرق والمغرب

۱۰_ سب سمتوں اور جگھوں کی ملکیت میں اللہ تعالی کا کوئي شریک نہیں ہے_ للّٰہ المشرق والمغرب

۱۱_ اس اعتبار سے کہ تمام سمتیں اور جگہیں اللہ تعالی کی ملکیت ہیں لذا قبلہ بننے کی صلاحیت رکھتی ہیں ان میں سے بعض کو بعض پر کوئي فوقیت حاصل نہیں ہے_ قل للّٰہ المشرق والمغرب

۱۲_ کعبہ کا قبلہ بننا انسانوں کی صراط مستقیم کی طرف ہدایت کی بنیاد ہے_ ماولّی ھم عن قبلتھم ... یھدی من یشاء الی صراط مستقیم یہ جملہ "للہ المشرق ..." بیان کررہا ہے کہ کعبہ اور بیت المقدس دونوں خداوند متعال کی ملکیت ہیں اس اعتبار سے ان میں کوئي فرق نہیں پایا جاتا_ جملہ "یھدي ..." اس نکتہ کی طرف اشارہ ہے کہ کعبہ کو قبلہ کے طورپر انتخاب کرنا انسانوں کی ہدایت کا ذریعہ ہے اسی لئے اسے سب کے لئے قبلہ قرار دیا گیا ہے_

۱۳_ کسی سمت کو قبلہ قرار دینے کا معیار یہ ہے کہ وہ سمت یا جگہ انسانوں کی ہدایت میں مؤثر ہو_ ما ولیھم عن قبلتھم ... قل للّٰہ المشرق والمغرب یھدی من یشاءَ_

۱۴_ انسانوں کی صراط مستقیم کی طرف ہدایت کرنے والا اللہ تعالی ہے_ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم

۱۵_ اللہ تعالی کی جانب سے احکام اور دین کی تشریع (قانون سازي) کا ہدف انسانوں کی صراط مستقیم کی طرف ہدایت ہے_ ماولّی ھم عن قبلتھم ... یھدی من یشاء الی صراط مستقیم

۱۶_ انسانوں کی ہدایت اوردین کے قوانین کی تشریع کے سلسلے میں اللہ تعالی مختار ہے_ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم

۱۷_ امام صادق عليه‌السلام نے فرمایا" و صلّی رسول اللّٰہ (ص) الی بیت المقدس بعد النبوۃ ثلاث عشرۃ سنۃ بمکۃ و تسعۃ عشر شھراً بالمدینۃ

Presented by: https://jafrilibrary.com

ثم عيرته اليهود ...[1]

رسول خدا (ص) نے رسالت کے بعد تیرہ سال مکہ میں اور انیس ماہ مدینہ منورہ میں بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی یہاں تک کہ یہودیوں نے آپ (ص) پر انگشت نمائي اور اعتراضات کیئے ۔

احکام: احکام پر اعتراض ۴; احکام کی تشریع ۱۶; فلسفہ احکام ۱۵; احکام کا نسخ ہونا ۵

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۱،۲

اللہ تعالی : اللہ تعالی کا اختیار ۱۶; اوامر الہی ۲; اللہ تعالی اور شریک ۱۰; اللہ تعالی کی مالکیت ۹،۱۰،۱۱; ہدایت الہی ۱۴

انسان: انسانوں کی ہدایت ۱۲،۱۴،۱۵،۱۶

بیت المقدس: بیت المقدس کا قبلہ ہونا ۱،۲

پیامبر اسلام (ص): پیامبر اسلام (ص) کو تعلیم دینا ۷; پیامبر اسلام (ص) کا بیت المقدس کی طرف نماز پڑھنا ۱۷

حماقت: حماقت کے نتائج ۴; حماقت کی علامتیں ۵

دین : فلسفہ دین ۱۵

روایت: ۱۷

مقامات: مقامات کا مالک ۹،۱۰،۱۱

شبہات: شبہہ شناسی کی اہمیت ۸; شبہات کا جواب دینا ۷،۸

شرک: شرک کو رد کرنا ۱۰

قبلہ : تبدیلی قبلہ پر اعتراض ۳،۷; تبدیلی قبلہ ۲; دشمن اور تبدیلی قبلہ ۶; احمق افراد اور تبدیلی قبلہ ۳; مسلمانوں کا قبلہ اوّل ۱،۲; قبلہ ہونے کا معیار ۱۱،۱۳

قرآن کریم : قرآن کریم کی پیشین گوئي ۶

کعبہ: کعبہ کے قبلہ ہونے کے نتائج ۱۲; کعبہ کا قبلہ ہونا ۲

مبلغین :

---

۱) من لایحضرہ الفقیہہ ج ص ۱۷۸ ح ۸۴۳; نور الثقلین ج ۱ ص ۱۳۷ ح ۴۲۷

Presented by: https://jafrilibrary.com

مبلغین کی ذمہ داری ۸;

مشرق: مشرق کا مالک ۹

مغرب: مغرب کا مالک ۹

نسخ: نسخ پر اعتراض ۵

ہدایت: ہدایت کی اہمیت ۱۳; ہدایت کی بنیاد ۱۲; ہدایت کے عوامل ۱۳; ہدایت کا سرچشمہ ۱۴; صراط مستقیم کی ہدایت ۱۲،۱۳،۱۵

وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُونُواْ شُهَدَاء عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنتَ عَلَيْهَا إِلاَّ لِنَعْلَمَ مَن يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّن يَنقَلِبُ عَلَى عَقِبَيْهِ وَإِن كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلاَّ عَلَى الَّذِينَ هَدَى اللّهُ وَمَا كَانَ اللّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ إِنَّ اللّهَ بِالنَّاسِ لَرَؤُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿۱۴۳﴾

اور تحویل قبلهکی طرح ہم نے تم کو درمیانی امت قرارداہے تاکہ تم لوگوں کے اعمال کے گواہ رہو اور پیغمبر تمھارے اعمال کے گواہ رہیں اور ہم نے پہلے قبلہ کو صرف اس لئے قبلہبنایا تھا کہ ہم یہ دیکھیں کہ کون رسولکا اتباع کرتا ہے اور کون پچھلے پاؤں پلٹجاتا ہے _ اگرچہ قبلہ ان لوگوں کے علاوہسب پر گراں ہے جن کی اللہ نے ہدایت کردی ہے اور خدا تمھارے ایمان کو ضائع نہیں کرناچاہتا _ وہ بندوں کے حال پر مہربان اور رحم کرنے والا ہے (۱۴۳)

۱_ اللہ تعالی نے امت مسلمہ کو معتدل اور برتر امت قرار دیا ہے_ جعلناكم امة وسطاً "وسطاً" بعض مفسرین کے بقول کہ یہ کنایہ ہے " معتدل " یا "برتر" سے _

۲_ ماديات اور معنویات کے اعتبار سے اسلام ایک متوازن دین ہے _ جعلناكم امة وسطاً

ان آیات میں مورد خطاب یہود و نصاری ہیں اس اعتبار سے کہا جاسکتاہے کہ امت مسلمہ کو جو متوازن اور معتدل امت قرار دیا گیاہے یہ یہود و نصاری کے مقابلہ میں ہے _ کیونکہ یہودی دنیاپرست ہیں جبکہ نصاری ترک دنیا اور رہبانیت کی تائید کرتے ہیں _ پس امت مسلمہ کا معتدل ہونا دنیاوی اور معنوی امور میں ہے _

Presented by: https://jafrilibrary.com

۳_بیت المقدس سے کعبہ کی طرف قبلہ کی تبدیلی کا کردار امت مسلمہ ایک متوازن اور برتر امت کا درجہ حاصل کرنے ہیں ماولی هم عن قبلتهم التی کانوا علیها ... و کذلك جعلناکم امة وسطاً

۴_ اسلامی آداب و احکام ہر طرح کی افراط و تفریط سے مبرا اور پاک ہیں_ جعلناکم امة و سطاً

۵_ مسلمان دیگر انسانوں کے اعمال پر گواہ ہیں اور پیامبر گرامی اسلام (ص) مسلمانوں کے اعمال پر گواہ ہیں_

لتکونوا شهداء علی الناس و یکون الرسول علیکم شهیداً آیہ مجیدہ میں "شہدائ" اور "شہید" سے کیا مراد ہے اس سلسلہ میں چند آراء پائي جاتی ہیں_ ان میں سے ایک اعمال پر گواہ ہونا ہے یعنی امت اسلامی یا اس امت کے بعض لوگ دوسری امتوں کے اعمال کا مشاہدہ کرتے ہیں اور قیامت کے دن ان پر گواہی دیں گے اور نبی اسلام (ص) بھی مسلمانوں کے اعمال پر ناظر ہیں اور عالم آخرت میں ان پر گواہی دیں گے_

٦_پیامبر اسلام (ص) مسلمانوں پر اللہ تعالی کی حجّت و برہان ہیں اور امت مسلمہ دیگر لوگوں پر اللہ تعالی کی حجت ہے_

لتکونوا شهداء علی الناس و یکون الرسول علیکم شهیداًمیں "شہدا" اور "شہید" کی ایک تفسیر حجت ہے_

٧_ امت مسلمہ کا معتدل ہونا اور دیگر امتوں سے برتر ہونا امت مسلمہ کے دیگر امتوں پر حجت ہونے کی علت ہے_

جعلنکم امة وسطاً لتکونوا شهداء علی الناس

٨_ زمانہ بعثت میں کچھ عرصہ کے لئے بیت المقدس مسلمانوں کا قبلہ رہاہے_ و ما جعلنا القبلة التی کنت علیها

"القبلة" سے مراد بیت المقدس ہے " التی کنت علیہا" میں "کان" ممکن ہے حال کا معنی دیتا ہو یعنی وہ قبلہ جس کی طرف تم ہو_ اس بناپر مذکورہ آیت قبلہ کی تبدیلی سے قبل نازل ہوئي یہ بھی ممکن ہے کہ "کان" ماضی کا معنی دیتا ہو اس صورت میں مذکورہ آیت قبلہ کی تبدیلی کے بعد نازل ہوئي_ البتہ قبلہ کی تبدیلی کا حکم چونکہ بعد والی آیت میں بیان ہوا ہے اس اعتبار سے زیادہ بہتر پہلے والا احتمال معلوم ہوتاہے_

٩_بیت المقدس کو مسلمانوں کے لئے قبلہ کے طور پر متعین کرنے کا ہدف پیامبر اسلام (ص) کے حقیقی پیروکاروں کو دوسروں سے مشخص اور ممتاز کرنا تھا_ و ما جعلنا القبلة التی کنت علیها الا لنعلم من یتبع الرسول ممن ینقلب علی عقبیه

Presented by: https://jafrilibrary.com

١٠_بیت المقدس کو قبلہ کے طورپر معین کرنا مسلمانوں کی آزمائش اور ان کی چھان پھٹک کے لئے تھا_و ما جعلنا القبلة التی کنت علیها الا لنعلم

١١_بیت المقدس کا اہل اسلام کے لئے قبلہ ہونا کچھ مسلمانوں کے لئے ایک مشکل اورناقابل قبول امر تھا_و ان کانت لکبیرة الا علی الذین هدی الله

١٢_فقط ہدایت یافتہ لوگ تھے جنہوں نے بیت المقدس کو قبلہ کے طورپر قبول کیا اور اسکو کوئی مشکل شرعی حکم نہ سمجھا_و ان کانت لکبیرة الا علی الذین هدی الله

١٣_اللہ تعالی تمام انسانوں کی ہدایت کرنے والا ہے_الا علی الذین هدی الله

١۴_احکام الہی کو قبول کرنا اللہ تعالی کی طرف سے بھیجے ہوئے انسانوں کی پیروی کرنے کی دلیل ہے_ما جعلنا القبلة التی کنت علیها الا لنعلم من یتبع الرسول ممن ینقلب علی عقبیه

١۵_پیامبر اسلام (ص) کی اتباع کرنا ہدایت الہی سے بہرہ مند ہونے کی دلیل ہے_الا لنعلم من یتبع الرسول ... و ان کانت لکبیرة الا علی الذین هدی الله

١٦_پیامبر اسلام (ص) کی اتباع اور احکام الہی کے سامنے سر تسلیم خم ہوناضروری ہے_ما جعلنا القبلة ... الا لنعلم من یتبع الرسول

١٧_بیت المقدس کو مسلمانوں کے لئے قبلہ کے طورپر متعین کرنے کا فلسفہ اور حکمت اس چیز کا مشخص کرنا تھا کہ کون خداوند متعال کے حضور سر تسلیم خم ہے اورچون وچرا نہیں کرتا_الا لنعلم من یتبع الرسول ...و ان کانت لکبیرة الا علی الذین هدی الله

١٨_ہدایت یافتہ انسانوں میں خداوند متعال اور احکام الہی کے سامنے بے چون وچرا سر تسلیم خم ہونے جذبہ پایا جاتاہے_و ان کانت لکبیرة الا علی الذین هدی الله

١٩_بیت المقدس سے مسجد الحرام کی طرف مسلمانوں کے قبلہ کی تبدیلی کا واقع ہونا*و ما جعلنا القبلة التی کنت علیها
مذکورہ مطلب اس بناپر ہے کہ "التی کنت علیها" میں "کان" زمانہ ماضی پر دلالت کرتا ہو اس صورت میں "التی کنت علیها" قبلہ کی تبدیلی پر دلالت کرتا ہے_

٢٠_قبلہ کی تبدیلی اور مسجد الحرام کو مسلمانوں کے لئے قبلہ کے طورپر متعین کرنے کا ہدف آنحضرت کے حقیقی پیروکاروں کو دوسروں سے مشخص اور ممتاز کرنا ہے_*ما جعلنا القبلة التی کنت علیها الا لنعلم من یتبع الرسول ممن

Presented by: https://jafrilibrary.com

ينقلب بعض کی رائے یہ ہے کہ "الا لنعلم ..." کا بیان کرنا بیت المقدس سے مسجد الحرام کی طرف قبلہ کی تبدیلی کا ہدف بیان کرنے کیلئے ہے یعنی "لنعلم" در حقیقت فعل محذوف سے متعلق ہے_ کہ جس پر کلام کے قرائن دلالت کررہے ہیں_ پس جملہ در حقیقت یوں ہے "ما جعلنا القبلة التي كنت عليها فصرفناك عنها الا لنعلم ..."

۲۱_ قبلہ کی تبدیلی دوسروں کی بجائے سچے مسلمانوں کی پاکیزگی اور چھانٹی کے لئے ایک آزمائش تھي_ و ما جعلنا القبلة التي كنت عليها الا لنعلم

۲۲_ قبلہ کی تبدیلی کا معاملہ بعض مسلمانوں کے لئے ایک مشکل اور ناقابل قبول مسئلہ تھا_ وان كانت لكبيرة الا على الذين هدى الله

۲۳_ فقط ہدایت یافتہ لوگ پیامبر اسلام (ص) کے سچے پیروکار تھے جنہوں نے قبلہ کی تبدیلی کو قبول کیا اور اسکو ایک دشوار امر نہ سمجھا_ و ان كانت لكبيرة الا على الذين هدى الله

۲۴_ نماز ایمان کا مظہر ہے_ و ما كان الله ليضيع ايمانكم

بہت سے مفسرین کا کہنا ہے کہ ایمان سے مراد یہاں نماز ہے_ ایمان کا نماز پر اطلاق نماز کی عظمت پر دلالت کرتا ہے_ اس طرح کہ نماز کو ایمان کہا جاسکتا ہے یا اسے مظہر ایمان سمجھا جائے_

۲۵_ قبلہ کی تبدیلی سے قبل جو نمازیں بیت المقدس کے رخ پر پڑھی گئي ان کو اللہ تعالی نے قبول فرمایا اور ان کا اجر ضائع نہیں ہوگا_ و ما كان الله ليضيع ايمانكم

قبلہ کی تبدیلی یا تبدیلی کی خوشخبری نے مسلمانوں کے درمیان اس سوال کو پیدا کیا کہ وہ نمازیں اور عبادات جو بیت المقدس کے رخ پر ادا کی گئي ہیں کیا وہ باطل ہیں ؟ یہ جملہ "و ما کان ..." اس سؤال کا جواب ہے _

۲۶_ قواعد و ضوابط اور قوانین کا وضع ہونا اور ان کا رسمی اعلان ان سے ماقبل کے زمانوں کو شامل نہیں ہوتا_ و ما كان الله ليضيع ايمانكم

۲۷_ اللہ تعالی انسانوں کے ساتھ رؤوف اور مہربان ہے_ ان الله بالناس لرؤوف رحيم

۲۸_ اللہ تعالی کے اس کلام " وکذلک جعلناکم امۃ وسطاً لتکونوا شہداء علی الناس" کے بارے میں امام صادق عليه‌السلام سے روایت ہے آپ عليه‌السلام نے فرمایا : "نحن الشهداء على الناس بما عندهم من الحلال والحرام و ما ضيعوا منه_"[1] ہم (ائمہ) حلال و حرام اور جو کچھ لوگ ان (حرام و حلال) سے ضائع کرتے ہیں کے شاہد ہیں_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۲۹_ رسول خدا (ص) نے فرمایا:"یدعی نوح یوم القیامة فیقال له: هل بلغت؟ فیقول نعم، فیدعی قومه فیقال لهم هل بلغکم ؟ فیقولون ما اتانا من نذیر و ما اتانا من احد، فیقال لنوح من یشهد لك؟ فیقول محمد (ص) ، و امته و ذلك قوله "و کذلك جعلناکم امة وسطاً" قال والوسط العدل فتدعون فتشهدون له بالبلاغ..."[۲]

"قیامت کے دن حضرت نوح علیہ السلام کو بلایا جائے گا اور کہا جائے گا کیا آپ علیہ السلام نے رسالت کی تبلیغ کی ؟ تو جواب دینگے ہاں اس کے بعد آپ علیہ السلام کی قوم کو بلایا جائےگا اور ان سے پوچھا جائے گا کیا نوح علیہ السلام نے تمہیں (رسالت کي) تبلیغ کی تو وہ جواب میں کہیں گے ہمیں کوئي ڈرانے کے لئے نہیں آیا تھا پھر حضرت نوح علیہ السلام سے کہا جائے گا آپ علیہ السلام کی گواہی دینے والا کون ہے تو آپ علیہ السلام جواب دینگے حضرت محمد (ص) اور آپ (ص) کی امت ، پس یہی اللہ تعالی کا قول ہے_ اور اسی طرح ہم نے تمہیں امت وسط قرار دیا" رسول خدا (ص) فرماتے ہیں وسط سے مراد عدل ہے پس تم (مسلمان) بلائے جاؤگے اور حضرت نوح علیہ السلام کی رسالت اور خود ان کے بارے میں گواہی دوگے ..."

۳۰_ امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے"...و لما ان اصرف نبیه الی الکعبة عن بیت المقدس قال المسلمون للنبي(ص) ا رأیت صلاتنا التی کنا نصلی الی بیت المقدس ما حالنا فیها وماحال من مضی من امواتنا و هم یصلون الی بیت المقدس؟ فانزل الله "و ما کان الله لیضیع ایمانکم ان الله بالناس لرؤوف رحیم" فسمّی الصلوة ایماناً..."[۳] اللہ تعالی نے جب اپنے نبی (ص) کا رخ بیت المقدس سے کعبہ کی طرف بدلا تو مسلمانوں نے حضور (ص) کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم نے جو نمازیں بیت المقدس کی طرف رخ کرکے پڑھی ہیں ان کا کیا بنے گا اسی طرح ان لوگوں کی نمازیں جنہوں نے بیت المقدس کی طرف رخ کرکے پڑھیں اور اب دنیا سے جاچکے ہیں ؟ تو اللہ تعالی نے اس آیہ مبارکہ کو نازل فرمایا "و ما کان الله لیضیع ایمانکم ان الله بالناس لرؤوف رحیم" اس آیت میں اللہ تعالی نے نماز کو ایمان قرار دیا ہے..."

۳۱_عن ابی بصیر عن احدهما علیه‌السلام ... فقلت له الله امره ان یصلی الی بیت المقدس قال نعم الا تری ان الله تعالی یقول " و ما جعلنا القبلة التی کنت علیها الا لنعلم من یتبع الرسول ممن ینقلب علی عقبیه..."[۴]

---

۱) بصائر الدرجات ص ۸۲ ح ۱/ باب ۱۳ ، نورالثقلین ج/ ۱ ص ۱۳۳ ح ۴۰۱ و ۴۰۸_ ۲) تفسیر ابن کثیر ج/ ۱ ص ۲۹۷_ ۳) تفسیر عیاشی ج/ ۱ ص ۶۳ ح ۱۱۵ ، تفسیر برہان ج/ ۱ ص ۱۶۱ ح ۳ ،۴_ ۴) تہذیب الاحکام ج/ ۲ ص ۴۴ ح ۱۳۸ ، نورالثقلین ج/ ۱ ص ۱۳۶ ح ۴۱۴_

Presented by: https://jafrilibrary.com

ابی بصیر نے امام باقر علیہ السلام یا امام صادق علیہ السلام سے سوال کیا ... کیا اللہ تعالی نے پیامبر اسلام (ص) کو مامور فرمایا کہ بیت المقدس کی طرف رخ کرکے نماز پڑھیں ؟ تو حضرت علیہ السلام نے فرمایا ہاں کیا تجھے نہیں معلوم کہ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے" اس سے پہلے جس قبلہ پر تم تھے ہم نے فقط اس لیئے اسکو قبلہ قرار دیا تاکہ رسول کی اتباع کرنے والوں کو ان لوگوں سے ممتاز و مشخص کریں جو جاہلیت کی طرف لوٹ جاتے ہیں ...

آئمہ علیہم السلام : آئمہ علیہم السلام کی گواہی ۲۸; آئمہ علیہم السلام کے درجات ۲۸;

احکام: فلسفہ احکام ۹،۲۰; احکام کا دائرہ عمل ۲٦

اسلام: اسلام اور مادیات ۲; اسلام اور معنویات ۲; اسلام میں اعتدال ۲،۴; صدر اسلام کی تاریخ ۸،۱۱،۲۲; اسلام کی خصوصیات ۴

اسماء اور صفات: رؤوف ۲۷; رحیم ۲۷

اطاعت: پیامبر اسلام (ص) کی اطاعت کے نتائج ۱۵; انبیاء علیہم السلام کی اطاعت ۱۴; پیامبر اسلام (ص) کی اطاعت ۱٦

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی حجتیں ٦; اللہ تعالی اور اجر کا ضائع کرنا ۲۵; اللہ تعالی کا رؤف ہونا ۲۷; اللہ تعالی کی مہربانی ۲۷; ہدایت الہی ۱۳

امتحان: امتحان کے وسائل و ذرائع ۱۰،۲۱

امتیں: امت وسط ۱،۳،۷; امتوں کی حجت ۷; امت وسط کی گواہی ۲۹; امت وسط کے درجات ۲۹

انسان: انسانوں کے گواہ ۵; انسانوں کی ہدایت ۱۳

ایمان: ایمان کی نشانیاں یا علامتیں ۲۴

بیت المقدس: بیت المقدس کی طرف نماز پڑھنے کا اجر ۲۵; بیت المقدس کے قبلہ بننے کا فلسفہ ۹،۱۰،۱۷; بیت المقدس کا قبلہ بننا ۸،۱۹; بیت المقدس کی طرف نماز پڑھنا ۳۰;

پیامبر گرامی اسلام (ص): پیامبر اسلام (ص) کو نمونہ عمل قرار دینا ٦; پیامبر اسلام (ص) کے پیروکار ۲۳; پیامبر اسلام (ص) کا حجت ہونا ٦; پیامبر اسلام (ص) کے پیروکاروں کی تشخیص کی روش ۲۰;

Presented by: https://jafrilibrary.com

پیامبر اسلام (ص) کی گواہی ۵،۲۹؛ پیامبر اسلام (ص) کے درجات ۲۹؛ پیامبر(ص) اسلام کے پیروکاروں کی تشخیص کے معیارات ۹؛ پیامبر اسلام (ص) کا بیت المقدس کے رخ نماز پڑھنا ۳۱

تعبد و بندگی : تعبد کی اہمیت ۱۷، ۱۸

دین : دین قبول کرنا ۱۴؛ دین کا نظام تعلیم ۴

روایت:۲۸، ۲۹، ۳۲، ۳۱، ۳۰

روح بندگی رکھنے والے یا متعبد افراد:

متعبد انسانوں کی تشخیص کی روش ۱۷

سر تسلیم ہونا : اللہ تعالی کے حضور سر تسلیم ہونے کی اہمیت ۱۸،۱۷؛ دین کے حضور سر تسلیم ہونے کی اہمیت ۱٦

عمل: عمل کے گواہ ۵

قانون: قانون کا ماضی پر اطلاق ۲٦

قبلہ : قبلہ کی تبدیلی کے نتائج ۳؛ قبلہ کی تبدیلی ۱۹؛ قبلہ کی تبدیلی کا فلسفہ ۲۱، ۲۰؛ قبلہ کی تبدیلی اور مسلمان ۲۲؛ ہدایت یافتہ لوگ اور قبلہ کی تبدیلی ۲۳

مسجد الحرام : مسجد الحرام کا قبلہ بننا ۱۹

مسلمان: مسلمانوں کا اعتدال ۷، ۱؛ مسلمانوں کو نمونہ عمل قرار دینا ۷،٦؛ مسلمانوں کا نمونہ عمل ہونا ٦؛ مسلمانوں کا امتحان ۲۱، ۱۰؛ مسلمانوں کی برتری ۷، ۱؛ مسلمانوں کی صفوں کی چھانٹی ۲۱؛ مسلمانوں کا حجت ہونا ۷،٦؛ مسلمانوں کے اعتدال کے اسباب ۳؛ مسلمانوں کی برتری کے عوامل ۳؛ مسلمانوں کے فضائل ۱؛ مسلمانوں کا گواہ ہونا ۵؛ مسلمانوں کی گواہی ۵،۲۹؛ مسلمان اور بیت المقدس کا قبلہ ہونا ۱۱؛ مسلمانوں کے درجات ۲۹

نماز: نماز کی اہمیت ۲۴

نمونہ عمل: لوگوں کے لئے نمونہ عمل ٦

ہدایت: ہدایت کے عوامل ۱۳،۱۵

ہدایت یافتہ لوگ: ہدایت یافتہ انسانوں کا خشوع و خضوع ۱۸؛ ہدایت یافتہ انسانوں کا تعبد ۱۸؛ ہدایت یافتہ انسانوں کا جذبہ ۱۸؛ ہدایت یافتہ انسانوں کی صفات ۱۸؛ ہدایت یافتہ لوگ اور بیت المقدس کا قبلہ ہونا ۱۲

Presented by: https://jafrilibrary.com

قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاء فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنتُمْ فَوَلُّواْ وُجُوِهَكُمْ شَطْرَهُ وَإِنَّ الَّذِينَ أُوْتُواْ الْكِتَابَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِن رَّبِّهِمْ وَمَا اللّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ (١٤٤)

اے رسول ہم آپ کیتوجہ کو آسمان کی طرف دیکھ رہے ہیں تو ہمعنقریب آپ کو اس قبلہ کی طرف موڑدیں گے جسے آپ پسند کرتے ہیں لہذا آپ اپنا رخمسجد الحرام کی جہت کی طرف موڑدیجئے اورجہاں بھی رہے اسی طرف رخ کیجئے _ اہلکتاب خوب جانتا ہیں کہ خدا کی طرف سے یہیبرحق ہے اور اللہ ان لوگوں کے اعمال سے غافل نہیں ہے (۱۴۴)

۱_ آنحضرت (ص) کچھ عرصہ کے لئے اس انتظار اور اشتیاق میں تھے کہ اللہ تعالی کی جانب سے قبلہ کی تبدیلی کا فرمان آئے _ قد نرى تقلب وجهك فى السماء فلنولينك قبلة "فلنولينك ..."کی جملہ "قد نري"پر تفریع اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آنحضرت (ص) کا آسمان کے اطراف و اکناف پہ نظریں جمائے رکھنا تبدیلی قبلہ کے فرمان کے انتظار کے لئے تھا_

۲_ وحی کے انتظار کے وقت آنحضرت (ص) آسمان کے ہر طرف نظریں لگائے رکھتے _قد نرى تقلب وجهك فى السماء " تقلب"کا معنی ایک طرف سے دوسری طرف گھومنا _چہرے کو آسمان کی طرف کرکے گھمانے کا مطلب آسمان کی ایک طرف سے دوسری طرف دیکھنا ہے _

۳_ انبیاء عليهم‌السلام پر وحی کے ظہور کا مقام آسمان ہے _قد نرى تقلب وجهك فى السماء

۴_ آنحضرت (ص) پر فرشتہ وحی کے نزول کا احتمال تھا کہ آسمان میں سے کسی بھی مقام سے ظاہر ہوجائے _ قد نرى تقلب وجهك فى السماء یہ مطلب اس بناپر ہے کہ آنحضرت (ص) فرشتہ وحی کے نزول کے مشاہدہ کے لئے آسمان کے کسی خاص نقطہ کی طرف نگاہ نہ فرماتے بلکہ اپنے چہرہ مبارک کو آسمان کے تمام اطراف کی طرف پھیرتے _

۵_ اللہ تعالی انسانوں کے اعمال پر ناظر اور ان کے ضمیروں سے آگاہ ہے _قد نرى تقلب وجهك فى السماء

٦_ اللہ تعالی نے پیامبر اسلام (ص) کو قبلہ کی تبدیلی اور اسکی جگہ ایسے قبلہ کی جاگزینی کی خوشخبری دی جو آپ (ص) کی خوشنودی کا باعث تھا _فلنولينك قبلة ترضى ها

"نولّي" کا مصدر "تولية" ہے جسکا معنی گھمانا ہے پس "فلنولینک ..."یعنی ہم نے تیرا رخ ایسے قبلہ کی طرف پھیردیں گے جو تیری خوشنودی اور رضایت کا باعث تھا _

Presented by: https://jafrilibrary.com

۷_ سابق قبلہ (بیت المقدس) کے نسخ میں آنحضرت (ص) کے انتظار و اشتیاق کی بڑی اہمیت تھي_ قد نرى تقلب وجهك فى السماء فلنولينك قبلة ترضى ها جملہ "فلنولينك ..." کی "قد نري ..." پر حرف فاء کے ساتھ تفریع اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آنحضرت (ص) کا انتظار و اشتیاق قبلہ کی تبدیلی میں مؤثر تھا_

۸_ پیامبر اسلام (ص) اللہ تعالی کے ہاں بہت ہی زیادہ عظمت و شان کے مالک ہیں_ قد نرى تقلب وجهك فى السماء فلنولينك قبله ترضى ها

۹_ قبلہ کا تعین کرنا اللہ تعالی کے امور و افعال میں سے ہے_ قد نرى ... فلنولينك قبلة ترضى ها

۱۰_ احکام دین کی تشریع (قانونسازي) اور انکا نسخ اللہ تعالی کے دست قدرت اور اسی کے دائرہ اختیار میں ہے_ قدنرى تقلب وجهك فى السماء فلنولينك قبلة ترضى ها

۱۱_ قبلہ کا نسخ کرنا اور متعین کرنا آنحضرت (ص) کے اختیار میں نہ تھا_ قد نرى تقلب و جهك فى السماء فلنولينك قبلة ترضيها اگر پیامبر اسلام (ص) کو اللہ تعالی کی جانب سے قبلہ کی تبدیلی، کسی حکم کی تشریع یا نسخ کی اجازت ہوتی تو پھر قبلہ کے نسخ اور نئے قبلہ کے تعین کے لئے وحی کا انتظار نہ ہوتا اور آپ (ص) آسمان کی طرف نگاہیں نہ لگائے رکھتے_

۱۲_ اللہ تعالی نے پیامبر اسلام (ص) اور مسلمانوں کو قبلہ کی تبدیلی کی خوشخبری دینے کے ساتھ ساتھ حکم دیا کہ مسجد الحرام کی طرف رخ کرکے نماز پڑھیں_ فلنولينك ... فول وجهك شطر المسجد الحرام و حيث ما كنتم فولوا وجوهكم شطرة

۱۳_ مسلمان جس بھی سرزمین پر ہوں ان کو چاہیئے کہ مسجد الحرام کو اپنا قبلہ قرار دیں_ و حيث ما كنتم فولوا وجوهكم شطره

۱۴_ مسلمانوں کے لئے مسجد الحرام کو قبلہ کے طور پر متعین کرنا پیامبر اسلام (ص) کی رضایت و خوشنودی کا باعث بنا_ فلنولينك قبلة ترضى ها فول وجهك شطر المسجد الحرام

۱۵_ مسجد الحرام کی سمت یا جہت کی طرف رخ کرنا ان اعمال کے لئے کافی ہے جن میں قبلہ رخ ہونا شرط ہے_ فول وجهك شطر المسجد الحرام و حيث ما كنتم فولوا وجوهكم شطره یہ واضح ہے کہ خود مسجد الحرام یا کعبہ ہی قبلہ ہے بنابریں لفظ " شطر" کا لانا سمت اور جہت کے معنی میں ہے_

Presented by: https://jafrilibrary.com

یہ معنی اس مطلب کو بیان کررہاہے کہ جن اعمال مثلاً نماز میں قبلہ رخ ہونا شرط ہے لازم نہیں کہ ایک سیدھا خط جو بالکل مسجد الحرام یا کعبہ کی طرف ہو اسی رخ کھڑا ہوا جائے بلکہ اتنا ہی کافی ہے کہ مسجد الحرام یا کعبہ کی جہت یا سمت ہو۔

۱۶_ علمائے اہل کتاب (یہود و نصاری) تبدیلی قبلہ (بیت المقدس سے مسجد الحرام کی جانب) کی حقانیت سے واقف و آگاہ تھے_ ان الذین اوتوا الکتاب یعلمون انه الحق "انہ" کی ضمیر سے مراد سابق قبلہ (بیت المقدس) کا نسخ اور موجودہ قبلہ (مسجد الحرام) کا تعین ہے۔

۱۷_ علمائے یہود و نصاری بڑی اچھی طرح جانتے تھے کہ مسجد الحرام کا قبلہ بننا اللہ تعالی کا فرمان ہے_
ان الذین اوتوا الکتاب لیعلمون انه الحق من ربهم" لیعلمون" کا لام تاکید اس بات کی دلیل ہے کہ اہل کتاب کو کوئی شک و تردید نہ تھا اور بڑی اچھی طرح جانتے تھے کہ قبلہ کی تبدیلی حق اور اللہ تعالی کی طرف سے ہے_

۱۸_ قبلہ کی بیت المقدس سے کعبہ کی جانب تبدیلی ایسی حقیقت ہے جسکا ماقبل آسمانی کتابوں (تورات ، انجیل اور...) میں ذکر تھا_ ان الذین اوتو الکتاب لیعلمون انه الحق من ربهم تبدیلی قبلہ بیت المقدس سے کعبہ کی طرف اسکی حقانیت سے یہود و نصاری کی آگاہی کو " اہل کتاب" کے عنوان سے بیان کرنا اس معنی کی طرف اشارہ ہے کہ ان کی آگاہی کا سرچشمہ آسمانی کتابیں (تورات وانجیل) تھیں_

۱۹_ علمائے اہل کتاب نے تبدیلی قبلہ کی حقیقت کو چھپایا_ ان الذین اوتوا الکتاب لیعلمون انه الحق من ربهم و ما الله بغافل عما یعملون

۲۰_ تبدیلی قبلہ کی حقیقت و حقانیت سے آگاہی کے باوجود یہود و نصاری نے ضد و مخالفت کا مظاہرہ کیا_
ان الذین اوتوا الکتاب لیعلمون انه الحق من ربهم و ما الله بغافل عما یعملون جملہ"و ما اللہ ..." اہل کتاب کو دھمکی ہے اور اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اہل کتاب نے تبدیلی قبلہ کی حقانیت کے مقابل ضد اور حکم الہی کے خلاف مخالفت کا مظاہرہ کیا_

۲۱_ انسانوں کے اعمال سے ہرگز اللہ تعالی غافل نہیں ہے_ و ما الله بغافل عما یعملون

۲۲_ تبدیلی قبلہ کے خلاف ضد و مخالفت کے باعث اللہ تعالی کی جانب سے اہل کتاب کو دھمکی دی گئی_

Presented by: https://jafrilibrary.com

وما الله بغافل عما يعملون یہ جملہ "و ما اللہ ' اللہ تعالی کی طرف سے سزا کے طور پر اہل کتاب کو دھمکی سے کنایہ ہے_

۲۳_ زمانہ بعثت کے یہود و نصاری حق کو قبول کرنے والے نہ تھے_ و ان الذین اوتوا الکتاب لیعلمون انه الحق من ربهم و ما الله بغافل عما یعلمون

۲۴_"ان الفرائض لا تصلیها الا الی القبلة و هو المروی عن آئمتنا علیه‌السلام (۱) ائمہ اہل بیت (علیہم السلام) سے روایت ہے کہ واجب نمازیں فقط قبلہ رخ ادا کی جا سکتی ہیں_

۲۵_ امام صادق عليه‌السلام سے روایت ہے"و صلی رسول الله (ص) الی بیت المقدس ... ثم عیرته الیهود فقالوا انك تابع لقبلتنا فاغتم لذلك غماً شدیداولما کان فی بعض اللیل خرج (ص) یقلب وجهه فی آفاق السمائ ... فلما صلی من الظهر رکعتین جاء ه جبرائیل علیه‌السلام فقال له "قد نری تقلب وجهك فی السماء فلنولینك قبلة ترضی ها فول وجهك شطر المسجد الحرام " ثم اخذ بید النبي(ص) فحوّل وجهه الی الکعبة ..." (۲) رسول اللہ (ص) بیت المقدس کی طرف رخ کرکے نماز پڑھتے تھے ... پھر یہود نے آپ (ص) کی ، سرزنش کی اور کہنے لگے آپ (ص) تو ہمارے قبلہ کی پیروی کرتے ہیں_ پس اس پر آنحضرت (ص) شدید غم و اندوہ میں مبتلا ہوگئے ، ایک رات آپ (ص) (گھر سے) باہر نکلے اور آسمانوں کی طرف متوجہ ہوئے ...جب آپ (ص) ظہر کی دو رکعت بجا لاچکے تو جبرائیل عليه‌السلام نازل ہوئے اور حضور (ص) سے کہا " ہم نے (تبدیلی قبلہ کیلئے) تمہاری انتظار سے بھری ہوئي نظروں کا مشاہدہ کیا پس ہم آپ (ص) کا رخ ایسے قبلہ کی طرف موڑ دیں گے جس پر تم راضی ہو پس اپنا رخ مسجد الحرام کی طرف کرلو" اس کے بعد جبرائیل عليه‌السلام نے نبی (ص) کا ہاتھ پکڑ کر ان کا رخ کعبہ کی طرف کردیا ...

احکام: ۱۵،۱۳ ، ۲۴

احکام کی تشریع کا سرچشمہ ۱۰; احکام کے نسخ کا سرچشمہ ۱۰; نسخ احکام ۷

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۲۰

اسماء اور صفات: جلالی صفات ۲۱

اللہ تعالی: افعالی الہی ۹،۱۰ ;اوامر الہی ۱۲،۱۴; اللہ تعالی کی بشارتیں ٦ اللہ تعالی کی دھمکیاں ۲۲; اللہ تعالی اور غفلت ۲۱; اللہ تعالی کا علم غیب ۵; اللہ تعالی کی نظارت ۵

---

۱) مجمع البیان ج/ ۱ ص ۳۶۳، نورالثقلین ج/ ۱ ص ۱۱۸ ح ۳۲۶_ ۲) من لا یحضرہ الفقیہ ج/ ۱ ص ۱۷۸ ح ۳ ، نور الثقلین ج/ ۱ ص ۱۳۶ ح ۴۱۷_

Presented by: https://jafrilibrary.com

انبیاء علیہ السلام : انبیاء علیہ السلام پر نزول وحی ۳

انسان: انسانی عمل سے آگاہی ۲۱،۵؛ انسان کی نیتوں سے آگاہی ۵

اہل کتاب: اہل کتاب کو دھمکی ۲۲

بیت المقدس: بیت المقدس کے قبلہ ہونے کا نسخ ۷

پیامبر اسلام (ص): پیامبر اسلام (ص) کو بشارت ۶؛ پیامبر اسلام (ص) کی تاریخ ۱،۲؛ پیامبر اسلام (ص) کے رجحانات ۷،۱؛ پیامبر اسلام (ص) کی رضایت کے عوامل ۶،۱۴؛ پیامبر اسلام (ص) کا دائرہ اختیارات ۱۱؛ نزول وحی کے وقت آنحضرت (ص) ۲؛ پیامبر اسلام (ص) کے درجات ۷،۸؛ پیامبر اسلام (ص) پر جبرائیل علیہ السلام کا نزول ۴

روایت: ۲۵،۲۴

علمائے اہل کتاب: علمائے اہل کتاب کا علم ۱۶؛ علمائے اہل کتاب اور حق پر پردہ ڈالنا ۱۹

عیسائی: عیسائیوں کا حق کو قبول نہ کرنا ۲۳؛ صدر اسلام کے عیسائی ۲۳

عیسائیت کے علماء: عیسائیت کے علماء کا علم ۱۷

قانون: قانون کے نسخ کا سرچشمہ ۱۰؛ قانون سازی کا سرچشمہ ۱۰

قبلہ: احکام قبلہ ۲۴،۱۵،۱۳؛ اہل کتاب اور تبدیلی قبلہ ۲۲؛ تبدیلی قبلہ کی بشارت ۶؛ تبدیلی قبلہ ۱۲؛ انجیل میں تبدیلی قبلہ ۱۸؛ تورات میں تبدیلی قبلہ ۱۸؛ آسمانی کتابوں میں تبدیلی قبلہ ۱۸؛ قبلہ کی جہت ۵؛ تبدیلی قبلہ کی حقانیت ۱۶،۱۹،۲۰؛ علمائے اہل کتاب اور تبدیلی قبلہ ۱۶،۱۹؛ عیسائی علماء اور قبلہ ۱۷؛ یہودی علماء اور قبلہ ۱۷؛ تبدیلی قبلہ کے اسباب ۷؛ تبدیلی قبلہ کا فلسفہ ۲۵؛ مسلمانوں کا قبلہ ۱۳، ۱۴؛ پیامبر اسلام (ص) اور تبدیلی قبلہ ۱؛ عیسائی اور تبدیلی قبلہ ۲۰؛ قبلہ کے تعین کا سرچشمہ ۹،۱۱؛ یہودی اور تبدیلی قبلہ ۲۰

کعبہ: کعبہ کا قبلہ ہونا ۱۸

مسجد الحرام: مسجد الحرام کا قبلہ ہونا ۱۳،۱۵؛ مسجد الحرام کا قبلہ قرار پانا ۱۲،۱۴،۱۷

مقربین: ۸

ملائکہ: ملائکہ وحی کے ظہور کی جگہ ۴

Presented by: https://jafrilibrary.com

نماز: احکام نماز ۲۳; نماز میں قبلہ ۲۴

وحی: وحی کے ظہور کی جگہ ۳; وحی اور آسمان ۳،۴

یہود: یہودی حق کو قبول نہ کرنے والے ۲۳; صدر اسلام کے یہودی ۲۳; یہودی اور قبلہ ۲۵

یہودی علماء: علمائے یہود کا علم ۱۷

وَلَئِنْ أَتَيْتَ الَّذِينَ أُوْتُواْ الْكِتَابَ بِكُلِّ آيَةٍ مَّا تَبِعُواْ قِبْلَتَكَ وَمَا أَنتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ وَمَا بَعْضُهُم بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءهُم مِّن بَعْدِ مَا جَاءكَ مِنَ الْعِلْمِ إِنَّكَ إِذَاً لَّمِنَ الظَّالِمِينَ ﴿۱۴۵﴾

اگر آپ ان اہل کتابکے پاس تمام آیتیں بھی پیش کردیں کہ یہآپ کے قبلہ کو مان لیں تو ہرگزنہ مانیں گے اور آپ بھی ان کے قبلہ کو نہ مانیں گےاور یہ آپس مین بھی ایک دوسرے کے قبلہ کونہیں مانتے اور علم کے آجانے کے بعد اگرآپ ان کے خواہشات کا اتباع کرلیں گے توآپ کا شمار ظالموں میں ہوجائے گا (۱۴۵)

۱_ اہل کتاب کی ذمہ داری ہے مسجد الحرام کو قبلہ کے طور پر قبول کریں_ ما تبعوا قبلتك

۲_ اہل کتاب (یہود و نصاری) کو باوجود اس کے کہ انہیں مسلمانوں کے قبلہ (مسجد الحرام) کی حقانیت کا اطمینان ہے اس کو قبول نہیں کریں گے_ ليعلمون انه الحق ... و لئن اتيت الذين ... ما تبعوا قبلتك

۳_ مسجد الحرام کو قبلہ حق کے طور پر قبول کرنے کے لئے کوئي دلیل اور معجزہ اہل کتاب پر اثر انداز نہیں ہوسکتا_ و لئن اتيت الذين اوتوا الكتاب بكل آية ما تبعوا قبلتك

"آیة" کا معنی علامت و نشانی ہے البتہ یہاں اس سے مقصود معجزہ اور برہان ہے_

۴_ اہل کتاب (یہود و نصاری) ضدی اور حق قبول نہ کرنے والے لوگ ہیں_ و لئن اتيت الذين اوتوا الكتاب بكل آية ما تبعوا قبلتك " لئن ... خدا کی قسم آپ اہل کتاب کو جو بھی

Presented by: https://jafrilibrary.com

معجزہ یا دلیل پیش کریں تو وہ آپ کے قبلہ کی پیروی نہ کریں گے" یہ جملہ اہل کتاب کی گہری دشمنی ، ضد اور حق ناپذیری کو بتاتا ہے_

۵_یہود و نصاری اپنی ضد، دشمنی اور عناد کی وجہ سے کعبہ کو قبلہ کے طور پر ماننے کو تیار نہیں ہیں_ و لئن اتیت الذین اوتوا الکتاب بکل آیة ما تبعوا قبلتك

٦_تبدیلی قبلہ کے بعد اللہ تعالی نے پیامبر اسلام (ص) سے چاہا کہ اہل کتاب کے قبلہ کی طرف ہرگز رخ نہ کریں اور نہ ہی اس کو اپنا قبلہ قرار دیں_ و ما انت بتابع قبلتهم" و ما انت ... تم ان کے قبلہ کی پیروی نہ کروگے" یہ جملہ خبریہ ہے لیکن مقصود اس سے انشاء ہے اور حکم ہے کہ تم ان کے قبلہ کی پیروی نہ کرو_

۷_یہود و نصاری میں سے ہر ایک کا مخصوص قبلہ ہے_ و ما بعضهم بتابع قبلة بعض

۸_یہود و نصاری میں سے کوئی بھی ایک دوسرے کے قبلہ کو قبول نہ کریں گے_ و ما بعضهم بتابع قبلة بعض

۹_یہود و نصاری کی کوشش تھی کہ پیامبر اسلام (ص) اور مومنین کو کعبہ سے منحرف کرکے اپنے قبلہ کی طرف موڑیں_ و ما انت بتابع قبلتهم ... و لئن اتبعت اهواء هم جملہ"و لئن اتبعت ... انك لمن الظالمين" میں "لئن"کی لام قسم، حرف تاکید "ان" اور "لمن" میں لام تاکید کے ساتھ تاکید اس مطلب کی طرف اشارہ ہے کہ اہل کتاب نے پیامبر اسلام (ص) اور مومنین کو اپنے قبلہ کی طرف ترغیب دلانے کی مسلسل کوشش کرتے ہوئے اسکی زمین فراہم کرلی تھی_ ما قبل جملوں کے قرائن کی روشنی میں " اہوائہم " کے مصادیق میں سے ایک اہل کتاب کے قبلہ کی پیروی ہے_

۱۰_یہود و نصاری اس کوشش میں تھے کہ پیامبر اسلام (ص) اور مومنین کو اپنے دینی احکام و قوانین کی طرف ترغیب دلائیں_ و لئن اتبعت اهواء هم

۱۱_یہود و نصاری نے دین الہی کو اپنی نفسانی خواہشات پر مبنی آراء کے ساتھ گڈمڈ کردیا تھا_ و لئن اتبعت اهواء هم

" اہواء ہم_ (نفسانی خواہشات پر مبنی آراء) سے مرادیہود و نصاری کا دین ہے کیونکہ ان کی پیامبر اسلام(ص) اور اہل ایمان سے جنگ کی بنیاد دینی عقائد و احکام تھے_ اہل کتاب کا دین الہی تھا لیکن آیہ مجیدہ میں اسے نفسانی خواہشات سے تعبیر کیا گیا ہے_ مذکورہ بالا مطلب اسی اعتبار سے ہے_

۱۲_نبی اکرم (ص) کے دین (اسلام) کی بنیاد وحی اور حکم خداوندی تھا_ من بعد ما جاء ك من العلم

" علم " سے مراد وہ احکام و فرامین ہیں جو اللہ

Presented by: https://jafrilibrary.com

تعالی کی طرف سے وحی کے ذریعے پیامبر اسلام (ص) پر نازل ہوئے_

۱۳_ احکام و معارف کا انحصار وحی پر ہے اور یہ عالمانہ حقائق ہیں_ من بعد ما جاء ك من العلم

"وحي" کی جگہ "علم" کا لفظ لانا اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ وحی پر منحصر فرامین عالمانہ ہیں_

۱۴_ بیت المقدس سے کعبہ کی طرف قبلہ کی تبدیلی عالمانہ حکم ہے اسکی بنیاد وحی اور فرمان الہی ہے_

وما انت بتابع قبلتهم ...من بعد ما جاء ك من العلم" العلم" کے مورد نظر مصادیق میں سے وحی اور تبدیلی قبلہ پر مبنی فرمان الہی ہے_

۱۵_ پیامبر اسلام (ص) کی ذمہ داری ہے کہ یہود و نصاری کی پیروی سے پرہیز کریں اور نفسانی خواہشات پر مبنی ان کی آراء کو رد کریں_ و لئن اتبعت اهواء هم ... انك اذاً لمن الظالمين

۱۶_ اللہ تعالی نے پیامبر اسلام (ص) کو متنبہ کیا کہ اگر انہوں نے یہود و نصاری کی اتباع کی تو ستمگروں میں سے شمار ہوں گے_لئن اتبعت اهواء هم ... انك اذاً لمن الظالمين

۱۷_ قوانین الہی کے ہوتے ہوئے نفسانی خواہشات پر مبنی آراء و قوانین کی پیروی کرنا ظلم ہے_

لئن اتبعت اهواء هم من بعد ما جاء ك من العلم انك اذاً لمن الظالمين

۱۸_ ایسے قوانین اور معارف قابل اتباع ہیں جو نفسانی خواہشات سے پاک ہوں اور ان کی بنیاد علم پر ہو_

و لئن اتبعت اهواء هم من بعد ما جائك من العلم انك اذاً لمن الظالمين

۱۹_ اگر دین اسلام کے رہبروں نے دیگر ادیان کے پیروکاروں کے ساتھ دینی معاملات میں سازباز کی تو ستم گروں کے زمرے میں ہوں گے_ و لئن اتبعت اهواء هم ... انك اذاً لمن الظالمين

۲۰_ آگاہی کے باوجود گناہ کا ارتکاب ظلم ہے_ و لئن اتبعتت اهواء هم من بعد ما جائك من العلم انك اذاً لمن الظالمين

اسلام: اسلام کا سرچشمہ ۱۲; اسلام کا وحی ہونا ۱۲

اللہ تعالی : اللہ تعالی کی تنبیہات ۱۶

اہل کتاب: اہل کتاب اور مسلمانوں کا قبلہ ۲،۳; اہل کتاب کی حق ناپذیری ۴;اہل کتاب کا قبلہ ۱; اہل کتاب کی ضد ۴; اہل کتاب کی ذمہ داری ۱

Presented by: https://jafrilibrary.com

پیامبر اسلام (ص) : پیامبر اسلام(ص) اور اہل کتاب کا قبلہ ٦; پیامبر اسلام (ص) کی ذمہ داری ٦،١٥; پیامبر اسلام (ص) کو تنبیہ ١٦

دین : عالمانہ دین ١٣; دین میں ساز باز ظلم ہے ١٩; دین کی حقانیت کے معیارات ١٨

دینی قائدین : دینی قائدین کی ساز باز١٩

ظالمین : ١٦،١٩

ظلم : ظلم کے موارد ١٦،٢٠

علم : علم کے آثار ٢٠

عیسائي: عیسائیوں کی پیروی کے آثار١٦; عیسائیوں سے منہ پھیرنا ١٥; عیسائیوں کی پیروی کرنا ١٥; عیسائیوں کی تحریف کا عمل ١١; عیسائیوں کی کوشش ٩; عیسائیوں کا حق قبول نہ کرنا ٣; عیسائیوں کی دشمنی ٥; عیسائیوں کا قبلہ ٤; عیسائیوں کی ضد ٣،٥;عیسائي اور مسلمانوں کا قبلہ ٢،٥،٩; عیسائي اوریہودیوں کا قبلہ ٨; عیسائي اور مومنین ١٠; عیسائي اورپیامبر اسلام (ص) ٩،١٠; عیسائیوں کی نفس پرستی ١١،١٥

عیسائیت: عیسائیت میں تحریف ١١; عیسائیت کی پیروی ١٠

قانون: غیر دینی قوانین کی اتباع ١٦; عالمانہ قوانین ١٨; لازم الاتباع قوانین کے معیارات١٨

قبلہ: تبدیلی قبلہ ٦; تبدیلی قبلہ کا عالمانہ ہونا ١٣; تبدیلی قبلہ کا سرچشمہ ١٣; تبدیلی قبلہ کا وحی ہونا ١٣

قرآن کریم : قرآن کریم کی پیشین گوئي ٨

کعبہ : کعبہ کا قبلہ ہونا ٥

گناہ : آگاہانہ گناہ ٢٠; گناہ ظلم ہے ٢٠

مسجد الحرام : مسجد الحرام کے قبلہ ہونے کی حقانیت ٢،٣; مسجد الحرام کا قبلہ ہونا ١

نفس پرستی : نفس پرستی سے اجتناب ١٨

وحي: وحی کی اہمیت ١٣، ١٣

یہود: یہودیوں کی پیروی کے آثار ١٦; یہودیوں سے

Presented by: https://jafrilibrary.com

منہ موڑنا ۱۵ ;یہودیوں کی پیروی ۱۵ ;یہودیوں کی تحریف کا عمل ۱۱ ;یہودیوں کی کوشش ۹ ;یہودیوں کا حق قبول نہ کرنا ۴ ;
یہودیوں کی دشمنی ۵ ;یہودیوں کا قبلہ ۷ ;یہودیوں کی ضد ۵،۴ ;یہودیوں کی نفس پرستی ۱۵،۱۱ ;یہود اور مسلمانوں کا قبلہ
۹،۵،۲ ;یہود اور عیسائیوں کا قبلہ ۸ ;یہود اور مومنین ۱۰ ;یہود اور پیامبر اسلام (ص) ۱۰،۹

یہودیت: یہودیت میں حق و باطل کا گڈمڈ ہونا ۱۱ ;یہودیت کی پیروی ۱۰

﴿الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءهُمْ وَإِنَّ فَرِيقاً مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿۱۴۶﴾

جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ رسول کو بھی اپنی اولادہی کی طرح پہنچانتے ہیں _ بس ان کا ایک گروہ ہے جو حق کو دیدہ وراستہ چھپا رہا ہے (۱۴۶)

۱ _ اہل کتاب کو پیامبر اسلام (ص) کی نبوت پر اس طرح اطمینان تھا جیسے انہیں اپنے بیٹوں کے فرزند ہونے کا اطمینان تھا _ الذین آتیناهم الکتاب یعرفونه کما یعرفون ابناء هم ظاہر مطلب یہ ہے کہ "یعرفونہ" کی مفعولی ضمیر پیامبر اسلام (ص) کی طرف لوٹتی ہے اگرچہ یہ احتمال بھی ہے کہ یہ ضمیر تبدیلی قبلہ کی طرف لوٹتی ہو لیکن چونکہ " مشبہ بہ" بیٹے ہیں لہذا یہ احتمال درست معلوم نہیں ہوتا کیونکہ قبلہ کی شناخت کا بیٹوں کی شناخت سے کوئي تناسب و ربط نہیں بنتا _

۲ _ تورات و انجیل میں آنحضرت (ص) کی بعثت کی خوشخبری اور آپ (ص) کی صفات بہت ہی واضح انداز میں بیان تھیں _ الذین آتیناهم الکتاب یعرفونه کما یعرفون ابناء هم یہ بیان کرنے کے بعد کہ یہود و نصاری اہل کتاب ہیں اس حقیقت کو بیان کرنا کہ وہ لوگ آنحضرت (ص) کی حقانیت سے بخوبی آگاہ تھے اس مطلب کی طرف اشارہ ہے کہ ان کی اس شناخت کا سرچشمہ انکی آسمانی کتاب (تورات و انجیل) تھي _

۳ _ پیامبر موعود کی خصوصیات کی پیامبر اسلام (ص) پر تطبیق و مطابقت میں اہل کتاب کو ہرگز شک و تردید نہ تھا _ الذین آتناهم الکتاب یعرفونه کما یعرفون ابناء هم

۴ _ بعض اہل کتاب حقیقت (آنحضرت (ص) کی نبوت) کی شناخت کے باوجود اس کو چھپاتے تھے _ و ان فریقامنهم لیکتمون الحق و هم یعلمون

۵ _ پیامبر موعود کی خصوصیات کی پیامبر اسلام (ص) پر مطابقت کا بعض اہل کتاب اعتراف کرتے اور اس کو چھپاتے نہ تھے _ و ان فریقا منهم لیکتمون الحق و هم یعلمون یہ مطلب اس جملہ "ان فریقا ..." کے مفہوم سے ماخوذ ہے _

Presented by: https://jafrilibrary.com

۶_ قبلہ کی بیت المقدس سے کعبہ کی طرف تبدیلی اور اسکی حقانیت کا بیان تورات و انجیل میں تھا_ *

الذین آتیناھم الکتاب یعرفونہ کما یعرفون ابناء ھم یہ مطلب اس بناپر ہے کہ "یعرفونہ" کی ضمیر تبدیلی قبلہ کی طرف لوٹتی ہو_

۷_ تبدیلی قبلہ کی حقانیت میں اہل کتاب کو کوئی شک و تردید نہ تھا* الذین آتیناھم الکتاب یعرفونہ کما یعرفون ابناء ھم

۸_ بعض علمائے اہل کتاب کو باوجود اس کے کہ مسلمانوں کے قبلہ کی حقانیت کا اطمینان تھا پھر بھی اسکو چھپاتے تھے_ و ان فریقا منھم لیکتمون الحق و ھم یعلمون یہ جملہ "و ہم یعلمون" اس معنی کی طرف اشارہ ہے کہ پردہ ڈالنے والے اہل کتاب کے علمائے دین تھے_

۹_ دینی مسائل پرپردہ ڈالنے والے اگر خصوصاً علماء ہوں تو سرزنش و ملامت کے سزاوار ہیں_ و ان فریقاً منھم لیکتمون الحق و ھم یعلمون اس جملہ " و ان فریقا ..." کے لب و لہجہ میں ان لوگوں کے لئے سرزنش و ملامت ہے جو حقیقت کو درک کرنے کے باوجود اسکا انکار کرتے ہیں_

۱۰_ دینی حقائق پرپردہ ڈالنے سے اجتناب ضروری ہے_ و ان فریقا منھم لیکتمون الحق وھم یعلمون

۱۱_ ادیان کے علماء کے لیئے حقائق پرپردہ ڈالنے کے گناہ میں مبتلا ہونے کا خطرہ موجود ہے_ و ان فریقا منھم لیکتمون الحق وھم یعلمون

۱۲_ امام صادق سے روایت ہے کہ آپ (ص) نے فرمایا: ھذہ الآیة نزلت فی الیھود و النصاری یقول اللہ تبارک و تعالی "الذین آتیناھم الکتاب" یعنی التوراة والانجیل (یعرفونہ) یعنی رسول اللہ کما یعرفون ابناء ھم لان اللہ عزوجل قد انزل علیھم فی التوراة والزبور والانجیل صفة محمد(ص) و صفتة اصحابہ و مبعثہ و ھجرتہ ...؛ (۱)

" یہ آیت یہود و نصاری کے بارے میں نازل ہوئي یہ وہی لوگ تھے جن کو تورات و انجیل عطا کی گئي اور وہ رسول اللہ کی بھی اپنے فرزندوں کي

---

۱) تفسیر قمی ج/۱ص ۳۳، نورالثقلین ج/ ۱ص ۱۳۸ ح ۴۲۲_

Presented by: https://jafrilibrary.com

طرح شناخت رکھتے تھے کیونکہ اللہ تعالی نے تورات اور زبور میں آنحضرت (ص) کی صفات، آپ (ص) کے اصحاب کی صفات ، آپ (ص) کی بعثت ، آپ (ص) کی ہجرت کا (ذکر) نازل فرمایا تھا ..."

انجیل : انجیل کی بشارتیں ۲; انجیل کی تعلیمات ۲

اہل کتاب: اہل کتاب اورپیامبر موعود ۳،۵; اہل کتاب اور مسلمانوں کا قبلہ ۸; اہل کتاب اور حق کا چھپانا ۸،۴; اہل کتاب اورپیامبر اسلام (ص) ۳،۴،۵; اہل کتاب اورپیامبر اسلام (ص) کی نبوت ۱

پیامبر اسلام (ص): پیامبر اسلام (ص) کی تاریخ ۵;پیامبر اسلام (ص) انجیل میں ۲،۱۲;پیامبر اسلام (ص) تورات میں ۲،۱۲;پیامبر اسلام (ص) آسمانی کتابوں میں ۳

تورات: تورات کی بشارتیں ۲;تورات کی تعلیمات ۲

حق : حق پر پردہ ڈالنے سے اجتناب ۱۰; حق چھپانے کا گناہ ۱۱

دین: دین چھپانے سے اجتناب ۱۰; دین پر پردہ ڈالنے کی سرزنش ۹

روایت: ۱۲

سرزنش: سرزنش کے عوامل ۹

علماء : علمائے دین اور حق کا چھپانا ۹،۱۱; علمائے دین کو تنبیہ ۱۱

علمائے اہل کتاب: علمائے اہل کتاب اور حق کا چھپانا ۸

عیسائي : عیسائیوں کی پیامبر اسلام (ص) سے آگاہی ۱۲

قبلہ : اہل کتاب اور تبدیلی قبلہ ۷; انجیل میں تبدیلی قبلہ ۶;تورات میں تبدیلی قبلہ ۶;تبدیلی قبلہ کی حقانیت ۶،۷; مسلمانوں کے قبلہ کی حقانیت ۸

قرآن کریم : قرآني تشبیہات ۱

کعبہ : کعبہ کا قبلہ بننا ۶

یہودي :یہودیوں کی پیامبر اسلام (ص) سے آگاہی ۱۲

Presented by: https://jafrilibrary.com

اَلْحَقُّ مِن رَّبِّكَ فَلاَ تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ﴿١٤٧﴾

اے رسول یہ حقآپ کے پروردگار کی طرف سے ہے لہذا آپ انشک و شبہ کرنے والوں میں نہ ہوجائیں (١٤٧)

١_ احکام اور معارف حق ہیں جو من جانب اللہ ہیں_ الحق من ربك "الحق" میں "ال" جنسیہ ہے جو استغراق کا مفہوم دے رہاہے یعنی جو کچھ حق ہے وہ اللہ تعالی کی جانب سے ہے_ البتہ مورد کی مناسبت کے اعتبار سے اصل مقصود احکام و معارف ہیں_

٢_ بشری قوانین کبھی بھی خالص "حق" نہیں رہے بلکہ ان میں باطل امور کی آمیزش رہی ہے_ الحق من ربك یہ مفہوم اس بناپر ہے کہ "الحق" میں "ال" زید الرجل کی طرح افراد کی خصوصیات کے استغراق کے لئے ہے_ یعنی جس چیز کی بھی تمام تر خصوصیات حق ہوں اور کسی بھی باطل شے سے نہیں مل سکتی اور وہ اللہ تعالی کی جانب سے ہے_

٣_ قبلہ کی بیت المقدس سے کعبہ کی طرف تبدیلی حق ہے اور ہر طرح کے باطل و ناروا امر سے پاک ہے_ الحق من ربك ماقبل آیات کی روشنی میں "الحق" کا مورد نظر مصداق قبلہ کی تبدیلی ہے_

٤_ اسلام کے احکام و معارف اللہ تعالی کی ربوبیت کا پرتو ہیں_ الحق من ربك

٥_ اللہ تعالی کی جانب سے نازل شدہ احکام و معارف کو قبول کرنا ضروری ہے اور ان میں شک و تردید کرنے سے اجتناب کرنا ضروری ہے_ الحق من ربك فلا تكونن من الممترين "ممترین" کا مصدر "امترائ" ہے جسکا معنی ہے شک و تردید کرنا_

٦_ اہل کتاب (یہود و نصاری) کی احکام اسلام کے خلاف تبلیغی کوششیں (پراپیگنڈہ) صدر اسلام کے مسلمانوں کے اذہان میں شک و تردیدپیدا کرنے کا باعث بنیں_ الحق من ربك فلا تكونن من الممترين

فعل "فلاتکوننَّ" جس میں نون تاکید پائی جاتی ہے کے ذریعے مسلمانوں کو شک وتردید سے اجتناب کا حکم دینا اس معنی کی طرف اشارہ ہے کہ مسلمانوں میں شک و تردید کی زمین فراہم ہوچکی تھي_ ما قبل آیات سے سمجھا جاسکتاہے کہ اس شک و تردید کا سرچشمہ اہل کتاب کی

Presented by: https://jafrilibrary.com

مخالفتیں تھیں_

۷_ زمانہ بعثت کے یہود و نصاری نے اپنے قبلہ کو حق ثابت کرنے اور کعبہ کی طرف قبلہ کی تبدیلی کونا حق ثابت کرنے کی مسلسل کوششیں کیں_ الحق من ربك فلا تكونن من الممترين

۸_ اللہ تعالی اور اسکے افعال و صفات کی معرفت اسکی طرف سے نازل ہونے والے احکام و معارف سے شک و تردید کے خاتمے کا باعث ہے_ الحق من ربك فلا تكونن من الممترين

۹_ اصبغ بن نباتہ امیر المومنین علی عليه‌السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ عليه‌السلام نے اس آیہ مجیدہ "الحق من ربک ..." کے بارے میں فرمایا "...الحق من ربك (انك الرسول اليهم) فلا تكونن من الممترين...[۱]

آپ(ص) یقیناً ان کی طرف رسول (اللہ کے بھیجے ہوئے) ہیں پس اس امر میں کسی طرح کا شک و تردید نہ کرو_

احکام: احکام کی حقانیت کے معیارات ۱

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۷، ۶; اسلام کے خلاف تبلیغات ۶; اسلام کا منبع ۴

اللہ تعالی : خداشناسی کے نتائج ۸; اللہ تعالی کی ربوبیت کے مظاہر ۴

بیت المقدس: بیت المقدس کا قبلہ ہونا ۳

پیامبر اسلام (ص) : پیامبر اسلام(ص) کا ایمان ۹; پیامبر اسلام (ص) کی نبوت ۹

دین : دین میں شک کرنے سے اجتناب ۵; دین قبول کرنے کی اہمیت ۵; دین کی حقانیت کے معیارات ۱; دین کا سرچشمہ ۱; دین میں شک و تردید کے موانع ۸

روایت: ۹

شبہات: شبہات کے اسباب ۶

عیسائي: عیسائیوں کی اسلام کے خلاف تبلیغات ۶; عیسائیوں کا قبلہ ۷; عیسائي اور صدر اسلام کے مسلمان ۶

قانون: قوانین بشری کی خصوصیات ۲

---

۱) کافی ج/ ۲ ص ۲۸۳ ح ۱۶ ، نورالثقلین ج/ ۱ ص ۱۳۸ ح ۴۲۱_

Presented by: https://jafrilibrary.com

قبلہ :تبدیلی قبلہ کی حقانیت ۳; عیسائي اور تبدیلی قبلہ ۷;یہودی اور تبدیلی قبلہ ۷

کعبہ : کعبہ کا قبلہ بننا ۳

نظریہ کائنات (جہان بینی): نظریہ کائنات اور آئیڈیا لوجی ۸

یہود :یہودیوں کی اسلام کے خلاف تبلیغات ٦;یہودیوں کا قبلہ ۷;یہود اور صدر اسلام کے مسلمان ٦

وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُواْ الْخَيْرَاتِ أَيْنَ مَا تَكُونُواْ يَأْتِ بِكُمُ اللّهُ جَمِيعًا إِنَّ اللّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۱۴۸﴾

ہر ایک کے لئے ایک رخ معین ہے اوروہ اسی کی طرف منہ کرتا ہے _ اب تمنیکیوں کی طرف سبقت کرو اور تم سب جہاں بھی رہوگے خدا ایک دن سب کو جمع کردے گا کہ وہ ہرشے پرقادر ہے (۱۴۸)

۱_ دینی امتوں میں سے ہر ایک کے لئے ایک خاص قبلہ ہے_ "وجھة" اس چیز کو کہتے ہیں جس کی طرف انسان رخ کرے_ ماقبل اور مابعدکی آیات کے قرینہ کی روشنی میں اس سے مراد قبلہ ہے_ لفظ "کل" کا مضاف الیہ "امة" جیسا کوئي لفظ ہے_ البتہ "ہو مولیہا" کے قرینہ سے اس سے مراد دینی امتیں ہیں_

۲_ امتوں کے لئے قبلہ کا تعین کرنے والا اللہ تعالی ہے_ و لکل وجهة هو مولیها "ہو" کی ضمیر ماقبل آیت میں "ربک" کی طرف لوٹتی ہے_ "مولّي" کا معنی پلٹانے یا لوٹانے والا ہے اسکا پہلا مفعول "کل امة" ہے جو بہت واضح ہونے کی بناپر کلام میں نہیں آیا_ بنابریں "ہو مولیّھا" کا معنی یہ بنتا ہے اللہ تعالی ہے جو امتوں کو ایک خاص قبلہ کی طرف پلٹاتا ہے (یعنی حکم دیتا ہے کہ کس سمت کو اپنا قبلہ قرار دو)_

۳_ تبدیلی قبلہ اور اسکے تعین کے بارے میں بحث کرنا بے جا امر ہے_ و لکل وجهة هو مولیها اہل کتاب کی مخالفت اور تبدیلی قبلہ کے خلاف تبلیغات نے مسلمانوں کے درمیان اختلافات کو جنم دیا_ اس چیز کے بیان کے بعد اس حقیقت کی یاددہانی کرانا کہ قبلہ کا متعین کرنے والا اللہ تعالی ہی ہے اس مطلب کی طرف اشارہ ہے کہ توحید پرستوں کو زیب نہیں دیتا کہ قبلہ کی تبدیلی اور تعین کے بارے میں بحث یا اختلاف کریں کیونکہ خداوند متعال ہے جو قبلہ کو متعین کرنے والا ہے _

Presented by: https://jafrilibrary.com

۴_ اس امر کی طرف توجہ کہ قبلہ کی تبدیلی اور تعین الہی افعال میں سے ہے اسکے بارے میں اختلاف کو ختم کرنے کا موجب ہے_ و لکل وجهة هو مولیها

۵_ نیکی کے کاموں کو انجام دینا اور ان میں سبقت کرنا ضروری ہے_ فاستبقوا الخیرات

۶_ امتوں کی فضیلت و برتری کا معیار نیک کاموں میں سبقت کرنا ہے نہ خاص قبلہ رکھنا_ و لکل وجهة هو مولیها فاستبقوا الخیرات "ہو مولیہا" کے بعد اس جملہ "فاستبقوا الخیرات" کو لانا قبلہ کی تبدیلی کے بارے میں بحث و تمحیص اور اختلاف کے بے جا ہونے کے بارے میں ایک اور حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ فقط قبلہ رخ ہونا ہی کافی نہیں ہے بلکہ نیک کاموں کی انجام دہی اہم ہے پس ان میں سبقت کرو_

۷_ دین کے فروعی احکام کے بارے میں دوسرے ادیان کے پیروکاروں سے بحث، جدل اور اختلاف کرنے سے پرہیز کرنا ضروری ہے_ *لکل وجهة هو مولیها فاستبقوا الخیرات

۸_ قبلہ اور فرعی احکام کے بارے میں اختلاف اور جدل سے کام لینا نیکی کے مصادیق میں سے نہیں ہے_ لکل وجهة هو مولیها فاستبقوا الخیرات

۹_ اللہ تعالی تمام انسانوں کو جہاں کہیں بھی ہوں گے میدان محشر میں حاضر کرے گا_ این ما تکونوا یا ت بکم الله جمیعا

۱۰_ قیامت میں تمام انسانوں کا یکبارگی اور اجتماعی طور پر حاضر ہونا_ این ما تکونوا یأت بکم الله جمیعاً

۱۱_ قیامت نیک اعمال کی جزا کا وقت ہے_ فاستبقوا الخیرات این ما تکونوا یأت بکم الله جمیعاً

جملہ "این ما تکونوا ..." ما قبل جملے کی تعلیل ہے یعنی چونکہ تم سب کے لئے قیامت کا وقت ہے پس دنیا میں نیک اعمال بجا لاؤ یہ علت اس

Presented by: https://jafrilibrary.com

مفہوم کی طرف اشارہ ہے کہ آخرت میں انسان کی سعادت دنیا میں نیک اعمال سے وابستہ ہے_

۱۲_ اللہ تعالی مطلق (لامحدود) قدرت و قوت کا مالک ہے_ ان الله علی کل شی قدير

۱۳_ قیامت کو برپا کرنا اور وہاں سب انسانوں کو جمع کرنا اللہ تعالی کی لا محدود قدرت کا مظہر ہے_ يأت بكم الله جميعاً ان الله علی کل شيء قدير

۱۴_ قیامت کو برپا کرنا اور وہاں سب انسانوں کو حاضر کرنا صرف ایسی ہستی کے لئے ممکن ہے جو قادر مطلق ہو_ يأت بكم الله جميعاً ان الله علی کل شيء قدير

۱۵_ قیامت اور وہاں انسانوں کے حاضر ہونے پریقین انسان کو نیک کاموں کی انجام دہی کی ترغیب دلاتا ہے_ فاستبقوا الخيرات اين ما تكونوا يأت بكم الله جميعاً

نیک کاموں کا حکم دینے کے بعد قیامت کی یاد آوری اس مطلب کی طرف اشارہ ہے کہ انسان قیامت پر یقین اور توجہ کی وجہ سے نیک کام انجام دینے میں سستی نہ کرے گا_

اسماء اور صفات: قدیر ۱۲

اقدار: قدروں کا معیار ۶

اللہ تعالی : افعال الہی ۲،۶; قدرت الہی ۱۲; قدرت الہی کے مظاہر ۱۳،۱۴

امتیں : امتوں کی فضیلت و برتری کے معیارات ۶

انسان: انسان قیامت میں ۹،۱۰; انسانوں کا آخرت میں محشور ہونا ۹،۱۴،۱۳،۱۰

ایمان : حشرپہ ایمان کے نتائج ۱۵ ;قیامت پر ایمان کے نتائج ۱۵

ترغیب : ترغیب کے عوامل ۱۵

دین : فروع دین میں مجادلہ ۷،۸

عمل : پسندیدہ عمل کی اہمیت ۵،۶; اخروی عمل کی پاداش ۱۱; پسندیدہ عمل کا اجر ۱۱; پسندیدہ عمل کی زمین فراہم ہونا ۱۵; ناپسندیدہ عمل ۸; عمل کے نتیجے کا وقت ۱۱

Presented by: https://jafrilibrary.com

قبلہ : قبلہ کے بارے میں بحث و گفتگو ۳; امتوں کا قبلہ ۲،۱; قبلہ کے بارے میں جدل ۸; قبلہ کے تعین کا سرچشمہ ۲،۴; قبلہ کی تبدیلی کا سرچشمہ ۴

قیامت : قیامت کا برپا ہونا ۱۳، ۱۴; قیامت کی خصوصیات ۱۱

کردار: کردار کی بنیادیں ۱۵

گفتگو: بے جا گفتگو ۳

مجادلہ : ناپسندیدہ مجادلہ ۷،۴

نظریہ کائنات (جہان بيني): نظریہ کائنات اور آئیڈیا لوجی ۱۵

نیکی : یکی میں سبقت ۶،۵

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِنَّهُ لَلْحَقُّ مِن رَّبِّكَ وَمَا اللّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿۱۴۹﴾

پیغمبر آپجہاں سے باہر نکلیں اپنا رخ مسجد الحرام کیسمت ہی رکھیں کہ یہی پروردگار کی طرف سے حق ہے اور اللہ تم لوگوں کے اعمال سے غافلنہیں ہے (۱۴۹)

۱_ پیامبر اسلام (ص) کے لیئے مسجد الحرام کو قبلہ قرار دینا اللہ تعالی کی جانب سے ہے_ ومن حيث خرجت فول وجهك شطر المسجد الحرام و انه للحق من ربك

۲_ پیامبر اسلام (ص) کی ذمہ داری قرار دی گئي کہ وہ اعمال جو قبلہ رخ انجام دینے ضروری ہیں ان کو مسجد الحرام کے رخ ادا کریں_ و من حيث خرجت فول وجهك شطر المسجد الحرام

۳_ مسجد الحرام کو قبلہ کے طور پر متعین کرنا حق (با حکمت اور بجا حکم) ہے جو اللہ تعالی کی جانب سے ہے_ و انه للحق من ربك

۴_ وہ اعمال جن میں قبلہ رخ ہونا شرط ہے ان میں مسجد

Presented by: https://jafrilibrary.com

الحرام کی جہت اور سمت کی طرف رخ کرنا کافی ہے_فول وجهك شطر المسجد الحرام

یہ واضح ہے کہ مسجد الحرام یا کعبہ ہی قبلہ ہے پس "شطر" کا لفظ لانا اس مطلب کی طرف اشارہ ہے کہ جن اعمال میں قبلہ رخ ہونا شرط ہے ضروری نہیں ایک براہ راست، مستقیم یا سیدھا خط کھینچا جائے جو کعبہ کے بالکل روبرو ہو بلکہ اس سمت اور جہت کی طرف رخ کرنا کافی ہے جس میں کعبہ یا مسجد الحرام ہے_

۵_ مسجد الحرام کو قبلہ کے طور پر متعین کرنا پیامبر اسلام (ص) پر اللہ تعالی کی ربوبیت کا پرتو ہے اور یہ عمل آنحضرت (ص) کے اہداف کی تکمیل کے لئے تھا_و انه للحق من ربك لفظ "رب_ (تربیت کرنے والا'مدبر) کی ضمیر "ک" کی طرف اضافت جو آنحضرت (ص) کو خطاب ہے ممکن ہے اس معنی کی طرف اشارہ ہو کہ تبدیلی قبلہ آنحضرت (ص) کے امور (رسالت کے اہداف) کی تدبیر کے لئے ہے_

٦_ اللہ تعالی ہرگز انسانوں کے اعمال سے غافل نہیں ہے_و ما الله بغافل عما تعملون

۷_ اللہ تعالی کی سزا ان لوگوں کے انتظار میں جو احکام الہی (مثلاً مسجد الحرام کو قبلہ قرار دینا) کی مخالفت کرتے ہیں_

و ما الله بغافل عما تعملون بندوں کے اعمال پر اللہ تعالی کی نظارت کے ذکر کرنے کا ہدف ان لوگوں کو دھمکی دینا ہے جو احکام الہی کی مخالفت کرتے ہیں_

۸_ مسلمانوں کے مابین فرمان خدا (تبدیلی و تعیین قبلہ) کی نافرمانی کی آمادگی پائي جاتی ہے_و ما الله بغافل عما تعملون

ظاہراً "تعملون" کا مورد خطاب مسلمان ہیں_پس یہ جو مسلمانوں کو دھمکی دی گئي ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے درمیان ایسے افراد تھے جو نئے قبلہ میں شک و تردید سے دوچار تھے یا پھر مخالفت کے درپے تھے_

احکام: ۲،۳

اسماء اور صفات: جلالی صفات ٦

اللہ تعالی : افعال الہی ۱; حکمت الہی ۳; اللہ تعالی اور غفلت ٦; الہی سزائیں ۷; ربوبیت خدا کے مظاہر ۵

انسان: انسانی عمل سے آگاہی ٦

پیامبر اسلام (ص): پیامبر اسلام کے اہداف ۵;پیامبر اسلام (ص) کی ذمہ داریاں ۲

دین: دین کی مخالفت کی سزا ۷

Presented by: https://jafrilibrary.com

سزا : سزا کے موجبات ۷

قبلہ : قبلہ کے احکام ۲،۴; قبلہ کی جہت ۴; قبلہ کے تعین کا منبع ۱، ۳، ۸

مسجد الحرام : کے قبلہ بننے کا فلسفہ ۳; مسجد الحرام کا قبلہ ہونا ۲،۴; مسجد الحرام کا قبلہ بننا ۱،۵; مسجد الحرام کے قبلہ بننے کی مخالفت ۷

مسلمان : مسلمانوں کی نافرمانی کی زمین فراہم ہونا ۸

نافرمانی : اللہ تعالی کی نافرمانی ۸

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنتُمْ فَوَلُّواْ وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ لِئَلاَّ يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ إِلاَّ الَّذِينَ ظَلَمُواْ مِنْهُمْ فَلاَ تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي وَلأُتِمَّ نِعْمَتِي عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿۱۵۰﴾

اور آپ جہاں سے بھی نکلیں اپنا رخ خانہ کعبہ کی طرف رکھیں اور پھر تم سب جہاں رہو تم سب بھی اپنا رخ ادھر ہیر کھو تا کہ لوگوں کے لئے تمھارے اوپر کوئی حجت نہ رہ جائے سوائے ان لوگوں کے کہ جو ظالم ہیں تو ان کا خوف نہ کرو بلکھاللہ سے ڈرو کہ ہم تم پر اپنی نعمت تمامکردینا چاہتے ہیں کہ شاید تم ہدایت یافتہوجاؤ(۱۵۰)

۱_ مسجد الحرام آنحضرت (ص) اور تمام مسلمانان عالم کا قبلہ ہے_و من حیث ... و حیث ما کنتم فولوا وجوهکم شطره

مسجد الحرام کے قبلہ بننے کی حقانیت ۳; مسجد الحرام

۲_ مسجد الحرام کسی خاص علاقے یا کسی خاص گروہ کا قبلہ نہیں ہے_و حیث ما کنتم فولوا و جوهکم شطره

Presented by: https://jafrilibrary.com

۳_ جن اعمال میں قبلہ رخ ہونا شرط ہے کافی ہے کہ مسجد الحرام کی جہت و سمت کی طرف منہ کیا جائے_ فول وجهك شطر المسجد الحرام و حيث ما كنتم فولوا وجوهكم شطره یہ مطلب کلمہ "شطر" کہ جو سمت اور جہت کے معنی میں ہے ، سے مستفاد ہے_

۴_ بیت المقدس کے مسلسل قبلہ کے طور پر رہنے سے مخالفین اسلام کو آنحضرت (ص) اور مسلمانوں کے خلاف دلیل و حجت مل جاتی_ فول وجهك ... فولوا وجوهكم شطره لئلا يكون للناس عليكم حجة

۵_ قبلہ کی بیت المقدس سے مسجد الحرام کی طرف تبدیلی سے مخالفین اسلام و مسلمین کا پراپیگنڈہ نقش بر آب ہوگیا_ فول وجهك شطر المسجد الحرام ... لئلا يكون للناس عليكم حجة

۶_ دشمنان اسلام کے تبلیغاتی نقشوں کو ختم کرنا مسلمانوں کے ضروری فرائض میں سے ہے_ لئلا يكون للناس عليكم حجة

۷_ بیت المقدس سے مسجد الحرام کی طرف قبلہ کی تبدیلی سابقہ ادیان میں مذکور پیامبر موعود کی حقانیت کے دلائل میں سے ہے_ فول وجهك شطر المسجد الحرام ... لئلا يكون للناس عليكم حجة "لئلا يكون" کی تعلیل بیان کررہی ہے کہ مسلمانوں کا سابق قبلہ (بیت المقدس) پر باقی رہنا باعث بنتا کہ مخالفین اسلام پیامبر اسلام (ص) کی حقانیت اور مسلمانوں کے خلاف دلیل قائم کریں_ بنابراین تبدیلی قبلہ کو گذشتہ آسمانی کتابوں میں پیامبر موعود کی حقانیت کے دلائل یا نشانیوں میں سے ہونا چاہیئے_

۸_ کعبہ کے مسلمانوں کے قبلہ کے طور پر متعین ہونے سے بعض مخالفین پر پیامبر اسلام (ص) کی حقانیت واضح ہوگئی_ لئلا يكون للناس عليكم حجة الا الذين ظلموا منهم ظالمین کے لئے حجت اور دلیل کا وجود_ جو جملہ استثنائیہ کا مفاد ہے _ اس اعتبار سے نہیں ہے کہ ظالموں کے پاس مسلمانوں کے خلاف کوئی دلیل ہے بلکہ اس سے مراد مخالفین کی دو گروہوں میں تقسیم ہے_ ایک وہ گروہ جو ظلم و ستم کے بناپر پیامبر اسلام (ص) کی مخالفت کرتاہے اور دوسرا گروہ وہ ہے جو شبہ کی بناپر مخالفت کرتاہے پہلا گروہ قبلہ تبدیل ہوتا یا نہ ہوتا اپنی مخالفت اور دشمنی کو ہر صورت جاری رکھتا_ دوسرا گروہ پیامبر اسلام (ص) کی حقانیت کو درک کرکے پراپیگنڈا یا تبلیغات سوء کو چھوڑ دیتا_

۹_ مسجد الحرام کے قبلہ کے طور پر متعین ہونے کے بعد فقط ظالمین تھے جو ٹسووں ، بہانوں سے دستبردار نہ ہوئے اور مسلمانوں کے خلاف اپنی دشمنی کو جاری رکھا_ لئلا يكون للناس عليكم حجة الا الذين ظلموا منهم

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۰_ اہل ایمان کو دشمنان دین سے ہرگز نہیں ڈرنا چاہیئے_ فلا تخشوهم

۱۱_ مسلمانوں کو دشمنان دین کے خوف اور ان سے احساس خطر کے بہانے احکام الہی کے اجرا کرنے میں کوتاہی نہیں کرنی چاہیئے_ فولوا وجوهكم شطره ... الا الذين ظلموا منهم فلا تخشوهم

۱۲_ مسلمانوں کو احکام الہی پر عمل کرنے اور اپنے برحق موقف کے حوالے سے دشمنوں کے پراپیگنڈے، جنجال اور تبلیغات سے خوفزدہ نہیں ہونا چاہیئے_ فلا تخشوهم

۱۳_ صرف اللہ تعالی سے ڈرنے کی ضرورت ہے اور اسکے احکام کی مخالفت سے اجتناب کرنا چاہیئے_ واخشوني

۱۴_ اللہ تعالی سے ڈر اور خوف ہے جو اسکے احکام پر عمل کرنے کے لئے راہ ہموار کرتا ہے_ فولوا وجوهكم شطره ... فلا تخشوهم واخشوني

۱۵_ بیت المقدس سے مسجد الحرام کی طرف تبدیلی قبلہ نے مسلمانوں پر اللہ کی نعمت کے تمام ہونے کی راہ ہموار کی_ فولوا وجوهكم شطره ... لاتم نعمتي عليكم یہ مطلب اس بناپر ہے کہ "لاتم نعمتي ..."، "لئلا يكون ..." پر عطف ہو نتیجتاً "لاتم ..." جملہ "فولوا وجوهكم شطره" کے لئے ہدف اور غایت کا بیان ہوگا_

۱۶_ مسلمانوں کے لئے خصوصی ہدایت کی فراہمی کی زمین کا ہموار ہونا مسجد الحرام کے انکے لئے قبلہ کے طور پر متعین ہونے کے اہداف میں سے ہے_ فولوا وجوهكم شطره ... لعلكم تهتدون

آیہ مجیدہ کے مخاطبین مسلمان ہیں اور وہ اپنے اسلام پر ایمان کی وجہ سے ہدایت یافتہ ہیں اس سے معلوم ہوتاہے کہ "تھتدون" میں بیان شدہ ہدایت سے مراد پہلی ہدایت کی نسبت ایک کاملتر اور مخصوص ہدایت ہے_

۱۷_ بیت المقدس سے مسجد الحرام کی طرف تبدیلی قبلہ کا واقعہ تاریخ اسلام میں بہت ہی اہم اور تاریخ ساز ہے_ و من حيث خرجت فول وجهك شطر المسجد الحرام ... و لعلكم تهتدون قبلہ کی تبدیلی اور تعین کے بارے میں متعدد آیات کا نزول، "فول ..." کے فرمان کا تکرار (آیات ۱۴۴، ۱۴۹، ۱۵۰) اور اس سے پیامبر اسلام (ص) کو مخاطب قرار دینا نیز "فولوا وجوهكم شطره" کے ذریعے مسلمانوں کو باربار مخاطب قرار دینا (آیات ۱۴۴، ۱۵۰) خاص اہمیت کا حامل ہے اوراس سے قبلہ کے تعین و تبدیلی کی اہمیت واضح ہوتی ہے_ اسی طرح قبلہ کے لئے جو بنیادی احکام بیان کئے گئے ہیں وہ اس کے تاریخ ساز ہونے پر دلالت کرتے ہیں_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۸_ہدایت کے مختلف مراحل اور درجات ہیں_ و لعلکم تھتدون

" لعلکم ..."کا خطاب چونکہ مسلمانوں کے لئے ہے جبکہ وہ ہدایت کا ایک مرحلہ طے کرچکے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ" تھتدون"کی ہدایت سے مراد اسکا ایک بالاتر مرحلہ ہے اس سے روشن ہوتا ہے کہ ہدایت کے مختلف مراحل ہیں_

۱۹_جناب ابن عباس سے روایت کہ آنحضرت (ص) نے فرمایا:'البیت قبلة لاھل المسجد و المسجد قبلة لاھل الحرم و الحرم قبلة لاھل الأرض فی مشارقھا و مغاربھا من امتی"[1] کعبہ مسجد الحرام والوں کے لئے قبلہ ہے، مسجد الحرام اہل حرم (مکہ اور اسکے اطراف کے مقامات میں رہنے والوں) کے لئے قبلہ ہے اور حرم اہل زمین کے مشرق و مغرب میں رہنے والے میری امت کے تمام افراد کے لئے قبلہ ہے_

احکام:۱۹،۳،۱

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۱۷ دشمنان اسلام کا پراپیگنڈا۵; دشمنان اسلام کے دلائل ۴

اللہ تعالی : اوامر الہی کی مخالفت سے اجتناب ۱۳; نعمات الہی ۱۵

انبیاء علیہم السلام : ادیان میں پیامبر موعود۷

بیت المقدس:بیت المقدس کے مسلسل قبلہ رہنے کے آثار۴

پیامبر اسلام (ص) :پیامبر اسلام کی حقانیت کے دلائل ۸،۷;ادیان میں پیامبر اسلام (ص) ۷

ترغیب:ترغیب کے عوامل ۱۴

تکلیف شرعي:تکلیف شرعی پر آمادگی ۱۳; تکلیف شرعی پر عمل میں قاطعیت ۱۲،۱۱;تکلیف شرعی پر عمل میں کوتاہی کرنا ۱۱

خوف : خوف خدا کے نتائج ۱۴; خوف خدا کی اہمیت ۱۳ ; دشمنوں سے خوف ۱۲،۱۱،۱۰; پسندیدہ خوف ۱۴;ناپسندیدہ خوف ۱۲،۱۰

دشمن: دشمنوں کا پراپیگنڈا ۱۲; دشمنوں کو پراپیگنڈے سے روکنا ٦

روایت:۱۹

---

۱) الدرالمنثورج/ ۱ص ۳۵۵_

Presented by: https://jafrilibrary.com

ظالمین: ظالموں کی بہانہ تراشیاں ۹; ظالموں کی دشمنی ۹

قبلہ: تبدیلی قبلہ کے نتائج ۵،۸،۱۵; قبلہ کے احکام ۱،۳،۱۹; تبدیلی قبلہ کی اہمیت ۱۷; ادیان میں تبدیلی قبلہ ۷; قبلہ کی جہت ۳; اہل حرم کا قبلہ ۱۹; اہل مکہ کا قبلہ ۱۹; پیامبر اسلام کا قبلہ ۱; مکہ سے دور رہنے والوں کا قبلہ ۱۹; مسلمانوں کا قبلہ ۱

مسجد الحرام: مسجد الحرام کے قبلہ بننے کے نتائج ۸،۹،۱۵; مسجد الحرام کے قبلہ بننے کا فلسفہ ۱۶; مسجد الحرام کا قبلہ ہونا ۱،۲،۳; مسجد الحرام کا قبلہ بننا ۱۷

مسلمان: مسلمانوں کے دشمن ۹; مسلمانوں کی ذمہ داری ۶،۱۲; مسلمانوں کی نعمتیں ۱۵; مسلمانوں کی ہدایت ۱۶

مؤمنین: مومنین کی ذمہ داری ۱۰،۱۱

نعمت: نعمت کی تکمیل کا پیش خیمہ ۱۵

ہدایت:

ہدایت کی راہ ہموار ہونا ۱۶; ہدایت کے مراتب ۱۸; وہ لوگ جن کو خصوصی ہدایت میسر آتی ہے ۱۶; خصوصی ہدایت ۱۴

كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولاً مِّنكُمْ يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُم مَّا لَمْ تَكُونُواْ تَعْلَمُونَ ﴿۱۵۱﴾

جس طرح ہم نے تمھارے درمیا تمھیں میں سے ایک رسول بھیجا ہے جو تم پرہماری آیات کی تلاوت کرتا ہے تمھیں پاک وپاکیزہ بناتا ہے اور تمھیں کتاب و حکمتکی تعلیم دیتا ہے اور وہ سب کچھ بتاتا ہےجو تم نہیں جانتے تھے (۱۵۱)

۱_ حضرت محمد (ص)، اللہ تعالی کی جانب سے مبعوث ہوئے_ كما ارسلنا فيكم رسولا

۲_ آنحضرت (ص)، لوگوں میں رسول مبعوث ہوئے اور انہی میں سے تھے_ كما ارسلنا فيكم رسولاً منكم

۳_بیت المقدس سے مسجد الحرام کی طرف تبدیلی قبلہ رسالت کی نعمت کے ہمراہ ایک بڑی نعمت ہے_

فولوا وجوهكم شطره ... لعلكم تهتدون، كما ارسلنا فيكم رسولا یہ مطلب اس بناپر ہے کہ "کما" میں "کاف" تشبیہ کے لئے ہو پس تبدیلی قبلہ جو ماقبل آیت میں مذکور ہے "مشبہہ" ہے اور پیامبر کی بعثت "مشبہہ بہ" ہے قبلہ کو رسالت کی نعمت سے تشبیہ دینا اس مسئلے کی عظمت اور اس نعمت کی بزرگی کی دلیل ہے_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۴ _ انسانوں کی ہدایت تک دستیابی اور ان پر نعمت الہی کی تکمیل آنحضرت (ص) کی بعثت کے اہداف سے ہے_

فولوا وجوهكم شطره ... و لعلكم تهتدون كما ارسلنا فيكم رسولاً اگر "کما ارسلنا" تبدیلی قبلہ کی پیامبر اسلام (ص) کی رسالت سے تشبیہ کو بیان کررہا ہو تو "لاتم نعمتی علیکم و لعلکم تہتدون" وجہ شبہ کا بیان ہے یعنی یہ کہ جس طرح آنحضرت (ص) ، کی بعثت بندوں پر اتمام نعمت اور انکی ہدایت کے حصول کے لئے ہے اسی طرح تبدیلی قبلہ کے بھی ایسے ہی اہداف و نتائج ہیں_

۵ _ اللہ تعالی کی طرف سے انسانوں کو دی گئي نعمتیں آنحضرت (ص) کی بعثت کے بغیر نامکمل تھیں_

و لاتم نعمتی علیکم و لعلکم تهتدون کما ارسلنا فیکم رسولاً یہ مطلب ماقبل مطلب کے ارتباط سے حاصل ہوتا ہے_

٦ _ انبیائ(علیہم السلام) کا انتخاب خود عوام میں سے ہونا اللہ تعالی کی نعمات میں سے ہے_ كما ارسلنا فيكم رسولاً منكم

۷_ انسانوں کے لئے آیات الہی کی تلاوت اور ان کو آلودگیوں (شرک اور...) سے پاک کرنا پیامبر اسلام (ص) کے فرائض اور آپ (ص) کی رسالت کے اہداف میں سے ہے_ يتلوا عليكم آياتنا و يزكيكم

۸_ لوگوں کو قرآنی حقائق و معارف اور حکمت کی تعلیم دینا آنحضرت (ص) کے فرائض اور آپ (ص) کی رسالت کے اہداف میں سے ہے_ و يعلمكم الكتاب و الحكمه

۹_ بشریت کو ایسے علوم و حقائق کی تعلیم دینا جن تک ان کی رسائي ممکن نہیں ہے آنحضرت (ص) کے اہداف اور پروگراموں میں سے ہے_ و يعلمكم ما لم تكونوا تعلمون

۱۰_ خود کو آلودگیوں ، ناپاکیوں سے پاک کرنا، قرآن کریم کو سیکھنا ، حکمت کی تعلیم حاصل کرنا اوردینی احکام و معارف کو سیکھنا نہایت ہی بلند و برتر اور قابل قدر امر ہے_ كما ارسلنا فيكم رسولاً ... و يعلمكم الكتاب والحكمة

۱۱_ دین کے مبلغین کے بنیادی ترین فرائض اور سرفہرست امور انسانوں کو آلودگیوں سے پاک کرنا

Presented by: https://jafrilibrary.com

اور دینی احکام و معارف اور قرآن حکیم کی تعلیم دینا ہے_ يتلوا عليكم آياتنا و يزكيكم و يعلمكم الكتاب والحكمة

۱۲_ پیامبر اسلام (ص) نے انسانوں کو دینی راہوں اور الہی معارف کی تعلیم دینے کے علاوہ دیگر علوم کی بھی تعلیم دي_* و يعلمكم ما لم تكونوا تعلمون "يعلمكم" کا تکرار اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ پیامبر اسلام (ص) نے انسانوں کو دو طرح کے علوم کی تعلیم دي_

الف) دینی علوم اور یہ جملہ " يعلمكم الكتاب والحكمة" اس امر کی طرف اشارہ ہے_

ب) دیگر علوم اور یہ جملہ "يعلمكم ما لم تكونوا تعلمون" اس امر کی طرف اشارہ ہے_

آیات الہی : آیات الہی کی تلاوت ۷

اقدار: قدروں کا معیار ۱۰

اللہ تعالی : اللہ تعالی کی نعمتیں ۴،۶

اللہ تعالی کے انبیاء علیہ السلام : ۱

انبیاء علیہ السلام : انبیاء علیہ السلام کا بشر ہونا ۶; انبیاء علیہ السلام کی موقعیت ۶; انبیاء علیہ السلام کا نعمت ہونا ۶

انسان: انسانوں کو تعلیم دینے کی اہمیت ۷،۸; انسانوں کا تزکیہ ۷،۱۱; انسانوں کی تعلیم ۹،۱۲; انسانوں کی ہدایت ۴

پیامبر اسلام (ص) : پیامبر اسلام (ص) کے اہداف ۷،۸،۹; آنحضرت (ص) کی بعثت کی اہمیت ۵; آنحضرت (ص) کا بشر ہونا ۲; آنحضرت (ص) کی تاریخ ۱; آنحضرت (ص) کی تعلیمات ۹; آنحضرت (ص) کا مقام و موقعیت ۲; آنحضرت (ص) کی رسالت ۱; آنحضرت (ص) کی بعثت کا فلسفہ ۴; آنحضرت (ص) کی تعلیمات کا دائرہ ۱۲; آنحضرت (ص) کی ذمہ داری ۷،۸; آنحضرت (ص) کی رسالت کی نعمت ۳

تزکیہ : تزکیہ کی قدر و منزلت ۱۰

حکمت : حکمت کی تعلیم کی قدر و منزلت ۱۰; حکمت کی تعلیم ۸

دین: دین سیکھنے کی قدر و منزلت ۱۰; دین کی تعلیم ۱۱

قبلہ : تبدیلی قبلہ کی نعمت ۳

Presented by: https://jafrilibrary.com

قرآن حکیم: قرآن حکیم کی تعلیم کی قدر و منزلت ۱۰ قرآن حکیم کی تعلیم ۸،۱۱

مبلغین : مبلغین کی ذمہ داری ۱۱; فعل " اذکر" امر کا جواب ہے لہذا ایک مقدر حرف شرط کے ساتھ مجزوم ہے_ پس یہ جملہ در حقیقت یوں بنتا ہے " فاذکرونی ان

مسجد الحرام : مسجد الحرام کا قبلہ بننا ۳

نعمت : نعمت کی تکمیل ۴; تکمیل نعمت کے اسباب ۵; نعمت کے درجات ۴

ہدایت: ہدایت کی اہمیت ۴

فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُواْ لِي وَلاَ تَكْفُرُونِ ﴿۱۵۲﴾

اب تم یاد کروتا کہ ہم تمھیں یاد رکھیں اور ہمارا شکریہ ادا کرو اور کفران نعمت نہ کرو(۱۵۲)

۱_ اللہ تعالی کا ذکر کرنا اور اس سے غفلت نہ کرنا ضروری ہے_ فاذكروني

۲_ اللہ تعالی کی یاد میں رہنا اسکی عنایات اور خصوصی توجہ کو جذب کرنے کا باعث ہے_فاذکرونی اذکرکم

تذکرونی اذکرکم_ میری یاد میں رہو اور میری یاد میں رہوگے تو میں تمہاری یاد میں رہوں گا" اللہ تعالی کا بندوں کو یاد کرنا ان پر عنایت و توجہ کے معنی میں ہے_

۳_ بارگاہ پروردگار میں شکرگزاری ضروری ہے_ واشكروالي

۴_ پیامبر اسلام (ص) کی رسالت اور بیت المقدس سے مسجد الحرام کی طرف قبلہ کی تبدیلی اللہ تعالی کی مسلمانوں پر ایسی نعمتیں ہین جن کے احترام میں مسلمانوں کو کیلئے ضروری ہے کہ ہمیشہ اللہ تعالی کی یاد میں رہیں_

فولوا وجوهكم شطره ... كما ارسلنا فيكم رسولاً ... فاذكروني یہ مطلب حرف "فا" سے متضاد ہے

Presented by: https://jafrilibrary.com

'اذکروني" کو مذکورہ نعمتوں (قبلہ کی تبدیلی اور پیامبر اسلام (ص) کی رسالت) پر تفریع کررہا ہے_

۵_ آنحضرت (ص) کی بعثت اور تبدیلی قبلہ اللہ تعالی کی اپنے بندوں سے یاد اور توجہ کا ایک نمونہ ہے *

و حیث ما کنتم فولوا وجوھکم شطرہ ... کما ارسلنا فیکم رسولاً ... فاذکرونی اذکرکم مذکورہ مطلب جملہ" فاذکروني ..."کی بعثت پیامبر(ص) اور تبدیلی قبلہ پر تفریع سے حاصل ہونے والا ایک دوسرا احتمال ہے یہ کہ"فاذکرونی اذکرکم کما ذکرتکم بارسال الرسول و تحویل القبلة "

٦_پیامبر اسلام (ص) کی رسالت اور تبدیلی قبلہ ایسی دو نعمتیں ہیں جو بارگاہ ایزدی میں شکر گزای کے لائق ہیں_

فولوا وجوھکم شطرہ ... کما ارسلنا فیکم رسولاً ... و اشکروا لي شکر نعمت کے مقابلے میں ہوتاہے اور ماقبل آیات کی روشنی میں یہاں نعمت کا مورد نظر مصداق رسالت اور تبدیلی قبلہ ہے _

۷_ اللہ تعالی کی نعمتوں کے کفران سے اجتناب ضروری ہے_و لا تکفرون یہ مطلب اس بناپر ہے کہ "لاتکفرون" در اصل یوں ہو"و لا تکفروا نعمتي"

۸_یاد خدا سے غفلت اور اسکی نعمات کی ناسپاسی تعمت کے مقدہونے کی وجہ سے و ناشکری اللہ تعالی کے انکار کے برابر ہے_فاذکرونی ... و اشکرولی و لا تکفرون اللہ تعالی کے شکر و سپاس ادا کرنے کا حکم دینے کے بعد(لاتکفرون) اللہ تعالی کے کفر و انکار سے نہی کرنے کا ذکر کرنا اس مطلب کو بیان کرتاہے کہ یاد خدا سے غفلت اوراسکی ناشکری انسان کو خدا کے انکار اور کفر کی طرف کھینچ لے جاتی ہے یا یہ کہ یہ خود اللہ کے کفر اور انکار کے مساوی ہے_

۹_ ابوعمروزبیری امام صادق عليه‌السلام سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عليه‌السلام نے فرمایا' الوجه الثالث من الکفر کفر النعم و ذلک قوله تعالی ... فاذکرونی اذکرکم و اشکروالی و لا تکفرون..."[۱]" کفر کی اقسام میں سے تیسری قسم کفران نعمت ہے اسی بارے میں کلام خداوندی ہے ... فاذکرونی اذکرکم و اشکروالی و لا تکفرون ..."

۱۰ _محمدبن مسلم امام باقر عليه‌السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ عليه‌السلام نے فرمایا"تسبیح فاطمة عليهاالسلام من ذکر الله الکثیر الذی قال اذکرونی اذکرکم [۲] تسبیح حضرت فاطمة عليهاالسلام ذکر کثیر ہے جو اللہ تعالی ارشاد فرماتاہے"میرا ذکر کرو تو میں تمہارا ذکرکروں گا"_

۱)کافی ج/ ۲ ص ۳۹۰ ح ۱ ، نور الثقلین ج/۱ص ۱۴۰ ح ۴۳۰_ ۲) تفسیر عیاشی ج/ ۱ ص ۶۷ ح ۱۲۲ ، نورالثقلین ج/ ۱ ص ۱۴۰ ح ۴۲۹_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۱_"وروی ان رسول الله(ص) خرج علی اصحابه فقال: ... قال سبحانه: فاذکرونی اذکرکم یعنی اذکرونی بالطاعة والعبادة اذکرکم بالنعم والاحسان والرحمة والرضوان[1] اللہ تعالی کے اس کلام "اذکرونی اذکرکم" کے بارے میں رسول خدا (ص) سے روایت ہے کہ اس مراد یہ ہے کہ تم اطاعت اور عبادت کے ساتھ مجھے یاد کرو تو میں تمہیں نعمات، احسان، رحمت اور رضوان کے ساتھ یاد کروں گا"_

۱۲_ امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اسلام (ص) نے ارشاد فرمایا"ان الملك ینزل الصحیفة اول النهار و اول اللیل یکتب فیها عمل ابن آدم فاملوا فی اولها خیراً و فی آخرها خیراً فان الله یغفر لکم ما بین ذلك انشاء الله فان الله یقول اذکرونی اذکرکم"[2]"فرشتہ دن کے شروع اور رات کے آغاز میں انسان کا نامہ اعمال لاتا اور اس میں بنی آدم کے اعمال کو تحریر کرتا ہے پس کوشش کرو کہ دن اور رات آغاز میں اچھی املاء (تحریر) لکھاؤ بے شک اللہ تعالی اس کے مابین جو کچھ (گزرا) ہے معاف فرمائے گا انشاء اللہ کیونکہ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کرونگا"_

اطاعت: اللہ تعالی کی اطاعت ۱۱

اللہ تعالی: رحمت الہی ۱۱; اللہ تعالی کو جھٹلانے کی بنیاد۸; عنایات الہی کو جذب کرنے کی بنیاد۲; نعمات الہی ۴

انسان: انسانی عمل کا تحریر ہونا ۱۲

بندگان خدا: اللہ تعالی کا بندوں کا ذکر کرنا ۵; بندوں اللہ کی طرف سے کے ذکر کے اسباب ۲،۱۱

پیامبر اسلام (ص): بعثت پیامبر (ص) کی اہمیت ۶; بعثت پیامبر (ص) ۵; بعثت پیامبر (ص) کی نعمت ۶; رسالت پیامبر (ص) کی نعمت ۴

حضرت فاطمہ علیہا السلام: حضرت فاطمہ علیہا السلام کی تسبیح ۱۰

ذکر: ذکر الہی کے نتائج ۲; ذکر الہی کی اہمیت ۳; ذکر الہی ۱۱،۱۰

روایت: ۱۲،۱۱،۱۰،۹

شکر: شکر الہی کی اہمیت ۳; شکر نعمت ۴،۶

---

۱) عدۃ الداعی ص ۲۳۸، بحار الانوار ج/ ۹۰ ص ۱۶۳ ح ۴۲_

۲) تفسیر عیاشی ج/ ۱ ص ۶۷ ح ۱۱۹، مجمع البیان ج/ ۱ ص ۴۳۱_

Presented by: https://jafrilibrary.com

عبادت: عبادت الہی ۱۱

غفلت: اللہ تعالی سے غفلت کے نتائج ۸ غفلت سے اجتناب ۱

قبلہ: تبدیلی قبلہ کی اہمیت ۶; تبدیلی قبلہ ۵; تبدیلی قبلہ کی نعمت ۴،۶

کفر: کفر کی اقسام ۹

کفران: کفران نعمت کے آثار ۸; کفران نعمت سے اجتناب ۷; کفران نعمت ۹

مسلمان: مسلمانوں کی ذمہ داری ۴

ملائکہ: ملائکہ کا اعمال تحریر کرنا ۱۲; ملائکہ کی اہمیت و کردار ۱۲

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ اسْتَعِينُواْ بِالصَّبْرِ وَالصَّلوةِ إِنَّ اللّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿۱۵۳﴾

ایمان والو صبر اور نماز کے ذریعہمدد مانگو کہ خدا صبر کرنے والوں کے ساتھہے (۱۵۳)

۱ _ مومنین کو اللہ تعالی کا فرمان اور نصیحت ہے کہ صبر کریں اور نماز قائم کریں _ يا ايها الذين آمنوا استعينوا بالصبر والصلوة

۲ _ پیامبر اسلام (ص) کی رسالت پہ ایمان لانا مومنین کے لئے مشکلات اور پریشانیوں کا باعث ہے _

يا ايها الذين آمنوا استعينوا بالصبر والصلوة آنحضرت (ص) کی رسالت کے بیان کرنے کے بعد مومنین کو مخاطب کرکے صبر اور نماز کی نصیحت کرنا اورانہیں مدد طلب کرنے کا فرمان دینا در اصل مخاطبین کو یہ نکتہ القا کرنا مقصود ہے کہ آنحضرت (ص) کی رسالت پر ایمان کے باعث مشکلات اور پریشانیوں سے دوچار ہونا پڑے گا _

۳ _ ایمان کی راہ میں آنے والی مشکلات اور پریشانیوں سے نمٹنے کے لئے کامیابی و کامرانی کے دو راستے ہیں ایک صبر و استقامت اختیار کرنا اور دوسرے

Presented by: https://jafrilibrary.com

نماز قائم کرنا_ يا ايها الذين آمنوا استعينوا بالصبر والصلوة

۴_ عنايات و نصرت الہی کو جذب کرنے کا عامل صبر اور نماز ہے_ يا ايها الذين آمنوا استعينوا بالصبر والصلوة

۵_ راہ ایمان میں صبر و استقامت کرنے والوں کا اللہ تعالی یاور و مددگار ہے_ ان اللہ مع الصابرين

٦_ مومنین کے لئے یاد خدا میں رہنے اور یاد خدا سے غفلت کے خاتمے میں صبر اور نماز مددگار ہیں_* فاذكروني اذكركم ... يا ايها الذين آمنوا استعينوا بالصبر والصلوة یہ مطلب اور اسکے بعد والا مطلب اس آیت اور اس سے قبل والی آیت میں ارتباط کو بیان کررہے ہیں یعنی مورد بحث آیہ مجیدہ ایک راہنمائي ہے کہ یاد خدا سے غفلت کو کس طرح دلوں سے اکھاڑا جاسکتاہے اور اسکے مقابل شکر الہی کے جذبہ کو کیسے دلوں میں جگہ دی جائے_

۷_ اللہ تعالی کے حضور شکر گزاری اور اس کے کفر سے دوری کے جذبے کو پیدا کرنے کے لئے صبر اور نماز دو کامیاب عوامل ہیں_* واشكروالى و لا تكفرون ... يا ايها الذين آمنوا استعينوا بالصبر والصلوة

۸_عن ابى عبدالله عليه‌السلام فى قول الله عزوجل " و استعينوا بالصبر" قال الصبرالصيام[(۱)] اللہ تعالی کے اس کلام "واستعینوا بالصبر" کے بارے میں امام صادق عليه‌السلام سے روایت ہے آپ عليه‌السلام نے فرمایا صبر سے مراد روزہ ہے_

اللہ تعالى : الہی امداد۵; الہی نصیحتیں ۱; اللہ تعالی کی حمایت و عنایت جذب کرنے کے عوامل ۴

ایمان : پیامبر اسلام (ص) پر ایمان کے نتائج ۲

ذکر: ذکر خدا کی بنیاد٦

روایت: ۸

روزہ : روزہ کی اہمیت ۸

سختی : سختی کو آسان بنانے کی روش ۳

شکر: شکر کا جذبہ پیدا کرنا ۷

---

۱)کافی ج/ ۴ ص ۶۳ ح ۷، نورالثقلین ج/ ۱ ص ۷۶ ح ۱۸۲_

Presented by: https://jafrilibrary.com

صابر لوگ: صابرین کی امداد ۵

صبر: صبر کے نتائج ۳،۴،۶،۷; صبر کی اہمیت ۱

غفلت : غفلت کو دور کرنے کی بنیاد ۶

کامیابی : کامیابی کے عوامل ۳

کفر: کفر سے اجتناب کے اسباب ۷

مدد طلب کرنا : روزہ سے مدد طلب کرنا ۸

مومنین : مومنین کی شرعی ذمہ داری ۱; مومنین کو نصیحت ۱; مومنین کی مشکلات ۲

نماز: نماز کے نتائج ۳، ۴،۶ ،۷; نماز کی اہمیت ۱

وَلاَ تَقُولُواْ لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبيلِ اللّهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَكِن لاَّ تَشْعُرُونَ ﴿۱۵۴﴾

اور جو لوگ راہ خدا میں قتلہوجاتے ہیں انھیں مردہ نہ کہو بلکہ وہزندہ ہیں لیکن تمھیں ان کی زندگی کا شعور نہیں ہے (۱۵۴)

۱_ راہ خدا میں قتل ہونے والے زندہ ہیں اور خصوصی زندگی کے مالک ہیں_و لا تقولوا لمن يقتل فى سبيل الله اموات بل احياء شہداء کے علاوہ دیگر انسان بھی عالم برزخ کی زندگی رکھتے ہیں لیکن اسکے باوجود اللہ تعالی نے شہداء کے لئے زندگی کا ذکر فرمایا ہے اس سے معلوم ہوتاہے کہ شہداء کی زندگی خاص طرح کی ہے _

۲_ اللہ کی راہ میں قتل ہونے والوں کو مردہ نہیں کہنا چاہیئے اور نہ ہی انہیں مردوں میں شمار کرنا چاہیئے _

و لا تقولوا لمن يقتل فى سبيل الله اموات بل احياء

Presented by: https://jafrilibrary.com

۳_ دشمنان دین سے جر سرپیکار ہونا اللہ تعالی کے نزدیک اعلی اقدار میں سے ہے_و لا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء شہداء خصوصی حیات کے مالک ہیں اس حقیقت کو بیان کرنے کا ہدف جہاد کی ترغیب دلانا اور یہ بیان کرنا ہے کہ یہ اعلی ترین اقدار میں سے ہے_

۴_ اعمال کی قدر و قیمت کا معیار فی سبیل اللہ ہونا ہے_و لا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ

۵_ شہداء زندہ ہیں لیکن افکار اس امر کو درک کرنے سے عاجز ہیں_بل احیاء و لکن لا تشعرون

٦_ عالم ہستی میں ایسے حقائق بھی ہیں جو انسانی افکار و شعور سے ماوراء ہیں_بل احیاء و لکن لا تشعرون

۷_ عالم برزخ اور برزخی زندگی کا وجود عالم ہستی کے حقائق میں سے ہے_ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء

۸_ راہ ایمان کی مشکلات میں سے ایک اللہ کی راہ میں جہاد، نبرد آزمائي اور اسکی سختیاں ہیں جنکے لئے صبر و استقامت اور نماز سے مدد لینی چاہیئے اور اپنے ایمان پر ثابت قدم رہنا چاہیئے_ استعینوا بالصبر والصلوۃ ... و لا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات

۹_ شہداء کو خصوصی زندگی عطا کرنا راہ ایمان میں صبر و استقامت کرنے والوں کے لئے اللہ تعالی کی حمایت و نصرت کا ایک جلوہ ہے_ ان اللہ مع الصابرین _ و لا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات

۱۰_ قرآن حکیم کی روشوں میں سے ایک یہ ہے کہ اہل ایمان کو الہی ذمہ داریوں کی ادائیگی کی طرف ترغیب دلانے کے ساتھ ساتھ ان کی فکری بنیادوں کو مضبوط کرے_و لاتقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء

انسانوں کو ایمان کی راہ میں صبر و استقامت اور سختیوں کو برداشت کرنے کی دعوت جسکا واضح نمونہ جہاد اور قتل ہونا ہے_ کے بعد اللہ تعالی اس کا حقیقت کو بیان فرمانا کہ فی سبیل اللہ قتل ہونے والے خصوصی زندگی کے حامل ہیں شہداء کے فنا اور نابود ہونے کے نظریئے کی نفی کرتا ہے تا کہ اہل ایمان فرامین الہی (راہ ایمان میں صبر و استقامت کا مظاہرہ کرنا اور ...) کو بہتر طور سے انجام دیں_

۱۱_ انسان کا اپنے اعمال پر قائم رہنا اور استقامت کا مظاہرہ کرنا اسکے افکار و نظریات سے مطابقت کے ذریعے ممکن ہے_و لا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء

مذکورہ مطلب کہ مورد بحث آیہ مجیدہ میں اعمال کی بنیادیں فراہم کرنے کے لیئے نظریات کو پیش کیا گیا ہے_

Presented by: https://jafrilibrary.com

اقدار:۳ قدروں کا معیار ۴

اللہ تعالی : اللہ تعالی کی عنایات ۹; اللہ تعالی کی حمایت کے مظاہر ۹; اللہ تعالی کی معیت ۹

امداد طلب کرنا : صبر سے امداد طلب کرنا۸; نماز سے مدد طلب کرنا ۸

ایمان : ایمان میں استقامت ۸; ایمان کی راہ میں سختیاں ۸

تکلیف شرعي: تکلیف شرعی کی تشویق ۱۰

جہاد: جہاد کی قدر و منزلت ۳; جہاد کی سختیاں ۸

حقائق : غیر قابل ادراک حقائق ۵،۶

خلقت: عالم خلقت کے حقائق کا ادراک ۶; عالم خلقت کے حقائق ۷

حیات: برزخی زندگی کی حقانیت ۷

سبیل اللہ : سبیل اللہ کی اہمیت ۴

سختی : سختی کو برداشت کرنا ۸; سختی کو آسان کرنے کی روش ۸

شہداء : شہداء کی زندگی کا ادراک ۵; شہداء کی زندگی ۹،۲،۱;شہداء کے درجات ۱،۲

صابرین : صابرین کی حمایت ۹

صبر: صبر کی اہمیت ۸

عالم برزخ : عالم برزخ کی حقانیت ۷

عمل: عمل کی اہمیت ۴; عمل کے تسلسل کے عوامل ۱۱

فکر: فکر و عمل کی نسبت ۱۱

قرآن کریم : قرآن کی روش بیان ۱۰

نماز : نماز کی اہمیت ۸

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوفْ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الأَمَوَالِ وَالأنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِين ﴿۱۵۵﴾

اور ہم یقینا تمھیں تھوڑے خوف تھوڑی بھوک اور اموال ، نفوس اور ثمرات کی کمی سے آزمائیں گے اور اے پیغمبر آپ ان صبر کرنے والوں کو بشارت دیدیں (۱۵۵)

۱_ مومنین کی آزمائش اللہ تعالی کی حتمی سنتوں (روشوں) میں سے ہے_ و لنبلونکم "بلائ" کا معنی آزمائش ہے فعل "لنبلون" میں لام قسم اور نون تاکید اسکے استمرار اور حتمی ہونے کو بیان کررہے ہیں_

۲_ اہل ایمان کو خوف اور بھوک میں مبتلا کرکے اللہ تعالی انہیں آزماتاہے_ و لنبلونکم بشيء من الخوف والجوع

۳_ وہ امورجن میں مالی ، جاني، کمائي کا نقصان اور نعمتوں کی کمی ہو ان میں مبتلا کرکے اللہ تعالی مومنین کی آزمائش کرتاہے _ و لنبلونکم بشيء من ... نقص من الاموال والانفس والمثرات

۴_ دشمنان دین سے نبرد آزمائي اور بر سرپیکار ہونا اور اس کے نتائج (خوف، بھوک، مالی و جانی نقصان اور نعمتوں کی کمي) راہ ایمان کی مشکلات میں سے ہیں_ لا تقولوا لمن يقتل ... و لنبلونكم بشيء من الخوف

جہاد اور فی سبیل اللہ قتل ہونے کے بعد خوف، بھوک اور... سے آزمائش کا بیان کرنا اس مطلب کی حکایت کرتاہے کہ "الخوف و ..." سے مراد وہ خوف اور بھوک ہیں جو دشمنان دین کے ساتھ معرکہ آرائي کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں یعنی یہ کہ رسالت پر ایمان کا نتیجہ دشمنان دین سے صف آرائي اور اسکے نتائج خوف، بھوک اور... ہیں_

۵_ اللہ کی راہ میں قتل ہونے والے ایک ایمانی معاشرے کے لئے امتحان کا ذریعہ ہیں_ و لنبلونکم بشيء ... و نقص من الاموال والانفس ماقبل آیت کی روشنی میں "نقص الانفس" کا موردنظر مصداق راہ خدا میں قتل ہونے والے افراد ہیں_

۶_ سالکان راہ ایمان کے لئے خوف اور بھوک کی مختلف اقسام، مالی و جانی نقصانات اور نعمتوں کو برداشت کرنے کے لئے بہترین اور کارآمد وسیلہ صبر و استقامت اور نماز کا قیام ہے_ یا ایها الذین آمنوا استعینوا بالصبر ... و لنبلونکم بشيء من الخوف ... والثمرات

Presented by: https://jafrilibrary.com

۷_ راہ ہدایت کو پیش کرنے کے ساتھ ساتھ مشکلات اور پھر ان مشکلات پر قابو پانے کا کامیاب راستہ بیان کرنا قرآن حکیم کی روشوں میں سے ایک ہے_ یا ایھا الذین آمنوا ... لنبلونکم بشيء من الخوف ... و بشر الصابرین

آیات کے اس حصہ میں راہ ہدایت جس سے مراد ایمان بر رسالت اور...ہے کو پیش کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالی نے اس راہ میں پیش آنے والی مشکلات کا ذکر فرمایا ہے اسی طرح ان پر قابو پانے کے لئے نماز اور صبر سے امداد حاصل کرنے کا امر فرمایا ہے_

۸_ معاشرے کے منتظمین اور تربیت کرنے والوں کو چاہیئے کہ مجوزہ راستوں میں پیش آنے والی مشکلات کو ان راستوں پر چلنے والوں کے لئے بیان کریں اور ان پر کامیابی کے اسباب کو بھی بیان کریں_ و لنبلونکم بشيء من الخوف ... و بشر الصابرین مورد بحث آیہ مجیدہ اور ماقبل آیات مبارکہ سے جوبات سامنے آتی ہے وہ صحیح راہ، اس میں پیش آنے والی مشکلات اور ان پر کامیابی کے طریقے کو بیان کرنا ہے یہ چیز سب تربیت کرنے والوں اور منتظمین کے لئے ایک درس ہے کہ فقط صحیح راہ کو بیان کرنے پر اکتفا نہ کریں بلکہ مشکلات اور ان پر کامیابی کے راستوں کو بھی بیان کریں_

۹_ الہی امتحانات اور آزمائشیں انسانوں کے لئے طاقت فرسا اور ناقابل برداشت نہیں ہیں_ و لنبلونکم بشيء من الخوف مفسرین نے وضاحت کی ہے کہ "شيئ" کو نکرہ استعمال کرنا اسکی کمی کو بیان کرنے کے لئے ہے یعنی "بشيء يسير من الخوف ..." الہی امتحانات کے موارد کو ناچیز اور کم شمار کرنا اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ الہی آزمائشیں طاقت فرسا نہیں ہوتیں_

۱۰_ اللہ تعالی جن امور سے مومنین کو آزماتا ہے مختلف، متنوع اور گوناگوں ہیں_ و لنبلونکم بشيء من الخوف والجوع و نقص من الاموال والانفس والثمرات

۱۱ _ مومنین کو صبر کرنے والے اور صبر نہ کرنے والوں میں تقسیم کرنا قرآن کریم میں اہل ایمان کی درجہ بندیوں میں سے ہے_ و بشر الصابرین

۱۲ _ وہ مومنین جو راہ ایمان کی سختیوں اور دشواریوں کو برداشت کرتے ہیں ان کو عظیم اجر ملے گا_ و بشر الصابرین یہ جو بشارت کے متعلق کا ذکر نہیں ہوا اور صابرین کے اجر کو مشخص نہیں کیا گیا اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ یہ اجر بہت گراں قدر اور عظیم ہے (المیزان سے اقتباس)_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۳_پیامبر اسلام(ص) کی ذمہ داری ہے کہ صابرین کے لئے الہی بشارتوں کا اعلان فرمائیں_ و بشر الصابرین

۱۴_ دینی قائدین کو چاہیئے کہ صابرین کو خوشخبری دیں کہ وہ الہی رحمتوں سے بہرہ مند ہوں گے_ و بشرالصابرین

۱۵_ امام صادق عليه‌السلام سے روایت ہے "...من صبر کرھاً ...نصیبه ماقال الله عزوجل "و بشر الصابرین" ای بالجنة والمغفرة ...[1] جو کوئی مشکلات میں صبر کرے تو اسکی جزا مغفرت اور جنت ہے یہی ہے جو اللہ تعالی کے کلام "و بشر الصابرین" میں خوشخبری دی گئی ہے_

۱۶_قال رسول الله (ص) ... یابن مسعود قول الله ... " و لنبلونکم بشيء من الخوف ... و بشر الصابرین" قلنا یا رسول الله (ص) فمن الصابرون ؟ قال الذین یصبرون علی طاعة الله و اجتنبوا معصیته الذین کسبوا طیباً و انفقوا قصداًو قدموا فضلاً فافلحوا ...[2] رسول اسلام (ص) سے روایت ہے کہ آپ (ص) نے ارشاد فرمایا اے ابن مسعود اللہ تعالی ارشاد فرماتاہے "و لنبلونکم بشيء من الخوف ... و بشر الصابرین" ہم نے آنحضرت (ص) سے عرض کیا کہ صابرین کون لوگ ہیں ؟ تو آپ (ص) نے فرمایا وہ لوگ ہیں جو اللہ کی اطاعت پر صبر کریں ، گناہوں سے دوری اختیار کریں ، پاکیزہ روزی کمائیں ، خرچ کرنے میں میانہ روی اختیار کریں اور جو ان کی درآمد میں اضافہ ہو اسکو انفاق کریں پس یہی لوگ ہیں جو سعادت مندہیں_

ابتلاء (آزمائش) : خوف کے ذریعے ابتلاء ۲،۳; جہاد کے ذریعے ابتلاء ۴; جانی نقصان کے ذریعے آزمائش ۳; مالی نقصان کے ذریعے آزمائش ۳; نعمتوں کی کمی کے ذریعے آزمائش ۳; بھوک کے ذریعے آزمائش ۲،۳

اجر: اجر کے درجات ۱۲

اللہ تعالی : و بخشش الہی ۱۵; الہی امتحانات ۱، ۲ ، ۳ ، ۱۰; الہی بشارتیں ۱۳،۱۵; الہی سنتیں "روشیں" ۱; الہی امتحانات کا آساں ہونا ۹

الہی سنتیں (روشیں): اللہ تعالی کے امتحان کی سنت ۱

امتحان : امتحان کا وسیلہ ۲،۳،۵; جانی نقصان کے ذریعے امتحان ۳; مالی نقصان امتحان ۳; شھداء کے ذریعے امتحان ۵; نعمتوں کی کمی کے ذریعے امتحان ۳;امتحانی ذرائع میں تنوع ۱۰

انفاق (خرچ کرنا) : انفاق میں اعتدال ۱۶

---

۱) مصباح الشریعۃ ص ۱۸۵ ، نورالثقلین ج/ ۱ ص ۱۴۳ ح ۴۴۹_ ۲) مکارم الاخلاق ص ۴۴۶ ، بحار الانوار ج/ ۷۴ ص ۹۳ ح ۱/_

Presented by: https://jafrilibrary.com

ایمان : ایمان کی سختیاں ۴،۱۲

پیامبر اسلام (ص) : پیامبر اسلام (ص) کی ذمہ داری ۱۳

دینی قائدین : دینی قائدین کی ذمہ داری ۱۴

رحمت : رحمت کی بشارت ۱۴; وہ افراد جن کے رحمت شامل حال ہو ۱۴

روایت:۱۵،۱٦

سختیاں : سختیوں میں صبر کی اہمیت ۱۲; سختیوں میں صبر کا اجر ۱۵; سختیوں کو آسان بنانے کی روش ٦،۷

روزي: حلال روزی کمانا ۱٦

سعادت مند لوگ : ۱٦

صابرین: صابرین کو بشارت ۱۳،۱۴; صابرین سے مراد کون لوگ ہیں ۱٦

صبر: صبر کے نتائج ٦; اطاعت میں صبر ۱٦

کامیابي: کامیابی کی روش کا بیان کرنا ۷;کامیابی کے اسباب کا بیان ۸

گناہ : گناہ سے اجتناب ۱٦

مشکلات: مشکلات بیان کرنے کی اہمیت ۸

معاشرہ : دینی معاشرے کا امتحان ۵;معاشرے کے قائدین کی ذمہ داری ۸

معاشرتی طبقات:۱۱

مومنین: مومنین کا امتحان ۱،۲،۳،۵،۱۰; صابر مومنین کا اجر ۱۲; مومنین کا خوف ٦; مومنین کا جانی نقصان ٦; مومنین کا مالی نقصان ٦; مومنین کی بھوک ٦; مومنین کی مشکلات ۴; صابر مومنین ۱۱; غیر صابر مومنین ۱۱

نماز : نماز قائم کرنے کے آثار٦

ہدایت: راہ ہدایت کی مشکلات کا بیان ۷

Presented by: https://jafrilibrary.com

الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُواْ إِنَّا لِلّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعونَ ﴿۱۵۶﴾

جو مصیبت پڑنے کے بعد یہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور اسیکی بارگاہ میں واپس جانے والے ہیں (۱۵٦)

۱_ اللہ تعالی انسانوں کا مالک و مختار ہے جبکہ انسان اسکے مملوک اور اسکے اختیار میں ہیں_ قالوا انا للہ

۲_ انسان اور اسکے تمام امور و معاملات کا منبع اللہ تعالی کی ذات اقدس ہے اور انسان اسی کی طرف لوٹ جائے گا_ قالوا ... انا الیہ راجعون "رجوع" کا معنی اس چیز کی طرف لوٹنا ہے جو منبع یا سرچشمہ ہو "انا" میں "نا" سے مراد انسان اور اس سے متعلق امور ہیں بنابریں جملہ "انا الیہ راجعون" حکایت کررہاہے کہ انسان اور جو کچھ اس سے متعلق ہے اسکا سرچشمہ اللہ تعالی کی ذات اقدس ہے اور سب کچھ اسی کی طرف لوٹ جائے گا_

۳_ صابرین وہ لوگ ہیں جو مشکلات کا سامنا ہو تو قضائے الہی کے سامنے سر تسلیم خم ہوجاتے ہیں، اپنے تمام امور کو خداوند متعال کی جانب سے جانتے ہیں اور اسی کا اظہار کرتے ہیں_ و بشر الصابرین _ الذین ... قالوا انا للہ و انا الیہ راجعون

۴_ اللہ تعالی کی مالکیت اور اس پر یقین کہ انسان بالآخر خدا کی طرف لوٹ جائے گا یہ امر مصائب و مشکلات کو آسان کرنے والا ہے_ الذین اذا اصابتہم مصیبۃ قالوا انا للہ و انا الیہ راجعون

۵_ صابر مومنین کا نظریہ (اللہ کی طرف سے ہیں اور اسی کی طرف بازگشت ہوگی) ان کے صبر و استقامت کی دلیل ہے جسکا مظاہرہ انہوں نے راہ ایمان میں پیش آنے والی مشکلات کے مقابل کیا_ الذین اذا اصابتہم مصیبۃ قالوا انا للہ و انا الیہ راجعون آیہ مجیدۃ "الذین ... قالوا ..." صابرین کی صفات بیان کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے صبر کی دلیل کو بھی بیان کررہی ہے_

٦_ مصائب و مشکلات کے وقت استرجاع (انا للہ و انا الیہ راجعون) صابر مومنین کا وطیرہ (شعار) ہے_

و بشر الصابرین _ الذین اذا اصابتہم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون

Presented by: https://jafrilibrary.com

" استرجاع "یعنی "انا للّٰہ و انا الیه واجعون" کہنا_

۷_ الہی بشارت ان مومنین کے لئے جو مشکلات و پریشانیوں کے مقابل قضائے الہی کے سامنے سر تسلیم خم ہوجاتے ہیں_ و بشر الصابرین _الذین اذا اصابتهم مصيبة قالوا انا لله و انا اليه راجعون

۸_ "وسمع رجلاً يقول"انا لله و انا اليه راجون" فقال عليه‌السلام ان قولنا "انا لله" اقرار على انفسنا بالملك وقولنا "انا اليه راجعون" "اقرار على انفسنا بالهلك"[۱] امیر المومنین علی علیه‌السلام نے ایک شخص سے کلمہ استرجاع سنا تو فرمایا" انا للہ کہنا اللہ تعالی کی اپنے اوپر مالکیت کو تسلیم کرنا ہے اور"انا اليه راجعون"کہنا اپنی موت و ہلاکت کا اعتراف ہے_

۹_ ابو امامہ کہتے ہیں "انقطع قبال النبي(ص) فاسترجع فقالوا مصيبةيارسول الله؟ فقال ما اصاب المومن مما يكره فهو مصيبة"[۲] نبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ گیا تو آپ (ص) نے کلمہ استرجاع " انا للہ و انا الیہ راجعون" زبان پر جاری فرمایا تو اصحاب نے کہا یا رسول اللہ (ص) کیا یہ بھی مصیبت ہے ؟ تو آنحضرت (ص) نے ارشاد فرمایا ہر ناپسندیدگی یا سختی جو مومن کو پہنچے مصیبت ہے_

۱۰_ رسول اسلام (ص) سے روایت ہے آپ (ص) نے فرمایا "اعطيت امتى شيئاً لم يعطه احد من الامم ان يقولوا عند المصيبة "انا لله وانا اليه راجعون"[۳] میری امت کو ایک ایسی چیز عطا ہوئي ہے جو سابقہ امتوں میں سے کسی کو عطا نہ کی گئي اور وہ مصیبت کے وقت "انا للہ و انا الیہ راجعون" کہنا ہے_

اقرار : اللہ تعالی کی مالکیت کا اقرار ۸; موت کا اقرار ۸

اللہ تعالی : الہی بشارتیں ۷; اللہ تعالی کی مالکیت ۱ اللہ تعالی کی طرف بازگشت : ۲،۳،۵

انسان: انسان کا انجام ۲; انسان کا مالک ۱; انسان کا مبداء و آغاز ۲،۵

ایمان : اللہ تعالی کی مالکیت پر ایمان ۴; ایمان کی سختیاں ۵

روایت: ۸،۹،۱۰

---

۱) نہج البلاغۃ حکمت ۹۹ ، نورالثقلین ج/ ۱ ص ۱۴۵ ح ۴۵۷_ ۲) الدرالمنثور ج/ ۱ ص ۳۷۹_ ۳) الدرالمنثور ج/ ۱ ص ۳۷۷_

Presented by: https://jafrilibrary.com

سختیاں: سختیوں سے نمٹنے کے آداب ۳،۶; سختیوں کے آسان کرنے کی روش ۴; سختیوں میں صبر ۵

سر تسلیم خم ہونا: خداوند متعال کی قضا کے سامنے سر تسلیم خم ہونا ۳،۷

صابر لوگ: صابرین کا عقیدہ ۳; صابرین کی خصوصیات ۳

کلمہ استرجاع: ۸

أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ ﴿۱۵۷﴾

کہ ان کے لئے پروردگار کی طرف سے صلوات اور رحمت ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہیں (۱۵۷)

۱_ اللہ تعالی کا لطف و عنایات ، اسکی خاص رحمت ، درود و سلام اور ثنا کا سایہ ہمیشہ صابر مومنین پر رہتا ہے_

اولئك عليهم صلوت من ربهم و رحمة صلوۃ کا معنی توجہ کرنا اور مورد محبت قرار دینا ہے (الکشاف)

۲_ اللہ تعالی کی خاص رحمت اور اسکے الطاف و عنایات کا صابر مومنین پر سایہ فگن رہنا خداوند متعال کی ربوبیت کا ایک پرتو ہے_

مصائب: مصائب سے نمٹنے کے آداب ۶; مصائب میں کلمہ استرجاع ۶،۱۰; مصائب کو آسان کرنے کی روش ۴; مصیبت سے مراد کیا ہے ۹

مؤمنین: مومنین کو بشارت ۷; مومنین کا نظریہ ۵; مومنین کی روش یا وطیرہ ۶; مومنین کے صبر کے عوامل ۵; صابر مومنین ۵،۷; مومنین کی مشکلات ۷; صابر مومنین کی خصوصیات ۶ من ربهم

۳_ وہ مومنین جو اس یقین اور عقیدہ (خدا کی طرف سے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ جائیں گے) کی بناپر راہ ایمان میں مصیبتوں کو برداشت کرتے ہیں ان کا اللہ تعالی کے ہاں بڑا بلند مقام ہے_ قالوا انا لله و انا اليه راجعون_اولئك عليهم صلوات من ربهم

Presented by: https://jafrilibrary.com

۴_ وہ مومنین جو راہ ایمان میں مصیبتوں پر صابر ہیں وہ حقیقی ہدایت کو حاصل کر پائیں گے_ قالوا انا لله و انا الیه راجعون ... و اولئك هم المهتدون

۵_ فقط صابر مومنین ہیں جو اپنے اہداف (دنیا و آخرت کی سعادت) اور کامیابیوں کو حاصل کر پائیں گے_* و اولئك هم المهتدون

٦_ کامیابی کا حصول اللہ تعالی کے الطاف اور رحمت سے ہی ممکن ہے_ اولئك علیهم صلوات من ربهم و رحمة و اولئك هم المهتدون یہ مطلب اس بناپر ہے کہ (ذیل آیت میں) "اولئک" ان لوگوں کی طرف اشارہ ہو جن کے شامل حال صلوات اور رحمت الہی ہے (اولئك علیهم ...)_

۷_ راہ ایمان میں صبر کرنے والوں کو اللہ تعالی کی جانب سے خوشخبری اور بشارت دی گئي ہے کہ وہ لوگ ہدایت و رحمت اور الطاف الہی کو حاصل کرپائیں گے_ و بشر الصابرین ... اولئك ... هم المهتدون
یہ جملہ "اولئک علیهم..." ممکن ہے اس نوید اور خوشخبری "و بشر الصابرین" کی طرف اشارہ ہو یعنی "بشرہم بان علیهم صلوات و..."

۸_ وہ مومنین جو مصیبتوں اور سختیوں میں صابر اور قضائے الہی کے سامنے سر تسلیم خم ہیں فقط یہی لوگ ہیں جو ہدایت یافتہ ہیں_ و بشر الصابرین _الذین ... واولئك هم المهتدون ضمیر فصل "ہم" اور خبر "المہتدون" کا معرفۃ ہونا حصر کا معنی دے رہاہے_

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی رحمت کے نتائج ٦; لطف الہی کے اثرات ٦; الہی بشارتیں ۷; اللہ تعالی کی خاص رحمت ۱، ۲; اللہ تعالی کی طرف سے صلوات ۱; لطف الہی ۲; ربوبیت الہی کے مظاہر ۲

انسان: انسان کا مبداء ۳

ایمان: ایمان کے نتائج ۳; اللہ تعالی کی طرف بازگشت بر ایمان ۳; ایمان کی سختیاں ۳; ایمان کے متعلقات ۳

رحمت: رحمت کا حصول ۷; وہ لوگ جن کے رحمت شامل حال ہوتی ہے ۱، ۲

سختي: سختیوں میں صبر ۸

سر تسلیم خم ہونا:

Presented by: https://jafrilibrary.com

قضائے الہی کے سامنے سر تسلیم خم ہونا ۸

سعادت مند لوگ: ۵ صابرین :

صابرین کو بشارت ۷; صابرین کی ہدایت ۸

لطف الہي: لطف الہی کا حصول ۷; جن لوگوں کے لطف الہی شامل حال ہوتا ہے ۱

مصائب: مصائب پر صبر کرنا ۸، ۴، ۳

مؤمنین: مومنین کی اخروی سعادت ۵; مؤمنین کی دنیاوی سعادت ۵; صابر مومنین کے درجات ۳; صابر مومنین ۲، ۱، ۴;

صابر مومنین کی کامیابی ۵; صابر مومنین کی خصوصیات ۸، ۵; صابر مومنین کی ہدایت ۴

ہدایت: ہدایت کا حصول ۷; ہدایت کی شرائط ۶ ہدایت یافتہ لوگ: ۴، ۸

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ اللهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِ أَن يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ ﴿۱۵۸﴾

بیشک صفا اورمروہ دونوں پہاڑیاں اللہ کی نشانیوں میں ہیں لہذا جو شخص بھیج یا عمرہ کرے اس کے لئے کوئي حرج نہیں ہے کہ ان دونوں پہاڑیوں کا چکر لگائے اورجو مزید خیر کرے گا تو خدا اس کے عمل کاقدردان اور اس سے خوب واقف ہے (۱۵۸)

۱_ صفا و مروہ کے پہاڑ دو ایسی علامتیں ہیں جن کو اللہ تعالی نے عبادات کا مقام قرار دیا ہے_ ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ "شعیرۃ" کی جمع شعائر ہے_ ایسی نشانیوں یا علامتوں کو کہتے ہیں جن کو خاص اعمال کے لئے قرار دیا گیا ہو_ کہا جاتا ہے کہ " شعائر اللہ " ایسی علامتیں ہیں جن کو اللہ تعالی نے عبادت کے لئے قرار دیا ہے (مجمع البیان سے اقتباس) پس "صفا و مروہ" کو "شعائر اللہ " کہنا یعنی اللہ تعالی نے ان دو جگہوں کو ایسی علامتیں قرار دیا ہے کہ بندگان خدا وہاں عبادت کریں_

۲_ صفا و مروہ کا طواف (ان دو کے درمیان سعی کرنا) عبادت اورحج و عمرہ کے مناسک میں سے ہے_

ان الصفا و المروہ ... فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح علیہ ان یطوف بھما "اعتمر" کا مصدر " اعتمار" ہے جس کا معنی زیارت کرنا اور عمرہ بجالانا ہے_ صفا و مروۃ کو عبادت کی علامت قرار دینے کے بعد "من حج البیت ..." کی اس

Presented by: https://jafrilibrary.com

پر تفریع اس مطلب کو بیان کررہی ہے کہ اولاً صفا و مروۃ کا طواف (ان کے درمیان سعي) اللہ کی عبادت ہے اور ثانیاً یہ عبادت حج و عمرہ کے اعمال و مناسک میں سے ہے_

۳_ اللہ تعالی ان انسانوں کا شکر گزار ہے جو نیک اعمال کو توجہ اور رغبت سے انجام دیتے ہیں_ و من تطوع خیراً فان اللہ شاکر علیم فعل "تطوع" چونکہ متعدی استعمال ہوا ہے اس لئے اس میں "اتي" کا معنی پایا جاتاہے بنابریں "من تطوع خیراً" یعني جو کوئي بھی نیک عمل کو اطاعت کی بناپر انجام دے_

۴_ اللہ تعالی شاکر (سپاس گزار) اور علیم (جاننے والا) ہے_ فان اللہ شاکر علیم

۵_ صفا و مروہ کے مابین سعی حج و عمرہ کے بہترین اعمال میں سے ہے_ فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح علیه ان یطوف بهما و من تطوع خیراً ما قبل جملے کی روشنی میں "خیراً" کا مورد نظر مصداق صفا و مروۃ کے مابین سعی ہے_

٦_ صدر اسلام کے بعض مسلمان صفا و مروۃ کے مابین سعی سے کراہت کرتے اور نہ چاہتے تھے کہ یہ مناسک حج میں سے ہو_ فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح علیه ان یطوف بهما صفا و مروۃ کی سعی پر اعتراض کو اس جملہ "فلا جناح ..." سے رد کرنا اس مطلب کی طرف اشارہ ہے کہ مسلمان اس عمل کو کرنا نہ چاہتے تھے_ اسکی وجہ جیسا کہ شان نزول میں اسکا ذکر ہوا ہے وہ بت تھے جو مشرکین نے صفا و مروۃ میں یا ان دو کے مابین نصب کیئے ہوئے تھے_

۷_ خانہ خدا کے زائرین کے اعمال (حج و عمرہ اور صفا و مروہ کی سعي) سے اللہ تعالی آگاہ ہے_ فمن حج البیت او اعتمر ...و من تطوع خیراً فان اللہ شاکر علیم

۸_ جو لوگ نیک اعمال (صفا و مروۃ کے مابین سعی اور...) انجام دیتے ہیں اللہ تعالی کی جزاؤں سے بہرہ مند ہوں گے_ من تطوع خیراً فان اللہ شاکر علیم بندوں سے اللہ تعالی کا سپاس گزار ہونا یہ اللہ تعالی کی جزائیں عطا کرنے سے کنایہ ہے _

۹_ بندوں کے نیک اعمال سے اللہ تعالی کی علم و آگاہی ان کے اجر کے ضائع نہ ہونے کی ضمانت ہے_ و من تطوع خیراً فان اللہ شاکر علیم

۱۰_ امام باقر (ع) فرماتے ہیں: "...قال اللہ عزوجل: " ان الصفا والمروة من شعائر اللہ فمن حج البیت اواعتمر فلا جناح علیه ان یطوف بهما" الا ترون ان الطواف بهما واجب مفروض لان اللہ عزوجل ذکره فی کتابه و صنعه نبیه علیه‌السلام .."

Presented by: https://jafrilibrary.com

اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے"ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح علیہ ان یطوف بہما"کیا تم نہیں دیکھتے کہ صفا و مروۃ کا طواف (سعی) واجب ہے کیونکہ اللہ تعالی نے اسے اپنی کتاب میں تشریع فرمایا اور اسے اللہ کے بنی علیہ الصلوۃ والسلام نے بھی انجام دیا ہے...[۱]

۱۱_ عبید بن زرارۃ کہتے ہیں میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا... حضرت علیہ السلام نے فرمایا"...السعی سنة من رسول اللہ قلت الیس اللہ یقول " ان الصفا و المروۃ من شعائر اللہ قال بلی لکن قد قال فیهما" و من تطوع خیراً فان اللہ شاکر علیم" فلوکان السعی فریضة لم یقل و من تطوع خیراً"[۲]

(صفا و مروۃ کی) سعی رسول اللہ (ص) کی سنت ہے تو میں نے کہا_ کیا اللہ تعالی نہیں فرمایا" ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ "؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا ہاں ایسا ہی ہے لیکن یہ بھی تو فرمایا ہے_ " و من تطوع خیراً فان اللہ شاکر علیم"پس اگر صفا ومروۃ کی سعی فرض ہوتی تو نہ فرماتا" و من تطوع خیراً (جو کوئی اسے رضا کارانہ انجام دے_)

۱۲_ امام صادق علیہ السلام کے بعض اصحاب کہتے ہیں کہ حضرت علیہ السلام سے صفا و مروۃ کے مابین سعی کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا"...کان ذلك فی عمرۃ القضاء ان رسول اللہ (ص) شرط علیهم ان یرفعواالاصنام من الصفاء والمروۃ ... فقالوا یا رسول اللہ (ص) ان فلاناً لم یسع بین الصفا والمروۃ و قد اعیدت الاصنام فانزل اللہ عزوجل " فلا جناح علیه ان یطوف بهما" ای و علیهما الاصنام"[۳] (لا جناح... کا شان نزول) عمرۃ القضا کے بارے میں تھا جو رسول اللہ (ص) نے مشرکین کو شرط لگائي کہ بتوں کو صفا و مروۃ سے اٹھا لیں... انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ (ص) فلاں شخص نے صفا و مروۃ کے مابین سعی انجام نہیں دی جبکہ بتوں کو وہیں پلٹا دیا گیا ہے پس اللہ تعالی نے فرمایا (فلاجناح ان یطوف بہما) کوئي حرج نہیں طواف (سعي) انجام دیں جبکہ بت وہاں موجودہوں_

۱۳_ امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ (ص) نے فرمایا"ان الصفا و المروۃ من شعائر اللہ " فابدء بما بدء اللہ تعالی به و ان المسلمین کانوا یظنون ان السعی بین الصفا والمروۃ شی صنعه المشرکون فانزل اللہ عزوجل "ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ ...[۴] صفا و مروہ شعائر اللہ میں سے ہیں پس (سعی) کو وہاں سے شروع کرو جہاں سے اللہ تعالی نے (آیت کریمہ میں) آغاز فرمایا ہے مسلمانوں کا گمان تھا کہ صفا و مروہ کے مابین سعی کی بنیاد رکھنے والے مشرکین

---

۱) من لایحضرہ الفقیہ ج/ ۱ ص ۲۷۸ باب ۵۹ ح ۱۲۶۶، نورالثقلین ج/ ۱ ص ۱۴۸ ح ۴۷۲_ ۲) کافی ج/ ۴ ص ۳۷۹ ح ۷، نورالثقلین ج/ ۱ ص ۱۴۷ ح ۴۶۷_

۳) کافی ج/ ۴ ص ۴۳۵ ح/ ۸، نورالثقلین ج/ ۱ ص ۱۴۸ ح ۴۷۱_ ۴) کافی ج/ ۴ ص ۲۴۵ ح ۴_

Presented by: https://jafrilibrary.com

ہیں پس اللہ تعالی نے اس آیہ مجیدہ کو نازل فرمایا "ان الصفا والمروة من شعائر الله ..."

۱۴_ رسول اسلام (ص) فرماتے ہیں " انما جعل ... السعی بین الصفا والمروة ... اقامة لذکر الله لا لغیره "(۱)

صفا و مروۃ کے مابین سعی کو یقینا ذکر الہی کے لئے برپا کیا گیا ہے نہ کسی اور مقصد کی خاطر_

۱۵_ امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا: جعل السعی بین الصفا والمروة مذلة للجبارین (۲)

اللہ تعالی نے صفا و مروۃ کی سعی کو سرکشوں کی ذلت و خواری کے لئے قرار دیا ہے_

۱۶_ (صفا و مروۃ کے مابین "ہرولہ" کے فلسفہ کے بارے میں) امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا "صار السعی بین الصفا و المروة لان ابراهیم علیہ السلام عرض له ابلیس فامره جبرئیل فشد علیه فهرب منه فجرت به السنة (یعنی بالهروله) (۳)

ابلیس حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سامنے ظاہر ہوا تو جبرئیل علیہ السلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو امر کیا کہ اس پر حملہ کریں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حملہ کیا تو ابلیس فرار کرگیا (حضرت ابراہیم علیہ السلام اس کے پیچھے بھاگے) پس (صفا و مروہ کے مابین ہرولہ) کی سنت قرار دی گئی_

۱۷_ عن الحلبی قال سالت ابا عبدالله علیه‌السلام عن المراة تطوف بین الصفا والمروة و هی حائض قال: لا لان الله تعالی یقول "ان الصفا والمروة من شعائر الله "(۴) حلبی کہتے ہیں میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کیا حائض عورت صفا و مروۃ کے مابین سعی انجام دے سکتی ہے ؟ امام علیہ السلام نے فرمایا نہیں کیونکہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے " صفا اور مروۃ شعائر الہی میں سے ہیں "

۱۸_ امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا "ان ابراهیم علیه‌السلام لما خلف اسماعیل بمکة عطش الصبي ...فخرجت امه حتی قامت علی الصفا ... فمضت حتی انتهت الی المروة ...ثم رجعت الی الصفا ...حتی صنعت ذلك سبعاً فاجری الله ذلك سنة ... (۵) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب حضرت اسماعیل علیہ السلام کو مکۃ میں چھوڑا تو بچے نے شدید پیاس محسوس کی... پس حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ (حضرت ہاجرہ پانی کی تلاش میں) نکلیں اور کوہ صفا پر آکر کھڑی ہوگئیں پھر مروہ پہاڑ کی طرف گئیں اور پھر دوبارہ کوہ صفا کی طرف لوٹ آئیں یہاں تک کہ یہ عمل انہوں نے سات مرتبہ انجام دیا پس اللہ تعالی نے اس عمل کو ایک سنت قرار دے دیا...

---

۱) الدرالمنثور/ ۱ ص ۳۸۸_ ۲) کافی ج/ ۴ ص ۴۳۴ ح ۵ ، نورالثقلین ج/ ۱ ص ۱۴۸ ح ۴۷۰_ ۳) علل الشرائع ج/ ۲ ص ۴۳۲ ح ۱ باب ۱۶۷ ، بحارالانوار ج/ ۹۶ ص ۲۳۴ ح ۴_ ۴) تہذیب الاحکام ج/ ۵ ص ۳۹۴ ح ۱۹ ، تفسیر برہان ج/ ۱ ص ۱۶۹ ح ۵_ ۵) علل الشرائع ص ۴۳۲ ح ۱ ب ۱۶۶ ، نورالثقلین ج/ ۱ ص ۱۴۵ ح ۴۶۱_

Presented by: https://jafrilibrary.com

اجر: اجر کی ضمانت ۹; اجر کے موجبات ۸

احکام: ۲،۵

اسماء اور صفات: شاکر ۴; علیم ۴

اللہ تعالی: علم الہی کے آثار ۹; اللہ تعالی کی طرف سے اجر ۸; اللہ تعالی کی شکر گزاری ۳; علم الہی ۷

حاجی: حاجیوں کے اعمال سے آگاہ ہونا ۷

حج: احکام حج ۱۷،۱۳،۱۰،۵،۲; مناسک حج ۲،۵، ۶، ۷

ذکر: ذکر الہی ۱۴

روایت:۱۸،۱۷،۱۶،۱۵،۱۴،۱۳،۱۲،۱۱،۱۰

شعائر اللہ: ۱۷،۱۳،۱

صفا و مروہ کی سعي:۸،۷،۶،۵،۲،۱۱،۱۰، ۱۲، ۱۴،۱۳،۱۷; صدر اسلام میں صفا و مروہ کی سعی ۶; صفا و مروہ کی سعی کا عبادت ہونا ۲; صفا و مروہ کی سعی کا فلسفہ ۱۸،۱۶،۱۵

عبادت: عبادت کی جگہ ۱

عمرہ: عمرہ کے احکام ۲،۵; عمرہ کے مناسک ۲،۵

عمل: پسندیدہ عمل کا اجر ۸،۹; پسندیدہ عمل ۵،۸; وہ پسندیدہ عمل جو رضاکارانہ انجام دیا جائے ۳

کوہ صفا: ۱

کوہ مروۃ: ۱

مسلمان: صدر اسلام کے مسلمان اور شرعی ذمہ داری ۶

مقدس مقامات: ۱

Presented by: https://jafrilibrary.com

إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى مِن بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ أُولَئِكَ يَلعَنُهُمُ اللّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ ﴿۱۵۹﴾

جو لوگ ہمارے نازل کئے ہوئے واضح بیانات اورہدایات کو ہمارے بیان کردینے کے بعد بھیچھپاتے ہیں ان پر اللہ بھی لعنت کرتا ہےاور تمام لعنت کرنے والے بھی لعنت کرتےہیں (۱۵۹)

۱_ آسمانی کتابوں میں دینی احکام و معارف ہیں اور انکی حقانیت کے واضح دلائل بھی ان میں ہیں_ ما أنزلنا من البینات والهدی من بعد ما بیناه للناس فی الکتاب

۲_ اللہ تعالی نے دینی احکام و معارف اور ان کی حقانیت کے دلائل کو نازل فرمایا اور انہیں آسمانی کتابوں میں بیان فرمایا _ ما أنزلنا من البینات والهدی من بعد ما بیناه للناس فی الکتاب یہاں "ہدي" کا معنی ہدایت کرنے والا ہے اور آیہ مجیدہ میں اس سے مراد دین کے احکام و معارف ہیں_ "بینات" کا معنی واضح اور روشن دلائل ہیں اور آیہ شریفہ میں مراد وہ دلائل و براہین ہیں جو دینی احکام و معارف کے لئے بیان ہوئے ہیں_

۳_ تمام انسان آسمانی کتابوں کے مخاطب ہیں اور ان کی ذمہ داری ہے کہ ان کے احکام و معارف کو سیکھیں_ من بعد ما بیناه للناس

۴_ آسمانی کتابوں کے حقائق (دینی احکام و معارف اور انکے دلائل) کی لوگوں کے لئے تعلیم و تبلیغ کی ذمہ داری علمائے دین کی ہے_ ان الذین یکتمون ما أنزلنا من البینات والهدی من بعد ما بیناه للناس

۵_ پیامبر اسلام (ص) اور اسلامی احکام و معارف کی حقانیت کے شواہد و قرائن تورات و انجیل میں ہیں_ من بعد ما بیناه للناس فی الکتاب بعض کا خیال ہے کہ "الکتاب" سے مراد تورات و انجیل ہیں اور "البینات والہدی" سے مراد وہ دلائل و براہین ہیں جو لوگوں کو نبوت اور احکام اسلام کی حقانیت کی طرف راہنمائی کرتے ہیں_ گزشتہ آیات جن میں تبدیلی قبلہ کی

Presented by: https://jafrilibrary.com

حقانیت پر پردہ ڈالنے کے بارے میں بیان ہوا ہے اس احتمال کی تائید کرتی ہیں_

٦_ زمانہ بعثت کے علمائے یہود و نصاری پیامبر اسلام(ص) اور احکام اسلامی کی حقانیت کے شواہد و قرائن پر پردہ ڈالتے تھے_الذین یکتمون ما أنزلنا من البینات والھدی من بعد ما بیناہ للناس فی الکتاب

٧_ آسمانی کتابوں کے حقائق پر پردہ ڈالنا اور چھپانا گناہان کبیرہ میں سے ہے_ان الذین یکتمون ما أنزلنا ... اولئک یلعنھم اللہ

٨_ دینی حقائق کو چھپانے والے اللہ تعالی کی لعنت اور اس کی رحمت سے دوری میں مبتلا ہوں گے_ان الذین یکتمون ... اولئک یلعنھم اللہ

٩_ جو لوگ آسمانی کتابوں کے حقائق کو لوگوں سے چھپاتے ہیں ان پر لعنت و نفرین کرنا ضروری ہے_اولئک ... یلعنھم اللاعنون فعل "یلعن" کا تکرار اللہ تعالی کی طرف سے اور دوسروں کی طرف سے لعنت پر دلالت کرتا ہے اللہ تعالی کی طرف سے لعنت کا معنی رحمت سے دور کرنا ہے اور دوسروں کی طرف سے لعنت کا معنی مذمت و نفرین اور اللہ تعالی کی رحمت سے دوری کی درخواست کرنا ہے ان لوگوں کے لئے جن پر لعنت ہے_

١٠_ علمائے یہود و نصاری آسمانی کتابوں کے حقائق و معارف کو چھپانے کی وجہ سے اللہ تعالی کی رحمت سے دور ہوگئے ہیں اور لعنت کرنے والوں کی مذمت و نفرین اور لعنت میں مبتلا ہوئے ہیں_ان الذین یکتمون ما أنزلنا ... اولئک یلعنھم اللہ و یلعنھم اللاعنون

١١_ رحمت الہی سے دور ہونے میں لعنت کرنے والوں کی مذمت و لعنت اور ملامت و نفرین کا بنیادی کردار اور اہمیت ہے_و یلعنھم اللاعنون

آسمانی کتابیں: آسمانی کتابوں کو چھپانے کے نتائج و اثرات ٩; آسمانی کتابوں کی اہمیت ٩; آسمانی کتابوں کی تبلیغ ٤; آسمانی کتابوں کی تعلیمات ٢،١; آسمانی کتابوں کا سیکھنا ٣; آسمانی کتابوں کا سکھانا ٣; آسمانی کتابوں کو چھپانا ٧; آسمانی کتابوں کے مخاطبین ٣; آسمانی کتابوں کی اہمیت ١

اسلام: انجیل میں اسلام ٥; تورات میں اسلام ٥; صدر اسلام کی تاریخ ٦; اسلام کی حقانیت کے دلائل ٥،٦

اللہ تعالی: رحمت الہی ٨،١٠،١١

Presented by: https://jafrilibrary.com

انجیل : انجیل کی تعلیمات ۵

انسان: انسانوں کی شرعی ذمہ داریاں ۳

پیامبر اسلام (ص) : پیامبر اسلام (ص) کی حقانیت کے دلائل ۵،٦; پیامبر اسلام (ص) انجیل میں ۵; پیامبر اسلام تورات میں ۵

تورات: تورات کی تعلیمات ۵

حق: حق چھپانے کے آثار ۸،۱۰; حق چھپانے والے ۱۰ ; حق چھپانے والوں پر لعنت ۹

دین: تبلیغ دین ۴; دین کی حقانیت کے دلائل ۱،۲ ; دین کا وحی ہونا ۲

رحمت : رحمت سے محروم لوگ ۸،۱۰; رحمت سے محروم ہونا ۱۱

علماء : علمائے دین کی ذمہ داری ۴

علمائے یہود: علمائے یہود اور حق کا چھپانا ٦،۱۰ ; علمائے یہود پر لعنت ۱۰

عیسائی: صدر اسلام کے عیسائی ٦

عیسائی علماء : عیسائی علماء اور حق کا چھپانا ٦،۱۰; عیسائی علماء پر لعنت ۱۰

گناہان کبیرہ : ۷

لعنت: لعنت کے اثرات و نتائج ۱۱; جن لوگوں پر لعنت ہوتی ہے ۹،۸،۱۰ ; لعنت کے موجبات ۹

یہود: صدر اسلام کے یہود ٦

Presented by: https://jafrilibrary.com

﴿إِلاَّ الَّذِينَ تَابُواْ وَأَصْلَحُواْ وَبَيَّنُواْ فَأُوْلَئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿١٦٠﴾

علاوہ ان لوگوں کے جو توبہکرلیں اور اپنے کئے کی اصلاح کرلیں اورجس کو چھپایا ہے اس کو واضح کردیں تو ہمان کی توبہ قبول کرلیتے ہیں کہ ہم بہترینتوبہ قبول کرنے والے اور مہربان ہیں (۱۶۰)

۱_ دینی حقائق پرپردہ ڈالنے والے اگرتوبہ کریں تو اللہ تعالی کی لعنت سے نجات حاصل کرسکتے ہیں اوراسکی رحمت کے مستحق ہوسکتے ہیں_ اولئك يلعنهم ... الا الذين تابوا

۲_ گناہوں سے توبہ، ان کے مفاسد اوربرے نتائج کی اصلاح کرنا منقطع رحمت کے دوبارہ برقرار ہونے کا سبب ہے_ اولئك يلعنهم الله ...الا الذين تابوا و اصلحوا ... فاولئك اتوب عليهم

۳_ توبہ کی قبولیت کی شرائط میں سے ایک یہ ہے کہ ان مفاسدکی اصلاح کی جائے جو دینی حقائق کو چھپانے سے پیدا ہوئے ہیں نیزان حقائق کو بیان کیا جائے_ الاالذين تابوا و اصلحوا و بينوا فاولئك اتوب عليهم

۴_ دینی حقائق پرپردہ ڈالنا اورآسمانی کتابوں کے معارف کوچھپانا فساد کا باعث ہے_ الا الذين تابوا و اصلحوا

۵_ آسمانی کتابوں کے معارف و حقائق درک کرنے اور ان پر ایمان لانے سے لوگوں کو روکنا فساد برپا کرنا ہے_ الا الذين تابوا و اصلحوا

۶_ گناہگاروں پر اللہ تعالی کی لعنت انکی توبہ کی توفیق سلب ہونے کی باعث نہیں ہے_ اولئك يلعنهم الله ... الا الذين تابوا و اصلحوا و بينوا

۷_ اللہ تعالی گناہگاروں کی توبہ اس صورت میں قبول فرمائے گا کہ مفاسد و برائیوں کی تلافی کریں_ الا الذين تابوا و اصلحوا و بينوا فاولئك اتوب عليهم

۸_ دینی حقائق کو چھپانے والے اگر توبہ کریں اور گزشتہ اعمال کی تلافی کریں تو ان پر نفرین نہیں کرنی چاہیئے اور نہ ہی رحمت الہی سے ان کی دوری کی دعا کرنی چاہیئے_ و يلعنهم اللاعنون_ الا الذين تابوا و اصلحوا و بينوا

۹_ اللہ تعالی تواب (بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا) اور رحیم (مہربان) ہے_ و انا التواب الرحيم

۱۰_ اللہ تعالی کا توبہ قبول کرنا اسکی رحمت کا ایک جلوہ ہے_ فاولئك اتوب عليهم و انا التواب الرحيم

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۱ _ اللہ تعالی ان کی توبہ قبول فرمائے گا جنہوں نے بارہا اپنی توبہ توڑي_ و انا التواب الرحیم

توبہ کی قبولیت کو صیغہ مبالغہ (توّاب_ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا) کے ساتھ بیان کرنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ گناہ جتنے بھی بڑے ہوں اللہ تعالی ان سب کی بخشش فرمائے گا یا پھر اس مطلب کی طرف اشارہ ہے کہ توبہ کو توڑنا اس امر میں رکاوٹ کا باعث نہیں کہ دوبارہ توبہ قبول نہ ہو مذکورہ بالا مطلب دوسرے احتمال کی بنا پر ہے_

آسمانی کتابیں: آسمانی کتابوں کا چھپانا ۴; آسمانی کتابوں کے درک اور سمجھنے سے روکنا ۵

احکام: ۸

اسماء اور صفات: تواب ۹; رحیم ۹

اصلاح: اصلاح کے اثرات ۸،۷

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی لعنت کے نتائج ۶; توبہ الہی ۱۱، ۱۰; اللہ تعالی کی لعنت ۶; اللہ تعالی کی رحمت کے مظاہر ۱۰; اللہ تعالی کی لعنت سے نجات ۱

ایمان: آسمانی کتابوں پر ایمان لانے سے منع کرنا ۵

توبہ: توبہ کے نتائج ۸، ۲، ۱; توبہ توڑنے والے ۱۱; توبہ کی توفیق سلب ہونا ۶; توبہ کی قبولیت کی شرائط ۳، ۷; توبہ کا قبول ہونا ۱۱، ۱۰; توبہ کی رکاوٹیں ۶

حق: حق کو چھپانے کے آثار ۴; حق کو چھپانے کے مفاسد کی اصلاح ۳; حق چھپانے والوں کی توبہ ۸، ۳، ۱; حق چھپانے والوں پر لعنت ۸

دین: دینی حقائق کا اظہار ۳

Presented by: https://jafrilibrary.com

رحمت : جن لوگوں کے رحمت شامل حال ہوتی ہے ۱; رحمت کے موجبات ۱،۲

فسادبرپا کرنا: فسادبرپا کرنے کے موارد ۴،۵

گناہ : گناہ کے مفاسدکی اصلاح ۲

گناہ گار: گناہگاروں پر لعنت ۶

لعنت : لعنت کے احکام ۸; جن لوگوں پر لعنت ہوتی ہے ۶

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلآئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴿۱۶۱﴾

جو لوگ کافر ہوگئے اور اسی حالتکفر میں مرگئے ان پر اللہ ملائکہ اور تمامانسانوں کی لعنت ہے (۱۶۱)

۱_ وہ کفار جو حالت کفر میں مرتے ہیں اللہ تعالی کی لعنت میں مبتلا ہوں گے اور ان پر فرشتوں کی لعنت و نفرین ہوگي_

ان الذين كفروا و ماتوا وهم كفار اولئك عليهم لعنة الله والملائكه والناس اجمعين

۲_ دینی احکام و معارف اور آسمانی کتابوں کے حقائق پرپردے ڈالنا کفر اختیار کرنا ہے_ ان الذين يكتمون ما أنزلنا ...

ان الذين كفروا و ما توا وهم كفار "ان الذين يكتمون" کے بعد اس جملہ " ان الذین کفروا ..."کو بغیر کسی فاصلہ (مثلاً حرف واو) کے لانا اس معنی کو بیان کرتاہے کہ "الذین کفروا" وہی حق کو چھپانے والے لوگ ہیں یا یہ کہ حق کو چھپانے والے کفار کے مصادیق میں سے ہیں_ بہر حال دونوں صورتوں میں یہ معنی نکلتاہے کہ دینی حقائق کو چھپانا کفر ہے_

۳_ قیامت کے دن وہ کفار جو حالت کفر میں مرے ہیں ان پر فرشتے اور تمام انسان لعنت بھیجیں گے اور دعا کریں گے کہ ان کو رحمت الہی سے دور رکھا جائے_ اولئك عليهم لعنة الله والملائكة والناس اجمعين

لوگوں کے لعنت بھیجنے کا معنی یہ ہے کہ وہ دعا کریں کہ ملامت شدہ اور نفرین شدہ انسانوں کو رحمت سے دور رکھا جائے_

۴_ مرنے کے بعد توبہ و پشیمانی قبول نہ ہوگی اور نہ ہی

Presented by: https://jafrilibrary.com

اسکا کوئی نتیجہ نکلے گا_ الا الذین تابوا ... ان الذین کفروا و ماتوا وهم کفار اولئك عليهم لعنة الله "کفروا" کی جملہ" و ماتوا و ہم کفار" کے ساتھ تقیید در اصل توبہ کی قبولیت کے وقت یا مہلت کا خاتمہ ہے_ یعنی مرنے کے بعد پشیمانی مفید نہ ہوگی_

۵_ دینی حقائق پر پردہ ڈالنے والے دنیا میں اور آخرت میں بھی اللہ تعالی کی لعنت میں مبتلا ہوں گے_

اولئك يلعنهم الله ... اولئك عليهم لعنة الله آیت ۱۵۹ میں جملہ "اولئک یلعنھم اللہ"، " الا الذین تابوا..." کے قرینہ سے حکایت کرتا ہے کہ حقائق کو چھپانے والے دنیا میں اللہ تعالی کی لعنت کا شکار ہوں گے جبکہ جملہ "اولئک علیہم لعنة اللہ" "ماتوا و ہم کفار" کے قرینے سے حکایت کررہاہے کہ آخرت میں بھی ان پر اللہ تعالی کی لعنت ہوگی_

٦_ انسانوں اور ان کے اعمال کے ساتھ فرشتوں کا گہرا رابطہ ہے_ اولئك عليهم لعنة الله والملائكة

۷_ گناہگاروں کے رحمت الہی سے دور ہونے میں فرشتوں اور انسانوں کی دعا و نفرین مؤثرہیں_ اولئك عليهم لعنة الله والملائكة والناس اجمعين

آسمانی کتابیں: آسمانی کتابوں کا چھپانا ۲

اللہ تعالی: آخرت میں اللہ تعالی کی لعنت ۵; اللہ تعالی کی لعنت ۱; دنیا میں اللہ تعالی کی لعنت ۵; رحمت الہی کی رکاوٹیں ۷

انسان: انسانوں کی ذمہ داری ۳

توبہ: بے اثر توبہ ۴; مرنے کے بعد توبہ ۴; توبہ کی فرصت ۴

حق: حق کو چھپانے والوں پر لعنت ۵

دعا: دعا کے اثرات و نتائج ۷

دین: دین کو چھپانے کے نتائج ۲; دین کو چھپانا ۵

رحمت: رحمت سے محرومیت ۷

کفر: کفر کے اثرات و نتائج ۱; کفر کے موارد ۲

کفار: کفار پر لعنت ۳

Presented by: https://jafrilibrary.com

گناہ: گناہ سے پشیمانی ۴

گناہ گار لوگ: گناہگاروں کا محروم ہونا ۷

لعنت: لعنت کے نتائج ۷; جن لوگوں پر لعنت ہوتي

ہے۷، ۵، ۱; لعنت کے موجبات ۳

لوگ: لوگوں کی لعنت ۷، ۳

موت: کفر کے ساتھ مرنے کے نتائج ۳، ۱

ملائکۃ: ملائکۃ کی لعنت ۷، ۳، ۱; ملائکۃ اور انسان ۶; ملائکہ اور انسانی عمل ۶

خَالِدِينَ فِيهَا لاَ يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلاَ هُمْ يُنظَرُونَ ﴿۱۶۲﴾

وہ اسی لعنتمیں ہمیشہ رہیں گے کہ نہ ان کے عذاب میں تخفیف ہوگی اور نہ انھیں مہلت دی جائے گي(۱٦۲)

۱_ جو لوگ کافر ہو کے مرتے ہیں، ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اللہ تعالی کی لعنت میں مبتلا ہوں گے_اولئك عليهم لعنة الله ... خالدين فيها ظاهراً" فیہا" کی ضمیر گذشتہ آیت میں " لعنۃ اللہ ..."کی طرف لوٹتی ہے_

۲_ دینی حقائق کو چھپانے والے اگر توبہ کیئے بغیر مرجائیں تو ہمیشہ کے لئے اللہ تعالی کی لعنت کا شکار ہوں گے_

ان الذين يكتمون ... اولئك عليهم لعنة الله ...خالدين فيها

۳_ وہ کفار جو توبہ کیئے بغیر مرجاتے ہیں آخرت میں ہمیشہ کے لئے عذاب الہی سے دوچار ہوں گے_خالدين فيها لا يخفف عنهم العذاب

۴ _ وہ لوگ جو دینی احکام و معارف اور آسمانی کتابوں کے حقائق پر پردے ڈالتے ہیں ہمیشہ کے لئے عذاب اخروی میں مبتلا ہوں گے _ ان الذين كفروا و ما توا ... خالدين فيها لا يخفف عنهم العذاب

۵_ کفار اور حقائق پرپردے ڈالنے والوں کے اخروی عذاب میں تخفیف یا کمی نہیں کی جاسکتی_ لا يخفف عنهم العذاب

Presented by: https://jafrilibrary.com

٦_ اضروی عذاب اللہ تعالی کی لعنت اور اسکی رحمت سے دوری کا ایک جلوہ ھے _ اولئك عليهم لعنة الله ... خالدين فيها لا يخفف عنهم العذاب

"خالدین فیہا" کے بعد جملہ "لا یخفف عنھم العذاب" کا لانا اس مطلب کو بیان کررہاہے کہ قیامت میں لعنت الہی کا اثر دوزخ کا عذاب ہے _

٧_ دینی حقائق اور آسمانی کتابوں کے معارف کو چھپانا گناہان کبیرہ میں سے ہے _ خالدين فيها لا يخفف عنهم العذاب

حقائق چھپانے والوں کا ہمیشہ کے لئے رحمت الہی سے دور رہنا اور کم نہ ہونے والے عذاب میں مبتلا ہونا اس امر کی حکایت کرتاہے کہ حقائق پرپردہ ڈالنا گناہان کبیرہ میں سے ہے _

٨_ کفار اور دینی حقائق پرپردہ ڈالنے والوں کا اضروی عذاب مرنے کے بعد شروع ہوجائے گا اور اس میں تاخیر بالکل نہ ہوگی _ و لا هم ينظرون یہ مطلب اس بناپر ہے کہ "ینظرون" باب افعال سے فعل مجہول ہو اسکا مصدر "انظار _ مہلت دینا" ہے _ "و ماتوا و ہم کفار" کے قرینہ سے مہلت نہ دینے سے مراد یہ ہے کہ عذاب مرنے کے فوراً بعد شروع ہوجائے گا _

٩_ کفار اور دینی حقائق چھپانے والوں پر قیامت میں اللہ تعالی نظر رحمت نہ ڈالے گا _ و لا هم ينظرون

اس مطلب میں فعل مجہول "ینظرون"، "نظر" سے لیا گیا ہے جسکا معنی ہے دیکھنا پس "و لا ہم ینظرون" یعنی ان پر نظر رحمت نہ ڈالے گا _

آسمانی کتابیں: آسمانی کتابوں پر پردے ڈالنے والوں کا عذاب ٣; آسمانی کتابوں پر پردہ ڈالنا ٣; آسمانی کتابوں پر پردہ ڈالنے کا گناہ ٧

اللہ تعالی: آخرت میں رحمت الہی ٩; اللہ تعالی کے عذاب ٣; اللہ تعالی کی ابدی لعنت ١،٢; اللہ تعالی کی لعنت کے مظاہر ٦

توبہ: توبہ کے نتائج ٢،٣

حق: حق کو چھپانے والوں کا اضروی عذاب ٥،٨; قیامت میں حق کو چھپانے والے ٩; حق کو چھپانے والوں کا گناہ ٧; حق چھپانے والوں پر لعنت ٢

Presented by: https://jafrilibrary.com

دین: دین کو چھپانے کے نتائج ۲; دین کو چھپانے والوں کا اخروی عذاب ۸،۴; دین کو چھپانے والوں کی محرومیت ۹

رحمت: رحمت سے محروم لوگ ۹; رحمت سے محرومیت ٦

عذاب: عذاب میں تاخیر۸; عذاب میں کمی ۵; عذاب میں ہمیشگی ۳،۴; اخروی عذاب ٦; عذاب کے درجات ۵; عذاب کے موجبات ۳،۴

کفار: کفار کا اخروی عذاب ۳،۵،۸; کفار کا برزخی عذاب۸; کفار قیامت میں ۹; کفار پر لعنت ۱; آخرت میں کفار کی محرومیت ۹

گناہان کبیرہ: ۷

لعنت: جن پر لعنت ہوتی ہے ۱،۲

موت: کفر کے ساتھ مرنے کے نتائج ۱; بغیر توبہ کے مرنے کے نتائج ۲،۳; کفر کی موت مرنا ۳

وَإِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ لاَّ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ﴿۱۶۳﴾

اور تمھارا خدا بس ایک ہے _ اس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے دی رحمان بھی ہے اور وہی رحیم بھی ہے (۱٦۳)

۱ _ سب انسانوں کا حقیقی معبود و احد، یگانہ و یکتا ہے _ و الھکم الہ واحد

۲ _ اللہ تعالی کے علاوہ معبود حقیقی وجود ہی نہیں رکھتا _ لا الہ الا ھو

۳ _ اللہ تعالی رحمان (انتہائی وسیع رحمت والا) اور رحیم (مہربان) ہے _ ھو الرحمن الرحیم

۴ _ اللہ تعالی کی عبادت کے ضروری ہونے کی دلیل اسکی رحمانیت و رحیمیت ہے _ الھکم الہ واحد لا الہ الا ھو الرحمن الرحیم اللہ تعالی کی عبادت کے لازم و ضروری ہونے کا ذکر کرنے کے بعد اسکی صفات رحمت و رحیم کا ذکر کرنا بندگی کی دلیل بیان کرنے کیلئے ہے _

Presented by: https://jafrilibrary.com

۵_ اللہ تعالی کی وحدانیت و یگانگت پریقین اور اس پریقین کہ اسکے سوا کوئی معبود نہیں ہے انسان کو معارف الہی اور آسمانی کتابوں کے حقائق چھپانے سے روکتا ہے_* ان الذین یکتمون ما أنزلنا ... و الھکم الہ واحد لا الہ الا ھو

یہ مطلب اور بعد والے مطالب اس آیہ مجیدہ کے گزشتہ آیات کے ساتھ ارتباط کی وجہ کو بیان کررہے ہیں_

٦_ انسان کا شرک اور غیر خدا کی عبادت کی طرف رجحان ان عوامل میں سے ہے جو اسکو دینی حقائق اور آسمانی کتابوں کے معارف چھپانے پر ترغیب دلاتے ہیں_* ان الذین یکتمون ما أنزلنا ... و الھکم الہ واحد لا الہ الا ھو

٧_ اللہ تعالی کی رحمانیت اور رحیمیت گناہگاروں کی توبہ قبول کرنے کی ضامن ہے_* لا الہ الا ھو الرحمن الرحیم

٨_"ان اعرابیاً قام یوم الجمل الی امیر المؤمنین علیہ‌السلام فقال یا امیر المومنین علیہ‌السلام اتقول ان اللہ واحد؟ ... قال علیہ‌السلام یا اعرابی ان القول فی ان اللہ واحدعلی اربعۃاقسام فوجھان منھا لایجوزان علی اللہ عزوجل و وجھان یثبتان فیہ _فاما اللذان لا یجوزان علیہ قول القائل واحد یقصد بہ باب الاعداد فھذا مالا یجوز ... فقول القائل ھو واحد من الناس یرید النوع من الجنس ...واما الوجھان اللذان یثبتان فیہ قول القائل ھو واحد لیس لہ فی الاشیاء شبہ کذلک ربنا وقول القائل احدی المعنی یعنی بہ لا ینقسم فی وجود ولاعقل ولاوھم کذلک ربنا عزوجل[1] جنگ جمل میں ایک اعرابی امیر المومنین علیہ‌السلام کی خدمت میں آیا اور حضرت علیہ‌السلام سے سوال کیا کیا آپ علیہ‌السلام کہتے ہیں "اللہ واحد ہے ؟ آپ علیہ‌السلام نے فرمایا یہ کہنا" اللہ واحد ہے" اسکی چار قسمیں ہیں جن میں دو اقسام اللہ رب العزت کی ذات اقدس پر جائز نہیں ہیں اور دیگر دو اقسام اسکے لئے ثابت ہیں وہ صورتیں جو جائز نہیں ہیں ایک یہ کہ واحد سے مراد واحد عددی ہو تو یہ جائز نہیں اور دوسرے واحد سے مراد واحد نوعی ہو تو یہ بھی جائز نہیں ... لیکن دو وجہیں جو جائز ہیں وہ یہ کہ ہم کہیں واحد یعنی اسکے کوئی مشابہ نہیں اسکی مثل و نظیر نہیں یا یہ کہیں احدی المعنی مراد ہے یعنی اسکی ذات کے لئے نہ تو کوئی وجود میں ، نہ عقل میں اور نہ ہی وہم میں کسی طرح کوئی تقسیم نہیں ہوسکتی ہمارا رب ذوالجلال اسی طرح ہے_

آسمانی کتابیں: آسمانی کتابوں پر پردہ ڈالنے کے اسباب ٦; آسمانی کتابوں کو چھپانے کے موانع ۵

اسماء اور صفات: رحمان ٣; رحیم ٣

---

١) معانی الاخبار ص ۵ ح ٢ ، تفسیر برہان ج/ ١ ص ١٧١ ح ۴_

Presented by: https://jafrilibrary.com

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی رحمانیت کے اثرات ۷; اللہ تعالی کی رحیمیت کے اثرات ۷; اللہ تعالی کے مختصات ۲; اللہ تعالی کا توبہ قبول کرنا ۷; اللہ تعالی کی رحمانیت ۴; اللہ تعالی کی رحیمیت ۴; اللہ تعالی کی وحدانیت ۸

انسان: انسانوں کا معبود ۱

ایمان: توحید عبادی پر ایمان کے اثرات ۵;

ترغیب: ترغیب کے عوامل ۶

توبہ: توبہ کی قبولیت ۷

توحید: توحید عبادی ۱،۲; توحید عبادی کے دلائل ۴

حق: حق کو چھپانے کے موانع ۵

دین: دین پر پردہ ڈالنے کے عوامل ۶

روایت: ۸

شرک: شرک کے نتائج ۶

عبادت: خداوند تعالی کی بندگی کے دلائل ۴

گناہگار: گناہگاروں کی توبہ ۷

نظریہ کائنات (جان بيني): توحیدی نظریہ کائنات ۱; نظریہ کائنات اور آئیڈیالوجی ۵

Presented by: https://jafrilibrary.com

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَاخْتِلاَفِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنفَعُ النَّاسَ وَمَا أَنزَلَ اللّهُ مِنَ السَّمَاء مِن مَّاء فَأَحْيَا بِهِ الأرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِن كُلِّ دَآبَّةٍ وَتَصْرِيفِ الرِّيَاحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخِّرِ بَيْنَ السَّمَاء وَالأَرْضِ لآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿۱۶۴﴾

بیشک زمین وآسمان کی خلقت روز و شب کی رفت و آمد_ان کشتیوں میں جو دریاؤں میں لوگوں کےفائدہ کے لئے چلتی ہیں اور اس پانی جسے خدا نے آسمان سے نازل کرکے اس کے ذریعہمردہ زمینوں کو زندہ کردیا ہے اور اس میں طرح کے چوپائے پھلادیئے ہیں اور ہواؤں کےچلانے میں اور آسمان و زمین کے درمیا نمسخر کئے جانے والے بادل میں صاحبان عقلکے لئے اللہ کی نشانیاں پائي جاتی ہیں (۱٦٤)

۱_ زمین و آسمان (عالم ہستی) کا بنانے والا خدائے واحد ویکتاہے_ان فی خلق السماوات والأرض

۲_ عالم خلقت میں متعدد آسمان ہیں_ان فی خلق السماوات

۳_ آسمانوں اور زمین کی خلقت میں توحیدکی نشانیاں اور علائم ہیں اور یہ تخلیقات اللہ تعالی کی رحمانیت و رحیمیت کی دلیل ہے_لا الہ الا ھو الرحمن الرحیم ان فی خلق السماوات والأرض ... لایات ما قبل آیت کے قرینہ سے یہ آیہ مجیدہ اللہ تعالی کی توحید، رحمانیت اور رحیمیت پر استدلال کررہی ہے اس اعتبار سے "آیات" سے مراد اللہ تعالی کی توحید اور انتہائي وسیع رحمت کی نشانیاں اور علامتیں ہیں_

۴_ لیل و نہار کا آنا جانا اللہ تعالی کی توحید، اسکی رحمانیت اور رحیمیت کے دلائل میں سے ہے_لا الہ الا ھو الرحمن الرحیم __ ان فی ...

Presented by: https://jafrilibrary.com

اختلاف اللیل والنهار ... لایات

" اختلاف" کا معنی آنا جانا ہے یا کسی چیز کے کسی دوسری چیز کے مقام پر آنا، قائم مقام ہونے کا معنی بھی دیتا ہے_ نیز عدم تساوی کے معنی میں بھی آیا ہے_ مذکورہ بالا مطلب پہلے دو معانی کی بناپر ہے_

۵_ شب و روز کا اختلاف (ان کے چھوٹے بڑے ہونے میں تفاوت) توحید کے دلائل اور اللہ تعالی کی رحمانیت و رحیمیت کو بیان کررہاہے_ لا اله الا هو الرحمن الرحيم _ ان فی ... اختلاف اللیل والنهار ...لآیات

یہ مطلب اس بناپر ہے کہ " اختلاف" کا معنی آیہ مجیدہ میں عدم تساوی ہو_

٦_ انسانوں کے فائدے اور منافع کے لئے سمندر میں کشتی (یا بحری جہاز) کی حرکت اللہ تعالی کی توحید اور اس کی انتہائی وسیع رحمت کے دلائل میں سے ہے_ ان فی ... الفلك التی تجری فی البحر بما ینفع الناس ... لآیات

"بما ینفع" میں " ما" ممکن ہے موصولہ ہو تو اس صورت میں "بائ" مصاحبت کے لئے ہوگی_ بنابریں " التی تجری ..."یعنی وہ کشتیاں جو سمندر میں حرکت کرتی ہیں اور ان میں (مال تجارت و غیرہ) ہوتاہے لوگوں کے لئے نفع بخش ہیں... البتہ"ما" مصدریہ بھی ہوسکتی ہے اس صورت میں "بائ" سببیت کے لئے ہوگی یعنی وہ کشتیاں جو انسانوں کو نفع دینے کے لئے سمندر میں حرکت کرتی ہیں_

٧_ عالم ہستی کے تمام تر فعل و انفعالات حتی انسانی ایجادات بھی خدا تعالی کی طرف سے ہیں اور اس کی توحید اور وسیع رحمت کی علامت ہیں_ ان فی ... الفلك التی تجری فی البحر بما ینفع الناس کشتیاں جو انسان کی بنائي ہوئي ہیں خداوند متعال نے ان کو اپنی توحید اور رحمت کے لئے دلیل و نشانی قرار دیا ہے یہ مطلب اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ تمام تر موجودات حتی بشر کی بنائي ہوئي اشیاء بھی من جانب اللہ ہیں_ اگر لفظ " الفلک" " السماوات"پر عطف ہو تو لفظ "خلق" " الفلک" کی طرف بھی مضاف ہوگا ہو تو مذکورہ مطلب زیادہ واضح اور روشن ہوجاتاہے_

٨_ باران رحمت کو نازل کرنے والا اللہ تعالی ہے_ و ما انزل الله من السماء من ماء

٩_ زمین پر موجود پانیوں کا منبع اور سرچشمہ آسمان ہے_ و ما انزل الله من السماء من ماء

١٠_ آسمان سے پانی نازل کرنا اور اس سے زمین کو زندہ کرنا اللہ تعالی کی توحید اور اسکی انتہائي و سیع رحمت کے دلائل میں سے ہے_ ان فی ... ما انزل الله من السماء من ماء فاحیا به الأرض ... لآیات

١١_ بے آب و گیاہ زمین مردہ ہے اور اسکی زندگی اس پر پودوں کا اگنا ہے_ فاحیا به الأرض بعد موتها"

Presented by: https://jafrilibrary.com

احیائے ارض "_(زمین کو زندہ کرنا) سے مراد اس پر درختوں اورپودوں کو پیدا کرنا ہے_

۱۲_بارش زمین پر زندگی اور متحرک مخلوقات کی پیدائش کا سبب ہے_فاحیا به الأرض بعد موتها و بث فیها من کل دابة "بث"کا معنی ہے پراکندہ کرنا، منتشر کرنا، پھیلانا_آیہ مجیدہ میں اس سے مراد متحرک مخلوقات کی مختلف انواع و اقسام کو پیدا کرنا ، ان میں ولادت اور نسل کے عمل سے انہیں زیادہ کرنا اور زمین پر پھیلانا ہے"بث فیہا" ممکن ہے "احیا ..." پر عطف ہو تو اس صورت میں "انزل من السمائ"پر متفرع ہوگا_ اور اس کا مطلب یوں ہوگا کہ حیوانات کے وجود میں آنے کا سبب آسمان سے نازل ہونے والا پانی ہے_

۱۳_اللہ تعالی زمین کو زندہ کرنے والا، اس پر زندہ موجودات کا پیدا کرنے والا اور روئے زمین پر ان کو پھیلانے والا ہے_ فاحیا به الأرض ... و بث فیها من کل دابة

۱۴_زمین پر ہر جگہ انواع و اقسام کی متحرک مخلوقات کا وجود اللہ تعالی کی توحید اور اسکی انتہائي وسیع رحمت کے دلائل و علامتوں میں سے ہے_و بث فیها من کل دابة ... لایات

۱۵_ہواؤں کا چلنا اور انکا ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونا اللہ تعالی کی توحید اور اسکی رحمت آفرینی کے دلائل و علائم میں سے ہے_ان فی ... و تصریف الریاح ... لآیات "تصریف" کا معنی ایک جہت سے دوسری جہت میں لوٹانا ہے_

۱٦_بارش برسانے والے بادل اللہ تعالی کی توحید اوراسکی انتہایی وسیع رحمت کی نشانیوں اور دلائل میں سے ہیں_ ان فی ... السحاب المسخر بین السماء والأرض لآیات "سحابة"کی جمع "سحاب" ہے جسکا معنی بارش برسانے والا بادل ہے (لسان العرب)

۱۷_آسمان و زمین کے مابین بادل اللہ تعالی کے تسخیر شدہ اور فرماں بردارہیں_والسحاب المسخر بین السماء والارض "سخر" کا مصدر"تسخیر" ہے جسکا معنی کسی شخص یا چیز کو اطاعت پر مجبور کرنا ہے_

۱۸_جہان خلقت کی کیفیت (اس کے اجزاء کا ایک دوسرے سے ارتباط اورپیوند، ان کی ہم آہنگی اور ان میں موجود ہدف) یہ سب ایک ہی خالق کی حکایت کرتے ہیں_ان فی خلق السماوات والأرض ... لآیات لقوم یعقلون

آیہ مجیدہ چونکہ توحید پر استدلال بیان کررہی ہے اس سے معلوم ہوتاہے کہ "یعقلون" کا محور یہ امورہیں عالم ہستی کی ایک چیز کے اجزا کا ایک

Presented by: https://jafrilibrary.com

دوسرے سے پیوند و ارتباط اور پھر چیزوں کا ایک دوسرے کے ساتھ پیوند و ارتباط اور انکا باہدف ہونا_ یہ پیوند و ارتباط اور باہدف ہونا ایک ہی خالق و منتظم کی حکایت کرتا ہے_

۱۹_ عالم ہستی سے اللہ تعالی کی توحید، رحمانیت اور رحیمیت کا نتیجہ نکالنا اس میں غور و فکر کرنے سے ممکن ہے_

ان فی خلق السماوات ... لآیات لقوم یعقلون

۲۰_ شرک اختیار کرنا اور توحید تک نہ پہنچنا فکر و تدبر نہ کرنے اور جہان ہستی کے پیوند و ہم آہنگی کو درک نہ کرنے کی دلیل اور علامت ہے_ ان فی خلق السماوات والأرض ... لآیات لقوم یعقلون

۲۱_ اللہ تعالی کی توحید تک پہنچنے اور اسکی رحمانیت و رحیمیت کو درک کرنے کے لئے عالم خلقت کے موجودات اور مظاہر میں تفکر کرنا ضروری ہے_ان فی خلق السماوات والأرض ... لآیات لقوم یعقلون آسمان: آسمانوں کا متعدد ہونا ۲; آسمانوں کا خالق ۱; آسمان کی خلقت ۳; آسمان کے فوائد ۹

آیات الہی : آفاقی آیات ۱۹

اللہ تعالی : اللہ تعالی کے مختصات ۱; افعال الہی ۱۳،۸; حاکمیت الہی ۱۷; اللہ تعالی کی خالقیت ۱۳،۱; خداشناسی کے دلائل ۱۹; اللہ تعالی کی رحمانیت کے دلائل ۳،۴،۵; اللہ تعالی کی رحیمیت کے دلائل ۳،۴،۵; اللہ تعالی کی رحمانیت کو درک کرنے کی بنیاد ۲۱; رحیمیت کو درک کرنے کی بنیاد ۲۱; رحمت الہی کے مظاہر ۱۰،۷،۶، ۱۳، ۱۵، ۱۶

انسان: انسان کے فائدے اور منافع ۶

ایجادات: ایجادات کا سرچشمہ ۷

ایمان: توحید پر ایمان کی بنیاد ۱۹،۲۱; اللہ تعالی کی رحمانیت پر ایمان کی بنیاد ۱۹; اللہ تعالی کی رحیمیت پر ایمان کی بنیاد ۱۹

بادل: بارش برسانے والے بادل ۱۶; بادلوں کی تسخیر ۱۷

بارش: بارش کے فوائد ۱۰،۱۲; بارش کا منبع ۸

پانی: پانی کا منبع ۹

پودے: پودوں کا اگنا ۱۱

Presented by: https://jafrilibrary.com

تعقل: تعقل کی اہمیت ۲۱; خلقت میں تعقل ۱۹،۲۰; موجودات کی خلقت میں تعقل ۲۱; خلقت میں تعقل کا فلسفہ ۲۱; تعقل نہ کرنے کی علامتیں ۲۰

توحید: توحید کے دلائل ۷،۶،۵،۴،۳ ، ۴،۱۰ ، ۱۵،۱ ، ۱۶;توحید افعالی کے دلائل ۱۸

خلقت: عالم خلقت کا خالق ۱۸،۱; عالم خلقت میں تبدیلیوں کا سرچشمہ ۷; عالم خلقت کا نظام ۱۸،۲۰; عالم خلقت کا باہدف ہونا ۱۸; عالم خلقت کے اجزاء کی ہم آہنگی ۱۸،۲۰

دلیل نظم: ۱۸

رات:

شب و روز میں تفاوت ۵; شب و روز کی گردش ۴

زمین: زمین کو زندہ کرنا ۱۰; زمین کا خالق ۱; زمین کی تخلیق ۳; مردہ زمین ۱۱;زمین کی زندگی کے اسباب ۱۲; زمین کی زندگی کا معیار ۱۱; زمین کی زندگی کا منبع ۱۳

شرک : شرک کے عوامل ۲۰

کشتی : کشتی کی سمندر میں حرکت ۶; کشتیاں چلانے کے فوائد ۶

متحرک موجودات: متحرک موجودات کی انواع و اقسام ۱۴; متحرک موجودات کی پیدائش کا منبع ۱۲،۱۳

موجودات: موجودات کی تخلیق ۱۳

ہوا: ہوا کا چلنا ۱۵

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَتَّخِذُ مِن دُونِ اللّهِ أَندَاداً يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللّهِ وَالَّذِينَ آمَنُواْ أَشَدُّ حُبًّا لِّلّهِ وَلَوْ يَرَى الَّذِينَ ظَلَمُواْ إِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ أَنَّ الْقُوَّةَ لِلّهِ جَمِيعاً وَأَنَّ اللّهَ شَدِيدُ الْعَذَابِ ﴿١٦٥﴾

لوگوں میں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو اللہ علاوہ دوسروں کو اس کا مثل قرادیتےہیں اور ان سے اللہ جیسی محبت بھی کرتے ہیں جب کہ ایمان والوں کی تمام محبّت خدا سے ہوتی ہے اور اے کاش ظالمین اس بات کو اسوقت دیکھ لیتے جو عذاب کودیکھنے کے بعد سمجھیں گے کہ ساری قوت صرف اللہ کے لئے ہےاور اللہ سخت ترین عذاب کرنے والاہے(١٦٥)

١_ کچھ لوگ (مشرکین) توحید پر بہت زیادہ دلائل ہونے کے باوجود غیر خدا کو خدا تعالی کی مثل، نظیر اور برابر تصور کرتے ہیں_ لآیات لقوم یعقلون_ و من الناس من یتخذ من دون اللہ انداداً"انداد" کا مفرد"ند" ہے بمعنی مثل_

٢_ غیر خدا کو خدا کی طرح تصور کرنا آیات الہی میں تدبر نہ کرنے کی دلیل و علامت ہے_ لآیات لقوم یعقلون_و من الناس من یتخذ من دون اللہ انداداً

٣_ اللہ تعالی بے مثل و مثال اور بے ہمتا حقیقت ہے_و من الناس من یتخذ من دون اللہ انداداً

۴_ مشرکین جھوٹے خداؤں سے انس و محبت اور تعلق رکھتے ہیں_ یحبونھم

۵_ مشرکین خیالی معبودوں سے انس و محبت کرنے کے علاوہ اللہ تعالی سے بھی محبت کرتے ہیں_یحبونھم کحب اللہ

یہ مطلب اس بناپر ہے کہ "حب" کا اضافہ مفعول کی طرف ہوا ہو اور اسکا فاعل ضمیر محذوف ہو جو "من الناس" کی طرف لوٹتی ہو یعنی کحبھم اللہ _

٦_ مشرکین کی خیالی معبودوں سے محبت اللہ تعالی کی محبت کے ہم وزن و برابر ہے _

Presented by: https://jafrilibrary.com

يحبونهم كحب الله

۷_ موحد مومنین کے نزدیک اللہ تعالی عالم ہستی کی محبوب ترین حقیقت ہے_ والذين آمنوا اشد حباً لله

آیہ مجیدہ کے ابتدائی حصے اور ماقبل آیات کی روشنی میں "الذین آمنوا" سے مراد وہ توحید پرست ہیں جو فقط اللہ تعالی کی ہی عبادت کرتے ہیں کسی چیزیا شخص کو اللہ تعالی کی مثل و مانند نہیں سمجھتے_ "اشد"افعل تفضیل ہے جسکا مفضل علیہ ذکر نہیں ہوا تا کہ ہرچیز اور ہر شخص کو شامل ہوجائے_

۸_ انس و محبت اور عشق و دوستی کے بالاترین مرحلہ کے لئے انتہائی مناسب اور موزوں حقیقت اللہ تعالی کی ذات اقدس ہے_ والذين آمنوا اشد حبا الله

۹_ اللہ تعالی کے ہمراہ غیر خدا کی محبت و دوستی بے ایمانی کی علامت ہے_ والذين آمنوا اشد حبالله

۱۰_ احساسات و جذبات کا رابطہ اعتقادات و یقین کے ساتھ ہے_ و من الناس من يتخذ من دون الله انداداً يحبونهم ... والذين آمنوا اشد حبا لله

۱۱_ تمام تر قدرتوں اور قوتوں کا مالک اللہ تعالی ہے کوئي شخص اور نہ ہی کوئي چیز اسکے علاوہ قدرت و طاقت نہیں رکھتی_ ان القوة لله جميعاً

۱۲_ قیامت کے دن اللہ تعالی کا عذاب شدید ہوگا_ و ان الله شديد العذاب

۱۳_ مشرکین قیامت کے دن عذاب الہی میں مبتلا ہوں گے اور اس کو شدید عذاب پائیں گے_ الذين ظلموا إذ يرون العذاب ... ان الله شديد العذاب

۱۴_ ظالمین اللہ تعالی کی قدرت و طاقت سے غافل ہیں_ و لويرى الذين ظلموا ... ان القوة لله جميعاً

۱۵_ ظالمین روز قیامت شدید عذاب میں مبتلا ہوں گے_ و لويرى الذين ظلموا ... وان الله شديد العذاب

۱۶_ مشرکین جب عذاب الہی میں مبتلا ہوں گے تو یقین کرلیں گے کہ قدرت و قوت فقط اللہ تعالی میں منحصر ہے_

و لو يرى الذين ظلموا إذ يرون العذاب ان القوة لله جميعاً "إذيرون"، "يري" کے لئے مفعول ہے "ان القوة..." فعل مقدر کے ساتھ جواب شرط ہے گویا مطلب یوں ہے "لويرى ... لعلموا ان القوة لله جميعاً" اگر مشرکین آج دیکھ لیتے اس دن کو جب قیامت کے عذاب میں مبتلا ہوں گے تو یقینا جان لیتے کہ تمام تر

Presented by: https://jafrilibrary.com

قدرتوں کا مالک اللہ تعالی ہے۔

۱۷۔ جو لوگ اللہ تعالی کا مثل و مثال تصور کرتے ہیں ظالمین میں سے ہیں۔ و لو یری الذین ظلموا

"الذین ظلموا" سے مراد مشرکین ہیں۔ مشرکین کے لئے "الذین ظلموا" کی تعبیر لانا اس حقیقت کو بیان کرتا ہے کہ شرک اختیار کرنا اللہ تعالی کے حق میں ظلم و تجاوز ہے (لازم ہے کہ اسی کو واحد و یکتا جانا جائے)۔

۱۸۔ مشرکین جھوٹے خداؤں کو صاحب قدرت تصور کرتے ہیں۔ و لویری الذین ظلموا إذ یرون العذاب ان القوۃ للہ جمیعاً وہ لوگ جو غیر خدا کو خداوند متعال کی طرح سمجھتے ہیں ان کے لئے اللہ تعالی کی قدرت اور یہ کہ قوت صرف اسی کی ذات اقدس میں منحصر ہے کو بیان کرنا کرنا اس خاطر ہے کہ مشرکین اس وہم و گمان کی بناپر کہ ان کے معبود بھی صاحب قدرت ہیں ان کو اللہ تعالی کی طرح تصور کرتے ہیں اور اسی بناپر ان سے محبت کرتے ہیں۔

۱۹۔ جھوٹے معبودوں کو صاحب قدرت خیال کرنا مشرکین کی ان سے محبت کا سبب ہے۔ یحبونھم کحب اللہ ... و لو یری الذین ظلموا ... ان القوۃ للہ جمیعاً

۲۰۔ قدرت و قوت کی جاذبیت محبت کو جذب کرنے میں مؤثر ہوتی ہے۔ یحبونھم کحب اللہ ... و لویری الذین ظلموا ... ان القوۃ للہ جمیعاً

۲۱۔ اللہ تعالی کی قدرت و طاقت پر یقین دلوں میں اسکی محبت پیدا کرنے کا سبب ہے۔ والذین آمنوا اشد حبا للہ ... ان القوۃ للہ جمیعاً

۲۲۔ اللہ تعالی کی قدرت کو نہ پہچاننا اور اسکے غیر کو صاحب قدرت تصور کرنا شرک کے اسباب و عوامل میں سے ہے۔ و من الناس من یتخذ من دون اللہ انداداً ... ان القوۃ للہ جمیعاً

۲۳۔ بعض انسان (مشرکین) اپنے بڑوں اور بزرگوں کو قدرت و طاقت میں اللہ تعالی کی طرح سمجھتے ہیں اور ان کو اللہ تعالی کے برابر اور ہم وزن خیال کرتے ہیں۔ و من الناس من یتخذ من دون اللہ انداداً یحبونھم کحب اللہ

بعد والی آیت مشرکین کو دو حصوں میں تقسیم کرتی ہے ایک سرداران شرک اور دوسرے ان کے پیروکار۔ اس اعتبار سے کہا جاسکتا ہے کہ "من الناس" سے مراد پیروکار مشرکین اور "انداد" سے مراد ان کے سردار ہیں اور ضمیر "ہم"، "انداد" کی طرف لوٹتی ہے جو اس احتمال کی تائید کرتی ہے۔ کیونکہ یہ ضمیر انسانوں اور صاحب عقل و شعور مخلوقات کے لئے استعمال ہوتی ہے۔

۲۴۔ قیامت کا دن اللہ تعالی کی مطلق (لامحدود)

Presented by: https://jafrilibrary.com

قدرت کے ظہور کا دن ہے اور یہ کہ غیر خدا کے پاس کوئی قدرت و طاقت نہیں ہے اس سے آگاہی کا دن ہے ـ

إذیرون العذاب ان القوۃ للہ جمیعاً

اسماء اور صفات: جمالی صفات ۳

اللہ تعالی: اللہ تعالی کے مختصات ۳،۸،۱۱،۱۶; اللہ تعالی کا بے مثل و مثال ہونا ۳; آخرت میں اللہ تعالی کے عذاب ۱۲; آخرت میں اللہ تعالی کی قدرت ۲۴; قدرت الہی ۱۱،۱۶

اللہ تعالی کے محب و عاشق :۷

احساسات و جذبات: احساسات اور عقیدہ ۱۰

ایمان: اللہ تعالی کی قدرت پر ایمان کے اثرات و نتائج ۲۱; بے ایمانی کی علامتیں ۹

باطل معبود: باطل معبودوں کی قدرت ۱۸

تعقل: عدم تعقل کی علامتیں ۲

توحید: توحید ذاتی ۳

جہالت: جہالت کے نتائج و اثرات ۲۲; اللہ تعالی کی قدرت سے جہالت ۲۲

رجحانات و محبتیں: اللہ تعالی سے محبت ۸،۷،۶،۵، ۹،۲۳; طاقتور رہبروں سے محبت ۲۳; غیر خدا سے محبت ۹،۲۳; باطل معبودوں سے محبت ۴،۵،۶; اللہ تعالی سے محبت کے عوامل ۲۱; باطل معبودوں سے محبت کے عوامل ۱۹

شرک: شرک کے اثرات و نتائج ۲; شرک کا ظلم ۱۷; شرک کے عوامل ۲۲

ظالمین :۱۷

ظالمین اور قدرت الہی ۱۳; ظالمین کو اخروی عذاب ۱۵; ظالمین کی غفلت ۱۳

عذاب: شدید عذاب ۱۲،۱۳،۱۵; عذاب کے درجات ۱۲،۱۳،۱۵

عقیدہ: باطل عقیدہ ۱۸

عوام: مشرک عوام ۱،۲۳

Presented by: https://jafrilibrary.com

غفلت: اللہ تعالی کی قدرت سے غفلت ۱۳

قدرت: قدرت کے نتائج و اثرات ۱۹،۲۰; غیر خدا کی قدرت ۲۴; قدرت کا منبع ۱۱

قیامت: قیامت میں حقائق کا ظہور ۲۴

مشرکین: مشرکین کو اخروی عذاب ۱۳; مشرکین کا عقیدہ ۱۸،۱، ۱۹،۲۳; مشرکین کی محبتیں ۴،۵،۶; مشرکین اور قدرت الہی ۱۶;مشرکین اور باطل معبود ۱۸،۱۹; مشرکین کا عذاب سے سامنا ۱۶

مومنین: مومنین کا انس و محبت ۷; مومنین کے محبوب ۷

إِذْ تَبَرَّأَ الَّذِينَ اتُّبِعُواْ مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُواْ وَرَأَوُاْ الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الأَسْبَابُ ﴿۱۶۶﴾

اس وقت جبکہ پیر اپنے مریدوں سے بیزاری کا اظہار کریں گے اور سب کے سامنے عذاب ہوگا اور تمام وسائل منقطع ہوچکے ہوں گے (۱٦٦)

۱_ مشرکین کی تقسیم سردارانِ شرک اور ان کے پیروکاروں میں_إذ تبرأ الذین اتبعوا من الذین اتبعوا

۲_ مشرکین (سردار اور ان کے پیروکار) عذاب قیامت میں بتلا ہوں گے_إذ تبرأ الذین اتبعوا من الذین اتبعوا و رأوا العذاب "راوا العذاب" کی ضمیر فاعلی ظاہراً دونوں گروہوں (سردار اور ان کے پیروکار) کی طرف لوٹتی ہے_ ما قبل اور ما بعد والی آیت سے معلوم ہوتاہے کہ "تبري" کے لئے ظرف روز قیامت ہے_بنابریں "العذاب" سے مراد عذاب قیامت ہے_

۳_ سرداران شرک جب عذاب قیامت کا سامنا کریں گے تو اپنے پیروکاروں سے دوری اور بیزاری اختیار کریں گے_ إذ تبرأ الذین اتبعوا من الذین اتبعوا ورأوا العذاب جملہ "و راوا العذاب" حالیہ ہے یعنی سرداران شرک کی اپنے پیروکاروں سے دوری و بیزاری اس حالت میں ہوگی جب عذاب کا سامنا کریں گے_

۴_ مشرکین (سرداران شرک اور ان کے پیروکار) کے لئے عذاب قیامت سے نجات کی خاطر کوئي وسیلہ نہیں ہے_ تقطعت بهم الاسباب "بھم"، "الاسباب" کے لئے قید ہے اور اس میں "بائ"، "ملابسة" کے معنی میں ہے پس جملہ "تقطعت ..." کا معنی یوں ہے

Presented by: https://jafrilibrary.com

(درآں حالیکہ) ان کے پاس جو وسائل و اسباب تھے وہ سب کے سب ٹوٹ چکے ہوں گے اورنابود ہوجائیں گے "الاسباب" سے ممکن ہے عذاب سے نجات کے اسباب مراد ہوں یا مراد وہ اسباب ہوں جو سردار اور ان کے پیروکاروں کو ایک دوسرے سے جوڑتے ہوں_ مذکورہ بالا مطلب پہلے احتمال کی بناپر ہے_

۵_ قیامت کا دن پیروکار مشرکین کے لئے ان کے پیشواؤں اور بزرگوں کی گمراہی سے آگاہی کا دن ہے_إذ تبرا الذین اتبعوا من الذین اتبعوا

۶_ الہی فرامین کے مقابل باطل قوتوں کی پیروی شرک ہے_*و من الناس من یتخذ من دون الله انداداً یحبونهم ... إذ تبرأ الذین اتبعوا

۷_ گمراہ قائدین اورپیشواؤں کا عوام کی گمراہی میں بہت بنیادی کردارہے_إذ تبرا الذین اتبعوا من الذین اتبعوا

۸_ قیامت کے دن سرداران شرک اور ان کے پیروکاروں کے مابین دوستی و ارتباط کے تمام وسائل و اسباب نابود ہوجائیں گے_ و تقطعت بهم الاسباب یہ مطلب اس بناپر ہے کہ "الاسباب" سے مراد سرداروں اور پیروکاروں کے مابین دوستی وپیوند کے اسباب ہوں_

۹_باطل کی بنیادپر انسانوں کی دوستیاں اور اطاعت قیامت کے دن دشمنی اور اختلاف میں تبدیل ہوجائیں گی_إذ تبرا الذین اتبعوا من الذین اتبعوا

۱۰_دوستی اور اطاعت کا آپس میں گہرا رابطہ ہے_ یحبونهم کحب الله ... إذ تبرا الذین اتبعوا من الذین اتبعوا

ماقبل آیت میں پیشواؤں اور پیروکاروں کے مابین ارتباط کی بنیاد محبت اوردوستی کو قرار دیا گیا ہے_ البتہ اگر"انداد" سے مراد سردار و پیشوا ہوں تو آیت نے پیشواؤں اور پیروکاروں کے مابین رابطے کو تابع اور متبوع (جسکی اتباع کی جائے) کا رابطہ قرار دیا ہے پس یہ اس مطلب کی طرف اشارہ ہے کہ محبت اور اطاعت ایک دوسرے کے لئے لازم و ملزوم ہیں یعنی جہاں محبت ہے وہاں اطاعت بھی ہے_

۱۱_ امام صادق عليه‌السلام سے روایت ہے آپ عليه‌السلام نے ارشاد فرمایا

Presented by: https://jafrilibrary.com

"اذا کان یوم القیامة ... یاتی النداء من عند الله عزوجل الا من تعلق بامام فی دار الدنیا فلیتبعه الی حیث یذهب فحینئذ یتبرء الذین اتبعوا من الذین اتبعوا ورا وا العذاب و تقطعت بهم الاسباب "(۱)

جب قیامت برپا ہوگی تو...رب ذو الجلال کی جانب سے صدا آئے گی جو کوئي دنیا میں جس پیشوا سے وابستہ تھا جہاں اسکا پیشوا جائے تو وہ بھی اسی کے پیچھے جائے اس وقت گمراہ پیشوا اپنے پیروکاروں سے بیزاری اختیار کریں گے_ وہ لوگ عذاب الہی کا سامنا کریں گے اور ان کے تمام تر اسباب ٹوٹ جائیں گے..."

اختلاف: آخرت میں اختلاف کے اسباب ۹)

اظہار برائت کرنا : پیروکار مشرکین سے اظہار برات ۳

اللہ تعالی : اوامر الہی سے منہ موڑنا ٦

تقلید: باطل تقلید کے نتائج ۹

دشمني: آخرت میں دشمنی کے اسباب ۹

دوستی : باطل دوستی کے نتائج۹; دوستی اور اطاعت ۱۰

روایت: ۱۱

شرک : شرک کے موارد ٦

عذاب: اخروی عذاب سے نجات ۴

قائدین : گمراہ قائدین کا گمراہ کرنا ۷; گمراہی کے پیشوا قیامت میں ۱۱

قدرت: باطل قوت و قدرت کی اتباع ٦

قیامت : قیامت میں حقیقتوں کا ظہور ۵; قیامت میں اسباب کا منقطع ہونا ۸; قیامت میں روابط کا منقطع ہونا ۸; قیامت میں محبتوں کا منقطع ہونا ۸

لوگ: لوگوں کی گمراہی کے عوامل ۷

مشرکین : پیروکار مشرکین کی آگاہی ۵; مشرکین پیشواؤں کا اظہار برائت ۳; مشرکین کے پیشوا ۱ ; مشرکین کے قائدین قیامت میں ۸،۳،۲; مشرکین کو اخروی

---

۱) امالی شیخ طوسی ص ۶۱ ، نورالثقلین ج/ ۱ ص ۱۵۰ ح ۴۸۵_

Presented by: https://jafrilibrary.com

عذاب ۴،۲ ; پیروکار مشرکین کو عذاب ۴; مشرک قائدین کی گمراہي ۵;پیروکار مشرکین ۱ ; پیروکار مشرکین قیامت میں ۸،۵،۲ ; مشرکین کا عذاب سے سامنا کرنا ۳

معاشرہ: معاشرے کو پہنچنے والے نقصان کی شناخت ۷

معاشرتی طبقات: ۱

وَقَالَ الَّذِينَ اتَّبَعُواْ لَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّأَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّؤُواْ مِنَّا كَذَلِكَ يُرِيهِمُ اللّهُ أَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ عَلَيْهِمْ وَمَا هُم بِخَارِجِينَ مِنَ النَّارِ ﴿۱۶۷﴾

اور مرید بھی یہ کہیں گے کہاے کاش ہم نے ان سے اسی بیزاری اختیار کیھوتی جس طرح یہ آج ہم سے نفرت کررہے ہیں_ خدا ان سب کے اعمال کو اسی طرح حسرتبنا کرپیش کرے گا اور ان میں سے کوئیجہنم سے نکلنے والا نہیں ہے (۱٦۷)

۱_ پیروکار مشرکین میدان حشر میں دنیا کی طرف لوٹنے کی خواہش کریں گے تا کہ اپنے پیشواؤں سے اظہار برائت کریں اور ان کی مخالفت کریں_ و قال الذين اتبعوا لو ان لنا كرة فنتبرا منهم "کرّ" کا معنی رجوع ہے اور "کرّة" کا معنی ہے ایک بار رجوع کرنا اور اس سے مراد دنیا کی طرف بازگشت ہے بنابراین " لو ان لنا کرّة"یعنی اے کاش ہم ایک مرتبہ دنیا کی طرف لوٹائے جائیں_

۲_ میدان حشر میں پیروکار مشرکین اپنے مشرک پیشواؤں کی دوستی اور دنیا میں ان کی اطاعت سے اظہار پشیمانی کریں گے _و قال الذين اتبعوا لو ان لنا كرّة فنتبرا منهم

۳_ قیامت کے دن مشرک پیروکاروں کی شرک اختیار کرنے اور مشرک قائدین کی اطاعت کرنے سے ندامت کوئی نتیجہ نہ دے گی اور نہ ہی انہیں نجات دلائے گی_ و قال الذين اتبعوا لو ان لنا كرّة فنتبرا منهم

اگر قیامت میں ان کی نجات میں شرک اور ... سے ندامت مؤثر ہوتی تو مشرکین دنیا کی طرف بازگشت کی تمنا نہ کرتے_

۴_ مشرک پیروکاروں کا اپنے مشرک قائدین سے اظہار برائت کے لئے تیار ہونا حق و حقیقت کی تلاش و جستجو کے لئے نہ ہوگا بلکہ جذبہ انتقام کی خاطر ہوگا_

فنتبرا منهم كما تبرء وا منا " كما تبرا وا منا ..."(چونکہ انہوں نے ہم سے بیزاری کی ہے) یہ جملہ پیروکار مشرکین کے اظہار برائت کے محرک کو بیان کررہاہے_

۵_ قیامت کے دن انسانوں میں جذبہ انتقام ہوگا_فنتبرا منهم كما تبرأوا منا

Presented by: https://jafrilibrary.com

٦_ قیامت میں انسانوں کی نفسیاتی کیفیات اور احساسات بھی ہوں گے_لو ان لنا كرّة فنتبرا منهم كما تبرا و منا

٧_ قیامت کے میدان میں پیروکار مشرکین شرک اختیار کرنے اور مشرک رہبروں کی اطاعت سے حسرت و پشیمانی اور غم و اندوہ کا اظہار کریں گے_ كذلك يريهم الله اعمالهم حسرات عليهم

٨_ قیامت کا منظردنیاوی اعمال اور ان کے نتائج کے مشاہدے کا میدان ہے_ كذلك يريهم الله اعمالهم حسرات "يري" کا فعل ممکن ہے "رؤیت" سے ہے جو آنکھوں سے دیکھنے کے معنی میں ہے اس بناپر اس جملہ "کذلک ..."کا معنی یہ بنتاہے اللہ تعالی مشرکین کو انکے اعمال (یا ان اعمال کے نتائج) دکھائے گا_

٩_ دنیا میں انسان کے بُرے اور ناقابل قبول اعمال قیامت میں حسرت و ندامت اور غم و اندوہ کا باعث بنیں گے_ كذلك يريهم الله اعمالهم حسرات عليهم

١٠_ اللہ تعالی قیامت کے میدان میں انسان کو اسکے دنیاوی اعمال کا مشاہدہ کرائے گا_ كذلك يريهم الله اعمالهم

١١_ انسانوں کے برے اعمال قیامت میں مجسم حسرت کی صورت میں ان کے مقابل ہوں گے_ كذلك يريهم الله اعمالهم حسرات عليهم یہ مطلب اس بناپر ہے کہ "يري" کا معنی قلبی مشاہدہ ہو اس صورت میں ''حسرات"، "يري" کے لئے تیسرا مفعول ہوگا اور جملے کا معنی یہ ہوگا اللہ تعالی مشرکوں کے اعمال کو حسرتوں کی صورت میں ان کے سامنے جلوہ نما کرے گا_

١٢_ شرک اختیار کرنا، مشرک رہبروں کی محبت اور پیروی کرنا یہ اعمال پیروکار مشرکین کے لئے عالم آخرت میں حسرت و اندوہ کا باعث ہوں گے_ كذلك يريهم الله اعمالهم حسرات عليهم

١٣_ مشرکین (قائدین اور پیروکار) آتش جہنم میں مبتلا ہوں گے اور ہمیشہ وہیں رہیں گے_ و ما هم بخارجين من النار

١٤_ عالم آخرت سے دنیا کی طرف بازگشت کی آرزو بے معنی اور بے ہودہ آرزو ہے جو ہرگز پوری نہ ہوگی_ لو ان لنا كرة ... و ما هم بخارجين من النار

Presented by: https://jafrilibrary.com

یہ جملہ "و ما ہم بخارجین ..." در حقیقت مشرکین کی دنیا کی طرف بازگشت کی آرزو کا جواب ہے _ یہ جملہ بیان کررہاہے کہ وہ لوگ نہ فقط واپس نہ لوٹیں گے بلکہ انہیں آتش جہنم سے رہائي بھی نہ ملے گی _

۱۵ _ اللہ تعالی کے اس کلام "کذلک یریھم اللہ اعما لھم حسرات علیھم" کے بارے میں امام صادق علیه‌السلام سے روایت ہے " هو الرجل يدع المال لا ينفقه فى طاعة الله بخلاً ثم يموت فيدعه لمن هو يعمل فى طاعة الله او فى معصيته فان عمل به فى طاعة الله راه فى ميزان غيره فزاده حسرة و قد كان المال له و ان كان عمل به فى معصية الله قواه بذلك المال حتى عمل به فى معصية الله"[1] اس سے مراد وہ شخص ہے جو دنیا میں مال چھوڑ جاتاہے اور بخل کی وجہ سے اللہ کی اطاعت میں اسے خرچ نہیں کرتا وہ مرجاتاہے اور پھر یہ مال اللہ کی اطاعت یا معصیت کی راہ میں خرچ ہوتاہے پس اگر یہ مال خدا کی راہ میں خرچ ہوا تو یہ شخص اس کو دوسروں کے نامہ اعمال میں دیکھے گا اور اس کی حسرت میں اضافہ ہوگا کیونکہ یہ مال اس کی ملکیت تھا اور اگر یہ مال اللہ تعالی کی معصیت کی راہ میں خرچ ہوگا تو اس نے اس مال سے گناہ گار کی تقویت کی تا کہ اللہ تعالی کی نافرمانی کرسکے _

۱۶ _ منصور حازم کہتے ہیں میں نے امام صادق علیه‌السلام سے اس آیت " و ماهم بخارجين من النار" کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیه‌السلام نے فرمایا "اعداء على عليه‌السلام هم المخلدون فى النار ابد الابدين و دهر الداهرين"[2]

ان سے مراد علی علیه‌السلام کے دشمن ہیں جو جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رہیں گے _

آرزو: دنیا کی طرف بازگشت کی آرزو ۱،۱۴; باطل آرزو ۱۴

اطاعت: مشرک قائدین کی اطاعت ۲،۳،۷،۱۲

اظہار برائت: مشرک رہبروں سے اظہار برائت ۱،۴

اللہ تعالی : افعال الہی ۱۰

امام علی علیه‌السلام : علی علیہ السلام کے دشمنوں کا انجام ۱۶

انسان: آخرت میں انسانی احساسات ۶; آخرت میں انسانوں کا جذبہ انتقام ۵; انسان کی آخرت میں حسرت ۱۱; قیامت میں انسانوں کا عمل ۱۰

---

۱) کافی ج/ ۴ ص ۴۲ ح ۲ ، نورالثقلین/ ج ۱ ص ۱۵۱ ح ۴۸۹ _

۲) تفسیر عیاشی ج/۱ص ۷۳ ح ۱۴۵، نورالثقلین ج/ ۱ ص ۱۵۱ ح ۴۸۸ _

Presented by: https://jafrilibrary.com

اہل جہنم : ۱۳،۱۶

پشیمانی : بے نتیجہ پشیمانی ۳

جذبہ محرکہ: جذبہ محرکہ کے عوامل ۴

جہنم: آتش جہنم ۱۳; جہنم میں ہمیشہ رہنے والے ۱۶; جہنم میں ہمیشگی ۱۳

حسرت : اخروی حسرت کے عوامل ۱۵

دشمنی: مشرکین قائدین سے دشمنی ۱

دوستی : مشرکین قائدین سے دوستی کے نتائج ۲ ;ناپسندیدہ دوستی ۲

رجحانات اور محبتیں : مشرک قائدین سے محبت کے نتائج ۱۲

روایت:۱۵،۱۶

شرک : شرک کے نتائج و اثرات ۱۲

عذاب: اہل عذاب ۱۳

عمل: عمل کے اخروی نتائج ۸; ناپسندیدہ عمل کے اخروی نتائج ۱۱; ناپسندیدہ عمل کے نتائج ۹

قیامت : قیامت میں جذبات و احساسات ۶; قیامت میں جذبہ انتقام ۵; قیامت میں عمل کا مجسم ہونا ۸،۱۱; قیامت میں حقیقتوں کا ظہور ۸; قیامت میں اندوہ کے عوامل ۷،۹،۱۲; قیامت میں حسرت کے عوامل ۷،۹،۱۱،۱۲; قیامت کی خصوصیات ۸

مال: گناہ میں مال کا استعمال ۱۵

مشرکین : مشرکین کی اخروی آرزو ۱; پیروکار مشرکین کا جذبہ انتقام ۴; مشرکین کا اندوہ ۷; پیروکار مشرکین کا اخروی اندوہ ۱۲; مشرکین کی اخروی پشیمانی ۲،۳; مشرکین کی اخروی حسرت ۷; پیروکار مشرکین کی حسرت ۱۲; مشرک قائدین جہنم میں ۱۳; مشرکین کو اخروی عذاب ۱۳; مشرک قائدین کو عذاب ۱۳; پیروکار مشرکین کو عذاب ۱۳; پیروکار مشرکین جہنم میں ۱۳; پیروکار مشرکین قیامت میں ۱،۲،۳،۷

Presented by: https://jafrilibrary.com

يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُواْ مِمَّا فِي الأَرْضِ حَلاَلاً طَيِّباً وَلاَ تَتَّبِعُواْ خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿۱۶۸﴾

اے انسانو میں جو کچھ بھی حلال و طیب ہے اسے استعمال کرو اور شیطانی اقدامات کا اتباع نہ کرو کہ وہ تمھارا کھلا ہوا دشمنہے (۱٦۸)

۱_ زمین کی پیداوار سے کھانا اور استفادہ کرنا جائز ہے اور اس سلسلے میں اللہ تعالی نے تاکید فرمائي ہے_ كلوا مما فى الأرض حلالاً طيباً "كلوا" کا مصدر "اكل" ہے جس کا معنی کھانا ہے_ بہت سے موارد میں "مجاز شامل" کے طور پر استعمال ہوتاہے جسکا معنی مطلق تصرف یا استفادہ کرنا ہے اور کھانا بھی اسی میں شامل ہے_

۲_ تمام انسان قرآن حکیم کے مخاطب ہیں اور ان کو دعوت دی گئي ہے کہ اس کے احکام کا خیال رکھیں_
يا ايها الناس كلوا مما فى الأرض حلالاً طيباً

۳_ زمین کی پیدا وار سے کھانے اور استفادہ کرنے میں اللہ تعالی کی نصیحت میں بنیادی شرائط یہ ہیں کہ پاکیزہ، طبیعت کے موافق اور حلال ہو_ كلوا مما فى الأرض حلالاً طيباً اس مطلب میں "حلالاً" اور "طیباً"، "ما" کے لئے حال ہے، طیب اپنے موارد استعمال کے اعتبار سے خوب، اچھا کا معنی دیتاہے لہذا ہر جملے میں اس کی تفسیر اس حکم کے مناسب کی جائیگی جو اس جملے میں موجود ہے_

۴_ زمینی پیداوار اور وسائل سے استفادہ کرنے کے لئے ضروری ہے کہ حلال اور اچھی چیز کا انتخاب کیا جائے_
كلوا مما فى الأرض حلالاً طيبا اس مطلب میں "حلالا" اور "طیبا" کو محذوف مفعول مطلق کی صفت قرار دیا گیا ہے یعنی كلوا ... اكلاً حلالا طيبا پس یہ دو قید اس لئے بیان ہوئیں ہیں کہ استفادے کی نوعیت بیان کریں_

۵_ زمین سے پیدا ہونے والی غذاؤں میں حفظان صحت کے اصول کی مراعات کرنا ضروری ہے_ كلوا مما فى الأرض حلا لا طيبا

٦_ زمین کے وسائل سے استفادہ کرنا تمام انسانوں کا حق ہے_ یہ کسی گروہ یا امت مسلمان و غیرہ سے مختص نہیں ہے_ يا ايها الناس كلوا مما فى الأرض حلالاً طيباً

۷_ انسان بے ہودہ اور بے بنیاد بہانوں (زہد، قبائلی رسومات و غیرہ وغیرہ) کی بناپر زمین کی نعمتوں اور وسائل سے خود کو محروم نہ کریں_
كلوا مما فى الأرض حلالا طيبا

Presented by: https://jafrilibrary.com

"کلوا" کا حکم اگرچہ مفسرین کی نظر میں مباح کے لئے ہے نہ کہ وجوب کے لئے_ تاہم مباح کو بیان کرنے کے لئے امر کا صیغہ استعمال کرنا اس نکتہ کی طرف اشارہ ہوسکتاہے کہ متکلم ترغیب دلارہاہے اور ان چیزوں سے اجتناب یا پرہیز کو ٹھیک نہیں سمجھتا_

۸_ شیطان کی پیروی سے اجتناب ضروری ہے_ و لا تتبعوا خطوات الشیطان

۹_ شیطان انسانوں کا بہت واضح دشمن ہے_ انه لکم عدو مبین

۱۰_ شیطان مکار، فریب دینے والا اور دغاباز موجود ہے جبکہ انسان اس کے اثرات کو قبول کرنے والا ہے_ و لا تتبعوا خطوات الشیطان

۱۱_ شیطان انسانوں کو مرحلہ بہ مرحلہ، قدم بہ قدم زوال اور انحراف کی طرف کھینچ لے جاتاہے_ و لا تتبعوا خطوات الشیطان "خطوات" کی مفرد "خطوة" ہے جسکا معنی قدم ہے آیہ مجیدہ میں اس سے مراد وہ راستہ ہے جو شیطان نے انسان کے لیئے معین کیا ہے خطوات کو جمع استعمال کرنا اس مطلب کی طرف اشارہ ہے کہ انسان کو منحرف کرنے کے لئے شیطان کے پاس مختلف راستے ہیں یا اس سے مراد یہ ہوسکتا ہے کہ شیطان انسان کو قدم بہ قدم، گام بہ گام تباہی و زوال کی طرف لے جاتاہے_

۱۲_ انسانوں کو منحرف کرنے کے لئے شیطان مختلف راہوں سے استفادہ کرتاہے_ و لا تتبعوا خطوات الشیطان

۱۳_ زمین کی نعمتوں اور وسائل کو اپنے لیئے حرام قرار دینا شیطان کی پیروی ہے_ کلوا مما فی الأرض ... و لا تتبعوا خطوات الشیطان وسائل و امکانات سے استفادہ کرنے اور حرام و پلیدیوں سے پرہیز کی نصیحت کرنے کے بعد شیطان کی پیروی سے منع کرنا اس مطلب کو بیان کررہاہے کہ وسائل و نعمات سے استفادہ نہ کرنا اور حرام و پلیدیوں سے نہ بچنا ایک طرح سے شیطان کی پیروی ہے_

۱۴_ محرمات اور ناپاک و پلید اشیاء سے فائدہ اٹھانا شیطان کی پیروی کرنا ہے_ کلوا مما فی الأرض حلالاً طیباً و لا تتبعوا خطوات الشیطان

۱۵_ انسان کی فطری ضروریات اسکے انحراف اور شیطان کے دام اور چنگل میں پھنسنے کی زمین کو فراہم کرتی ہیں_ کلوا مما فی الأرض حلالاً طیبا و لا تتبعوا خطوات الشیطان

۱۶_ لوگوں کو حرام اور ناپاک و پلید اشیاء سے استفادہ پر آمادہ کرنا اور حلال نعمتوں سے روکنا انسان کے ساتھ شیطان کی دشمنی کا ایک جلوہ ہے_ کلوا مما فی الأرض حلالا طیبا و لا تتبعوا خطوات الشیطان انه لکم عدو

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۷_ دشمنوں اور ان کی خواہشات کی پیروی سے پرہیز ضروری ہے_

ولا تتبعوا خطوات الشیطان انه لکم عدو مبین شیطان کی انسان سے دشمنی اس بات کی دلیل ہے کہ اسکی اتباع سے اجتناب کیا جائے اس سے معلوم ہوتاہے کہ جو کوئي یا جو چیز بھی انسان کی دشمن ہو اسکی پیروی سے اجتناب کرے_

۱۸_ امام باقر عليه‌السلام سے روایت ہے آپ عليه‌السلام نے فرمایا "ان من خطوات الشیطان الحلف بالطلاق والنذور فی المعاصی وکل یمین بغیر الله (۱)

زوجہ کی طلاق کی قسم کھانا، گناہوں پر نذر کرنا اور اللہ کے علاوہ ہر قسم کھانا یہ شیطان کے قدموں میں سے ہے_

احکام:۱

اطاعت: دشمنوں کی اطاعت ۱۷; شیطان کی اطاعت ۸،۱۳،۱۴; ناپسندیدہ اطاعت ۸

اللہ تعالی : اللہ تعالی کی نصیحتیں ۱

انحراف: انحراف کا مرحلہ بہ مرحلہ ہونا ۱۱; انحراف کی زمین آمادہ ہونا ۱۵; انحراف کے عوامل ۱۱،۱۲

انسان: انسان کا مکاری و فریب کے دام میں پھنسنا ۱۰; انسانوں کے حقوق ٦; انسان کے دشمن ۹،۱٦; انسان کی صفات ۱۰; انسانوں کی ذمہ داری ۲،۷

حقوق: استفادے کا حق ٦

خبائث و پلید چیزیں : خبیث و پلید اشیاء سے استفادہ ۱۳،۱٦

زمین : زمین سے استفادہ ۱،٦; زمین کے وسائل سے استفادہ کی شرائط ۳،۴

زہد: ناپسندیدہ زہد ۷

روایت:۱۸

شیطان : شیطان کی فریب کاری و دغابازی ۱۰; شیطان کی مختلف راہیں ۱۲; شیطان کی دشمنی ۹،۱٦; شیطان کے فریب کی روش ۱۱،۱۲; شیطان کے تسلط کی

---

۱) مجمع البیان ج/۱ص ۴٦۰،نورالثقلین ج/۱ص ۱۵۲ ح ۴۹۲_

Presented by: https://jafrilibrary.com

زمین ہموار ہونا ۱۵; شیطان کی صفات ۱۰; شیطان کے قدم ۱۸

ضروریات: ضروریات کے اثرات و نتائج ۱۵

غذائیں: پاکیزہ غذائیں ۳; غذاؤں سے استفادہ کی شرائط ۳

غذا کی فراہمي: غذا کی فراہمی میں حفظان صحت کی اہمیت ۵

قرآن کریم: قرآن کریم کے مخاطبین ۲

قسم: زوجہ کی طلاق کی قسم ۱۸

مباحات: ۱

مباحات سے استفادہ ۷; مباحات کو حرام قرار دینا ۱۳; مباحات سے ممانعت ۱٦;

محرمات: محرمات سے استفادہ ۱۴، ۱٦

نذر: گناہ کے لیئے نذر کرنا ۱۸

وسائل و نعمات: وسائل و نعمات سے اسفتادہ کرنا مباح ہے ۷; مباح وسائل و نعمات کو حرام قرار دینا ۱۳

إِنَّمَا يَأْمُرُكُمْ بِالسُّوءِ وَالْفَحْشَاء وَأَن تَقُولُواْ عَلَى اللّهِ مَا لاَ تَعْلَمُونَ ﴿۱۶۹﴾

وہ بس تمھیں بد عملی اور بدکاریکا حکم دیتا ہے اور اس بات پر آمادہ کرتاہے کہ خدا کے خلاف جہالت کی باتیں کرتے رہو (۱٦۹)

۱_ شیطان اپنے وسوسوں کے ساتھ انسانوں کو بڑے اور مکروہ اعمال (گناہان صغیرہ اور کبیرہ) کی ترغیب دلاتاہے_

انما یامرکم بالسوء والفحشاء "امر" کا معنی ہے حکم دینا_ آیہ مجیدہ میں حکم اور موضوع کی مناسبت سے اس سے مراد وسوسہ وغیرہ میں ڈالنا ہے_ "فحشا" ایسی برائي کو کہتے ہیں
جو حد سے بڑھی ہوئي ہو_ اسے گناہ کبیرہ کہا جاسکتاہے اور قرینہ مقابلہ کے ہوتے ہوئے "سوئ" سے مراد گناہ صغیرہ ہے_

۲_ شیطان لوگوں کو ترغیب دلاتاہے کہ اللہ تعالی پر جھوٹ باندھیں (بدعتیں ایجاد کریں اور احکام دین میں تحریف کریں)_انما یامرکم ... ان تقولوا علی اللہ ما لا تعلمون

Presented by: https://jafrilibrary.com

"قول" اپنے مشتقات کے ساتہ جب بہی "علي" کے ساتہ متعدی ہو تو "نسبت دینا اور جھوٹ باندھنا" کا معنی دیتا ھے_

٣_ حرام کو حلال سمجھنا اور حلال کو حرام خیال کرنا اللہ تعالی پر جھوٹ باندھنا ہے_ یا ایها الناس ... انما یامرکم ... ان تقولوا علی الله ما لا تعلمون

٤_ ہر چیز (فعل، گفتگو، صفت و غیرہ و غیرہ) کی اللہ تعالی کی طرف نسبت دینا علم و یقین کی بنیاد پر ہونا چاہیئے_
و ان تقولوا علی الله ما لاتعلمون

٥_ احکام دین کے بارے میں بغیر علم و آگاہی کے اظہار نظر کرنا (فتوی دینا) ناپسندیدہ اور حرام فعل ہے_
و ان تقولوا علی الله ما لا تعلمون

٦_ شیطان کا برائیوں اور بدعتوں کی طرف دعوت دینا اس کی شیطنت کا ایک جلوہ اور انسانوں کے ساتھ اسکی دشمنی کی دلیل ہے_ انه لکم عدو مبین ، انما یامرکم بالسوء والفحشاء و ان تقولوا علی الله ما لا تعلمون یہ جملہ "انما یامرکم..." اس جملہ "انہ لکم عدو مبین" کی دلیل ہے یعنی تم انسانوں کے ساتھ شیطان کی دشمنی کی دلیل و علامت یہ ہے کہ وہ تمہیں برائیوں کی ترغیب دلاتا ہے_

٧_ لوگوں کو برائیوں کی طرف دعوت دینا شیطانی فعل ہے اور انسان کے دشمنوں کی آشنائی اور شناخت کا معیار ہے_ انه لکم عدو مبین ، انما یامرکم بالسوء والفحشاء اگر جملہ "انما یامرکم" اس جملہ "انہ لکم عدو" کے لئے استدلال ہو تو مذکورہ بالا مطلب اس سے نکلتا ہے_

٨_ لوگوں کو بدعتوں کے ایجاد کرنے اور اللہ تعالی پر جھوٹ باندھنے پر آمادہ کرنا شیطانی کام ہے اور انسان کے دشمنوں کی شناخت کا معیار ہے_ انه لکم عدو مبین ، انما یامرکم ... ان تقولوا علی الله ما لا تعلمون

٩_ شیطان انسانوں کو شرک اختیار کرنے پر ترغیب دلاتا ہے اور مشرک قائدین کے ساتھ دوستی اور ان کی اتباع پر تشویق دلاتا ہے* و من الناس من یتخذ من دون الله انداداً ... انما یامرکم بالسوء والفحشاء
ماقبل آیات کے قرینہ سے "سوئ" اور "فحشائ" کے مصادیق میں سے شرک اختیار کرنا اور ... ہے_

١٠_ بدکاریاں کرنے والے اور فحشا و پلیدیاں اختیار کرنے والے شیطان کے پیروکار ہیں_ لا تتبعوا خطوات الشیطان ... انما یامرکم بالسوء و الفحشاء

١١_ حلال اور طیب نعمتوں سے پرہیز کرنا اور پلید و حرام

Presented by: https://jafrilibrary.com

غذائیں کھانا بُرے اور ناپسندیدہ افعال ہیں_ کلوا مما فی الأرض حلالا طیبا ... انما یامرکم بالسوء والفحشاء

١٢_ اللہ تعالی پر جھوٹ باندھنے والے شیطان کے پیروکار اور اس کے نمائندے ہیں_

لا تتبعوا خطوات الشیطان ... انما یامرکم ... ان تقولوا علی اللہ ما لا تعلمون

احکام: ٥

اطاعت: مشرک قائدین کی اطاعت ٩

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی طرف نسبت دینے کی شرائط ٤

اللہ تعالی پر جھوٹ باندھنے والے: ١٢

انسان: انسان کے دشمن ٦

بدعت: بدعت کی تشویق ٨; بدعت کے عوامل ٢،٦

تحریف: تحریف کے عوامل ٢

جھوٹ باندھنا: اللہ تعالی پر جھوٹ باندھنا ٢،٣،٨; جھوٹ باندھنے پر تشویق کرنا ٨

حرام خوری: حرام خوری کا ناپسندیدہ ہونا ١١

خبائث اور پلیدیاں: خبائث اور پلیدیوں سے استفادہ کرنا ١١

دشمن شناسی: دشمن شناسی کے معیارات ٧،٨

دوستی: مشرک قائدین سے دوستی ٩

شرک: شرک کی تشویق کرنا ٩; شرک کے عوامل ٩

شیطان: شیطان کا گمراہ کرنا ٩; شیطان کی فریب کاری و دغابازی ١،٦،٢; شیطان کے پیروکار ١٢،١٠; شیطان کی تشویقات ١،٢،٩; شیطان کی دشمنی ٦; شیطان کے نمائندے ١٢; شیطان کا اہم کردار ١،٩،٢

طیبات: طیبات سے اجتناب ١١

عمل: ناپسندیدہ عمل کی دعوت ٦،٧; شیطانی عمل ٧،٨; ناپسندیدہ عمل ٥،١١

Presented by: https://jafrilibrary.com

فتوی دینا: بغیر علم کے فتوی دینا حرام ہے ۵; فتوی دینے کی شرائط ۵

فحشاء: فحشاء کا ارتکاب کرنے والا ۱۰

گناہ: گناہ کی تشویق ۱; گناہ کے اسباب ۱

مباحات: مباحات کو حرام قرار دینا ۳

محرمات: ۵ محرمات کو حلال قرار دینا ۳

یقین: یقین کی اہمیت ۴

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنزَلَ اللّهُ قَالُواْ بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءنَا أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لاَ يَعْقِلُونَ شَيْئاً وَلاَ يَهْتَدُونَ ﴿۱۷۰﴾

جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو کچھخدا نے نازل کیا ہے اس کا اتباع کرو توکہتے ہیں کہ ہم اس کا اتباع کریں گے جسپر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے _ کیا یہ ایسا ہی کریں گے چاہے ان کے باپ دادا بے عقل ہی رہے ہوں اورہدایت یافتہ رہے ہوں (۱۷۰)

۱_ قرآن کریم اور اللہ تعالی کی جانب سے نازل شدہ احکام کی اتباع کرنا ضروری ہے_ اتبعوا ما انزل اللہ

۲_ پیامبر اسلام (ص) تمام انسانوں کو قرآن کریم اور احکام الہی کی پیروی کی دعوت دینے والے ہیں_ و اذا قیل لھم اتبعوا ما انزل اللہ

۳_ قرآن کریم اور احکام اسلام کا الہی ہونا ان کے واجب الاتباع ہونے کی دلیل ہے_ اتبعوا ما انزل اللہ

"ما انزل اللہ" میں "ما" سے مراد قرآن حکیم اور احکام دین ہیں ان کی پیروی کا حکم دینے کے بعد جو فرمایا کہ یہ اللہ تعالی کی جانب سے ہیں یہ ان کے واجب الاتباع ہونے کی دلیل ہے_

۴_ پیامبر اسلام (ص) نے مشرکین کو احکام الہی کی پیروی کرنے کی دعوت دی تو انہوں نے کہا ہم اپنے اسلاف کے آداب و اطوار اور رسوم و رواج کی اتباع کریں گے_ و اذا قیل لھم اتبعوا ... قالوا بل نتبع ما الفینا علیه آباء نا

"الفینا" کا مصدر "الفائ" اسکا معنی ہے پانا_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۵_پیامبر اسلام (ص) کی دعوت کو قبول نہ کرنا اور قرآن و دین کے احکام کی پیروی نہ کرنے کے عوامل میں سے ایک اپنے اسلاف کے آداب و اطوار پر انحصار کرنا اور اسی پر باقی رہنے پر اصرار کرنا ہے_قالوا بل نتبع ما الفينا عليه آبائنا

٦_ نسلی اور قبائلی تعصبات ناپسندیدہ اور مکروہ چیز ہے جو حق کو قبول نہ کرنے کی زمین فراہم کرتے ہیں_
و اذا قيل لهم اتبعوا ما انزل الله قالوا بل نتبع ما الفينا عليه آباء نا

۷_ نسلوں کی گمراہی یا ہدایت میں اقوام کے آداب و اطوار اور رسوم اثر انداز ہوتی ہیں_قالوا بل نتبع ما الفينا عليه آباء نا

۸_ انسانوں کو قرآن کریم اور احکام دین سے روکنے کے لئے اندھی تقلید شیطانی حیلوں اور سازشوں میں سے ہے_
لا تتبعوا خطوات الشيطان ... و اذا قيل لهم اتبعوا ما انزل الله قالوا بل نتبع ما الفينا عليه آباء نا
"بل نتبع ..." سے مراد اندھی تقلید ہے ماقبل آیات کی روشنی میں یہ "خطوات الشیطان" کا ایک مصداق ہے_اندھی تقلید کا مفہوم جملہ "و لو کان آباؤہم ..." سے استفادہ ہوتا ہے_

۹_ زمانہ بعثت کے لوگوں کا شرک اختیار کرنا اور بعض حلال اشیاء کو حرام قرار دینا اسکی بنیاد ان کی اپنے اسلاف کی تقلید تھي_كلوا مما فى الأرض ...و اذا قيل لهم اتبعوا ... قالوا بل نتبع ما الفينا عليه آباء نا
آیت ۱٦۵ ، ۱٦۸ کی روشنی میں "ما الفینا علیہ آبائنا" کے مورد نظر مصادیق شرک اختیار کرنا اور بعض حلال اشیاء کو حرام جاننا ہے_

۱۰_ احمقوں اور ناقابل ہدایت لوگوں کی پیروی اور تقلید کرنا ناپسندیدہ اور مکروہ عمل ہے_او لو كان آباؤهم لا يعقلون شيئا و لا يهتدون

۱۱_قرآن حکیم اور احکام الہی کی اتباع کرنا عاقلانہ امر ہے_اتبعوا ما انزل الله ... او لو كان آباؤهم لا يعقلون شيئا و لا يهتدون قرآن حکیم اور احکام الہی کی پیروی کو ضروری قرار دینا اور پھر مشرکین کی اپنے گمراہ و احمق اسلاف کی پیروی کرنے کی روش کو غیر منطقی قرار دینا اور اس پر تنقید کرنا یہ اس مطلب کو بیان کررہاہے کہ قرآن حکیم اور احکام الہی کی اتباع کرنا ایک عاقلانہ معاملہ ہے_

۱۲_ اللہ تعالی کی جانب سے نازل ہونے والے احکام ہدایت کرنے والے ہیں_
و اذا قيل لهم اتبعواما انزل الله ... او لو كان آباؤهم لا يعقلون شيئاً و لا يهتدون

۱۳_ قرآن کریم نے مخالفین کو منطق و استدلال کے

Presented by: https://jafrilibrary.com

ساتھ مخاطب قرار دیا ہے_اولوکان آباؤهم لا یعقلون شیئاً و لا یهتدون

۱۴_ عقل کی قدر و منزلت اور اسکی پیروی_او لو کان آباؤهم لا یعقلون شیئا

۱۵_ عقل اور دین ہم جہت و ہم آہنگ ہیں_ اتبعوا ما نانزل الله ... او لو کان آباؤهم لا یعقلون شیئا

۱۶_ انسانوں کی ہدایت قبول کرنے میں عقل ایک سرمایہ ہے_او لو کان آباؤهم لا یعقلون شیئاً و لا یهتدون

۱۷_ شرک اختیار کرنا حماقت کی دلیل ہے_او لو کان آباؤهم لا یعقلون شیئاً

۱۸_ہدایت یافتہ اور صاحب عقل انسانوں کی تقلید یا پیروی کرنا بے جا نہیں ہے_او لو کان آباؤهم لا یعقلون شیئا و لا یهتدون یہ جملہ " او لو کان ..."بیان کررہاہے کہ فقط تقلید کرنے کو رد نہیں کیا جاسکتا بلکہ وہ تقلید قابل مذمت ہے جس میں وہ شخص جسکی تقلید کی گئي ہے اہل فہم و خرد اورہدایت یافتہ نہ ہو_

۱۹_ اسلاف کی تقلید کرنا جاہلانہ اور غیر منطقی وتیرہ ہے_قالوا بل نتبع ما الفینا علیه آباء نا او لو کان آباؤهم لا یعقلون

احکام: احکام کا وحی ہونا ۳

اسلاف: اسلاف کی پیروی کے نتائج ۹; اسلاف کے آداب و رسوم کی پیروی کرنا ۴،۵

اسلام: اسلام کی پیروی کے دلائل ۳; اسلام کا وحی ہونا ۳

اطاعت: شیطان کی اطاعت ۸

پیامبر اسلام (ص): پیامبر اسلام (ص) کی تعلیمات سے منہ موڑنا ۵; پیامبر اسلام (ص) کی دعوت ۲

تعصب: تعصب کے اثرات و نتائج ۶; نسلی تعصب ۶

قومی تعصب ۶; تعصب کا ناپسندیدہ ہونا ۶

تعقل: تعقل نہ ہونے کی علامتیں ۱۷

تقلید: اندھی تقلید کے نتائج ۸; احمقوں کی تقلید ۱۰; عقلاء کی تقلید ۱۸; گمراہوں کی تقلید ۱۰; ہدایت یافتہ

Presented by: https://jafrilibrary.com

لوگوں کی تقلید ۱۸; اسلاف کی تقلید ۱۹; پسندیدہ تقلید ۱۸;ناپسندیدہ تقلید ۱۹، ۱۰

حق : حق قبول نہ کرنے کی زمین کا فراہم ہونا ٦

دین : دین کو پہنچنے والے نقصانات کی شناخت ۷،۵;دین کی پیروی کرنے کی اہمیت ۱; دین کی پیروی کرنا ۲، ۱۱;دین سے منہ موڑنے کے عوامل ۵;دین کی پیروی کرنے میں موانع ۸; دین کا ہدایت کرنا ۱۲

راہ و روش (وتیرہ): جاہلانہ راہ و روش ۱۹

رسومات: معاشرتی رسومات کے نتائج ۹،۷

شرک: شرک کے اثرات و نتائج ۱۷; شرک کی زمین ہموار ہونا ۹

عقل: عقل کی قدر و قیمت ۱۳; عقل کی پیروی کرنے کی اہمیت ۱۴; عقل کی اہمیت و کردار ۱٦; عقل اور دین کی ہم آہنگی ۱۵

عمل: پسندیدہ عمل ۱۱; ناپسندیدہ عمل ۱۰، ٦

قرآن کریم : قرآن کریم کی اتباع کرنے کی اہمیت ۱; قرآن کریم کی اتباع ۱۱، ۲; قرآن کریم کی اتباع کے دلائل ۳; قرآن کریم سے منہ موڑنے کے عوامل ۵; قرآن کریم اور مخالفین ۱۳; قرآن کریم کی اتباع میں موانع ۸; قرآن کریم کا وحی ہونا ۳

گمراہی : گمراہی کی زمین تیار ہونا ۷

مباحات: مباحات کو حرام قرار دینے پر اصرار ۹

مخالفین : مخالفین کے ساتھ منطقی برتاؤ ۱۳; مخالفین کے ساتھ برتاؤ کی روش ۱۳

مشرکین : صدر اسلام کے مشرکین ۹; مشرکین اور پیامبر اسلام (ص) کی دعوت ۴

ہدایت: ہدایت کی زمین آمادہ ہونا ۷; ہدایت کے عوامل ۱٦، ۱۲;ہدایت کے موانع ۸

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَمَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُواْ كَمَثَلِ الَّذِي يَنْعِقُ بِمَا لاَ يَسْمَعُ إِلاَّ دُعَاء وَنِدَاء صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لاَ يَعْقِلُونَ ﴿۱۷۱﴾

جو لوگ کافر ہوگئے ہیں ان کے پکارنے والے کی مثال اس شخص کی ہے جو جانوروں کو آواز دے اور جانور پکار اور آواز کے علاوہ کچھ نہ بنیں اور نہ سمجھیں_ یہ کفار بہرے، گونگے اور اندھے ہیں_ انھیں عقل سے سروکار نہیں ہے (۱۷۱)

۱_ کفار کی مثال اس حیوان کی سی ہے جو سماعتوں کے ادراک سے عاجزو ناتوان ہے_ و مثل الذین کفروا کمثل الذین ینعق بما لا یسمع "ینعق" کا مصدر "نعق" ہے اسکا معنی وہ آواز ہے جو چرواہا بکریوں، بھیڑوں کو ہانکنے کے لئے نکالتا ہے "ما لا یسمع" سے مراد بھیڑیں و غیرہ ہیں_ مفسرین کے مطابق آیہ مجیدہ میں ضدی اور ڈھیٹ کفار کو بھیڑوں سے اور معارف دینی کی دعوت دینے والوں کو چرواہے سے تعبیر کیا گیا ہے_ بنابریں مشبہ کا ایک جزء ذکر نہیں ہوا_ پس تقدیر کلام یوں ہے "مثل الذین کفروا والذی یدعوهم الی الایمان کمثل الذی ..."

۲_ انبیاء (علیہم السلام) کی دعوت سے کفار فقط چیخ و پکار اور شور و غوغا ہی سمجھتے ہیں_ و مثل الذین کفروا کمثل الذین ینعق بما لا یسمع الا عاء و نداء مذکورہ مطلب کی روشنی میں اس جملہ "مثل الذین کفروا ... الا دعاء و ندائ" کا معنی یوں بنتاہے ایمان کی دعوت دینے والوں کے حوالے سے کفار کی مثال بھیڑوں سی ہے اور دعوت دینے والے چروا ہے جسطرح بھیڑیں چرواہے کے امر و نہی یا ڈانٹ ڈپٹ سے فقط شور و غوغا سمجھتی ہیں اس طرح کفار بھی انبیاء عليهم السلام کی دعوت سے کسی حقیقت کو درک نہیں کرپاتے_

۳_ قرآن کریم کے کافر حق سننے، حق گوئي اور حق دیکھنے سے ناتوان و عاجزہیں_ و مثل الذین کفروا ... صم بکم عمي "صمم، بکم، عمي" کا بالترتیب معنی بہرہ، گونگا اور اندھا ہے_ ایسا معلوم ہوتاہے کہ ماقبل آیت کی روشنی میں "کفروا" کا متعلق " ما انزل الله " ہے یعنی مثل الذین کفروا بما انزل الله

۴_ دینی حقائق کے دیکھنے، سننے اور بیان کرنے کی کفار

Presented by: https://jafrilibrary.com

کی ناتوانی نے انہیں دینی معارف اور قرآنی حقائق کے ادراک سے محروم کردیا ہے_ صم بکم عمی فھم لا یعقلون "لا یعقلون" کا مفعول " ما انزل اللہ " یعنی الہی معارف اور قرآنی حقائق ہیں_

۵_ انسانی حواس (سننا، دیکھنا اور...) شناخت و معرفت کے وسائل ہیں_ صم بکم عمی فھم لا یعقلون

۶_ کفار نے چونکہ دینی معارف و حقائق کے بارے میں سوال کرنا اور جستجو چھوڑدی ہے اس لئے ان کے ادراک سے بھی عاجزو ناتواں ہیں_ بکم ... فھم لا یعقلون کفار کے بہرہ ہونے پر جملہ " فھم لا یعقلون" کی تفریع ممکن ہے اس مطلب کی طرف اشارہ ہو کہ حقیقت کی شناخت و معرفت کے وسائل میں ایک اس کے بارے میں سوال، جستجو اور تحقیق ہے جبکہ کفار اس وسیلہ سے بھی محروم ہیں گویا حقیقت کی تلاش کے درپے نہیں ہیں_

۷_ حقیقت کے بارے میں سوال اور جستجو اسکے درک کرنے کا ایک راستہ ہے_ بکم ... فھم لا یعقلون

۸_ دینی معارف و حقائق کے ادراک اور قبولیت سے انسان کے ادراک کی قوتوں کی قدر و منزلت کا تعین ہوتا ہے_

صم بکم عمی فھم لا یعقلون کفار باوجود اس کے کہ سننے اور... کی صلاحیت رکھتے ہیں انہیں بہرہ، گونگا اور اندھا قرار دینا ہوسکتاہے اس حقیقت کی طرف اشارہ ہو کہ انسانی ادراک کی قوتیں اگر دینی معارف کو سمجھنے کا وسیلہ قرار نہ پائیں تو گویا در حقیقت ان کا ہونا نہ ہونے کے برابر ہے اور بالکل قیمت نہیں رکھتا_

۹_ مذکورہ بالا آیت کے بارے میں امام باقر علیه‌السلام سے روایت ہے_

"مثل الذین کفروا فی دعائك ایاھم ای مثل الداعی لھم الی الایمان کمثل الناعق فی دعائه المنعوق به من البھائم التی لا تفھم و انما تسمع الصوت فکما ان الانعام لا یحصل لھا من دعاء الراعی الا السماع دون تفھم المعنی فکذلك الکفار لا یحصل لھم من دعائك ایاھم الی الایمان الا السماع دون تفھم المعنی"[1]

اے رسول (ص) ان کفار کو دعوت دینے میں تیری مثال چرواہے کی سی ہے جو بھیڑوں کو بلاتاہے اور وہ نہیں سمجھتیں کہ چرواہا کیا کہہ رہاہے وہ فقط شور و غوغا سنتی ہیں_ پس جسطرح بھیڑیں چرواہے کی فقط آواز سنتی ہے اور کوئي معنی درک نہیں کرتیں اس طرح کفار بھی تیری ایمان کی دعوت کو فقط ایک آواز سنتے ہیں اور معنی درک نہیں کرتے"_

---

۱) مجمع البیان ج/ ۱ ص ۴۶۳، نورالثقلین ج/ ۱ ص ۱۵ ح ۴۹۵_

Presented by: https://jafrilibrary.com

ادراک: نسانی ادراک کی قوتوں کی قدر و قیمت ۸

اقدار: اقدار کے معیارات۸

انسان: انسانی بینائیٔ ۵ ;انسانی حواس ۵; انسانی سماعت ۵

تشبیہات: حیوان سے تشبیہ ۱; بھیڑ سے تشبیہ ۹;

تعقل: تعقل نہ کرنے کے نتائج٦;

حقائق : حقائق سمجھنے کی روش ۷;

دین: دین شناسی کی اہمیت ۸; دین کی قبولیت ۸; فہم دین سے محروم افراد ٦

روایت: ۹

سوال: سوال کے نتائج ۷

شناخت: شناخت کا وسیلہ ۵

قرآن حکیم: قرآنی مثالیں ۱

کفار: کفار کی تشبیہ ۱; کفار کا عاجز ہونا ٦،۴،۳;کفار اور حق دیکھنا ۳; کفار اور حق کی سماعت ۳; کفار اور حق گوئیٔ ۳; کفار او رانبیاء علیہ السلام کی دعوت ۲; کفار اورپیامبر اسلام (ص) کی دعوت ۹; کفار اور دین فہمی ٦،۴;کفار کا بہرہ پن ۴; کفار کا اندھا پن ۴،۲،۱; کفار کا گونگا پن ۴; کفار کی نا فہمی ۹;کفار کی خصوصیات ۱،۲، ۳، ۴، ٦

کفر: قرآن کا کفر ۳

مثالیں : حیوان کی مثال ۱

نفسیات: تربیتی نفسیات۷

Presented by: https://jafrilibrary.com

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ كُلُواْ مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُواْ لِلّهِ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ﴿۱۷۲﴾

صاحبان ایمان جو ہم نے پاکیزہ رزق عطا کیا ہے اسے کھاؤ اور دینے والے خدا کا شکریہ ادا کرو اگر تم اس کی عبادت کرتے ہو (۱۷۲)

۱_ حلال غذاؤں سے استفادہ کرنا اور ان کو کھانا جائز ہے_ كلوا من طيبات ما رزقناكم

۲_ پاکیزہ نعمتوں اور غذاؤں کو مسلمانوں کو حرام قرار نہیں دینا چاہیئے اور نہ ہی ان کے فوائد سے خود کو محروم کریں_ يا ايها الذين آمنوا كلوا من طيبات ما رزقناكم

۳_ انسانوں کو الہی نعمتیں اور غذائیں عطا کرنے کا اصلی مقصد یہ ہے کہ مومنین ان نعمتوں سے استفادہ کریں_ * يا ايها الذين آمنوا كلوا من طيبات ما رزقناكم نعمتوں سے استفادہ "كلوا من طيبات ما رزقناكم" کے لئے قرآن کریم نے اہل ایمان کو نصیحت کرتے ہوئے صراحت فرمائي ہے کہ اللہ تعالی نے ان نعمتوں کو ان کے لئے رزق و روزی قرار دیا ہے جبکہ آیہ مجیدہ ۱۶۸ "كلوا مما في الأرض" میں یہ نہیں فرمایا کہ ہم نے زمین کے تمام وسائل اور رزق و روزی تمام نسانوں کے لئے قرار دیئے ہیں_ ان دو مختلف تعبیرات کے تقابل سے مندرجہ بالا مطلب اخذ کیا گیا ہے_

۴_ غذاؤں میں بنیاد اور اصل قانون ان کا پاک اور حلال ہونا ہے_ كلوا من طيبات ما رزقناكم

۵_ خبیث غذاؤں (ناپاک اور جو انسانی طبیعت کے ناموافق ہوں) سے استفادہ کرنا حرام ہے_ كلوا من طيبات ما رزقناكم

۶_ غذاؤں میں حفظان صحت کے اصولوں کی طرف اسلام کی توجہ ہے_ كلوا من طيبات ما رزقناكم

۷_ اللہ تعالی ہے جو اپنے بندوں کو رزق و روزی دینے والا ہے_ رزقناكم

۸_ بارگاہ اقدس رب العالمین میں سپاس گزاری اور

Presented by: https://jafrilibrary.com

اسکی نعمتوں کا شکر ادا کرنا ضروری ہے_ و اشکروا اللہ

۹_ غذا تناول کرنے اور اللہ تعالی کی نعمتوں سے استفادہ کرنے کے بعد پروردگار کی بارگاہ میں شکرگزار ہونا لازمی ہے_
کلوا من طیبات ما رزقناکم و اشکرواللہ

۱۰_ اللہ تعالی کی بندگی اور عبادت و اطاعت میں توحید کا لازمہ یہ ہے کہ اسکے حلال کو حلال اور خدا تعالی کے حرام کو حرام سمجھا جائے_ کلوا من طیبات ما رزقناکم ... ان کنتم ایاہ تعبدون

یہ دو جملے"کلوا" اور " واشکروا" ہوسکتاہے جواب شرط "ان کنتم"کی حکایت کرتے ہوں_ مندرجہ بالا مطلب اس بناپر ہے کہ پہلا جملہ جواب شرط کے طورپر ہو_ ان دو فرامین "کلوا"،"واشکروا" کی شرط چونکہ عبادت ہے پس اس میں اطاعت کا مفہوم بھی موجود ہے_ " ایاہ" کا "تعبدون" پر مقدم ہونا حصرپر دلالت کرتاہے پس اس سے عبادت و اطاعت میں توحید کا مفہوم نکلتاہے یعنی فقط تیری ہی عبادت و اطاعت کرتے ہیں_

۱۱_ بارگاہ رب العزت میں سپاس گزار ہونا اسکی بندگی اور عبادت و اطاعت میں توحید کی علامت و دلیل ہے_
واشکروا للہ ان کنتم ایاہ تعبدون

۱۲_ صدر اسلام کے بعض مسلمان بعض طیبات کو حرام خیال کرتے تھے اور ان کو کھانے سے اجتناب کرتے_ *

یا ایھا الذین آمنوا کلوا من طیبات ... ان کنتم ایاہ تعبدون طیبات کے مباح ہونے پر اللہ تعالی کا تاکید فرمانا اس مطلب کو بیان کررہاہے کہ بعض مسلمان بعض طیبات کے استعمال سے اجتناب کرتے تھے_ بعد والی آیہ مجیدہ " انما حرّم ..." بیان کرتی ہے کہ ان کے اجتناب کی وجہ ان کا یہ عقیدہ تھاکہ بعض طیبات حرام ہیں_

۱۳_ اپنے اوپر طیبات اور اللہ تعالی کی نعمتوں کو حرام قرار دے کر زہد اختیار کرنا نادرست اور بے جا عمل ہے_
یا ایھا الذین آمنوا کلوا من طیبات ... ان کنتم ایاہ تعبدون

احکام: ۱،۲،۳،۵

اصالة الحلیة۴

اطاعت: اطاعت الہی ۱۰; اطاعت الہی کی علامتیں ۱۱

اللہ تعالی : اللہ تعالی کی رزاقیت ۷; اللہ تعالی کی عنایات ۳

انسان: انسانوں کا رزق ۷

Presented by: https://jafrilibrary.com

توحید: عبادتی توحید کے نتائج ۱۰; توحید عبادتی کی علامتیں ۱۱

خبائث: خبائث سے استفادہ ۵

دین: دین پر قائم رہنے کے عوامل ۱۰

رزق: رزق سے استفادہ ۱،۳; پاکیزہ رزق ۱; رزق کا سرچشمہ ۷

زہد: ناپسندیدہ زہد ۱۳

شکر: اللہ تعالی کے شکر کے نتائج ۱۱; شکر الہی کی اہمیت ۸،۹; نعمت کا شکر ۸

طیبات: طیبات سے استفادہ ۲; طیبات کو حرام قرار دینا ۱۲،۱۳

عبودیت: عبودیت کے نتائج ۱۰; عبودیت کی علامتیں ۱۱

عمل: ناپسندیدہ عمل ۱۳

غذائیں: غذاؤں کے احکام ۴،۵; خبیث غذائیں ۵

غذا تناول کرنا: غذا تناول کرنے کے آداب ۹; غذا میں حفظان صحت کے اصولوں کی اہمیت ۶

مباحات: ۱ مباحات کو حرام قرار دینا ۲

محرمات:

Presented by: https://jafrilibrary.com

مسلمان : مسلمانوں کی ذمہ داری ۲; صدر اسلام کے مسلمان ۱۲

مومنین: مومنین کے درجات ۳

نعمت: نعمت سے استفادہ ۲،۹; نعمت کی خلقت کا فلسفہ ۳

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللّهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلاَ عَادٍ فَلا إِثْمَ عَلَيْهِ إِنَّ اللّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿۱۷۳﴾

اس نے تمھارے اوپر بس مردار، خون، سور کا گوشت اور جو غیر خدا کے نامپر ذبح کیا جائے اس کو حرام قرار دیا ہےپھر بھی اگر کوئي مضطر ہوجائے اور حرام کا طلب گار اور ضرورت سے زیادہ استعمالکرنے والا نہ ہو تو اس کے لئے کوئي گناہنہیں ہے _ بیشک خدا بخشنے والا اورمہربان ہے (۱۷۲)

۱_ مردار، خون، سور کا گوشت اور ایسے جانور کا گوشت کھانا حرام ہے جس پر غیر خدا کا نام لے کر ذبح کیا گیا ہو_

انما حرم علیکم المیة والدم ولحم الخنزیر و ما اھل بہ لغیر اللہ

"اہل" کا مصدر "اہلال" ہے اسکا معنی ہے آواز اونچی کرنا اور آیہ مجیدہ میں اس سے مراد (جیسا کہ مفسرین نے بیان کیا ہے) نام لینا ہے_ لغیر اللہ میں لام متعدی کرنے کے لئے آیا ہے_ بنابریں "ما اہل بہ لغیر اللہ "یعني وہ جانور جس پر (ذبح کرتے ہوئے) غیر خدا کا نام لیا گیا ہو_

۲_ اضطراب و اضطرار کے وقت مردار، خون، خنزیر کا گوشت اور اس ذبح شدہ جانور کو کھانا جائز ہے جس پر غیر خدا کا نام لیا گیا ہو_ فمن اضطر ... فلا اثم علیہ

۳_ مردار، خون، خنزیر کا گوشت، وہ جانور جوبت کے لئے ذبح کیا گیا ہو اور وہ جانور جو غیر خدا کا نام لے کر ذبح کیا گیا ہو اسکا گوشت، یہ سب خبیث اور نجس غذاؤں میں سے ہے_ کلوا من طیبات ... انما حرم علیکم المیتة ... و ما اھل بہ لغیر اللہ

۴_ مشرکین بعض جانوروں کو بتوں کے لئے اور ان کے نام پر قربانی کرتے تھے_ و ما اھل بہ لغیر اللہ

فعل ماضی "اہل" اس امر کی حکایت کررہاہے کہ جانور غیر خدا کانام لے کر ذبح کیئے جاتے اوربتوں کے لئے اوربتوں کے نام پر ذبح ہوتے تھے_ یہ چیز زمانہ جاہلیت میں رائج تھي_

۵_ شرک وبت پرستی کے مظاہر سے اسلام نے نبرد آزمائي کی_ انما حرم ... ما اھل بہ لغیر اللہ

Presented by: https://jafrilibrary.com

٦_ اضطرار و اضطراب کی حالت میں محرمات کے ارتکاب سے گناہ و معصیت نہیں ہوتی_فمن اضطر ... فلا اثم علیه

۷_ جو لوگ ستم گری اور تجاوز کرتے ہوئے محرمات کے ارتکاب کے لئے مضطر ہوں تو ان پر مضطر کا حکم نہیں آتا (یعنی محرمات سے استفادہ جائز ہے)_فمن اضطر غیر باغ و لا عادت فلا اثم علیه "غیر باغ و لا عاد" اس صورت میں کہ نہ تو ستم گر ہو اورنہ تجاوز کرنیوالا" یہ "اضطر" کے نائب فاعل کے لئے حال ہے_پس یہ حکم "فلا اثم علیه" ایسے مضطر شخص کو بیان کرتاہے جو ستم و تجاوز کی وجہ سے مضطر نہ ہوا ہو_

۸_ وہ لوگ جو ستم گری اور تجاوز کرتے ہوئے محرمات کا ارتکاب کریں اگرچہ اضطرار کی بناپر محرمات انجام دیں پھر بھی گناہگار ہیں_فمن اضطر غیر باغ و لا عاد فلا اثم علیه

۹_ اللہ تعالی غفور (بخشنے والا) اور رحیم (مہربان) ہے_ان الله غفور رحیم

۱۰_ محرمات کے حرام ہونے کا معیار باقی رہتاہے اگرچہ ان کے ارتکاب کے لئے انسان مضطر ہوجائے_
فمن اضطر ... فلا اثم علیه ان الله غفور رحیم

اضطرار کی حالت میں محرمات کے ارتکاب کا بیان کرنا اور اس کے بعد اللہ کی صفت "غفور" بیان کرنا گویا اس مطلب کی طرف اشارہ ہے کہ محرمات کی حرمت کا معیار حتی حالت اضطرار میں بھی باقی رہتاہے (المیزان)

۱۱_ حالت اضطرار میں محرمات کے ارتکاب کو جائز قرار دینا اللہ تعالی کی رحمت کی بناپر ہے_
فمن اضطر ...فلا اثم علیه ان الله غفور رحیم

۱۲_ جو لوگ حالت اضطرار میں محرمات کا ارتکاب کرتے ہیں ان کو گناہگار شمار نہ کرنا اللہ تعالی کی مغفرت کا ایک پرتو ہے_فمن اضطر ...فلا اثم علیه ان الله غفور رحیم

۱۳_ جو لوگ محرمات کے ارتکاب پر مضطر ہوئے ہیں انہیں ضرورت کی حد سے آگے نہیں بڑھنا چاہیئے*_
فمن اضطر غیر باغ و لا عاد فلا اثم علیه یہ مطلب اس بناپر ہے کہ "غیر باغ و لا عاد" کا متعلق اسطرح کا کلمہ ہو (فی اکل المیتة) پس اس جملہ "فمن اضطر..." کا معنی یہ ہوگا جو شخص مردار کھانے اور ... میں اضطرار کی کیفیت پیدا کرے البتہ اس شرط کے ساتھ کہ اس استفادے میں ستم اور تجاوز نہ ہو تو ایسے شخص پر کوئی گناہ نہیں ہے_

۱۴_ دینی احکام و قوانین میں جھکاؤ یا ملائمت اور ہنگامی ضرورتوں کو ان قوانین کے بنانے (تشریع) میں لحاظ کیا گیا ہے_
فمن اضطر غیر باغ و لا عاد فلا اثم علیه

Presented by: https://jafrilibrary.com

١٥_ دینی احکام اور تکالیف کا انعطاف پذیر ہونا اللہ تعالی کی رحمت کا ایک پرتو ہے_ فمن اضطر غیر باغ و لا عاد فلا اثم علیه ان اللہ غفور رحیم

١٦_قانون سازوں کو چاہئے کہ قانون بناتے ہوئے ہنگامی ضروریات کو مدنظر رکھیں اور انکے لئے خصوصی احکام وضع کریں_ فمن اضطر غیر باغ و لا عاد فلا اثم علیه

١٧_ جو لوگ جان بوجھ کر خود کو اضطراری حالات میں مبتلا کریں تو ان پر مضطر کا حکم نہیں لگایا جاسکتا_ فمن اضطر ... فلا اثم علیه فعل "اضطر" کو مجہول لانا اس مطلب کی طرف اشارہ ہوسکتا ہے_

١٨_ احکام کی تشریع (قانون سازي) مختلف امور یا اشیاء کو حلال قرار دینا اور بعض وسائل کے استعمال یا استفادہ کو حرام قرار دینا اللہ تعالی کے اختیار میں ہے_ کلوا من طیبات ... انما حرم علیکم المیتة والدم ... فمن اضطر غیر باغ و لا عاد فلا اثم علیه

١٩_عن ابی عبداللہ علیه‌السلام فی قول اللہ عزوجل " فمن اضطر غیر باغ و لا عاد" قال الباغی الذی یخرج علی الامام والعادی الذی یقطع الطریق لا یحل لهما المیتة...(١) اللہ تعالی کے اس کلام "فمن اضطر غیر باغ و لا عاد" کے بارے میں امام صادق عليه‌السلام سے روایت ہے باغی سے مراد وہ شخص جو امام (حق) کے خلاف قیام کرنے اور متجاوز (العادي) وہ ہے جو ڈاکہ ڈالے (پس اضطرار کی حالت میں بھي) اس پر مردار کھانا جائز نہیں ہے_

٢٠_عبدالعظیم بن عبداللہ الحسنی عن ابی جعفر علیه‌السلام محمد بن علی الرضا علیه‌السلام قال سالته ... یابن رسول اللہ ما معنی قوله عزوجل " فمن اضطر غیر باغ و لا عاد فلا اثم علیه " قال العادی السارق والباغی یبغی الصیدبطراً او لهواً لا لیعود به علی عیاله"(٢) عبدالعظیم حسنی کہتے ہیں امام تقی الجواد عليه‌السلام سے میں نے "باغي" اور "عادي" کا معنی پوچھا تو آپ عليه‌السلام نے فرمایا عادي یعني چور اور باغی وہ شخص ہے جو سیر و تفریح کے لئے شکار پر جاتا ہے نہ کہ اپنے اہل و عیال کے فائدہ کے لئے_

٢١ _ محمد بن اسماعیل رفع الی ابی عبداللہ علیه‌السلام فی قوله "فمن اضطر غیر باغ ولا عاد" قال الباغی الظالم والعادی الغاصب اللہ تعالی کے اس کلام "فمن اضطر غیر باغ و لا عاد" کے بارے میں امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے "باغي" سے

---

١) معانی الاخبار ص ٢١٣ ح ١، نور الثقلین ج/ ١ ص ١٥٥ ح ٥٠٣_ ٢) من لا یحضرہ الفقیہ ج/ ٣ ص ٢١٧ ح ٩، نور الثقلین ج/ ١ ص ١٥٤ ح ٥٠١_

Presented by: https://jafrilibrary.com

مراد ظالم اور "عادي" سے مراد غاصب ہے_ (۱)

۲۲_ محمد بن مسلم کہتے ہیں "سألت اباعبدالله عليه‌السلام عن الرجل والمرأة يذهب بصره فياتيه الاطباء فيقولون نداويك شهراً او اربعين ليلة مستلقياً كذلك يصلي؟ فرخص فى ذلك و قال فمن اضطر غير باغ و لا عاد فلا اثم عليه" (۲) امام صادق عليه‌السلام سے ايسی عورت يا مرد کے بارے ميں ميں نے سوال کيا جس کی بينائي ضائع ہوچکی ہو_ طبيبوں نے اسے کہا ہے کہ تيرا ايک ماہ يا چاليس روز علاج کرتے ہيں البتہ شرط يہ ہے کہ چاليس دن چت ليٹو_ کيا وہ فرد پيٹھ کے بل ليٹے ہوئے نماز پڑھ سکتا ہے؟ تو امام عليه‌السلام نے اجازت دی کہ وہ ايسے کرسکتا ہے اور فرمايا "فمن اضطر غير باغ و لا عاد فلا اثم عليه"_

۲۳_ محمد بن عذافر عن بعض رجاله عن ابی جعفر عليه‌السلام قال قلت له لم حرم الله عزوجل الخمر والميتة و الدم و لحم الخنزير؟ فقال ان الله تبارك و تعالی ... خلق الخلق ...و علم ما يضرهم فنهاهم عنه و حرمه عليهم ثم احله للمضطر فى الوقت الذى لا يقوم بدنه الا به فامره ان ينال منه بقدر البلغة لا غير ذلك ... (۳) محمد بن عزافر نے بعض افراد سے انہوں نے امام باقر عليه‌السلام سے سوال کيا کہ اللہ تعالی نے شراب، مردار، خون اور سور کے گوشت کو حرام کيوں قرار ديا ہے؟ تو آپ عليه‌السلام نے فرمايا اللہ تعالی نے ... مخلوقات کو خلق فرمايا ..... اور وہ جانتا تھا کہ کون سی چيز (انسانوں کے لئے) نقصان دہ ہے پس اس سے منع فرمايا اور اس چيز کو حرام قرار ديا اور پھر اس چيز کو مضطر کے لئے ايسی صورت ميں حلال قرار ديا کہ اسکا بدن صرف اسی سے قائم رہ سکتا ہو پس اتنی مقدار ميں اس چيز کو حلال قرار ديا کہ جس سے اسکی ضرورت پوری ہوتی ہو نہ اس سے زيادہ ...

۲۴_ امام صادق عليه السلام سے روايت ہے " عشرة اشياء من الميتة ذكية العظم والشعر والصوف والريش والقرن والحافر والبيض و الانفخة واللبن والسن (۴) مردار کی دس چيزيں پاک اور قابل استفادہ ہيں ہڈي، بال، اون، پر، سينگھ، سم، انڈا، مايہ پنير (مردہ بھيڑ، بکري) کے وجود ميں ايک خاص مواد ہوتا ہے جو پنير بنانے کے کام آتا ہے) دودھ اور دانت_

۲_ محمد بن سنان کے فلسفہ احکام کے بيان کے بارے ميں سوالات کے جوابات ميں امام رضا عليه‌السلام تحرير فرماتے ہيں

---

۱) تفسير عياشی ج/۱ص ۷۴ ح ۱۵۱ تفسير برہان ج/ ۱ ص ۱۷۴ ح ۳_ ۲) کافی ج/ ۳ ص ۴۱۰ ح ۴ نور الثقلين ج/ ۱ ص۱۵۴ ح ۵۰۰_

۳) علل الشرائع ص ۴۸۳ ح ۲، نور الثقلين ج/ ۱ص ۱۵۳ ح ۴۹۷_ ۴) خصال شيخ صدوق ج/ ۲ص ۴۳۴ ح ۱۹ ، نور الثقلين ج/ ۱ ص ۱۵۴ ح ۴۹۸_

Presented by: https://jafrilibrary.com

و حرم ما اهل لغیر الله به ... و لئلا یسوی بین ما تقرب به الیه و بین ما جعل عبادة للشیاطین و الاوثان لان فی تسمیة الله عزوجل الاقرار بربوبیته و توحیده و ما فی الاهلال لغیر الله من الشرک به والتقرب به الی غیره...[1] ایسا ذبیحہ جس کے ذبح کے وقت غیر خدا کا نام لیا گیا ہو اللہ تعالی نے حرام قرار دیا ہے تاکہ جو چیز خدا تعالی کے تقرب کا باعث بنتی ہے اس میں اور جو چیز شیاطین اور بتوں کی عبادت کا ذریعہ بنتی ہے برابر نہ ہو اس لیئے کہ قربانی کرتے ہوئے اللہ تعالی کا نام لینا در اصل اسکی ربوبیت اور توحید کا اقرار ہے اور غیر خدا کا نام لینا شرک اور اللہ تعالی کے غیر کا تقرب حاصل کرنا ہے۔

احکام: ۲۴،۲۲،۱۳،۱۰،۷،۲،۱) احکام ثانوی ۲; احکام کا انعطاف پذیر ہونا۱۵،۱۴; اضطراری احکام کی تشریع ۱۶; احکام ثانوی کی تشریع ۱۶; احکام کا توقیفی ہونا ۱۸; فلسفہ احکام ۲۵،۲۳; اضطراری احکام کا سرچشمہ ۲۳،۲۲،۱۱; احکام کی تشریع کا سرچشمہ ۱۸ اسماء اور صفات: رحیم ۹; غفور ۹

اضطرار: حالت اضطرار کے احکام ۱۴،۱۳،۱۰،۷،۲، ۲۲، ۲۳; اضطراری حالت میں محرمات سے استفادہ ۱۳،۱۲،۱۱،۱۰،۸،۷،۶،۲; باغی کا اضطرار ۷، ۸; متجاوز کا اضطرار ۸،۷; اضطرار کو پیدا کرنے کا حکم ۱۷; حالت اضطرار کی شرائط ۱۷; حالت اضطرار میں باغی سے مراد کون ہے ۲۱،۲۰،۱۹; حالت اضطرار میں عادی سے مراد کون ہے ۲۱،۲۰،۱۹; حالت اضطرار میں حرمت کا معیار ۱۰

اقرار: اللہ تعالی کی ربوبیت کا اقرار ۲۵

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی بخشش کے مظاہر ۱۲; اللہ تعالی کی رحمت کے مظاہر ۱۵،۱۱

بت: :بتوں کے لئے قربانی خبائث میں سے ہے ۳; بتوں کے لئے قربانی ۴

بت پرستی: بت پرستی سے نبرد آزمائی ۵

بیمار: بیمار کے احکام ۲۲

خنزیر: خنزیر کے گوشت کی حرمت ۱; خنزیر کا گوشت خبائث میں سے ہے ۳; خنزیر کا گوشت کھانا ۲; خنزیر کے گوشت کے حرام ہونے کا فلسفہ ۲۳

١) عیون اخبار الرضا ج/ ۲ ص ۹۳ ح ۱ باب ۳۳، نور الثقلین ج/ ۱ ص ۱۵۳ ح ۴۹۶ ۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

خون: خون پینے یا استعمال کرنے کی حرمت ۱; خون خبائث میں سے ہے ۳; خون کا استعمال کرنا ۲; خون حرام ہونے کا فلسفہ ۲۳

دین : دین اور تقاضے ۱۴

ذبح : ذبح کرتے ہوئے بسملہ کہنا ۲۵

ذبیحہ (ذبح شدہ جانور): بغیر بسملہکے ذبیحہ کا حرام ہونا ۱; بغیر بسملہ کے ذبیحہ کا خبائث میں سے ہونا ۳; ذبیحہ کا بغیر بسملہ کے ہونا ۲،۲۵; حرام ذبیحہ کی حرمت کا فلسفہ ۲۵;

روایت:۱۹،۲۰،۲۱،۲۲،۲۳،۲۴،۲۵

شراب: شراب کی حرمت کا فلسفہ ۲۳

شرک: شرک سے نبرد آزمائي ۵

شکار: تفریحی شکار ۲۰

غذائیں : غذاؤں کے احکام ۱،۲; خبیث خوراکیں ۳

قائدین : قائدین حق کے خلاف قیام ۱۹

قانون: دینی قوانین کی خصوصیات ۱۴

قانون سازی : قانونسازی کی شرائط ۱۴،۱۶; قانون سازی کا سرچشمہ ۱۸

گناہگار افراد: ۸

محرمات : ۱ محرمات ارتکاب کا گناہ ۸; بے گناہ شخص کے محرمات ٦

مردار: مردار کے پاک اجزاء ۲۴; مردار کے احکام ۲۴; مردار کے کھانے کی حرمت ۱; مردار کا خبیث ہونا ۳; مردار کھانا ۲; مردار کے حرام ہونے کا فلسفہ ۲۳

مشرکین : مشرکین کی قربانی ۴

Presented by: https://jafrilibrary.com

إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلَ اللّهُ مِنَ الْكِتَابِ وَيَشْتَرُونَ بِهِ ثَمَنًا قَلِيلاً أُولَئِكَ مَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ إِلاَّ النَّارَ وَلاَ يُكَلِّمُهُمُ اللّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلاَ يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۱۷۴﴾

جو لوگ خدا کی نازل کیہوئی کتاب کے احکام کو چھپاتے ہیں اور اسے تھوڑی قیمت پر بیچ ڈالتے ہیں وہ در حقیقت اپنے پیٹ میں صرف آگ بھر رہے ہیں اور خدا قیامت ان سے بات بھی نہ کرے گا اور نہ انھیں پاکیزہ قرار دے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے (۱۷۴)

۱_ ان احکام و معارف کو چھپانا جن کو اللہ تعالی نے نازل اور آسمانی کتابوں میں بیان اور ضبط فرمایاہے گناہ کبیرہ میں سے ہے_ ان الذین یکتمون ما انزل الله من الکتاب ... لهم عذاب الیم

۲_ جن لوگوں نے آسمانی کتابوں کے احکام و معارف پر پردہ اس لیئے ڈالا کہ اسطرح وہ دنیا کی متاع حاصل کریں گے تو قیامت کے روز یہ لوگ دردناک عذاب میں مبتلا ہوں گے_ ان الذین یکتمون ما انزل الله ...لهم عذاب الیم

۳_ دین فروشی اور اسکے مقابل متاع دنیا کسب کرنا گناہان کبیرہ میں سے ہے_ و یشترون به ثمنا قلیلا اولئك ما یاکلون فی بطونهم الا النار

۴_ دین فروشی اور آسمانی کتابوں کے احکام و معارف کو چھپانے سے حاصل ہونے والے فوائد سے استفادہ کرنا در حقیقت آگ کھانا اور شکم کو اس سے بھرنا ہے_ به ثمناً قلیلا اولئك ما یاکلون فی بطونهم الا النار

۵_ اشیاء کے ظاہری چہرے اور حقیقت کے علاوہ بھی ایک حقیقت بھی رکھتی ہیں_ اولئك ما یاکلون فی بطونهم الا النار اس جملہ " اولئك ما یاکلون فی بطونهم

Presented by: https://jafrilibrary.com

لا النار" میں بیان شدہ آگ ظاہریہ ہے کہ یہ اس متاع کا دوسرا چہرہ ہے جو دین فروشی کے ذریعہ حاصل ہوا ہے_

٦_ دین فروشی اور دینی حقائق پرپردہ ڈالنے کے عوامل میں سے ایک متاع دنیا کا حصول ہے_ و یشترون به ثمنا قلیلاً

٧_ علمائے دین اور آسمانی کتابوں سے آگاہ انسانوں کی ذمہ داری ہے کہ الہی احکام و معارف کو بیان کریں_

ان الذین یکتمون ما انزل الله من الکتاب

٨_ دینی علماء کے لئے یہ خطرہ موجود ہے کہ وہ آسمانی کتابوں کے حقائق اور احکام الہی پر پردہ ڈالنے کے گناہ میں ملوث اور آلودہ ہوجائیں_ ان الذین یکتمون ما انزل الله من الکتاب

٩_ علمائے دین اور آسمانی کتابوں سے آگاہ لوگوں کے لئے دنیا کی طرف لپکنا بہت بڑا خطرہ ہے_

ان الذین یکتمون ما انزل اللہ من الکتاب و یشترون بہ ثمنا قلیلاً اولئک ... لهم عذاب الیم

١٠_ علمائے اہل کتاب تورات و انجیل کے بعض احکام (بعض غذاؤں کا حلال ہونا اور بعض کا حرام ہونا) کو چھپاتے تھے_ ان الذین یکتمون ما انزل الله من الکتاب "الذین یکتمون ..."کا مصداق مفسدین کے نزدیک یہود و نصاری کے علماء ہیں_

١١_ دین فروشی کے مقابل متاع دنیا کا حصول انتہائي کم قیمت ہے_و یشترون به ثمناً قلیلا

"قلیلاً" توضیحی صفت ہے اور یہ اس امر کی حکایت کررہی ہے کہ دین فروشی کے مقابل جو قیمت بھی طے پاجائے بہت ہی کم ہے_

١٢_ تمام تر دنیاوی فوائد اور منافع سے زیادہ قابل قدر اور باعظمت آسمانی کتابوں کے معارف و حقائق ہیں_

و یشترون به ثمنا قلیلا

١٣_ قیامت کے دن اللہ تعالی کا لطف و عنایت دینی احکام و معارف پرپردہ ڈالنے والوں کے شامل حال نہیں ہوگا اور اللہ تعالی ان سے کلام نہیں فرمائے گا_ ان الذین یکتمون ما انزل الله ...لا یکلمهم الله یوم القیامة جملہ "و لا یکلمھم اللہ" غضب الہی اور لطف و عنایت سے اجتناب کے لئےکنایہ ہے_

١٤_ آسمانی کتابوں کے حقائق پرپردہ ڈالنے والوں کو اللہ تعالی گناہوں اور آلودگیوں سے پاک نہیں فرمائے گا_

ان الذین یکتمون ما انزل الله ... لا یزکیهم

١٥_ گناہگار قیامت کے دن آتش جہنم کے علاوہ روحی

Presented by: https://jafrilibrary.com

اور نفسیاتی عذابوں میں بھی مبتلا ہوں گے_و لا یکلمهم الله یوم القیامة

۱٦_ اللہ تعالی کے لطف و کرم کے شامل حال ہونے اور گناہوں ، آلودگیوں سے پاک ہونے کی صورت میں قیامت کے دردناک عذاب سے نجات مل سکتی ہے_و لا یکلمهم الله یوم القیامة و لا یزکیهم و لهم عذاب الیم

۱۷_ آسمانی کتابوں کے حقائق و معارف کو بیان کرنے والوں اوردین دار، ذمہ دار علماء کو قیامت کے دن اللہ تعالی اپنے الطاف سے نوازے گا اور ان کے ساتھ کلام فرمائے گا_ان الذین یکتمون ... لا یکلمهم الله یہ مفہوم اس جملہ " ان الذین ... لا یکلّمھم اللہ " سے ماخوذ ہے_

۱۸_ دین دار اور ذمہ دار علماء تزکیہ الہی کی نعمت سے بہرہ مند ہوں گے اور قیامت کے دن اللہ تعالی ان سے ہم کلام ہوگا_ان الذین یکتمون ما انزل الله ... لا یکلمهم الله یوم القیامة و لا یزکیهم

۱۹_ آمدنی کو ناجائز راستوں سے کمانا حرام اور اللہ تعالی کے عذاب کا باعث ہے_و یشترون به ثمناً قلیلاً اولئك ... لا یکلمهم الله ... و لهم عذاب الیم

آسمانی کتاب: آسمانی کتابوں کی تعلیمات کی قدر و منزلت ۱۲; آسمانی کتابوں پرپردہ ڈالنا ۴; آسمانی کتابوں پرپردہ ڈالنے کی سزا ۲; آسمانی کتابوں پرپردہ ڈالنے کا گناہ ۸،۱; آسمانی کتابوں پرپردہ ڈالنے والوں کا گناہ ۱۴

احکام:

اللہ تعالی : لطف الہی کے نتائج ۱٦; قیامت میں اللہ تعالی کا ہم کلام ہونا ۱۳ ،۱۸،۱۷; اللہ تعالی کے عذاب ۱۹

انجیل : انجیل کے بعض حصوں پرپردہ ڈالنا ۱۰

اہل جہنم : ۱۵

تورات: تورات کے بعض حصوں پرپردہ ڈالنا ۱۰

حق : حق بیان کرنے والے قیامت میں ۱۷; حق بیان کرنے والوں کے فضائل ۱۷; حق چھپانے کا گناہ ۸; حق چھپانے والوں کا گناہ ۱۴

Presented by: https://jafrilibrary.com

دنیا طلبي: دنیا طلبی کے نتائج ٦; دنیا طلبی کا خطرہ ٩
دین: دینی تبلیغ ٧; دین پر پردہ ڈالنے والوں کی دنیا طلبی ٢; دین پرپردہ ڈالنے والوں کو عذاب ٢; دین کو چھپانے کے اسباب ٦; دین پر پردہ ڈالنے کی سزا ٢; دین پر پردہ ڈالنے کا گناہ ١،٨; دین پر پردہ ڈالنے والوں کا آخرت میں محروم ہونا ١٣
دین فروش لوگ: دین فروشوں کا آگ کھانا ٣
دین فروشی: دین فروشی کی قیمت ١١; دین فروشی کے فوائد سے استفادہ ٣; دین فروشی کے عوامل ٦; دین فروشی کا گناہ ٣
سزا: سزا کے موجبات ٢
عذاب: اہل عذاب ٢،١٥; دردناک عذاب ٢،١٦; عذاب سے نجات کے اسباب ١٦; عذاب کے درجات ٢،١٦; عذاب کے موجبات ١٩
علماء: علمائے دین کی تبلیغ ٧; دین دار علماء کا تزکیہ ١٨; علمائے دین کی دنیا طلبی ٩ دین دار علماء قیامت میں ١٧،١٨; دین دار علماء کے فضائل ١٧،١٨; علمائے دین کی ذمہ داری ٧; علمائے دین کو تنبیہ ٨،٩
علمائے اہل کتاب: علمائے اہل کتاب اور انجیل ١٠; علمائے اہل کتاب اور تورات ١٠; علمائے اہل کتاب اور حقائق پر پردہ ڈالنا ١٠
کمائي (آمدني): کمائي کے احکام ١٩; ناجائز کمائي کا حرام ہونا ١٩; ناجائز کمائي کی سزا ١٩
گناہ: گناہ سے پاک ہونے کے نتائج ١٦; گناہوں سے پاک ہونا ١٣; گناہان کبیرہ ١،٣
گناہگار: گناہگاروں کا اخروی عذاب ١٥; گناہگاروں کو نفسیاتی اور روحی عذاب ١٥; گناہگار جہنم میں ١٥
لطف الہی: لطف الہی سے محروم لوگ ١٣; وہ لوگ لطف الہی جن کے شامل حال ہے ١٤
محرمات: ١٩
موجودات: موجودات کی حقیقت ٥; موجودات کا ظاہر ٥

Presented by: https://jafrilibrary.com

أُولَئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُاْ الضَّلاَلَةَ بِالْهُدَى وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ فَمَآ أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ﴿۱۷۵﴾

یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے گمراہی کو ہدایت کے عوض اور عذاب کو مغفرت کے عوض خرید کیا ہے آخر یہ آتش جہنم پر کس قدر صبر کریں گے (۱۷۵)

۱_ دین فروش اور آسمانی کتابوں کے احکام و معارف کو چھپانے والے ضلالت و گمراہی کا شکار اور ہدایت سے دور لوگ ہیں_ اولئك الذين اشتروا الضلالة بالهدى

۲_ دین فروش اور آسمانی کتابوں کے حقائق کو چھپانے والے اللہ تعالی کی مغفرت سے محروم اور آتش جہنم میں مبتلا ہوں گے_ اولئك الذين اشتروا ... العذاب بالمغفرة

۳_ آتش جہنم طاقت فرسا اور ناقابل برداشت ہے_ فما اصبرهم على النار

۴_ آتش جہنم کو برداشت کرنے کا گمان اور اسکے مقابل لاپرواہ ہونا بہت ہی عجیب اور نامعقول امر ہے_ فما اصبرهم على النار

۵_ علمائے اہل کتاب آسمانی کتابوں کے حقائق چھپانے کی وجہ سے گمراہ ہوگئے اور انہوں نے اپنے لئے عذاب الہی کمایا _ اولئك الذين اشتروا الضلالة بالهدى والعذاب بالمغفرة

۶_ بے دین اور غیر ذمہ دار علماء اللہ تعالی کی مغفرت سے محروم ہوں گے اور آتش جہنم میں مبتلا ہوں گے_ اولئك الذين اشتروا ... العذاب بالمغفرة فما اصبرهم على النار

۷_ آسمانی کتابیں اور اللہ تعالی کی جانب سے نازل ہونے والے احکام ہدایت بخش اور مغفرت الہی کو جذب کرنے والے ہیں_ ان الذين يكتمون ... اولئك الذين اشتروا الضلالة بالهدى والعذاب بالمغفرة

۸_ آسمانی کتابوں کے حقائق کو بیان کرنا ہدایت کے

Presented by: https://jafrilibrary.com

حصول اور مغفرت الہی کا موجب ہے_ ان الذین یکتمون ... اولئك الذين اشتروا الضلالة بالهدى والعذاب بالمغفرة
مذکورہ مطلب آیت کے مفہوم سے ماخوذ ہے_

۹_ گمراہ اور گناہگار افراد قیامت کے طاقت فرسا عذاب میں مبتلا ہوں گے_ اولئك الذين اشتروا الضلالة بالهدى ... فما اصبرهم على النار

۱۰_ "عن ابی عبدالله علیه‌السلام فی قول الله عزوجل "فما اصبرهم على النار" فقال ما اصبرهم على فعل ما يعلمون انه يصيّرهم الى النار "[1] اللہ تعالی کے اس کلام "فما اصبرهم على النار" کے بارے میں امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کس چیز نے انکو صبر دیا ایسے عمل کی انجام دہی پر جسکے بارے میں جانتے تھے کہ اسکا نتیجہ آتش جہنم ہوگا_

۱۱_ اللہ تعالی کے اس کلام "فما اصبرهم على النار" کے بارے میں امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا" ان معناه ما اجرا هم على النار ..."[2] یعنی کس چیز نے ان کو جرات دی کہ ایسے اعمال انجام دیں جس کے نتیجے میں وہ لوگ آتش جہنم میں جائیں گے_

آسمانی کتابیں: آسمانی کتابیں چھپانے کے نتائج ۵; آسمانی کتابوں کے حقائق بیان کرنا ۸; آسمانی کتابوں پر پردہ ڈالنے والے ۲; آسمانی کتابوں پرپردہ ڈالنے والوں کی گمراہی ۱; آسمانی کتابوں کی اہمیت ۷; آسمانی کتابوں کا ہدایت کرنا ۷

اللہ تعالی: بخشش الہی ۲،۸; اللہ تعالی کی بخشش کے لئے زمین ہموار ہونا ۷; اللہ تعالی کی طرف سے عذاب ۵

امور: تعجب آور امور ۳

اہل جہنم: ۲،۶،۹

بخشش: بخشش کے عوامل ۸; بخشش سے محروم لوگ ۲،۶

جہنم: آتش جہنم ۳،۴،۶; جہنم کی خصوصیات ۳،۴

حق: حق پردہ ڈالنے کے نتائج ۵; حق چھپانے والوں کی سزا ۲; حق چھپانے والوں کا محروم ہونا ۲

دین: دین کی اہمیت ۷; دین کا ہدایت کرنا ۷

---

۱) کافی ج/ ۲ ص ۲۶۸ ح ۲، نورالثقلین ج/ ۱ ص ۱۵۶ ح ۵۰۸_

۲) مجمع البیان ج/ ۲ ص ۴۷۰، نورالثقلین ج/ ۱ ص ۱۵۶ ح ۵۰۹_

Presented by: https://jafrilibrary.com

دین فروش لوگ: دین فروش جہنم میں ۲; دین فروشوں کی سزا ۲; دین فروشوں کی گمراہی ۱; دین فروشوں کا محروم ہونا ۱،۲

روایت: ۱۱،۱۰

صبر: آگ پر صبر سے مراد ۱۱،۱۰

عذاب: اہل عذاب ۵،۶،۹; عذاب کے درجات ۹; عذاب کے موجبات ۱۱،۵،۶،۹،۱۰

عقیدہ: باطل عقیدہ ۳

علماء: بے عمل علماء کو عذاب ۶; بے عمل علماء جہنم میں ۶; بے عمل علماء کا محروم ہونا ۶

علمائے اہل کتاب: علمائے اہل کتاب کو عذاب ۵; علمائے اہل کتاب کی گمراہی ۵

گمراہ لوگ: ۵،۱ گمراہوں کو اخروی عذاب ۹

گمراہي: گمراہی کے اسباب ۵

گناہگار لوگ: گناہگاروں کو اخروی عذاب ۹

ہدایت: ہدایت کے عوامل ۸; ہدایت سے محروم لوگ ۱

ذَلِكَ بِأَنَّ اللّهَ نَزَّلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُواْ فِي الْكِتَابِ لَفِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ ﴿۱۷۶﴾

یہ عذاب صرف اس لئے ہے کہ اللہ نے کتاب کو حقکے ساتھ نازل کیا ہے اور اس میں اختلافکرنے والے حق سے بہت دور ہو کر جھگڑے کررہے ہیں (۱۷۶)

۱_ آسمانی کتابوں (تورات، انجیل، قرآن اور...) کو نازل کرنے والا اللہ تعالی ہے_

ذلک بان اللہ نزل الکتاب

" الکتاب" میں "ال" جنس کے لئے ہے پس ساری آسمانی کتابوں کو شامل ہے_

۲_ آسمانی کتابوں کے حقائق دنیا دار علماء کے مفادات

Presented by: https://jafrilibrary.com

سے میل نہیں کھاتے یہ چیز ان کو حقائق پر پردہ ڈالنے پہ آمادہ کرتی ہے۔

ان الذین یکتمون ... و یشترون ... ذلك بان الله نزل الکتاب بالحق یہ مفہوم اس بنا پر ہے کہ "ذلک" جملہ "یکتمون..." میں موجود "کتمان۔پردہ ڈالنا، چھپانا" کی طرف اشارہ ہو بنابریں ایک طرف حق کے خلاف صف آرائي کی دلیل آسمانی کتابوں کے احکام و معارف کو چھپانے کی دلیل سمجھا گیا ہے (ذلک " الکتمان" بان اللہ نزل الکتاب بالحق) دوسری طرف آیت ۱۷۴ کا جملہ "یشترون بہ ثمنا قلیلاً" معارف کے چھپانے کا محرک اور دلیل دنیاوی مفادات کو قرار دے رہاہے ان دو دلائل کا نتیجہ یہ ہے کہ آسمانی کتابوں کے حقائق دنیا طلب افراد کے مفادات سے میل نہیں کھاتے اوریہی چیز معارف و حقائق کے چھپانے کا باعث ہے۔

۳۔ آسمانی کتابوں کے مطالب و مفاہیم سراسر حق اور ہر طرح کے باطل سے پاک و پاکیزہ ہیں۔ نزل الکتاب بالحق

"بالحق" اس طرح کے کلمہ "متلبساً" سے متعلق ہے اور "الکتاب" کے لئے حال ہے۔

۴۔ آسمانی کتابوں کے مطالب و مفاہیم کو چھپانا حق کو چھپاناہے اور ایسا کرنے والے حق کے خلاف بر سرپیکارہیں۔

ذلك بان الله نزل الکتاب بالحق

۵۔ علمائے یہود و نصاری کا حق چھپانا اور حق کے خلاف بر سرپیکار ہونا۔ ان الذین یکتمون ... ذلك بان الله نزل الکتاب بالحق

۶۔ حق کے خلاف صف آرائي گمراہی اور اللہ تعالی کے لطف و عنایت اور مغفرت سے محرومیت کا باعث اور آتش دوزخ میں مبتلا ہونے کا سبب ہے۔ لا یکلمهم الله یوم القیامة ... ذلك بان الله نزل الکتاب بالحق

یہ مطلب اس بنا پر ہے کہ "ذلک" ماقبل آیات میں موجود سزاؤں اور عذاب کی طرف اشارہ ہو۔

۷۔ آسمانی کتابوں کے بعض احکام و معارف کو قبول اور بعض کا انکار کرنا حق کی مخالفت اور حق سے دوری اختیار کرنا ہے۔ ان الذین اختلفوا فی الکتاب لفی شقاق بعید جملہ "اختلفوا فی الکتاب" میں موجود اختلاف کے بارے میں مفسرین نے مختلف وجوہات بیان کی ہیں جن میں سے ایک مذکورہ مطلب ہے۔ "شقاق" کا معنی عداوت اور دشمنی ہے اسکا مفعول ما قبل جملہ کے قرینہ سے "الحق" ہوسکتا ہے۔

۸۔ بعض آسمانی کتابوں پر ایمان لانا اور بعض کا انکار کرنا حق کی مخالفت اور حق سے دوری ہے۔

ان الذین اختلفوا فی الکتاب لفی شقاق بعید "اختلفوا فی الکتاب" کی ایک تفسیر مذکورہ مطلب ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

۹_ آسمانی کتابوں کے بعض احکام و معارف کو قبول کرنا اور بعض کا انکار کرنا مختلف دینی مذاہب کی ایجاد کا باعث ہے اور دشمنی و نبرد آزمائي کی بنیاد ہے_ ان الذین اختلفوا فی الکتاب لفی شقاق بعید یہ مطلب اس بناپر ہے کہ "شقاق" کا معنی بعض کی بعض کے ساتھ دشمنی ہو یعنی شقاق بعضهم بعضاً

۱۰_ اہل کتاب کا آسمانی کتابوں میں اختلاف (بعض کو ماننا اور بعض کا انکار کرنا اور ان پرپردے ڈالنا) ان کے حق سے فاصلے کا باعث بنا اور وہ ایک دوسرے کی دشمنی و جنگ کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے_

ان الذین اختلفوا فی الکتاب لفی شقاق بعید مفسرین کے نزدیک "الذین" کا مصداق اہل کتاب ہیں_

آسمانی کتابیں: آسمانی کتابوں کی تعلیمات میں تبعیض ۷; آسمانی کتابوں کے قبول کرنے میں بعضیت ۹،۸،۷، ۱۰; آسمانی کتابوں کی تعلیمات ۳; آسمانی کتابوں کے کچھ حصے کو جھٹلانا ۸،۷، ۱۰،۹; آسمانی کتابوں کی حقانیت ۳; آسمانی کتابوں کو چھپانا ۲،۴; آسمانی کتابوں کو چھپانے والے ۴; آسمانی کتابوں کا وحی ہونا ۱

اختلاف: اختلاف کے اسباب ۱۰; دینی اختلاف کے اسباب ۹

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی بخشش ٦; افعال الہی ۱

انجیل: انجیل کا وحی ہونا ۱

اہل جہنم: ٦

اہل کتاب: اہل کتاب کی دشمنی کے عوامل ۱۰

بخشش: بخشش سے محرومیت ٦

تورات: تورات کا وحی ہونا ۱

جہنم: آتش جہنم ٦; جہنم کی موجبات ٦

حق: حق کے خلاف صف آرائي کے نتائج ٦; حق سے برسرپیکار لوگ ۵،۴; حق سے برسرپیکار لوگ جہنم

Presented by: https://jafrilibrary.com

میں ٦; حق کو چھپانے کے عوامل ۲; حق کا چھپانا ۴; حق چھپانے والے لوگ ۵; حق کے خلاف صف آرا لوگوں کی گمراہی ٦; حق سے صف آرا لوگوں کا محروم ہونا ٦

دشمني: حق سے دشمنی ۸،۷; دشمنی کے عوامل ۹

دنیا طلبی : دنیا طلبی کے نتائج ۲

عذاب: اہل عذاب ٦

علماء : حق کو چھپانے والے اور دنیا طلب علماء ۲

عیسائیت کے علمائے: علمائے عیسائیت کی حق کے خلاف صف آرائي ۵;علمائے مسیحیت اور حق کو چھپانا ۵

قرآن کریم : قرآن کریم کا وحی ہونا ۱

گمراہی : گمراہی کے عوامل ٦

لطف الہی : لطف الہی سے محروم ہونا ٦

محرک یا ترغیب : ترغیب کے عوامل ۲

مذہبی فرقے : مذہبی فرقوں کی ایجاد کے عوامل ۹

یہودی علماء :یہودی علماء کی حق کے خلاف صف آرائی ۵; علمائے یہود اور حق چھپانا ۵

Presented by: https://jafrilibrary.com

لَّيْسَ الْبِرَّ أَن تُوَلُّواْ وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ وَالْمَلآئِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَآتَى الْمَالَ عَلَى حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَالسَّآئِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ وَأَقَامَ الصَّلوةَ وَآتَى الزَّكَوةَ وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُواْ وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاء والضَّرَّاء وَحِينَ الْبَأْسِ أُولَئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ﴿١٧٧﴾

نیکی یہ نہیں ہے کہ اپنا رخ مشرق اور مغرب کی طرف کرلو بلکہ نیکیاش شخص کا حصّہ ہے جو اللہ اور آخرت ملائکہاور کتاب اور انبیاء پر ایمان لے آئے اور محبت خدا میں قرابتداروں، یتیموں، مسکینوں، غربت زدہ مسافروں، سوال کرنے والوں اور غلاموں کی آزادی کے لئے مال دے اور نماز قائم کرے اور زکوۃ ادا کرے اور جو بھی عہد کرے اسے پورا کرے اور فقر وفاقہ میں اورپریشانیوں اور بیماریوں میں اور میدان جنگ کے حالات میں صبر کرنے والے ہوں تو یہی لوگ اپنے دعوائے ایماناور احسان میں سچے ہیں اوریہی صاحبانتقوی اروپرہیزگارہیں (۱۷۷)

۱_ مشرق، مغرب یا کسی بھی جہت یا علاقے کو قبلہ قراردینا نیکی کا معیار اور نیکی کو متعین کرنے والا نہیں ہے_

ليس البر ان تولوا وجوهكم قبل المشرق والمغرب

۲_یہود و نصاری نے دین کی بنیادی تعلیمات (اللہ تعالی پر، آخرت پر اور ... پر ایمان) کو فراموش کردیا اور مسلمانوں کے ساتھ قبلہ کے موضوع پر بحث، مباحثہ اور مجادلہ کرنا شروع کردیا_ ليس البر ان تولوا وجوهكم قبل المشرق والمغرب یہ مطلب آیہ مجیدہ کے شان نزول سے ماخوذ ہے_ مجمع البیان میں منقول ہے "جب قبلہ تبدیل ہوا تو اسکے بارے میں بہت زیادہ بحث و گفتگو ہونے لگی اوریہود و نصاری اس بارے میں بہت زیادہ باتیں کرتے تھے"

۳_ایک خاص قبلہ رکھنا اور اسکی طرف رخ کرنا دین اور عبادت کا بنیادی ہدف نہیں ہے_

ليس البر ان تولوا وجوهكم قبل المشرق والمغرب ولكن البر من آمن یہ واضح ہے کہ (عبادات میں) قبلہ رخ ہونا خود اللہ تعالی کے فرامین میں سے ہے لیکن اس سے نیکی کی نفی کرنا (ولکن البر...) اس مفہوم کی طرف اشارہ ہے کہ قبلہ کی طرف رخ کرنا ایک فرعی حکم ہے جبکہ دین کا ہدف اور بنیاد ایمان اور ... ہے_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۴_ دین کے اصلی اہداف کی طرف متوجہ ہونے اور منحرف بحث و گفتگو سے اجتناب کرنا شریعت کے بنیادی اہداف میں سے ہے_ ليس البر ان تولوا ... و لكن البر من آمن مشرق، مغرب یا کسی بھی قبلہ کی طرف رخ کرنے سے نیکی کی نفی کرنا "جبکہ یہ خود فرامین الہی میں سے ہے" اس لئے ہے کہ مخاطبین نے حقیقی ہدف (ایمان اور...) کو بھلا دیا اور فرعی مسائل پر بحث، مباحثہ اور جھگڑا شروع کردیا_

۵_ اللہ تعالی، قیامت، فرشتوں، آسمانی کتابوں اور انبیاء علیہم السلام پر ایمان اور ضرورت مندوں کی ضروریات کو پورا کرنا اور غلاموں کی رہائي کے لئے مال خرچ کرنا دین کی بنیادی ترین مسائل میں سے ہیں_

ليس البران تولوا وجوهكم ... و لكن البر من آمن بالله ... و آتى المال على حبه

٦_ نماز قائم کرنا ،زکوۃ ادا کرنا ، وفائے عہد، مشکلات میں صبر اور جنگ وپیکار میں استقامت کا مظاہرہ کرنا اہل ایمان کے فرائض اور دین کے بنیادی مسائل میں سے ہے_ ليس البر ان تولوا وجوهكم ... و لكن البر من ... اقام الصلوة ... والصابرين فى الباساء والضرا وحين الباس

۷_ اللہ تعالی، قیامت، فرشتوں، آسمانی کتابوں اور تمام انبیاء علیہم السلام پر ایمان لانا ضروری ہے_

و لكن البر من آمن بالله واليوم الآخر والملائكة والكتاب والنبيين

۸_ ادیان الہی میں بنیادی مسائل مشترک ہیں اور نظام نبوت منظم و منسجم ہے_ولكن البر من آمن بالله ...والنبيين و آتى المال

۹_ اپنے عزیزوں، رشتہ داروں کی مدد کرنا اور انکی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے مال خرچ کرنا ضروری ہے_

و آتى المال على حبه ذوى القربى "ذوی القربي" کا معنی عزیز و رشتہ دار ہیں یہ جو ان کو یتیموں، مسکینوں اور... کے ساتھ ذکر کیا ہے گویا ان میں سے ضرورتمند مراد ہیں_

۱۰_ یتیموں، درماندہ افراد، راستے میں رہ جانے والے اور ان فقیروں کی مدد کرنا ضروری ہے جو کمک کا مطالبہ کرتے ہیں_ و آتى المال على حبه ... اليتامى والمساكين

Presented by: https://jafrilibrary.com

و ابن السبیل والسائلین

۱۱_ اہل ایمان کی ذمہ داری ہے کہ غلاموں کو آزاد کرنے کیلئے مال خرچ کریں_ و لکن البر من آمن ... و آتی المال علی حبه ... فی الرقاب "رقبہ" "رقاب" کی جمع ہے جس کا معنی غلام ہیں "فی الرقاب"، "ذوی القربي" پر عطف ہے_ "فی" کا "رقاب" پر آنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ "آتی المال علی حبه... فی الرقاب" سے مراد ان کو آزاد کرنے کیلئے مال کا خرچ کرنا ہے نہ کہ خود ان کو ادا کرنا_

۱۲_ اسلام میں ذاتی ملکیت معتبر ہے اور ملکیت کی مقدار کا متفاوت ہونا بھی قابل قبول ہے_
و اتی المال علی حبه ذوی القربي ... والسائلین

۱۳_ انسان جو دوسروں کے ساتھ عہد و پیمان کرتا ہے ان کی پابندی ضروری ہے_
والموفون بعهدهم اذا عاهدوا " اذا عاهدوا" اس مطلب کو بیان کررہاہے کہ یہاں عہد سے مراد وہ عہد و پیمان ہیں جو انسان ایک دوسرے کے ساتھ باندھتے ہیں نہ کہ اللہ تعالی کا انسانوں کے ساتھ عہد و پیمان_

۱۴_ اہل ایمان کو چاہیئے فقر و تنگدستی میں جب مبتلا ہوں نیز جب مشکلات و مصیبتیں ان کی طرف رخ کریں تو انتہائی صبر اور استقامت کا مظاہرہ کریں_ و الصابرین فی الباساء والضراء

۱۵_ مجاہدین کا فریضہ ہے کہ دشمنان دین کے ساتھ جنگ اور نبرد آزمائي کے وقت صبر و استقامت سے کام لیں_
والصابرین ... حین الباس

۱۶_ صبر و استقامت کا دیگر فضیلتوں میں ایک خاص مقام اور ایک خاص اہمیت ہے_ والصابرین فی الباساء والضرا حین الباس کلام کا سیاق اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ "الصابرین"، "الموفون" کی طرح مرفوع ہو اسکو منصوب لانا اس بات کی دلیل ہے کہ فعل "امدح" (میں تعریف کرتاہوں) تقدیر میں ہے یعنی جملہ یوں ہے "والصابرون امدح الصابرین" کلام عرب میں اسطرح کی تقدیر اسلئے لائي جاتی ہے کہ متکلم اس مورد کیلئے خاص اہمیت جس کیلئے قائل ہے کہ اس نے فعل "امدح" کو تقدیر میں لیا ہے_

۱۷_ اللہ تعالی قیامت ، فرشتوں ، آسمانی کتابوں اور انبیاء علیہم السلام پر ایمان لانا نیک انسانوں کی خصوصیات میں سے ہے_
و لکن البر من آمن باللہ ... والنبیین

۱۸_ مفاہیم کی قدر و قیمت اس وقت متعین ہوتی ہے جب وہ انسانوں میں ظاہر ہوجائیں_ و لکن البر من آمن

Presented by: https://jafrilibrary.com

ظاہراً جملہ یوں ہونا چاہیئے تھا "البر الایمان باللہ ... نیکی اللہ تعالی پر ایمان لانا ہے" نہ کہ یہ جملہ یوں ہوتا "البر من آمن" نیکی وہ ہے جو خدا پر ایمان رکھتا ہے پس یہاں پر "البر" کا مصداق "من آمن". بیان کرنا اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ ایمان اور... اس وقت کمال ہیں یا ان کو اسوقت نیکی کہا جاسکتا ہے جب وہ انسانوں میں ظاہر ہوجائیں ورنہ ایمان و غیرہ کا خالی مفہوم نیکی شمار نہیں ہوتا (المیزان سے اقتباس)

۱۹_ قرآن کریم کا ہدف انسان سازی ہے نہ فقط اچھے مفاہیم اور پسندیدہ اعمال کا بیان کردینا _و لكن البر من آمن یہ مطلب "ولکن البر من آمن" سے ماخوذ ہے _

۲۰_ اپنے عزیزوں، یتیموں، مسکینوں، راستوں میں رہ جانے والوں اور فقیروں کی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے مال ادا کرنا نیک انسانوں کی خصوصیات ہیں _و لكن البر من ... و آتى المال على حبه ذوى القربى ...والسائلين

۲۱_ اپنے ضرورتمند رشتہ داروں کو دیگر ضرورتمند افراد پر فوقیت دینا انفاق کے آداب میں سے ہے _

و آتى المال على حبه ذوى القربى واليتمى والمساكين "ذوی القربي" کو دوسروں پر مقدم کرنا اس بات کو بیان کررہا ہے کہ اہل ایمان کو چاہیے کہ سب سے پہلے اپنے رشتہ داروں کی ضروریات کو پورا کرنے کی کوشش کریں پھر دوسروں کے بارے میں اقدام کریں _

۲۲_ نیک لوگوں کے اپنے اموال کو ضرورتمندوں کی مدد کیلئے خرچ کرنے کے جذبے کی بنیاد اللہ تعالی کی محبت ہے _

و آتى المال على حبه ذوى القربى "علی حبہ" کی ضمیر ممکن ہے "اللہ"، "المال" یا "اتیان المال" کی طرف لوٹتی ہو مذکورہ مطلب پہلے احتمال کی بناپر ہے _

۲۳_ نیک لوگ رغبت اور پوری خوشی کے ساتھ اپنے اموال کو ضرورتمندوں کی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے خرچ کرتے ہیں _و آتى المال على حبه ذوى القربى یہ مطلب اس بناپر ہے کہ "حبہ" کی ضمیر "اتیان المال" کی طرف لوٹتی ہو جو "آتی المال" سے ماخوذ ہے یعنی مال کو پوری رغبت اور تمایل کے ساتھ ضرورتمندوں پر صرف کرتے ہیں _

۲۴_ رغبت اور قلبی خوشی کے ساتھ اتفاق کرنا انفاق (خرچ کرنے) کے آداب میں سے ہے _و آتى المال على حبه ذوى القربى واليتامى

۲۵_ مال سے انس و محبت نیک لوگوں کو اسکے انفاق اور ضرورتمندوں کی نجات کے لئے خرچ کرنے سے روک دیتی ہے _و آتى المال على حبه ذوى القربي یہ مطلب اس بناپر ہے کہ "حبہ" کی ضمیر

Presented by: https://jafrilibrary.com

"المال" کی طرف لوٹتی ہو_

٢٦_ نماز قائم کرنا ، زکاۃ دینا، عہد وپیمان کی پابندی کرنا اور مشکلات اور تنگدستیوں میں صبر و استقامت کا مظاہرہ کرنا نیک لوگوں کی خصوصیات ہیں_ و لکن البر ... اقام الصلوة ... والصابرين فى الباساء و الضراء

٢٧_ دشمنان دین کے خلاف جنگ کے دوران میں استقامت اور پائیداری کا مظاہرہ کرنا نیک لوگوں کی خصوصیات میں سے ہے_ و لکن البرمن ... الصابرين فى الباساء والضراء و حين الباس

٢٨_ دین کے اخلاقی ، معاشرتی اور عبادتی فرائض کو انجام دینا، دشمنان دین کے خلاف نبرد آزمائي کی راہ میں استقامت اور مشکلات کو برداشت کرنا ایمان کی سچائي و صداقت کی دلیل ہے_ اولئك الذين صدقوا

یہ مفہوم اس صورت میں ہے کہ " اولئک" اس جملہ " و آتی المال ... و حین الباس " میں موجود صفات کی طرف اشارہ ہو اور "من آمن ..." کے قرینہ سے " صدقوا" کا متعلق اللہ اور ... پر ایمان ہو_

٢٩_ وہ لوگ جو دین کے اعتقادی پہلوؤں پر یقین رکھتے ہیں ، ضرورتمندوں کی حاجت روائي کے لئے اپنے اموال کو خرچ کرتے ہیں اور اپنے عبادتی و معاشرتی فرائض کو انجام دیتے ہیں_یہی حقیقی طورپر اہل تقوی ہیں_
و لكن البر من آمن ... و اولئك هم المتقون

٣٠_ وہ لوگ جو فقر و تنگدستی اور مشکلات میں مبتلا ہونے کے باوجود اپنے ایمان پر ثابت قدم رہتے ہیں حقیقی طورپر اہل تقوی ہیں_ والصابرين فى الباساء والضراء ... اولئك هم المتقون

٣١_ وہ مجاہدین جو دشمنان دین کے خلاف نبردآزمائي میں استقامت کا مظاہرہ کرتے ہیں حقیقی طورپر اہل تقوی ہیں_
الصابرين ... حين الباس ... اولئك هم المتقون

٣٢_ ابرار (نیک لوگ) حقیقی طورپر اہل تقوی ہیں_ اولئك هم المتقون

٣٣_ اعتقادي، اخلاقي، عبادتي، اقتصادي، معاشرتي اور فوجی حوالے سے اسلام ایک جامع اور ہمہ گیر دین ہے_
و لكن البر من آمن ... اولئك هم المتقون

٣٤_انه قيل يا رسول الله (ص) ما " آتى المال على حبه" فكلنا نحبه؟ قال رسول الله (ص) توتيه حين توتيه ونفسك حين تحدثك بطول العمر والفقر"(١)

---

١) الدرالمنثورج/ ١ص ٤١٤_

Presented by: https://jafrilibrary.com

پیامبر اسلام (ص) سے اس آیت "آتی المال علی حبہ" کے بارے میں سوال کیا گیا پس ہم سب ہی مال سے محبت کرتے ہیں ؟ آنحضرت (ص) نے ارشاد فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرو در آں حالیکہ تیرا نفس (سانس) تجھے لمبی عمر اور فقر سے ڈراتا ہے۔

ابن السبیل (درماندہ راہ): ابن السبیل کی ضرورت پوری کرنا ۱۰،۲۰

اخلاق: اخلاقی فضیلتیں ۱٦

ادیان: ادیان کا ہم آہنگ ہونا ۸

اسلام: اسلام کے پہلو ۳۳; اسلام کا معاشرتی پہلو ۳۳; اسلام کا اخلاقی پہلو ۳۳; اسلام کا اقتصادی پہلو ۳۳; اسلام کا عبادتی پہلو ۳۳; اسلام کا عقیدتی پہلو ۳۳ ; اسلام کا دفاعی پہلو ۳۳ ; اسلام کا جامع و ہمہ گیر ہونا ۳۳; اسلام کی خصوصیات ۳۳

اقتصاد: اقتصادی تفاوت ۱۲

انبیاء (علیہم السلام): انبیاء علیہ السلام میں ہم آہنگی ۸

انسان: انسانی حقوق ۱۲

انفاق (خرچ کرنا): انفاق کے آداب ۲۱،۲۴; راہ خدا میں انفاق ۳۴; انفاق میں اولویت ۲۱; انفاق کی اہمیت ۲۹; انفاق میں رضایت ۲۳،۲۴; انفاق کے مصارف ۹،۱۱،۲۹) انفاق کے موانع ۲۵

ایمان: آخرت پہ ایمان کی اہمیت ۲; اللہ تعالی پر ایمان کی اہمیت ۲; ایمان کی حفاظت کی اہمیت ۳۰; آخرت پہ ایمان ۵،۷; انبیاء علیہ السلام پر ایمان ۵،۷،۱۷; قیامت پر ایمان ۱۷; آسمانی کتابوں پر ایمان ۵، ۱۷،۷; ملائکہ پر ایمان ۵،۱۷،۷; ایمان پر ثابت رہنے والے افراد ۳۰; ایمان میں صداقت ۲۸; ایمان کے متعلقات ۵،۷،۱۷; ایمان کی علامتیں ۲۸

بحث و مجادلہ: ناپسندیدہ مجادلہ سے اجتناب ۴

ترغیب: ترغیب کے عوامل ۲۲

تزکیہ: تزکیہ کی اہمیت ۱۹

Presented by: https://jafrilibrary.com

تکلیف (شرعی ذمہ داری) : تکلیف پر عمل ۲۸،۲۹

جنگ: جنگ میں استقامت ٦

جہاد: دشمنان دین سے جہاد ۲۷،۳۱; جہاد میں صبر ۱۵،۲۷،۲۸،۳۱

خوف: فقر کا خوف ۳۴

دین: ارکان دین ۲،۵،٦; اہداف دین ۴; فلسفہ دین ۳

رشتہ دار: ضرورت مند رشتہ داروں پر انفاق ۲۱; رشتہ داروں کی ضروریات پوری کرنا ۹،۲۰

روایت: ۳۴

زکوۃ: زکوۃ کی اہمیت ٦; زکوۃ کی ادائیگی ۲٦

سائلین (درماندہ افراد): سائلین کی ضروریات پوری کرنا ۱۰،۲۰

سختي: سختیوں کو آسان بنانے کی روش ۱۴; سختیوں میں صبر ٦،۱۴،۲٦،۲۸

صبر: صبر کی اہمیت ۱٦

ضرورتمند لوگ: ضرورتمندوں کی ضرورت پوری کرنا ۵،۹، ۱۰، ۲۲، ۲۳; ضرورتمندوں کی حاجات کو پورا کرنے میں رکاوٹیں ۲۵

عبادت: عبادت کا فلسفہ ۳

عقیدہ: دین کا عقیدہ ۲۹

عہد: وفائے عہد ٦،۲٦

عیسائي : عیسائیوں کی دین سے غفلت ۲; عیسائي اور قبلہ ۲; عیسائیوں کا بحث مباحثہ کرنا ۲

غلام: غلام کی رہائي ۵،۱۱

فقر: فقر میں ایمان کی حفاظت ۳۰; فقر میں صبر ۱۴

Presented by: https://jafrilibrary.com

قبلہ : قبلہ کی اہمیت ۳

قدریں : قدروں کا معیار۱۸

قرآن کریم : قرآن کریم کے اہداف ۱۹; قرآن کا ہدایت کرنا ۱۹

متقین : ۳۲ متقین کی صفات ۲۹،۳۰،۳۱

مجاہدین : مجاہدین کی ذمہ داری ۱۵

محبتیں : اللہ تعالی سے محبت کے نتائج ۲۲; مال سے محبت کے نتائج ۲۵

مساکین : مساکین کی ضرورت پوری کرنا ۱۰،۲۰

معاہدے : معاہدوں کی وفا۱۳

ملکیت : ذاتی ملکیت ۱۲

مومنین : مومنین کی ذمہ داری ۱۴، ۱۱،۶

نماز: نماز قائم کرنے کی اہمیت ۶; نماز قائم کرنا ۲۶

نیک لوگ : نیک لوگوں کا انفاق ۲۳،۲۰; نیک لوگوں کا تقوی ۳۲; نیک لوگوں کی صفات ۱۴،۲۰، ۲۶، ۲۷; نیک لوگوں کے انفاق کا فلسفہ ۲۲; نیک لوگ اور مال کی محبت ۲۵

نیکی : نیکی کے معیارات ۱

یتیم: یتیموں کی حاجت روائی کرنا ۱۰،۲۰

یہود:یہودیوں کی دین سے غفلت ۲;یہودیوں کا مجادلہ اور جھگڑا کرنا ۲;یہودی اور قبلہ ۲

Presented by: https://jafrilibrary.com

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالأُنثَى بِالأُنثَى فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاء إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ ذَلِكَ تَخْفِيفٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ فَمَنِ اعْتَدَى بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٧٨﴾

ایمانوالو تمھارے اوپر مقتولین کے بارے میں قصاص لکھ دیا گیا ہے آزاد کے بدلے آزاداور غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت _ اب اگر کسی کو مقتول کے وارث کیطرف سے معافی مل جائے تو نیکی کا اتباعکرے اور احسان کے ساتھ اس کے حق کو اداکردے _ یہ پروردگار کی طرف سے تمھارے حقمیں تخفیف اور رحمت ہے لیکن اب جو شخصزیادتی کرے گا اس کے لئے دردناک عذاب بھیہے (١٧٨)

١_ اسلامی معاشرے میں قصاص کا قانون (قاتل کو قتل کرنا) ایک ثابت اور لازم الاجراء قانون ہے _
يا ايها الذين آمنوا كتب عليكم القصاص فى القتلي

٢_ قصاص کا قانون کسی خاص فرد یا گروہ سے مخصوص نہیں ہے _ يا ايها الذين آمنوا كتب عليكم القصاص فى القتلي

" قتلي" " قتیل" کی جمع ہے جسکا معنی ہے مقتولین _ "القتلي" کا " ال" جنس کا ہے جو استغراق کے لئے ہے _

٣_ اسلامی معاشرے کی ذمہ داری ہے کہ قانون قصاص کو جاری کرے * يا ايها الذين آمنوا كتب عليكم القصاص فى القتلي قصاص کا حق مقتول کے ورثاء کے لئے ہے اور اسکا اجراء فقط قاتل کے بارے میں ہے _ لیکن یہ جو سب مسلمانوں کو مورد خطاب قرار دیا ہے ہوسکتاہے اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ سب لوگ اس قانون کے اجراء کی ضمانت کو فراہم کرنے کی کوشش کریں _

Presented by: https://jafrilibrary.com

۴_ قاتل کو چاہیئے قانون قصاص کے سامنے خود کو سر تسلیم کرے_ يا ايها الذين آمنوا كتب عليكم القصاص "کتب علیکم" کے حقیقی مخاطب قاتلین ہیں پس یہ قاتل کی ذمہ داری ہے کہ قانون قصاص کے جاری ہونے کے لئے خود کو آمادہ کرے یعنی قصاص کے اجراء کے لئے تسلیم ہونا لازمی امر ہے_

۵_ آزاد انسان کے مقابل آزاد اور غلام کے مقابل غلام کا قصاص ہوتا ہے_ الحر بالحر والعبد بالعبد

٦_ عورت کے مقابل عورت کا قصاص ہوتا ہے والانثى بالانثي

۷_ قانون قصاص میں آزاد غلام کے ساتھ اور عورت مرد کے ساتھ مساوی نہیں ہیں_

كتب عليكم القصاص فى القتلى الحر بالحر والعبد بالعبد والانثى بالانثي

۸_ مقتول کے ورثاء قاتل کو قصاص سے معاف کرسکتے ہیں_ فمن عفى له من اخيه شيء

"من" سے مراد قاتل اور "اخیہ" سے مراد مقتول کا وارث ہے "لہ" اور "اخیہ" کی ضمیر "من" کی طرف لوٹتی ہے یعنی قاتل کی طرف_ "شیئ" سے مراد قصاص کا حق ہے پس جملہ "فمن عفي ..." کا معنی یہ بنتا ہے پس وہ قاتل جسے مقتول کے وارث کی طرف سے اس کے لئے حق قصاص میں سے کچھ معاف کردیا گیا ہو_

۹_ قصاص قابل معافی حق ہے نہ ایسا حکم جو ساقط نہیں ہوسکتا_ فمن عفى له من اخيه شيء

۱۰_ حق قصاص مقتول کے ورثاء میں سے کسی ایک کے معاف کردینے سے بھی ساقط ہوجاتا ہے_ فمن عفى له من اخيه شيء "شیئ" سے مراد حق قصاص ہے اسکو نکرہ استعمال کرنا اس مطلب کیطرف اشارہ ہے کہ اگر حق قصاص میں سے کچھ معاف کردیا جائے تو قاتل کا قصاص نہیں ہوگا البتہ یہ فرض اس صورت میں ہے کہ مقتول کے وارث متعدد ہوں اور ان میں سے بعض قاتل کو معاف کردیں_

۱۱_ مقتول کے وارث کیلئے بہتر ہے کہ قاتل کو معاف کردے اور اپنے حق (قصاص) سے درگزر کرے_ فمن عفى له من اخيه شيء مقتول کے وارث کو حق قصاص معاف کرنے کی طرف ترغیب دلانا اس لفظ "اخیہ" کے جملہ اہداف میں سے ایک ہوسکتا ہے_ کیونکہ اس لفظ کو مقتول کے وارث کی جگہ استعمال کیا گیا ہے_

۱۲_ انتقام پر قدرت و صلاحیت رکھتے ہوئے معاف کرنے کی بہت قدر و قیمت ہے_ فمن عفى له من اخيه شيء

۱۳_ اگر قاتل کے قصاص کو معاف کردیا جائے تو اسکو

Presented by: https://jafrilibrary.com

چاہیئے کہ مقتول کے ورثاء کو خون بہا ادا کرے_فمن عفی له من اخيه شيء ...و اداء اليه باحسان

۱۴_ اہل ایمان ایک دوسرے کے ساتھ اخوت و برادری کے رشتہ میں بندھے ہوئے ہیں_ يا ايها الذين آمنوا ... فمن عفى له من اخيه شيء

۱۵_ قتل کی وجہ سے قاتل مسلمانوں کے زمرے سے خارج نہیں ہوجاتا نہ ہی ایمانی اخوت کا رابطہ منقطع ہوجاتا ہے حتی مقتول کے وارثوں سے بھی اس کا رابطہ نہیں لوٹتا_ يا ايها الذين آمنوا ... فمن عفى له من اخيه شيء

۱۶_ قصاص کا معاف کرنا اسلامی اخوت اور ایمانی احساسات کا مظہر ہے_فمن عفى له من اخيه شيء

۱۷_ اسلامی حقوق، اخلاق و احسان کے ساتھ گندھے ہوئے ہیں_ كتب عليكم القصاص ...فمن عفى له من اخيه شيء فاتباع بالمعروف واداء اليه باحسان

۱۸_ اگر مقتول کے ورثاء حق قصاص معاف کردیں اور دیت کا مطالبہ کردیں تو انکو چاہیئے قاتل سے بہتر تعلقات رکھیں_ فمن عفى له من اخيه شيء فاتباع بالمعروف "اتباع" کا فاعل ممکن ہے مقتول ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ قاتل ہو_ مذکورہ مطلب پہلے احتمال کی بناپر ہے پس " فاتباع بالمعروف "یعنی مقتول کے وراثوں کو چاہیئے قاتل سے اچھا برتاؤ کریں اسکو آزار و اذیت نہ پہنچائیں دیت لینے میں اس پر سختی نہ کریں اور حد سے زیادہ مطالبہ نہ کریں اور...

۱۹_ قاتل کو چاہیئے نہایت اچھے طریقے اور روش کے ساتھ مقتول کے ورثاء کو دیت ادا کرے_فاتباع بالمعروف و اداء اليه باحسان " اداء "کا فاعل قاتل ہے_" اليه" کی ضمیر "اخيه" کی طرف لوٹتی ہے کہ جس سے مراد مقتول کا وارث ہے پس جملہ" اداء اليه..."یعنی قاتل کو چاہیئے کہ مقتول کے وارث کو احسن طریقے کے ساتھ دیت ادا کرے اس طرح کہ دیت دینے میں تاخیر نہ کرے ، معینہ مقدار سے کمتر ادا نہ کرے اور مقتول کے ورثاء کی پریشانی کا ذریعہ بھی نہ بنے_

۲۰_ قصاص کی جگہ معافی کی تجویز اور اسکے بدلے دیت کا حکم اسلامی معاشرے کے لئے رحمت کا باعث ہے_
ذلك تخفيف من ربكم و رحمة

۲۱_ قانون قصاص کی تخفیف (اسکا دیت میں تبدیل ہونا) اسلامی معاشرے کے امور کی تدبیر کی خاطر ہے_
ذلك تخفيف من ربكم

اس مطلب میں " رب" کا معنی مربي، مدبر و منتظم کے معنی میں ہے سے حاصل لیا گیا ہے_

۲۲_ احکام الہی میں جھکاؤ کا انعطاف پذیر ہونا اورتکالیف میں تخفیف اللہ تعالی کی رحمت کا پرتو ہے_
فمن عفى له من اخيه شيء ... ذلك تخفيف من ربكم و رحمة

Presented by: https://jafrilibrary.com

۲۳_ جو لوگ قصاص اور دیت کے احکام پر عمل پیرا نہ ہوں گے تو عذاب الہی سے دوچار ہوں گے_
فمن اعتدى بعد ذلك فله عذاب اليم
"ذلک" ممکن ہے قصاص و دیت کے مذکورہ احکام کی طرف اشارہ ہو پس یہ جملہ "فمن اعتدی ..." بیان کررہاہے کہ اگر کسی نے ان احکام پر عمل نہ کیا اور زمانہ جاہلیت کی طرح عمل کیا تو وہ گناہگار ہے اور عذاب الہی میں بتلا ہوگا_
۲۴_ قاتل کے قصاص کو معاف کرنے اور دیت لینے کے بعد جو لوگ قاتل کو قتل کرنا چاہیں وہ دردناک عذاب میں بتلا ہوں گے_ فمن اعتدى بعد ذلك فله عذاب اليم یہ مطلب اس بناپر ہے کہ "ذلک" دیت لینے کی طرف اشارہ ہو اس صورت میں جملہ "فمن اعتدي ..." بیان کررہاہے کہ مقتول کے ورثاء اگر قاتل کو معاف کردیں اور دیت کا مطالبہ کریں تو اس کے بعد حق نہیں رکھتے کہ قاتل کو قصاص کے طورپر قتل کریں_
۲۵_ جو لوگ احکام الہی سے تجاوز کرتے ہیں دردناک عذاب میں بتلا ہوں گے_ فمن اعتدى بعد ذلك فله عذاب اليم
۲۶_ اگر مقتول کا وارث معاف کرنے یا دیت لینے کے بعد قاتل کو قتل کرے تو اسے بھی قتل کیا جانا چاہیئے_ *
فمن اعتدى بعد ذلك فله عذاب اليم جملہ "فلہ عذاب الیم" اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ متجاوز شخص دنیا یا آخرت میں بتلا ہوگا یا ممکن ہے یہ سزا کا حکم ہو جسے اسلامی معاشرے میں اجراء کیا جانا چاہیئے_ مذکورہ بالا مطلب دوسرے احتمال کی بناپر ہے_
۲۷_ قاتل کو قصاص سے معاف کردیا گیا ہو تو وہ کسی اور قتل کرے تو اس صورت میں اسے بالکل معاف نہ کیا جائے بلکہ قتل کردیا جائے_ كتب عليكم القصاص ... فمن اعتدى بعد ذلك فله عذاب اليم یہ مطلب اس بناپر ہے کہ مافوق جملہ میں "من" سے مراد قاتل ہو نہ کہ مقتول کا وارث_ بنابریں "ذلک" "عفو" کی طرف اشارہ ہے جسے "فمن عفی لہ" سے اخذ کیا گیاہے_
۲۸_ احکام و قوانین اپنے بننے اور جاری ہونے سے پہلے کے زمانے یا حالات کو شامل نہیں ہوتے_
فمن اعتدى بعد ذلك یہ مطلب اس بناپر ہے کہ "ذلک" کا مشار الیہ آیہ قصاص کے نزول اور تبلیغ کا زمانہ ہو_
۲۹_ احکام و قوانین الہی سے تجاوز رحمت الہی سے بہرہ مندی کے لئے رکاوٹ ہے_
ذلك تخفيف من ربكم و رحمة فمن اعتدى بعد ذلك فله عذاب اليم

Presented by: https://jafrilibrary.com

۳۰_ حلبی کہتے ہیں میں نے اللہ تعالی کے اس کلام "فمن عفی لہ من اخیہ شيء فاتباع بالمعروف و اداء الیہ باحسان" کے بارے میں سوال کیا تو امام صادق عليه‌السلام نے فرمایا "ينبغي للذى له الحق ان لا يعسر اخاه اذا كان قد صالحه على دية و ينبغى للذى عليه الحق ان لا يمطل اخاه اذا قدر على ما يعطيه و يؤدى اليه باحسان قال و سألته عن قول الله عزوجل " فمن اعتدى بعد ذلك فله عذاب اليم " فقال هو الرجل يقبل الدية او يعفو اويصالح ثم يعتدى فيقتل فله عذاب اليم كما قال الله عزوجل[1] جو کوئي خون میں صاحب حق ہیں اور انہوں نے دیت پر توافق کرلیا ہے تو سزاوار ہے دیت لینے میں سختی نہ کرے اور وہ شخص جو دیت ادا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے سزاوار ہے کہ اس میں کوتاہی نہ کرے اور اس کو نیکی اور اچھے طریقے سے ادا کرے_ حلبی کہتے ہیں کہ میں نے پھر اس کلام "فمن اعتدی بعد ذلک فلہ عذاب الیم" کے بارے میں پوچھا تو حضرت عليه‌السلام نے ارشاد فرمایا اس سے مراد وہ شخص ہے جس نے دیت قبول کی ہے یا معاف کیا ہے یا مصالحت کی ہے اسکے بعد یہ فرد تجاوز کرے اور قتل کا اقدام کرے تو اسکے لئے اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے کہ اس کے لئے دردناک عذاب ہے_

احکام: ۱،۳،۵،۶،۷،۸،۹ ، ۲۶،۲۳،۱۳،۱۰ ، ۲۷؛ احکام میں جھکاؤ ۲۲

اخوت و برادري: برادری کی علامتیں ۱۶

اسلامی معاشرہ: اسلامی معاشرے کی تدبیر و انتظام ۲۱؛ اسلامی معاشرے کی ذمہ داری ۳

اللہ تعالی : اللہ تعالی کے عذاب ۲۳،۲۵؛ رحمت الہی کے مظاہر ۲۰،۲۲؛ رحمت الہی کے موانع ۲۹

تجاوز: تجاوز کی سزا ۲۵

تکلیف شرعی: تکلیفشرعی میں تخفیف ۲۲

حدود الہی : حدود الہی سے تجاوز کے نتائج ۲۵،۲۹

حقوق: حقوق میں احسان و نیکی ۱۷؛ حق قصاص ۹، ۱۱؛ قابل بخشش حق ۸،۱۱،۱۰،۹؛ حقوق کا نظام ۱۷؛ حقوق اسلامی کی خصوصیات ۱۷

---

۱) کافی ج/۷ص۳۵۸ح/۱، تفسیر برہان ج/ ۱ ص ۱۷۶ ح ۲_

Presented by: https://jafrilibrary.com

دیت: دیت ادا کرنے کے آداب ۳۰; دیت کے احکام ۱۳; دیت کے احکام پر عمل پیرا ہونے کی اہمیت ۲۳; قتل کی دیت ادا کرنا ۱۹; قتل کی دیت ۱۸،۱۳

دین: دینی تعلیمات کا نظام ۲۲

روایت: ۳۰

عذاب: دردناک عذاب ۲۵،۲۴; عذاب کے درجات ۲۵،۲۴; عذاب کے موجبات ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۳۰

قاتل: مقتول کے ورثاء کے ساتھ قاتل کا برتاؤ ۱۹; قاتل کو معاف کرنا ۲۷،۱۳،۸; دیت کے بعد قاتل کو قتل کرنا ۲۴، ۲۶، ۳۰; معاف کرنے کے بعد قاتل کو قتل کرنا ۲۶،۲۴; قاتل کی ذمہ داری ۴،۱۳

قانون: قانون کو ماضی کی طرف لوٹانا ۲۸; دینی قوانین کی خصوصیات ۲۲

قتل: قتل کے تکرار کے نتائج ۲۷; قتل کے نتائج ۱۵; قتل کا جرم ۱۱،۸; معافی کے بعد جرم قتل ۲۶; قتل کا جائز ہونا ۲۶; معاف کردینے کے بعد قتل کی سزا ۲۶

قدریں: ۱۲،۱۱

قصاص: احکام قصاص ۹،۸،۷،۶،۵،۴،۱،۳،۱۰ ۲۶،۱، ۲۷; قصاص پر عمل کی اہمیت ۲۳; قصاص کی اہمیت ۳،۱; قصاص کا دیت میں تبدیل ہونا ۱۳، ۲۱، ۲۰; قصاص میں تخفیف ۲۱،۲۰; قصاص میں مختلف انسانوں کا فرق ۷; قصاص کا ساقط ہونا ۱۱، ۱۰،۹; قصاص کی شرائط ۷،۵; قصاص سے معافی ۶،۱۳،۱۱،۱۰،۹،۱۸، ۰،۱۸ ۲، ۲۷; قصاص کا عمومی ہونا ۲; غلام کا قصاص ۷،۵; آزاد کا قصاص ۷،۵; عورت کا قصاص ۷،۶; قاتل کا قصاص ۲۷،۴; مرد کا قصاص ۷; قصاص کا حکم قطعی ہونا ۱; قصاص جاری کرنے کا ذمہ دار ۳; قصاص کا مماثلث ۶،۵; قصاص کے موارد ۲۶; قانون قصاص کی خصوصیات ۲،۱

معافی اور بخشش: معافی کی قدر و قیمت ۱۲،۱۱; قدرت و طاقت کے ہوتے ہوئے معافی ۱۲

مقتول: قصاص میں مقتول کے ورثاء کے اختیارات ۸، ۱۱، ۱۰; مقتول کے ورثاء کے حقوق ۸; مقتول کے ورثاء کا قاتل کے ساتھ برتاؤ ۱۸

مومنین: مومنین کی برادری ۱۵،۱۴; مومنین کے جذبات کی علامتیں ۱۶

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَاْ أُولِيْ الأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿۱۷۹﴾

صاحبان عقل تمھارے لئے قصاص میں زندگی ہے کہ شاید تم اس طرح متقی بنجاؤ(۱۷۹)

۱_ قانون قصاص اور اسکا اجراء اسلامی معاشرے کی زندگی کا باعث ہے_و لکم فی القصاص حیاۃ

۲_ لوگوں کو اقدام قتل سے روکنے کے لئے قصاص اہم اور بنیادی عامل ہے_و لکم فی القصاص حیاۃ ... لعلکم تتقون

۳_ خالص عقل سے بہرہ مند افراد قانون قصاص کے فلسفہ (معاشرے کی حیات) کو درک کرنے کی توانائي رکھتے ہیں_

و لکم فی القصاص حیاۃ یا اولی الالباب قصاص کے قانون اور اس پر عمل کرنے میں زندگی اسلامی معاشرے میں موجود سبھی افراد کے لئے ہے نہ صرف عقل سے بہرہ مند افراد کیلئے لہذا "اولی الالباب" کو مخاطب قرار دینا اس مطلب کی طرف اشارہ ہے کہ اس حقیقت کا ادراک خالص عقل سے ممکن ہے_

۴_ معاشرتی مصلحتیں انفرادی مصلحت پر فوقیت رکھتی ہیں_و لکم فی القصاص حیاۃ یااولی الالباب

قانون قصاص جس میں فرد کی موت یا نابودی ہے اسے قرآن حکیم معاشرے کے لئے زندگی قرار دے رہا ہے_ اس سے یہ نکتہ سمجھا جاسکتاہے کہ قرآن حکیم کی نظر میں معاشرے کی مصلحتیں فرد کی مصلحت پر فوقیت رکھتی ہیں_

۵_ حق قصاص سے درگذر اور معاف کرنا اسوقت پسندیدہ امر ہے کہ جب قانون قصاص کی حکمت ختم ہوکے نہ رہ جائے_

فمن عفی له ... و لکم فی القصاص حیاۃ یا اولی الالباب قصاص سے معافی اور دیت کے مطالبہ کو پیش کرنے کے بعد یہ ذکر کرنا کہ قصاص میں معاشرے کے لئے بہت بڑی حکمت ہے یعنی معاشرتی زندگی کی اس میں ضمانت دی گئي ہے یہ بات مذکورہ بالا مطلب کی طرف اشارہ ہوسکتی ہے_

٦_ اصل قانون، قصاص ہے اور معاف کرنا اسکی ضمنی شق ہے_ لکم فی القصاص حیاۃ یا اولی الالباب

۷_ انسانوں کی دنیاوی زندگی و حیات کی قدر و قیمت تقوی اختیار کرنے میں ہے_و لکم فی القصاص حیاۃ ... لعلکم تتقون

یہ مطلب اس بناپر ہے کہ "لعلکم..." "حیاۃ" کے لئے بیان غایت ہو یعنی قانون قصاص اس لئے وضع کیا گیا ہے تا کہ معاشرتی زندگی کی ضمانت فراہم کرے_ جبکہ زندگی خود سے کوئي معنی نہیں رکھتی مگر یہ کہ تقوی کے حصول کی بنیادیں فراہم کی جائیں_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۸_ امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں "فرض اللہ ... القصاص حقناً للدماء ..."[۱]
اللہ تعالی ... نے قصاص کا قانون وضع فرمایا تا کہ خون محفوظ رہیں ...

احکام: فلسفہ احکام ۸

اسلامی معاشرہ: اسلامی معاشرے کی زندگی کے اسباب ۱،۳

انسان: انسانوں کی زندگی کی قدر و قیمت ۷

اولوالالباب (صاحبان عقل):

اولو الالباب کے درک کرنے کی صلاحیت ۳

تقوا: تقوا کی اہمیت ۷

جرائم: جرائم روکنے کے اسباب ۲

روایت:۸

زندگی: دنیاوی زندگی کی قدرو قیمت ۷

فرد: فرد کی مصلحتیں ۴

قتل: قتل کی رکاوٹیں ۲

قدریں: قدروں کا معیار ۷

قصاص: قصاص کے نتائج ۱،۲; قصاص کا اصل ہونا ۶; قانون قصاص کی شق ۶; قصاص معاف کرنا ۶; قانون قصاص کا فلسفہ ۱،۲،۳،۵،۸; قصاص معاف کرنے کا دائرہ ۵

مصلحت: اجتماعی مصلحت کی اہمیت ۴

معاشرہ: معاشرتی مصلحتوں کی فوقیت ۴

معاشرتی کنٹرول: معاشرتی کنٹرول کے ذرائع ۲

---

۱) نہج البلاغۃ حکمت ۲۵۲، نور الثقلین ج/ ۱ ص ۱۵۸ ح ۵۲۳_

Presented by: https://jafrilibrary.com

كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِن تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالأقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ ﴿۱۸۰﴾

تمھارے اوپر یہ بھی لکھ دیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کی موت سامنے آجائے تو اگر کوئی مال چھوڑا ہغ تو اپنے ماں باپ اور قرابتداروں کے لئے وصیت کردے یہصاحبان تقوی پر ایک طرح کا حق ہے (۱۸۰)

۱_ موت جب قریب ہو یا اسکے نتائج پیدا ہوں تو وصیت کرنا واجب ہے_ كتب عليكم اذا حضر احدكم الموت ... الوصية

۲_ مالی وصیتوں کے واجب ہونے کی شرائط میں سے ایک یہ ہے کہ اموال زیادہ ہوں_ كتب عليكم ... ان ترك خيراً الوصية "خیر" سے مراد اموال ہیں بعض مفسرین نے اسکے ساتھ "زیادہ" کا اضافہ کیا ہے کہتے ہیں کہ کم اموال پر "خیر" کا اطلاق نہیں ہوتا حکم اور اسکے موضوع کی مناسبت یعنی والدین اور سب عزیزوں کو وصیت کرنا علاوہ بریں "خیر" کو نکرہ استعمال کرنا بھی اس معنی کی تائید کرتا ہے_

۳_ مال ودولت خیر ہے_ ان ترك خيراً

۴_ انسان کو چاہیئے کہ کچھ اموال اپنے والدین اور قریبی عزیزوں کے لئے وصیت کرے_ كتب عليكم ... الوصية للوالدين والاقربين

۵_ مالی وصیتوں کو عرف عام کے مطابق ہونا چاہیئے اتنی زیادہ نہ ہوں کہ لوگ ان کو نامناسب و ناروا تصور کریں_ الوصية للوالدين والاقربين بالمعروف معروف کا معنی منکر کے مقابل ہے اور اس سے مراد ایسی چیز ہے جس کو دینی سماج کے لوگ اچھا اور مناسب سمجھیں اور اس کا انکار نہ کریں_

۶_ دینی احکام میں عرف عام کے معیارات کی اہمیت_ الوصية للوالدين و الاقربين بالمعروف

۷_ میت کی مالی وصیتیں نافذہیں اور انکی قانونی و قضائي اہمیت ہے_ كتب عليكم اذا حضراحدكم الموت ان ترك خيراً الوصية

Presented by: https://jafrilibrary.com

وصیت کرنے پرتاکید اور مابعد والی آیہ مبارکہ میں اسکے تبدیل کرنے کو حرام قرار دینا اس مطلب کو بیان کررہاہے کہ میت کی مالی وصیتیں قانونی طور پر معتبر ہیں اور ان پر عمل کرنا واجب ہے ۔

۸۔ وصیت ملکیت کے اسباب میں سے ہے ۔ ان ترك خيراً الوصية للوالدين والاقربين

۹۔ غیر عادلانہ اور غیر متعارف وصیتیں نہ تو معتبر ہیں اور نہ ہی ان کی کوئی قانونی حیثیت ہے ۔* الوصية للوالدين والاقربين بالمعروف

۱۰۔ ورثاء کو مال ادا کرنے کے لئے وصیت کرنا جائز اور اس کی قانونی حیثیت ہے ۔ الوصية للوالدين والاقربين

۱۱۔ وصیت میں دیگر رشتہ داروں کی نسبت والدین فوقیت رکھتے ہیں اور اولی ہیں ۔ الوصية للوالدين والاقربين

۱۲۔ تقوی اور پرہیزگاری کا تقاضا یہ ہے کہ والدین کے لئے اموال میں سے وصیت کی جائے ۔
كتب عليكم ... الوصية للوالدين والاقربين بالمعروف حقاً على المتقين

۱۳۔ مالی وصیتوں کو ترک کرنا عدم تقوی کی علامت ہے ۔ كتب عليكم ... الوصية ... حقا على المتقين

۱۴۔ انسان بالخصوص ایسے افراد جن کے پاس مال و دولت ہے والدین اور سارے رشتہ داران کی ذمہ داری کے دائرے میں آتے ہیں * الوصية للوالدين والاقربين بالمعروف حقا على المتقين

۱۵۔ الہی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی بنیاد تقوی ہے ۔ كتب عليكم ... حقاً على المتقين

۱۶۔ عن محمد بن مسلم عن ابى جعفر عليه‌السلام قال سألته عن الوصية للوارث فقال تجوز قال ثم تلا هذه الآيه ان ترك خيراً الوصية للوالدين والاقربين [۱] محمد بن مسلم نے امام باقر عليه‌السلام سے وارث کے لئے وصیت کا حکم پوچھا تو حضرت عليه‌السلام نے فرمایا وصیت جائز ہے اور اسکے بعد مافوق آیہ مجیدہ کی تلاوت فرمائی ۔

۱۷۔ عروۃ کہتے ہیں "ان على ابن ابى طالب عليه‌السلام دخل على مولى لهم فى الموت و له سبعمائة درهم او ستمائة درهم فقال الا اوصى قال لا انما قال الله "ان ترك خيراً" وليس لك كثير مال فدع مالك لورثتك" [۲]

امیر المومنین علی علیہ السلام بنی ہاشم ایک مولی (کسی دوسرے قبیلے کا شخص جس نے اپنے آپ کو بنی ہاشم کے ساتھ ملحق کررکھا تھا) کی موت کے

۱) کافی ج/ ۷ ص ۱۰ ح ۵ تفسیر برہان ج/ ۱ ص ۱۷۷ ح/ ۱ ۔

۲) الدرالمنثور ج/ ۱ ص ۴۲۲ نورالثقلین ج/ ۱ ص ۱۵۹ ح ۵۳۱ ۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

نزدیک اسکے سرہانے تشریف لے گئے اس شخص کے پاس سات سو یا چھ سو درہم تھے تو اس نے آپ ؑ سے سوال کیا کیا میں وصیت نہ کروں ؟ آپ ؑ نے فرمایا نہیں کیونکہ ارشاد باری تعالی ہے "اگر زیادہ مال چھوڑ جاو" جبکہ تیرا مال زیادہ نہیں ہے پس اسکو اپنے ورثاء کے لئے چھوڑ جاؤ_

احکام: ١،٢،٣،٥،٧،٨،٩،١٠،١٦،١٧

اولاد: اولاد کی ذمہ داری ١٤

تقوی: تقوی کے نتائج ١٢،١٥; عدم تقوی کی علامتیں ١٣

ثروت مند افراد: ثروت مند افراد کی ذمہ داری ١٤

جان کنی کا عالم: جان کنی کی حالت کے نتائج ١

خیر: خیر کے موارد٣

دولت و ثروت: دولت و ثروت کے نتائج و اثرات ٢ ;دولت و ثروت کا خیر ہونا ٣

روایت: ١٦،١٧

شرعی ذمہ داري: شرعی ذمہ داری پر عمل کی بنیاد ١٥

عرف عام: دین اور عرف عام ٦; عرف عام اور قوانین٦) عرف عام اور موضوع کی شناخت ٥; عرف کے معیارات ٦

عزیز و رشتہ دار: رشتہ داروں کے حقوق ١٤

ملکیت : ملکیت کے احکام ٨; ملکیت کے اسباب ٨

واجبات: ١

وارث: وارث کی ملکیت ١٠

والدین : والدین کے حقوق ١٤

وصیت: وصیت کے نتائج و اثرات ٨ ; وصیت کے طور پر ملکیت دینے کے نتائج ٧،١٠; وصیت کے احکام

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۴،۱۶،۱۰،۹،۷،۵،۴،۲،۱; مالی وصیت کی اہمیت ۷; وصیت میں ترجیحات ۱۱; مالی وصیت ترک کرنا ۱۳; وصیت کے واجب ہونے کی شرائط ۲; موصی لہ "جس کیلئے وصیت کی جائے" کی ملکیت ۷; مالی وصیت کا دائرہ کار ۵; رشتہ داروں کیلئے وصیت ۱۲،۱۱،۴; والدین کیلئے وصیت ۱۲،۱۱،۴; وصیت کا معتبر نہ ہونا ۹; وصیت کا غیر متعارف ہونا ۹; مالی وصیت ۱۴،۱۲،۱۰; وصیت کا اعتبار ۱۰; وصیت کے واجب ہونے کا وقت ۱

فَمَن بَدَّلَهُ بَعْدَمَا سَمِعَهُ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى الَّذِينَ يُبَدِّلُونَهُ إِنَّ اللّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿۱۸۱﴾

اس کے بعد وصیت کو سن کر جو شخص تبدیلکردے گا اس کا گناہ تبدیل کرنے والے پر ہوگا تم پر نہیں۔ خدا سب کا سننے والااور سب کے حالات سے با خبر ہے (۱۸۱)

۱۔ میت کی وصیت میں تغیریا تبدیلی کرنا حرام اور گناہ ہے۔ فمن بدلہ ... فانما اثمہ علی الذین یبدلونہ

۲۔ میت کی غیر عرفی یا غیر متعارف وصیتوں میں تغییر و تبدیلی گناہ نہیں ہے* فمن بدلہ ... فانما اثمہ علی الذین یبدلونہ

"بدلہ" میں ضمیر مفعول وہ اور عرف کے مطابق وصیت کا ہونا ہے اور اس پر ماقبل آیہ مجیدہ دلالت کررہی ہے۔

۳۔ میت کی وصیتوں میں تبدیلی کرنے کا گناہ صرف تبدیل کرنے والوں پر ہے نہ کہ وصیت کرنے والا یا ان افراد پر جو میت کے اموال سے اس وصیت کے نتیجے میں فائدہ اٹھاتے ہیں۔ فمن بدلہ ... فانما اثمہ علی الذین یبدلونہ

"انما" حصر پر دلالت کرتاہے اور یہ حصر وصیت کرنے والے نیز ان لوگوں کی نسبتہے جو وصیت سے اطلاع نہ رکھتے تھے اور اس میں تبدیلی کی وجہ سے میت کے کچھ اموال ان کو نصیب ہوگئے۔

۴۔ میت کی وصیتیں فقط احتمال یا گمان سے ثابت نہیں ہوتیں اور بغیر علم کے انکی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہے۔
فمن بدلہ بعد ما سمعہ

میت کی وصیت کو سننا (بعد ما سمعہ) یہ میت کی وصیت کے متعلق علم ہونے کے بارے میں کنایہ ہے یہ قید در حقیقت توضیحی ہے اور اس نکتہ کی طرف اشارہ ہے کہ وصیت کے مضمون کو جانے بغیر وصیت ثابت نہیں ہوتی نہ ہی اس پہ تغییر و تبدیلی کا عنوان صادق آتاہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

۵_ وصیت اس وقت معتبر ہے جب وصیت کرنے والا اس وصیت کے مطالب کو بیان کرے_ *فمن بدله بعد ما سمعه یہ مطلب اس بنا پر ماخوذ ہے" بعد ما سمعہ" " سننا" استعمال کیا گیا ہے_

٦_ اللہ تعالی سمیع (سننے والا) اور علیم (جاننے والا) ہے_ ان الله سمیع علیم

٧_ اللہ تعالی میت کی وصیتوں اور اس کے جانشین اور پسماندگان کے کردار سے آگاہ ہے_ فمن بدله ... فانما اثمه علی الذین یبدلونه ان الله سمیع علیم

٨_ اللہ تعالی کے علیم ہونے پر ایمان اور توجہ انسان کو میت کی وصیتوں میں تبدیلی سے روکتے ہیں_ فمن بدله ... ان الله سمیع علیم وصیت میں تبدیلی کی حرمت اور اسکے گناہ ہونے کے بیان کرنے کے بعد اللہ تعالی کے علم و آگاہی کے ذکر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ انسان اس کی طرف توجہ سے وصیت میں تبدیلی کی فکر بھی نہ کرے_

٩_ انسان وصیت کے معاملے میں اگر اپنے فریضہ پر عمل کرے تو اللہ کی بارگاہ میں نہ تو جوابدہ ہوگا نہ ہی اسکا مؤاخذہ کیا جائے گا_ اگرچہ اسکی وصیتوں پر عمل نہ کیا جائے_ فانما اثمه علی الذین یبدلونه

١٠_ محمد بن مسلم کہتے ہیں:" سألت اباعبدالله علیه‌السلام عن رجل اوصی بماله فی سبیل الله فقال: اعطه لمن اوصی به له و ان کان یهودیاً ان الله تبارك و تعالی یقول: فمن بدله بعد ما سمعه فانما اثمه علی الذین یبدلونه"[1] میں نے امام صادق علیہ‌السلام سے سوال کیا: کہ ایک شخص نے وصیت کی ہے کہ اس کا مال اللہ کی راہ میں خرچ کردیا جائے تو حضرت علیہ‌السلام نے فرمایا: مال کی جس کسی کو بھی اس نے وصیت کی ہے دے دو وہ شخص یہودی ہی ہو کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے: جس کسی نے وصیت میں تبدیلی کی بعد اس کے کہ اس نے اسکو سنا پس یقینا اسکا گناہ ان لوگوں پر اے جنہوں نے اس میں تبدیلی کی ہے_

احکام: ١،٢،٣،۵،١٠

اسماء اور صفات: سمیع ٦) علیم ٦

اللہ تعالی: علم الہی ٨

---

١) کافی ج/ ٧ ص ١۴ ح ١،٢ ،نورالثقلین ج/ ١ ص ١۵٩ ح ۵٣٢_

Presented by: https://jafrilibrary.com

ایمان: ایمان کے نتائج ۸; علم الہی پر ایمان ۸; ایمان کے متعلقات ۸

تکلیف (شرعی ذمہ داري): تکلیف پر عمل کے نتائج ۹

روایت:۱۰

محرمات:۱

نظریہ کائنات (جہان بیني): نظریہ کائنات اور آئیڈیالوجي۸

وصیت: وصیت پر عمل کے نتائج و اثرات ۹; وصیت کے احکام ۵،۴،۲،۱،۱۰; وصیت کی جائزتبدیلی ۲; وصیت کی تبدیلی ۱۰; وصیت کو اپنے لفظوں میں بیان کرنا ۵; وصیت تبدیل کرنا حرام ہے ۱; وصیت ثابت ہونے کی شرائط ۴; وصیت تبدیل کرنے کا گناہ ۳،۱; وصیت تبدیل کرنے کا ذمہ دار ۳; مالی وصیت کے مصارف ۱۰; وصیت کے معتبر اور قانونی ہونے کے معیارات ۵،۴; وصیت تبدیل کرنے کے موانع ۸; میت کی وصیت ۷

فَمَنْ خَافَ مِن مُّوصٍ جَنَفًا أَوْ إِثْمًا فَأَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلاَ إِثْمَ عَلَيْهِ إِنَّ اللّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿۱۸۲﴾

پھر اگر کوئي شخص وصیت کرنے والے کی طرف سے طرفداری یا ناانصافی کا خوف رکھتا ہو اوروہ ورثہ میں صلح کرادے تو اس پر کوئیگناہ نہیں ہے _ اللہ بڑا بخشنے والا اورمہربان ہے (۱۸۲)

۱_ اگر مالی وصیتیں غیر عادلانہ ہوں اورجن افراد کو فائدہ ملا ہے ان کے مابین اختلافات کا باعث بنیں تو وصیت کرنے والے کو وصیت تبدیل کرنے پر آمادہ کیا جاسکتاہے_ فمن خاف من موص جنفا او اثما فاصلح بینهم فلا اثم علیه

"جنف" کا معنی ستم اور باطل کی طرف تمایل ہے پس اس اعتبار سےیہاں غیر معروف وصیت مراد ہے جو پس ماندگان کے لئے ظلم و ستم شمار ہوتاہے_ "اثما" کا معنی بھی یہی ہے "فاصلح بینهم" سے مراد وصیت کرنے والے کو آمادہ کرنا ہے ، اس بات پر کہ اپنی غیر عادلانہ وصیت کو تبدیل کرے تا کہ اس سے پیدا ہونے والا ممکنہ اختلاف اور نزاع ختم ہوجائے_

۲_ غیر عادلانہ وصیتوں کو تبدیل کرنا اور وصیت کرنے والے کو اس کی تبدیلی پر آمادہ کرنا جائز ہے_ فمن خاف من موص جنفاً او اثما فاصلح بینهم فلا اثم علیه یہ بات گزر گئي کہ "جنفا" اور "اثماً" سے مراد غیر عادلانہ وصیت ہے یہ تقسیم اس نکتہ کی طرف اشارہ ہے کہ غیر عادلانہ وصیت جان بوجھ کر تحریر کی گئي ہو (کہ اس صورت میں وصیت کرنے والا گنہگار ہے) یا یہ کہ بھول کر ایسا کیا گیا ہو دونوں صورتوں میں وصیت کو تبدیل کیا جاسکتاہے_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۳_ غیر عادلانہ وصیتیں اگر جان بوجھ کر تحریر کی جائیں تو گناہ ہے_فمن خاف من موص جنفاً او اثماً

۴_ وصیت کے غیر عادلانہ ہونے کا احتمال اور یہ کہ جن لوگوں کو اس سے فائدہ پہنچا ہے ان کے مابین اختلاف پیدا ہونے کا احتمال ہی کافی ہے کہ وصیت کرنے والے کو اس کی تبدیلی پر آمادہ کیا جائے_فمن خاف ... فلا اثم علیه

یہ مطلب لفظ " خاف" کے استعمال سے اخذ کیا گیا ہے_

۵_ غیر عادلانہ وصیتوں کی تبدیلی کیلئے وصیت کرنے والے کو آمادہ کرنا وصیت کے حرام ہونے کا مصداق نہیں ہے اور نہ ہی آمادہ کرنے والا گنہگار ہے_فمن بدله ... فانما اثمه علی الذین یبدلونه ... فمن خاف ... فلا اثم علیه

٦_ میت کی غیر عادلانہ وصیتوں کو بدلنا جائز ہے اور بدلنے والا گنہگار نہیں ہے_فمن خاف من موص جنفاً او اثماً فاصلح بینهم فلا اثم علیه اس آیہ مجیدہ کو وصیت کرنیوالے کی قید حیات میں فرض کیا جاسکتاہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس کو فرد کی موت کے بعد تصور کیا جائے، مذکورہ مطلب دوسرے فرض کی بنیاد پر ہے اور اس سے ماقبل مطالب پہلے فرض کی بنیاد پر ہیں_

۷_ اللہ تعالی غفور (گناہوں کو بخشنے والا) اور رحیم (مہربان) ہے_ان الله غفور رحیم

۸_ عادلانہ وصیتوں کی حفاظت اور ان کو تبدیل کرنے سے محفوظ رکھنے کی بہت زیادہ اہمیت ہے_فمن خاف ... فلا اثم علیه ان الله غفور رحیم اس جملہ " ان اللہ غفور رحیم "کو اس شخص کے بارے میں سمجھا جاسکتاہے جو غیر عادلانہ وصیت کو تبدیل کرنے کا ذمہ دار ہے، جائز کام میں گناہ سے بخشش کے بارے میں گفتگو اس معنی کی طرف اشارہ ہے کہ وصیت کو تبدیل کرنا اتنا برا اورنا مناسب عمل ہے یہاں تک کہ غیر عادلانہ وصیت کی تبدیلی بھي_ اگرچہ میت کا وصی اس کو تبدیل کرنے کا مجاز ہو پھر بھی گویا کہ وہ ایک امر خلاف کا مرتکب ہوا ہے اور اللہ تعالی کی مغفرت کا محتاج ہے_

۹_ میت کی غیر عادلانہ وصیتوں پر عمل کرنا واجب نہیں ہے _ فمن خاف من موص جنفاً اواثماً فاصلح بینهم فلا اثم علیه

۱۰_ میت کی غیر عادلانہ وصیتوں کی تبدیلی یا اصلاح کیلئے میت کا وصی حق ولایت رکھتاہے_

فمن خاف من موص جنفاً او اثماً فاصلح بینهم فلا اثم علیه

۱۱_ اگر غیر عادلانہ وصیت کو تبدیل یا اسکی اصلاح کردی جائے تو اللہ تعالی وصیت کرنے والے کا گناہ معاف فرمادے گا_فمن خاف من موص جنفا او اثماً فاصلح بینهم فلا اثم علیه ان الله غفور رحیم

Presented by: https://jafrilibrary.com

اس مطلب میں ، "ان اللہ غفور" کو وصیت کرنیوالے کے گناہ کے حوالے سے دیکھا گیا ہے (فمن خاف من موص ... اثماً)

۱۲_ مومنین ایک دوسرے کے برے یا منفی اعمال کی اصلاح کے بارے میں ایک دوسرے پر سرپرستی رکھتے ہیں *
فمن خاف من موص جنفاً او اثماً فاصلح بینھم فلا اثم علیه

۱۳_ اللہ تعالی کے اس کلام "جنفاً اور اثماً" کے بارے میں امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے: "فالجنف المیل الی بعض ورثته دون بعض: و الاثم ان یامر بعمارة النیران واتخاذ المسکر فیحل للوصی ان لا یعمل بشيء من ذلك [۱]
"جنف" سے مراد بعض وارثوں کی طرف تمایل ہے اور "اثم" سے مراد یہ ہے کہ آتشکدہ اور شراب بنانے کا حکم دے پس وصی کیلئے جائز ہے کہ ان پر عمل نہ کرے_

۱۴_"عن ابی عبدالله علیه‌السلام فی قوله : "فمن خاف من موص جنفاً او اثماً " قال: یعنی اذا اعتدی فی الوصیة اذازاد علی الثلث [۲] آیہ مجیدہ "فمن خاف من موص جنفاً او اثماً" کے بارے میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا یعنی جب وصیت کرنے والا اعتدال کی حد سے خارج ہو اور تیسرے حصے سے زیادہ وصیت کرے_

احکام : ۱،۲،۳،۵،۶،۹،۱۰

اسماء و صفات : رحیم ۷ ; غفور ۷

اللہ تعالی : اللہ تعالی کی بخشش ۱۱

روایت : ۱۳،۱۴

عدل و انصاف : عدل کی اہمیت ۱،۲،۵،۶،۹،۱۰

---

۱) تفسیر قمی ج/ ۱ ص ۶۵، نور الثقلین ج/ ۱ ص ۱۶۱ ح ۵۴۰_

۲) علل الشرایع ج/ ۲ ص ۵۶۷، نور الثقلین ج/ ۱ ص ۱۶۱ ح ۵۳۹_

Presented by: https://jafrilibrary.com

گناہ: گناہ کے موارد ۳

مومنین : مومنین کی اصلاح کرنا ۱۲; مومنین کی سرپرستی ۱۲

وصیت: غیر عادلانہ وصیت کے نتائج و اثرات ۴;

وصیت کے احکام ۱،۲،۳،۵،۶،۹،۱۰; وصیت میں وصی کے اختیارات ۱۰; وصیت کی اہمیت ۸; وصیت میں ناانصافی ۱۴; وصیت کو تبدیل کرنا جائز ہے ۱،۲،۳،۵،۶،۱۰،۱۳; وصیت میں تبدیلی ۸،۱۱; وصیت کی تبدیل کی شرائط ۱،۳،۱۰; وصیت پر عمل ۹; غیر عادلانہ وصیت کا گناہ ۳،۱۱; مالی وصیت ۱; غیر عادلانہ وصیت ۱، ۲، ۴، ۵،۶،۹،۱۰

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿۱۸۳﴾

صاحبان ایمان تمھارے اوپر روزے اسی طرح لکھے دیئے گئے ہیں جسطرح تمھارے پہلے والوں پر لکھے گئے تھے شاید تم اسی طرح متقی بن جاؤ (۱۸۳)

۱_ مسلمانوں پر روزہ واجب ہے_ یا ایہا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام

۲_ روزہ واہونے کی شرائط میں سے ایک ایمان ہے* یا ایھا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام

۳_ دین اسلام سے ماقبل ادیان میں بھی روزہ واجب تھا_ کما کتب علی الذین من قبلکم

۴_ اسلام اور ماقبل ادیان میں روزہ اہم ترین احکام اور شرعی فرائض میں سے رہا ہے_

کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم روزہ کے وجوب کے لئے "کتب" کا استعمال، روزہ کی قضا کے وجوب بارے میں صراحت، وہ روزے جو ناتوانی کے نتیجے میں نہیں رکھے جاسکے ان کے بدل کے طور پر فدیہ ادا کرنا اور تمام آسمانی ادیان میں روزے کا واجب ہونا یہ سب امور حکایت کرتے ہیں کہ روزہ دین کے ارکان اور اہم ترین احکام میں سے ہے_

۵_ ادیان الہی کے احکام اور قوانین آپس میں مشابہ ہیں_

Presented by: https://jafrilibrary.com

كتب عليكم الصيام كما كتب على الذين من قبلكم

٦_ روزہ انسان کے تقوی کے مقام تک پہنچنے اور گناہوں سے بچنے کے لئے روزہ بنیادی کردار ادا کرتا ہے_
كتب عليكم الصيام ... لعلكم تتقون

٧_ سب انسانوں کی ذمہ داری ہے کہ تقوی حاصل کریں اور گناہوں سے اجتناب کریں_ لعلكم تتقون

تقوی کے حصول کے لئے روزہ کو واجب قرار دینا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ تقوی کا حصول لازمی و ضروری ہے_

٨_ دینی فرائض اور احکام کے فلسفہ کو بیان کرنا قرآنی روشوں میں سے ہے_ كتب عليكم الصيام ... لعلكم تتقون

٩_ قانون سازوں کی طرف سے قوانین کے فلسفہ کو بیان کرنا بہتر اور اچھا عمل ہے *كتب عليكم الصيام ... لعلكم تتقون

١٠_ اللہ تعالی کے دیگر احکام کو جاری کرنے کے لئے روزہ پشت پناہ کا کام دیتا ہے_ يا ايها الذين آمنوا كتب عليكم الصيام ... لعلكم تتقون

١١_ حفص بن غیاث نخعی کہتے ہیں "سمعت ابا عبدالله عليه‌السلام يقول ان شهر رمضان لم يفرض الله صيامه على احد من الامم قبلنا فقلت له فقول الله عزوجل " يا ايها الذين آمنوا كتب عليكم الصيام كما كتب على الذين من قبلكم" قال انما فرض الله صيام شهر رمضان على الانبياء عليه‌السلام دون الامم ففضل به هذه الامة ...[1] میں نے امام صادق عليه‌السلام سے سنا کہ آپ عليه‌السلام نے فرمایا کہ ماقبل امتوں پر روزہ واجب نہ تھا تو میں نے عرض کیا کہ یہ جو قرآن حکیم میں اللہ تعالی فرماتاہے "اے ایمان والو تم پر روزے اسی طرح فرض کیئے گئے ہیں جس طرح گزشتہ لوگوں پر فرض کیئے گئے تھے" تو حضرت عليه‌السلام نے فرمایا کہ ماہ رمضان کے روزے فقط ان امتوں کے انبیاء عليه‌السلام پر واجب تھے نہ کہ خود ان امتوں پر پس اس سلسلے میں اللہ تعالی نے اس امت کو (باقی امتوں پر) فضیلت عنایت فرمائی_

احکام: ١، ٢ فلسفہ احکام کو بیان کرنا ٨

ادیان: ادیان کے احکام ٣; ادیان کی ہم آہنگی ٥

انبیاء عليه‌السلام : انبیاء عليه‌السلام کا روزہ ١١

١) من لا یحضرہ الفقیہ ج/ ٢ ص ٦١ ح ١٤ ، نور الثقلین ج/ ١ ص ١٦٢ ح ٥٤٦_

Presented by: https://jafrilibrary.com

انسان: انسانوں کی ذمہ داری ۷

ایمان: ایمان کے نتائج ۲

تقوی: تقوی کا حصول ۷; تقوی کی بنیاد ٦

روایت: ۱۱

روزہ: روزہ کے اثرات و نتائج ۱۰،٦; روزہ کے احکام ۲،۱; روزہ کی اہمیت ۴; روزہ ادیان میں ۱۱،۴،۳ روزہ واجب ہونے کی شرائط ۲; روزے کا وجوب ۱

شرعی ذمہ داري: شرعی ذمہ داری پر عمل کی بنیاد ۱۰

عمل: پسندیدہ عمل ۹

قانون: فلسفہ قوانین کو بیان کرنا ۹

قانون ساز لوگ: قانون بنانے والوں کی ذمہ داری ۹

گناہ: گناہ سے اجتناب ۷،٦

ماہ رمضان: ماہ رمضان کے روزوں کی اہمیت ۱۱

مسلمان: مسلمانوں کی شرعی ذمہ داری ۱

واجبات: ۲،۱

Presented by: https://jafrilibrary.com

أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ فَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ وَأَن تَصُومُواْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۱۸۴﴾

یہ روزے صرف چند دن کے ہیں لیکن اس کے بعد بھی کوئی شخص مریض ہے یا سفر میں ہے تو اتنے ہی دن دوسرے زمانے میں رکھ لے گا اور جو لوگ صرف شدت اور مشقت کی بنا پر روزے نہیں رکھ سکتے ہیں وہ ایک مسکین کو کھانا کھلادیں اور اگر اپنی طرف سے زیادہ نیکی کردیں تو اور بہتر ہے ۔ لیکن روزہ رکھنا بہر حال تمھارے حق میں بہتر ہے اگر تم صاحبان علم و خبر ہو (۱۸۴)

۱ ۔ روزہ رکھنے کے اوقات دن ہیں نہ کہ راتیں ۔ کتب علیکم الصیام ... ایاما "ایاما"، "الصیام" کے لئے ظرف زمان ہے جسکا ذکر ماقبل آیت میں ہوا ہے ۔

۲ ۔ جن دنوں میں روزہ رکھنا چاہیئے محدود، مشخص اور تقریباً تھوڑے ہیں ۔ کتب علیکم الصیام ... ایاما معدودات (اشیاء کو بیان کرتے ہوئے) "معدود" ممکن ہے معین اور مشخص کا معنی دیتا ہو اور ممکن ہے تھوڑا یا قلیل کا معنی دیتا ہو دوسرے معنی کی بنیاد پر اس کو جمع "معدودات" استعمال کرنا اس نکتہ کی طرف شارہ ہوسکتا ہے کہ جن دنوں میں روزہ رکھنا چاہیئے وہ نسبتاً کم ہیں ۔

۳ ۔ ماہ مبارک رمضان میں مریض اور مسافر پر روزہ رکھنا جائز نہیں ہے ۔ فمن کان منکم مریضاً او علی سفر فعدۃ من ایام اخر لفظ "عدۃ" بتداء ہے اور "کتب علیکم" اور بعد والے جملے کے قرینہ سے اس کی خبر "علیہ" ہے یعنی "فمن کان ... فعلیہ عدۃ من ایام آخر" یہ جملہ بیان کررہاہے کہ مکلف اگر ایام معدودات ۔ (ماہ رمضان) میں مریض یا مسافر ہو تو اسکا فریضہ ہے کہ ماہ رمضان کے بعد روزے رکھے یعنی یہ کہ ماہ رمضان میں روزے نہ رکھے ۔

۴ ۔ جو شخص ماہ رمضان میں مسافر یا مریض ہو اس پر ماہ رمضان کے روزوں کی قضا واجب ہے ۔
فمن کان منکم مریضاً او علی سفر فعدۃ من ایام اخر

۵ ۔ قضا روزوں کی تعداد اتنی ہے کہ جتنے دن مکلف مریض یا مسافر رہاہے ۔ فعدۃ من ایام اخر
"عدۃ" کا معنی تعداد ہے اس لفظ کو لانا اس معنی کی طرف اشارہ ہے کہ جن ایام کے روزوں کی قضا کی جائے تو ان کو شمار کیا جائے قضا روزوں کی تعداد گننا اس لیئے ضروری ہے کہ ان کو ان روزوں کے مطابق کیا جائے جو مکلف سے رہ گئے ہیں ۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

٦_ ماہ رمضان کے روزوں کی قضا کسی خاص وقت سے مشروط نہیں ہے_ فعدة من ايام اخر
" ایاماً معدودات" کے لئے ماہ رمضان کو معین کرنا جیسا کہ بعد والی آیت میں ہے اور " ایام اخر"کو خاص ایام یا مہینوں سے معین نہ کرنا اس لیئے ہے کہ ماہ رمضان کے روزوں کی قضا کے لئے کوئی خاص وقت متعین نہیں کیا گیا _
٧_ روزہ واجب نہ ہونے کے لئے سفر کا ارادہ ہی کرنا کافی نہیں ہے_ فمن كان منكم مريضا او على سفر
" على سفر " گویا سفر کا متحقق یا وقوع پذیر ہونا ہے پس اس شخص کو شامل نہیں ہے جو مسافر نہیں ہے اگرچہ اس نے سفر کا ارادہ کیا ہوا ہے_
٨_ جن افراد کے لئے ماہ رمضان کا روزہ رکھنا مشقت کا باعث ہے یا ان کے لئے طاقت فرسا ہے ان پر روزہ رکھنا واجب نہیں ہے_ و على الذين يطيقونه فدية " اطاقة" کسی کام کے انجام دینے پر توانائي رکھنا یا اسکی انجام دہی کیلئے تمام توانائي خرچ کرنا ہے_ دوسرے معنی کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ کسی کام کو محنت و مشقت کے ساتھ انجام دیا جائے_ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ "يطيقونه" سے مراد دوسرا معنی ہو_ بنابریں "وعلى الذين يطيقونه فدية" یعنی وہ لوگ جو روزہ رکھنا چاہتے ہیں اگر اپنی تمام تر توانائي کو صرف کریں اور محنت و مشقت میں مبتلا ہوں تو روزہ نہ رکھیں بلکہ فدیہ ادا کردیں_
٩_ شرعی فرائض اگر طاقت فرسا ہوں تو انسان پر عمل کرنا لازمی نہیں ہے_ و على الذين يطيقونه فدية
١٠_ شرعی تکالیف کو انسانوں کیلئے وضع کرنے میں اللہ تعالی نے ان تکالیف میں سہولت کو مدنظر رکھا ہے_
و على الذين يطيقونه فدية طعام مسكين
١١_ وہ لوگ جو انتہائي مشقت کی وجہ سے روزہ نہیں رکھتے ان پر فدیہ ادا کرنا واجب ہے_ و على الذين يطيقونه فدية
١٢_ جن لوگوں کیلئے روزہ رکھنا طاقت فرسا ہے وہ روزہ نہ رکھیں اور ان کی قضا بھی واجب نہیں ہے_ و على الذين يطيقونه فدية اگر ان لوگوں پر روزہ کی قضا واجب ہوتی تو ان کا ذکر مسافر اور مریض کی طرح ہوتا_ علاوہ بریں جملہ "على الذين ..." اس بات میں ظہور رکھتا ہے کہ ان پر فقط فدیہ دینا واجب ہے_
١٣_ جو لوگ انتہائي مشقت کی وجہ سے ماہ رمضان کے روزے نہیں رکھ سکتے ان پر ہر روزے کا فدیہ یا کفارہ ایک وقت کا کھانا ہے جو انکو چاہیئے مسکین کو ادا کریں_ و على الذين يطيقونه فدية طعام مسكين

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۴ _ دین کے احکام و قوانین بنانے میں مسکینوں اور حاجت مندوں کی طرف توجہ کی گئي ہے _ و علی الذین یطیقونه فدیة طعام مسکین

۱۵ _ دینی فرائض کو اگر رغبت اور تمایل سے انجام دیا جائے تو اسکے بہت اچھے نتائج نکلتے ہیں _ فمن تطوع خیراً فهو خیرله "تطوع" اطاعت سے لیا گیا ہے اورچونکہ متعدی استعمال ہوا ہے اس میں " اتی _ انجام دینا" کا معنی بھی پایا جاتاہے بنابریں " فمن تطوع خیراً ..." یعنی ہر کوئي جو نیک کام کو جذبہ اطاعت سے انجام دے _

۱۶ _ اگر روزہ رکھنا اور مسکین کو فدیہ دینا تمایل اور رغبت کے ساتھ ہو تو اس کا ثواب کہیں زیادہ ہے _
کتب علیکم الصیام ...وعلی الذین یطیقونه فدیة ... فمن تطوع خیراً فهو خیر له

آیہ مجیدہ کے ماقبل حصوں کی روشنی میں " خیر" کا مورد نظر مصداق روزہ رکھنا اور روزے کے طاقت فرسا ہونے کی صورت میں فدیہ دینا ہے _

۱۷ _ روزہ رکھنا اگر مشقت کا باعث ہو تو اس کے بدلے فدیہ ادا کرنا اعمال خیر میں سے ہے _ و علی الذین یطیقونه فدیة ... فمن تطوع خیراً

۱۸ _ اہل ایمان کو حاجتمندوں پر انفاق اور انکی حاجت روائي کی طرف ترغیب دلائي گئي ہے _ فمن تطوع خیراً فهو خیر له

۱۹ _ روزہ اعمال خیر میں سے ہے اور روزہ داروں کیلئے اس میں بہت سارے فائدے ہیں _ و ان تصوموا خیر لکم

۲۰ _ شرعی تکالیف کا انسانوں کیلئے نفع بخش اور مصلحت آمیز ہونا ان کے وضع ہونے کے معیارات میں سے ہے جو اللہ تعالی کی طرف سے ہیں _ و ان تصوموا خیر لکم

۲۱ _ فقط عالم ودانا افراد ہیں جو روزے کے نفع بخش اور بہتر ہونے سے آگاہ ہیں _ و ان تصوموا خیر لکم ان کنتم تعلمون

۲۲ _ روزہ کی عظیم قدر و منزلت سے آگاہی اسکے انجام دینے کی بنیاد بنتی ہے _ وان تصوموا خیر لکم ان کنتم تعلمون

۲۳ _ امام سجاد علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: فاما صوم السفر والمرض ... یفطر فی الحالین جمیعاً فان صام فی السفر اور فی حال المرض فعلیه القضاء فان اللہ عزوجل یقول "فمن کان منکم مریضاً او علی سفر فعدة من ایام اخر"

Presented by: https://jafrilibrary.com

مسافر اور مریض کو چاہیئے کہ سفر و بیماری کے حالت میں اپنے روزے کو افطار کر لیں پس اگر انہوں نے حالت سفر یا بیماری کے دوران روزہ رکھا تو ضروری ہے کہ اسکی قضا بجا لائیں اس لئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے" تم میں سے جو کوئي مریض یا مسافر ہو تو کچھ ایام بعد میں روزے رکھ لے"۔ (۱)

۲۴۔"عن ابی عبداللہ علیہ‌السلام فی قول اللہ عزوجل: "و علی الذین یطیقونہ فدیة طعام مسکین" قال: الذین کانوا یطیقون الصوم فاصابھم کبر أو عطاش او شبه ذلك فعلیھم لکل یوم مدّ (۲) امام صادق علیہ‌السلام سے اللہ تعالی کے اس کلام " وہ لوگ جن کیلئے روزہ رکھنا مشقت کا باعث ہے ان پر لازم ہے کہ مسکین کو کفارے کے طور پر کھانا کھلائیں " کے بارے میں روایت ہے کہ آپ علیہ‌السلام نے فرمایا: اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو بڑھاپے، تشنگی یا اس طرح کی کسی چیز میں بتلا ہوجاتے ہیں ان کو چاہیئے کہ ہر دن کے مقابل ایک مد طعام مسکین کو ادا کریں۔

۲۵۔ابوبصیر کہتے ہیں: سالته عن رجل مرض من رمضان الی رمضان قابل و لم یصح بینھما و لم یطق الصوم قال: تصدق مکان کل یوم افطر علی مسکین مدّاً من طعام و ان لم یکن حنطة فمن تمر و هو قول اللہ : " فدیة طعام مسکین " ایسے شخص کی بیماری کے بارے میں جو ایک ماہ رمضان سے اگلے سال کے ماہ رمضان تک طول پکڑ جائے اور وہ شخص روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو میں نے امام باقر علیہ‌السلام یا امام صادق علیہ‌السلام سے سوال کیا تو امام علیہ‌السلام نے فرمایا: ہر وہ ایک روزہ جو نہیں رکھ سکا اسکے مقابل ایک مد طعام فقیر کو صدقہ دے اگر گندم موجود نہ ہو تو کھجور سے صدقہ ادا کرے اور اللہ تعالی کا فرمان یہی ہے "فدیۃ طعام مسکین" (۳)

۲۶۔عن ابی عبداللہ علیہ‌السلام فی قوله: "و علی الذین یطیقونه فدیة طعام مسکین " قال المرأة تخاف علی ولدھا ... (۴) اللہ تعالی کے اس کلام " وہ لوگ جو روزہ رکھنے کی توان نہیں رکھتے ان پر واجب ہے کہ کفارہ کے طور پر مسکین کو کھانا کھلائیں " کے بارے میں امام صادق علیہ‌السلام سے روایت ہے اس سے مراد وہ عورت ہے جو اپنے (جنین یا شیر خوار) بچے کے بارے میں۔

۲۷۔امام صادق علیہ‌السلام سے روایت ہے آپ علیہ‌السلام نے فرمایا" حد المرض الذی یجب علی صاحبه فیه الافطار ... لقول اللہ عزوجل "فمن کان منکم مریضاً او علی سفر فعدة من ایام آخر " ان یکون العلیل لا یستطیع ان

---

۱)کافی ج/ ۳ ص ۸۶ ح/ ۱، نور الثقلین ج/ ۱ ص ۱۶۴ ح ۵۵۱ _ ۲)کافی ج/ ۴ ص ۱۱۶ ح ۵، نور الثقلین ج/ ۱ ص ۱۶۵ ح ۵۶۲ _

۳)تفسیر عیاشی ج/ ۱ ص ۷۹ ح ۱۷۸، تفسیر برہان ج/ ۱ ص ۱۸۱ ح ۱۵ _ ۴) تفسیر عیاشی ج/ ۱ ص ۷۹ ح ۱۸۰، تفسیر برہان ج/ ۱ ص ۱۸۲ ح ۱۷ _

Presented by: https://jafrilibrary.com

يصوم او يكون ان استطاع الصوم زاد فى علته و خاف منه على نفسه ... فان احس ضعفاً فليفطر و ان وجد قوة على الصوم فليصم كان المرض ما كان[1] وہ بیمار شخص جس کو روزہ کھول لینا چاہئے اور اللہ تعالی اسکے بارے میں ارشاد فرماتاہے" فمن کان منکم مریضاً اور علی سفر فعدۃ من ایام آخر" اس شخص کی بیماری کا معیار یہ ہے کہ روزہ رکھنے کی توان نہ رکھتا ہو ، روزہ رکھنا اس کی بیماری میں اضافے کا موجب ہو اور اسے جان کا خطرہ (ضرر کا احتمال رکھتا ہو) ہو تو پس اگر بیمار انسان کمزوری کا احساس کرے تو اسے روزہ کھول لینا چاہئے اور اگر روزہ رکھنے کی طاقت پیدا کرے تو روزہ رکھنا ضروری ہے بیماری جیسی بھی ہو..."

۲۸_ امام صادق عليه‌السلام سے روایت ہے کہ " يقضى شهر رمضان من كان فيه عليلاً اور مسافراً عدة ما اعتل او سافر فيه ان شاء متصلاً و ان شاء مفترقاً قال الله عزوجل " فعدة من ايام اخر ...[2] مسافر اور مریض جتنے دن حالت سفر یا مریضی میں ہو اتنے دنوں کی قضا کریں یہ قضا چاہے تو پے در پے بجا لائیں یا جدا جدا کیونکہ اللہ تعالی فرماتاہے" کچھ دیگر ایام میں..."

۲۹_ امام صادق عليه‌السلام سے روایت ہے" ادنى السفر الذى تقصر فيه الصلوة و يفطر فيه الصائم بريدان... و عنه عليه‌السلام انه قال من خرج مسافراً فى شهر رمضان قبل الزوال قضى ذلك اليوم و ان خرج بعد الزوال تم صومه و لا قضاء عليه ...[3] سفر کی سب سے کم مقدار وہ ہے جس میں نماز قصر ہوجاتی ہے اور روزہ دار افطار کرسکتاہے دو برید (آٹھ فرسخ) ہے ... حضرت عليه‌السلام سے ہی منقول ہے کہ (آپ عليه‌السلام نے فرمایا) جو شخص ماہ رمضان میں زوال سے پہلے سفر کرے تو اس دن کی قضا بجا لائے اور اگر زوال کے بعد سفر کرے تو روزہ پورا کرے اور اس پر قضاء بھی نہیں ہے_

احکام: ۳،۴،۳،۲،۱،۷،۶،۵،۱۱،۸،۱۲،۲۳،۱۳،۲۴،۲۵،۲۶،۲۸؛ فلسفہ احکام ۱۴؛ احکام کی مصلحتیں ۲۰؛ احکام کی قانون سازی کے معیارات ۲۰،۱۰

اجر: کئي گنا اجر ۱۶؛ اجر کے موجبات ۱۶

انسان: انسان کی مصلحتیں ۲۰

---

۱) دعائم الاسلام ج/ ۱ ص ۲۷۸ ، بحار الانوار ج/ ۹۳ ص ۳۲۶ ح ۲۳_ ۲) دعائم الاسلام ج/ ۱ ص ۲۷۹ ، بحار الانوار ج/ ۹۳ ص ۳۲۸ ح ۲۳_

۳) دعائم الاسلام ج/ ۱ ص ۲۷۷ ، بحار الانوار ج/ ۹۳ ص ۳۲۹ ح ۲۴_

انفاق: انفاق کی تشویق ۱۸

.بیمار: بیمار کے احکام ۲۸،۲۷،۲۵،۲۳،۴،۳

تکلیف شرعي: تکلیف شرعی پر عمل میں رغبت ۱۵; تکلیف شرعی کا آسان ہونا ۱۰; تکلیف شرعی کی شرائط ۹; تکلیف شرعی کی توان ہونا ۹

خیر: خیر کے موارد ۲۱،۱۹،۱۷،۱۵ روایت:۲۴،۲۳، ۲۶،۲۵، ۲۹،۲۸،۲۷

روزہ: روزہ کے اثرات و نتائج ۲۱،۱۹; روزہ کے احکام ۳،۲،۱، ۷،۶،۵،۴،۸، ۱۱، ۲۴،۲۳،۱۳،۱۲، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹; روزہ کی اہمیت ۲۲; ایام روزہ ۲; روزے کا اجر ۱۶; واجب روزوں کی تعداد ۲; روزے میں رغبت ۱۶; بیمار کا روزہ ۵،۴،۳، ۲۳، ۲۷، ۲۸; مسافر کا روزہ ۴،۳، ۷،۵، ۲۳، ۲۸، ۲۹; روزہ کی آمادگی ۲۲; روزے کی شرائط ۸، ۳; روزے کی قضا کی شرائط ۱۲; روزہ میں مشقت ۸; روزے کا فدیہ ۲۵،۲۴،۱۷،۱۱، ۲۶; روزہ رکھنے کی طاقت ۸; روزے کی قضا ۲۳،۵، ۲۸; روزہ رکھنے سے معذور افراد ۸، ۱۲،۱۱، ۲۴، ۲۶، ۲۷; روزے کے فدیہ کی مقدار ۱۳; روزہ کے باطل ہونے کے موارد ۲۹; روزے کی قضا کا واجب ہونا ۴; روزہ کا وقت ۱; روزے کی قضا کا وقت ۶

ضرورتمند افراد: حاجتمندوں کی ضرورت کو پورا کرنا ۱۴، و ۱۸

علم: علم کے نتائج ۲۲

علماء: علماء کی خصوصیات ۲۱

عورت: حاملہ عورت کا روزہ ۲۶

فدیہ: فدیہ دینے میں ترغیب ۱۶; فدیہ کے مصارف ۲۵

فقہی قواعد: مشقت یا عسر وحرج کی نفی کا قاعدہ ۹

قدریں: ۲۲

مسافر: مسافر کے احکام ۲۸،۲۳،۴،۳

مساکین: مساکین کو کھانا کھلانا ۱۳; مساکین کو کھانا کھلانے کا اجر ۱۶

مومنین: مومنین کی تشویق ۱۸

واجبات: ۱۱،۴

Presented by: https://jafrilibrary.com

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيَ أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَن كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ اللّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلاَ يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُواْ الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُواْ اللّهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿١٨٥﴾

ماہ رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا ہے جو لوگوں کے لئے ہدایت ہے اور اسمیں ہدایت اور حق و باطل کے امتیاز کیواضح نشانیاں موجود ہیں لہذا جو شخص اسمہینہ میں حاضر رہے اس کا فرض ہے کہ روزہ رکھے اور جو مریض یا مسافر ہو وہ اتنے ہیدن دوسرے زمانہ میں رکھے_ خدا تمھارے بارے میں آسانی چاہتا ہے زحمت نہیں چاہتا_ اور اتنے ہی دن کا حکم اس لئے ہے کہ تم عدد پورے کردو اور اللہ کی دی ہوئیہدایت پر اس کی کبریائي کا اقرار کرو اورشاید تم اس طرح اس کے شکر گذار بندے بنجاؤ(۱۸۵)

۱_ ماہ رمضان وہ مہینہ ہے جس کو روزے رکھنے کیلئے معین کیا گیا ہے_ کتب علیکم الصیام ...ایاماً معدودات ...

شهر رمضان "شہر رمضان" مبتدائے محذوف کی خبر ہے وروہ "ہي" ہے جو " ایاماً معدودات" کي طرف لوٹتی ہے_

۲_ قرآن کریم ماہ رمضان میں نازل ہوا_ شهر رمضان الذی انزل فیه القرآن

۳_ ماہ رمضان میں قرآن حکیم کا نزول اس ماہ کو روزہ رکھنے کیلئے انتخاب کرنے کی دلیل ہے_ شهر رمضان الذی انزل فيه القرآن روزہ کے احکام بیان کرنے اور اس ماہ کو روزے رکھنے کیلئے متعین کرنے کے بعد ماہ مبارک رمضان میں قرآن کریم کے نزول کے ساتھ اس مہینے کی تعریف کرنا اس بات کی طرف اشارہ ہو سکتاہے کہ ماہ رمضان کو روزے رکھتے کیلئے اس

Presented by: https://jafrilibrary.com

لئے متعین کیا گیا کہ اس میں قرآن نازل ہوا_

۴_ روزوں اور قرآن کریم کا آپس میں گہرا اور بہت قریبی ارتباط ہے_ شهر رمضان الذى انزل فيه القرآن

۵_ ماہ رمضان ایک باعظمت مہینہ اور ایک خاص تقدس کا حامل ہے_ كتب عليكم الصيام ... شهر رمضان الذى انزل فيه القرآن

۶_ قرآن کریم ہدایت کرنے والی اور سب انسانوں کیلئے ایک راہنما کتاب ہے_ الذى انزل فيه القرآن هدى للناس

۷_ سب انسان قرآن کریم کے مخاطبین ہیں_ هدى للنا س

۸_ قرآن کریم کی ہدایات ہر طرح کی کمی اور کجی یا انحراف سے پاک و پاکیزہ ہیں_ هدى للناس

"ہدي" یہاں پر مصدر ہے جو اسم فاعل "ہادي" کا معنی دے رہا ہے اسم فاعل کی جگہ مصدر کا استعمال اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ قرآن حکیم خالص ہدایت ہے یعنی اسکی رہنمائي میں کسی طرح کی ضلالت ، گراہي، پریشانی ، انحراف نہیں پایا جاتا_

۹_ قرآن کریم کی ہدایتوں کے مختلف مراحل اور درجات ہیں_ هدى للناس وبينات من الهدي

"ہدي" کا تکرار دلالت کررہاہے کہ قرآن کی ہدایتیں مختلف مراحل اور درجات رکھتی ہیں ان کا پہلا مرحلہ سب انسانوں کیلئے ہے جبکہ یہ بڑی فطری سی بات ہے کہ بالاتر درجات ان لوگوں کیلئے ہیں جو پہلا مرحلہ طے کرچکے ہوں_

۱۰_ انسانوں کو خصوصی ہدایت اورہدایت کے بالاتر مراحل کی طرف ہدایت کرنے کیلئے قرآن حکیم میں بہت زیادہ اور روشن دلائل موجود ہیں_ الذى انزل فيه القرآن هدى للناس و بينات من الهدي "بينة" کا معنی واضح ، آشکار اور روشن دلیل ہے اسکی جمع لانا کثرت پر دلالت کرتا ہے_ "بینات من الہدي" میں "الہدي" کا معرفہ ہونا اس سے مراد خاص ہدایتیں ہیں_

۱۱_ حق و باطل کے مابین فرق کا میزان حاصل کرنے کیلئے قرآن حکیم میں روشن دلائل اور راہنمائي موجود ہے_
الذى انزل فيه القرآن ... بينات من الهدى والفرقان

" فرقان" ایسی چیز کوکہتے ہیں جو حق کو باطل سے، صحیح کو غیر صحیح سے ممتاز کرنے اورپہچاننے کا ذریعہ ہو_

۱۲_ مسلمانوں کے ایک ایک فرد پر ماہ رمضان کا روزہ واجب ہے_ فمن شهد منكم الشهر فليصمه

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۳_ ماہ رمضان کے روزے اس صورت میں واجب ہیں کہ اس ماہ کا حلول (پہلی کا چاند) ثابت ہوجائے اس بارے میں خالی احتمال کافی نہیں ہے_ فمن شهد منكم الشهر فليصمه "شہد" کا مصدر شہود اور شہادت ہے جسکا معنی ہے حاضر ہونا اور اس کے نتیجے میں دیکھنا اور سمجھنا ہے (مفردات راغب) بنابریں (فمن شہد منکم الشہر...) یعنی جو کوئی اس مہینے کو پائے، اس سے آگاہ ہوجائے اور یقین حاصل کرلے ... اس ماہ کے حلول کے بارے میں احتمال کا کافی نہ ہونا یہ مطلب اس جملے کا مفہوم ہے_

۱۴_ روزے کے واجب ہونے کی خاطر کسی شخص کے لئے ذاتی طور پر رمضان کا یقین اور ثابت ہونا کافی ہے_

فمن شهد منكم الشهر فليصمه "منکم" مذکورہ مطلب کی طرف اشارہ ہوسکتاہے_

۱۵_ مریض اور مسافر کے لئے روزہ واجب اور مشروع نہیں ہے_ و من كان مريضاً او على سفر فعدة من ايام اخر

۱۶_ جو شخص ماہ رمضان میں مریض یا مسافر رہاہو اس پر روزوں کی قضا واجب ہے_ و من كان مريضاً او على سفر فعدة من ايام اخر

۱۷_ قضا روزوں کی تعداد اتنی ہی ہے کہ جتنے روز مکلف مریض یا مسافر رہاہے_ فعدة من ايام اخر

۱۸_ ماہ رمضان کے روزوں کی قضا کسی خاص وقت یا زمان سے مشروط نہیں ہے_ فعدة من ايام اخر

اس مطلب کی دلیل گزشتہ آیت کے مطلب ٦ کی طرح ہے

۱۹_ روزہ ایک منظم عبادت ہے تاہم اس عبادت میں جھکاؤ اور نرمی بھی ہے_ كتب عليكم الصيام ... اياماً معدودات ... شهر رمضان ... فمن كان مريضاً اور على سفرفعدة من ايام اخر

۲۰_ روزے کے عدم وجوب میں مسافرت کا ارادہ کافی نہیں ہے_ و من كان مريضاً او على سفر فعدة من ايام اخر

۲۱_ اللہ تعالی نے انسانوں کے لئے با مشقت و طاقت فرسا شرعی تکالیف قرار نہیں دیں_ يريد الله بكم اليسر و لا يريد بكم العسر

۲۲_ مریض و مسافر کے لئے روزے کو قرار نہ دینے کی دلیل و حکمت، سختی و مشکل اور مشقت ہے_ و من كان مريضاً ... يريد الله بكم اليسر و لا يريد بكم العسر جملہ "یرید اللہ ..." ممکن ہے جملہ "من

Presented by: https://jafrilibrary.com

کان ..." پر ناظر ہو اور اس کو مریض و مسافر پر روزہ واجب قرار نہ دینے کی دلیل و حکمت شمار کیا جائے البتہ یہ بھی ممکن ہے کہ اس کو روزے کے وجوب اور اسکی حکمت کے بیان پر ناظر سمجھا جائے_ مذکورہ بالا مطلب پہلے احتمال کی بنیاد پر ہے_

۲۳_ روزہ انسانوں کیلئے آسان اور راحت والی زندگی کے حصول اور دنیا و آخرت کی مشکلات سے رہائی کا سبب بنتا ہے*
يريد الله بكم اليسر و لا يريد بكم العسر یہ مطلب اس بنا پر ہے کہ "یرید اللہ ..." وجوب روزہ پر ناظر ہو بنابرایں یہ جملہ اس معنی کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالی نے تم پر روزہ فرض کیا تا کہ اس کے نتیجے میں آسان زندگی حاصل کرسکو اور مشکلات میں مبتلا نہ ہو_

۲۴_ اللہ تعالی کا اپنے بندوں سے لطف و مہربانی_ يريد الله بكم السير و لايريد بكم العسر

۲۵_ قضا روزوں کے فرض ہونے کا ہدف یہ ہے کہ پورے سال میں ایک ماہ مکمل طور پر روزے رکھے جائیں_
فعدة من ايام اخر ... لتكملوا العدة "لتکملوا..." "فعدۃ من ایام آخر" کی علت ہے "العدۃ" میں "ال" عہد ذکری کا ہے جو "ایاماً معدودات" کی طرف اشارہ ہے جس سے مراد ماہ رمضان ہے بنابرایں "فعدۃ من ایام اخر... لتکملوا العدۃ" یعنی ماہ رمضان کے روزوں کی قضا حتماً بجالاؤ تا کہ روزوں کے ایام کی تعداد جو ایک ماہ ہے وہ مکمل ہوجائے_

۲۶_ ہر مسلمان کو چاہیئے کہ سال میں ایک ماہ روزے رکھے_ فعدة من ايام اخر ... و لتكملوا العدة اس مطلب کی دلیل گذشتہ مطلب میں موجود ہے_

۲۷_ جو لوگ سارا ماہ رمضان یا ماہ رمضان کے کچھ ایام (بیماری یا سفر کے عذر سے یا کسی اور عذر سے روزہ نہ رکھ سکیں تو واجب ہے کہ اس کی قضا بجا لائیں_ و لتكملوا العدة جملہ "فعدۃ من ایام اخر" اگرچہ مریض اور مسافر کے بارے میں بیان ہوا ہے لیکن اسکی علت "لتکملوا العدۃ" اس معنی کو بیان کررہی ہے کہ ان دو موارد کے علاوہ بھی روزوں کی قضا واجب ہے اگرچہ کسی عذر کی بناپر یا بغیر کسی عذر کے اس نے روزے نہ رکھے ہوں_

۲۸_ مسلمانوں کو اللہ تعالی ہدایت کرنے والا ہے_ و لتكبّروا الله على ما هداكم "ما ہدی کم" میں "ما" مصدریہ ہے یعنی "على هدايته اياكم"

۲۹_ روزہ اور اسکے احکام، الہی ہدایتوں میں سے ہیں_ و لتكبر وا الله على ماهداكم

۳۰_ اللہ تعالی کی عظمت و بزرگی بیان کرنا ضروری ہے_ و لتكبروا الله

Presented by: https://jafrilibrary.com

۳۱_ روزے کی تشریع کے اہداف میں سے ایک ہدف عظمت الٰہی کی طرف توجہ اور اس کی بزرگی کو بیان کرنا ہے_

ولتکبروا الله علی ما هداکم "لتکبروا" کا مصدر تکبیر ہے جس کا معنی بزرگ شمار کرنا اور با عظمت جاننا ہے" لتکبروا الله" روزے کی تشریع کیلئے علت غائي ہے یعني روزہ چونکہ انسانوں کو عظمت الٰہی کی طرف متوجہ کرتاہے اس لئے اس کا حکم اہل ایمان کیلئے وضع کیا گیا ہے_

۳۲_ بارگاہ رب العزت میں شکر ادا کرنا ضروری ہے_ و لعلکم تشکرون

۳۳_ روزہ بارگاہ ایزدی میں شکر ادا کرنے کیلئے زمین کو ہموار کرتاہے_ و لعلکم تشکرون

" لعلکم تشکرون" بھی " لتکبروا..."کی طرح روزے کی تشریع کیلئے علت و غرض ہے_

۳۴_ اللہ تعالی کی بارگاہ میں شکر ادا کرنا اس لئے ضروری ہے کہ پروردگار نے انسانوں کیلئے مشکل اور با مشقت احکام وضع نہیں فرمائے_ یرید الله بکم الیسر و لا یرید بکم العسر ... و لعلکم تشکرون یہ مطلب اس احتمال کی بنا پر ہے کہ "لعلکم..." جملہ "یرید اللہ..." کیلئے غرض و غایت ہو_

۳۵_ راوی کہتاہے:"سالت اباعبدالله علیه‌السلام عن القرآن و الفرقان ... فقال: القرآن جملة الکتاب و الفرقان المحکم الواجب العمل به[1] میں نے امام صادق عليه‌السلام سے قرآن و فرقان کا معنی پوچھا تو آپ عليه‌السلام نے فرمایا: "قرآن" ساری کتاب ہے اور" فرقان" محکم "آیات" ہیں جن پر عمل کرنا واجب ہے_

۳۶_ امام صادق عليه‌السلام سے روایت ہے آپ عليه‌السلام نے فرمایا: اذا دخل شهر رمضان فللّه فیه شرط ، قال الله تعالی : " فمن شهد منکم الشهر فلیصمه " فلیس للرجل اذا دخل شهر رمضان ان یخرج الا فی حج او عمرة او مال یخاف تلفه اواخ یخاف هلاکه ...[2] جب ماہ رمضان آئے تو اللہ تعالی کیلئے اس میں ایک شرط ہے اللہ تعالی کا ارشاد ہے: "فمن شہد منکم الشہر فلیصمہ" پس کسی کو بھي نہیں چاہیئے کہ ماہ رمضان میں سفر کرے مگر یہ کہ حج، عمرہ کیلئے یا کسی مال کے تلف ہوجانے کے ڈر سے یا پھر دینی بھائي کی ہلاکت کے خوف سے _

۳۷_ فضل بن شاذان امام رضا عليه‌السلام سے روایت کرتے

---

۱) معانی الاخبار ص ۱۹۰ ح ۱، نورالثقلین ج/ ۱ ص ۱۶۸ ح ۵۷۶_

۲) تہذیب الاحکام ج/ ۴ ص ۲۱۶ ح ۱، تفسیر برہان ج/ ۱ ص ۱۸۳ ح ۲_

Presented by: https://jafrilibrary.com

ہیں: فان قال : فلم جعل الصوم فی شھر رمضان خاصة دون سایر الشھور؟ قیل لان شھر رمضان ھو شھر الذی انزل اللہ فیه القرآن و فیه فرق بین الحق و الباطل کما قال اللہ عزوجل " شھر رمضان الذی انزل فیه القرآن ھدی للناس و بینات من الھدی و الفرقان" و فیه نبی محمد (ص) و فیه لیلة القدر التی ھی خیر من الف شھر ...[1] اگر سوال کیا جائے کہ روزے صرف ماہ رمضان میں کیوں واجب ہوئے ہیں نہ کہ باقی مہینوں میں ؟ تو جواب میں کہا جائے گا چونکہ ماہ رمضان وہ مہینہ ہے جس میں اللہ تعالی نے قرآن کریم کو نازل فرمایا اور اس مہینہ میں حق کو باطل سے جدا کردیا جیسا کہ اللہ تعالی ارشاد فرماتاہے:"رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو انسانوں کیلئے ہدایت ہے اور اس میں ہدایت کی نشانیاں میں ہیں اور فرقان (حق و باطل کے مابین فرق) ہے" اور اس ماہ میں آنحضرت (ص) مقام نبوت پر فائز ہوئے اور اس ماہ میں شب قدر ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے ـ

۳۸ـ "بعض اصحابنا رفعه فی قول اللہ عزوجل:"و لتکبروا اللہ علی ما ھداکم" قال: " التکبیر" التعظیم للہ و " الھدایة" الولایة[2] امام معصوم علیہ السلام سے اللہ تعالی کے اس فرمان ،"و لتکبروا اللہ علی ما ہداکم" کے بارے میں روایت ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: تکبیر سے مراد اللہ تعالی کی عظمت و بزرگی بیان کرنا اور"ہدایت" سے مراد ولایت ہے ـ(یعنی ولایت کی نعمت کے سبب اللہ تعالی کی عظمت و بزرگی بیان کرو)

۳۹ـ امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا: التکبیر فی العیدین واجب، اما فی الفطر ففی خمس صلوات یبتدأ به من صلاة المغرب لیلة الفطر الی صلاة العصر من یوم الفطر و ھو ان یقال " اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا اله الا اللہ و اللہ اکبر ، اللہ اکبر و للہ الحمد، اللہ اکبر علی ما ھدانا ، والحمدللہ علی ما ابلانا " لقوله عزوجل "و لتکملوا العدة و لتکبروا اللہ علی ما ھداکم"[3] عید فطر اور عید قربان میں تکبیر واجب ہے لیکن عید فطر کی پنجگانہ نمازوں جن کا آغاز عید فطر کی رات نماز مغرب سے عید فطر کے دن کی نماز عصر تک ہے ان نمازوں میں تکبیریوں کہے '' اللہ اکبر، اللہ اکبر..." یہ تکبیرات اسیلئے واجب ہیں کیونکہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے" اس لئے کہ ایام کے عدد کو تکمیل کریں اور جس اللہ نے تمہیں ہدایت فرمائي ہے اسکی عظمت و بزرگی کا ذکر کرو"ـ

---

۱) عیون اخبار الرضا ج/ ۲ ص ۱۱۶ ح/۱ ، نورالثقلین ج/ ۱ ص ۱۶۳ ح ۵۵۰ـ

۲) محاسن برقی ج/ ۱ ص ۱۴۲ ح ۳۶، نورالثقلین ج/۱ ص ـ۱۷ ح ۵۸۶ـ

۳) خصال ج/۲ ص ۶۰۹ ح ۹، بحارالانوار ج/ ۸۸ ص ۱۲۸ ح ۲۷ـ

Presented by: https://jafrilibrary.com

۴۰_عن بعض اصحابنا رفعه فی قول الله تبارك و تعالی " و لتكبروا الله علی ما هداكم و لعلكم تشكرون" قال الشكر المعرفة ... "[۱] اللہ تعالی کے اس کلام"و لتکبروا الله علی ما هداكم و لعلكم تشكرون" کے بارے میں امام معصوم علیه‌السلام سے منقول ہے آپ علیه‌السلام نے فرمایا شکر سے مراد معرفت ہے...۔

آرام و آسائش: آسائش کے عوامل ۲۳

احکام: (۷،۱۶،۱۵،۱۴،۱۳،۱۲،۱ ،۲۰،۱۸،۱ ،۲۷)

احکام میں نرمی اور لچک ۱۹; فلسفہ احکام ۲۲،۵ ، ۳۱

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی مہربانی ۲۴; ہدایت الہی ۲۸، ۲۹

انسان: انسانوں کی ہدایت ۱۰،۶

باطل: باطل کی تشخیص کے معیارات ۱۱

بزرگی بیان کرنا: اللہ تعالی کی عظمت و بزرگی بیان کرنے کی

اہمیت ۳۰; اللہ تعالی کی بزرگی بیان کرنا ۳۱ ، ۳۸ ، ۳۹; اللہ تعالی کی عظمت بیان کرنے والے کلمات ۳۹

بیمار: بیمار کے احکام ۱۷،۱۶،۱۵

تکلیف شرعی: تکلیف شرعی میں سہولت ۳۴،۲۱; تکلیف شرعی اٹھنے کے اسباب ۲۲

حق: حق کی تشخیص کے معیارات ۱۱

حمد: اللہ تعالی کی حمد ۳۱

روایت: ۴۰،۳۹،۳۸،۳۷،۳۶،۳۵

روزہ: روزے کے اثرات و نتائج ۳۳،۲۹،۲۳; روزہ کے احکام ۱۷،۱۶،۱۵،۱۴،۱۳،۱۲،۱ ،۱۸ ، ۲۰ ، ۲۷; احکام میں نرمی اور لچکاؤ ۱۹; قضا روزوں کی تعداد ۱۷; بیمار کا روزہ ۱۵ ، ۱۶ ، ۲۲،۱۷; مسافر کا روزہ ۱۷،۱۶،۱۵ ، ۲۰ ، ۲۲; روزہ اور قرآن کریم ۴; روزے کے وجوب کی شرائط ۱۴،۱۳; روزے میں تکلیف و پریشانی عسر و حرج ۲۲; روزے کا فلسفہ ۳۷،۳۱; روزوں کی قضا کا فلسفہ ۲۵; روزے کی قضا ۲۷; واجب روزوں کی مدت ۲۶،۲۵; روزے سے معذور افراد ۱۵; روزے میں نظم ۱۹; روزے کا وجوب ۱۲; روزے کی قضا کا وجوب ۱۶;

---

۱) محاسن برقی ج/ ۱ ص ۱۴۹ ح ۶۵، نورالثقلین ج/ ۱ ص ۱۷۰ ح ۵۸۷_

Presented by: https://jafrilibrary.com

روزے کا وقت ۱; روزے کی قضا کا وقت ۱۸; روزے کی خصوصیات ۱۹

سختي: سختی سے نجات کے اسباب ۲۳

شب قدر: شب قدر کا وقت ۳۷

شکر: شکر الہی کی اہمیت ۳۲،۳۴; اللہ تعالی کا شکر ادا کرنے کی آمادگی پیدا ہونا ۳۳; شکر سے کیا مراد ہے ؟ ۴۰

عید فطر: عید فطر کی تکبیر ۳۹

عید قربان: عید قربان کی تکبیر ۳۹

فرقان: فرقان سے مراد ۳۵

فقہی قواعد: عسر و حرج (تکلیف وپریشانی) کی نفی کا قاعدہ ۲۲

قرآن حکیم: قرآن حکیم کی محکم آیات ۳۵; قرآن حکیم کی بینات ۱۰،۱۱; قرآنی تعلیمات ۱۰; قرآن کریم کا سب انسانوں کے لئے ہونا ۷; قرآن کریم کے مخاطبین ۷; قرآن کریم سے مراد ۳۵;قرآن کریم کی اہمیت ۶،۱۱; قرآن کریم کی خصوصیات ۶،۱۰،۱۱; قرآنی ہدایتوں کی خصوصیت ۸ ، ۹; قرآن حکیم کا ہدایت کرنا ۶،۱۰

ماہ رمضان: ماہ رمضان کا ثابت ہونا ۱۳،۱۴; ماہ رمضان کے روزے ۱۲،۳۷; ماہ رمضان کی عظمت ۵; ماہ رمضان کے روزوں کا فلسفہ ۳; ماہ رمضان میں قرآن کریم کا نزول ۲،۳،۳۷; ماہ رمضان میں سفر ۳۶; ماہ رمضان کی خصوصیات ۱،۵،۲

مسافر: مسافر کے احکام ۱۷،۱۶،۱۵، ۲۰

مسلمان: مسلمانوں کی شرعی تکلیف ۲۶; مسلمانوں کی ہدایت ۲۸

معرفت: معرفت کی اہمیت ۴۰

واجبات: ۱۲

ولایت: ولایت کی نعمت ۳۸

ہدایت: ہدایت کے عوامل ۶; ہدایت کے درجات ۹،۱۰; ہدایت کا منبع ۲۸

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُواْ لِي وَلْيُؤْمِنُواْ بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ﴿۱۸۶﴾

اور اے پیغمبر اگر میرے بندے تمسے میرے بارے میں سوال کریں تو میں ان سے قریب ہوں_ پکارنے والے کی آواز سنتا ہوں جب بھی پکارتا ہے لہذا مجھ سے طلب قبولیتکریں اور مجھ ہی پر ایمان و اعتماد رکھیں کہ شاید اس طرح راہ راست پر آجائیں (۱۸۶)

۱_ مسلمانوں کا پیامبر اسلام (ص) سے سوال کرنا کہ اللہ تعالی بندوں کے نزدیک ہے یا دور_ و اذا سالك عبادى عنى فانى قريب "فانى قريب" کا جملہ بیان کررہاہے کہ سوال اللہ تعالی کے دور یا نزدیک ہونے کی بارے میں ہے_

۲_ اللہ تعالی کی صفات کیا اور کیسی ہیں ان کے بارے میں تحقیق کرنا اور سوال پوچھنا جائز ہے_ و اذا سالك عبادى عنى فانى قريب

۳_ اللہ تعالی اپنے سب بندوں کے نزدیک ہے_ فانی قریب

۴_ اللہ تعالی دعا کرنے والوں کی دعا کو قبول فرماتاہے_ اجيب دعوة الداع

۵_ اللہ تعالی کا بندوں کے نزدیک ہونا اسکی دلیل پروردگار کی طرف سے دعاؤں کا قبول ہونا ہے_ فانى قريب اجيب دعوة الداع جملہ "اجیب دعوة الداع_ دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں" ممکن ہے اس جملہ "فانی قریب" کی علت و دلیل ہو_

۶_ دعا میں خلوص (فقط اللہ تعالی کو پکارنا اور اسی سے دعا کرنا) دعا کی قبولیت کی شرط ہے_ اجيب دعوة الداع اذا دعان

۷_ اللہ تعالی کی اپنے بندوں کو نصیحت ہے کہ اسکی بارگاہ میں دعا کریں تو وہ قبول فرمائے گا_ فليستجيبوا لي استجابت کا معنی "طلب قبولیت" ہوسکتاہے پس "فلیستجیبوا لی" یعنی میرے بندے مجھ سے دعائیں طلب کریں تو میں پوری کروں گا_

۸_ اللہ تعالی کے احکامات پر عمل اور اس کی ذات اقدس پر ایمان رکھنا واجب و ضروری ہے_ فلستجيبوا الى و ليؤمنوا بي یہ مطلب اس مناسبت سے ہے کہ "استجابت" کا معنی "اجاب_ قبول کرنا" ہو_ لہذا "فلیستجیبوا لی" کا یہ معنی ہے" پس میرے بندوں پر واجب ہے کہ میرے فرامین کو قبول کریں اور اطاعت کریں"

Presented by: https://jafrilibrary.com

۹_ اللہ تعالی کا اپنے بندوں سے قرب اور اس کی اپنے بندوں کی درخواستوں کو پورا کرنے کی توان رکھنے پر ایمان ضروری ہے_ و لیومنوا بي بندوں کی نسبت اللہ تعالی کے قرب اور اسکی طرف سے ان کی دعاؤں کے قبول کرنے کے بیان کے بعد" و لیومنوا بی" کا ذکر ہو سکتاہے اس سے مراد یہ ہو کہ یہاں ایمان سے مراد تقرب الہی اور بندوں کی دعاؤں کے پورا ہونے پر ایمان ہے_

۱۰_ اللہ تعالی کے تقرب اور بندوں کی دعاؤں کے پورا کرنے کی قدرت پر ایمان انسان کو اللہ تعالی پر ایمان اور اس کی اطاعت کی ترغیب دلاتاہے_فانی قریب اجیب دعوة الداع ... فلیستجیبوا لی و لیومنوا بي یہ مطلب اس بنا پر ہے کہ " فلیستجیبوا" کی "فا" تفریح کے لئے ہو_

۱۱_ اللہ تعالی کی اطاعت اور اس پر ایمان ہدایت کے حصول کا ذریعہ ہے_ فلیستجیبوا لی و لیؤمنوا بی لعلهم یرشدون" یرشدون" کا مصدر "رشد" ہے جسکا معنی ہدایت پانا اور حصول ثواب کے راستہ پر پہنچنا_

۱۲_ اللہ تعالی پر ایمان اور اسکی اطاعت کامل ہو تو ہدایت کا حصول ممکن ہے_ فلیستجیبوا لی و لیومنوا بی لعلهم یرشدون

۱۳_ اللہ تعالی کی بارگاہ میں دعا اور اسکی قبولیت پہ یقین انسان کے لئے ہدایت کے حصول کا سبب ہے_ فلیستجیبوا لی و لیومنوا بی لعلهم یرشدون

۱۴_ عمل کے نتیجہ بخش ہونے کی امید انسان میں عمل کی ترغیب پیدا کرتی ہے_ فلیستجیبوا لی و لیومنوا بی لعلهم یرشدون جملہ " لعلہم یرشدون" اعمال کے ثمر کی امید کو بیان کررہاہے ہو سکتاہے یہ جملہ اطاعت الہی کی ترغیب کے لئے بیان کیا گیا ہو پس عمل کے نتیجہ کی امید انسان میں عمل کی تحریک پیدا کرتی ہے_

۱۵_ اللہ تعالی کی بارگاہ میں دعا کرنے کا مناسب ترین زمانہ ماہ مبارک رمضان ہے_ شهر رمضان ... و اذا سالك عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوة الداع اس مطلب میں اس آیہ مجیدہ کا ماقبل آیت سے ارتباط ملحوظ رکھا گیا ہے_

۱۶_ عن ابی عبدالله علیه‌السلام فی قوله " فلیستجیبوا لی و لیومنوا بي" یعملون انی اقدر علی ان اعطیهم ما یسئلون(۱)

۱) تفسیر عیاشی ج/۱ ص ۸۳ ح ۱۹۶ _ تفسیر برہان ج/۱ ص ۵۸۱ ح ۴_

Presented by: https://jafrilibrary.com

اللہ تعالی کے اس کلام " فليستجيبوا لى و ليومنوا بي" کے بارے میں امام صادق عليه‌السلام سے روایت ہے (میرے بندوں کو جاننا چاہیئے کہ جو کچھ وہ طلب کرتے ہیں میں ان کو دینے کی قدرت و توان رکھتا ہوں"۔

اطاعت: اللہ تعالی کی اطاعت کے اثرات و نتائج ۱۱; اطاعت الہی ۸،۱۲; اطاعت الہی کی آمادگی پیدا ہونا ۱۰

اللہ تعالی: افعال الہی ۴; اوامر الہی ۸; صفات الہی کے بارے میں سوال ۲; اللہ تعالی کے قرب کے بارے میں سوال ۱; اللہ تعالی کی نصیحتیں ۷; قدرت الہی ۱۶; تقرب الہی ۳; قرب الہی کی علامتیں ۵

امیدوار ہونا: امید رکھنے کے نتائج ۱۴

ایمان: اللہ تعالی پر ایمان کے نتائج ۱۱; اللہ تعالی کی قدرت پر ایمان کے نتائج ۱۰; تقرب الہی پر ایمان کے نتائج ۱۰; دعا کی قبولیت پر ایمان ۱۳; اللہ تعالی پر ایمان ۸،۱۲; اللہ تعالی کی قدرت پر ایمان ۹; تقرب الہی پر ایمان ۹; ایمان اور عمل ۱۲; اللہ تعالی پر ایمان کی بنیاد ۱۰; ایمان کے متعلقات ۸،۹،۱۲،۱۳

پیامبر اسلام (ص): پیامبر اسلام (ص) سے سوال کرنا ۱

ترغیب: ترغیب کے عوامل ۱۰،۱۲

دعا: دعا کے نتائج ۱۳; دعا کی قبولیت ۴،۵،۹; دعا میں اخلاص ۶; قبولیت دعا کی درخواست ۷; دعا کی اہمیت ۷; قبولیت دعا کی شرائط ۶; وقت دعا ۱۵

روایت: ۱۶

سوال: جائز سوال ۲

عمل: عمل کے نتائج کی امید ۱۴

ماہ رمضان: رمضان المبارک میں دعا ۱۵; رمضان المبارک کی خصوصیات ۱۵

مسلمان: مسلمانوں کا سوال پوچھنا ۱

نظریہ کائنات (جہان بینی): نظریہ کائنات اور آئیڈیا لوجي ۱۰

واجبات: ۸

ہدایت: حصول ہدایت کے اسباب ۱۱،۱۲،۱۳

Presented by: https://jafrilibrary.com

أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَآئِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ عَلِمَ اللّهُ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَخْتانُونَ أَنفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنكُمْ فَالآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُواْ مَا كَتَبَ اللّهُ لَكُمْ وَكُلُواْ وَاشْرَبُواْ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّواْ الصِّيَامَ إِلَى الَّليْلِ وَلاَ تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ تِلْكَ حُدُودُ اللّهِ فَلاَ تَقْرَبُوهَا كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللّهُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿۱۸۷﴾

تمھارے لئے ماہ رمضان کی رات میں عورتوں کے پاس جانا حلال کردیا گیا ہے ـ وہ تمھارے لئے پردہ پوش ہیں اور تم ان کے لئے ـ خدا کو معلوم ہے کہ تم اپنے ہی نفسسے خیانت کرتے تھے تو اس نے تمھارے توبہقبول کرکے تمھیں معاف کردیا ـ اب تم بہاطمینان مباشرت کرو اور جو خدا نے تمھارے لئے مقدر کیا ہے اس کی آرزو کرو اور اسوقت تک کھاپی سکتے ہو جب تک فجر کا سیاہڈورا سفید ڈورے سے نمایاں نہ ہوجائے ـ اسکے بعد رات کی سیاہی تک روزہ کوپورا کرواور خبردار مسجدوں میں اعتکاف کے موقع پر عورتوں سے مباشرت نہ کرنا ـ یہ سب مقررہحدود الٰہی ہیں ـ ان کے قریب بھی نہ جانا ـ اللہ اس طرح اپنی آیتوں کو لوگوں کے لئےواضح طورپر بیان کرتا ہے کہ شاید وہمتقی اورپرہیزگار بن جائیں (۱۸۷)

۱ ـ زمانہ بعثت میں کچھ مدت کے لئے بیویوں سے نزدیکی کرنا حتی ماہ رمضان کی راتوں میں بھی روزہ داروں پر حرام تھا ـ

احل لکم لیلة الصیام الرفث الی نسائکم

"رفث''کا معنی نزدیکی ہے ـ نزدیکی کرنے کی ترغیب میں صراحت کے لئے بھی استعمال ہوتاہے ـ البتہ آیہ مجیدہ میں "مباشرت "سے کنایہ ہے (مفردات راغب سے اقتباس) اسکا "الي" کے ساتھ متعدی ہونا نیز جملہ"فالآان باشروہن" اس کنائي معنی کے لئے قرینہ ہے ـ جملہ "کنتم تختانون" جو انحراف و سرکشی کی حکایت کررہاہے نیز جملہ"فالآن باشروھن" کا مفہوم اس بات پر دلالت کررہے ہیں کہ ماہ رمضان کی راتوں میں '' نزدیکی کرنا" حرام تھا ـ

۲ ـ کچھ مدت کے بعد ماہ رمضان کی راتوں میں نزدیکی کرنے کی حرمت کا حکم منسوخ ہوگیا اور یہ عمل حلال قرار دیا گیا ـ

احل لکم لیلة الصیام الرفث الی نسائکم ... فالآن باشروهن

۳ ـ میاں بیوی ایک دوسرے کے لئے عفت و پاکیزگی کا لباس ہیں اور ایک دوسرے کے لئے جنسی گناہوں کے اجتناب کا ذریعہ ہیں ـ ھن لباس لکم وانتم لباس لھن

۴ ـ میاں بیوی ہمیشہ ایک دوسرے کی ضرورت ہیں ـ ھن لباس لکم و انتم لباس لھن اس جملہ "ہن لباس لکم ..." میں بیوی کو شوہر کے لئے اور شوہر کو بیوی کے لئے جو لباس سے تشبیہ دی گئي ہیں شباہت میں وجہ شبہ "ہمیشہ کے لئے ضرورت" بہت واضح اور روشن ہے ـ

Presented by: https://jafrilibrary.com

۵_ ماہ رمضان کی راتوں میں مباشرتکے حلال ہونے کی حکمتوں میں سے ایک بیوی اور شوہر کی ایک دوسرے کے لئے جنسی ضرورت ہے_ احل لکم لیلة الصیام الرفث الی نسائکم هن لباس لکم و انتم لباس لهن حلیت کے حکم "احل لکم ..." کی دلیل و حکمت کو یہ جملہ "ہن لباس لکم ..." بیان کررہاہے_

٦_ دینی احکام و قوانین کی تشریع میں اسلام کی جنسی اور فطری ضروریات کی طرف توجہ_ احل لکم لیلة الصیام الرفث الی نسائکم

۷_ صدر اسلام کے بہت سارے مسلمان ماہ رمضان میں نزدیکی کی حرمت کے حکم کی اعتنا نہ کرتے اور نافرمانی کرتے تھے_ علم الله انکم کنتم تختانون أنفسکم یہ واضح ہے کہ اس حکم کی مخالفت سب مسلمان نہ کرتے تھے لیکن اس جملہ "کنتم تختانون ..." سے سب کو مخاطب قرار دینا اس مطلب کی طرف اشارہ ہے کہ خلاف ورزی کرنے والے کم نہ تھے_

۸_ جنسی غریزہ بہت طاقتور غریزہ ہے جسے کنٹرول کرنا عام لوگوں کے لئے ایک دشوار امر ہے_ علم الله انکم کنتم تختانون أنفسکم فتاب علیکم

۹_ اللہ تعالی کے احکام کی نافرمانی کرنا اور احکام دین کی پرواہ نہ کرنا اپنے آپ سے خیانت ہے_ کنتم تختانون أنفسکم

۱۰_ اللہ تعالی انسان کے پوشیدہ اعمال سے آگاہ ہے_ علم الله انکم کنتم تختانون أنفسکم

۱۱_ ماہ رمضان کی راتوں میں نزدیکی کے حرام ہونے کے حکم کی مسلمانوں کی طرف سے نافرمانی اورپرواہ نہ کرنا اس حکم کے منسوخ ہونے کا باعث بنا_ احل لکم ... علم الله انکم کنتم تختانون أنفسکم فتاب علیکم و عفا عنکم ماہ رمضان کی راتوں میں نزدیکیکے حلال ہونے کے حکم "احل لکم ..." کی حکمت و دلیل کو "ہن لباس لکم ..." کی طرح یہ جملہ "علم الله ..." بھی بیان کررہاہے_

۱۲_ حکم الہی (ماہ رمضان کی راتوں میں مباشرت کا حرام ہونا) کی مخالفت کرنے والوں پر اللہ تعالی نے اپنی رحمت لوٹا کر ان کے گناہ کو بخش دیا_ فتاب علیکم و عفا عنکم

۱۳_ ماہ رمضان کی راتوں میں نزدیکی کے حلال ہونے کے حکم الہی کی علتوں میں ایک یہ تھی کہ نزدیکی سے پرہیز کرنا بہت دشوار امر ہے_ علم الله انکم کنتم تختانون أنفسکم فتاب علیکم و عفا عنکم یہ جملہ "علم الله ..." (اللہ جانتا ہے

Presented by: https://jafrilibrary.com

کہ تم نے اپنے آپ سے خیانت کی ہے) مباشرت کے حکم حرمت کے منسوخ ہونے کی علتوں میں سے ایک ہے جبکہ اللہ تعالی واقعات کے ہونے سے قبل ہی ان کے بارے میں علم رکھتا ہے پس اس جملے " علم اللہ ..." سے مراد " معلوم "کا ظاہری طورپر پر واقع ہونا ہے_ پس حکم حرمت کے منسوخ ہونے کی علت اور دلیل سرکشی اور خیانت کا وجود میں آنا ہے نہ کہ اللہ تعالی کا پہلے سے آگاہ ہونا_

۱۴_ مباشرت کے حلال ہونے کی حکمتوں میں سے ایک سلسلہ نسل کو آگے بڑھانا اور اسکی طرف اللہ تعالی کا ترغیب دلانا ہے_ فالآن باشروهن و ابتغوا ما كتب الله لكم مفسرین کے نزدیک "ما کتب ..." سے مراد اولاد ہے پس جملہ "فالآن ..." کا معنی یہ بنتا ہے اپنی بیویوں سے نزدیکی کرو اور پھر اس کی تلاش و انتظار میں رہو جو اللہ تعالی نے تمہارے لئے مقرر فرمادیا ہے_

۱۵_ ماہ رمضان کی راتوں میں بیویوں سے نزدیکی کرنے کی صورت میں طلوع فجر سے پہلے غسل کرنا چاہیئے*

فالآن باشروهن وابتغوا ما كتب الله لكم ... حتى يتبين لكم الخيط الابيض بعض مفسرین نے "ما کتب اللہ" سے مراد طہارت حاصل کرنا لیا ہے جیسا کہ سورہ مائدہ کی آیت ٦) میں ارشاد ہے" و ان كنتم جنباً فاطهروا ...او لمستم النساء فلم تجدوا ماء فتيمموا صعيداً طيباً"

۱٦_ اللہ تعالی نے مسلمانوں سے فرمایاہے کہ اپنی بیویوں سے نزدیکی کرو اور مباح چیزوں سے استفادہ کرو_

فالآن باشروهن ... كلوا و اشربوا جملہ "فالآن باشروهن" سب مفسرین کے نزدیک بیویوں سے مباشرت کے مباح ہونے پر دلالت کرتاہے نہ کہ وجوب پر_ البتہ مباح ہونے کے لئے فعل امر (باشروهن ...) کا استعمال ممکن ہے اسکی ترغیب پہ دلالت کرتا ہو_

۱۷_ تمام امور کی تقدیر اللہ تعالی کے ہاتھ میں ہے_ ما كتب الله لكم

۱۸_ اللہ تعالی کی طرف سے تقدیر کیئے ہوئے امور کے واقع ہونے میں انسان اور اس کا انتخاب بہت اہمیت رکھتے ہیں_ و ابتغوا ما كتب الله لكم

مقدرات الہی کو حاصل کرنے کے لئے انسان کو تگ و دو کا فرمان دینا (و ابتغوا ما کتب اللہ لکم) اس بات کو بیان کررہاہے کہ بعض امور جو انسان کے لئے اللہ تعالی نے مقدر فرمائے ہیں انسان کے انتخاب اور عمل سے مشروط ہیں یعنی ان امور کے مکمل ہونے یا ظاہر ہونے میں خود انسان بہت زیادہ اہمیت رکھتا ہے_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۹_ ماہ رمضان کی راتوں میں اپنی بیویوں سے نزدیکی کرنا رات کی ابتدا سے طلوع فجر تک جائز ہے_ فالآن باشروھن ...حتی یتبین لکم الخیط الابیض اس مطلب میں "رات کی ابتدا سے طلوع فجر تک" کی قید اس لیئے بیان ہوئی ہے کیونکہ "حتی یتبین"، "باشروھن" کے لئے بھی غایت ہے_

۲۰_ ماہ رمضان کی راتوں میں طلوع فجر تک کھانا پینا جائز ہے_ کلوا و اشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر

۲۱_ روزے کا وقت طلوع فجر سے رات تک ہے_ ثم اتموا الصیام الی اللیل

۲۲_ افق پر جب سیاہ رات کی تاریکی پر سفید خط یا لکیر ظاہر ہوجائے تو وہ فجر کا وقت ہے حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر "من الفجر" میں "من"، "الخیط الابیض" کے لئے بیان ہے یعنی سفید لکیر وہی فجر ہے_

۲۳_ شب و روز کے مابین طلوع فجر حد فاصل ہے احل لکم لیلة الصیام کلوا و اشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض آیت ۱۸۴ میں روزوں کو دنوں کے ساتھ مخصوص کیا گیا ہے "ایاما معدودات" اور اس آیت میں روزے کے آغاز کو طلوع فجر قرار دیا گیا ہے "حتی یتبین ..." پس شریعت کی نظر میں دن کا آغاز طلوع فجر سے ہوتا ہے_

۲۴_ کھانا، پینا اور نزدیکیکرنا روزے کو باطل کردینے والے امور میں سے ہیں_ فالآن باشروھن ... کلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض

۲۵_ مساجد میں اعتکاف کرنے والوں کو چاہیئے کہ اعتکاف کی راتوں میں نزدیکی سے اجتناب کریں_ فالآن باشروھن ... ولا تباشروھن و انتم عاکفون فی المساجد جملہ "ولا تباشروھن" گویا کہ "فالآن باشروھن" پر ایک تبصرہ ہے یعنی کہیں یہ گمان نہ ہو کہ ماہ رمضان کی راتوں میں مباشرت کرنا جو جائز ہے تو یہ اعتکاف کی حالت کو بھی شامل ہے_

۲۶_ اعتکاف کا مقام مساجد ہیں_ و انتم عاکفون فی المساجد "فی المساجد" کی قید توضیحی اور مقام اعتکاف کو بیان کرنے کیلئے ہے_ بنابریں "ولا تباشروھن و انتم ..." کا معنی یہ نہیں بنتا کہ اگر مساجد میں اعتکاف کرو تو مباشرت حرام ہے اور اس کے علاوہ حرام نہیں ورنہ اس صورت میں عبارت یوں ہوتی " و انتم فی المساجد عاکفین"_

۲۷_ اعتکاف ایک ایسی عبادت ہے جس میں روزہ رکھنا شرط ہے_ ولا تباشروھن و انتم عاکفون فی المساجد احکام روزہ کو بیان کرنے کے بعد اعتکاف کے مسئلہ کو پیش کرنا اس مطلب کی طرف اشارہ ہے کہ اعتکاف کی

Presented by: https://jafrilibrary.com

عبادت میں روزہ شرط ہے_

۲۸_ مساجد کا احترام کرنا لازمی اور ان کے تقدس کا خیال رکھنا ضروری ہے* و لا تباشروهن و انتم عاكفون فى المساجد

۲۹_ حدود الہی کا خیال رکھنا اور لحاظ کرنا لازمی ہے_ تلك حدود الله فلا تقربوها

۳۰_ روزہ، اعتکاف اور ان کے احکام اللہ تعالی کی حدود ہیں جن کو ہرگز نہیں توڑنا چاہیئے_ تلك حدود الله فلا تقربوها

۳۱_ قصاص اور وصیت کے احکام اللہ تعالی کی حدود ہیں جن کو ہرگز نہیں توڑنا چاہیئے_
کتب علیکم القصاص ... کتب علیکم ... الوصیة ... تلک حدود الله فلا تقربوها

"تلک" کا مشار الیہ روزہ اور اس کے احکام کے علاوہ قصاص، وصیت اور ان کے احکام کو بھی شامل ہوسکتا ہے_

۳۲_ اللہ تعالی اپنے احکام کو لوگوں کے لئے بہت واضح اور روشن بیان فرماتا ہے_ كذلك يبين الله آياته للناس

۳۳_ تمام انسان قرآن کریم کے مخاطب ہیں_ يبين الله آياته للناس

۳۴_ روزہ، اعتکاف اور ان کے احکام اسی طرح قصاص اور وصیت کے احکام آیات الہی ہیں_ كذلك يبين الله آياته للناس

۳۵_ تقوا اور پرہیزگاری حاصل کرنا ضروری ہے_ لعلهم يتقون

۳۶_ احکام دین پہ عمل کرنا اور حدود الہی کی پابندی کرنا تقوی اختیار کرنے کی زمین ہموار کرتے ہیں_ تلك حدود الله فلا تقربوها كذلك يبين الله آياته للناس لعلهم يتقون

۳۷_عن على ابن مهزيار قال: كتب ابوالحسن بن الحصين الى ابى جعفر الثاني عليه‌السلام معى جعلت فداك قد اختلفت مواليك فى صلاة الفجر فمنهم من يصلى اذا طلع الفجر الاوّل المستطيل فى السماء و منهم من يصلى اذا اعترض فى اسفل الافق واستبان ... فكتب عليه‌السلام بخطه و قراته: الفجر يرحمك الله هو الخيط الابيض المعترض ليس هو الابيض صعداً ... فقال كلوا واشربوا حتى يتبين لكم الخيط الابيض من الخيط الاسود من الفجر ...[1] علی بن مہزیار کہتے ہیں ابوالحسن بن حصین نے میرے توسط سے ایک خط امام جواد علیہ‌السلام کی خدمت میں ارسال کیا اور تحریر کیا میں آپ علیہ‌السلام پے قربان جاؤں آپ علیہ‌السلام کے شیعہ اور موالی نماز صبح کے وقت میں اختلاف رکھتے ہیں ان میں سے بعض جب آسمان پر پہلی سفیدی (صبح کاذب) جو آسمان پر لکیر سی ہوتی ہے ظاہر ہوتی ہے تو نماز صبح بجالاتے ہیں

۱) کافی ج/۳ص ۲۸۲ ح ۱،وسائل الشیعۃج/۴ص ۲۱۰ ح ۴_

Presented by: https://jafrilibrary.com

اور بعض جب یہ سفیدی افق کے نیچے تک ظاہر ہوجاتی ہے تو نماز ادا کرتے ہیں_ حضرت ؑ نے اپنے دست مبارک سے تحریر فرمایا اور میں نے اسے پڑھا کہ فجر وہی نور کی سفیدپٹی ہے جو افق پر عرض میں پھیلی ہوئي ہوتی ہے نہ کہ افق میں اوپر کی طرف جانے والی سفیدی ہے_ ارشاد باری تعالی ہے "كلوا واشربوا حتى يتبين ... لكم الخيط الابيض من الخيط الاسود من الفجر'

۳۸_عن ابی عبدالله عليه‌السلام فی قوله تعالى : " اتموا الصيام الى الليل" قال سقوط الشفق[1] اس آیہ مجیدہ "اتموا الصيام الى الليل" کے بارے میں امام صادق ؑ سے روایت ہے آپ ؑ نے فرمایا شفق کے زائل ہونے سے رات کا آغاز ہوتا ہے_

۳۹_ابوبصیر کہتے ہیں "سالت ابا عبدالله عليه‌السلام عن اناس صاموا فی شهر رمضان فغشيهم سحاب اسود عند مغرب الشمس فظنوا انّه الليل فافطروا او افطر بعضهم ثم ان السحاب فصل عن السماء فاذا الشمس لم تغب ؟ قال على الذى افطر قضاء ذلك اليوم ان الله يقول" اتموا الصيام الى الليل" فمن اكل قبل ان يدخل الليل فعليه قضائه لانه اكل متعمداً"[2] میں نے امام صادق ؑ کچھ افراد کے بارے میں پوچھا جن کا ماہ رمضان میں روزہ تھا_ سیاہ بادل چھاگئے تو انہوں نے گمان کیا کہ رات ہوگئي ہے اس طرح سب نے یا ان میں سے بعض نے روزہ افطار کرلیا اور جب بادل چھٹ گئے تو وہ لوگ متوجہ ہوئے کہ ابھی تو سورج آسمان پر (چمک رہا) ہے_ اس پر امام ؑ نے فرمایا جنہوں نے روزہ افطار کیا تھا اس کی قضا بجا لائیں کیونکہ ارشاد رب العزت ہے "روزے کو رات تک تمام کرو" پس جس کسی نے بھی رات ہونے سے قبل افطار کیا ہے چونکہ اس نے جان بوجھ روزہ توڑا ہے اسلئے اس کی قضا بجا لائے_

۴۰_عن سعد عن بعض اصحابه عنهما عليه‌السلام فی رجل تسحّر و هو شاك فی الفجر قال لا باس "كلوا واشربوا حتى يتبين لكم الخيط الابيض من الخيط الاسود من الفجر ..."[3] جناب سعد بعض اصحاب سے اور انہوں نے امام باقر ؑ اور امام صادق ؑ سے ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا جس نے اس وقت سحری کھائي جب اسے طلوع فجر میں شک تھا تو امام ؑ نے ارشاد فرمایا کوئي حرج نہیں کیونکہ باری تعالی کا ارشاد ہے "کھاؤپیویہاں تک کہ فجر کی سفیدپٹی کالی پٹی سے واضح ہوجائے"...

---

۱) بحار الانوار ج/ ۹۳ ص ۳۱۴ ح ۱۶_ ۲) تفسیر عیاشی ج/ ۱ص ۸۴ ح ۲۰۰، ۲۰۲ تفسیر برہان ج/ ۱ ص ۱۸۷ ح ۱۲_ ۳) تفسیر عیاشی ج/ ۱ ص ۸۳ ح ۱۹۸ تفسیر برہان ج/ ۱ ص ۱۸۷ ح ۱۰_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۴۱ _ ابوبصیر کہتے ہیں"سالت ابا عبدالله علیه‌السلام عن رجلین قاما فی شهر رمضان فقال احدهما هذا الفجر و قال الآخر ما اری شیئاً قال لیاکل الذی لم یستیقن الفجرو قد حرم الاکل علي الذی الاکل علی الذی زعم قد رای ان الله یقول "کلوا و اشربوا ..."[1] میں نے امام صادق علیه‌السلام سے دو افراد کے بارے میں سوال کیا جنہوں نے ماہ رمضان میں طلوع فجر کے بارے میں اختلاف نظر کیا ایک کہتا ہے کہ یہ فجر ہے جبکہ دوسرا کہتا ہے سفیدی صبح سے میں کچھ نہیں دیکھ رہا، آپ علیه‌السلام نے فرمایا جس کو فجر کا یقین نہیں کھا سکتا ہے لیکن جس کو یقین ہے اس نے فجر کو دیکھا ہے تو اس پر کھانا حرام ہے _ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:" کلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر ثم اتموا الصیام الی اللیل"

آیات الہی: ۳۴

احکام: ۱،۲،۱۵،۱۹،۲۰،۲۱،۲۳،۲۵،۲۶،۲۷،۳۹، ۳۰، ۴۱; احکام بیان کرنا ۳۲; احکام کی تشریع ۶; احکام کے منسوخ ہونے کے اسباب ۱۱; فلسفہ احکام ۵،۱۴; احکام کا نسخ ۲

اعتکاف: اعتکاف کے دوران مباشرت کرنا ۲۵; احکام اعتکاف ۲۵،۲۶،۲۷; مسجد میں اعتکاف ۲۵، ۲۶; اعتکاف کی اہمیت ۳۰،۳۴; اعتکاف میں روزہ ۲۷; اعتکاف کی شرائط ۲۷; اعتکاف کی جگہ ۲۵،۲۶

اللہ تعالی: افعال الہی ۳۲; اللہ تعالی کی نصیحتیں ۱۶; رحمت الہی ۱۲; اللہ تعالی کی بخشش ۱۲; اللہ تعالی کا علم غیب ۱۰; مقدرات الہی کی تکمیل یا ظہور کے اسباب ۱۸

امور: امور کی تقدیر کا سرچشمہ ۱۷

انسان: انسان کا پوشیدہ عمل ۱۰; انسان کی تقدیر ۱۸; انسان کی ضروریات ۴

تقوی: تقوی کے حصول کی اہمیت ۳۵; تقوی کی آمادگی پیدا ہونا ۳۶

تکلیف شرعي: تکلیف شرعی پر عمل کے نتائج ۳۶

تقدیر: تقدیر میں مؤثر عوامل ۱۸ جنابت: غسل جنابت ۱۵

جنسي انحراف: جنسي انحراف کے موانع ۳

جنسي غریزہ: جنسي غریزے کا توازن ۸; جنسي غریزے کی طاقت ۸

---

۱) تفسیر عیاشی ج/ ۱ص ۸۳ ح ۱۹۹، نورالثقلین ج/ ۱ص ۱۷۴ ح ۶۰۳_

Presented by: https://jafrilibrary.com

خلقت: نظام خلقت ۱۷

حدود الٰہی: حدود الٰہی کو قائم رکھنے کے نتائج ۳۶; حدود الٰہی کی حفاظت ۳۱،۳۰،۲۹; حدود الٰہی کے موارد ۳۱،۳۰

خود: خود سے خیانت ۹

دین: دین سے منہ موڑنا ۹

رات: رات کا آغاز ۳۸; شب و روز کی حد ۲۳

روایت: ۴۱، ۴۰، ۳۹۳۸، ۳۷

روزہ: روزے کی ابتدا ۲۱; روزے کے احکام ۹، ۱۵، ۲۰۱، ۱، ۴۱، ۴۰، ۳۹، ۲۳، ۲۱; قبل از غروب روزہ افطار کرنا ۳۹; روزے کی انتہا ۲۱; روزے کی اہمیت ۳۴، ۳۰; روزے کی قضا ۳۹; روزے کے مبطلات ۲۴; روزے کا وقت ۲۱

زوجہ اور شوہر: شوہر اور زوجہ کا لباس ہونا ۳

شوہر: شوہر کی اہمیت ۳

ضروریات: بیوی اور شوہر ایک دوسرے کی ضرورت ۵،۴; جنسی ضرورت ٦

عورت: عورت کی اہمیت ۳

غسل: غسل کے احکام ۱۵

فجر: فجر کے طلوع میں شک ۳۱، ۳۰; طلوع فجر ۲۳; طلوع فجر سے مراد ۳۷; طلوع فجر کا وقت ۲۲; طلوع فجر پہ یقین ۳۱

قرآن کریم: قرآن کریم کا عالمی ہونا ۳۳; قرآن کریم کے مخاطبین ۳۳

قصاص: قصاص کے احکام ۳۱; قصاص کی اہمیت ۳۱، ۳۴

قضا و قدر: ۳۴، ۳۱

گناہ: گناہ کی بخشش ۱۲; گناہ کے موانع ۳

ماہ رمضان: ماہ رمضان کی راتوں میں پینا ۲۰; ماہ رمضان کی راتوں میں مباشرت کرنا ۱۹، ۱۳، ۱۱، ۷، ۵، ۲، ۱; ماہ رمضان کی راتوں میں کھانا ۲۰; ماہ رمضان میں غسل کرنے کا وقت ۱۵

مباح امور:

Presented by: https://jafrilibrary.com

مباح امور سے استفادہ کرنا ١٦

محرمات:١

مسجد: مسجد کے احترام کی اہمیت ٢٨; مسجد کی تقدس ٢٨

مسلمان: مسلمانوں کا گناہ ١١; صدر اسلام کے مسلمانوں کا گناہ ٧

معصیت : اللہ تعالی کی معصیت ٩

مقدس مقامات:٢٨

نزدیکی کرنا : نزدیکی کرنے کے احکام ٢،١٩،٢٥ ; نزدیکی کرنے کی ترغیب ١٤،١٦; نزدیکی حلال ہونے کا فلسفہ ١٤

نسل بڑھانا: نسل بڑھانے کی اہمیت ١٤

نظریہ کائنات (جہان بینی):

توحیدی نظریہ کائنات ١٧

نماز: نماز صبح کا وقت ٣٧

وصیت : وصیت کے احکام ٣١; وصیت کی اہمیت ٣١،٣٤

وقت کی معرفت : وقت کی معرفت کی اہمیت ٢٢،٢٣،٣٨

وَلاَ تَأْكُلُواْ أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُواْ بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُواْ فَرِيقًا مِّنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالإِثْمِ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿١٨٨﴾

اورخبردار ایک دوسرے کا مال نا جائز طریقے سے نہ کھانا اور نہ حکام کے حوالہ کردیناکہ رشوت دے کرحرام طریقہ سے لوگوں کے اموال کو کھا جاؤ جب کہ تم جانتے ہو کہیہ تمھارا مال نہیں ہے (١٨٨)

١_ مال و ثروت جمع کرنے کےلئے کچھ اسباب ناجائز و باطل ہیں اور کچھ حق اور صحیح ہیں_و لا تاكلوا اموالكم بينكم بالباطل

٢_ دوسروں کے مال و اسباب کو ناجائز ذرائع سے حاصل کرنا حرام ہے_و لا تاكلوا اموالكم بينكم بالباطل "بینکم"، "اموالکم" کے لئے قید ہے یعنی جو اموال تمہارے مابین ہیں اور ہر کوئی کچھ حصے کا مالک ہے_ پس جملہ "لاتاکلوا..." کا ترجمہ یوں ہوگا_ تم میں سے کوئی بھی دوسرے کے مال کو ناجائز طریقے سے ہڑپ نہ کرے_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۳_ قاضیوں کو رشوت دینا ناجائز اور حرام ہے_و تدلوا بھا الی الحکام "تدلوا"، "تاکلوا" پر عطف ہے اسی لئے "لائے ناہیہ" کے ذریعے مجزوم ہے یعنی " و لا تدلوا ..." "تدلوا" کا مصدر " ادلائ" ہے جسکا معنی ڈول یا بالٹی کو کنویں میں بھیجنا ہے _ تاہم آیہ مجیدہ میں " وسیلہ بنانے" کے لئے کنایہ ہے یعنی "تدلوا بھا ..." گویا قاضیوں کو مال نہ دو کہ اس وسیلے سے لوگوں کے اموال کو ہڑپ کر جاؤ_ البتہ یہاں صرف مال حاصل کرنے کو ہی خصوصیت حاصل نہیں ہے لہذا حرمت رشوت کا عنوان ان تمام موارد کو شامل ہوسکتاہے جہاں کسی کا کوئي حق ضائع ہوتاہو اس مطلب کی "بالاثم" تائید کرتاہے_

۴_دوسروں کے اموال کو اینٹھنے کے لئے قاضیوں کو رشوت دینا حصول مال کے ناجائز اسباب میں سے ہے_

و لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل و تدلوا بھا الی الحکام لتاکلوا فریقاً من اموال الناس

جملہ "وتدلوا ..." عام پر عطف خاص ہے لہذا دوسروں کے اموال کو ناجائز ذرائع سے استعمال کا واضح نمونہ ہے_ "لائے ناہیہ" کا "تدلوا" پر نہ لانا اس مطلب کی تائید کررہاہے_

۵_ وہ حکم یا قضاوت جو رشوت لے کر کی گئي ہو گناہ ہے اور اس کی کوئي حیثیت نہیں ہے_و تدلوا بھا الی الحکام لتاکلوا فریقا من اموال الناس بالاثم

٦_ ان اموال کی ملکیت جو ناجائز راستوں اور ذرائع سے حاصل کیئے گئے ہوں ان کی کوئي قانونی حیثیت نہیں ہے_

و لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل باطل طریقے سے حاصل کیئے گئے اموال کا حرام ہونا اس امر کی حکایت کرتاہے کہ ان اموال کو حاصل کرنے والا ان کا مالک نہیں ہے_

٧_ حکمرانوں کی نظر عنایت حاصل کرنا اور ان کے فیصلوں کو راشی کے حق میں کرنے کے لیئے رشوت کا حرام و ناجائز ہونا ایک ایسا حکم ہے جو سب کے لئے عیاں ہے_تدلوا بھا الی الحکام لتاکلوا فریقا من اموال الناس بالاثم و انتم تعلمون "تعلمون" کا مفعول ممکن ہے حکمرانوں کو رشوت دینا ہو نیز دوسروں کے اموال کا استعمال بھی ہو سکتاہے مذکورہ بالا مطلب پہلے احتمال کی بناپر ہے_

۸_دوسروں کے اموال کو ہڑپ کرنا حرام و ناجائز ہے یہ حکم سب کے لئے معلوم ہے_

و لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل ...و انتم تعلمون یہ مطلب اس بناپر ہے اگر "تعلمون" کا مفعول دوسروں کے اموال کے استعمال کی حرمت ہو اور یہ معنی " لاتاکلوا..." سے ماخوذ ہے_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۹_ عمومی اموال اور اسباب کو ہڑپ کرنا حرام ہے_ لتاکلوا فریقاً من اموال الناس بالاثم

"اموال الناس" سے مراد ممکن ہے لوگوں کے ذاتی اموال و اسباب ہوں اسی طرح ممکن ہے اس سے مراد عمومی اموال ہوں مذکورہ مطلب دوسرے احتمال کی بناپر ہے_

۱۰_ حکمرانوں کو رشوت دے کر انکے فیصلے اور حکم سے عمومی اموال پر قبضہ کرنا حرام ہے_ و لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل و تدلوا بھا الی الحکام لتاکلوا فریقا من اموال الناس

۱۱_ حکمرانوں اور قاضیوں کے لئے یہ خطرہ موجود ہے کہ وہ رشوت خور ہوجائیں اور لوگوں کے حقوق ضائع کریں_ و تدلوا بھا الی الحکام لتاکلوا فریقا من اموال الناس بالاثم

۱۲_ معاشرے کی اقتصادی سلامتی اور لوگوں کے حقوق کے تحفظ میں قاضیوں کا کردار بہت بنیادی ہے_ و لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل و تدلوا بھا الی الحکام ... و انتم تعلمون

۱۴_ ابوعبیدہ حذّاء کہتے ہیں" سالت ابا عبداللہ علیه‌السلام عن قول الله عزوجل "ولاتاکلوا اموالکم بینکم بالباطل" فقال: کانت قریش تقامر الرجل باهله و ماله فنهاهم الله عزوجل عن ذلك "[۱] میں نے اللہ تعالی کے اس کلام " و لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل " کے بارے میں امام صادق عليه‌السلام سے سوال کیا تو آپ عليه‌السلام نے فرمایا قریش اپنے خاندان اور مال کو سٹے بازی اور قمار کے لئے داؤپر لگاتے تھے پس اللہ تعالی نے انہیں اس عمل سے منع فرمایا_

۱۵_"روی عن ابی جعفر علیه‌السلام انه یعنی بالباطل الیمین الکاذبة یقتطع بها الاموال[۲]

آیہ مجیدہ میں "باطل" سے کیا مراد ہے امام باقر عليه‌السلام سے روایت ہے کہ یہ جھوٹی قسم ہے جس سے مال حاصل کیا جاتاہے (یعنی جھوٹی قسم سے مال حاصل کرنا اکل مال بالباطل ہے)_

۱٦_ سماعۃ کہتے ہیں"قلت لابی عبدالله علیه‌السلام : الرجل یکون عنده الشی تبلّغ به و علیه الدین ایطعمه عیاله ... فقال یقضی بما عنده دینه و لا یأکل اموال الناس الا و عنده ما یؤدی الیهم حقوقهم ان الله یقول لا تأکلوا اموالکم بینکم بالباطل[۳] میں نے امام صادق عليه‌السلام کی خدمت میں عرض کیا ایک شخص

---

۱)کافی ج/۵ ص ۱۲۲ ح ۱، نورالثقلین ج/ ۱ ص ۱۷۵ ح ٦۱۱_ ۲) مجمع البیان ج/ ۱ ص ۵۰٦، نورالثقلین ج/ ۱ ص ۱۷٦ ح ٦۱۵_

۳) تفسیر عیاشی ج/۱ ص ۸۵ ح ۲۰۷، نورالثقلین ج/۱ ص ۱۷٦ ح ٦۱۴_

Presented by: https://jafrilibrary.com

کے پاس اتنا مال ہے کہ صرف اپنی ضروریات زندگی پوری کرتا ہے جبکہ اس پر قرض بھی ہے تو کیا اس مال سے اپنے اہل و عیال کے اخراجات پورے کرے؟... حضرت علیہ‌السلام نے فرمایا جو کچھ اس کے پاس ہے اس سے قرض ادا کرے اور لوگوں کے اموال کو نہ کھائے مگر یہ کہ اس کے پاس اموال ہوں اور ان سے لوگوں کے حقوق ادا کرے اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے "لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل"

۱۷_عن ابی بصیر عن ابی عبداللہ علیه‌السلام قال قلت له قول الله " و لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل و تدلوا بها الی الحکام فقال ... اما انه لم یعن حکام اهل العدل و لکنه عنی حکام اهل الجور ...[1] ابوبصیر کہتے ہیں میں نے اللہ تعالی کے اس کلام "ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل و تدلوا بها الی الحکام" کے بارے میں امام صادق علیہ‌السلام سے سوال کیا تو حضرت علیہ‌السلام نے فرمایا اس سے عادل حکمران مراد نہیں ہیں بلکہ ظالم حکمران مراد ہیں ۔

۱۸_ حسن بن علی بن فضال کہتے ہیں: "قرا ت فی کتاب ابی الاسد الی ابی الحسن الثانی علیه‌السلام و قرأته بخطه سأله ما تفسیر قوله تعالی "و لا تأکلوا أموالکم بینکم بالباطل و تدلوا بها الی الحکام" قال: فکتب الیه بخطه الحکام القضاة قال: ثم کتب تحته هو ان یعلم الرجل انه ظالم فیحکم له القاضی فهو غیر معذور فی اخذه ذلک الذی حکم له اذا کان قد علم انه ظالم"[2] ابوالاسد نے ایک خط امام رضا علیہ‌السلام کی خدمت میں تحریر کیا جسے میں نے پڑھا اس نے امام علیہ‌السلام سے اللہ تعالی کے اس کلام "ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل وتدلوا بہا الی الحکام" کی تفسیر کے بارے میں سوال کیا تھا حضرت علیہ‌السلام نے اپنے دست مبارک سے تحریر فرمایا حکام سے مراد قاضی ہیں اس کے نیچے امام علیہ‌السلام نے تحریر فرمایا اگر فرد کو علم ہو کہ "طرف مقابل" ظالم ہے اور قاضی نے بھی اسی کے حق میں فیصلہ دیا ہے اس صورت میں وہ مال لے لے تو معذور نہیں ہے جبکہ جانتا ہو کہ طرف ظالم ہے ۔

احکام: ۲،۳،۴،۵،۹،۱۰،۱۶

بیت المال: بیت المال غصب کرنا ۹

تصرفات (استعمالات): حرام تصرفات ۲،۹

رشوت: رشوت کے نتائج ۵; رشوت کے احکام ۳،۱۰; رشوت کا جرم ۳،۷; رشوت کا حرام ہونا ۳،۱۰; رشوت کی حرمت کا واضح ہونا ۷

---

۱) تفسیر عیاشی ج/ ۱ ص ۸۵ ح ۲۰۵، نورالثقلین ج/ ۱ ص ۱۷۶ ح ۶۱۲ _ ۲) تہذیب الاحکام ج/۶ ص ۲۱۹ ح ۱۰، نورالثقلین ج/ ۱ ص ۱۷۶ ح ۶۱۳ _

Presented by: https://jafrilibrary.com

رشوت خوري: رشوت خوری کا خطرہ ۱۱

روایت: ۱۸،۱۷،۱۶،۱۵،۱۴

عمل: ناپسندیدہ عمل ۷،۳

عمومی اموال: عمومی اموال میں تصرف ۱۰،۹

غصب: غصب کا جرم ۸; غصب کی حرمت کا واضح ہونا ۸

قائدین: قائدین کو رشوت دینا ۱۰; ظالم کو رشوت دینا ۱۷; رشوت خوری ۱۱

قاضي: قاضی کو رشوت دینا ۴،۳; ظالم کو رشوت دینا ۱۸; قاضی کا رشوت خور ہونا ۱۱; قاضی کی اہمیت ۱۲

قرض: قرض کے احکام ۱۶; قرض ادا کرنے کی اہمیت ۱۶

قریش: قریش میں سٹے بازی ۱۴

قسم: جھوٹی قسم ۱۵

قضاوت: قضاوت کے احکام ۵; رشوت سے قضاوت کرنا ۵; بے اعتبار قضاوت ۵; قضاوت کا گناہ ۵

قمار یا سٹے بازی: قمار سے ممانعت ۱۴

کمائي: جھوٹ کے ساتھ کمائی ۱۵

مال: جھوٹ کے ذریعے مال حاصل کرنا ۱۵

محرمات: ۱۰،۹،۳،۲

معاشرہ: معاشرے کی اقتصادی سلامتی ۱۲

ملکیت: ملکیت کے احکام ۶،۴،۲; ملکیت کے اسباب ۲، ۴; اسباب ملکیت کی اقسام ۱; ملکیت کا باطل ہونا ۴; ذاتی ملکیت ۱۳; ملکیت کے معتبر ہونے کا معیار ۶

لوگ: لوگوں کے حقوق کی حفاظت ۱۲; لوگوں کے حقوق ضائع ہونے کا خطرہ ۱۱; لوگوں کے اموال غصب کرنا ۲

Presented by: https://jafrilibrary.com

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الأهِلَّةِ قُلْ هِيَ مَوَاقِيتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوْاْ الْبُيُوتَ مِن ظُهُورِهَا وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقَى وَأْتُواْ الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا وَاتَّقُواْ اللّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿۱۸۹﴾

اے پیغمبریہ لوگ آپ سے چاند کے بارے میں سوال کرتےہیں تو فرما دیجئے کہ یہ لوگوں کے لئے اور حج کے لئے وقت معلوم کرنے کا ذریعہہے _ اور یہ کوئي نیکی نہیں ہے کہ مکانات میں پچھواڑے کی طرف سے آؤ بلکہ نیکی انکے لئے ہے جو پرہیزگار ہوں اور مکانات میں دروازوں کی طرف سے آئیں اور اللہ ڈرو شاید تم کامیاب ہوجاؤ (۱۸۹)

۱ _ ایک ماہ میں چاند کی مختلف بننے والے صورتوں کے بارے میں لوگوں کا پیامبر اسلام (ص) سے بار بار استفسار کرنا _
يسئلونك عن الاهلة فعل مضارع "یسئلون" سوال کے تکرار پر دلالت کرتا ہے اور جمع کا صیغہ دلالت کرتاہے کہ سوال کرنے والے افراد زیادہ ہیں _ " اہلہ" ہلال کی جمع ہے اور اس سے ایک ماہ کے مختلف چاند مراد ہیں _

۲ _ چاند کی خلقت اور اسکی مختلف صورتوں کو وجود میں لانا وقت کی پیمائش کا میزان اور فطری کیلنڈر کی ایجاد ہے _
قل ھى مواقيت للناس "میقات" کی جمع " مواقیت" ہے _ میقات کا معنی زمان ہے یا ایسی جگہ کو کہا جاتاہے جسے کام کرنے کے لئے معین کیا گیا ہو (لسان العرب)

۳ _ پیامبر اسلام (ص) کی ذمہ داری ہے کہ معارف الہی اور احکام دین کو پیش فرمائیں نہ کہ طبیعی " P h y s i c a l" علوم کی تشریح و تفسیر * _ يسئلونك عن الاهله قل ھى مواقيت للناس والحج
ظاہراً یہ ہے کہ چاند کی مختلف صورتوں کے ظہور کے بارے میں کوئي " P h y s i c a l" طبیعاتی دلائل پیش کیئے جاتے لیکن ان دلائل کو پیش کرنے کی بجا ئے اسکے فوائد خصوصاً حج کے مسئلہ کو پیش کرنا مندرجہ بالا مطلب کی طرف اشارہ ہوسکتاہے _

Presented by: https://jafrilibrary.com

۴_چاند کی مختلف صورتوں میں ظاہر ہونے کے فوائد میں سے موسم کی شناخت اور حج کے وقت کی معرفت ہے_
قل ھی مواقیت للناس والحج

۵_حج خاص وقت اور خاص مہینے کی عبادت ہے_قل ھی مواقیت للناس والحج "الحج"، "الناس"پر عطف ہے یعنی "ھی مواقیت للحج"

٦_حج بہت ہی قدر و منزلت والی عبادت اور دین کے عملی ارکان میں سے ہے_قل ھی مواقیت للناس والحج
حج کے وقت کی شناخت کے لئے چاند کی مختلف صورتوں میں جلوہ نمائي اس فرمان الہی (حج) کی عظمت کی حکایت کررہا ہے_

۷_زمانہ جاہلیت کے لوگوں کی رسومات میں سے تھا کہ گھروں کے اصلی دروازوں سے داخل ہونے کی بجائے گھروں کے پیچھے سے آتے تھے اور یہ عمل آداب حج میں سے تھے_و لیس البربان تأتوا البیوت من ظھورھا حج کا ذکر کرنے کے بعد زمانہ جاہلیت کی اس رسم کا ذکر کرنا کہ لوگ گھروں کے اصلی دروازے کی بجائے اسکے عقب سے داخل ہوتے تھے یہ اس نکتہ کی طرف اشارہ ہے کہ زمانہ جاہلیت میں یہ رسم آداب حج میں سے شمار ہوتی تھي_

۸_حاجیوں کا گھروں میں اصلی دروازوں کی بجائے پیچھے سے داخل ہونا زمانہ جاہلیت کے لوگوں میں ایک اچھا عمل تصور کیا جاتا تھا_و لیس البربان تأتوا البیوت من ظھورھا اس رسم کے نیک اور اچھا ہونے کی نفی کرنا " لیس البر" اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ زمانہ جاہلیت کے لوگوں میں اسے اچھا عمل سمجھا جاتا تھا_

۹_گھروں کے اصلی دروازوں کی بجائے ان کے پیچھے سے داخل ہونا نہ تو حج کے آداب میں سے ہے اور نہ ہی حاجیوں کے لئے ایک اچھا عمل_و لیس البربان تأتوا البیوت من ظھورھا

۱۰_زمانہ جاہلیت کی خرافات اور بری رسومات و آداب سے اسلام کی معرکہ آرائي_ و لیس البربان تأتوا البیوت من ظھورھا

۱۱_صدر اسلام کے مسلمان زمانہ جاہلیت کی رسم کے مطابق حج کے موقع پر گھروں کے اصلی دروازوں سے داخل نہ ہوتے تھے_و لیس البربان تأتوا البیوت من ظھورھا یہ جو آیہ مجیدہ میں مسلمانوں کو مورد خطاب قرار دیا گیا ہے ایسا لگتاہے کہ اس آیت کے نزول سے پہلے کچھ مسلمان زمانہ جاہلیت کی اس رسم پر عمل پیرا تھے_

۱۲_زمانہ جاہلیت کی رسم کو ترک کرنا اور گھروں کے اصلی دروازوں سے داخل ہونا اللہ تعالی کا مسلمانوں کو فرمان اور نصیحت ہے_لیس البر ... وأتوا البیوت من ابوابھا

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۳_ نیکي، تقوی اختیار کرنے اور گناہوں سے اجتناب کرنے سے ہے_ و لکن البر من اتقی

۱۴_ حج کے دوران نیک عمل، تقوی اختیار کرنا اور گناہوں سے پرہیز ہے_ و لکن البر من اتقی

۱۵_ اچھے مفاہیم کی قدر و قیمت اس وقت ہے جب وہ انسانوں میں ظاہر ہوں_ ولکن البر من اتقی

صاحب تقوی کے لئے "برّ_ نیکي" کا استعمال_ جبکہ ظاہراًیوں کہنا چاہے نیکی، تقوا اپنانا ہے_ اس معنی کی طرف اشارہ ہے کہ تقوی کو اس وقت نیکی کہا جاسکتا ہے جب اس کے نتائج انسانوں میں ظاہرہوں اور وہ انسانوں میں نظر آئیں (المیزان)

۱۶_ انسان کی حقیقت اور ماہیت کو بنانے والا انسان کا کردار اور روش ہے_ و لکن البر من اتقی

۱۷_ غلط رسومات اور آداب کی نفی کرنے کے بعد صحیح روش کو پیش کرنا قرآن کریم کی تربیتی روشوں میں سے ایک ہے_ لیس البر ... و لکن البر من اتقی

۱۸_ کاموں میں صحیح اور منطقی روش کو اخذ کرنا اور اہداف و مقاصد کے حصول میں درست اسباب کا انتخاب کرنا مسلمانوں کو اللہ تعالی کا فرمان اور نصیحت ہے_ لیس البر ... و اتوا البیوت من ابوابھا

مسلمانوں کو زمانہ جاہلیت کی رسم (مراسم حج میں گھروں کے پیچھے سے داخل ہونا) سے روکنے کے لئے یہ جملہ "و لیس البر ..." کافی تھا پس "و اتوا البیوت ..." ایک کلی حکم کی حکایت کررہا ہے اس جملے میں اہداف و مقاصد کو گھروں سے تشبیہ دی گئي ہے جبکہ ان مقاصد کے حصول کیلیے روشوں کو گھروں کے دروازوں سے تشبیہ دی گئي ہے_

۱۹_ اللہ تعالی کے عذاب سے دور رہنے کے لئے گناہوں سے پرہیز ضروری ہے_ و اتقوا اللہ

۲۰_ مختلف امور کو انجام دینے کے لیئے غیر منطقی اور غیر صحیح روشوں کو انتخاب کرنا تقوی کے برخلاف ہے_

لیس البر بان تأتواالبیوت من ظھورھا ... و اتوا البیوت من ابوابھا و اتقوا اللہ مقصدتک پہنچنے کے لئے صحیح روش کے انتخاب کا حکم دینے کے بعد تقوی کا حکم دینا ان دومیں سے ایک نکتہ کی طرف اشارہ ہے ۱_ صحیح اور منطقی روش کا انتخاب تقوی کے مصادیق میں سے ہے ۲_ مقاصد کے حصول کے لئے راستوں کے انتخاب میں تقوی کا خیال رکھنا ضروری ہے_ مندرجہ بالا مطلب پہلے احتمال کی بناپر ہے_

۲۱_ انسانوں کی سعادت تقوی اختیار کرنے اور

Presented by: https://jafrilibrary.com

گناہوں سے اجتناب میں ہے_و اتقوا الله لعلكم تفلحون

۲۲_مختلف امور میں انسانوں کی کامیابی اس صورت میں ہے کہ صحیح راہ و روش کا انتخاب کریں_و اتوا البیوت من ابوابھا ... لعلکم تفلحون یہ مطلب اس بناپر ہے کہ "لعلکم تفلحون"، " واتوا البیوت من ابوابھا" سے متعلق ہو_

۲۳_جابر بن یزید کہتے ہیں "عن ابی جعفر علیه‌السلام فی قوله "لیس البر بان تأتوا البیوت من ظھورھا " الآیة قال یعنی ان یاتی الامر من وجھھا ایّ الامور کان"(۱) امام باقر عليه‌السلام نے فرمایا "لیس البربان تاتوا البیوت من ظہورہا" سے مراد یہ ہے کہ انسان جو کام بھی انجام دے اسکے صحیح راستے سے وارد ہو_

۲۴_الله تعالی کے اس کلام "لیس البربان تأتوا البیوت من ظھورھا" کے بارے میں امام باقر علیہ السلام سے روایت ھے "انه کان المحرمون لا یدخلون بیوتھم من ابوابھا و لکنھم کانوا ینقبون فی ظھر بیوتھم ای فی مؤخرھا نقباً یدخلون و یخرجون منه فنھوا عن التدین بذلك"(۲) (زمانہ جاہلیت) میں مناسک حج کے لئے جو لوگ محرم ہوتے وہ اپنے گھروں کے دروازوں سے داخل نہیں ہوتے تھے بلکہ گھروں کے پچھلی طرف نقب لگاتے اور وہاں سے رفت و آمد کرتے تھے الله تعالی نے انہیں اس عمل پر پابند رہنے سے منع فرمایا_

احکام: ۵

اسلام: ارکان اسلام ٦

اصلاح معاشرہ: اصلاح معاشرہ کی روش ١٧

الله تعالی: الله تعالی کی نصیحتیں ١٢، ١٨؛ الله تعالی کے عذاب ١٩

انسان: انسان کی حقیقت ١٦؛ انسان کی تقدیر ١٦

پیامبر اسلام (ص): پیامبر اسلام (ص) سے سوال ١؛ پیامبر اسلام (ص) کی ذمہ داری کا دائرہ کار ٣؛ پیامبر اسلام (ص) اوردین بیان کرنا ٣؛ پیامبر اسلام (ص) اور طبیعاتی علوم ٣

تربیت: تربیتی روش ١٧

تقدیر: تقدیر میں مؤثر عوامل ١٦

---

١) تفسیر عیاشی ج/ ١ ص ٨٦ ح ٢١١، ٢١٣، تفسیر برہان ج/ ١ ص ١٩٠ ح ١، ٧، ٦_

٢) مجمع البیان ج/ ٢ ص ٥٠٨، نورالثقلین ج/ ١ ص ١٧٨ ح ٦٢٣_

Presented by: https://jafrilibrary.com

تقوی : تقوی کے نتائج ۲۱; تقوی کی اہمیت ۱۳،۱۴; عدمتقوی کے موارد ۲۰

جاھلیت: جاھلیت کی رسومات سے اجتناب ۱۲; جاھلیت کی رسومات ۷،۸،۱۱،۲۴; جاھلیت کی رسموں سے نبرد آزمائي ۱۰

چاند: چاند کی مختلف صورتوں کے بارے میں سوال ۱; چاند کی خلقت کا فلسفہ ۲; چاند کی مختلف شکلوں کا فلسفہ ۲; چاند کی مختلف صورتوں کے فوائد ۴

حاجي: حاجیوں کا گھروں میں داخل ہونا ۸

حج: احکام حج ۵; حج کی عظمت ۶; حج میں تقوی ۱۴; زمانہ جاہلیت میں حج ۷،۲۴; صدر اسلام میں حج ۱۱; حج کی شرائط ۵; حج میں نیکی ۱۴; حج کا وقت ۴،۵

خرافات: خرافات سے جنگ ۱۰

رسومات: غلط رسومات سے نبرد آزمائي ۱۷

روایت: ۲۳،۲۴

سعادت: سعادت کے اسباب ۲۱ سعادت:

سعادت کے اسباب ۲۱

عذاب: عذاب کی رکاوٹیں ۱۹

عمل: عمل کے نتائج ۱۶; عمل میں منطق کی اہمیت ۱۸; عمل میں صحیح روش ۱۸،۲۲،۲۳; عمل میں غیر صحیح روش ۲۰

قدریں: ۶ قدروں پر عمل ۱۵ قدروں کا معیار ۱۵

کامیابی: کامیابی کے عوامل ۲۲

گناہ: گناہ سے اجتناب کے نتائج ۱۹،۲۱; گناہ سے اجتناب ۱۳،۱۴

گھر: گھر میں داخل ہونے کے آداب ۷،۸،۱۲; گھر میں پیچھے سے داخل ہونا ۹،۱۱،۲۴

مسلمان: صدر اسلام کے مسلمان اور جاہلیت کی رسمیں ۱۱

میل جول: میل جول کے آداب ۹،۱۲

Presented by: https://jafrilibrary.com

نيكي: نیکی کے معیارات ۱۳

وقت کی شناخت : وقت کی شناخت کا وسیلہ ۲،۳؛ وقت شناسی کی اہمیت ۴

ہدف: ہدف اور وسیلہ ۱۸

وَقَاتِلُواْ فِي سَبِيلِ اللّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلاَ تَعْتَدُواْ إِنَّ اللّهَ لاَ يُحِبِّ الْمُعْتَدِينَ ﴿۱۹۰﴾

جو لوگ تم سےجنگ کرتے ہیں تم بھی ان سے راہ خدا میں جہاد کرو اور زیادتی نہ کرو کہ خدازیادتی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا(۱۹۰)

۱_ اگرکفار مسلمانوں کے ساتھ جنگ کریں تو ان سے معرکہ آرائي واجب ہے_ و قاتلوا فی سبیل الله الذین یقاتلونکم

۲_ دشمنوں سے جہاد اور معرکہ آرائي اسوقت قابل قدر ہے جب " في سبيل الله " ہو_ و قاتلوا فی سبیل الله

۳_ جہاد کے احکام اور حدود سے تجاوز کرنا حرام ہے_قاتلوافی سبیل الله ... و لا تعتدوا

۴_ دشمنوں کے حقوق کا خیال رکھنا حتی جنگ میں بھی ضروری ہے_و قاتلوا فی سبیل الله الذین یقاتلونکم و لا تعتدوا

۵_ جو لوگ مسلمانوں کے ساتھ برسرپیکار نہیں ہیں ان سے معرکہ آرائي، تجاوز اور حدود الہی سے نکلنا ہے_و قاتلوا ... الذین یقاتلونکم و لا تعتدوا "الذین یقاتلونکم"کی روشنی میں اعتدا اور تجاوز کا ایک مصداق ان کفار سے نبرد آزمائي ہے جو مسلمانوں کے ساتھ برسرپیکار نہیں ہیں_

٦_ مسلمانوں کو نہیں چاہیئے کہ اپنے دشمنوں کے خلاف جنگ کا آغاز کریں *و قاتلوا فی سبیل الله الذین یقاتلونکم و لا تعتدوا

۷_ جو تجاوز کرتے ہیں اللہ کی محبت سے محروم ہیں_ان الله لا یحب المعتدین

۸_ مجاہدین اگر جنگ کے دوران حدود الہی سے تجاوز

Presented by: https://jafrilibrary.com

کریں یا دشمنوں کے حقوق کا خیال نہ رکھیں تو محبت الہی سے محروم ہوں گے_ ان اللہ لا یحب المعتدین

۹_ دشمنوں سے انتقام لیتے ہوئے بھی عدل و انصاف کا خیال رکھنا ضروری ہے_ و قاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم و لا تعتدوا

احکام: ۱،۳،۶

انتقام: انتقام میں عدل و انصاف ۹

تجاوز کرنے والے: تجاوز کرنیواوں لوں کا محروم ہونا ۷

جنگ: جنگ کے آداب ۴; غیر محارب افراد سے جنگ ۵; جنگ کا آغاز ۶

جہاد: جہاد کے احکام ۱،۳،۶; جہاد کی اہمیت اور قدر و قیمت ۲; احکام جہاد کی خلاف ورزی ۳،۸; کفار سے جہاد ۱; فی سبیل اللہ جہاد ۲; دفاعی جہاد ۱; جہاد کی شرائط ۱; جہاد کا وجوب ۱

حدود الہی: حدود الہی سے تجاوز ۵،۸

دشمن: دشمنوں سے انتقام ۹; جنگ میں دشمنوں کے حقوق ۴،۸

سبیل اللہ: سبیل اللہ کے موارد ۲

عدل: عدل کی اہمیت ۹

قدریں: قدروں کا معیار ۲

مجاہدین: متجاوز مجاہدین ۸

محبت: محبت الہی سے محروم لوگ ۷،۸

محرمات: ۳

مسلمان: مسلمانوں کی ذمہ داری ۶

واجبات: ۱

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ وَأَخْرِجُوهُم مِّنْ حَيْثُ أَخْرَجُوكُمْ وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ وَلاَ تُقَاتِلُوهُمْ عِندَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتَّى يُقَاتِلُوكُمْ فِيهِ فَإِن قَاتَلُوكُمْ فَاقْتُلُوهُمْ كَذَلِكَ جَزَاء الْكَافِرِينَ ﴿۱۹۱﴾

اور ان مشرکین کو جہاد پاؤ قتل کردو اور جس طرح انھوں نے تم کو آوارہ وطنکردیا ہے تم بھی انھیں نکال باہر کردو اور فتنہ پردازی تو قتل سے بھی بدتر ہے_ اور ان سے مسجد الحرام کے پاس اس وقت تکجنگ نہ کرنا جب تک وہ تم سے جنگ نہ کریں_ اس کے بعد جنگ چھیڑدیں تو تم بھی چپ نہبیٹھو اور جنگ کرو کہ یہی کافرین کی سزا ہے (۱۹۱)

۱_ محارب کفار جہاں کہیں بھی نظر آئیں مسلمانوں کو چاہیئے کہ ان کو قتل کردیں_ و اقتلوهم حيث ثقفتموهم

اس جملہ میں ضمیر "ہم"، "الذین یقاتلوکم" کی طرف لوٹتی ہے اسی لئے ان کے لئے کفار محارب کی تعبیر استعمال کی گئي ہے " ثقفتم" کا مصدر " ثقف " ہے جسکا معنی ہے پانا یا دسترسي حاصل کرنا _

۲_ محارب کفار کو قتل کرنا لازمی ہے اور یہ امر میدان جنگ تک محدود نہیں ہے_ واقتلوهم حيث ثقفتموهم

یہ مطلب اس جملہ " حیث ثقفتموہم_ ان کو جہاں کہیں بھی پاؤ سے ماخوذ ہے _

۳_ صدر اسلام کے مسلمانوں کی ذمہ داری قرار دی گئي کہ مکہ کے مشرکین سے جنگ کریں اور ان کو اس سرزمین سے نکال باہر کریں_ و اخرجوهم من حيث اخرجوكم مفسرین کی نظر میں "من حیث اخرجوکم" سے مراد سرزمین مکہ ہے اور یہ مسلمانوں کے مجبور ہوکر مکہ ترک کرنے اور حبشہ یا مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کی طرف اشارہ ہے_

۴_ مکہ کے مشرکین نے صدر اسلام کے مسلمانوں کو مکہ سے نکال باہر کیا اور ہجرت پر مجبور کیا_ و اخرجوهم من حيث اخرجوكم

۵_ دشمنان دین سے اسلامی سرزمینوں کو واپس لینا اور

Presented by: https://jafrilibrary.com

ان کو وہاں سے نکال باہر کرنا ضروری ہے_ و اخرجوهم من حيث اخرجوكم

٦_ جن کفار نے اسلامی سرزمینوں پر قبضہ کررکھاہے ان سے جنگ کرنا ضروری ہے_ واقتلوهم ... و اخرجوهم من حيث اخرجوكم

٧_ فتنہ و فساد برپا کرنا جنگ و خونریزی سے زیادہ بدتر ہے_ والفتنة اشد من القتل

٨_ صدر اسلام کے مسلمانوں کے خلاف مشرکین مکہ کی فتنہ پروری_ اخرجوكم و الفتنة اشد من القتل

٩_ کفار کی فتنہ پروری ان کے خلاف جنگ کا جواز ہے اگرچہ مسلمانوں سے جنگ میں مصروف نہ ہوں_

و قاتلوا فى سبيل الله الذين يقاتلونكم ... والفتنة اشد من القتل علمائے علم اصول کی اصطلاح میں یہ جملہ "والفتنة اشد من القتل" اس جملہ "الذين يقاتلونكم" پر حاکم ہے اور اس حکم کے موضوع میں وسعت کا موجب ہے یعنی یہ کہ ما قبل آیت میں تھا کہ محارب کفار سے جنگ کرو اور جملہ "الفتنة ..." بیان کررہاہے کہ فتنہ پروری جنگ کے مساوی ہے_

١٠_ اسلام میں جنگ و جہاد کے اہداف میں سے ایک فتنہ کو جڑ سے اکھاڑنا ہے_ واقتلوهم حيث ثقفتموهم و اخرجوهم من حيث اخرجوكم و الفتنه اشد من القتل

١١_ مسلمانوں کو ان کے دیار و وطن سے نکالنا اور دربدر کرنا کفار کی فتنہ پروری کے مصادیق میں سے ایک ہے_

و اخرجوهم من حيث اخرجوكم و الفتنة اشد من القتل

١٢_ مسجد الحرام میں اور اسکے گرد و نواح میں جنگ کرنا حرام ہے_ و لا تقاتلوهم عند المسجد الحرام

١٣_ اگر ایسی صورت ہوجائے کہ دشمنان دین مسجد الحرام کے اندر یا اسکے گرد و نواح میں مسلمانوں کے خلاف جنگ کریں تو ان سے برسرپیکار ہونا اور ان کا قتل کرنا واجب ہے_ و لا تقاتلوهم عند المسجد الحرام حتى يقاتلوكم فيه فان قاتلوكم فاقتلوهم

١٤_ مقدس مقامات کی حفاظت کرتے ہوئے متجاوز اور تہاجم کرنے والے دشمنوں کے مقابل دفاع سے مسلمان ہرگز دست بردار نہ ہوں_ حتى يقاتلوكم فيه فان قاتلوكم فاقتلوهم

١٥_ کفار کی فتنہ پروری مسجد الحرام اور اس کے گرد و نواح میں ان کے قتل یا ان سے جنگ کا جواز فراہم نہیں کرتی_

والفتنه اشد من القتل و لا تقاتلوهم عند المسجد الحرام حتى يقاتلوكم یہ جملہ "والفتنة ..." بیان کررہاہے کہ فتنہ پرور کفار محارب کفار کی طرح ہیں لہذا ان کے خلاف بھی جنگ کرنا ضروری ہے_ البتہ ایسا معلوم ہوتاہے کہ یہ جملہ "و لا تقاتلوہم عند المسجد الحرام ..." اس قانون سے ایک استثنا ہے یعنی کفار کی فتنہ پروری مسجد الحرام میں جنگ کا جواز فراہم نہیں کرتی

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱٦_ مسجد الحرام اور اس کے گرد و نواح کا ایک خاص احترام اور تقدس ہے_ ولا تقاتلوهم عند المسجد الحرام

۱۷_ محارب اور فتنہ پرور کفار کی سزا ان کو قتل کرنا ہے_ فاقتلوهم كذلك جزاء الكافرين

"الكافرين" میں "ال" عہد کا ہے اور یہ اشارہ ان کفار کی طرف ہے جو مسلمانوں کے خلاف جنگ یا فتنہ پروری میں مصروف عمل ہیں_

احکام: ۱،۲،٦،۹، ۱۲،۱۳،۱۴،۱۵،۱۷

فلسفہ احکام ۱۰

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۴

اسلامی سرزمینیں: اسلامی سرزمینوں کو آزاد کرانا ۵; دشمنوں کو اسلامی سرزمینوں سے نکالنا ۵

اصلاح معاشرہ: اصلاح معاشرہ کے عوامل ۱۰

جہاد: جہاد کے احکام ٦،۹،۱۳; ابتدائي جہاد ۹; کفار سے جہاد ۹; قابض کفار سے جہاد ٦; مشرکین مکہ سے جہاد ۳; جہاد کا فلسفہ ۱۰; جہاد کا دائرہ کار ٦،۵

حرام (مسجد الحرام کی اطراف): حرم کا احترام ۱٦; حرم کے احکام ۱۲،۱۳،۱۵;حرم میں جنگ ۱۲،۱۳،۱۵; حرم میں دفاع ۱۳; حرم میں قتل ۱۳،۱۵; حرم کا تقدس ۱٦

دفاع: دفاع کے احکام ۱۴

فتنہ و فساد برپا کرنا: فتنہ و فساد برپا کرنے کے نتائج ۷; فتنہ و فساد برپا کرنے کا جرم ۷; فتنہ و فساد کو جڑ سے اکھاڑنا ۱۰; فساد برپا کرنے کے موارد ۱۱

قتل: جرم قتل ۷; قتل کا جائز ہونا ۱،۲،۱۳،۱۷

کفار: کفار کی فتنہ پروری ۹،۱۱،۱۵; محارب کفار کا قاتل ۱،۲،۱۷; محارب کفار کی سزا ۱۷; محارب کفار کی سزائیں ۱،۱۷،۲

محارب: محارب کے احکام ۱،۲،۱۷

Presented by: https://jafrilibrary.com

محاربہ: محاربہ کا جرم ۱،۲،۱۷

مسجد الحرام: مسجد الحرام کا احترام ۱۶; مسجد الحرام میں جنگ ۱۲،۱۳،۱۵; مسجد الحرام میں قتل ۱۳; مسجد الحرام کا تقدس ۱۶

مسلمان: مسلمانوں کا اخراج ۱۱; مسلمانوں کا مکہ سے اخراج ۴; مسلمانوں کی ذمہ داری ۱; صدر اسلام کے مسلمانوں کی ذمہ داری ۳; صدر اسلام کے مسلمانوں کی ہجرت ۴

مشرکین: مکہ سے مشرکین کا اخراج ۳; صدر اسلام کے مشرکین ۸

مشرکین مکہ: مشرکین مکہ کی فتنہ پروری اور فساد انگیزی ۸; مشرکین مکہ اور مسلمان ۴

مقدس مقامات: ۱۶ مقدس مقامات کا احترام ۱۴

واجبات:۱۳

فَإِنِ انتَهَوْاْ فَإِنَّ اللّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿۱۹۲﴾

پھر اگر جنگ سے باز آجائیں تو خدا بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے (۱۹۲)

۱_ جو کفار جنگ اور فتنہ پروری نہیں کرتے ان سے نہ تو جنگ کی جائے اور نہ ہی انہیں قتل کیا جائے_

فان انتهوا فان الله غفور رحيم ماقبل آیات کے قرینہ سے "انتھوا" کا متعلق جنگ اور فتنہ پروری ہے_ جملہ "فان الله ..." جواب مقام ہے یعنی تقدیر کلام یوں بنتی ہے"فان انتهوا عن القتال و الفتنة فلا تقاتلوهم و لا تقتلوهم ان الله غفور رحيم"

۲_ اگر کفار جنگ کے خاتمے کا اعلان کریں تو مسلمان کو چاہیئے کہ اسے قبول کریں * فان انتهوا فان الله غفور رحيم

۳_ اللہ تعالی غفور (بخشنے والا) اور رحیم (مہربان) ہے_ فان الله غفور رحيم

۴_ ایمان سب سے حتی محارب کفار سے بھی قابل قبول ہے_

Presented by: https://jafrilibrary.com

فان انتهوا فان الله غفور رحیم یہ مطلب اس بناپر ہے کہ "انتهوا" کا متعلق کفر اور شرک ہو پس "فان انتهوا ..." کا معنی یہ بنتاہے اگرکفار و مشرکین کفر و شرک سے دست بردار ہوجائیں اور ایمان لے آئیں ... بنابریں جملہ "فان الله ..." کے دو معنی بنتے ہیں ١_ ان سے ایمان کو قبول کرنا ٢_ ان کی گزشتہ غلطیوں اور خطاؤں کو معاف کرنا_

٥_ اگر محارب کفار ایمان لے آئیں تو ان کی گزشتہ خطاؤں (مسلمانوں کا قتل، فتنہ پروری و غیرہ...) پر مؤاخذہ نہیں ہونا چاہیئے_ فان انتهوا فان الله غفور رحیم

٦_ وہ کفار جو جنگ کے شعلے بھڑکانے اور فتنہ پروری سے باز آجائیں ان سے جنگ کے خاتمے کا الہی حکم اللہ تعالی کی رحمت و مغفرت کا ایک پرتو ہے_ فان انتهوا فان الله غفور رحیم

٧_ محارب کفار کے ایمان لانے کے بعد ان کے گناہوں کی بخشش رحمت و مغفرت الہی کا ایک پرتو ہے_

فان انتهوا فان الله غفور رحیم

احکام: ١،٢

اسلام: اسلام کے احترام کے آثار ٥

اسماء اور صفات: رحیم ٣; غفور ٣

اللہ تعالی : اوامر الہی ٦; بخشش الہی کے مظاہر ٧،٦; رحمت الہی کے مظاہر ٧،٦ اللہ تعالی :

ایمان: ایمان کے آثار٧; ایمان قبول کرنا ٣

جرائم: قبل از اسلام کے جرائم ٥

جنگ کے خاتمے کا اعلان : کفار سے جنگ کا خاتمہ ١،٢; جنگ کے خاتمے کا اعلان قبول کرنا ٢

جہاد: جہاد کے احکام ١،٢; کفار سے جہاد ترک کرنا ١،٦

خطا: قبل از اسلام کی خطائیں ٥

قتل: ناجائز قتل ١

کفار: محارب کفار کی بخشش ٧; محارب کفار کا ایمان ٧،٥،٤; محارب کفار کا مؤاخذہ ٥

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لاَ تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِلّهِ فَإِنِ انتَهَواْ فَلاَ عُدْوَانَ إِلاَّ عَلَى الظَّالِمِينَ ﴿۱۹۳﴾

اور ان سے اس وقت تک جنگ جاری رکھو جب تکسارا فتنہ ختم نہ ہوجائے اوردین صرف اللہ کا نہ رہ جائے پھر اگر وہ لوگ باز آجائیں تو ظالمین کے علاوہ کسی پر زیادتی جائزنہیں ہے (۱۹۳)

۱_ جب تک کفار کی فتنہ پروری ختم نہ ہو ان سے نبرد آزمارہنا مسلمانوں کی اہم ذمہ اری ہے_و قاتلوهم حتى لا تكون فتنة

۲_ فتنوں اور فتنہ انگیز افراد سے برسرپیکار رہنا ضروری ہے_و قاتلوهم حتى لا تكون فتنة

۳_ اہل ایمان کو اللہ تعالی کا فرمان ہے کہ جب تک زمین کی تمام وسعتوں پردین الہی کی حاکمیت نہ ہوجائے کفار سے نبرد آزمارہیں_و قاتلوهم حتى لا تكون فتنة و يكون الدين لله

۴_ اسلام میں جہاد و معرکہ آرائي کی تشریع کا ہدف فتنوں کو جڑ سے اکھارنا اور عالمی سطح پر دین کا پھیلاؤ ہے_
و قاتلوهم حتى لا تكون فتنة و يكون الدين لله

۵_ اگرکفار فتنہ پروری سے اور اسلام کے پھیلاؤ کی راہ میں رکاوٹیں ڈالنے سے باز آجائیں تو ان سے جنگ ترک کرنا ضروری ہے_فان انتهوا فلا عدوان الا على الظالمين آیت کے ماقبل حصے کی روشنی میں "انتھوا" کا متعلق فتنہ پروری اوردین الہی کی حاکمیت کی راہ میں رکاوٹیں ڈالنا ہے_"فان انتھوا" کا جواب شرط محذوف ہے اور اسکا قائم مقام "فلا عدوان..." ہے یعنی یہ کہ اگر فتنہ پروری سے اوردین الہی کے پھیلاؤ کی راہ میں رکاوٹیں ڈالنے سے باز آجائیں تو ان کو قتل نہ کرو کیونکہ تجاوز فقط ظالموں پر جائز ہے_

۶_ اگر محارب کفار یا فتنہ پرور لوگ اپنے کفر سے باز آجائیں تو ان سے جنگ نہ کرو_فان انتهوا فلا عدوان الا على الظالمين
یہ مطلب اس بناپر ہے کہ " انتھوا" کا متعلق کفر اختیار کرنا ہو_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۷_ محارب کفار، فتنہ پرور لوگ اور دین الہی کی حاکمیت اور پھیلاؤ کی راہ میں رکاوٹیں ڈالنے والے لوگ ظالم ہیں_
فلا عدوان الا علی الظالمین

۸_ فقط ظالموں (محارب کفار، فتنہ پرور افراد اور دین الہی کی حاکمیت اور پھیلاؤ کی راہ میں رکاوٹیں ڈالنے والوں) سے نبرد آزما ہونا چاہیئے_ فلا عدوان الا علی الظالمین

۹_ جو لوگ جنگی قوانین کا خیال نہ رکھیں انہیں سزا دینی ضروری ہے * فلا عدوان الا علی الظالمین

۱۰_"و قاتلوهم حتی لا تکون فتنة" ای شرك ... و هو المروی عن الصادق علیه‌السلام [1] اللہ تعالی کے اس فرمان "و قاتلوہم حتی لاتکون فتنة" کے بارے میں امام صادق علیه‌السلام سے روایت ہے کہ فتنہ سے مراد شرک ہے...

احکام: ۱،۵،٦،۹ فلسفہ احکام ۴

اسلام: اسلام کا عالمی ہونا ۴

اضطرار: اضطرار کے نتائج ۱۵

اللہ تعالی: اوامر الہی ۳

تجاوز کرنے والے: تجاوز کرنے والوں کی سزا ۹

جرائم: جرائم سے نبرد آزمائي ۲

جنگ: قوانین جنگ کی خلاف ورزی کا جرم ۹ قوانین جنگ کی خلاف ورزی کی سزا ۹

جہاد: جہادی احکام ۱،۵،٦; جہاد کی اہمیت ۱; جہاد کے احکام کی خلاف ورزی ۹; کفار سے جہاد کا ترک کرنا ۵،٦; کفار سے جہاد ۱،۳; جہاد ترک کرنے کی شرائط ٦; جہاد کا فلسفہ ۳،۴; جہاد کا دائرہ کار ۳

دین: دین کی حاکمیت ۳; دین کے پھیلاؤ کے عوامل ۴; دین کا پھیلاؤ ۵; دین کی حاکمیت میں رکاوٹیں ڈالنے والے ۸; دین کی حاکمیت میں رکاوٹ ۷

روایت: ۱۰

شرک: شرک سے نبرد آزمائي ۱۰

---

۱) مجمع البیان ج/ ۲ص ۵۱۳، تفسیر برہان ج/ ۱ ص ۱۹۱ ح ۱_

Presented by: https://jafrilibrary.com

ظالمین:۷ ظالمین سے نبرد آزمائی ۸

فتنہ: فتنہ کے خلاف جنگ ۲

فتنہ و فساد: فتنہ و فساد کو جڑ سے اکھاڑنا ۴، ۱

مجرمین: مجرموں سے معرکہ آرائی ۲

مسلمان: مسلمانوں کی ذمہ داری ۱

مومنین: مومنین کی ذمہ داری ۳

فساد: فساد کے خلاف معرکہ آرائی ۲

فساد برپا کرنے والے: فسادیوں کا ظلم ۷; اہل فساد سے معرکہ آرائی ۸، ۲

کفار: کفار کا فساد سے دست بردار ہونا ۶، ۵; کفار کا کفر سے ہاتھ اٹھانا ۶; کفار کا فساد برپا کرنا ۱; محارب کفار کا ظلم ۷; محارب کفار سے نبرد آزمائی ۸

الشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمَاتُ قِصَاصٌ فَمَنِ اعْتَدَى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُواْ عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدَى عَلَيْكُمْ وَاتَّقُواْ اللّهَ وَاعْلَمُواْ أَنَّ اللّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ﴿۱۹۴﴾

شہر حرام کا جواب شہر حرام ہے اور حرمات کا بھی قصاص ہے لہذا جو تم پر زیادتی کرے تم بھی ویسا ہی برتاؤ کرو جیسی زیادتی اس نے کی ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو اور یہ سمجھ لو کہ خدا پرہیزگاروں ہی کے ساتھ ہے (۱۹۴)

۱_ قابل احترام "حرام" مہینوں میں جنگ کا حرام ہونا_ الشهر الحرام بالشهر الحرام

حرام مہینوں کی تعبیر اس لئے استعمال کی گئي ہے کہ وہ امور جو دیگر مہینوں میں جائز ہیں ان مہینوں میں حرام ہیں جو دیگر مہینوں میں جائز ہیں ان امور میں سے ایک جنگ ہے حرام مہینے یہ ہیں: رجب، ذی قعدہ، ذی الحجة اور محرم_

۲_ حرام مہینوں میں اگر دشمن تجاوز کرے تو جنگ کرنا جائز ہے_ الشهر الحرام بالشهر الحرام "بالشہر" کی "بائ" مقابلہ یا عوض کے لئے ہے_ آیت کے مابعد والے حصے اور ماقبل آیات جو جنگ کے بارے میں تھیں کی روشنی میں اس "مقابلہ" کا معنی یہ بنتاہے اگر ان حرام مہینوں کی حرمت کو دشمن توڑدے تو تم بھی اسوقت اس حرمت کی اعتنا نہ کرو اور دفاع کے لئے قیام کرو_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۳_ زمانہ بعثت کے کفار بھی حرام مہینوں کی حرمت و تقدس اور ان مہینوں میں جنگ کی ممانعت کے قائل تھے_
الشهر الحرام بالشهر الحرام

۴_ اسلام اور مسلمانوں کی عظمت و حیثیت کا دفاع ان مہینوں کے احترام کی حفاظت اور ان میں جنگ کے حرام ہونے سے کہیں زیادہ اہم ہے_ الشهر الحرام بالشهر الحرام

۵_ اگر بین الاقوامی سطح پر مسلم قوانین کی دشمن خلاف ورزی کرے تو ان قوانین کو توڑنا جائز ہے_
الشهر الحرام بالشهر الحرام والحرمات قصاص حرمات کا مفرد "حرمة" ایسے امور (قوانین و غیرہ) کو کہا جاتاہے جن کا خیال رکھنا ضروری اور ان کو توڑنا یا خلاف ورزی کرنا ممنوع ہے_ قصاص ایسی سزا ہے جو قتل و جنایت کے مقابل جاری ہوتی ہے_ پس " والحرمات قصاص"یعنی وہ قوانین جن کا احترام ہونا چاہیئے اور ان کو توڑنا درست نہیں اگر ان کی دشمن کی طرف سے خلاف ورزی ہو اور اس طرح تمہیں نقصان پہنچے تو تم بھی اس امر کی اعتنا نہ کرو اور دشمن کی بربریت کا جواب دو_

۶_ دشمن کے تجاوز کا بالمقابل مقابلہ کرنا اور جواب دینا جائز ہے_ فمن اعتدى عليكم فاعتدوا عليه بمثل ما اعتدى عليكم

۷_ مجاہدین اسلام کے لئے جنگ کے قانونی و شرعی مسائل کے بارے میں پیدا ہونے والے شبہات کو دور کرنا اور ان کو نفسیاتی اور فکری طورپر تیار کرنا ضروری ہے_ الشهر الحرام بالشهر الحرام والحرمات قصاص فمن اعتدى عليكم فاعتدوا عليه جملہ" فمن اعتدي ..." کا گزشتہ دو جملوں پر " فائ" تفریع کے ذریعے بیان اس طرف اشارہ ہے کہ ان جملوں میں ایک قانون کلی بیان ہوا ہے وہ یہ کہ مسجد الحرام کے گرد و نواح میں جہاد کے ضروری ہونے "فان قاتلوکم" سے ممکن ہے اہل اسلام کے ذہنوں میں کوئی شبہہ یا توہم جو پیدا ہو تو وہ دور جانا چاہیئے_

۸_ دشمن اگر قوانین کی خلاف ورزی کرے تو اسکے تجاوز کا جواب دینا صحیح ہے لیکن جتنے عمل کا ارتکاب دشمن نے کیا ہے اس سے زیادہ اقدام کرنا جائز نہیں ہے_ فمن اعتدى عليكم فاعتدوا عليه بمثل ما اعتدى عليكم
یہ مطلب آیہ مجیدہ میں موجود لفظ " مثل "سے ماخوذ ہے_

۹_ مسلمانوں کو چاہیئے کہ حتی دشمنوں سے جنگ میں بھی عدل و انصاف سے کام لیں_ فمن اعتدى عليكم فاعتدوا عليه بمثل ما اعتدى عليكم

۱۰_ اللہ تعالی کے عذابوں سے دور رہنے کے لئے تقوی اختیار کرنا اور گناہوں سے اجتناب ضروری ہے_ واتقوا الله

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۱_ اہل ایمان کی ذمہ داری ہے کہ حتی دشمن کے تجاوز کا جواب دیتے وقت تقوی کا خیال رکھیں_ فاعتدوا علیه بمثل ما اعتدی علیکم و اتقوا الله

۱۳_ اللہ تعالی اہل تقوی کا حامی و ناصر ہے_ واعلموا ان الله مع المتقین

۱۴_ جنگ میں تقوی کا خیال رکھنا اور دشمن کے تجاوز کا جواب دیتے ہوئے عدل و انصاف سے کام لینا اللہ تعالی کی نصرت و امداد اور حمایت کا باعث بنتا ہے_ واتقوا الله و اعلموا ان الله مع المتقین

۱۵_ دین کے اوّلی اور بنیادی احکام میں ضرورت کے وقت نرمی اور تغیر و تبدیلی کی گنجائش موجود ہے * الشهر الحرام بالشهر الحرام ... فمن اعتدی علیکم فاعتدوا علیه بمثل ما اعتدی علیکم

۱٦_ دشمنوں کے ساتھ جنگ یا ان کے تجاوز کا جواب دیتے ہوئے عدل و انصاف کی حدود سے نکلنے کا خطرہ موجود ہے_ فاعتدوا علیه ... واتقوا الله اس جملہ "واتقوا الله" کے ساتھ تقوی کے خیال رکھنے کی طرف تاکید اور دشمن کے تجاوز کا جواب دینا جائز ہے کے ذکر کے بعد "واعلموا..." کو بیان کرنا اس معنی کی طرف اشارہ ہے کہ اس قانون کو جاری کرتے ہوئے عدل و انصاف کی حدود سے نکلنے کا خطرہ موجود ہے لہذا اس بے جا عمل سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ تقوی کا خیال رکھا جائے_

۱۷_ معاویہ بن عمار کہتے ہیں "سالت اباعبدالله علیه‌السلام ... ما تقول فی رجل قتل فی الحرم اور سرق؟ قال: یقام علیه الحد فی الحرم صاغراً انه لم یر للحرم حرمة و قد قال الله تعالی فمن اعتدی علیکم فاعتدوا علیه بمثل ما اعتدی علیکم " فقال هذا هو فی الحرم ...[1] امام صادق علیہ السلام سے میں نے سوال کیا کہ ایک شخص نے حرم (مکہ) میں کسی کو قتل کیا یا چوری کی تو اس کا حکم کیا ہے ؟ امام علیہ السلام نے فرمایا بہت بری طرح اس پر حرم میں حد جاری کی جائے کیونکہ اس نے حرم کے احترام کا خیال نہیں رکھا اور اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے_ "فمن اعتدی علیکم فاعتدوا علیه بمثل ما اعتدی علیکم" امام علیہ السلام نے فرمایا حرم میں "بالمقابل اقدام" یہی ہے_

---

۱) کافی ج/ ۴ ص ۲۲۸، ح ۴، نورالثقلین ج/ ۱ ص ۱۷۸ ح ۶۲۹_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۸_ اللہ تعالی کے اس فرمان "والحرمات قصاص" کے بارے میں امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے "ان قریشاً فخرت بردھا رسول اللہ (ص) عام الحدیبیة محرماً فی ذی القعدہ عن البلد الحرام فادخلہ اللہ مکة فی العام المقبل فی ذی القعدہ فقضی عمرتہ واقصہ بما حیل بینہ و بینہ یوم الحدیبیة [1] قریش اس بات پر فخر کرتے تھے کہ انہوں نے رسول اسلام (ص) کو سال حدیبیہ کے دوران ماہ ذی قعدہ میں حالت احرام میں سرزمین حرام (مکہ) سے منع کردیا پس اللہ تعالی نے آنحضرت (ص) کو اگلے سال ماہ ذی قعدہ مکہ میں وارد کیا اور آنحضرت (ص) عمرہ بجالائے_ اللہ تعالی نے (اس طرح) آنحضرت (ص) کی محرومیت کا قصاص یا تلافی فرمائی_

احکام: ۱،۲،۶،۸،۱۷ اضطراری احکام ۱۵; احکام اولیہ ۱۵; احکام ثانویہ ۱۵;احکام میں نرمی اور انعطاف پذیري ۱۵

اسلام: اسلام کی حفاظت کی اہمیت ۴

اضطرار: اضطرار کے نتائج ۱۵

اللہ تعالی : اللہ تعالی کی نصرت و حمایت ۱۳; امداد الہی کے اسباب ۱۳; اللہ تعالی کے عذاب ۱۰

بالمقابل اقدام: بالمقابل اقدام میں بے عدالتي ۱۲،۱٦; بالمقابل اقدام میں تقوی ۱۱; بالمقابل اقدام کا جائز ہونا ٦; بالمقابل اقدام میں عدل و انصاف ۱۴; بالمقابل اقدام کا دائرہ کار ۸

بین الاقوامی قوانین: بین الاقوامی قوانین کو توڑنے کے نتائج ۵ ; بین الاقوامی قوانین کو توڑنے کی شرائط و حالات ۵

تقوی : تقوی کے نتائج ۱۳; تقوی کی اہمیت ۱۰،۱۱; عدم تقوی کے موارد ۱۲

جاہلیت: زمانہ جاہلیت کی رسومات ۳

جنگ: جنگ کے احکام ۱،۲; جنگ میں عدم تقوی ۱٦; جنگ میں بے عدالتی اور بے انصافی ۱٦; جنگ میں تقوی ۱۴; دشمنوں سے جنگ ۹; حرام مہینوں میں جنگ کی حرمت ۱،۳،۴; حرام مہینوں میں جنگ کی شرائط ۲; جنگ میں عدل و انصاف ۹

حرام مہینے : حرام مہینوں کا احترام ۳،۴; زمانہ جاہلیت میں حرام مہینے ۳

حرم (مسجد الحرام کے گرد و نواح): حرم کے احکام ۱۷; حرم کا احترام ۱۷; حرم میں چوری ۱۷; حرم میں قتل ۱۷

---

۱) تبیان شیخ طوسی ج/۲ ص ۱۵۰، مجمع البیان ج/۲ ص ۵۱۴_

Presented by: https://jafrilibrary.com

دفاع: حرام مہینوں میں دفاع ۲،۴; دفاع کا دائرہ کار ۸

روایت: ۱۸،۱۷

عدل: عدل کے نتائج ۱۴; عدل کی اہمیت ۹

عذاب: عذب سے بچنے کے عوامل ۱۰

قصاص: احرام شکنی کا قصاص ۱۸

کفار: صدر اسلام کے کفار کا عقیدہ ۳

گناہ: گناہ سے اجتناب ۱۰

متقین: متقین کی حمایت ۱۳

مجاہدین: مجاہدین کی فکری و نفسیاتی آمادگی کی اہمیت ۷; مجاہدین کے شبہات کو دور کرنا ۷

محرمات: ۱

مسلمان: مسلمانوں کی ذمہ داری ۹

مومنین: مومنین کی ذمہ داری ۱۱

وَأَنفِقُواْ فِي سَبِيلِ اللّهِ وَلاَ تُلْقُواْ بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ وَأَحْسِنُوَاْ إِنَّ اللّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ﴿۱۹۵﴾

اور راہ خدا میں خرچ کرواور اپنے نفس کو ہلاکت میں نہ ڈالو_ نیکبرتاؤ کرو کہ خدا نیک عمل کرنے والوں کے ساتھ ہے (۱۹۵)

۱_ اہل ایمان کی ذمہ داری ہے کہ اسلامی معاشرے کی ضروریات کو پورا کریں اور انفاق کریں: وانفقوا

۲_ جہادی ضروریات کو پورا کرنا اہل ایمان کے فرائض میں سے ہے_ قاتلوا فی سبیل اللہ ... و انفقوا فی سبیل اللہ

گزشتہ آیات کی روشنی میں انفاق کے مصارف و موارد میں سے ایک مورد جہادی و دفاعی ضروریات و اخراجات ہیں_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۳_ انفاق اور جہادی و دفاعی ضروریات کو پورا کرنا اس وقت قابل قدر ہے اگر"فی سبیل اللہ" ہوں_ وانفقوا فی سبیل اللہ

۴_ خودکشی یا ایسا طریقہ، روش اختیار کرنا جس سے انسان کی ہلاکت ہوتی ہو حرام ہے_ و لا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ

۵_ جو لوگ انفاق نہیں کرتے یا دفاعی ضروریات کو پورا نہیں کرتے ان کا یہ عمل ان کی اور معاشرے کی نابودی اور زوال کا سبب ہے_و انفقوا فی سبیل اللہ و لا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ

اس جملہ"ولا تلقوا ..."کا معنی ممکن ہے اس جملہ"و انفقوا فی سبیل اللہ "یعنی دفاعی اخراجات و ضروریات کا مسئلہ"کی روشنی میں کیا جائے یا پھر خود جہاد و معرکہ آرائي (قاتلوا فی سبیل اللہ) کے اعتبار سے اس کا معنی کیا جائے البتہ یہ بھی ہوسکتاہے کہ اس کو انفاق کے آداب میں سے شمار کیا جائے_مذکورہ بالا مطلب پہلے احتمال کی بناپر ہے یعنی دفاعی ضروریات کو پورا کرو ورنہ ہلاک ہوجاؤگے_

۶_ جہاد و دفاع کو ترک کرنا اسلامی معاشرے کی ہلاکت و زوال کا سبب بنتاہے_قاتلوا فی سبیل اللہ ... و لا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ اس مطلب میں "لا تلقوا ..."کا معنی اس جملہ "قاتلوا فی سبیل اللہ ''کی روشنی میں کیا گیا ہے_

۷_ انفاق اتنی حد میں ہو کہ کہیں انفاق کرنے والا درماندگی و بے چارگی میں مبتلا نہ ہوجائے*

انفقوا فی سبیل اللہ و لا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ اس مطلب میں جملہ" و لا تلقوا ..." انفاق کے آداب و دائرہ کو بیان کررہاہے_ یعنی انفاق کرو لیکن اتنا کہ کہیں خود لاچارگی کے شکار نہ ہوجاؤ_

۸_ انسان ایک ایسا موجود ہے جو اپنی نجات یا ہلاکت کی راہ خود انتخاب کرتاہے_و لا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ "بایدیکم" (اپنے ہاتھوں سے)کا استعمال بتاتاہے کہ انسان اپنی نجات و ہلاکت کے انتخاب میں خود مختار ہے_

۹_ راہ خدا میں انفاق کرنا اور دفاعی ضروریات کو پورا کرنا تقوی اور خدا ترسی کی علامت ہے_واتقوا اللہ ... وانفقوا فی سبیل اللہ تقوی کا حکم دینے کے بعد انفاق کے مسئلہ کو بیان کرنا اس معنی کی طرف اشارہ ہوسکتاہے کہ تقوی کے مصادیق میں سے ایک راہ خدا میں انفاق کرنا ہے_

۱۰_ راہ خدا میں انفاق کرنے اور جہادی و دفاعی ضروریات پورا کرنے سے اللہ تعالی کی حمایت ونصرت شامل حال ہوتی ہے_واتقوا اللہ و اعلموا ان اللہ مع المتقین وانفقوا فی سبیل اللہ

۱۱_ مسلمانوں کو نیک انسان ہونا چاہیئے_ واحسنوا

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۲_ اہل ایمان کو چاہیئے اپنے الہی فرائض و اعمال (جہاد، دفاع، انفاق و غیرہ...) کو نہایت احسن انداز سے انجام دیں_
قاتلوا فی سبیل الله ... وانفقوا فی سبیل الله ... واحسنوا

۱۳_ نیک انسانوں سے اللہ تعالی محبت فرماتا ہے_ ان الله یحب المحسنین

۱۴_ الہی فرائض اور اعمال کو احسن انداز سے انجام دینے کے باعث اللہ تعالی کی محبت حاصل ہوتی ہے_
واحسنوا ان الله یحب المحسنین

۱۵_ نیک اعمال انجام دینے کے لئے احساسات و جذبات کو ابھارنا قرآنی روشوں میں سے ہے_ ان الله یحب المحسنین

۱۶_ امام صادق عليه‌السلام سے روایت ہے آپ عليه‌السلام نے فرمایا"لو ان رجلا انفق ما فی یدیه فی سبیل الله ما کان احسن و لا وفّق ألیس یقول الله تعالی "ولا تلقوا بایدیکم الی التهلکة و احسنوا ان الله یحب المحسنین" ؟ یعنی المقتصدین"[1] اگر کوئی شخص اپنے تمام اموال کو راہ خدا میں خرچ کردے تو اس نے احسن کام انجام نہیں دیا اور نہ ہی کامیاب ہوگا_ کیا اللہ تعالی نہیں فرماتا " و لا تلقوا بایدیکم الی التهلکة واحسنوا ان الله یحب المحسنین"؟ راہ خدا میں خرچ کرو اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو اور نیک کام انجام دو اللہ نیکی کرنے والوں سے محبت کرتا ہے اور "محسنین"یعنی وہ لوگ جو زندگی میں میانہ روی اختیار کرتے ہیں_

۱۷_ رسول اللہ (ص) کا ارشاد گرامی ہے"طاعة السلطان واجبة و من ترك طاعة السلطان فقد ترك طاعة الله عزوجل و دخل فی نهیه ان الله عزوجل یقول" ولا تلقوا بایدیکم الی التهلکة"[2] سلطان عادل کی اطاعت واجب ہے جو کوئی سلطان کی اطاعت نہ کرے اس نے اللہ کی اطاعت نہ کی اور نہی الہی کی مخالفت کی ہے اللہ تعالی کا ارشاد ہے" خود کو اپنے ہاتھوں سے ہلاکت میں نہ ڈالو"_

احسان (نیکی کرنا) : نیکی کرنے کی اہمیت ۱۲، ۱۱; نیکی کرنے کی تشویق ۱۵ احساسات : احساسات بیدار کرنا ۱۵

احکام :۴ اسلامی معاشرہ : اسلامی معاشرے کی ضروریات کو پورا کرنا ۱

---

۱) تفسیر عیاشی ج/ ۱ ص ۸۷ ح ۲۱۷ ، بحار الانوار ج/ ۹۳ ص ۱۶۸ ح ۱۲_

۲) امالی شیخ صدوق ص ۲۷۷ ح ۲۰ ، نور الثقلین ج/ ۱ ص ۱۸۰ ح ۶۳۸_

Presented by: https://jafrilibrary.com

اطاعت: سلطان کی اطاعت ۱۷

اعتدال: اعتدال کی اہمیت ۱٦

اقدار: قدروں کا معیار ۳

اللہ تعالی: نصرت الہی کے لئۓ آمادگی کا ہونا ۱۰

اللہ کے محبوب بندے: ۱۳

انسان: انسانی اختیار ۸; انسانی صفات ۸

انفاق: انفاق کے نتائج ۱۰; انفاق ترک کرنے کے نتائج ۵; انفاق کے آداب ۱۲; انفاق کی اہمیت ۳،۱; انفاق میں میانہ روی ۱٦; راہ خدا میں انفاق ۱۰،۹،۳; انفاق کا دائرہ ۷

تقوی: تقوی کی علامتیں ۹

تکلیف شرعی: تکلیف شرعی پر عمل کے آداب ۱۴،۱۲

جہاد: جہاد ترک کرنے کے نتائج ٦; جہاد کے آداب ۱۲) جہاد کے اخراجات کیلئۓ انفاق نہ کرنا ۵; جہاد کا تدارک و تیاری ۱۰،۹،۳،۲

خودکشي: خودکشی حرام ہونا ۴

خوف: خوف خدا کی علامتیں ۹

دفاع: دفاع ترک کرنے کے نتائج ٦; دفاع کے آداب ۱۲

روایت: ۱۷،۱٦

سبیل اللہ (راہ خدا): سبیل اللہ کے موارد ۳

محبت: محبت الہی کے لئۓ آمادگی و بنیاد ۱۴

محرمات: ۴

مسلمان: مسلمانوں کی ذمہ داری ۱۱

معاشرہ: معاشرے کے انحطاط کا پیش خیمہ ۵; معاشرتی انحطاط و زوال کے اسباب ٦

مومنین: مومنین کی شرعی ذمہ داری ۱۲; مومنین کی ذمہ داری ۱۲،۲،۱

Presented by: https://jafrilibrary.com

نافرماني: نافرمانی کے موارد ۱۷

نیک لوگ: نیک انسانوں کا اعتدال ۱۶; نیک لوگوں کا محبوب ہونا ۱۳

ہلاکت: ہلاکت کے اسباب ۵

Presented by: https://jafrilibrary.com

اشاریہ [1]

آ

آبیاري: گائے سے _۲/۴۱ ، _کا وسیلہ ۲/ ۴۱

نیز_ر_ک بنی اسرائیل

آتش: ر_ک جہنم اور صبر

(آگ بھڑکانے والا): ر_ک تشبیہات

آخرت: _کی قدر و قیمت ۲ / ۹۴ _پریقین کی اہمیت ۲/۴، _میں مختلف گروہ ۲ / ۱۳۰ _پہ ایمان رکھنے والے ۲/۵، _کی خصوصیات ۲/۱۰۲ _پہ یقین ۲/۴ _نیز_ر_ک آخرت فروش لوگ ، آخرت فروشی ، حضرت ابراہیم علیہ السلام ، ایمان، دنیا ، صالحین ، قیامت اور مایوسی _

آخرت فروش لوگوں : کا بے وارث ہونا ۲ / ۸۶ _پر عذاب ۲/۸۶ _کی سزا _۲ / ۸۶

آخرت فروشي: _کا نقصا ن ۲ / ۱۰۲ _کی سزا ۲ / ۸۶ نیز_ر_ک یہود

حضرت آدم علیہ السلام : _کی نافرمانی کے آثار ۲/۳۸ ، وجود_ کے اثرات و نتائج ۲ / ۳۳ _بہشت میں ۲/۳۵ _اور شجرہ ممنوعہ ۲/۳۵،۳۶ _اور ملائکہ ۲/۳۳ _کی بخشش ۲/۳۷ _کا بہشت سے نکالا جانا ۲/۳۶،۳۸ _اور حضرت حوا علیہ السلام کی شادی ۲ / ۳۵ _کی صلاحیتیں ۲ / ۳۱، ۳۴ کا طلب کرنا ۲/۳۷ _کا زمین پر ٹھہرنا ۲/۳۷ _کو تعلیم شدہ اسماء ۲ / ۳۱ ، ۳۳ _کو کلمات کا القاء کیا جانا ۲ / ۳۷ _کے واقعہ کی اہمیت ۲ / ۳۴ _کی ملائکہ پر فضیلت و برتری ۲ / ۳۱، ۳۲،۳۳، ۳۴ _کی نسل کو خوشخبری ۲/۳۸ _کی پشیمانی ۲ /۳۷ _کی تاریخ خلقت ۲ / ۳۰ _کے ؤاقعہ کی تعلیمات ۲ / ۳۰، ۳۴ _کو اسماء کی تعلیم ۲ / ۳۱ ، ۳۳، ۳۴ _کو توبہ کی تعلیم ۲ /۳۷ _کی بہشت میں تکلیف شرعی ۲ / ۳۵ _کی توبہ ۲ /۳۷ _کی خلافت ۲ / ۳۰ _۳۳،۳۴ _کی خلقت ۲/۳۰ ، ۳۱،۳۳ _کے بہشتی کے کھانے ۲ / ۳۵ اولاد_ کی دشمنی ۲ / ۳۶ _کی بہشت میں رفاہ و آسائش ۲ / ۳۵ _کو سجدہ کی آمادگی ۲ /۳۴ _کو ملائکہ کا سجدہ ۲ / ۳۴ ، ۳۵ _کا بہشت میں قیام ۲ / ۳۵ ، ۳۶ موجودات کو_ کے سامنے پیش کیا جانا ۲/۳۱ _کی نافرمانی ۲/۳۶،۳۷،۳۸ _کا علم ۲ / ۳۱ ، ۳۲ ، ۳۳ _کی نافرمانی کے اسباب ۲ / ۳۶ _کے ہبوط (زمین پر آنے) کے اسباب ۲ / ۳۶ _کے فضائل ۲ / ۳۳ _

Presented by: https://jafrilibrary.com

کی بہشت کے فضائل ۲ / ۳۶_ کی فضیلت کا فلسفہ ۲ / ۳۱_ کی توبہ کی قبولیت ۲ ۳۷_ کا واقعہ ۲ / ۳۱ ، ۳۳ ، ۳۴ ، ۳۸،۳۷،۳۶،۳۵_ کی لغزش ۲ / ۳۶_ کی بہشت میں محرمات ۲ / ۳۵_ کا بہشت سے محروم ہونا ۲ / ۳۶ ، ۳۸_ کی نسل کا محروم ہونا ۲ / ۳۶ ، ۳۸ _ کے درجات ۲ /۳۳ ، ۳۴_ کی بہشت کا مقام ۲ / ۳۵ ، ۳۶_ کی توبہ کا مقام ۲ / ۳۷_ کے ہبوط کا مقام ۲ / ۳۶_ کی بہشت کی نعمتیں ۲ / ۳۵_ کی خلقت کا وقت ۲ / ۳۶_ کی خصوصیات ۲ / ۳۱_ کی بہشت کی خصویات ۲ / ۳۵_ کا ہبوط ۲ / ۳۶ ، ۳۸_ کو تنبیہ ۲ / ۳۵_ نیز ر_ ک ابلیس ، انسان ، شیطان ، کفار اور موجودات آدم کشی : ر_ ک قتل

آنکھ : _ کے حجاب ک عوامل ۲/ ۷_ کے فوائد ۲/ ۷

آرزو : سلمانوں کے مرتد ہونے کی _ ۲ / ۱۰۹ _ دنیا کی طرف بازگشت کی ۲/ ۱۶۷_ باطل _۲/ ۱۶۷ پسندیدہ_ ۲ / ۱۲۳_ طولانی عمر کی_ ۲ / ۹۶_ موت کی_ ۲/ ۹۴ ، ۹۵_ نیز ر_ ک عیسائی ، مشرکین اور یہود

آزادی بیان : _ کی تاریخ ۲ / ۶۷

آزمائش : ر_ ک ابتلا اور امتحان

آسائش : _ کے عوامل ۲ / ۱۸۵ _

آسمان (یا آسمانوں): سات _ ۲/ ۲۹_ کی تخلیق کا آغاز ۲ / ۱۱۷ _ کی خلقت ۲ / ۱۱۷_ کا آپس میں گڈمڈ ہونا ۲ / ۲۹_ کا اعتدال و توازن ۲ / ۲۹_ کا متعدد ہونا ۲ / ۲۹ ، ۳۳ ، ۱۰۷ ، ۱۶۴،۱۱۷،۱۱۶_ کا ایک دوسرے سے امتیاز و شناخت ۲ / ۲۹ _ کا حکمران ۲ / ۱۰۷_ کا خالق ۲ / ۱۱۷ ، ۱۶۴_ کی خلقت ۲ / ۲۲، ۲۹، ۱۶۴ ،۳۰_ کی عالمانہ تخلیق ۲/ ۲۹_ کے غیب ۲ / ۳۳_ کے فوائد ۲ / ۲۲ ، ۱۶۴_ کی موجودات کا مالک ۲ / ۱۱۶_ کی تخلیق کے مراحل ۲ / ۲۹_ نیز ر_ ک وحی

آسمانی کتابیں : _ سے منہ موڑنے کے اثرات و نتائج ۲/ ۶۳ ، ۱۱۳_ کی تعلیم کے نتائج ۲/ ۱۲۹_ چھپانے کے نتائج ۲/ ۱۷۵_ کی تعلیمات کی قدر و منزلت ۲/ ۱۴۳_ سکھانے کی قدر و قیمت ۲/ ۱۲۹ _ سے منہ موڑنا ۲/ ۱۰۱_ عطا کرنا ۲/ ۱۳۶ _ سے وابستگی ۲/ ۱۰۱ _ کے زندہ رکھنے کی اہمیت ۲/ ۶۳_ کی پیروی کی اہمیت ۲/ ۱۲۱_ کی تلاوت کرنے کی اہمیت ۲/ ۱۲۱_ کی اہمیت ۲/ ۹۳ ، ۱۱۳ ، ۱۵۹ _ کے حقائق بیان کرنا ۲/ ۱۷۵_ کی حفاظت ۲/ ۶۳_ کی پیروی ۲/ ۱۲۱ _ کی تعلیمات میں تبعیض (بعض پہ عمل کرنا اور بعض پہ عمل نہ کرنا) ۲/ ۱۴۶_ کی تبلیغ ۲/ ۱۵۹ _ کے قبول کرنے میں تجزی (بعض اجزا کو قبول اور بعض کی نفی کرنا) ۲/ ۱۰۱ ، ۱۴۶_ کی تحریف ۲/ ۴۲_ کی تعلیمات ۲ / ۴۲ ، ۴۴ ، ۷۸ ، ۹۳ ، ۱۰۱ ، ۱۵۹ ، ۱۴۶ _ سیکھنا ۲/ ۱۵۹_ کا سکھانا ۲/ ۶۳ ، ۱۲۹ ، ۱۵۹ _ کی تفسیر ۲/ ۷۸_ کے بعض حصوں کو جھٹلانا

Presented by: https://jafrilibrary.com

۲/۱٤٦_کی تلاوت ۲/۴۴_کا منزہ ہونا ۲/۴۸_کی حقانیت ۲/۳۱، ۱٤٦_ کے ادراک کی روش ۲/۴۸_چہرہ ڈالنے والوں کا عذاب ۲/۱٦۲_پہ عمل کرنا ۲/۴۴، ۸۵، ۹۳_کو چھپانے کے عوامل ۲/۱٦۳_کو جھٹلانے کا فلسفہ ۲/۳۱_کے نزول کا فلسفہ ۲/۵۳، ٦۳_کا ادراک ۲/۴۸_کا قبول کرنا ۲/۹۳_پر پردہ ڈالنا ۲/۱۵۹، ۱٦۰، ۱٦۱، ۱٦۲، ۱۴۳، ۱٤٦_کو چھپانے والے ۲/۱۴۵، ۱٤٦_سے منہ موڑنے کی سزا ۲/۱۱۳_کو چھپانے کی سزا ۲/۱۴۳_کو چھپانے والوں کی گمراہی ۲/۱۴۵_کو چھپانے کا گناہ ۲/۱٦۲، ۱۴۳_کو چھپانے والوں کا گناہ ۲/۱۴۳_پہ ایمان والے ۲/۱۲۱_کے مخاطبین ۲/۱۵۹_کے ادراک میں رکاوٹ ۲/۱٦۰_پر پردہ ڈالنے کے موانع ۲/۱٦۳_کی نعمت ۲/۵۳_کا کردار و اہمیت ۲/۵۳، ٦۳، ۱۱۳، ۱۵۹، ۱۴۵_کا وحی ہونا ۲/۱٤٦_کا ہدایت ہونا ۲/۱۴۵ نیز ر_ک ایمان، بنی اسرائیل، تورات، قبلہ، قرآن کریم، کفر، پیامبر اسلام (ص)، یہود_کر (بہرہ): ر_ک تشبیہات

آسیب شناسی: (نقصان اور صدمے وغیرہ کی شناخت) ر_ک معاشرہ اوردین

آگاہی: ر_ک شناخت اور علم

آل فرعون:_اور بنی اسرائیل ۲ / ۴۹_کے جرائم ۲ / ۴۹_کے شکنجے ۲ / ۴۹_نیز ر_ک فرعونی لشکر

آرزوئیں: ر_ک آرزو امر بہ معروف کرنے والوں:_کی ذمہ داری ۲ / ۴۴ نیز ر_ک امر بہ معروف

الف

آئمہ (علیہم السلام): کی امامت ۲ / ۱۲۴_کا علم ۲ / ۱۲۱ کے فضائل ۲ / ۱۲۱ کی گواہی ۲ / ۱۴۳ کے درجات ۲ / ۱۲۴ ، ۱۴۳_نیز ر_ک امام علی علیہ السلام اور اہل بیت علیہم السلام

ابتلا (امتحان):_خوف کے ذریعے ۲ / ۱۵۵_جہاد کے ذریعے ۲ / ۱۵۵_جانی نقصان کے ذریعے_۲ / ۱۵۵_مالی نقصان کے ذریعے ۲ / ۱۵۵_پیداوار کی کمی کے ذریعے ۲ / ۱۵۵_بھوک کے ذریعے ۲ / ۱۵۵ ابرار: ر_ک نیک لوگ

حضرت ابراہیم علیہ السلام:_کی اطاعت کے آثار ۲ / ۱۳۱_کی کامیابی کے آثار ۲ / ۱۲۴_کا امتحان ۲ / ۱۲۴_صالحین میں سے ۲ / ۱۳۰، ۱۳۱_آخرت میں ۲/ ۱۳۰، ۱۳۱_اور کعبہ کی تعمیر ۲/۱۲۷، ۱۲۸_اور شرک ۲ / ۱۳۵_اور ظلم ۲ / ۱۲۴_اور کفار مکہ ۲ / ۱۲٦_اور عیسائیت ۲ / ۱۳۵_اور یہودیت ۲ / ۱۳۵_کی قبولیت دعا ۲ / ۱۲٦ کا خلوص ۲ / ۱۲۷، ۱۳۰_کے اصول دین ۲ / ۱۳۰، ۱۳۵_کی پیروی ۲ / ۱۲۳_کو نمونہ عمل قرار دینا ۲ / ۱۲۳_

Presented by: https://jafrilibrary.com

کی امامت ۲ / ۱۲۴_ کی نسل میں امامت ۲ / ۱۲۴_ کی نسل کا امت ہونا ۲ / ۱۳۴_ کا امتحان و ابتلا ۲ / ۱۲۴_ کی اطاعت ۲ / ۱۳۱، ۱۳۴، ۱۴۱_ کی نسل کی اطاعت ۲ / ۱۳۴_ کے اہداف ۲ / ۱۲۶_ کا انتخاب ۲ / ۱۳۰_ دین کا انتخاب ۲ / ۱۳۲_ کی بصیرت ۲ / ۱۲۶_ کا اخروی اجر ۲ / ۱۳۴، ۱۴۱_ کے بیٹے ۲ / ۱۳۲_ کے پیروکار ۱۳۲_ کے دین کی اتباع ۲ / ۱۳۰، ۱۳۲، ۱۳۵_ کی نسل کا تزکیہ ۲ / ۱۲۹_ دین کی تعلیمات ۲ / ۱۲۵_ کا تقرب ۲ /۱۲۷_ کی سخت شرعی ذمہ داریاں ۲ / ۱۲۴_ کا منزہ ہونا ۲ / ۱۲۴ کی توحید ۲ / ۱۳۳، ۱۳۵_ کی نصیحتیں ۲ / ۱۳۲_ کے دین کی حقانیت ۲ / ۱۳۲_ کا حق پرست ہونا ۲/ ۱۳۵ کا حنیف ہونا ۲ / ۱۳۵_ کا خدمت گزار ہونا ۲ / ۱۲۵_ کی خواہشات ۲ / ۱۲۴، ۱۲۶، ۱۲۹،۱۲۸، ۱۳۲_ کی دعا ۲ / ۱۲۴، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹_ کی اطاعت کے دلائل ۲/ ۱۳۱_ کی حوصلہ افزائي ۲/ ۱۲۶ _دین_ ۲/۱۳۵، ۱۳۶، ۱۴۰_ کا رشد ۲ / ۱۲۴_ کی شخصیت ۲/ ۱۴۰_ کی صفات ۲/ ۱۳۵_ کی عبادت ۲/ ۱۳۴، ۱۴۱_ کے رجحانات ۲ / ۱۲۴، ۱۲۳، ۱۳۲_ نسل_ کی عبادت ۲ / ۱۳۴_ دین_ کا عقلی ہونا ۲ / ۱۳۰_ کے منتخب ہونے کے اسباب ۲ / ۱۳۱_ کی تربیت کے عوامل ۲/ ۱۳۱_ کے رشد کے اسباب ۲/۱۳۱_ کے فضائل ۲ / ۱۲۴_ کے امتحان کا فلسفہ ۲ / ۱۲۴_ کے دین کو قبول کرنا ۲/ ۱۳۲_ کا واقعہ ۲ / ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۵_ کے امتحانی کلمات ۲ / ۱۲۴_ کا مربی (تربیت کرنیوالا) ۲/۱۲۴، ۱۳۱_ کی ذمہ داری ۲ /۱۲۵، ۱۲۷، ۱۳۱_ کے دین سے منہ پھیرنے والے ۲ / ۱۳۰_ کے درجات ۲ / ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۳۰، ۱۳۱_ کی کامیابی ۲ / ۱۲۴_ کی نبوت ۲ / ۱۲۴_ کی نسل ۲ / ۱۲۴، ۱۲۸، ۱۲۹_ دین کی خصوصیات ۲ / ۱۳۲_ دین_ کا ہادی ہونا ۲ / ۱۳۵_ نیز_ ر ک اسلام، اعتکاف، ایمان، توحید، ذکر، رکوع، سجدہ، عقیدہ، پیامبر اسلام (ص)، عیسائي، نماز، حضرت یعقوب علیه السلام اور یہود_

ابلیس: _ کے تکبر کے آثار ۲ / ۳۴_ کی نافرمانی کے آثار ۲ / ۳۴_ ملائکہ میں سے ۲ / ۳۴_ نافرمانی سے پہلے ۲/ ۳۴_ اور حضرت آدم علیه السلام کو سجدہ ۲ / ۳۴_ کا اختیار ۲ / ۳۴_ کا تکبر ۲/ ۳۴_ کی اطاعت ۲ / ۳۴_ کی نسل یا جنسیت ۲ / ۳۴_ کی نافرمانی ۲ / ۳۴_ کی نافرمانی کے عوامل ۲/۳۴_ کے کفر اختیار کرنے کے عوامل ۲ / ۳۴_ کا کفر ۲/۳۴_ کی ذمہ داری ۲ / ۳۴_ کے درجات ۲/ ۳۴_ کا ہبوط ۲ / ۳۶_ نیز_ ر ک شیطان

اسلامی معاشرہ: _ سے استفادہ ۲/ ۲۰_ کی ضروریات کو پورا کرنا ۲/ ۱۹۵_ کی تدبیر امور ۲/ ۱۴۸_ کے خلاف سازش ۲/ ۹_ کی زندگی کے عوامل ۲/ ۱۴۹_ کی ذمہ داری ۲/ ۱۴۸ احساس برتری: ر_ ک تکبر

اسلاف: _ کی پیروی کے نتائج ۲/ ۱۴۰_ کی رسومات کی پیروی ۲/ ۱۴۰_ کا عمل ۲/ ۱۴۱ نیز_ ر ک تقلید

Presented by: https://jafrilibrary.com

اہل اطاعت:_ کا اجر ۲/ ۵۸

انتظامی صلاحیت :_ کی روش و انداز ۱/ ۳_ کی شرائط ۲/ ۱۲۴_ میں مہربان ۱/ ۳

اللہ تعالی کی سنتیں : اللہ تعالی کے امتحان کی سنت ۲/ ۱۵۵ اللہ تعالی کی مہلت دینے کی سنت ۲/ ۱۵

اتحاد:_ کی اہمیت ۲/ ۶۰ نیزر_ک مشرکین اوریہود

اتمام حجت:_ کی اہمیت ۲ / ۲۴ نیزر_ک خدا تعالی

اجر:ر_ک پاداش احبار: ر_ ک علمائے یہود

احتجاج : بے جا_ ۲/ ۱۳۹_ انبیاء علیہ السلام کے بارے میں ۲/ ۱۳۹_ اللہ تعالی کے بارے میں ۲/ ۱۳۹ _پیامبر اسلام (ص) کے بارے میں ۲/ ۱۳۹_ کی روشن کی تعلیم ۲/ ۸۰_

احترام: ر_ک اسلام، اماکن مقدس (مقدس مقامات) حرم، رہبران مسجد، مسجد الحرام

احتضار (جان کنی کا عالم): _کے آثار ۲/ ۱۸۰ نیزر_ک حضرت یعقوب علیہ السلام

احساسات:_ کا توازن ۲/ ۱۰۹ نیزر_ک انسان، قیامت اور نبرد آزمائی

احسان (نیکی کرنا): _کے آثار ۲/ ۱۱۲_ کی اہمیت ۲/ ۱۹۵_ کی تشویق ۲/ ۱۹۵ نیزر_ک حقوق، خویشاوندان (رشتہ دار) مساکین، والدین، یتیم

احکام: ۲/ ۲۷، ۸۵، ۸۴، ۸۳، ۷۹، ۶۰، ۴۳، ۲۹، ۸۹، ۱۰۲، ۱۵۸، ۱۵۰، ۱۳۹، ۱۴۴، ۱۲۶، ۱۲۵، ۱۱۴، ۱۶۰، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۳، ۱۷۲، ۱۷۸، ۱۷۴، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۴، ۱۸۳، ۱۸۵، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵_ _کے منسوخ ہونے کے آثار ۲/ ۱۰۸ اضطراری_ ۲/ ۱۹۴_ اولی ۲/ ۱۹۴_ ثانوی ۲/ ۱۷۳، ۱۹۴، وقتی_ ۲/ ۱۰۹_ چر اعتراض ۲/ ۱۴۲_ میں نرمی اور انعطاف پذیری ۲/ ۱۷۳، ۱۷۸، ۱۸۵، ۱۹۴_ کی تبدیلی ۲/ ۱۰۹_ کا بیان کرنا ۲/ ۱۸۷_ کے بیان کرنے کا فلسفہ ۲/ ۶۳، ۱۸۳_ کی تشریع (قانون سازي) ۲/ ۱۴۲، ۱۸۷، اضطراری_ کی تشریع ۲/ ۱۷۳_ ثانویہ کی تشریع ۲/ ۱۷۳_ کا توقیفی ہونا ۲/ ۱۷۳ منسوخ شدہ_ کی جانشینی ۲/ ۱۰۶ _ کے اطلاقات کی حجیت ۲/ ۴۱_ کے عمومات کی حجیت ۲/ ۴۱ سزاؤں کے_ کا خیر ہونا ۲/ ۵۴_ کی تبدیلی کی درخواست ۲/ ۱۰۸_ کے منسوخ ہونے کی درخواست ۲/ ۱۰۸_ کے بیان کرنے کی روش ۲/ ۱۰۹_ کی قبولیت کے لئے آمادگی ۲/ ۱۰۹_ کے منسوخ ہونے کے اسباب ۲/ ۱۸۷_ کو بھلانا ۲/ ۱۰۶ فلسفہ_ ۲/ ۵۴، ۱۰۶، ۱۳۲، ۱۴۳، ۱۷۳، ۱۷۹، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۷، ۱۹۳، ۱۹۱، _

Presented by: https://jafrilibrary.com

کے استعمال کا دائرہ ۲/ ۱۴۳ _ کی مصلحتیں ۲ / ۱۸۴ _ کی تشریع کے معیارات ۲/ ۱۸۴ _ کی حقانیت کے معیارات ۲/ ۱۴۷ اضطراری _ کا سرچشمہ ۲/ ۱۴۳ _ کی تشریع کا منبع ۲/ ۱۴۴، ۱۴۳ _ کی منسوخی کا منبع ۲/ ۱۴۴ _ کا منسوخ ہونا ۲/ ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۹، ۱۳۲، ۱۴۴، ۱۸۷ _ کا وحی ہونا ۲ / ۱۷۰

اختراعات (ایجادات): _ کا منبع ۲/ ۱۶۴

اختلاف: دینی _ کا حل ۲/ ۱۱۳ _ کے عوامل ۲/ ۱۴۶، اضروی _ کے عوامل ۲/ ۱۶۶ دینی _ کے عوامل ۲/ ۸۶، ۱۴۶ معاشرتی _ کے خلاف محاذ آرائي ۲/ ۶۰ نیزر_ ک اختلاف ڈالنا، اہل کتاب، خانوادہ (خاندان) یہودي

اختلاف پیدا کرنا: جادو سے _ ۲ / ۱۰۲ _ کی سرزنش ۲/ ۱۰۲ _ کا گناہ ۲/۱۰۲

اختیار: نیزر_ ک ہمسر، انسان، جبر و اختیار

اخلاص (خلوص): _ کی اہمیت ۲/ ۱۱۲، ۱۲۷

نیزر_ ک حضرت ابراہیم عليه‌السلام، حضرت اسماعیل عليه‌السلام، دعا، عبادت، عمل، مسلمان، ملائکہ

اخلاق: ناپسندیدہ _ ۲/ ۹۶ اخلاقی رذائل ۲/ ۱۰، ۳۴، ۹۰، شیطانی صفات ۲/ ۳۴ اخلاقی فضیلتیں ۲/ ۱۷۷ اخوت ر_ ک مومنین

ادراک: _ کی اہمیت ۲/ ۷۳ قوائے مدرکہ کی اہمیت ۲/ ۱۷۱ _ کا سرچشمہ ۲/ ۷۳ جن لوگوں میں _ کا فقدان ہے ۲/ ۴۴ _ کی رکاوٹیں ۲/ ۱۲ صحیح _ کی علامتیں ۲/ ۴۴ نیزر_ ک آفرینش (کائنات) انسان، شہداء، ملائکہ، منافقین ادیان: ۲/ ۶۲ _ کے منسوخ ہونے کے آثار ۲/ ۱۰۸ _ کے احکام ۲/۱۸۳ _ قرآن کریم میں ۲/ ۶۲ _ کے اصول ۲/ ۱۳۳ _ کے پیروکاروں کا اخروی امن و امان ۲/ ۳۸ _ سے نسبت ۲/ ۶۲، ۱۱۲ قیامت میں _ کے پیروکار ۲/ ۳۸ _ کی تاریخ ۲/ ۱۰۶ _ کی اتباع ۲/ ۱۳۲ _ کی تعلیمات ۲/ ۵۴، ۶۲، ۹۳ _ کا تکامل ۲/۱۰۶ _ کا منزہ ہونا ۲/ ۴ _ پہ تہمت ۲/۱۱۳ ناسخ کرنے والے _ کا قائم مقام ہونا ۲/ ۱۰۶، ۱۰۷ _ کی حقانیت ۲/ ۱۱۳ _ کی حقیقت ۲/ ۱۳۲ _ میں انحراف کا خطرہ ۲/ ۱۲۰ _ سے منہ موڑنے کے اسباب ۲/ ۱۳۰ _ کے پیروکاروں کا اخروی سرور ۲/ ۳۸ _ کو بھلانا ۲/ ۱۰۶ _ کے منسوخ ہونے کا فلسفہ ۲/ ۱۰۷ _ کے مشترکات ۲/ ۶۲ _ کا سرچشمہ ۲/ ۱۳۶ _ کا اہم ترین رکن ۲/ ۸۳ _ کا منسوخ ہونا ۲/ ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۹ _ کی ہم آہنگی ۲/ ۴، ۶۲، ۱۷۷، ۱۸۳ نیزر_ ک اسلام، انبیاء عليهم‌السلام، توحید، روزہ، پیامبر اسلام (ص)، مرتد، عیسائیت، یہودو یہودیت

اذکار: _ کی تحریف سے اجتناب ۲/ ۵۹ اربعین نشینی (چالیس دن کا چلہ) ر_ ک چلہ نشیني

Presented by: https://jafrilibrary.com

ارتداد: _کی بخشش ۲/ ۵۲_ کی حقیقت ۲/ ۱۰۸_ کا خطرہ ۲/ ۱۳۳_ کا سبب ۲/ ۱۳۳_ کا ظلم ۲/ ۹۲_ کے اسباب ۲/ ۱۰۹_ کا گناہ ۲/ ۵۲ نیز ر_ ک آرزو، اہل کتاب، بنی اسرائیل، عیسائي، یہود و یہودیت _ ارزش گزاری (قدر و قیمت اور اہمیت کا اندازہ لگانا): _کے معیارات ۲/ ۹۰

ارزشہا (اقدار): ۲/ ۳۱، ۵۱، ۹۴، ۷۳، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۸۴، ۱۷۸، ۱۵۴، ۱۲۹، ۱۸۹ _ سے جہالت ۲/ ۱۰۳_ پہ عمل ۲/ ۱۸۹_ کا معیار ۲/ ۲۳، ۹۰، ۱۰۹، ۱۲۷،، ۱۲۹، ۱۳۸، ۱۵۱، ۱۵۴، ۱۷۱، ۱۷۷، ۱۷۹، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۵

ارشاد: ر_ ک تبلیغ ازدواج: ر_ ک حضرت آدم علیہ السلام

اسباط: _ انبیاء علیہم السلام ۲/ ۱۳۶_ کی تعلیمات ۲/ ۱۳۶_ کا دین ۲/ ۱۴۰

نیز ر_ ک ایمان، عیسائي، حضرت یعقوب علیہ السلام، یہود

استثمار (استحصال): ر_ ک بنی اسرائیل

استدلال: ر_ ک احتجاج، برہان / استرجاع: کلمہ _ ۲/ ۱۵۶ نیز ر_ ک مصائب

استسقا: ر_ ک حضرت موسی علیہ السلام

استغفار: _کے آثار ۲/ ۵۸ _ کے آداب ۲/ ۵۸_ کی اہمیت ۲/ ۳۷، ۵۸، ۵۹، _ کی آمادگی ۲/ ۳۷ نیز ر_ ک حضرت آدم علیہ السلام، بنی اسرائیل، ملائکہ

استقامت: ر_ ک جنگ

استکبار: _کے آثار ۲/ ۳۴_ کی سرزنش ۲/ ۳۴ نیز ر_ ک ابلیس و تکبر

حضرت اسحاق علیہ السلام: _کی اطاعت ۲/ ۱۳۳، ۱۳۱_ کا اخروی اجر ۲/ ۱۳۳، ۱۴۱_ کی توحید ۲/ ۱۳۳_ کا دین ۲/ ۱۴۰_ کی شخصیت ۲/ ۱۴۰_ کی عبادت ۲/ ۱۴۱ نیز ر_ ک ایمان، عیسائي، یہود

اسرار: ر_ ک راز

اسلام: _کے احترام کے آثار ۲/ ۱۹۲_ کی قبولیت کے آثار ۲/ ۱۱۲_ کے پہلو ۲/ ۱۷۷ ارکان _ ۲/ ۸، ۴۳، ۱۳۶، ۱۸۹ _ انجیل میں ۲/ ۱۵۹_ تورات میں ۲/ ۱۵۹_ اور دین ابراہیمی علیہ السلام ۲/ ۱۳۰_ اور مادیات ۲/ ۱۴۳_ اور معنویات ۲/ ۱۴۳_ میں اعتدال ۲/ ۱۴۳_ سے منہ موڑنا ۲/ ۱۳۰_ کی حفاظت کی اہمیت ۲/ ۱۹۴ دین _ کی اہمیت ۱/ ۶_ کا معاشرتی پہلو ۲/ ۱۷۷_ کا اخلاقی پہلو ۲/ ۱۷۷_ کا اقتصادی پہلو ۲/ ۱۷۷_ کا عبادتی پہلو ۲/ ۱۷۷_ کا عقیدتی پہلو ۲/ ۱۷۷ _

Presented by: https://jafrilibrary.com

کا فوجی اور دفاعی پہلو ۲/ ۱۴۷ تاریخ صدر_۲/ ۷۵، ۷۶، ۹۹، ۱۰۴، ۱۱۴، ۱۰۹، ۱۰۸، ۱۳۵، ۱۳۹، ۱۴۲، ۱۴۴، ۱۴۳، ۱۴۷، ۱۹۱، ۱۵۹، ۱۵۰ دشمنان_ کا پراپیگنڈا ۲/ ۱۵۰_ کے خلاف پراپیگنڈا ۲/ ۱۰۹، ۱۴۷_ کی معاشرتی تعلیمات ۲/ ۳_ کی انفرادی تعلیمات ۲/ ۳_ کے خلاف سازش ۲/ ۱۴، ۷۶_ کی جامعیت ۲/ ۱۷۷_ کا عالمی ہونا ۲/ ۱۹۳ دشمنان_ کے دلائل ۲/ ۱۵۰_ کی حقانیت ۲/ ۱۰۹، ۱۱۹ دشمنان_ ۲/ ۱۰۵، ۱۱۴، ۱۱۱، ۱۳۷، ۱۴۰_ کی دعوت ۲/ ۹۱_ کی پیروی کے دلائل ۲/ ۱۷۰_ کی حقانیت کے دلائل ۲/ ۱۵۹ دین_ ۲/ ۱۳۵_ قبول کرنے کی آمادگی ۲/ ۱۳۰ فہم_ سے عاجز ہونا ۲/ ۸۸_ کا تمسخر اڑانے کی سزا ۲/ ۱۵_ پہ ایمان لانے والے ۲/ ۱۲۱_ سے معرکہ آرائي ۲/ ۱۱۴_ کا سرچشمہ ۲/ ۱۳۵، ۱۴۵، ۱۴۷_ کے پھیلاؤ میں رکاوٹیں ۲/ ۱۱۱_ کے احکام کا منسوخ ہونا ۲/ ۱۰۶_ کی اہمیت ۲/ ۹۱، ۱۰۶، ۱۲۰_ کا وحی ہونا ۲/ ۱۴۵، ۱۷۰_ کی خصوصیات ۲/ ۳، ۱۹، ۱۴۳، ۱۷۷_ کا ہدایت کرنا ۲/ ۱۲۰ نیز ر_ ک اقرار، اہل کتاب، ایمان، بنی اسرائیل، جرائم، حج، خطا، کفر، گرایشہا (رجحانات) پیامبر اسلام (ص)، مسلمان، عیسائي، منافقین، یہود_

اسم اعظم: ر_ ک خدا تعالی

حضرت اسماعیل عليه‌السلام: _کا خلوص ۲/ ۱۲۷_ حضرت یعقوب عليه‌السلام کے چچا ۲/ ۱۳۳_ اور تعمیر کعبہ ۲/ ۱۲۷_ کی اطاعت ۲/ ۱۳۴، ۱۴۱_ کا اخروی اجر ۲/ ۱۳۴، ۱۴۱_ کی نسل کا تزکیہ ۲/ ۱۲۹_ کا تقرب ۲/ ۱۲۷_ کی توحید ۲/ ۱۳۳_ کی خدمت گزاری ۲/ ۱۲۵_ کی خواہشات ۲/ ۱۲۸، ۱۲۹_ کی دعا ۲/ ۱۲۷، ۱۲۹، ۱۲۸_ کا دین ۲/ ۱۴۰_ کی شخصیت ۲/ ۱۴۰_ کی عبادت ۲/ ۱۴۱_ کے رجحانات ۲/ ۱۲۸_ کا واقعہ ۲/ ۱۲۵، ۱۲۷، ۱۲۸_ کی ذمہ داری ۲/ ۱۲۵، ۱۲۷_ کی نسل ۲/ ۱۲۸، ۱۲۹ نیز ر_ ک ایمان، ذکر، پیامبر اسلام (ص)، عیسائي، یہود_

اسماء اور صفات: بصیر ۲/ ۹۶، ۱۱۰_ تواب ۲/ ۳۷، ۵۴، ۱۲۸، ۱۶۰، حکیم ۲/ ۳۲، ۱۲۹ ذوالفضل العظیم ۲/ ۱۰۵ رحمان ۱/ ۱، ۳، ۲_ ۱۶۳ رؤوف ۲/ ۱۴۳ رحیم ۱/ ۱، ۳، ۲/ ۳۷، ۵۴، ۱۲۸، ۱۴۳، ۱۶۰، ۱۶۳، ۱۷۳، ۱۸۲، ۱۹۲ سمیع ۲/ ۱۲۷، ۱۳۷، ۱۸۱ شاکر ۲/ ۱۵۸ شدید العذاب ۲/ ۱۶۵ جلالی صفات ۲/ ۳۲، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۴، ۱۴۹ جمالی صفات ۲/ ۱۱۰، ۱۱۷، ۱۴۰، ۱۶۵ عزیز ۲/ ۱۲۹ علیم ۲/ ۲۹، ۳۲، ۱۱۵، ۱۲۷، ۱۳۷، ۱۵۸، ۱۸۱ غفور ۲/ ۱۷۳، ۱۸۲، ۱۹۲، قدیر ۲/ ۲۰، ۱۰۶، ۱۰۹، ۱۴۸ محیط ۲/ ۱۹ واسع ۲/ ۱۱۵

اسیر (قیدي): _کی آزادی ۲/ ۸۵_ کی آزادی کی اہمیت ۲/ ۸۵_ کے لئے فدیہ ۲/ ۸۵ نیز ر_ ک بنی اسرائیل

اصحاب سبت: _کا مردود و ذلیل ہونا ۲/ ۶۵_ سے عبرت ۲/ ۶۶_ کو عذاب ۲/ ۶۶_ کا انجام ۲/ ۶۵، ۶۶_ کی سزا

Presented by: https://jafrilibrary.com

۲/ ٦٦_کا مسخ ہونا ۲/ ٦٥، ٦٦ نیزر_ک اہل ایلہ، بنی اسرائیل

اصلاح:_کے آثار ۲/ ١٦٠ معاشرتی_کی روش ۲/ ١٨٩ معاشرتی_کے اسباب ۲/ ١٩١ نیزر_ک حق، گناہ

اصلاح طلبی: ر_ک منافقین/ اصل حلیت: ۲/ ٢٩، ١٧٢

اضطرار:_کے آثار ۲/ ١٩٣، ١٩۴_کے احکام ۲/ ١٧٣_کی حالت میں محرمات سے استفادہ ۲/ ١٧٣ باغی کا_۲/ ١٧٣ متجاوز_کا ۲/ ١٧٣_کی حالت پیدا کرنے کا حکم ۲/ ١٧٣_کی شرائط ۲/ ١٧٣_میں باغی سے مراد ۲/ ١٧٣_میں عادی سے مراد ۲/ ١٧٣_میں حرمت کا معیار ۲/ ١٧٣

اضلال (گمراہ کرنا): ر_ک خدا تعالی، رہبران، شیطان و قرآن کریم

اطاعت: اللہ تعالی کی_کے آثار ۲/ ۴٨، ١٣١، ١٨٦_پیامبر اسلام (ص) کی_کے آثار ۲/ ١۴٣ اللہ تعالی کی_کی اہمیت ۲/ ١٢٧_انبیاء علیہ السلام کی_۲/ ٩١، ١۴٣_اللہ تعالی کی_۲/ ٩٣، ١١٦، ١٣٢، ١٣٣، ١٥٢، ١٧٢، ١٨٦_دشمنوں کی_۲/ ١٦٨ مشرک رہبروں کی_۲/ ١٦٧، ١٦٩_سلطان کی_۲/ ١٩٥ شیطان کی_۲/ ١٦٨، ١٧٠_پیامبر اسلام (ص) کی_۲/ ١٠۴، ١۴٣_ناپسندیدہ_۲/ ١٦٨ اللہ تعالی کی_کی اہمیت ۲/ ١٣٣ اللہ تعالی کی_کی پیش خیمہ ۲/ ٣۴، ١٣١، ١٨٦_اللہ تعالی کی_کی علامتیں ۲/ ١٧٢/ نیزر_ک دوستی، صبر

اطعام (کھانا کھلانا):_کے احکام ۲/ ٨٣ نیزر_ک سائلین، مساکین

اطمینان: ر_ک سعادت/ اعتدال:_کی اہمیت ۲/ ١٩٥

اعتراف ر_ک اقرار: اقرار اسلام کے_کے آثار ۲/ ١٠۴ ایمان کا_۲/ ١٣٧ پیامبر اسلام (ص) کی حقانیت کا_۲/ ٧٦ اللہ تعالی کی ربوبیت کا_۲/ ١٣٧_اللہ تعالی کی مالکیت کا_۲/ ١٥٦_موت کا ۲/ ١٥٦ نیزر_ک بنی اسرائیل، علمائے اہل کتاب، ملائکہ، یہود

اعتکاف:_میں ہمبستری ۲/ ١٨٧_کے احکام ۲/ ١٨٧_دین ابراہیمی علیہ السلام میں ۲/ ١٢٥_کعبہ میں ۲/ ١٢٥ مسجد میں_۲/ ١٨٧_کی اہمیت ۲/ ١٨٧_میں روزہ ۲/ ١٨٧_کی شرائط ۲/ ١٨٧_کی جگہ ۲/ ١٨٧_

اعداد: چالیس کا عدد ۲/ ٥١ بارہ کا عدد ۲/ ٦٠ ہزار کا عدد ۲/ ٩٦

افتا (فتوی دینا): بغیر علم کے_کی حرمت ۲/ ١٦٩_کی شرائط ۲/ ١٦٩

افترا (جھوٹ باندھنا): اللہ تعالی پر_سے اجتناب ۲/ ٨٠ اللہ تعالی پر_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۲/ ۸۰، ۱۱٦، ۱٦۹_کی تشویق ۲/ ۱٦۹ اللہ تعالی پر_کا منبع ۲/ ٦٤ نیز ر_ک انبیاء علیہ السلام ، تورات، تہمت، عیسائي، مشرکین، حضرت موسی علیہ السلام اوریہود
افساد(فساد و تباہی پھیلانا): _کے آثار ۲/ ۲٤، ۱۹۱ جادو کے ذریعے _۲/ ۱۰۲ زمین پر _۲/ ٦۰،۲٤_کا جرم ۲/ ۱۹۱_کی حرمت ۲/ ٦۰ زمین پر_کی حرمت ۲/ ۲٤_کو جڑ سے اکھاڑنا ۲/ ۱۹۱، ۱۹۳_کی سزا ۲/ ۱۱_کے موارد۲/ ۳۰، ٦۰، ۱٦۰، ۱۹۱_سے ممانعت ۲/ ٦۰ نیز ر_ک انسان، بنی اسرائیل ،جنات، فساد، کفار، مشرکین مکہ، منافقین
اقتصاد: اقتصادي توازن کی اہمیت ۲/ ٦۰ اقتصادي رونق کی اہمیت ۲/ ۱۲٦ اقتصادي تفاوت ۲/ ۱٤٤_کی تقویت ۲/ ۱۱۰ نیز ر_ک اسلام، معاشرہ، مکہ ،یہودیت
اللہ (لفظ جلالہ):_کی خصوصیات ۱/ ۱
الوہیت :_کے معیارات ۲/ ۵٤
امامت :_اور ظلم ۲/ ۱۲٤_کی اہمیت ۲/ ۲۵ مقام و درجہ_کی اہمیت ۲/ ۱۲٤_کی خواہش و درخواست ۲/ ۱۲٤_کی شرائط ۲/ ۱۲٤_میں عصمت ۲/ ۱۲٤_کا درجہ و عظمت ۲/ ۱۲٤_کا سرچشمہ ۲/ ۱۲٤ نیز ر_ک آئمہ علیہ السلام ، حضرت ابراہیم علیہ السلام ، رہبري
امام علی علیہ السلام :_کی راہ ۱/ ٦_کے دشمنوں کا انجام ۲/ ۱٦٤/ امام مہدی علیہ السلام : ر_ک ایمان
امتحان :_کا ذریعہ ۲/ ۳۹، ۱۰۲، ۱۲٤، ۱٤۳، ۱۵۵ تکلیف شرعی کے ذریعے_ ۲/ ۱۵۵ مالی نقصان کے ذریعے_۲/ ۱۵۵ سختی کے ذریعے_۲/ ۳۹ شہداء کے ذریعے_۲/ ۱۵۵ پیداوار کی کمی کے ذریعے ۲/ ۱۵۵ نعمت سے ۲/ ۳۹_کے ذرائع کا مختلف ہونا ۲/ ۱۵۵_کا فلسفہ ۲/ ۳۹، ۱۲٤_نیز ر_ک انسان، بنی اسرائیل، جامعہ دینی (دینی معاشرہ) خدا تعالی، ذکر، سنتہای خدا (الہی سنتیں)، مومنین، مسلمان
امتیں : امت وسط ۲/ ۱٤۳_قیامت میں ۲/ ۱۱۳ عبادت گزار_۲/ ۱۳٤، ۱٤۱ صاحب ایمان_۲/ ٦۲_کی اطاعت ۲/ ۱۲۹ بہترین_۲/ ٦۲_کا اجر ۲/ ۱۳٤، ۱٤۱_کی دلیل ۲/ ۱٤۳_کی زندگی ۲/ ۱۳٤، ۱٤۱_کے انحراف کی بنیادیں فراہم ہونا ۲/ ۵۱، ۹۲_کا تشخص ۲/ ۱۳٤، ۱٤۱ امت وسط کی گواہی ۲/ ۱٤۳_کی موت ۲/ ۱۳٤، ۱٤۱، امت وسط کے درجات ۲/ ۱٤۳_کی فضیلت کے معیارات ۲/ ۱٤۸
امر بہ معروف: کی اہمیت ۲/ ۸۳_کی شرائط ۲/ ٤٤ نیز ر_ک امر بہ معروف کرنے والے، بنی اسرائیل، معروف

Presented by: https://jafrilibrary.com

امنیت (امن و امان) :_ کی اہمیت ٢/ ١٢٦ _ کی نعمت ٢/ ١٢٥

نیز ر_ ک ادیان ، انسان ، کعبہ ، مومنین ، مکہ ، مھتدین (ہدایت یافتہ لوگ) / اموال عمومی :_ میں تصرف ٢/ ١٨٨

امور: تعجب آور_ ٢/ ٢٨ ، ٢٩ ، ٦٤ ، ٨٣ ، ١٠٥ ، ١٤٧ ، نا معقول_ ٢/ ٢٩ ، ١١٨ تدبیر_ کا سرچشمہ ٢/ ١٠٧ تقدیر_ کا منبع ٢/ ١٨٧ // امیدواری (پر امید ہونا) :_ کے آثار ٢/ ١٨٦ اخروی اجر کی_ ١/ ٥ رحمت الٰہی کی_ ١/ ٥ نیز ر_ ک عمل ، مسلمان // انانیت :_ سے اجتناب ١/ ٥

انجام :_ شوم ٢/ ٦٥ ، ٦٦ ، ١١٩ ، ١٢٦

اولاد :_ کی دینی تربیت ٢/ ١٣٢ ، ١٣٣ ، کی تربیت ٢/ ١٢٩ _ کی تعلیم ٢/ ١٢٩ _ کے لئے دعا ٢/ ١٢٩ _ کے رجحانات ٢/ ١٣٣ _ کی ذمہ داری کا دائرہ ٢/ ١٣٤ ، ١٤١ _ کی ذمہ داری ٢/ ١٨٠ فرصت طلبی : ر_ ک منافقین

انبیاء عليه‌السلام :_ کی بعثت کے آثار ٢/ ١٢٩ _ کو جھٹلانے کے آثار ٢/ ٥٥ ، ٦١ _ کی غیبت کے آثار ٢/ ٥١ ، ٩٢ ، قتل_ کے آثار ٢/ ٦١ _ کی رحلت کے آثار ٢/ ١٣٣ _ کی تعلیمات کے ارکان ٢/ ١٢٦ _ اور لوگوں کا تمسخر اڑانا ٢/ ٦٧ _ اور اللہ تعالی پر جھوٹ باندھنا ٢/ ٦٧ _ اور جاہلانہ عمل ٢/ ٦٧ _ اور ملائکہ ٢/ ٩٨ اولوالعزم_ ٢/ ٥٣ ، ٨٧ حضرت موسی عليه‌السلام کے مابعد انبیاء عليه‌السلام ٢/ ٨٧ _ کے اہداف ٢/ ١٢٩ _ کی جبرئیل عليه‌السلام پر فضیلت ٢/ ٩٨ _ کی میکائیل عليه‌السلام پر فضیلت ٢/ ٩٨ _ کا بشر ہونا ٢/ ١٢٩ ، ١٥١ _ کی بعثت ٢/ ٩٠ ، ١٢٩ _ کی بصیرت ٢/ ١٢٩ پیامبر عليه‌السلام جس کے لئے حضرت ابراہیم عليه‌السلام نے دعا کی ٢/ ١٢٩ پیامبر عليه‌السلام جس کے لئے حضرت اسماعیل عليه‌السلام نے دعا کی ٢/ ١٢٩ ادیان میں پیامبر عليه‌السلام موعود ٢/ ١٥٠ _ کی تاریخ ٢/ ٨٧ ، ٩١ ، ١٠٨ _ کی تبلیغ ٢/ ٦٧ ، ١٣٣ تاریخ_ میں تحریف ٢/ ١٤٠ _ پر اللہ تعالی کا فضل و کرم ٢/ ٩٠ _ کا منزہ ہونا ٢/ ٦٧ _ کی حقانیت ٢/ ١١٨ _ کا خواستگاہ ٢/ ١٥١ _ سے رشتہ داری ٢/ ١٤١ _ کا دین ٢/ ١٤٠ _ کا راستہ ١/ ٦ _ کا روزہ ٢/ ١٨٣ _ کی صفات ٢/ ٦٧ _ کی عبودیت ٢/ ٩٠ _ کی عصمت ٢/ ٦٧ کے رجحانات ٢/ ١٣٢ _ کا علم ٢/ ٨٧ _ کے جھٹلانے کے عوامل ٢/ ٨٧ قتل_ کے عوامل ٢/ ٨٧ _ کے فضائل ٢/ ٣٠ ، ٩٨ _ کے قاتل ٢/ ٦١ _ کا قتل ٢/ ٨٧ ، ٩١ ، ٩٩ _ کے دشمنوں کا کفر ٢/ ٩٨ _ کو جھٹلانے کی سزا ٢/ ٥٥ _ کا انتخاب ٢/ ٩٠ _ کو جھٹلانے کا گناہ ٢/ ٥٥ _ پر ایمان لانے والے ٢/ ٥ _ کی رحلت ٢/ ١٣٤ ، ١٤١ _ کے دشمنوں کا مشابہ ہونا ٢/ ١١٨ _ کے درجات ٢/ ٩٨ _ کی نبوت کا سرچشمہ ٢/ ٩٠ _ پر نزول وحی ٢/ ١٣٤ _ کی نسل ٢/ ١٤١ _ کی نعمت ٢/ ١٢٩ ، ١٥١ _ کی تربیتی خصوصیات ٢/ ١٣٣ _ کی ہم آہنگی ٢/

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۷۷ نیزر_ک احتجاج (بحث و مجادلہ)، اطاعت، ایمان،بنی اسرائیل، خویشاوندی (رشتہ داري) رسولان ؑ خداوند(انبیائے الٰہی ؑ) کفار، کفر، یہود، ہرنبی ؑ _

انتقام: پسندیدہ_۲/ ۵۰ مظلوم کے سامنے_۲/ ۵۰ _میں عدل ۲/ ۱۹۰

نیزر_ک انسان، دشمن، ظالمین، قیامت، مشرکین

انجیل:_کی اتباع کے آثار ۲/ ۱۲۱_کی تلاوت کے آثار ۲/ ۱۲۱_اور قرآن کریم ۲/ ۴۴_کی بشارتیں ۲/ ۱۲۱، ۱۳۶_ کے پیروکار ۲/ ۱۲۱_کی تصدیق ۲/ ۱۱۳_کی تعلیمات ۲/ ۴۴، ۱۳۶، ۱۵۹_کی حقانیت کے دلائل ۲/ ۴۱_کے بعض حصول پرپردہ ڈالنا ۲/ ۱۴۲_کی مخالفت ۲/ ۱۱۳_کی اہمیت ۲/ ۱۱۳_کا وحی ہونا ۲/ ۱۴۶_کا ہدایت کرنا ۲/ ۱۱۳

نیزر_ک اسلام، ایمان، تورات، قبلہ، قرآن کریم، پیامبر اسلام (ص)، عیسائي_یہود

انحراف:_کا تدریجی ہونا ۲/ ۱۶۸_کا خطرہ ۲/ ۱۰۱_کی زمین فراہم ہونا ۲/ ۱۶۸_کے عوامل ۲/ ۱۶۸_کے موارد ۲/ ۱۰۸، ۱۲۰_کے موانع ۱/ ۷/ نیزر_ک ادیان، امتیں، بنی اسرائیل، مسلمان، عیسائي، عیسائیت، یہود، یہودیت

انحراف جنسي:_کے موانع ۲/ ۱۸۷/ انحصار طلبي: ر_ک اہل کتاب، عیسائي، یہود

انحطاط:_کے عوامل ۲/ ۶۴ نیزر_ک انسان

انسان: انسانی کمال کے آثار۲/ ۳۰_عمل سے آگاہی ۲/ ۱۴۴، ۱۳۹_کی نیتوں سے آگاہی ۲/ ۱۴۴_کے اخروی احساسات ۲/ ۱۶۷_کا اختیار ۱/ ۵، ۲/ ۳۵، ۱۹۵_کا تکوینی اختیار ۲/ ۵۳_کا ادراک ۲/ ۳۱_کی قدر و قیمت ۲/ ۱۰۲ انسانوں کی زندگی کی قدر و قیمت ۲/ ۱۷۹_کی صلاحیتیں ۲/ ۳۰، ۳۱_کا زمین پر قیام ۲/ ۳۶_کا فریب قبول کرنا ۲/ ۳۶، ۱۶۸_کا فساد و تباہی پھیلانا ۲/ ۳۰ انسانوں کی اقسام ۱/ ۷_کا امتحان ۲/ ۴۹_کی مدد ۱/ ۶ انسانوں کا امن و امان ۲/ ۱۲۶ _کا اخروی انتقام ۲/ ۱۶۷_خلقت سے ماقبل ۲/ ۲۸_قیامت میں ۲/ ۲۸، ۱۴۸ حضرت آدم ؑ سے ماقبل کا_۲/ ۳۰ انسانوں کو تعلیم دینے کی اہمیت ۲/ ۱۵۱_کی ملائکہ پر برتری ۲/ ۳۰_کی موجودات پر فضیلت ۲/ ۲۹_کی بے صبری ۲/ ۶۱_کی بینائي ۲/ ۱۷۱ انسانی تاریخ ۲/ ۳۰ انسانی مصلحتوں کی تکمیل ۲/ ۳۵، ۶۱ انسانوں کے حقوق پر تجاوز ۲/ ۶۰_کے امورکی تدبیر ۲/ ۱۰۷_کا تزکیہ ۲/ ۱۵۱_کی تعلیم ۲/ ۱۵۱_کی شرعی تکالیف ۲/ ۹۳، ۱۲۵، ۱۵۹_کا تنوع طلب ہونا ۲/ ۶۱_کا اخروی توشہ ۲/ ۱۱۰_کے عمل کا تحریر ہونا ۲/ ۱۵۲_کی اخروی حسرت ۲/ ۱۶۷ انسانوں کا آخرت میں محشور ہونا ۲/ ۱۴۸ انسانوں کے حقوق ۲/ ۸۳،۲۹،۲۲، ۱۲۵، ۱۷۷،۱۶۸ _

Presented by: https://jafrilibrary.com

کی حقیقت ۲/ ۱۸۹ انسانی حواس ۲/ ۱۴۱_ کی اضروی زندگی ۲/ ۲۸_ کی دنیاوی زندگی ۲/ ۲۸_ کا خالق ۲/ ۲۱، ۵۴
انسانوں کی خداشناسی ۲/ ۱۰۶، ۱۰۷_ کی خلافت ۲/ ۳۰، ۳۲_ کی خلقت ۲/ ۳۰، ۳۲_ کی خواہشات ۱/ ۵_ کی معنوی
خواہشات ۲/ ۱۲۸_ کی خون ریزی ۲/ ۳۰_ کے دشمن ۲/ ۱۶۹،۱۶۸،۳۶_ کی دشمنی ۲/ ۳۶ انسانوں کے راز
۲/ ۷۷،۷۲،۴۲،۹،۸ انسانوں کا رزق ۲/ ۳، ۲۲، ۱۲۶، ۱۷۲ انسانوں کا رہبر ۲/ ۱۲۴_ کا سرمایہ ۲/ ۸۶_ کی تقدیر ۲/ ۵۰، ۱۸۷،
۱۸۹_ کی شنوائی ۲/ ۱۷۱_ کی صفات ۲/ ۱۶۸،۱۹۵_ کی درجہ بندی ۲/ ۸_ کا عجز ۱/ ۵، ۶، ۲/ ۲۴، ۱۲۸_ کا عمل ۲/ ۷۴،
۱۴۰،۱۱۰،۸۵ قیامت میں_ کا عمل ۲/ ۱۶۷_ کا خفیہ عمل ۲/ ۱۸۷_ کی دشمنی کے اسباب ۲/ ۳۶_ کے ساتھ اللہ تعالی کا
عہد و پیمان ۲/ ۲۷، ۴۰، ۸۳،۶۴، ۱۲۵،۹۳_ کا اضروی انجام ۲/ ۹۵_ کا انجام ۲/ ۲۸، ۴۸،۴۶، ۱۵۶_ کے فضائل ۲/
۲۹، ۳۰_ کی طاقت ۲/ ۸۸_ کا کمال ۲/ ۳۰، ۳۱، ۵۶_ کی خلافت کا فلسفہ ۲/ ۳۱_ کی خلقت کا فلسفہ ۲/ ۲۱، ۳۰_ کے
رجحانات ۲/ ۶۱ اللہ تعالی کی انسانوں سے گفتگو ۲/ ۱۱۸ انسانوں کا گواہ ۲/ ۱۴۳_ کا مالک ۲/ ۱۵۶_ کا آغاز (مبدائ)
۲/ ۱۵۶، ۱۵۷_ کی موت ۲/ ۱۳۴، ۱۴۱_ کے انحطاط کے درجات ۲/ ۷۴ انسانوں کے عمل کا ذمہ دار ۲/ ۱۱۹ انسانوں
کی ذمہ داری ۲/ ۳، ۲۱، ۴۰، ۵۶، ۵۷، ۷۸، ۱۲۱، ۱۲۴، ۱۳۳، ۱۳۶، ۱۶۱، ۱۶۸، ۱۸۳_ کا مسکن (جائے قیام)۲/ ۳۶
انسانوں کی فکری مشابہت ۲/ ۱۱۸_ کی مصلحتیں ۲/ ۵۴، ۱۸۴، انسانوں کا معبود ۲/ ۱۶۳_ کا معلم (استاد) ۲/ ۳۱_ کے
درجات ۲/ ۳۰_ کی تباہی کے معیارات ۲/ ۱۰۲_ کے منافع (فوائد) ۲/ ۱۲۱، ۱۳۲، ۱۶۴_ کے تدبیر امور کا سرچشمہ
۲/ ۵۰ کی زندگی کا منبع ۲/ ۲۸_ کی موت کا منبع ۲/ ۲۸_ کی ضروریات ۱/ ۵، ۶، ۲/ ۳۵، ۱۲۷، ۱۸۷_ کی معنوی ضروریات
۲/ ۳۸_ کی نصرت ۲/ ۱۰۷_ کا سرپرست ۲/ ۱۰۷_ کی خصوصیات ۲/ ۳۰، ۳۱_ کی ہدایت ۱/ ۶، ۲/ ۵۳، ۱۴۲، ۱۴۳،
۱۵۱، ۱۸۵_ کا یاور و مددگار ۲/ ۱۰۷ نیز ر_ ک گناہ، ملائکہ
انفاق (خرچ کرنا): _ کے آثار ۲/ ۱۹۵_ کے تسلسل کے آثار و اثرات ۲/ ۳_ کے ترک کرنے کے آثار ۲/ ۱۹۵_ کے
آداب ۲/ ۱۷۷، ۱۹۵_ کی قدر و قیمت ۲/ ۱۹۵_ میں توازن ۲/ ۱۵۵، ۱۹۵ اللہ کی راہ میں_ ۲/ ۱۷۷، ۱۹۵_ میں ترجیح
۲/ ۱۷۷_ کی اہمیت ۲/ ۳، ۱۷۷، ۱۹۵_ میں تسلسل کی اہمیت ۲/ ۳_ کی تشویق ۲/ ۱۸۴_ میں رضایت ۲/ ۱۷۷_ کی
آمادگی ۲/ ۳_ کا دائرہ ۲/ ۳، ۱۹۵_ کے مصارف ۲/ ۱۷۷_ کے موانع ۲/ ۱۷۷_ //نیز ر_ ک انفاق کرنے والے،
خویشاوندان (رشتہ دار) متقین اور نیک لوگ_ //انفاق کرنے والوں: _ کی ہدایت ۲/ ۵_ کی تربیت ۲/ ۳/ (اطاعت):

Presented by: https://jafrilibrary.com

ر_ک آفرينش، حضرت ابراهيم عليه‌السلام حضرت اسحاق عليه‌السلام ، حضرت اسماعيل عليه‌السلام ، اطاعت، تسليم، ملائكہ، موجودات، مهتدين (ہدايت يافتہ لوگ) حضرت يعقوب عليه‌السلام _

اوصياء عليه‌السلام :_ كا علم ۲/ ۸۷ / اولوا الالباب (صاحبان عقل):_كے ادراک كى قوت ۲/ ۱۴۹

اہانت: ر_ک پيامبر اسلام (ص)، مقدسات / اہل ايلہ:_كا مسخ ہونا ۲/ ٦٦

اہل بيت عليه‌السلام :_كى عزت وتكريم ۲/ ۳۳_كے فضائل ۱/ ۳۳/۷،۲، ۳۷ نيز ر_ک آئمہ عليه‌السلام

اہل ذمہ :_كے احكام ۲/ ۱۱۴_سے تعلقات كى روش ۲/ ۸۳

اہل عذاب : ر_ک عذاب

اہل كتاب :_كے ساتھ الجھنے سے اجتناب ۲/ ۱۰۹_كا احتجاج (بحث و مجادلہ) ۲/ ۱۳۹_كا اختلاف ۲/ ۱۱۳_ كے دعوے ۲/ ۱۱۲_كا كتاب خدا سے منہ موڑنا ۲/ ۱۰۱_كى انحصار طلبى ۲/ ۱۱۱، ۱۱۲_صدر اسلام ميں ۲/ ۱۰۹_اور مسلمانوں كا مرتد ہونا ۲/ ۱۰۹_ اور بہشت ۲/ ۱۱۱ ، ۱۱۲_اور پيامبر عليه‌السلام موعود ۲/ ۱۴٦_اور مسلمانوں كا قبلہ ۲/ ۱۴٦،۱۴۵_ اور حق پر پردہ ڈالنا ۲/ ۱۴٦_ اور پيامبر اسلام (ص) ۲/ ۱۴٦_كى بينش ۲/ ۱۰۹_كا پراپيگنڈہ ۲/ ۱۰۹_ اور مسلمان ۲/ ۱۰۹ ، ۱۳۹_ اور صدر اسلام كے مسلمان ۲/ ۱۰۹_اور پيامبر اسلام (ص) كى نبوت ۲/ ۱۴٦_كا پروردگار ۲/ ۱۳۹_كا تحريف كرنا ۲/ ۱۰۱_كى توحيد ۲/ ۱۳۹_كى سازش ۲/ ۱۰۹_ كے سازشى لوگ ۲/ ۱۰۹_اہل كتاب كى دھمكى ۲/ ۱۰۹، ۱۴۴_كى سازش سے چشم پوشى ۲/ ۱۰۹_كا حسد ۲/ ۱۰۹_ كا حق كو قبول نہ كرنا ۲/ ۱۴۵_كى دشمنى ۲/ ۱۰۵_كى بخشش ۲/ ۱۰۹ كا عقيدہ ۲/ ۱۱۱_ كے رجحانات ۲/ ۱۰۹_كى دشمنى كے اسباب ۲/ ۱۴۷_كے ساتھ اللہ تعالى كا عہد وپيمان ۲/ ۱۰۱_كا كفر ۲/ ۱۰۵ ، ۱۳۷_كى ضد اور ہٹ دھرمى ۲/ ۱۴۵ _ سے نبرد آمائي ۲/ ۱۰۹ _ كے ساتھ نرم رويہ ۲/ ۱۰۹_كى ذمہ دارى ۲/ ۱۴۵_ نيز_ر_ک علمائے اہل كتاب، قبلہ، پيامبر اسلام (ص) عيسائي، مشركين يہود_

اہل يقين ر_ک يقين ابڈپا لوجى ر_ک جهان بيني

ايمان :_كے اضروى آثار ۲/ ٦۲_ كے آثار ۲/ ۴، ۵، ۲۱، ۲۹، ۱۹۲، ۱۸۳، ۱۸۱، ۱۵۷، ۱۰۳، ۹۳، ۷۷، انبياء عليه‌السلام پر_ كے آثار ۲/ ۱۳۷ انجيل پر_ كے آثار ۲/ ۴۱ توحيد عبادى پر_ كے آثار ۲/ ۱٦۳ تورات پر_ كے آثار ۲/ ۴۱ حشر پہ_ كے آثار ۲/ ۱۴۸ اللہ تعالى پر كے آثار ۱/ ۵، ۲/ ٦۲، ۱۳۷، ۱۸٦ دين پر كے آثار ۲/ ۴۴، اللہ تعالى كى رحمت پر_ كے آثار ۲/ ۳۷ علم الهى پر_ كے آثار ۲/ ۲۱ ۸۵ قدرت الهى پر_ كے آثار ۲/ ۱٦۵، ۱۸٦ قرآن

Presented by: https://jafrilibrary.com

کریم پر_ کے آثار ۲/ ۲۴، ۳۱، ۴۵، ۴۸، ۱۲۱، ۱۲۳، تقرب الہی پر_ کے آثار ۲/ ۱۸۶ قیامت پر_ کے آثار ۲/ ۶۲،
۱۴۸ آسمانی کتابوں پر_ کے آثار ۲/ ۳۱، ۱۳۷ لقاء الہی پہ_ کے آثار ۲/ ۴۶ پیامبر اسلام (ص) پر_ کے آثار ۲/ ۲۴، ۱۲۱
، ۱۲۳، ۱۵۳_ کا فقط اظہار کرنے کے آثار ۲/ ۱۷_ میں اختیار ۲/ ۸۸ پیامبر اسلام (ص) پہ_ کی اہمیت ۲/ ۱۰۹_ میں
استقامت ۲/ ۱۴۵_ کی اہمیت ۲/ ۲۴، ۶۲، ۱۰۳، ۱۲۴ آخرت پہ_ کی اہمیت ۲/ ۴، ۱۷۷ اسلام پر_ کی اہمیت ۲/ ۹۱
انجیل پہ_ کی اہمیت ۲/ ۱۳۶ تورات پہ_ کی اہمیت ۲/ ۱۳۶ اللہ تعالی پر_ کی اہمیت ۲/ ۱۳۶، ۱۷۷ غیبت پہ ایمان کی
اہمیت ۲/ ۳ قرآن کریم پہ_ کی اہمیت ۲/ ۹۱، ۱۳۶ آسمانی کتابوں پہ_ کی اہمیت ۲/ ۱۳۶_ کی حفاظت کی اہمیت ۲/
۱۷۷_ کے لئے آمادگی پیدا کرنا ۲/ ۴۸، ۸۰ آخرت پہ_ ۲/ ۴، ۱۰۲، ۱۷۷، آیات الہی پہ ایمان ۲/ ۱۰۸ دعا کی قبولیت پہ
۲/ ۱۸۶ ادیان پر ۲/ ۴ اسلام پہ_ ۲/ ۴، ۴۴، ۸۸ انبیاء پر_ ۲/ ۴، ۹۱،۶۲، ۹۳، ۱۳۶، ۱۳۸، ۱۷۷، کے انبیاء علیہ السلام
اسباط پر_ ۲/ ۱۳۶ اللہ تعالی کی طرف بازگشت پہ_ ۲/ ۱۵۷ قرآن کریم کے بعض حصے پہ_ ۲/ ۸۵ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی
تعلیمات پہ_ ۲/ ۱۳۶ اسباط کی تعلیمات پہ_ ۲/ ۱۳۶ حضرت اسحاق کی تعلیمات پہ_ ۲/ ۱۳۶ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی
تعلیمات پہ ۲/ ۱۳۶ انبیاء علیہ السلام کی تعلیمات پہ_ ۲/ ۴، ۱۳۶، ۱۳۸ حضرت عیسی علیہ السلام کی تعلیمات پہ_ ۲/ ۱۳۶ پیامبر اسلام
(ص) کی تعلیمات پہ_ ۲/ ۴ حضرت موسی علیہ السلام کی تعلیمات پہ_ ۲/ ۱۳۶ حضرت یعقوب علیہ السلام کی تعلیمات پہ_ ۲/ ۱۳۶ توحید
پہ_ ۱/ ۵، ۲/ ۲۸، ۱۳۹، اللہ تعالی کی خالقیت پہ_ ۲/ ۲۱ اللہ تعالی پہ_ ۱/ ۵، ۶، ۲/ ۳، ۴،۶،۸،۶۲،۱۲۶،۱۳۶، ۱۷۷،
۱۸۶، دین پہ_ ۲/ ۴،۵،۱۰۸ اللہ تعالی کی ربوبیت پر_ ۱/ ۲۵/ ۲۱، ۱۳۱_ اللہ تعالی کی رحمت پہ_ ۱/ ۵ اللہ تعالی کی صفات
پہ_ ۱/ ۵، ۶ علم الہی پہ_ ۲/ ۲۹، ۷۷،۱۸۱ غیب پہ_ ۲/ ۳، ۴ اللہ تعالی کی قدرت پہ_ ۲/ ۲۹، ۱۰۷، ۱۸۶ قرآن کریم پہ_
۲/ ۴، ۲۴، ۳۱، ۴۴، ۱۰۳، ۱۲۱، ۱۳۶، ۱۳۸، تقرب الہی پہ_ ۲/ ۱۸۶ امام مہدی علیہ السلام کے قیام پہ ۲/ ۳ قیامت پہ_ ۲/
۶، ۸، ۶۲، ۱۲۶، ۱۷۷ آسمانی کتابوں پہ_ ۲/ ۴، ۹۱، ۹۳، ۱۲۱، ۱۳۶، ۱۷۷، اللہ تعالی کی مالکیت پہ_ ۱/ ۵، ۲/ ۱۵۶
پیامبر اسلام علیہ السلام پہ_ ۲/ ۱۳، ۲۴، ۸۸، ۱۰۱، ۱۰۳، ۱۲۱ ملائکہ پہ_ ۲/ ۱۷۷ اللہ تعالی کی نظارت پہ_ ۲/ ۱۱۰ تقوی کے
بغیر

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۰۳/۲ بغیر عمل کے ۳/۲، ۱۰۲ عمل صالح کے بغیر ۲۵/۲، ۶۲، ۸۲_ اور عمل ۱۸۶/۲_ اور ناپسندیدہ عمل ۹۳/۲
قرآن کریم پہ_ کا اجر ۲۵/۲ پیامبر اسلام (ص) پہ_ کا اجر ۲۵/۲_ میں ۃ تبعیض ۱۳۶/۲_ میں ثابت قدم لوگ ۱۷۷/۲_
کی دعوت ۲۴/۲ قرآن کریم پہ_ کے دلائل ۹۱/۲ توحید پہ_ کی آمادگی ۲۲/۲، ۱۶۴ اللہ تعالی پر_ کی آمادگی ۱۸۶/۲ اللہ تعالی
کی رحمانیت پہ_ کی آمادگی ۱۶۴/۲ اللہ تعالی کی رحیمیت پہ_ کی آمادگی ۱۶۴/۲ قرآن کریم پہ_ کی آمادگی ۱۲۳/۲ پیامبر اسلام
(ص) پہ_ کی آمادگی ۱۲۲/۲، ۱۲۳_ کے زائل ہونے کے اسباب ۹۹/۲_ کی سختیاں ۱۵۴/۲، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷_ میں
صداقت ۱۳/۲، ۱۷۷_ کے عوامل ۲۸/۲ قرآن کریم پہ_ کے اسباب ۴۱/۲، ۱۲۱، پیامبر اسلام (ص) پہ_ کے
اسباب ۱۲۱/۲ قبولیت_ ۱۹۲/۲_ کے متعلقات ۵/۱، ۶، ۳/۲، ۵، ۴، ۸، ۶، ۱۳، ۲۱، ۲۴، ۲۸، ۲۹، ۴۴۱، ۴، ۶۲،
۷۷، ۸۸، ۸۵، ۹۳، ۹۱، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۸، ۱۰۷، ۱۱۰، ۱۲۱، ۱۲۶، ۱۳۱، ۱۳۶، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۵۷،
۱۷۷، ۱۸۱، ۱۸۶_ سے محروم لوگ ۱۷/۲_ کے جھوٹے دعوے دار ۸/۲ اسلام پہ_ سے ممانعت ۷۵/۲ آسمانی کتابوں
پہ_ سے ممانعت ۱۶۰/۲_ کی راہ میں رکاوٹیں ۷۵/۲، ۶، ۱۰۳، ۹۹_ کے موجبات ۱۲۱/۲_ کی علامتیں ۱۲۱/۲، ۱۴۳،
۱۷۷، آسمانی کتابوں پہ_ کی علامتیں ۸۵/۲ بے ایمانی کی علامتیں ۸۵/۲، ۱۶۵ نور_ ۱۷/۲

Presented by: https://jafrilibrary.com

ب

بابل: اہل_ اور جادو ۲/ ۱۰۲ _میں جادو کی تعلیم ۲/ ۱۰۲ نیز ر_ک ماروت ، ملائکہ ، ہاروت

باد (ہوا) :_ کا چلنا ۲/ ۱٦۴

بادل: بارش برسانے والے ۲/ ۱٦۴ _کا مسخر کیا جانا ۲/ ۱٦۴ _کا سایہ ۲/ ۵۷ _کے فوائد ۲/ ۲۲ _

باران (بارش) :_ کا برسنا ۲/ ۲۲ _کے فوائد ۲/ ۲۲ ، ۱٦۴ _کا منبع ۲/ ۲۲ ، ۱٦۴ نیز ر_ک تشبیہات

بازگشت بہ خدا (اللہ تعالی کی طرف بازگشت) : ۲/۲۸ ، ۴٦ ، ۵۴ ، ۱۵٦

باطل :_ کی تشخیص کے معیارات ۲/۱۸۵ نیز ر_ک حق ، باطل معبود

باغی : ر_ک اضطرار

بت پرستی : سے معرکہ آرائی ۲/ ۱۴۳

بت: بتوں کی قربانی کا خبائث میں سے ہونا ۲/ ۱۴۳ بتوں کی قربانی ۲/ ۱۴۳ _

بدائ: ر_ک خدا تعالی

بدعت: _ کے آثار ۲/۷۹ _کی تشویق ۲/۱٦۹ _کا جرم ۲/۷۹ _کی حرمت ۲/ ۷۹ _کا عذاب ۲/ ۷۹ _ کے عوامل ۲/ ۱٦۹ _کی اخروی سزا ۲/ ۸۱ _کا گناہ ۲/ ۷۹ ، ۸۱ _

نیز ر_ک بدعت ایجاد کرنے والے ، علمائے یہود، کسب (کمائی)

بدعت ایجاد کرنے والے:

_ان کی دنیا طلبی ۲/ ۷۹ نیز ر_ک بدعت، یہود

برائی :_ کا ارتکاب کرنے والے ۲/۱٦۹

برائت : مشرک قائدین سے_۲/۱٦۷ شرک عبادی سے _۲/ ۱۳۸ مشرک پیروکاروں سے ۲/۱٦٦

نیز ر_ک مشرکین

برادر کشی :_کے آثار ۲/ ۸۵ _کا گناہ ۲/ ۸۵ برزخ ر_ک عالم برزخ

برگزیدگان (برگزیدہ لوگ) : ۲/ ۱۳۰ _ قیامت میں ۲/ ۱۳۰

Presented by: https://jafrilibrary.com

برہان (دلیل): کی اہمیت ۲/ ۱۱۱ نیزر_ک عقیدہ، عیسائي، یہود برہان نظم: ۲/ ۱٦۴

بسملہ: کام میں_کے آثار ۱/۱_کی اہمیت ۱/۱_کی باء ۱/۱_کی سین ۱/۱_کی فضیلت ۱/۱_کی میم ۱/۱ نیزر_ک ذبح، ذبیحہ

بشارت: ر_ک خاص موارد بشر ر_ک انسان

بخشش:_کی التجا ۲/ ۳۷_کے عوامل ۲/ ۱۷، ۱۸۵_سے محروم افراد ۲/ ۱۸۵_سے محرومیت ۲/ ۱۲٦_کی نعمت ۲/ ۵۲_(خاص موارد اپنے اپنے موضوع میں تلاش کئے جائیں_آمیختن حق و باطل (حق و باطل کی آمیزش): ر_ک التقاط (آمیزش یا گھل مل جانا)

بعثت: ر_ک انبیاء علیہ السلام، پیامبر اسلام (ص)، حضرت موسی علیہ السلام، یہود بغی ر_ک تجاوز

بلدرچین: ر_ک بنی اسرائیل

بندگان خدا: ۲/ ۹۰، ۱۳۰_قیامت میں ۲/ ۱۳۰ اللہ تعالی کا_کو یاد کرنا ۲/ ۱۵۲ اللہ تعالی کے_کو یاد کرنے کے عوامل ۲/ ۱۵۲

بنی اسرائیل:_میں آبیاری ۲/ ۷۱_کے تجاوز کے نتائج ۲/ ٦۱، ٦۵_کی رفاہ کے آثار ۲/ ٦۱_کی شہر نشینی کے نتائج ۲/ ٦۱_کی نافرمانی کے نتائج ۲/ ٦۱_کی عہد شکنی کے نتائج ۲/ ٦۴_کے قتلوں کے نتائج ۲/ ٦۱_کے کفر کے نتائج ۲/ ۹۳_کی گوسالہ پرستی کے نتائج ۲/ ۹۳_کی کامیابی کے نتائج ۲/ ۵۰_کے اسیروں کی آزادی ۲/ ۸۵_کی آگاہی ۲/ ۴۰، ٦۵_کی بخشش ۲/ ٦۴_کی آزمائش ۲/ ۴۹_کی کمی کے ذریعے آزمائش_کا گرمی سے امتحان ۲/ ۵۷_کے دین کے پہلو ۲/ ۸۳_کا بھروسہ ۲/ ۴۰_کا زندہ ہونا ۲/ ۵٦، ۵۷_کے مقتول کا زندہ ہونا ۲/ ۷۳_کو آیات کا مشاہدہ کرانا ۲/ ۷۳_کا ارتداد ۲/ ۵۲، ۹۲_کی خواتین کا استحصال یا سوء استفادہ ۲/ ۴۹_کی خواتین کو زندہ رہنے دینا ۲/ ۴۹_کے تمسخر ۲/ ٦۷_کا اسلام سے منہ پھیرنا ۲/ ۷۵_کا تورات سے منہ موڑنا ۲/ ٦۴_کا دین سے منہ پھیرنا ۲/ ۸۳_کو تورات عطا کیا جانا ۲/ ٦۳،۹۳_کا فساد و تباہی پھیلانا ۲/ ٦۰_میں قتل کے بانی کو افشا کرنا ۲/ ۷۲_کا اقرار ۲/ ۸۴، ۸۵_کی اقلیت ۲/ ۸۳_کی اکثریت ۲/ ۸۳_کا امتحان ۲/ ۴۹ کی امداد ۲/ ۵۰_میں امر بہ معروف ۲/ ۸۳ انبیا علیہ السلام ئے بنی اسرائیل ۲/ ٦۱، ۸۷، ۹۱، ۹۲_کا انحراف ۲/ ۱۰۸ کی بدسلوکی ۲/ ۸۳_کی فضیلت ۲/ ۴۷، ۱۲۲_کو بشارت ۲/ ۵۸_

Presented by: https://jafrilibrary.com

بیابان میں ۲/۵۷، ۵۸_بنی اسرائیل دریائے نیل میں ۲/۵۰_ صحرائے سینا میں ۲/۶۱_ حضرت موسی علیہ السلام کی عدم موجودگی میں ۲/۵۱، ۹۲_ حضرت موسی علیہ السلام کے ہوتے ہوئے ۲/۵۵، ۹۳، ۶۰ صدر اسلام کے_ ۲/۴۰، ۴۲، ۸۵، ۶۴، ۶۱_ کے گناہگار ۲/۷۴_ اور اصحاب سبت ۲/۶۵_ اور انبیاء علیہ السلام کے راز فاش کرنا ۲/۶۱_ اور ابنیاء علیہ السلام ۲/۶۷، ۱۰۸_ اور اوامر الہی ۲/۹۳_ اور حضرت موسی علیہ السلام کی تصدیق ۲/ ۵۵_ اور بیت المقدس پر قبضہ ۲/۵۸_ اور تورات ۲/۶۳، ۶۴، ۸۵، ۹۳_ اور والدین کے حقوق ۲/ ۸۳_ اور سلوی ۲/۵۷، ۶۱_ اور سبزیاں ۲/ ۶۱_ اور منّ ۲/۵۷، ۶۱_ اور پیاز کی خواہش ۲/۶۱_ اور سبزیوں کی خواہش ۲/۶۱_ اور مسور کے لئے دعا ۲/۶۱_ اور گندم کی خواہش اور دعا ۲/۶۱_ اور حضرت موسی علیہ السلام کی دعا ۲/۶۱_ اور دین ۲/ ۶۴_ اور اللہ تعالی کا دیدار ۲/۵۵_ اور زکوۃ ۲/۸۳_ اور دریا دو ٹکڑے ہونا ۲/۵۰_ اور کلام الہی کا سننا ۲/۷۵_ اور انبیاء علیہ السلام کا قتل ۲/۶۱_ اور ایک دوسرے کا قتل ۲/ ۵۴، ۸۵_ اور قرآن کریم ۲/۴۱، ۴۲_ اور آسمانی کتابیں ۲/ ۴۱، ۶۴_ اور مساکین ۲/ ۸۳_ اور مشیت الہی ۲/۷۰_ اور حضرت موسی علیہ السلام ۲/۶۱، ۶۷، ۶۹، ۹۳، ۷۰_ اور نماز ۲/۸۳_ اور یتیم ۲/۸۳_ کی بہانہ تراشی ۲/ ۷۴، ۱۰۸ _کی بصیرت ۲/۷۰، ۷۱_ کی بے صبری ۲/۶۱_ کے سوالات ۲/۶۸، ۷۰، ۷۱، ۱۰۸_ کے باطل خیالات ۲/۶۷_ کی تاریخ ۲/۴۰، ۴۲، ۴۷، ۴۹، ۵۵، ۵۴، ۵۱، ۵۰، ۵۶، ۵۷، ۵۹، ۵۸، ۶۱، ۶۰، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۵، ۸۳، ۸۵، ۹۲، ۱۰۸، ۹۳، ۱۲۲_ میں دربدری ۲/۸۵_ کے دربدر افراد ۲/۸۵ علمائے_ کی تبلیغ ۲/ ۴۴ عمل_ کا تجاوز کرنا ۲/۶۱، ۸۵ ۲/۴۲، ۵۹_ کے تحریف کرنے والے ۲/۷۵_ کا تحریف کا عمل ۲/۴۲، ۵۹_ کی حیرت ۲/۷۰_ کی آسمانی کتابوں کی تعلیمات ۲/۸۵_ میں چھٹی ۲/۶۵ اللہ تعالی کا_ پر فضل ۲/۶۴_ کی شرعی تکلیف / ۲/۴۳، ۸۳، ۹۳_ کا تنوع طلب ہونا ۲/۶۱_ کی توبہ ۲/۵۴_ کے گوسالہ پرستوں کی توبہ ۲/۵۴_ کو نصیحت ۲/۶۰_ کو دھمکی ۲/۷۲، ۷۴_ کے جرائم ۲/ ۶۱، ۸۵_ کی جہالت ۲/ ۶۱، ۶۷_ کے چشمے ۲/۶۰_ کے حرام خور ۲/۹۵_ کی حرام خوری ۲/ ۵۷_ کا محسوسات کی طرف رجحان ۲/۵۵_ کی حکومت ۲/۶۴_ کی خواہشات ۲/۵۵، ۶۱، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۱۰۸_ کی خودکشی ۲/۵۴ _کی نباتاتی غذائیں ۲/۶۱_ کی غذائیں ۲/۵۸، ۵۷، ۶۰، ۶۱_ کو استغفار کا حکم ۲/۵۹_ کو دعوت ۲/۴۳_ کے اسلام سے منہ موڑنے کے دلائل ۲/۷۵_ کی گائے کا ذبح ۲/۶۷، ۷۳، ۷۱، ۶۸_ کی ذلت ۲/ ۶۱، ۶۵_ کی حیرت کا دور ہونا ۲/ ۷۱_ کی گائے کا رنگ ۲/ ۶۹_ کے معاشرتی تعلقات ۲/ ۸۵_ کا رزق و روزی ۲/ ۵۷_ کے اسلام کی بنیاد ۲/ ۱۲۲_ کے تجاوز کی بنیاد ۲/ ۶۱_ کے شکر کی بنیاد ۲/۵۶، ۵۲_ کی نافرمانی کی بنیاد ۲/ ۶۱_ کے کفر کی بنیاد ۲/ ۶۱_ کی

Presented by: https://jafrilibrary.com

ہدایت کی بنیاد ۵۳/۲_ کے زیاں کار افراد ۶۵/۲_ کی زیاں کاری ۶۴/۲_ کی معاشرتی ساخت ۴۰/۲ ، ۴۷ ، ۱۲۲_ پر سایہ ۵۷/۲_ کی سرزنش ۴۱/۲ ، ۶۱ ، ۸۵_ کے علمائے کی سرزنش ۴۴/۲_ کی سرگردانی ۸۵/۲_ کی بخشش کی شرائط ۵۸/۲_ کی سعادت کی شرائط ۵۴/۲_ کی اکثریت کا شرک ۸۳/۲_ کا شک ۶۸/۲_ کا شکنجہ ۴۹/۲_ کی خواتین کو شکنجہ ۴۹/۲_ کا شکوہ ۶۱/۲_ میں شنبہ (ہفتہ) ۶۵/۲_ کی شہر نشینی ۶۱/۲_ پر بجلی کا کڑکنا ۵۷/۲_ کی صفات ۶۱/۲ ، ۸۳ ، ۱۰۸_ کی گائے کی صفات ۶۸/۲ ، ۶۹ ، ۷۰،۷۱_ کا مردود ہونا ۶۵/۲_ کا طعام ۵۷/۲_ کے قبائل ۶۰/۲_ کے ظالم افراد ۵۹/۲_ کا ظلم ۲/ ۵۱ ، ۵۴ ، ۵۷ ، ۹۲_ کا دریا سے عبور کرنا ۵۰/۲ ، ۵۱_ کو عذاب ۵۵/۲_ کو دنیاوی عذاب ۵۵/۲ ، ۶۵_ کی نافرمانی ۵۷/۲ ، ۶۵، ۷۴، ۸۳ ، ۹۳_ کی معافی ۵۲/۲_ کا عقیدہ ۴۸/۲ ، ۶۱ ، ۷۰ ، ۱۲۳ اللہ تعالی کے بارے میں_ کا عقیدہ ۶۷/۲_ کا تکلیف شرعی پر عمل ۸۵/۲ علمائے_ کا عمل ۴۴/۲_ کی نافرمانی کے اسباب ۹۳/۲_ کے مغضوب ہونے کے عوامل ۲/ ۶۱_ کی نجات کے عوامل ۵۰/۲ ، ۶۴ ، کا اللہ تعالی سے عہدوپیمان ۴۰/۲_ اللہ تعالی کا_ سے عہد و پیمان ۴۰/۲ ، ۴۱ ، ۴۲ ، ۶۳ ، ۶۴ ، ۸۳ ، ۸۴ ، ۸۵_ کی عہد شکنی ۶۴/۲ ، ۸۳،۸۵،۹۳_ کے فاسق لوگ ۵۹/۲_ کا فدیہ ۸۵/۲_ کے متجاوز افراد کا انجام ۶۱/۲_ کا فسق و فجور ۵۹/۲_ کے فضائل ۴۷/۲_ کے متجاوز افراد کا فقر ۶۱/۲_ کے سوالات کا فلسفہ ۷۰/۲ تاریخ_ کے بیان کا فلسفہ ۷۵/۲_ کی بخشش کا فلسفہ ۵۲/۲_ کی امتحان میں کامیابی ۵۰/۲_ کی توبہ کا قبول ہونا ۴۵/۲_ کے انبیاء علیہم السلام کا قتل ۹۱/۲_ کے بیٹوں کا قتل ۴۹/۲_ کی قوت و قدرت ۶۴/۲_ کی قساوت قلبی ۷۴/۲ ، ۷۵_ میں قتل کا واقعہ ۶۱/۲ ، ۷۲ ، ۷۳،۸۵،۳_ کی گائے کا واقعہ ۶۷/۲ ، ۷۱، ۷۰ ، ۷۳ قوم_ ۴۷/۲ ، ۱۲۲_ کی آسمانی کتابیں ۴۲/۲ ، ۴۴ ، ۶۳_ میں قاتل کو چھپانا ۷۲/۲_ کی زراعت ۷۱/۲_ کا کفران ۵۱/۲ ، ۵۲ ، ۵۶ ، ۵۷ ، ۶۱ ،_ کا کفر ۴۱/۲ ، ۵۵ ، ۶۱ ، ۱۰۸_ میں پانی کی کمی ۶۰/۲_ کا انجام ۵۴/۲ ، ۵۹_ کے ظالم افراد کا انجام ۵۹/۲_ کے نافرمانوں کا انجام ۵۹/۲_ کے گوسالہ پرستوں کا انجام ۵۴/۲_ کی گائے ۶۷/۲ ، ۷۰_ کے رجحانات ۹۳/۲_ کا گناہ ۵۸/۲ ، ۶۱ ، ۸۵_ کے گناہ گار لوگ ۵۹/۲_ کی گواہی ۸۴/۲_ کے گوسالہ پرست ۵۴/۲_ کی گوسالہ پرستی ۵۱/۲ ، ۵۲ ، ۵۴ ، ۷۱ ، ۹۲، ۹۳_ کی ضد ۶۳/۲ ، ۶۴ ، ۷۴ ، ۹۳_ کے متجاوز افراد ۶۱/۲_ کا محاصرہ ۵۰/۲_ کے محرمات ۶۵/۲_ کے نیک لوگ ۵۸/۲_ کا مقتول مرد تھا ۷۳/۲_ کے مرتد افراد ۵۴/۲_ کا مسخ ہونا ۶۵/۲_ کی ذمہ داری ۴۰/۲ ، ۴۱،۴۲ ، ۴۷،۵۸ ، ۶۳ ، ۶۸، ۱۲۲_ کی مشکلات ۴۵/۲_ کی مصلحتیں ۶۱/۲_ کا مغضوب ہونا ۶۱/۲_ کو شہر نشینی سے منع کیا جانا ۶۱/۲_ پر احسان ۵۲/۲_ کے کفر کا منبع ۶۱/۲_ کی گوسالہ پرستی کا منبع ۹۳/۲_ کی عدم رضایت ۶۱/۲_ کی نجات ۴۹/۲ ، ۵۰ ، ۵۱ ، ۵۷ ، ۶۰_ کا نزاع ۲/

Presented by: https://jafrilibrary.com

۲/ ۵۷پر سلوی (شہد) کا نزول ۲/ ۵۷_ پر میٹھے گوند (منّ) کا نزول ۲/ ۵۷_ کی نعمتیں ۲/ ۳۰، ۴۷، ۴۹، ۵۰، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۱۲۲_ کا بیت المقدس میں وارد ہونا ۲/ ۵۸، ۵۹_ کا وفائے عہد ۲/ ۸۳_ کو تنبیہ ۲/ ۶۰، ۶۵_ کی ہلاکت ۲/ ۵۵، ۵۶ نیز ر_ ک آل فرعون، ذکر، فرعونی لشکر، قرآن کریم، کوہ طور، مسلمان، حضرت موسی علیہ السلام، یہود بحث و جدل:

ناپسندیدہ_ سے اجتناب ۲/۱۴۷ ناپسندیدہ_ ۲/ ۱۴۸ نیز ر_ ک دین، قبلہ

بہانہ تراشی:_ کے نتائج ۲/۷۴ نیز ر_ ک بنی اسرائیل، ظالمین، مشرکین

بھوک: ر_ ک ابتلاء (آزمائش)، مومنین

بہشت:_ کے مختلف پہلو ۲/ ۲۵ بہشتی پھلوں سے استفادہ ۲/ ۲۵ بہشتی نعمتوں سے استفادہ ۲/۲۵_ کے باغات ۲/۲۵_ کی بشارت ۲/۲۵_ کا مکانی پہلو ۲/۲۵ بہشتی بیویوں کا پاک و طاہر ہونا ۲/۲۵_ کا زمانی پہلو ۲/۲۵_ کو جھٹلانا ۲/ ۶_ کی ہمیشگی ۲/۲۵، ۸۲ بہشتی درخت ۲/ ۲۵_ میں ہمیشگی کے عوامل ۲/ ۸۲_ سے محروم لوگ ۲/ ۱۱۱_ کے موجبات ۲/ ۲۵، ۱۱۲، بہشتی پھل ۲/ ۲۵، بہشتی نعمتیں ۲/ ۲۵ بہشتی نہریں ۲/۲۵_ کے پھلوں کی خصوصیات ۲/ ۲۵_ کی نعمتوں کی خصوصیات ۲/ ۲۵_ کے پھلوں کا ایک جیسا ہونا ۲/ ۲۵_ کی نعمتوں کا ایک جیسا ہونا ۲/ ۲۵_ نیز ر_ ک اہل بہشت، موارد خاص/ بہشتیاں (اہل بہشت): ۲/۲۵، ۱۱۲__ کی ہمیشگی ۲/ ۲۵_ کی روزی ۲/ ۲۵

بیت المال:_ غصب کرنا ۲/ ۱۸۸

بیت المقدس:_ کا آباد ہونا ۲/ ۵۸_ کے دائمی طور پر قبلہ ہونے کے نتائج ۲/ ۱۵۰ حضرت موسی علیہ السلام کے زمانے میں ۲/۵۸_ میں نماز ادا کرنے کا اجر ۲/۱۴۳_ کی تاریخ ۲/۵۸_ پر قبضہ ۲/ ۵۸_ میں موجود کھانے پینے کی اشیاء ۲/۵۸_ کا دروازہ ۲/ ۵۸_ پر قبضے کا راستہ ۲/۵۸_ کے قبلہ بننے کا فلسفہ ۲/۱۴۳_ کا قبلہ بننا ۲/ ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴_ کا قبلہ بننا اور اسکا منسوخ ہونا ۲/ ۱۴۴_ میں نماز ۲/ ۱۴۳ نیز ر_ ک بنی اسرائیل، پیامبر اسلام (ص)، مسلمان، ہدایت یافتہ لوگ_ غیر ملکی

افراد: ر_ ک معاشرت (میل جول)

بین الاقوامی قوانین:_ کو توڑنے کے نتائج و اثرات ۲/ ۱۹۴_ کو توڑنے کی شرائط ۲/ ۱۹۴

بیمار:_ کے احکام ۲/ ۱۷۳، ۱۸۴، ۱۸۵ نیز ر_ ک روزہ

بیمار دل افراد: ۲/ ۱۰

بینش (بصیرت): غلط_ کی علامتیں ۲/ ۹۹ نیز ر_ ک جہان (نظریہ کائنات)، عقیدہ موارد خاص

Presented by: https://jafrilibrary.com

اشاریہ (۲)

پ

پارسا لوگ: ر_ ک متقین

پانی:_ کا پتھر سے پھوٹنا ۲ / ۶۰، ۷۴_ کی کمی ۲ / ۶۰_ کا سرچشمہ ۲/ ۱۶۴_ کی کمی سے نجات ۲/ ۶۰ نیز ر_ ک آبیاری، بنی اسرائیل، دریا اور دعا آبادانی: ر_ ک بیت المقدس، مسجد اور مکہ

پارسائی: ر_ ک تقوا، زہد // پرہیزگاری: ر_ ک تقوا پشہ (مچھر) ر_ ک مثالیں

پشیمانی: _ کا بے اثر ہونا ۲ / ۱۶۷ نیز ر_ ک حضرت آدم علیہ السلام، گناہ، مشرکین

پند (وعظ و نصیحت): ر_ ک عبرت // پیاز: ر_ ک بنی اسرائیل

پودے: _ کا اگنا ۲/ ۱۶۴_ کے اگنے کا منبع ۲/ ۶۱ نیز ر_ ک خوردنیہا (کھانے پینے والی اشیائ)

پیداوار: ر_ ک ابتلا (آزمائش)، امتحان

پتھر: پتھروں کا سقوط ۲/ ۷۴ بہشت سے نازل ہونے والے_ ۲/ ۶۰، ۱۲۵_ میں شگاف ہونا ۲/ ۷۴ نیز ر_ ک آب (پانی)، جہنم

(پناہ طلب کرنا): اللہ تعالی کی_ ۱/ ۷، ۲/ ۶۷ اللہ تعالی کی_ کی اہمیت ۲/ ۶۷_ کے موارد ۱/ ۷ نیز ر_ ک ملائکہ، حضرت موسی علیہ السلام پیامبر اسلام (ص): _ کا تمسخر اڑانے کے نتائج ۲/ ۱۰۴_ کے اوامر سے منہ موڑنے کے نتائج ۲/ ۱۲۱_ کی اہانت کے نتائج ۲/ ۱۰۴_ کو جھٹلانے کے نتائج ۲/ ۸۱_ سے کلام کرنے کے آداب ۲/ ۱۰۴_ کا تمسخر اڑانے سے اجتناب ۲/ ۱۰۴_ کی اہانت کرنے سے اجتناب ۲/ ۱۰۴_ کے کلام کو نہایت غور سے سننا ۲/ ۱۰۴_ کا تمسخر اڑانا ۲/ ۱۰۴_ کی تعلیمات سے منہ پھیرنا ۲/ ۱۷۰_ کو نمونہ عمل قرار دینا ۲/ ۱۴۳_ کا انذار (ڈرانا) ۲/ ۱۱۹، ۷، ۶_ کی اہانت ۲/ ۱۰۴_ کے اہداف ۲/ ۱۲۹، ۱۵۱_ کی بعثت کی اہمیت ۲/ ۱۵۱، ۱۵۲_ کا ایمان ۲/ ۱۴۷_ کی بعثت کی بشارت ۲/ ۱۰۱_ کو بشارت ۲/ ۱۳۷، ۱۴۴_ کی بشارتیں ۲/ ۱۱۹_ کا بشر ہونا ۲/ ۱۵۱_ بعثت ۲/ ۹۰، ۱۰۱، ۱۵۲_ کے پیروکاروں کا اجر ۲/ ۸۲_ سے سوال ۲/ ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۸۶، ۱۸۹_ کے پیروکار ۲/ ۱۴۳_ کی تاریخ ۲/ ۹۰، ۱۰۴، ۱۴۴، ۱۴۶، ۱۵۱_ کی تبلیغ ۲/ ۲۵_ کی تصدیق ۲/ ۱۳۰_ کی تعلیمات ۲/ ۱۵۱_ کی تعلیم دینا ۲/ ۱۴۲_ پر اللہ تعالی کا فضل و کرم ۲/ ۹۰_ کو جھٹلانا ۲/ ۹۹_ کی شرعی ذمہ داری ۲/ ۱۲۹_ کی تبلیغی کاوشیں ۲/ ۱۲۰_ کے قتل کی سازش ۲/ ۸۷_ پہ

Presented by: https://jafrilibrary.com

تہمت ۲/ ۹۹_کا حجت ہونا ۲/ ۱۴۳_ سے حسد ۲/ ۹۰_کی حقانیت ۲/ ۷۶، ۹۹، ۱۱۸، ۱۱۹_کی حمایت ۲/ ۱۲۰_کا مقام ۲/ ۱۵۱_کے دشمن ۲/ ۱۰۲_کی دعوت ۲/ ۱۳، ۹۱، ۱۴۰_کی حقانیت کے دلائل ۲/۹۹، ۱۱۸، ۱۵۰، ۱۵۹_کی نبوت کے دلائل ۲/ ۲۳، ۲۴، ۱۱۸_کو تسلی دینا ۲/ ۱۱۸_کو جھٹلانے والوں کی تذلیل ۲/ ۹۰_کی رسالت ۲/ ۱۰۱، ۱۱۹، ۱۵۱ اللہ تعالی اور_کے مابین رموز ۲/ ۱_کے برہان و استدلال کی روش ۲/ ۹۴_کے پیروکاروں کی تشخیص کی روش ۲/ ۱۴۳_کو جھٹلانے کے اسباب ۲/ ۱۰۱_کی تبلیغی سیرت یا روش ۲/ ۶_کی عبودیت ۲/ ۲۳، ۹۰_کو جھٹلانے والوں کو عذاب ۲/ ۹۰، ۱۲۳_کے رجحانات ۲/ ۱۴۴_کی رضایت کے اسباب ۲/ ۱۴۴_کو جھٹلانے والوں کا انجام ۲/ ۱۱۹_کو جھٹلانے والوں کا فسق و فجور ۲/ ۹۹_کے فضائل ۱/ ۷_کی بعثت کا فلسفہ ۲/ ۱۵۱_کی کتاب ۲/ ۲۳_کو جھٹلانے والوں کا کفر ۲/ ۹۰_کو القا کیئے گئے کلمات ۲/ ۱۲۴_کا تمسخر اڑانے والوں کی سزا ۲/ ۱۰۴_کی گواہی ۲/ ۱۴۳_کا دائرہ اختیارات ۲/ ۱۴۴_کی تعلیمات کا دائرہ ۲/ ۱۵۱_کی رسالت کا دائرہ ۲/ ۹۱، ۱۰۱_کی ذمہ داری کا دائرہ ۲/ ۱۱۹، ۱۸۹_نسل حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہیں ۲/ ۱۲۹_حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل سے ہیں ۲/ ۱۲۹_ادیان میں ۲/ ۱۵۰_تورات میں ۲/ ۴۱، ۷۶، ۷۹، ۸۹، ۱۰۱، ۱۲۱، ۱۴۶، ۱۵۹_انجیل میں ۲/ ۱۴۶، ۱۲۱، ۱۵۹_آسمانی کتابوں میں ۲/ ۱۴۶_اور عیسائیوں کا اسلام لانا ۲/ ۱۲۰_اور یہودیوں کا اسلام لانا ۲/ ۱۲۰_اور دین کا بیان ۲/ ۱۸۹_اور تورات ۲/ ۱۰۱_اور طبیعاتی علوم ۲/ ۱۸۹_اور اہل کتاب کا قبلہ ۲/ ۱۴۵_اور عیسائیت ۲/ ۱۲۰_اور یہود ۲/ ۱۰۱_اور یہودیت ۲/ ۱۲۰_نزول وحی کے وقت ۲/ ۱۴۴_کی ذمہ داری ۲/ ۲۵، ۱۱۱، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۴۵، ۱۵۱، ۱۵۵_کا معجزہ ۲/ ۹۹_کا معلم ۲/ ۸۰، ۹۴_کے درجات ۲/ ۲۳، ۹۰، ۱۲۹، ۱۴۳، ۱۴۴_کے پیروکاروں کی تشخیص کے معیارات ۲/ ۱۴۳، کی نبوت ۲/ ۹۰، ۱۲۹، ۱۴۷_پر جبرائیل علیہ السلام کا نازل ہونا ۲/ ۱۲۴، ۱۴۴، بعثت_کی نعمت ۲/ ۱۵۲ رسالت_کی نعمت ۲/ ۱۵۱، ۱۵۲_کی پریشانی ۲/ ۱۱۹_کی بیت المقدس کی طرف نماز ۲/ ۱۴۲، ۱۴۳_کی مستحبی نمازیں ۲/ ۱۱۵_کے اسلاف ۲/ ۱۲۹ قلب_پر وحی ۲/ ۹۷_کا ہدایت کرنا ۲/ ۶، ۱۱۹_کو متنبہ کرنا ۲/ ۱۲۰، ۱۴۵_

نیز ر_ک احتجاج (بحث و مجادلہ)، اطاعت، اقرار، اہل کتاب، ایمان، علمائے اہل کتاب، علمائے یہود، قبلہ، قریش، کفار، کفر، محمد(ص)، عیسائي، مشرکین، یہود_

پیروي: ر_ک اطاعت //پیکار: ر_ک جنگ و جہاد //پیمان: ر_ک عہد

Presented by: https://jafrilibrary.com

ت

تاریخ: _کے علم کے آثار ۲/۳۰، ۴۷ نقل_ کی شرائط ۲/ ۱۳۳ _سے عبرت ۲/ ۳۰، ۳۴، ۵۰، ۵۱، ۵۴، ۶۶ ، تاریخی تبدیلیوں کے عوامل ۲/ ۵۱ ، تکرار_ کے اسباب ۲/ ۱۱۸ _کے فوائد ۲/ ۳۰، ۳۴، ۴۰، ۶۶_ کا محرک ۲/ ۵۱، ۹۲ تاریخی تبدیلیوں کا منبع ۲/ ۴۹، ۹۲ _ میں شخصیات کا کردار ۲/ ۵۱، ۹۲

تبلیغ: _ میں انذار (ڈرانا) ۲/ ۶_ میں تنوع ۲/۱۳۳_ کی روش ۲/ ۶۳، ۱۳۳

نیز_ر ک اسلام، انبیاء علیہ السلام ، اہل کتاب، بنی اسرائیل، دشمن، دین، قرآن کریم، آسمانی کتابیں، مبلغین، پیامبر اسلام (ص) مسلمان، عیسائی، حضرت موسی علیہ السلام ، حضرت یعقوب علیہ السلام ، یہود

تجارت: ر_ک منافقین // تجاوز: _ کے نتائج و اثرات ۲/ ۶۱ _ کی سزا ۲/ ۱۴۸ _ کے موارد ۲/ ۸۵ نیز_ر ک انسان، بنی اسرائیل، حدود الہی // تحریف: _ کے نتائج و اثرات ۲/ ۷۹ _ سے اجتناب ۲/ ۵۹، اوامر الہی میں _ ۲/۵۹ کلام الہی میں ۲/ ۷۵ _ کا ظلم ۲/ ۵۹ _ کے عوامل ۲/ ۱۶۹ _کی سزا ۲/ ۵۹ نیز_ر ک انبیاء علیہ السلام ، اہل کتاب، بنی اسرائیل، تورات، علمائے یہود، قرآن کریم، آسمانی کتابیں، عیسائی، عیسائیت، یہود، یہودیت

تغیرات: معاشرتی _ کے عوامل ۲/ ۵۱، ۹۲، کا منبع ۲/ ۱۰۲ // انواع کا تحول: ۲/ ۶۵

تربیت: _ کی روش ۱/ ۳، ۲/۱۸۹ _ میں موثر عوامل ۲/ ۲۶، ۴۹، ۱۳۱، دینی _ میں مؤثر عوامل ۲/۱۳۳ _ میں مہربان ہونا ۱/ ۳ نیز_ر ک حضرت ابراہیم علیہ السلام ، انفاق کرنے والے، فرزند، مومنین، متقین، نماز گزار لوگ_

ترجیبن: ر_ک بنی اسرائیل

ترغیب: _ کے عوامل ۱/ ۵، ۲/ ۲۲، ۳۴، ۳۷، ۶۹، ۸۶، ۸۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۳۱، ۱۳۸، ۱۵۰، ۱۶۳، ۱۶۷، ۱۴۶، ۱۷۷، ۱۸۶

تزکیہ: _ کے نتائج و اثرات ۲/۱۲۹ _ کی اہمیت ۲/ ۱۲۹، ۱۵۱ _ کی اہمیت ۲/ ۱۷۷ _ کے عوامل ۱/ ۵، ۲/۱۳۸ _ نیز_ر ک حضرت ابراہیم علیہ السلام ، حضرت اسماعیل علیہ السلام ، انسان، تہجد، علمائ، عوام

تسبیح: _ الہی کے آداب ۲/ ۳۰، الہی ۲/ ۳۰ // نیز_ر ک حضرت فاطمہ علیہا السلام ، ملائکہ

تشبیہات: آگ بھڑکانے والے سے تشبیہ ۲/ ۱۷ تاریکی میں بارش سے تشبیہ ۲/۱۹ تاریکی میں بجلی سے تشبیہ ۲/ ۱۹ حیوان سے تشبیہ ۲/ ۱۷۱ تاریکی میں بجلی کے کڑکنے سے تشبیہ ۲/۱۹ چٹان سے تشبیہ ۲/ ۷۴ بہرے سے

Presented by: https://jafrilibrary.com

تشبیہ ۲/ ۱۸ اندھے سے تشبیہ ۲/ ۱۸ بھیڑ سے تشبیہ ۲/ ۱۷۱ گونگے سے تشبیہ ۲/ ۱۸_

تشریع :_ اورتکوین ۲/ ۱۰۶، ۱۰۷

تصرفات(استعمالات): حرام_ ۱۸۸/۲ //تعادل اقتصادی (اقتصادی توازن) : ر_ک اقتصاد

تعبد :_کی اہمیت ۱۴۳/۲ نیز ر_ک ہدایت یافتہ لوگ

تعدی : ر_ک تجاوز، ظلم

تعصب :_کے نتائج و اثرات ۲/ ۱۷۰ نسلی_ ۲/ ۱۷۰ قومي_ ۲/ ۱۷۰ ناپسندیدہ_ ۲/ ۱۷۰_ نیز ر_ک عیسائي، یہود

تقدیر:_ میں مؤثر عوامل ۵۰/۲، ۶۵، ۱۸۷، ۱۸۹

تعقل : عدم_ کے اثرات و نتائج ۲/ ۱۷۱_ کی اہمیت اور قدر و قیمت ۲/ ۴۳، ۱۶۴ کائنات میں ۲/ ۱۶۴ موجودات کی تخلیق میں_ ۲/ ۱۶۴_ کی زمین فراہم ہونا ۲/ ۴۳ کائنات میں_ کا فلسفہ ۲/ ۱۶۴ عدم_ کی علامتیں ۲/ ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۷۰

تفاوت اقتصادي: ر_ک اقتصاد

تفرقہ : ر_ک اختلاف //تفسیر بالرائے :_ سے اجتناب ۲/ ۷۸

تفکر :_کے اثرات و نتائج ۱/ ۵، ۲/ ۲۲ زندگی میں_ کے نتائج ۲/ ۲۸ موت میں_ کے اثرات ۲/ ۲۸ اللہ تعالی کی خالقیت میں_ ۲/ ۲۲ عالم طبیعات میں_ ۲/ ۲۲

تقرب :_کے اسباب ۱/ ۵، ۱۲۷/۲، ۱۳۹_ کے موانع ۵۴/۲ نیز ر_ک حضرت ابراہیم، علیہ السلام حضرت اسماعیل علیہ السلام

تقلید : باطل_ کے نتائج ۲/ ۱۶۶ اندھی_ کے اثرات ۱۷۰/۲ احمقوں کی_ ۱۷۰/۲ عقلاء کی_ ۱۷۰/۲ گمراہوں کی_ ۱۷۰/۲ ہدایت یافتہ انسانوں کی_ ۱۷۰/۲ اسلاف کي_ ۱۷۰/۲ پسندیدہ_ ۱۷۰/۲ ناپسندیدہ_ ۱۷۰/۲

تقوی :_کے نتائج و اثرات ۲/ ۳۱، ۱۰۳، ۱۸۰، ۱۸۹، ۱۹۳_ کے حصول کی اہمیت ۱۸۷/۲_ کی اہمیت ۲/ ۲۱، ۶۳، ۱۰۳، ۱۷۹، ۱۸۹، ۱۹۳،_ کا حصول ۲/ ۱۸۳ بغیر ایمان کے_ ۱۰۳/۲_ کی آمادگی ۳/۲، ۲۱، ۱۸۳، ۱۸۷_ کی شرائط ۳/۲، ۶۳_ کے اسباب ۲/

Presented by: https://jafrilibrary.com

۳، ٦٣ عدم تقوی کے موارد ۲/ ۱۸۹، ۱۹۴ _ کے موانع ۲/ ۱۰۳ عدم _ کی علامتیں ۲/ ۱۸۰ _ کی علامتیں ۲/ ۳، ۱۹۵، ٦٦ نیز ر _ ک توفیقات ، جنگ ، حج ، مقابلہ بہ مثل (برابر کا مقابلہ) یہود ، نیکان (نیک لوگ)

تکبر: _ کے نتائج ۲/ ۸۷ _ سے نجات ۲/ ۳٦ _ کی علامتیں ۲/ ۳۵ نیز ر _ ک ابلیس ، استکبار ، منافقین ، یہود

تکبیر (کبریائي بیان کرنا) : _ الہی کی اہمیت ۲/ ۱۸۵ _ الہی ۲/ ۱۸۵ _ کے کلمات ۲/ ۱۸۵ نیز ر _ ک عید فطر ، عید قربان

تکلم: _ کے آداب ۲/ ۱۰۴

تکلیف شرعي: _ پر عمل کے نتائج ۲/ ۵۸ ، ۱۸۱ ، ۱۸۷ _ پر عمل کے آداب ۲/ ۱۹۵ _ میں تخفیف ۲/ ۱۴۸ _ کی تشویق ۲/ ۱۵۴ _ پر عمل کی طرف رغبت ۲/ ۱۸۴ _ کے اجراء کی آمادگی ۲/ ۵۴ _ پر عمل کی آمادگی ۲/ ۳۵ ، ۳٦ ، ۱۵۰ ، ۱۸۰ ، ۱۸۳ _ کا سہل ہونا ۲/ ۱۸۴ ، ۱۸۵ _ کی شرائط ۲/ ۱۸۴ _ پر عمل ۲/ ۱۷۷ _ کے اٹھنے کے اسباب ۲/ ۱۸۵ _ کی سختی کے اسباب ۲/ ٦۸ ، ۷۱ ، _ پر عمل کے عوامل ۲/ ۴۰ _ پر عمل میں قاطعیت ۲/ ۱۵۰ ، پر قادر ہونا ۲/ ۱۸۴ _ پر عمل میں قصور ۲/ ۱۵۰ _ کا دائرہ ۲/ ۷۱ _ کا منبع ۲/ ۷۱ _ نیز ر _ ک امتحان

تکوین: ر _ ک تشریع // تلاش (کوشش) : ر _ ک پیامبر اسلام (ص) ، عیسائي ، یہود

تمایلات (رجحانات) : ر _ ک رہبران // تمثیں : ر _ ک مثالیں // تمرد : ر _ ک عصیان // تمسخر : ر _ ک استہزاء

تنوع طلبي: ر _ ک انسان ، بنی اسرائیل // تمسخر اڑانا : جائز ۲/ ۱۵ لوگوں کا _ ۲/ ٦٤ _ کا سبب ۲/ ٦٤ _ کی سزا ۲/ ۱۵

نیز ر _ ک اسلام ، انبیاء علیہ السلام ، بنی اسرائیل ، دینی سماج ، اللہ تعالی ، پیامبر اسلام علیہ السلام ، مسلمان ، منافقین ، یہود

توبہ: _ کے اثرات و نتائج ۲/ ۳۸ ، ۱٦۰ ، ۱٦۲ _ کے آداب ۲/ ۳۷ ، ۵۸ _ کی اہمیت ۲/ ۳۷ ، ۵۴ _ کا گناہ کے ساتھ تناسب ۲/ ۵۴ گناہ سے _ ۲/ ۵۴ _ کا بے اثر ہونا ۲/ ۱٦۱ موت کے بعد _ ۲/ ۱٦۱ توبہ توڑنے والوں کی _ ۲/ ۱٦۰ _ میں وسیلہ ۲/ ۳۷ _ کی قبولیت کی دعا ۲/ ۱۲۸ _ کی آمادگی ۲/ ۳۷ قبولیت _ کی شرائط ۲/ ۱٦۰ _ کی فرصت ۲/ ۱٦۱ _ کی قبولیت ۲/ ۳۷ ، ۱۲۸ ، ۱٦۰ ، ۱٦۳ _ کی کیفیت ۲/ ۵۴ _ کی رکاوٹیں ۲/ ۱٦۰ نیز ر _ ک حضرت آدم علیہ السلام ، بنی اسرائیل ، توفیقات ، حق ، خدا تعالی ، گناہگار لوگ

توحید: عبادی کے اثرات و نتائج ۲/ ۱۷۲ _ کی اہمیت ۲/ ۱۳۵ توحید ذاتی کی اہمیت ۲/ ۲۲ _ عبادتی کی اہمیت ۲/ ۸۳ ، ۱۳۳ ، ۱۳۸ ، _

Presented by: https://jafrilibrary.com

افعالی ۱/ ۵، ۲/ ۱۰۲، ۱۳۰، ۱۶۴، ادیان میں_ ۲/ ۸۳ دین ابراہیمی علیه‌السلام میں_ ۲/ ۱۳۵_ ذاتی ۲/ ۱۳۳، ۱۶۵_ ربوبی ۲/ ۱۳۰، ۱۳۹_ صفاتی ۲/ ۱۱۶_ عبادی ۱/ ۶، ۲/ ۸۳، ۱۳۳، ۱۶۳_ کے بارے میں نصیحت ۲/ ۱۳۳_ کے دلائل ۲/ ۱۶۴ _ عبادی کے دلائل ۲/ ۱۶۳_ افعالی کے لئے زمین ہموار ہونا ۱/ ۵_ عبادی کیلئے زمین فراہم ہونا ۱/ ۵_ کا پھیلاؤ ۱/ ۵_ افعالی کا پھیلاؤ ۱/ ۵_ عبادتی کی علامتیں ۲/ ۱۴۲ نیز ر_ ک حضرت اسحاق علیه‌السلام، حضرت اسماعیل علیه‌السلام، اہل کتاب، ایمان، عقیدہ، مومنین، مسلمان، حضرت یعقوب علیه‌السلام _

تورات:_ کی پیروی کے نتائج ۲/ ۱۲۱_ کی تلاوت کے نتائج ۲/ ۱۲۱_ پہ عمل کے نتائج ۲/ ۶۴_ کی تبلیغ ۲/ ۵۳_ پہ جھوٹ باندھنا ۲/ ۴۸_ کی تعلیم کی اہمیت ۲/ ۶۳_ پہ عمل کی اہمیت ۲/ ۶۳، ۶۴_ کی بشارتیں ۲/ ۸۹، ۱۰۱، ۱۲۱، ۱۴۶ _ میں پیامبر موعود ۲/ ۱۰۱_ کے پیروکار ۲/ ۱۲۱_ میں تحریف ۲/ ۴۱، ۷۵، ۷۹_ کی تصدیق ۲/ ۸۹، ۹۱، ۹۷، ۱۰۱، ۱۱۳،_ کی تعلیمات ۲/ ۴۴، ۷۶، ۷۹،۸۹،۹۱،۱۰۱، ۱۴۶، ۱۵۹_ کی بشارتوں کو جھٹلانا ۲/ ۱۰۲_ آسمانی کتابوں میں سے ہے ۲/ ۶۳، ۹۱، ۹۳، صدر اسلام میں_ ۲/ ۸۹_ اور انجیل ۲/ ۱۱۳_ اور حق کی تشخیص ۲/ ۵۳_ اور قرآن کریم ۲/ ۴۴_ کی تعلیمات سے جہالت ۲/ ۴۸_ کی حقانیت ۲/ ۱۰۱_ کی حقانیت کے دلائل ۲/ ۳۱، ۹۱، ۹۷_ کے وحی ہونے کے دلائل ۲/ ۸۹_ کے بعض حصے پر عمل ۲/ ۸۵_ پر عمل ۲/ ۹۳_ کے نزول کا فلسفہ ۲/ ۵۳_ کی قبولیت ۲/ ۹۳ کے بعض حصوں پر پردہ ڈالنا ۲/ ۱۴۴_ سے منہ موڑنے کی سزا ۲/ ۶۳_ سے مخالفت ۲/ ۱۱۳_ کا نزول ۲/ ۱۰۱_ کی نعمت ۲/ ۵۳_ کی اہمیت ۲/ ۵۳، ۶۳، ۹۳، ۱۱۳، کا وحی ہونا ۲/ ۱۰۱، ۱۴۶_ کا ہدایت کرنا ۲/ ۱۱۳ نیز ر_ ک اسلام، ایمان، بنی اسرائیل، دشمنی، ذکر، علمائے اہل کتاب، قبلہ، قرآن کریم، کفر، پیامبر اسلام (ص)، عیسائی، حضرت موسی علیه‌السلام، یہود

توشہ: آخرت کا بہترین_ ۲/ ۱۱۰

توطئہ (سازش): ر_ ک اہل کتاب، توطئہ گران (سازشی لوگ) جامعہ اسلامی (اسلامی معاشرہ)، دشمن، پیامبر اسلام (ص)، منافقین

توفیقات: تقوی کی توفیق ۲/ ۵ خداشناسی کی توفیق ۱/ ۵ عبادت کی توفیق ۱/ ۵ ہدایت کی توفیق ۱/ ۶ توفیق کی دعا ۱/ ۵ توبہ کی توفیق کا سلب ہونا ۲/ ۱۶۰ توفیق کے عوامل ۲/ ۱۲۸

بے جا توقعات: ۲/ ۵۵، ۷۵، ۱۰۸، ۴۸، ۱۱۸_ کے اثرات و نتائج ۲/ ۱۰۸ اللہ تعالی سے گفتگو کے جا توقع ۲/ ۱۱۸_ کا منبع ۲/ ۱۱۸ نیز ر_ ک مسلمان

Presented by: https://jafrilibrary.com

تولید مثل:_کی اہمیت ۲/ ۱۸۷

تہجد:_کی اہمیت ۲/ ۵۱ نیز ر_ک تزکیہ

تہمت : جاہلانہ ۲/ ۱۱۳ نیز ر_ک ادیان ، خود ، حضرت سلیمان علیہ السلام ، مومنین ، عیسائی ، حضرت موسی علیہ السلام ،یہود

ث

ثروت :_کے اثرات و نتائج ۲/ ۱۸۰_کا خیر ہونا۲ / ۱۸۰ نیز ر_ک ثروتمند لوگ

ثروتمند لوگ :_کی ذمہ داری ۲/ ۱۸۰ نیز ر_ک ثروت

ثقافت :_کو بنانے والے عوامل ۲/۷۵

ج

جادو :_سے استفادہ کے نتائج ۲/۱۰۲ _ سیکھنے کے نتائج ۲/۱۰۲ _ میاں بیوی کی جدائی میں _ کے اثرات ۲/۱۰۲ _ سے غلط استفادہ کے نتائج ۲/۱۰۲ _ کے احکام ۲/۱۰۲ _ سے استفادہ ۲/۱۰۲ _ سے ضرر پہنچانا ۲/۱۰۲ _ کی اقسام ۲/۱۰۲ _ کی ایجاد ۲/۱۰۲ _ کی تاریخ ۲/۱۰۲ _ کی تاثیر ۲/۱۰۲ _ سیکھنا ۲/۱۰۲ _ کی تعلیم دینا ۲/۱۰۲ حضرت نوح علیہ السلام کے بعد _ ۲/۱۰۲ نقصان دہ _ ۲/۱۰۲ حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانے میں _ ۲/۱۰۲ _ اور کفر ۲/۱۰۲ فائدہ مند _ ۲/۱۰۲ مباح _ ۲/۱۰۲ _ کا نقصان ۲/۱۰۲ _ سے غلط استفادہ ۲/۱۰۲ _ کے پھیلاؤ کے اسباب ۲/۱۰۲ _ سکھانے کا گناہ ۲/۱۰۲ _ کا گناہ ۲/۱۰۲ _ کی تاثیر کا منبع ۲/۱۰۲ نیز ر_ک اختلاف ڈالنا ، فساد پھیلانا ، بابل ، حضرت سلیمان علیہ السلام ، شیاطین ، ماروت ، ہاروت ،یہود

جہلاء : ۲/۱۱۳ ، ۱۱۸ نیز ر_ک حضرت موسی علیہ السلام

جاہلیت :_کی رسومات سے اجتناب ۲/۱۸۹ _ کی رسومات ۲/۱۸۹ ، ۱۹۳ _ کی رسومات سے معرکہ آرائی ۲/۱۸۹ نیز ر_ک حج ، حرام مہینے ، مسلمان

جبر:_اور اختیار ۲/۳۵ _

Presented by: https://jafrilibrary.com

حضرت جبرائیل ؑ : _کی اطاعت ۹۷/۲ _کے دشمن ۹۷/۲ ، ۹۸ _کے دشمنوں کا کفر ۹۸/۲ _کے درجات ۹۸/۲ _کی اہمیت و کردار ۸۷/۲ ، ۹۷ نیز ر _ک انبیاء ؑ ، دشمنی ، پیامبر اسلام ، (ص) یہود
جرائم : _کے اثرات و نتائج ۶۱/۲ _کی سزاؤں سے مناسبت ۸۱/۲ اسلام سے ماقبل _ ۱۹۲/۲ _روکنے کے عوامل ۱۷۹/۲ _کے اسباب ۶۱/۲ _ظاہر ہونے کی کیفیت ۴۳/۲ _سے نبرد آزمائی ۱۹۳/۲ _میں معاونت ۸۵/۲ _کے موارد ۱۴۰/۲ نیز ر _ک بدعت ، جنگ ، دین سازی ، رشوت ، غصب ، فساد (تباہی) ، قتل ، سزائیں ، محاربہ (اسلام کے خلاف سرگرمیاں)
جزا : ر _ک پاداش ، کیفر ، مجازات (سزائیں)
جمعہ : _کی فضیلت ۳۶/۲
جنابت : غسل _ ۱۸۷/۲
جنگ : داخلی _ کے نتائج و اثرات ۸۵/۲ _کے آداب ۱۹۰/۲ _کے احکام ۱۹۳/۲ _میں استقامت ۱۷۷/۲ _میں عدم تقوی ۱۹۳/۲ جنگی _میں بے عدالتی ۱۹۳/۲ _میں تقوی ۱۹۳/۲ _کے قوانین کی خلاف ورزی کا جرم ۱۹۳/۲ دشمنوں سے _ ۱۹۳/۲ _غیر محارب افراد سے _ ۱۹۰/۲ حرام مہینوں میں _کی حرمت ۱۹۳/۲ _کی آمادگی ۸۶/۲ حرام مہینوں میں _کی شرائط ۱۹۳/۲ _کا آغاز ۱۹۰/۲ _میں عدل و انصاف ۱۹۳/۲ خانہ جنگی کا گناہ ۸۵/۲ جنگلی قوانین کی خلاف ورزی کی سزا ۱۹۳/۲ نیز ر _ک حرم ، دشمن ، مسجد الحرام
(جنگ بندی) : کفار سے _ ۱۹۲/۲ _قبول کرنا ۱۹۲/۲
جنّات : _کا فساد و تباہی پھیلانا ۳۰/۲ _کی تاریخ ۳۰/۲ _کا مجسم ہونا ۱۰۲/۲ _کا مشاہدہ ۱۰۲/۲
جہاد : ترک _ کے نتائج ۱۹۵/۲ _کے آداب ۱۹۵/۲ _کے احکام ۱۹۰/۲ ، ۱۹۱ ، ۱۹۲ ، ۱۹۳ _کی قدر و قیمت اور اہمیت ۱۵۴/۲ ، ۱۹۰ ، ۱۹۳ _کی آمادگی سے روکنا ۱۹۵/۲ _کے احکام کی خلاف ورزی ۱۹۰/۲ ، ۱۹۳ _کی تیاریاں ۱۹۵/۲ کفار سے _کا ترک کرنا ۱۹۲/۲ ، ۱۹۳ _ابتدائی ۱۹۱/۲ دشمنان دین سے _ ۱۷۷/۲ کفار سے _ ۱۹۰/۲ ، ۱۹۱ ، ۱۹۳ قابض کفار سے _ ۱۹۱/۲ مشرکین مکہ سے _ ۱۹۱/۲ راہ خدا میں _ ۱۹۰/۲ دفاعی _ ۱۹۰/۲ _کی سختیاں ۱۵۴/۲ ترک _کی شرائط ۱۹۳/۲ _کی شرائط ۱۹۰/۲ _میں صبر ۱۷۷/۲ _کا فلسفہ ۱۹۱/۲ ، ۱۹۳ _کا دائرہ ۱۹۱/۲ ، ۱۹۳ _کا وجوب ۱۹۰/۲ نیز ر _ک ابتلا (امتحان)

Presented by: https://jafrilibrary.com

جہان : ر_ک آفرینش //جہان بینی (نظریہ کائنات):

توحیـــــــدی_ ۲/۳، ۲۹ ، ۳۰ ، ۱۳۳، ۱۳۹، ۱۶۳ ، ۱۸۷ اور آئیـــــڈیالوجی ۱/۵ ، ۲/۳ ، ۲۱ ، ۲۲ ، ۳۷ ، ۳۶، ۹۳،۸۵،۷۷، ۱۳۱،۱۱۰،۹۴ ، ۱۴۷ ، ۱۴۸ ، ۱۶۳، ۱۸۱ ، ۱۸۶_کی اہمیت و کردار ۲/۲۱ نیزر_ک مومنین ، منافقین_

جہالت:_ کے نتائج و اثرات ۲/۲۲ ، ۳۰ ، ۶۷ ، ۱۰۳ ، ۱۱۸، ۱۱۳، ۱۶۵ قدرت الہی سے_۲/۱۶۵ _ کے معیارات ۲/۱۱۳_ کے موارد ۲/۱۰۲ نیزر_ک ارزشہا (اقدار) بنی اسرائیل، تورات، مشرکین ، ملائکہ ، منافقین، یہود_

جہالت کا مظاہرہ کرنا :_کی سرزنش ۲/ ۱۰۱ نیزر_ک علمائے اہل کتاب

جائے سکونت : ر_ک انسان ، حقوق ، شیاطین، نیازہا (ضروریات)

جھوٹے لوگ :_کی سزا ۲/۱۰

جھگڑا : ر_ک عیسائی ،یہود

جھوٹ:_ کے اثرات و نتائج ۲/۱۰ _ کے عوامل ۲/۱۰ نیزر_ک ادعا (دعوی)، دروغگویان (جھوٹے)، سوگند (قسم) قرآن کریم ، کسب ، مال ، منافقین، حضرت موسی عليه‌السلام ،یہود

جہنم : آتش_ ۲/ ۲۴ ، ۳۹ ، ۱۲۶، ۸۱، ۸۰ ، ۱۶۷ ، ۱۷۵، ۱۷۶_کا ایندھن ۲/۲۴_کو جھٹلانا ۲/۶ _ میں ہمیشہ رہنے والے ۲/۸۱ ، ۱۶۷ آتش_کا ہمیشہ رہنا ۲/۳۹_کی ہمیشگی ۲/۳۹ ، ۸۱ _ میں ہمیشہ رہنا ۲/۳۹ ، ۱۶۷ _ کے پتھر ۲/۲۴ آتش_کا شعلہ ۲/۲۴_کا منحوس ہونا ۲/۱۲۶_ میں ہمیشگی کے عوامل ۲/۸۱_کی فعلیت (بالفعل بھی موجود ہے) ۲/۲۴ _ سے بچاؤ ۲/۸۰_کی رکاوٹیں ۲/۲۴ _ کے موجبات ۲/۲۴ ، ۸۱ ، ۱۲۶ ، ۱۷۶_کی خصوصیات ۲/۱۷۵_کا ویل ہونا ۲/۷۹ نیز ر_ک آیات الہی ، اہل جہنم ، دین فروش افراد ، علمائ، قرآن کریم ، کفار، گناہگار لوگ، مشرکین ،یہود_

جہنمیان (اہل جہنم) : ۲/۲۴ ، ۳۹ ، ۱۱۹ ، ۱۲۶ ، ۱۶۷ ، ۱۷۴ ، ۱۷۵ ، ۱۷۶_

چ

چاند :_کے بارے میں سوال ۲/۱۸۹_کی خلقت کا فلسفہ ۲/۱۸۹_کا فلسفہ ۲/۱۸۹ _کے فوائد ۲/۱۸۹

چشمہ :

Presented by: https://jafrilibrary.com

پتھر کا _ ۲/ ٦۰ نیز ر_ ک معجزہ
چلہ نشیني: _کے اثرات و نتائج ۲/ ۵۱ نیز ر_ ک حضرت موسی (ع)

ح

حجاج: حاجیوں کے اعمال سے آگاہی ۲/ ۱۵۸_ کا امن و امان ۲/ ۱۲۵ حاجیوں کا گھر میں داخل ہونا ۲/ ۱۸۹ جب ر_ ک محبت حبل اللہ : ر_ ک اعتصام
حج: احکام_ ۲/ ۱۲۵، ۱۵۸، ۱۸۹_ کی اہمیت اور قدر و منزلت ۲/ ۱۸۹، ۱۲۵_ کی تاریخ ۲/ ۱۲٦ مناسک_ کی تعلیم ۲/ ۱۲۸_ میں تقوی ۲/ ۱۸۹_ زمانہ جاہلیت میں ۲/ ۱۸۹_ صدر اسلام میں ۲/ ۱۸۹_ قبل از اسلام ۲/ ۱۲٦_ کی شرائط ۲/ ۱۸۹ مناسک_ ۲/ ۱۲۵، ۱۵۸_ میں نیکی ۲/ ۱۸۹_ کا وقت ۲/ ۱۸۹ نیز ر_ ک حجاج، صفا و مروہ کی سعی، عمرہ
حدود الہی: _پہ عمل کے اثرات و نتائج ۲/ ۱۸٦_ سے تجاوز کے اثرات / ۱۶۸_ کی حفاظت ۲/ ۱۸٦_ سے تجاوز ۲/ ۱۹۰_ کی قبولیت کی آمادگی ۲/ ۵۳_ کے موارد ۲/ ۱۸٦ حرام خور لوگ: ر_ ک بنی اسرائیل
حرام خوری: _کے نتائج ۲/ ۵۹_ کا ناپسندیدہ ہونا ۲/ ۱٦۹ نیز ر_ ک بنی اسرائیل حرج: ر_ ک روزہ، فقہی قواعد
حرم مسجد الحرام کی اطراف: _کا احترام ۲/ ۱۹۱_ کے احکام ۲/ ۱۹۱، ۱۹۳_ میں جنگ ۲/ ۱۹۱_ کی حرمت ۲/ ۱۹۳_ میں چوری ۲/ ۱۹۳_ میں دفاع ۲/ ۱۹۱_ میں قتل ۲/ ۱۹۱، ۱۹۳_ کا تقدس ۲/ ۱۹۱ نیز ر_ ک قبلہ
حروف مقطعات: ۲/ ۱_ کا علم ۲/ ۱_ کا فلسفہ ۲/ ۱
حریص لوگ: ۲/ ۹٦ حریم شکنی (حرم کی حدود میں داخل ہونے سے منع کرنا): ر_ ک قصاص
حسد: _کے نتائج و اثرات ۲/ ۹۰، ۱۰۹_ عقیدہ پہ ۲/ ۱۰۹_ کا فسق ۲/ ۹۹_ کا دائرہ ۲/ ۱۰۹ نیز ر_ ک اہل کتاب، حاسد لوگ، عیسائی، یہود
حسرت: اخروی کے عوامل_ ۲/ ۱٦٦ نیز ر_ ک انسان، مشرکین
حاسد لوگ: ۲/ ۹۰
حشر: ر_ ک انسان، ایمان، قیامت

Presented by: https://jafrilibrary.com

حق :_ کے خلاف ستیزہ کاری کے نتائج ۱۴۶/۲ _پرپردہ ڈالنے کے نتائج ۱۵۹/۲ ، ۱۶۰ ، ۱۶۱ ، ۱۷۵ _کی تشخیص کا وسیلہ ۵۳/۲ _پرپردہ ڈالنے سے اجتناب ۴۲/۲ ، ۴۵ ، ۱۳۶ _پرپردہ ڈالنے کے مفاسد کی اصلاح ۱۶۰/۲ _قیامت میں _بیان کرنے والے ۱۴۳/۲ _پرپردہ ڈالنے والوں کی توبہ ۱۶۰/۲ _پرپردہ ڈالنے کی حرمت ۴۲/۲ _کے خلاف ستیزہ کار لوگ ۱۴۶/۲ _کے خلاف ستیزہ کار لوگ جہنم میں ۱۴۶/۲ _اور باطل ۵۳/۲ _کو قبول نہ کرنے کی آمادگی ۱۴۰/۲ _پرپردہ ڈالنے کی سرزنش ۴۲/۲ _پرپردہ ڈالنے کا ظلم ۱۴۰/۲ پ _رپردہ ڈالنے والوں کو اضروی عذاب ۱۶۲/۲ _کو جھٹلانے کے عوامل ۱۰۹/۲ _کے خلاف ستیزہ کاری کے عوامل ۱۰۹/۲ _پرپردہ ڈالنے کے عوامل ۴۲/۲ ، ۱۴۶ _بیان کرنے والوں کے فضائل ۱۴۳/۲ _پرپردہ ڈالنے والے ۱۵۹/۲ ، ۱۴۶ قیامت میں _پرپردہ ڈالنے والے ۴۸/۲ ، ۱۶۲ _کو قبول نہ کرنے کی سزا ۷/۲ _پرپردہ ڈالنے والوں کی سزا ۱۷۵/۲ _حق کے خلاف ستیزہ کار رہنے والوں کی گمراہی ۱۴۶/۲ _پرپردہ ڈالنے کا گناہ ۱۳۶/۲ ، ۱۵۹ ، ۱۶۲ ، ۱۴۳ _پرپردہ ڈالنے والوں کا گناہ ۱۴۳/۲ _پرپردہ ڈالنے والوں پر لعنت ۱۵۹/۲ ، ۱۶۰ ، ۱۶۱ ، ۱۶۲ _کے خلاف ستیزہ کار افراد کی محرومیت ۱۴۶/۲ _پرپردہ ڈالنے والوں کا محروم ہونا ۱۷۵/۲ _کی تشخیص کے معیارات ۱۸۵/۲ _پرپردہ ڈالنے کی رکاوٹیں ۱۶۳/۲ _کو قبول نہ کرنے کی علامتیں ۱۳۷/۲

نیز _ک اہل کتاب، تورات، دشمنی ، علماء ، علمائے اہل کتاب ، عیسائی علماء ، علمائے یہود، کفار، عیسائی ، منافقین ، یہود

حقائق :_ سے علم کی قدر و قیمت ۳۱/۲ ناقابل ادراک _۱۵۴/۲ _کے بیان کرنے میں حیا ۲۶/۲ _بیان کرنے کی روش ۲۶/۲ _فہمی کی روش ۱۴۱/۲

حقوق:_ میں نیکی کرنا ۱۴۸/۲ استفادے کا حق ۲۲/۲ ، ۲۹ ، ۱۶۸ قابل بخشش حق ۱۴۸/۲ حق قصاص ۱۴۸/۲ رہائش کا حق ۸۴/۲ وطن کا حق ۸۴/۲ حقوق کا نظام ۱۴۸/۲ اسلامی حقوق کی خصوصیات ۱۴۸/۲ _

حکمت :_ کے نتائج و اثرات ۴۳/۲ _سیکھنے کی قدر و قیمت ۱۵۱/۲ _کا مقام و منزلت ۴۳/۲ _کی تعلیم کی اہمیت ۱۲۹/۲ _کی تعلیم دینا ۱۲۹/۲ ، ۱۵۱

حکومت : دینی _سے دشمنی کی حرمت ۱۰۲/۲

حیرت :_ سے نجات ۴۰/۲ نیز _ک بنی اسرائیل

Presented by: https://jafrilibrary.com

حماقت:_ کے اثرات و نتائج ۱۳۲/۲_کی علامتیں ۱۳۰/۲، ۱۳۲، نیز ر_ک سفیہان (احمق لوگ)، علمائے یہود، مؤمنین، منافقین

سفیہان (احمق لوگ):۱۳۰/۲ نیز ر_ک قبلہ

سلوی: ر_ک بنی اسرائیل

حسن سلوک: ر_ک کفار، مردم (عوام)، والدین

حمد:_ الہی کے آداب ۳۰/۲_باری تعالی ۲/۱، ۶، ۳۰/۲، ۱۲۷، ۱۲۹، ۱۸۵_باری تعالی کے دلائل ۲/۱، ۳،۴_ باری تعالی کے لئے آمادگی ۵/۱ نیز_ر_ک دعا

حضرت حوا عليها السلام:_کی نافرمانی کے نتائج ۳۸/۲_کا بہشت سے نکالا جانا ۳۶/۲، ۳۸بہشت میں_کی تکلیف شرعی ۳۵/۲_اور شجر ممنوعہ۳۵/۲، ۳۶_کی خلقت ۳۵/۲_کا بہشت میں سکونت اختیار کرنا ۳۵/۲، ۳۶_کی نافرمانی ۳۶/۲، ۳۸_کی نافرمانی کے عوامل ۳۶/۲_کے ہبوط کے عوامل ۳۶/۲_کا واقعہ ۳۵/۲، ۳۶، ۳۸_کی لغزش ۳۶/۲_کے ہبوط کی جگہ ۳۶/۲_کا ہبوط ۳۶/۲، ۳۸_کو تنبیہ ۳۵/۲ نیز ر_ک حضرت آدم عليه السلام

حواس: ر_ک انسان

خ

خاشعین: ۳۶/۲_کا ایمان ۳۵/۲، ۳۶_کی خصوصیات ۳۵/۲، ۳۶

خاندان: خاندانی اختلاف ۱۰۲/۲ خاندانی اختلاف کے اسباب ۱۰۲/۲ خاندانوں میں اختلاف ڈالنے کا گناہ ۱۰۲/۲

خانہ خدا (کعبہ):_کے قبلہ بننے کے اثرات و نتائج ۱۴۲/۲_میں امن و امان ۱۲۵/۲_کے باني۱۲۷/۲_کی بنیاد۱۲۷/۲، ۱۲۸، ۱۲۹_کی تاریخ ۱۲۵/۲، ۱۲۷_کی تطہیر ۱۲۵/۲_کے خدمت گزار افراد۱۲۵/۲_کی زیارت ۱۲۵/۲_کا طواف ۱۲۵/۲_کی عظمت ۱۲۵/۲_کے فضائل۱۲۷/۲_کا قبلہ ہونا ۱۳۵/۲_کا قبلہ بننا ۱۴۲/۲، ۱۴۴، ۱۴۶، ۱۴۷_کا تقدس ۱۲۵/۲_کا قدیمی ہونا ۱۲۵/۲، ۱۲۷_میں مشرکین کے داخلے پر پابندی ۱۲۵/۲_کی نعمت ۱۲۵/۲_کی اہمیت و کردار ۱۲۵/۲_کی خصوصیات۱۲۵/۲ نیز ر_ک حضرت ابراہیم عليه السلام، حضرت اسماعیل عليه السلام، اعتکاف، ذکر، عبادت، نماز//خبائث:_سے استفادہ ۱۶۸/۲، ۱۶۹، ۱۷۲

خبر: نقل_میں آگاہی ۱۳۳/۲ نقل_کی شرائط ۱۳۳/۲

Presented by: https://jafrilibrary.com

خدا تعالی:_کی امداد کے اثرات و نتائج ۱/۵،۶_ کے نتائج_کی معرفت کے نتائج ۱/۵، ۲/۱۴۷_کی رحمانیت کے
اثرات و نتائج ۲/۱۶۳_کی رحمت کے اثرات ۱/۱، ۳،، ۲/۶۴، ۱۵۷_کی رحیمیت کے اثرات ۲/۱۶۳_کے علم کے
اثرات و نتائج ۲/۱۵۸_کے فضل کے اثرات ۲/۶۴_کی قدرت کے اثرات و نتائج ۲/۱۰۶_کے فیصلے کے اثرات
۲/۱۱۳_کے لطف و کرم کے اثرات ۲/۱۵۷، ۱۷۴_کی لعنت کے اثرات و نتائج ۲/۸۸، ۱۶۰_کی توصیف و ثنا کے
آداب ۲/۱۱۶_کی بخشش ۲/۳۷، ۵۸، ۵۲، ۶۴، ۱۵۵، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۸۲_کا ابداع (بغیر نمونے کے خلق) کرنا ۲/۱۱۷
_کا اتمام حجت کرنا ۲/۱۱۹ اوامر کی مخالفت سے اجتناب ۲/۱۵۰_کا احاطہ ۲/۱۹_کا علمی احاطہ ۲/۲۹، ۱۱۵_کے
مختصات ۱/۲، ۳، ۴، ۵، ۲/۲۱، ۲۳، ۳۲، ۳۰، ۴۱، ۵۲، ۵۷، ۵۸، ۶۱، ۷۰، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۲۷،
۱۲۸، ۱۲۹، ۱۴۰، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵_کا اختیار ۱/۲، ۲/۱۳۲_کے اختیارات ۲/۲۶، ۱۰۶_کا اذن ۲/۹۷، ۱۰۲_کا
ارادہ ۲/۲۶، ۱۱۷_کے اجر کی اہمیت ۲/۱۰۳_کے مشاہدہ کا محال ہونا ۲/۵۵_کو سبک تصور کرنا ۱/۷_کے اوامر کو
سبک شمار کرنا ۱/۷_کے نواہی کو سبک تصور کرنا ۱/۷_کا تمسخر اڑانا ۲/۱۴، ۱۵_کا اسم اعظم ۱/۱، ۲/۱_کی طرف
کسی حکم کی نسبت دینا ۲/۸۰_کو نقصان پہنچانا ۲/۵۷_کو گمراہ کرنا ۲/۲۶_کے اوامر سے منہ پھیرنا ۲/۱۶۶_کے افعال
۲/۱۰، ۱۷، ۲۲، ۳۰، ۲۹، ۲۸، ۲۶، ۳۲، ۳۸، ۴۱، ۵۰، ۶۱، ۷۳، ۱۰۶، ۱۱۰، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۲۲، ۱۳۸، ۱۴۴، ۱۴۸، ۱۴۹
، ۱۶۴، ۱۶۷، ۱۷۶، ۱۸۶، ۱۸۷_کی آزمائشیں ۲/۴۹، ۱۲۴، ۱۵۵_کا احسان ۲/۵۲_کی امداد ۱/۵، ۲/۵۰، ۸۷، ۱۵۳_
کی رحمت سے فائدہ اٹھانا ۱/۳ اوامر الہی ۲/۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۴۰، ۴۱، ۴۷، ۵۸، ۶۰، ۶۳، ۶۷، ۷۳، ۹۷، ۹۳، ۱۰۴،
۱۰۹، ۱۱۷، ۱۲۵، ۱۲۷، ۱۳۱، ۱۴۲، ۱۴۴، ۱۸۶، ۱۹۲، ۱۹۳_ کے منزہ ہونے کی اہمیت ۲/۱۱۶ اسم الہی کی
اہمیت ۱/۱ اللہ تعالی کے لئے بداء ۲/۵۱، ۱۰۶_کی بشارتیں ۲/۳۸، ۵۸، ۱۰۹، ۱۱۴، ۱۳۷، ۱۴۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷
_کی بصیرت ۲/۱۱۰_کا بے مثال ہونا ۲/۱۶۵_کی بے نیازی ۲/۱۱۰، ۱۱۷_کی اخروی جزائیں ۱/۴ الہی جزائیں
۲/۶۲، ۱۰۳، ۱۱۰، ۱۱۲، ۱۳۴، ۱۴۱، ۱۵۸_کی صفات کے بارے میں سوال ۲/۱۸۶_کے تقرب کے بارے میں
سوال ۲/۱۸۶ کی رحمت کا حصول ۲/۱۵۷_کے لطف و کرم کا حصول ۲/۱۵۷ افعال الہی کا متحقق ہونا (وجود میں آنا)
۲/۷۳ وعدہ الہی کا متحقق ہونا ۲/۱۱۰_کی تدبیر ۲/۵۰_کی تقدیریں ۲/۱۱۷_کی قدوسیت ۲/۳۰_کی ربوبیت کو جھٹلانا
۲/۶_کا کلام کرنا ۲/۵۵ قیامت میں_کا کلام کرنا ۲/۱۷۴_کا منزہ ہونا ۲/۳۲، ۱۱۶، ۱۳۹_کے حضور توبہ ۲/۳۷، ۱۶۰

Presented by: https://jafrilibrary.com

کا توبہ قبول کرنا ۱۶۳/۲ _ کی طرف توجہ ۱۱۵/۲ _ کی نصیحتیں ۳/۲ ، ۳۰ ، ۳۱ ، ۳۲ ، ۳۳ ، ۴۵ ، ۴۷ ، ۵۷ ، ۶۰ ، ۱۰۹ ، ۱۲۵ ، ۱۵۳ ، ۱۶۸ ، ۱۸۶ ، ۱۸۷ ، ۱۸۹ توفیقات الٰہی ۱۲۸/۲ _ کی دھمکیاں ۴۲/۲ ، ۴۳ ، ۱۲۰ ، ۱۴۰ ، ۱۴۴ _ کی اخروی حاکمیت ۴/۱ _ کی حاکمیت ۴/۱ ، ۲۲/۲ ، ۴۹ ، ۵۰ ، ۶۱ ، ۶۵ ، ۱۰۷ ، ۱۱۶ ، ۱۶۴ _ کی حجتیں ۳۱/۲ ، ۳۳ ، ۱۴۳ _ کا حساب کتاب کرنا ۴/۱ ، ۱۳۱/۲ _ کا حسن ۱/۱ _ کا دائمی طور پر حاضر ہونا ۱۱۵/۲ _ کا ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا ۱۱۵/۲ _ کی حکمت ۳۲/۲ ، ۱۳۹ _ کی حمایتیں ۱۹۴/۲ _ کی خالقیت ۲/۱ ، ۲۱/۲ ، ۲۹ ، ۳۰ ، ۵۴ ، ۱۱۷ ، ۱۶۴ _ اور اجر کا ضائع ہونا ۱۴۳/۲ _ اور جہالت ۳۲/۲ ، ۷۶ ، ۷۷ _ اور حیا ۲۶/۲ _ اور نقصان ۵۴/۲ _ اور شریک ۱۳۹/۲ ، ۱۴۲ _ اور غفلت ۱۴۰/۲ ، ۱۴۴ ، ۱۴۹ _ اور اولاد ۸۷/۲ ، ۱۱۶ ، ۱۱۷ _ کے دیکھنے کی دعا اور خواہش ۵۵/۲ _ کی دشمنی ۹۸/۲ _ کی دعوتیں ۵۱/۲ _ کے منزہ ہونے کے دلائل ۱۱۶/۲ ، ۱۱۷ _ کے حاضر ہونے کے دلائل ۱۱۵/۲ _ کی معرفت کے دلائل ۲۸/۲ ، ۱۶۴ _ کی رحمانیت کے دلائل ۱۶۴/۲ _ کی رحیمیت کے دلائل ۱۶۴/۲ _ کی رزاقیت ۵۷/۲ ، ۶۰ ، ۱۷۲ _ کا رؤوف ہونا ۱۴۳/۲ _ کی ربوبیت ۲/۱ ، ۳ ، ۵ ، ۲۱/۲ ، ۴۹ ، ۶۱ ، ۱۲۴ ، ۱۲۶ ، ۱۲۷ ، ۱۳۱ ، ۱۳۹ _ کی رحمانیت ۳/۱ ، ۱، ۲، ۱۶۳/۵ _ کی اخروی رحمت ۱۶۲/۲ _ کی خاص رحمت ۱۰۵/۲ ، ۱۵۷ _ کی رحمت ۳۷/۲ ، ۱۰۵ ، ۱۵۲ ، ۱۵۹ ، ۱۸۷ _ کی عمومی رحمت ۱/۱ ، ۳ ، کی رحیمیت ۱/۱ ، ۳ ، ۵ ، ۱۶۳/۲ _ کے مقدرات پہ راضی رہنا ۶۱/۲ _ کی بزرگی ۱/۱ _ کا رزق و روزی ۶۰/۲ _ کی معرفت کی روشیں ۲۲/۲ _ کی بخشش کے لئے زمین فراہم ہونا ۱۷۵/۲ _ کی نصرت و امداد کے لئے آمادگی ۱۹۴/۲ ، ۱۹۵ _ کے جھٹلانے کی آمادگی ۱۵۲/۲ _ کی رحمانیت کے ادراک کی آمادگی ۱۶۴/۲ _ کی رحیمیت کے ادراک کی آمادگی ۱۶۴/۲ عنایت الٰہی کو جذب کرنے کی آمادگی ۱۵۲/۲ _ کی سزاؤں کا اصلاحی پہلو ۵۴/۲ _ کی سرزنشیں ۷۷/۲ ، ۸۵ ، ۱۰۰ ، ۱۰۸ _ کی موجودگی کی وسعت ۱۱۵/۲ _ کی سلطنت ۱/۱ ، ۱/۲ _ کی سنتیں ۱۵/۲ ، ۱۲۶ ، ۱۵۵ _ کی آزمائشوں کا آساں ہونا ۱۵۵/۲ _ کسی امر کی اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت دینے کی شرائط ۸۰/۲ ، ۱۶۹ _ کی طرف سے ملنے والے اجر کی شرائط ۱۰۳/۲ رحمت _ کے نزول کی شرائط ۱۰۵/۲ _ کے وفائے عہد کی شرائط ۴۰/۲ _ کا شکر گزار ہونا ۱۵۸/۲ _ کی سماعت ۱۲۷/۲ ، ۱۳۷ _ کا درود و صلوات ۱۵۷/۲ _ کا عدل ۱۳۴/۲ ، ۱۴۱ _ کے اخروی عذاب ۱۶۵/۲ _ کے عذاب ۱۰/۲ ، ۴۱ ، ۵۹ ، ۷۹ ، ۸۱ ، ۱۶۲ ، ۱۷۴ ، ۱۷۵ ، ۱۷۸ ، ۱۷۹ ، ۱۹۴ _ کی عزت ۲۸/۲ _ کی عنایات ۳/۲ ، ۵ ، ۲۲ ، ۲۹ ، ۳۲ ، ۴۰ ، ۵۳ ، ۵۷ ، ۶۳ ، ۸۷ ، ۹۰ ، ۹۳ ، ۹۹ ، ۱۲۲ ، ۱۲۴ ، ۱۵۴ ، ۱۷۲ _ کے فضل کا عظیم ہونا ۱۰۵/۲ _ کی عفو و بخشش ۵۲/۲ ، ۱۸۷ _

Presented by: https://jafrilibrary.com

کا علم ۳۲/۲، ۷۴، ۸۵، ۹۵، ۱۱۰، ۱۲۷، ۱۳۷، ۱۴۰، ۱۵۸، ۱۸۱_ معدوم کے بارے میں_ کا علم ۳۰/۲_ کا ذاتی علم ۳۲/۲_ کا علم غیب ۸/۲، ۹، ۳۳، ۴۲، ۷۷، ۱۴۴، ۱۸۷_ کے مقدرات کے وجود میں آنے کے اسباب ۱۸۷/۲_ کی حمایت حاصل کرنے کے عوامل ۱۵۳/۲_ سے دوری کے اسباب ۵۴/۲، ۱۳۹،_ کے غضب سے نجات کے اسباب ۶۲/۲_ کی نصرت کے عوامل ۵۰/۲_ کا عہد ۲۷/۲، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۴۵، ۶۳، ۹۳، ۱۲۴، ۱۲۵_ کا غضب ۶۱/۲، ۹۰_ کا فضل ۹۰/۲_ کے اوامر کا فلسفہ ۳۳/۲، ۱۳۱_ کے اوامر کا فہم ۹۳/۲_ کی مشیت میں قانون ہونا ۱۰۵/۲_ کے اوامر کو قبول کرنا ۱۳۱/۲، ۱۳۲_ کے عہد کو قبول کرنا ۶۳/۲_ کی اخروی قدرت ۱۶۵/۲_ کی قدرت ۵/۱، ۲۰/۲، ۲۳، ۴۷، ۱۰۶، ۱۰۹، ۱۱۷، ۱۳۷، ۱۴۸، ۱۶۵، ۱۸۶_ کا قرب ۱۸۶/۲ آخرت میں_ کا فیصلہ ۱۱۳/۲_ کی قضاوت ۱۱۳/۲_ کو دیکھنے کی خواہش کی سزا ۵۵/۲_ کی اخروی سزائیں ۴/۱_ کی سزائیں ۷/۲، ۱۵، ۵۵، ۷۴، ۹۵، ۱۲۰، ۱۴۹_ کے افعال کی کیفیت ۲۶/۲_ کا لطف ۱۵۷/۲_ کی ابدی لعنت ۱۶۲/۲_ کی اخروی لعنت ۱۶۱/۲_ کی لعنت ۸۸/۲، ۸۹، ۱۶۰، ۱۶۱_ کی دنیاوی لعنت ۱۶۱/۲_ کی اخروی مالکیت ۴/۱، ۵_ کی مالکیت ۲/۱، ۴، ۱۰۷/۲، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۴۲، ۱۵۶_ کی بزرگی ۱/۱_ کے علم کا دائرہ ۲۹/۲، ۳۰، ۳۳_ کی قدرت کا دائرہ ۲۰/۲، ۲۹_ کی امداد و نصرت سے محروم ہونا ۱۷/۲_ کے حضور ۵/۱_ کی ہدایت سے مخالفت ۱۲۰/۲_ کے فضل کے درجات ۱۰۵/۲_ کی مشیت ۲۶/۲، ۶۶، ۷۰، ۹۰، ۱۰۵_ کی بخشش کے مظاہر ۱۷۳/۲، ۱۹۲_ کی حکمت کے مظاہر ۱۲۹/۲_ کی حمایت کے مظاہر ۱۵۴/۲_ کے مظاہر ۱۱۵/۲_ کی ربوبیت کے مظاہر ۴/۱، ۵/۲، ۲۲، ۱۰۵، ۱۱۲، ۱۲۶، ۱۳۶، ۱۴۷، ۱۴۹، ۱۵۷_ کی رحمت کے مظاہر ۱/۱، ۴، ۳۷/۲، ۱۲۸، ۱۶۰، ۱۶۴، ۱۷۳، ۱۷۸، ۱۹۲_ کی رحیمیت کے مظاہر ۱/۱_ کی عزت کے مظاہر ۱۲۹/۲_ کے فضل کے مظاہر ۱۰۶/۲_ کی قدرت کے مظاہر ۱۴۸/۲_ کی لعنت کے مظاہر ۱۶۲/۲_ کا ساتھ ہونا ۱۵۴/۲_ کے مقدرات ۳۰/۲، ۹۴_ کا مکر ۹/۲_ کی رحمت کے موانع ۱۶۱/۲، ۱۷۸_ کی رحمت کے موجبات ۱/۱، ۱۶۰/۲_ کے غضب کے موجبات ۶۱/۲_ کی مہربانی ۱/۱، ۳، ۵، ۱۴۳/۲، ۱۸۵_ کا اسم ۱/۱_ کی لعنت سے نجات ۱۶۰/۲_ کا نجات عطا کرنا ۵۰/۲_ کی قدرت کی علامتیں ۲۹/۲، ۷۳_ کے قرب کی علامتیں ۱۸۶/۲_ کی نصرت ۱۰۷/۲، ۱۲۰_ کی نظارت ۹۶/۲، ۱۴۴_ کی نعمتیں ۷/۱، ۴۰/۲، ۴۷، ۴۹، ۵۳، ۵۴، ۵۶، ۱۲۲، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲،_

Presented by: https://jafrilibrary.com

کا نقش ۳۱/۲_ کے نواہی ۳۵/۲، ۳۱، ۶۰، ۱۰۴، ۱۲۰_ کے فیض کا ذریعہ ۳۳/۲_ کی وحدانیت ۲۲/۲، ۱۶۳_ کی قدرت کی وسعت ۱۰۶/۲_ کے عہد سے وفا کرنا ۸۰/۲، ۸۵، ۹۳_ کی ولایت و سرپرستی ۱۰۷/۲_ کی قدرت کی خصوصیات ۱۰۶/۲_ کی ہدایت کی خصوصیات ۳۹/۲، ۱۲۰_ کی تشریعی ہدایت ۳۵/۲_ کی خاص ہدایت ۷/۱_ کی ہدایت ۶/۱، ۲۶/۲، ۳۸، ۱۲۰، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۸۵_ کی تنبیہات ۳۵/۲، ۳۶، ۱۰۹، ۱۴۵ نیز ر_ ک آفرینش (کائنات)، احتجاج (بحث و مجادلہ)، استعاذہ، استمداد (مدد طلب کرنا)، اطاعت، افترا (جھوٹ باندھنا)، امید رکھنا، اقرار، انبیاء علیهم السلام، انسان، اہل کتاب، ایمان، بنی اسرائیل، تحریف، ترس (خوف)، تسبیح، تسلیم، تفکر، توقعات، جہالت، حدود الہی، خشیت (خوف خدا)، دشمن، ذکر، روابط، شکر، ظالمین، عبادت، عصیان (نافرمانی)، عقیدہ، علائق (رجحانات)، عمل، عہد و پیمان، غفلت، کفار، کفر، گناہگار افراد، مومنین، پیامبر اسلام (ص)، عیسائی، مشرکین، مفتریان خداوند (اللہ تعالی پر جھوٹ باندھنے والے)، مکر ملائکہ، موجودات، حضرت موسی علیه السلام، نیازہا (ضروریات)، یاس، (مایوسی)یہود_

خدعہ: ر_ ک مکر

خرافات: _سے نبرد آزمائي ۱۸۹/۲

خرد: ر_ ک عقل

Presented by: https://jafrilibrary.com

خرید و فروخت : نقصان دہ _ ۲/ ۱۰۲ نیز ر_ ک قیامت

خسارہ :_ کے عوامل ۲/ ۱۶ ، ۲۷ ، ۶۴ ، ۱۲۱ نیز ر_ ک آخرت فروشی ، ابتلا (آزمائش) ، امتحان ، بنی اسرائیل ، خدا تعالی ، جادو ، دنیا طلبی ، زیاں کار لوگ ، شرک ، صلہ رحم ، علوم غریبہ ، فاسقین ، کفار ، گمراہی ، گناہ ، منافقین ، ہمسر (شوہر ، زوجہ)یہود _

خشوع و خضوع : _ کی اہمیت ۲/ ۵۸ _ کی آمادگی ۲/ ۴۶

خشیت : _ کے اثرات و نتائج ۲/ ۷۴ _ الہی ۲/ ۷۴ نیز ر_ ک طبیعت (فطرت) ، قلب

خطا : قبل از اسلام کی خطائیں ۲/ ۱۹۲ _ کے موانع ۲/ ۷۷

خوف : _ خدا کے نتائج ۲/ ۴۰ ، ۱۵۰ عذاب سے _ کے نتائج ۱/ ۵ ، ۲/ ۹۵ _ خدا کی اہمیت ۲/ ۱۵۰ _ خدا ۲/ ۴۰ ، ۴۱ _ دشمنوں سے ۲/ ۱۵۰ عذاب اخروی سے _ ۱/ ۵ ، ۲/ ۹۵ _ غیر خدا سے _ ۲/ _ ۴۰ ، ۴۱ ، فقر سے _ ۲/ ۱۷۷ _ پسندیدہ _ ۲/ ۴۱ ، ۱۵۰ ممنوع _ ۲/ ۴۱ ناپسندیدہ _ ۲/ ۱۵۰ _ کے عوامل ۲/ ۶۲ _ کے موانع ۲/ ۶۲ ، ۱۱۲ _ خدا کی علامتیں ۲/ ۱۲۲ ، ۱۹۵ _ نیز ر_ ک ابتلا (امتحان) مومنین ، محسنین ، (نیک لوگ) یہود

خود : _ کو تہمت سے بری قرار دینا ۲/ ۶۷ _ سے خیانت ۲/ ۱۸۷ _ سے مکر و فریب کی سرزنش ۲/ ۱۰۱ _ پہ ظلم ۲/ ۵۴ ، ۵۷ ، ۹۲ _ کی تباہی کے اسباب ۲/ ۱۲۱ _ سے مکر و فریب ۲/ ۹

خودسازی : ر_ ک تزکیہ

خودفروشي : ر_ ک یہود

خودفریبی : _ کے اثرات و نتائج ۲/ ۱۳۰

خودکشي : _ کا حرام ہونا ۲/ ۱۹۵ نیز ر_ ک بنی اسرائیل

خوک (خنزیر) : _ کے گوشت کا حرام ہونا ۲/ ۱۷۳ _ کے خباثث ۲/ ۱۷۳ _ کا کھانا ۲/ ۱۷۳ _ کے گوشت کی حرمت کا فلسفہ ۲/ ۱۷۳

خون : _ کے کھانے پینے کی حرمت ۲/ ۱۷۳ _ کا خبائث میں سے ہونا ۲/ ۱۷۳ _ کا پینا ۲/ ۱۷۳ _ کی حرمت کا فلسفہ ۲/ ۱۷۳

Presented by: https://jafrilibrary.com

خیر و نیکی :_کی آمادگی ۱۰۶/۲ _میں سبقت ۱۴۸/۲ _کا سرچشمہ ۱۰۵/۲ _کے موارد ۱۸۰/۲ ، ۱۸۴

خیر خواہی : ر_ک حضرت موسی علیہ السلام

Presented by: https://jafrilibrary.com

اشاريہ (۳)

د

دار الاسلام: ر_ ک سرزمین ہا (سرزمینیں)

دریا: کشتی کی_میں حرکت ۲/ ۱٦۴ دریائے نیل ۲/ ۵۰ _کے پانی کا شگافتہ ہونا ۲/ ۵۰ نیز ر_ ک بنی اسرائیل

دزدی (چوری): ر_ ک حرم

درماندہ راہ: _کی ضروریات کو پورا کرنا ۲/ ۱۷۷

درخت: درختوں کا پھل دینا ۲/ ۲۲ درختوں کے پھل دینے کا منبع ۲/ ۲۲ درختوں کا پھل ۲/ ۲۲ نیز ر_ ک بہشت، کافور

دشمن: دشمنوں کی سازشوں سے آگاہی ۲/ ۱۳۷ دشمنوں سے انتقام ۲/ ۱۹۰ دشمنوں کے پراپیگنڈے کا جواب ۲/ ۱۳۵ دشمنوں کا پراپیگنڈا ۲/ ۱۵۰ _کی سازش سے چشم پوشی ۲/ ۱۰۹ جنگ میں _ کے حقوق ۲/ ۱۹۰ اللہ تعالی کے_ ۲/ ۹۸ دشمنوں کے شر کو دور کرنا ۲/ ۱۳۷ _سے معاملے یا تعلق کی روش ۲/ ۱۰۹ _سے نرم برتاؤ کی آمادگی ۲/ ۱۱۰ دشمنوں کا سوء استفادہ کرنا ۲/ ۱۰۴ _کی معافی ۲/ ۱۰۹ دشمنان خدا کا کفر ۲/ ۹۸ دشمنوں سے نبرد آزمائی ۲/ ۱۰۹، ۱۱۰، دشمنوں سے روابط کے مراحل ۲/ ۱۰۹ _کے پراپیگنڈے سے ممانعت ۲/ ۱۵۰

نیز ر_ ک اطاعت، ترس (خوف)، جنگ، جہاد، دشمن شناسی، دشمنی، صبر //دشمن شناسی: _کے معیارات ۲/ ۱٦۹ //دینی معاشرہ: _کو پہنچنے والے نقصان کی شناخت ۲/ ۸٦ _کا تمسخر اڑانا ۲/ ۱۴ _کا امتحان ۲/ ۱۵۵ _کی تباہی کے عوامل ۲/ ۱۲ _کے تمسخر اڑانے کی سزا ۲/ ۱۵ نیز ر_ ک منافقین //داوا: ۲/ ۱۳۳

دربدر کرنا: _سے اجتناب ۲/ ۸۴، ۸۵ _کرنے کا انجام و سزا ۲/ ۸۵ نیز ر_ ک بنی اسرائیل تبعید گران (دربدر کرنے والے دین دار افراد، مومنین، یہود

دربدر کرنے والے لوگ: _کی امداد کرنے سے اجتناب ۲/ ۸۵ _کی امداد ۲/ ۸۵ _

دعا: _ کے نتائج و اثرات ۱/ ٦، ۲/ ۱۲۸، ۱٦۱، ۱۸٦ _ کے آداب ۱/ ٦، ۲/ ۱۲٦، ۱۲۷، ۱۲۹ _کی قبولیت ۲/ ۱۸٦ _میں خلوص ۲/ ۱۸٦ قبولیت _کی خواہش ۲/ ۱۲۷، ۱۸٦ _کی اہمیت ۱/ ٦، ۲/ ۱۸٦ _ میں حمد و ثنا ۲/ ۱۲۹ پانی کی کمی کي_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۲/۶۰ہدایت کے لئے_ ۱/۶_ کی قبولیت کی آمادگی ۲/۱۲۹ قبولیت_ کی شرائط ۲/۱۸۶ قبولیت دعا کا منبع ۲/۱۲۴_کا وقت ۲/۱۸۶ نیز رـ ک حضرت ابراہیم علیہ السلام ، حضرت اسماعیل علیہ السلام ، ایمان ، بنی اسرائیل ، فرزند (اولاد) ، ماہ رمضان ، حضرت موسی علیہ السلام

دفاع:_ ترک کرنے کے نتائج ۲/۱۹۵_ کے آداب ۲/ ۱۹۵_ کے احکام ۲/ ۱۹۱ حرام مہینوں میں_ ۲/۱۹۴_ کا دائرہ ۲/۱۹۴ نیز رـ ک جہاد، حرم

دعوی کرنا: بغیر دلیل کے_ ۲/ ۹۴ ، ۱۱۱، جھوٹا_ ۲/۱۱۸_ اضروی سعادت کا ۲/ ۹۵ ، ۹۹_ ظالمانہ ۲/ ۹۵_ کی اہمیت کے معیارات ۲/ ۱۱_ کی قبولیت کے معیارات ۲/ ۹۴_

دنیا : کا بے قیمت ہونا ۲/۹۴ _ اور آخرت ۲/۹۴ نیز رـ ک آرزو ، دنیا طلب افراد، دنیا طلبي

دنیاطلب افراد: ۲/۸۶ ، ۹۶ _ کو عذاب ۲/۸۶ _ کی سزا ۲/۸۶

دنیاطلبي:_ کے نتائج ۲/ ۳۱ ، ۷۹ ، ۸۶ ، ۱۰۳ ، ۱۴۳ ، ۱۴۶_ کا خطرہ ۲/۱۴۳_ کا نقصان ۲/۱۰۲_ کی سرزنش ۲/۹۶ _ کے عوامل ۲/۱۰۳_ کا فسق ۲/۹۹ نیز رـ ک بدعت گزاران (اہل بدعت) ، دین ، علمائ، علمائے یہود، عہد شکن لوگ ، عیسائي ، یہود

دوستداران خدا (اللہ تعالی کے چاہنے والے) : ۲/۱۶۵

دشمنی : حضرت جبرائیل علیہ السلام سے_ کے اثرات و نتائج ۲/۹۸ تورات سے_ ۲/۹۷ مشرک رہبروں سے_ ۲/۱۶۷ کفار سے_ ۲/۹۸ ملائکہ سے_ ۲/۹۹ ہادیوں سے_ ۲/۹۷ حق سے_ ۲/ ۱۴۶ _ کے عوامل ۲/۱۴۶_ اضروي_ کے عوامل ۲/۱۶۶ حضرت جبرائیل علیہ السلام سے_ کا فلسفہ ۲/۹۷ حضرت جبرائیل علیہ السلام سے_ کا ناپسندیدہ ہونا ۲/۹۷_ کی علامتیں ۲/۱۳۷ نیز رـ ک حضرت آدم علیہ السلام ، انسان ، اہل کتاب ، حکومت ، خدا تعالی ، دشمن ، دشمن شناسی ، شیاطین ، شیطان ، ظالمین ، علمائے یہود ، عیسائي ، مشرکین ، یہود

دوستی : مشرک رہبروں کے ساتھ_ کے نتائج ۲/۱۶۷ باطل کی کے نتائج ۲/۱۶۶ مشرک رہبروں کے ساتھ_ ۲/۱۶۹ ناپسندیدہ_ ۲/۱۶۷_ اور اطاعت ۲/ دین : دینی تعلیمات کے نتائج و اثرات ۲/۱۲۱_ کی تعلیم دینے کے نتائج ۲/۱۲۹_ کے بعض حصے پر عمل کے نتائج ۲/۸۵ ، ۸۶_ پر پردہ ڈالنے کے نتائج ۲/۱۶۱ ، ۱۶۲_ کو پہنچنے والے نقصان کی شناخت ۲/۳۱ ، ۷۹ ، ۱۰۹ ، ۱۱۱ ، ۱۲۰ ، ۱۴۰_ میں شک سے اجتناب ۲/۱۴۷_ پر پردہ ڈالنے سے اجتناب ۲/۱۴۶ _ سیکھنے کی قدر و قیمت ۲/۱۵۱ _ سیکھانے کی اہمیت ۲/۱۲۹ ارکان_ ۲/ ۳ ، ۴ ، ۱۷۷_ ۱۶۶

کے حقائق کا اظہار ۱۶۰/۲_ سے منہ موڑنا ۷/۲ ، ۴۳ ، ۱۸۷_ کے اہداف ۱۷۷/۲_ کی حفاظت کی اہمیت ۱۲۰/۲_ کی پیروی کرنے کی اہمیت ۱۷۰/۲_ شناسی کی اہمیت ۱۷۱/۲_ سے شبہات دور کرنے کی اہمیت ۷۸/۲_ قبول کرنے کی اہمیت ۱۴۷/۲_ کی حفاظت ۷۸/۲ ، ۱۳۵_ کی اتباع کرنا ۱۷۰/۲_ کی تبلیغ ۱۳۳/۲، ۱۵۹ ، ۱۷۴_ میں تبعیض ۸۵/۲ _ کے بارے میں لوگوں کے تخیلات ۷۹/۲_ کی تعلیمات ۸۳/۲_ کی تعلیم دینا ۱۲۹/۲ ، ۱۵۱_ کا مقام ۷۴/۲_ کی حاکمیت ۱۹۳/۲_ کی حقانیت کے دلائل ۱۵۹/۲_ کو چھپانے والوں کی دنیا طلبی ۱۷۴/۲ چنا ہوا_ ۱۳۲/۲_ حق ۱۳۵/۲ _ حنیف ۱۳۵/۲ عالمانہ_ ۱۴۵/۲_ اور تقاضے ۱۷۳/۲_ چھپانے کی سرزنش ۱۴۶/۲_ کے بارے میں ساز باز کا ظلم ۱۴۵/۲_ کو چھپانے کا ظلم ۱۴۰/۲_ کو چھپانے والوں کا اخروی عذاب ۱۶۲/۲_ کو چھپانے والوں کا عذاب ۱۷۴/۲_ کے بعض حصے پر عمل ۸۵/۲ ، ۸۶_ پر عمل ۵/۲_ سے منہ موڑنے کے عوامل ۱۷۰/۲_ پہ قائم رہنے کے عوامل ۱۷۲/۲_ پر پردہ ڈالنے کے عوامل ۴۲/۲ ، ۱۶۳ ، ۱۷۴_ کے پھیلاؤ کے عوامل ۱۹۳/۲ فلسفہ_ ۲۱/۲ ، ۳۵ ، ۵۴ ، ۶۳ ، ۱۳۸ ، ۱۴۲ ، ۱۷۷ فہم_ ۱۱۸/۲_ قبول کرنا ۱۳۲/۲ ، ۱۴۳ ، ۱۷۱ برگزیدہ دین قبول کرنا ۱۳۲/۲_ پر پردہ ڈالنا ۴۲/۲ ، ۱۴۰ ، ۱۶۱_ کی نافرمانی کی سزا ۱۱۹/۲_ چھپانے کی سزا ۱۷۴/۲ کی مخالفت کی سزا ۱۴۹/۲_ کو جھٹلانے والوں کی سزا ۲۴/۲_ کا پھیلاؤ ۱۹۳/۲_ چھپانے کا گناہ ۱۷۴/۲_ کی حاکمیت میں روڑے اٹکانا ۱۹۳/۲_ فروعات_ میں مجادلہ ۱۳۸/۲ فہم_ سے محروم لوگ ۲۰/۲ ، ۱۷۱_ کو چھپانے والوں کی اخروی محرومیت ۱۶۲/۲ ، ۱۷۴ حقائق_ کی تشخیص کے معیارات ۱۱۱/۲_ کی حقانیت کے معیارات ۱۴۵/۲ ، ۱۴۷_ مقبول کے معیارات ۱۲۰/۲_ کی حاکمیت میں روڑے ۱۹۳/۲_ کی تشریع کا منبع ۱۲۸/۲_ کا سرچشمہ ۱۳۸/۲ ، ۱۴۷_ کی اتباع میں رکاوٹیں ۱۷۰/۲_ میں شک کے موانع ۱۴۷/۲_ کی فہم میں رکاوٹیں ۷/۲_ کا نزول ۱۳۶/۲_ کی حقانیت کی علامتیں ۱۳۵/۲_ کی تعلیمات کو پھیلانا ۳/۲_ کا نظام تعلیمات ۱۰۶/۲ ، ۱۰۷ ، ۱۴۳ ، ۱۷۸_ میں جبر و اکراہ کی نفی ۱۳۳/۲_ کا کردار اور اہمیت ۳۷/۲ ، ۱۱۳ ، ۱۷۵_ کا وحی ہونا ۱۵۹/۲_ کا ہدایت کرنا ۱۷۰/۲ ، ۱۷۵

نیز رـ ک ادیان ، اسباط ، حضرت اسحاق علیہ السلام ، اسلام ، حضرت اسماعیل علیہ السلام ، انبیاء علیہم السلام ، ایمان ، بنی اسرائیل ، سر تسلیم خم ہونا ، جہاد ، دیندار لوگ ، دینداری ، دین سازان (دین گھڑنے والے) ، دین سازی ، دین فروش لوگ ، دین فروشی ، صابئین ، عرف عام ، عقل ، عقیدہ ، علمائ، کفار ، پیامبر اسلام (ص) ، عیسائی ، عیسائیت ، منافقین ، نیازہا (ضروریات) حضرت یعقوب علیہ السلام ، یہود ، یہودیت_ //دین و مذہب : ر_ ک دین اور رسومات

Presented by: https://jafrilibrary.com

دیندار لوگ :_کی دربدری سے اجتناب ۸۵/۲_کے قتل سے اجتناب ۸۵/۲_کی ذمہ داری ۸۵/۲_کو تنبیہ ۸۵/۲

دینداری :_میں ثابت قدم رہنا ۶۳/۲ ، ۹۳_کی شرائط ۸۰/۲ دین گھڑنے والے: ۴۹/۲

دین سازی :_کا جرم ۴۹/۲_کا حرام ہونا ۴۹/۲_کا گناہ ۴۹/۲ نیز_ر ک علمائے یہود، کسب

دین فروش افراد:_کا آگ کھانا ۱۴۴/۲_جہنم میں ۱۴۵/۲_قیامت میں ۳۸/۲_کی سزا ۱۴۵/۲_کی گمراہی ۱۴۵/۲_کی محرومیت ۱۴۵/۲

دین فروشي:_کے نتائج و اثرات ۴۱/۲_سے اجتناب ۴۵/۲_کی قیمت ۴۱/۲ ، ۱۴۴_کی قیمت کا ناچیز ہونا ۹۰/۲_کے منافع سے کھانا ۱۴۴/۲_سے اجتناب کے عوامل ۴۱/۲_کے عوامل ۱۴۴/۲_کا گناہ ۱۴۴/۲

دیت :_ادا کرنے کے آداب ۱۴۸/۲_کے احکام ۱۴۸/۲_کے احکام پہ قائم رہنے کی اہمیت ۱۴۸/۲ قتل کی_ادا کرنا ۱۴۸/۲ قتل کي_۱۴۸/۲ نیز_ر ک قاتل، قصاص

ذ

ذبح :_میں بسملہ ۱۴۳/۲ نیز_ر ک ذبیحہ

ذبیحہ : بسملہ کے بغیر_کی حرمت ۱۴۳/۲ ، بسملہ کے بغیر_کا خبائث میں سے ہونا ۱۴۳/۲_بسملہ کے بغیر ۱۴۳/۲_حرام_کی حرمت کا فلسفہ ۱۴۳/۲

ذلت : دنیاوی_۱۱۴/۲_کے اسباب ۶۱/۲ ، ۶۵ دنیاوی_کے اسباب ۸۵/۲ ، ۱۱۴_سے نجات کے عوامل و اسباب ۶۲/۲ نیز_ر ک بنی اسرائیل، ذکر، قرآن کریم ، عصیان گران (نافرمان لوگ)، پیامبر اسلام (ص)، مسجد، یہود

ذکر :_تاریخ کے نتائج ۶۶/۲_الہی کے اثرات و نتائج ۱۵۲/۲ قیامت کے_کے نتائج ۱۲۳/۲ اللہ تعالی کی نعمتوں کے_کے نتائج ۱۲۲/۲_الہی سے ممانعت کے نتائج ۱۱۴/۲_الہی سے منہ موڑنا ۱۱۵/۲ ، تاریخ کے_کی اہمیت ۵۳/۲ ،۵۱_الہی کی اہمیت ۲۱/۲ ، ۱۱۴ ، ۱۱۵ ، ۱۵۲_نعمت کی اہمیت ۴۰/۲ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے امتحان کا_۱۲۴/۲ قیامت کی ہولناکیوں کا_۱۲۳/۲ پسندیدہ عمل کے بانیوں کا_۱۲۷/۲ کعبہ کے بنانے کا_۱۲۷/۲ تاریخ کا_۵۰/۲ ، ۵۵،۵۸ ، ۶۰ ، ۶۱ ، ۶۳ ، ۸۳ ، ۹۳ ، ۱۲۴ ، ۱۲۶ ، ۱۲۷ ، تورات کا_۶۳/۲ حاکمیت الہی کا_۱۰۷/۲ تاریخی واقعات کا_۳۴/۲ ، اللہ تعالی کی خالقیت کا_۵۴/۲ اللہ تعالی کا_۴۰/۲ ، ۴۷ ، ۱۲۲ ، ۱۵۲ ، ۱۵۸ ، مسجد میں_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۱۳/۲ ، حضرت ابراہیم عليه‌السلام کی دعا کا_۱۲۶/۲ ، ۱۲۷ حضرت اسماعیل عليه‌السلام کی دعا کا ذکر_۱۲۷/۲ عہد خدا کا_۸۳/۲ قدرت الٰہی کا_۱۰۷/۲ معجزے کا_۶۳/۲ کوہ طور کے معجزہ کا_۹۳/۲ بنی اسرائیل کی نجات کا_۴۹/۲ نعمت کا_۲۲/۲ ، ۳۰ ، ۴۷ ، ۱۲۲ ، ۱۲۵_الٰہی میں رکاوٹیں ڈالنے والوں کی ذلت ۱۱۴/۲_الٰہی کی آبادگی ۱۵۳/۲_الٰہی ترک کرنے کے عوامل ۱۱۴/۲_نعمت کا فلسفہ ۴۷/۲ ، ۱۲۲_الٰہی سے ممانعت کا گناہ ۱۱۴/۲_الٰہی کی جگہ ۱۱۴/۲_الٰہی سے ممانعت ۱۱۴/۲_الٰہی کی رکاوٹیں ۱۱۴/۲

ذمہ داری :_کا عمومی ہونا۲/۲۱ ، ۹۹

ر

راز :_کا افشا کرنا ۷۲/۲

راعنا : ر_ک دشنام (گالی دینا)

راہ معتدل (اعتدال کی راہ) : ۱۰۸/۲

رشتہ دار:_سے نیکی اور حسن سلوک ۸۳/۲ ضرورت مند_کے لئے خرچ کرنا ۱۷۷/۲_کی ضروریات کو پورا کرنا ۱۷۷/۲_کے حقوق ۱۸۰/۲ نیزر_ک خویشاوندی (رشتہ داري)، وصیت

رزق کی راشن بندي:_کی اہمیت ۶۰/۲

رشتہ داري: انبیاء عليه‌السلام کے ساتھ_۱۳۱/۲، ۱۳۴ نیزر_ک تعصب، قیامت

خیال پردازی (خیال بافي) : ر_ک یہود

رجحانات یا محبتیں : اللہ تعالی کی محبت کے اثرات و نتائج ۱۷۷/۲ مشرک رہبروں سے محبت کے اثرات ۱۶۷/۲ مال سے محبت کے اثرات و نتائج۱۷۷/۲ اللہ تعالی کی محبت ۱۶۵/۲ طاقتور رہبروں سے محبت ۱۶۵/۲ غیر خدا کی محبت ۱۶۵/۲ باطل معبودوں سے محبت ۱۶۵/۲ نسل سے محبت ۱۲۸/۲ اللہ تعالی سے محبت کے عوامل ۱۶۵/۲ باطل معبودوں سے محبت کے عوامل ۱۶۵/۲

رجعت:_کا امکان ۵۶/۲ ، ۷۳

Presented by: https://jafrilibrary.com

رحمت :_ سے فائدہ اٹھانا ۳/۱ _کی بشارت ۱۵۵/۲ _کا حصول ۱۵۷/۲ _سے محروم لوگ ۸۸/۲، ۸۹، ۱۵۹، ۱۶۲ _سے محروم ہونا ۸۸/۲، ۱۵۹، ۱۶۱، ۱۶۲ _جن لوگوں کے شامل حال ہوتی ہے ۳۷/۲، ۶۴، ۱۰۵، ۱۵۵، ۱۵۷، ۱۶۰ _کے موجبات ۱۶۰/۲ نیزر_ک گناہگار لوگ، یاس (مایوسي)

رذائل: ر_ک اخلاق، یہود

رزق و روزی :_ سے استفادہ ۶۰/۲، ۱۷۲ پاکیزہ _سے استفادہ ۵۷/۲ حلال _سے استفادہ ۵۷/۲ پاکیزہ_ ۱۷۲/۲ حلال _کمانا ۱۵۵/۲ _کا منبع ۲۲/۲، ۵۷، ۶۰، ۱۷۲ _نیزر_ک انسان، بنی اسرائیل، اہل بہشت

رہبان: ر_ک عیسائي علماء

رہبران (قائدین) : دینی_کی غیبت کے نتائج ۵۱/۲، ۹۲ دینی_ کے قتل کے نتائج ۶۱/۲ دینی_ کا احترام ۱۰۳/۲ گمراہ_ کا گمراہ کرنا ۱۶۶/۲ ظالم_ کو رشوت دینا ۱۸۸/۲ _کا رشوت خور ہونا ۱۸۸/۲ بت پرست _ ۱۲۴/۲ قیامت میں_ ۱۶۶/۲ _دینی اور لوگوں کے رجحانات ۱۲۰/۲ گمراہ_ قیامت میں ۱۶۶/۲ دینی_ کے قتل کی آمادگی ۶۱/۲ دینی_ کا سازباز کرنا ۱۳۵/۲ دینی_ کی پسندیدہ گوشہ نشینی ۵۱/۲ دینی_ کا قتل ۹۹/۲ _حق کے خلاف قیام ۱۴۳/۲ دینی_ کی ذمہ داری ۶۰/۲، ۱۲۶، ۱۵۵ دیني_ کو تنبیہ ۱۲۰/۲ نیزر_ک رہبری (قیادت)، علائق، (رجحانات)، مشرکین، منافقین

ریاست طلبی: ر_ک علمائے یہود

رستگاران (سعادت مند انسان) : ۱۵۵/۲:

رسومات: معاشرتی_ کے نتائج و اثرات ۱۴۰/۲ غلط_ سے نبرد آزمائي ۱۸۹/۲ نیزر_ک جاہلیت، نیاکان (اسلاف)

رشد:_ کے عوامل ۱۹/۲، ۲۶، ۳۰، ۳۹، ۱۲۴، ۱۳۱

رشوت :_ کے اثرات و نتائج ۱۸۸/۲ _کے احکام ۱۸۸/۲ _کا جرم ۱۸۸/۲ _کا حرام ہونا ۱۸۸/۲ _خوری کا خطرہ ۱۸۸/۲ _کی حرمت کا واضح ہونا ۱۸۸/۲ نیزر_ک رہبران (قائدین)، قاضی، قضاوت

رفاقت : ر_ک دوستي

رفاہ و آسائش :_کی اہمیت ۱۲۶/۲

نیزر_ک حضرت آدم علیه‌السلام ، بنی اسرائیل، کفار، مومنین، مکہ معظمہ

رکوع :_کی اہمیت ۱۲۵/۲ دین ابراہیمی علیه‌السلام میں_ ۱۲۵/۲ _کی جگہ ۱۲۵/۲ نیزر_ک نماز

رنگھا (مختلف رنگ): پیلا رنگ ۶۹/۲

روابط: اللہ تعالی سے رابطے کے اثرات و نتائج ۱۱۰/۲ نیز ر_ک قیامت

روایـــــت: ۱/۱، ۲، ۷، ۶، ۵، ۱/۲، ۱۳، ۹، ۶، ۳، ۱۵، ۱۷، ۲۱، ۲۰، ۲۳، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۳۰، ۳۱، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۴۱، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۹، ۵۱، ۵۵، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۳، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۷۰، ۷۱، ۷۳، ۷۶، ۷۹، ۸۱، ۸۳، ۸۵، ۸۷، ۸۹، ۹۱، ۹۳، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۱۰، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۷، ۱۲۱، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۳، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۴۰، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۵۰، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۸، ۱۶۳، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۷۱، ۱۷۳، ۱۷۵، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵

روح القدس: _سے مراد ۸۷/۲ _کی اہمیت ۸۷/۲ نیز ر_ک حضرت عیسی علیہ السلام

روز (دن): ر_ک شب

روزہ: _کے اثرات و نتائج ۱۸۳/۲، ۱۸۴، ۱۸۵ _کی ابتدا ۱۸۷/۲ _کے احکام ۱۸۳/۲، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۷ _کی اہمیت اور قدر و منزلت ۱۸۴/۲ کی تعداد ۱۸۵/۲ _میں ترغیب ۱۸۴/۲ _بیمار کا _۱۸۴/۲، ۱۸۵ _غروب سے پہلے _افطار کرنا ۱۸۷/۲ _کی انتہا ۱۸۷/۲ _کے احکام میں نرمی ہونا ۱۸۵/۲ _کی اہمیت ۴۵/۲، ۱۵۳، ۱۸۳، ۱۸۷ _کے ایام ۱۸۴/۲ _کا اجر ۱۸۴/۲ واجب _کی تعداد ۱۸۴/۲ قضا _کی تعداد ۱۸۵/۲ _میں ترغیب ۱۸۴/۲ بیمار کا _۱۸۴/۲، ۱۸۵ ادیان میں _۱۸۳/۲ مسافر کا _۱۸۴/۲، ۱۸۵ _اور قرآن کریم ۱۸۵/۲ _کی آمادگی ۱۸۴/۲ _کی شرائط ۱۸۴/۲ قضا _کی شرائط ۱۸۴/۲ _کے وجوب کی شرائط ۱۸۳/۲، ۱۸۵ _میں عسر و حرج ۱۸۴/۲، ۱۸۵ _کا فدیہ ۱۸۴/۲ _کا فلسفہ ۱۸۵/۲ _قضا _کا فلسفہ ۱۸۵/۲ _کی قدرت رکھنا ۱۸۴/۲ _کی قضا ۱۸۴/۲، ۱۸۵، ۱۸۷ _کے مبطلات ۱۸۷/۲ واجب _کی مدت ۱۸۵/۲ _سے معذور افراد ۱۸۴/۲، ۱۸۵ _کے فدیہ کی مقدار ۱۸۴/۲ _کے بطلان کے موارد ۱۸۴/۲ _میں نظم ۱۸۵/۲ _کا وجوب ۱۸۳/۲، ۱۸۵ _کی قضا واجب ہونا ۱۸۴/۲، ۱۸۵ _کا وقت ۱۸۴/۲، ۱۸۵، ۱۸۷ _کی قضا کا وقت ۱۸۴/۲، ۱۸۵ _کی خصوصیات ۱۸۵/۲ نیز ر_ک استمداد (مدد طلب کرنا)، اعتکاف، انبیاء علیہم السلام، زن (عورت)، ماہ رمضان

Presented by: https://jafrilibrary.com

ز

زراعت:_ کا وسیلہ ۲/۴۱ نیز رـ ک بنی اسرائیل

زکوة:_ کے اثرات و نتائج ۲/۳۸، ۱۱۰ _ کے احکام ۲/۴۳_ کی اہمیت ۲/۴۳، ۱۱۰، ۱۷۷_ کی ادائیگی ۲/۸۳، ۱۱۰، ۱۷۷_ کے تارکین ۲/۸۳_ فطرہ ۲/۴۳_ کا وجوب ۲/۴۳ نیز رـ ک بنی اسرائیل

زمین :_ کی خلقت کا آغاز ۲/۱۱۷_ کی تخلیق (بغیر کسی نمونے کے ہوتے ہوئے)۲/۱۱۷_ کا زندہ کرنا ۲/۱۶۴ _ کے وسائل سے استفادہ کرنا ۲/۱۶۸ _ سے استفادہ کرنا ۲/۲۲، ۶۱، ۱۶۸_ کا نقطہ آغاز ۲/۳۰_ کا بستر ہونا ۲/۲۲_ کی تاریخ ۲/۲۲، ۳۰_ کا حکمران ۲/۱۰۷_ کا خالق ۲/۱۱۷، ۱۶۴_ کی خلقت ۲/۲۲، ۱۶۴ مردہ_ ۲/۱۶۴_ پر سکونت ۲/۲۲_ کے وسائل سے استفادہ کی شرائط ۲/۱۶۸_ کی زندگی کے عوامل ۲/۱۶۴_ کا غیب سے ہونا ۲/۳۳_ کے فوائد ۲/۲۲، ۳۶_ کا پھیلاؤ ۲/۳۰_ کی موجودات کا مالک ۲/۱۱۶_ کی زندگی کا معیار ۲/۱۶۴_ کی زندگی کا سرچشمہ ۲/۱۶۴ نیز رـ ک افساد(فساد پھیلانا)، زندگی، شیاطین

زندگی: نئے سرے سے_ ملنا ۲/۴۳ برزخی_ کی حقانیت ۲/۱۵۴_اخروی ۲/۲۸_دنیوی ۲/۳۶_ کے اسباب ۲/۱۹_ کا سرچشمہ ۲/۲۸، ۴۳ نیز رـ ک امتیں، انسان، تفکر، جامعہ (معاشرہ)، زمین، شہداء، دنیاوی_ کی قدر و قیمت ۲/۱۷۹ دنیاوی_ کا حرص و لالچ ۲/۹۶ زمین پر_ ۲/۳۶ نیز رـ ک مشرکین، یہود

زہد: ناپسندیدہ_ ۲/۱۶۸، ۱۷۲

زیارت: رـ ک کعبہ

زیاں کار انسان: ۲/۲۷، ۶۵، ۱۲۱ نیز رـ ک بنی اسرائیل

زیبائي :_ کا منبع ۲/۱ نیز رـ ک آفرینش (کائنات) //زینت : بہترین_ ۲/۱۳۸

س

سائلین :_ کو کھانا کھلانا ۲/۸۳_ کی ضروریات پورا کرنا ۲/۱۷۷

سازش (سازباز): رـ ک دین، رہبران (قائدین)

سبزی جات : رـ ک بنی اسرائیل

سبیل اللہ :_ کی قدر و منزلت ۲/۱۵۴_ کے موارد ۲/۱۹۰، ۱۹۵

Presented by: https://jafrilibrary.com

سپاسگزاری: ر_ک شکر // ستائش: ر_ک حمد // ستم: ر_ک ظلم // ستمگران: ر_ک ظالمین // ستمگری: ر_ک ظلم // سجدہ: _ کی اہمیت ۲/۱۲۵ _ کی حقیقت ۲/۳۴ _ دین ابراہیمی علیه‌السلام میں ۲/۱۲۵ _ کی جگہ ۲/۱۱۴، ۱۲۵ نیز ر_ک حضرت آدم علیه‌السلام ، ابلیس، ملائکہ

سختی: _ سے سامنا کرنے کے آداب ۲/۱۵۶ _ میں صبر کی اہمیت ۲/۱۵۵ _ میں صبر کا اجر ۲/۱۵۵ _ برداشت کرنا ۲/۱۵۴ _ کو آسان بنانے کی روش ۲/۴۵، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۷۷ _ میں صبر ۲/۱۵۶، ۱۵۷، ۱۷۷ _ سے نجات کے عوامل ۲/۱۸۵ نیز ر_ک امتحان، تکلیف شرعي

سرزمینہا (سرزمینیں): اسلامی _ کو آزاد کرنا ۲/۱۹۱ سرزمین بیت المقدس ۲/۵۸ سرزمین سراندیب ۲/۳۶ سرزمین سری لنکا ۲/۳۶ سرزمین کوفہ ۲/۳۴

سرگردانی: ر_ک بنی اسرائیل، منافقین

سازشی لوگ: _ سے نبرد آزمائی ۲/۱۱۰

سوال: _ کے نتائج ۲/۱۷۱ بے جا _ کے نتائج ۲/۱۰۸ بے جا _ ۲/۶۸، ۷۱، ۱۰۸،۱۰۹ جائز _ ۲/ ۱۸۶ نیز ر_ک خدا تعالی، ماہ (چاند)، پیامبر اسلام (ص) مسلمان

سرزنش: _ کے عوامل ۲/۱۳۶

توجیہ کرنا: ر_ک علمائے یہود

سر تسلیم خم ہونا: خدا تعالی کے حضور _ کے نتائج ۲/ ۱۱۲، ۱۳۱، ۱۳۶، ۱۳۷ غیر خدا کے سامنے _ ہونے سے اجتناب ۲/ ۱۳۳ خداوند متعال کے حضور _ کی اہمیت ۲/ ۱۱۲، ۱۲۸، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۴، ۱۳۶، ۱۴۱، ۱۴۳، دین کے حضور _ کی اہمیت ۲/ ۱۴۳، غیر خدا کے حضور _ ۲/ ۱۳۶ قضائے الہی کے حضور _ ۲/ ۱۵۶، ۱۵۷ اللہ تعالی کے حضور کے دلائل _ ۲/ ۱۳۱ خدا تعالی کے حضور _ کی آمادگی ۲/ ۱۳۱ خداوند متعال کے حضور _ کے درجات و مراتب ۲/ ۱۲۸ مقام _ ۲/ ۱۲۸ مقام _ تک پہنچنا ۲/ ۱۲۹

سیکھنا: حرام _ ۲/۱۰۲ نیز ر_ک ملائکہ

Presented by: https://jafrilibrary.com

سکھانا: _کے آداب ۲/ ۱۰۲ _کی آمادگی ۲/ ۳۱

سرور: _کے عوامل ۲/۶۹ نیزر_ک ادیان، مہتدین (ہدایت یافتہ انسان) سری لانکا: ر_ک سرزمینہا

سعادتمند انسان: ۲/۱۵۷

صفا و مروہ کی سعی: ۲/۱۵۸ صدر اسلام میں ۲/۱۵۸ _کا عبادت ہونا ۲/۱۵۸ _کا فلسفہ ۲/۱۵۸

سعادتمندي: _کے عوامل ۲/۵، ۱۸۹ نیزر_ک رستگاران (سعادتمند انسان)، متقین اللہ تعالی کے رسول علیہ السلام: ۲/۱۱۹، ۱۵۱ _کے دشمن ۲/۹۸ نیزر_ک انبیاء علیہ السلام

سزا: سزاؤں کے قوانین جاری کرنے کے نتائج ۲/ ۵۴ _کا گناہ سے تناسب ۲/۱۵ سزاؤں کے احکام کا خیر ہونا ۲/ ۵۴ _کا شخصی ہونا ۲/ ۱۳۴ اخروي _کے عوامل ۲/ ۱۱۳ دنیاوی _ ۲/ ۱۱۴ سزاؤں کے قوانین کا فلسفہ ۲/ ۵۴ سزاؤں کے موجبات ۲/ ۷، ۳۹، ۵۴، ۵۵، ۷۴، ۱۱۴، ۱۲۰، ۱۳۹، ۱۷۴ سزاؤں کا نظام ۲/ ۱۵، ۲۴، ۴۸

سزائیں: سزاؤں کا انفرادی ہونا ۲/ ۴۸، ۱۳۴، ۱۳۱ _کا نظام ۲/ ۸۱، ۱۳۴، ۱۳۱ _کی خصوصیات ۲/ ۴۸ نیزر_ک جرائم، کیفر (سزا) یہودیت

حضرت سلیمان علیہ السلام: _کا منزہ ہونا ۲/ ۱۰۲ _پہ جادوگری کی تہمت ۲/ ۱۰۲ _کی حکومت ۲/ ۱۰۲ _کے دشمن ۲/ ۱۰۲ _اور جادو ۲/ ۱۰۲ _اور کفر ۲/ ۱۰۲ _کا واقعہ ۲/ ۱۰۲ _کی نبوت ۲/ ۱۰۲ نیزر_ک جادو، شیاطین، یہود

سیاست خارجہ: ۲/ ۱۰۳

ش

شاکرین: _کے درجات ۲/ ۵۲، ۵۶

شب (رات): _شب و روز میں تفاوت ۲/ ۱۶۴ _کا آغاز ۲/ ۱۸۷ _و روز کی گردش ۲/ ۱۶۴ _و روز کی حد ۲/ ۱۸۷ نیزر_ک شب قدر، ماہ رمضان

شب قدر: _کا وقت ۲/ ۱۸۵

شبہات: _کے جوابات دینے کی اہمیت ۲/ ۱۳۹ شبہہ شناسی کی اہمیت ۲/ ۱۴۲ _کا جواب ۲/ ۱۴۲ _کا جواب دینے کی روش ۲/ ۸۰ معادمیں شبہ کے زوال کے عوامل ۲/ ۲۹ _کے عوامل ۲/ ۳۲، ۱۰۹، ۱۴۷ نیزر_ک مجاہدین، نسخ

شبہہ افکنی (شبہہ ڈالنا): ر_ک علمائے یہود، عیسائی، یہود

Presented by: https://jafrilibrary.com

شبہہ زدائي (شبہہ دور کرنا) : ر_ک دین
شخم زنی (ہل چلانا) : گائے کے ساتھ ۲/ ۷۱
شرک : _ کے اثرات و نتائج ۲/ ۱۶۳، ۱۶۵، ۱۶۷، ۱۷۰ _ سے اجتناب ۲/ ۲۲ _ عبادی سے اجتناب ۲/ ۸۳ _ کی تشویق ۲/ ۱۶۹ _ کو رد کرنا ۲/ ۲۲، ۱۳۲ _ کی آمادگی ۲/ ۱۱۸، ۱۷۰ _ کا نقصان ۲/ ۵۴ _ عملی ۲/ ۹ _ عبادی کا عجیب ہونا ۲/ ۸۳ _ کا ظلم ۲/ ۵۴، ۱۶۵ _ عبادی کا ظلم ۲/ ۵۱، ۹۲ _ کے عوامل ۲/ ۲۲، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۹ _ سے نبرد آزمائي ۲/ ۱۴۳، ۱۹۳ _ کے موارد ۲/ ۱۶۶ نیز ر_ک حضرت ابراہیم عليه‌السلام ، بنی اسرائیل ، تبری (برائت ، عیسائیت ، یہودیت _
شریعت : ر_ک دین ، حضرت عیسی عليه‌السلام ، حضرت موسی عليه‌السلام
شعائر اللہ : ۲/ ۱۵۸
شکار: تفریح کے لئے _ ۲/ ۱۴۳ نیز ر_ک شنبہ (ہفتہ)
شادی (خوشي): ر_ک سرور
شکر: _ الہی کے اثرات و نتائج ۲/ ۱۷۲ _ خدا کی اہمیت ۲/ ۵۲، ۱۵۲، ۱۷۲، ۱۸۵ _ نعمت کی اہمیت ۲/ ۵۷ _ کی روح پیدا کرنا ۲/ ۱۵۳ _ کی آمادگی ۲/ ۵۶ _ خدا کی آمادگی ۲/ ۱۸۵ _ نعمت ۲/ ۱۵۲، ۱۷۲ بخشش کی نعمت کا _ ۲/ ۵۲ _ سے مراد ۲/ ۱۸۵ _ کے موانع ۲/ ۵۲ نیز ر_ک بنی اسرائیل
شکنجہ : ر_ک آل فرعون ، بنی اسرائیل ، فرعونیان (الشکر فرعون)
شناخت : _ کا وسیلہ ۲/ ۷، ۱۷۱ _ کی اہمیت ۲/ ۱۸۵ میں گمان ۲/ ۷۸ _ کے موانع ۲/ ۷، ۷۴
شوہر: _ کا کردار و اہمیت ۲/ ۱۸۷ زوجہ و _ کے مابین اختلاف ڈالنے کی حرمت ۲/ ۱۰۲ زوجہ و _ کی جدائي کا نقصان ۲/ ۱۰۲ زوجہ و _ کا ایک دوسرے کے لیئے لباس ہونا ۲/ ۱۸۷
نیز ر_ک بہشت ، جادو، سوگند (قسم) ، نیازہا (ضروریات)
شاگردان : _ میں احساس ذمہ داری پیدا کرنا ۲/ ۱۰۲ نیز ر_ک علوم غریبہ (ناآشنا علوم)

Presented by: https://jafrilibrary.com

شجرہ ممنوعہ:_ سے استفادہ کے نتائج ۲/۳٦_ سے اجتناب ۲/۳۵_ سے استفادہ ۲/۳۵_ سے مراد کیا ہے؟ ۲/۳۵_ کی خصوصیات ۲/۳۵ نیز ر_ک حضرت آدمؑ ، حضرت حواؑ _

شراب :_ کی حرمت کا فلسفہ ۲/۱۴۳

شہادت: ر_ک گواہی

شہر نشینی : ر_ک بنی اسرائیل

شہداء:_ کی زندگی کا ادراک ۲/۱۵۴_ کی زندگی ۲/۱۵۴_ کے درجات ۲/۱۵۴ نیز ر_ک امتحان

شیاطین:_ کا مجسم ہونا ۲/۱۰۲_ کی تعلیمات ۲/۱۰۲_ کا جادو ۲/۱۰۲_ کی دشمنی ۲/۱۰۲_ کا مشاہدہ ۲/۱۰۲_ زمین میں ۲/۳٦_ اور جادو ۲/۱۰۲_ اور حضرت سلیمانؑ ۲/۱۰۲_ کا کفر ۲/۱۰۲_ کا مسکن (رہائش) ۲/۳٦ نیز ر_ک منافقین، یہود

شیطان :_ کے ورغلانے اور فریب و مکاری کے اثرات و نتائج ۲/۳٦_ کا بہشت سے نکالا جانا ۲/۳٦، ۳۸_ کا گمراہ کرنا ۲/۱٦۹_ کا ورغلانا ۲/۳٦، ۱٦۸، ۱٦۹_ کے پیروکار ۲/۱٦۹_ کی ترغیبات ۲/۱٦۹_ کے مختلف راستے ۲/۱٦۸_ کے دشمن ۲/۳٦_ کی دشمنی ۲/۱٦۸، ۱٦۹_ کے ورغلانے کی روش ۲/۱٦۸_ کے تسلط کی زمین ہموار ہونا ۲/۱٦۸_ کا تسلط ۲/۳٦_ حضرت آدمؑ کی بہشت میں ۲/۳٦_ کی صفات ۲/۱٦۸_ کے چیلے ۲/۱٦۹_ کے قدم ۲/۱٦۸_ کا کردار و اہمیت ۲/۳٦، ۱٦۹_ کا ہبوط ۲/۳٦، ۳۸ نیز ر_ک ابلیس، اطاعت، شیاطین

شیطنت : ر_ک منافقین

ص

صابئین :_ کے ایمان کے نتائج و اثرات ۲/٦۲ مومن_ کا اجر ۲/٦۲_ کا دین ۲/٦۲_ کے دین کا رسمی ہونا ۲/٦۲_ کی ذمہ داری ۲/٦۲

صابرین :_ کی امداد ۲/۱۵۳_ کو بشارت ۲/۱۵۵، ۱۵۷_ کی حمایت ۲/۱۵۳_ کا عقیدہ ۲/۱۵٦ _ سے مراد ۲/۱۵۵_ کی خصوصیات ۲/۱۵٦_ کی ہدایت ۲/۱۵۷

صاعقہ (کڑکتی بجلی) : ر_ک عذاب

صالحین : ۲/۱۳۰_ آخرت میں ۲/۱۳۰ ، ۱۳۱_ قیامت میں ۲/٦۲ ،

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۳۰_کے فضائل ۳۰/۲_کے درجات ۱۳۰/۲، ۱۳۱_

صبر:_کے اثرات و نتائج ۴۵/۲، ۱۵۳، ۱۵۵_کی اہمیت ۴۵/۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۷۷ دشمنوں کی اذیت پر_۱۱۰/۲ اطاعت میں_۱۵۵/۲_کے عوامل ۱۱۰/۲_آتش پر_سے مراد ۱۷۵/۲

نیز_ر_ک استمداد (مدد طلب کرنا)، جہاد، سختی، صابرین، فقر، مومنین، مصائب

صبغۃ اللہ:_سے مراد ۱۳۸/۲

صحرائے سینا: ر_ک بنی اسرائیل

صداقت: ر_ک ایمان، مومنین، یہود

صحت: ر_ک تغذیہ (کھنا اور کھلانا)

صراط مستقیم:_سے مراد ۶/۱، ۷_کی خصوصیات ۷/۱ نیز_ر_ک ہدایت

صلہ رحم:_کی اہمیت ۲۷/۲ قطع رحم کا نقصان ۲۷/۲

ض

ضروریات زندگی:_کو پورا کرنے کا منبع ۲۲/۲ نیز_ر_ک زندگی

ضد، ہت دھرمي:_سے پرہیز کے اثرات ۱۱۸/۲_کے اثرات و نتائج ۷۴/۲، ۱۱۸ نیز_ر_ک اہل کتاب، بنی اسرائیل، علمائے یہود، عیسائي، مشرکین، یہود

ط

طغیان (سرکشي):ر_ک منافقین

طغیان گران (سرکش لوگ): سرکشوں کو مہلت ۱۵/۲

طلاق:ر_ک سوگند (قسم)

طواف: دین ابراہیمی علیہ السلام میں ۱۲۵/۲_کرنے والوں کے درجات ۱۲۵/۲ نیز_ر_ک کعبہ، نماز

طہارت: ر_ک بہشت، عبادت

Presented by: https://jafrilibrary.com

طیبات (پاکیزہ اشیاء):_سے اجتناب ۱۶۹/۲ _سے استفادہ ۵۷/۲ ، ۱۴۲ _کو حرام قرار دینا ۱۴۲/۲

ظ

ظالمین: ۳۵/۲ ، ۵۱ ، ۹۲ ، ۹۵ ، ۱۳۵ ، ۱۶۵ ، ۱۹۳ _سے انتقام ۵۰/۲ _کی بہانہ تراشی ۱۵۰/۲ _کی دشمنی ۱۵۰/۲ _کی قیادت ۱۲۴/۲ ظالم ترین لوگ ۱۱۴/۲ ، ۱۴۰ _اور قدرت الٰہی ۱۶۵/۲ _کو اخروی عذاب ۱۶۵/۲ _کے بارے میں اللہ تعالی کا علم ۹۵/۲ _کی غفلت ۱۶۵/۲ _کی سزا ۹۵/۲ _سے نبرد آزمائی ۱۹۳/۲ نیز ر_ک بنی اسرائیل

ضروریات: _کے اثرات و نتائج ۱۶۸/۲ معنوی _کو پورا کرنا ۱۲۸/۲ _پوری کرنے کا سرچشمہ ۱۲۶/۲ خدائی امداد کی ضرورت ۵/۱ غذا، خوراک کی ضرورت ۳۵/۲ دین کی ضرورت ۳۵/۲ رہائش کی ضروریات ۳۵/۲ ہدایت کی ضرورت ۶/۱ ، ۳۵/۲ ، ۳۸ زوجہ و شوہر کو ایک دوسرے کی ضرورت ۳۵/۲ ، ۱۸۷ جنسی ضرورت ۱۸۷/۲

ظلم: _کے اثرات و نتائج ۹۵/۲ ، ۶۱ _کی سزا ۹۵/۲ _کے درجات ۱۴۰/۲ _کے موارد ۳۵/۲ ، ۵۱ ، ۵۴ ، ۵۹ ، ۹۲ ، ۱۱۴ ، ۱۴۰ ، ۱۳۵ ، نیز ر_ک بنی اسرائیل ، ظالمین

ظلمت (تاریکی): _کے درجات ۱۷/۲ _کے موارد ۱۸/۲

ظن: ر_ک شناخت، عقیدہ، لقاء اللہ

ع

عابدین: ۱۳۳/۲ ، ۱۳۴ ، ۱۳۸ ، ۱۴۱ _کے درجات ۱۲۵/۲ نیز ر_ک امتہا (امتیں)

عقلاء: ر_ک تقلید // عالم برزخ: _کی حقانیت ۱۵۴/۲

عبادت: _کے اثرات و نتائج ۲۱/۲ کے آداب ۵/۱ _میں اختیار ۵/۱ _میں خلوص ۵/۱ _کی قدر و منزلت ۱۲۵/۲ ، ۱۲۷ _سے منہ موڑنا ۱۱۵/۲ _کی اہمیت ۲۱/۲ ، ۱۱۵ _کی آمادگی پیدا ہونا ۱۲۶/۲ _کے آداب بیان کرنا ۱۲۸/۲ _کی کیفیت بیان کرنا ۱۲۸/۲ _کی نصیحت ۱۳۳/۲ _میں حضور قلب ۵/۱ _الٰہی کے دلائل ۵/۱ ، ۱۶۳/۲ _کی آمادگی ۵/۱ ، ۲۲/۲ _کی قبولیت کی شرائط ۱۲۷/۲ _الٰہی ۵/۱ ، ۲۱/۲ ، ۱۱۵ ، ۱۱۶ ، ۱۳۳ ، ۱۳۸ ، ۱۵۲ کعبہ میں _ ۱۲۵/۲ غیر خدا کی _ ۵۱/۲ ، ۵۴ _اور پاکیزگی ۱۲۵/۲ _اور طہارت ۱۲۵/۲ _ترک کرنے کے عوامل ۱۱۴/۲ _کے عوامل ۵/۱ _کا فلسفہ ۲۱/۲ ، ۱۷۷ _کی جگہ ۱۱۴/۲ ، ۱۱۵ ، ۱۵۸ _کا منبع ۲۱/۲ _میں اکراہ و جبر کی نفی ۱۳۳/۲

Presented by: https://jafrilibrary.com

_میں جگہ کی اہمیت و کردار ۱۲۵/۲_کا وجوب ۸۳/۲ نیزر_ک آفرینش (کائنات)، حضرت ابراہیم علیہ السلام ، حضرت اسحاق، علیہ السلام حضرت اسماعیل علیہ السلام ، توفیقات ، مومنین ، موجودات ، حضرت موسی علیہ السلام ، حضرت یعقوب علیہ السلام _

عبادت گاہ: ۱۲۵/۲_کی تطہیر کی اہمیت ۱۲۵/۲_کی خدمت کرنا ۱۲۵/۲

عوام:_کا تمسخر اڑانا ۶۷/۲_کے حقوق کی حفاظت ۱۸۸/۲_کی پناہ ۱۲۵/۲_کا تزکیہ ۱۲۹/۲_کے حقوق ضائع ہونے کا خطرہ ۱۸۸/۲_سے حسن سلوک ۸۳/۲_کی کمزوری سے سوء استفادہ ۴۶/۲_کی گمراہی کے اسباب ۱۶۶/۲_کی لعنت ۱۶۱/۲ مشرک_۱۶۵/۲ نیزر_ک انبیاء علیہ السلام ، دین ، رہبران (قائدین)، ظالمین ، علمائے یہود، غصب ، قبلہ

عورت:_کی شرعی ذمہ داری ۳۵/۲ حاملہ_کا روزہ ۱۸۴/۲_کی ذمہ داری ۳۵/۲_کی اہمیت و کردار ۱۸۷/۲ نیزر_ک بنی اسرائیل ، قصاص

عفو و بخشش:_کی اہمیت ۱۷۸/۲ طاقت کے ہوتے ہوئے_۱۷۸/۲ نیزر_ک اہل کتاب ، بنی اسرائیل، خدا تعالی ، دشمن ، قاتل، قصاص ، گناہ //آزاد: ر_ک قصاص

لالچ : ر_ک زندگی ، مشرکین ، یہود

عبرت :_کے عوامل ۳۰/۲ ، ۳۴ ، ۵۰ ، ۵۱ ، ۵۴ ، ۶۶ ، ۱۲۱ نیزر_ک اصحاب سبت ، تاریخ، قرآن کریم، متقین_

عبودیت :_کے اثرات و نتائج ۱۴۲/۲_کی قدر و منزلت ۲۳/۲_کا اظہار ۶/۱_کی روش ۱۲۸/۲_کی آمادگی ۲۱/۲ کی علامتیں ۱/۱ ، ۲/ ۱۴۲ نیزر_ک انبیاء علیہ السلام ، پیامبر اسلام (ص)، مسلمین

عتق (آزاد کرنا) :ر_ک بردہ (غلام)

عدالت (عدل و انصاف):_کے اثرات و نتائج ۱۹۳/۲_کی اہمیت ۱۲۴/۲، ۱۸۲ ، ۱۹۰ ، ۱۹۳ نیزر_ک انتقام ، اجر، جنگ ، خدا تعالی ، رہبری (قیادت) ، مقابلہ بہ مثل (برابر کا مقابلہ) //عدس (مسور) : ر_ک بنی اسرائیل

عذاب:_کی اقسام ۱۰/۲ اہل_۷/۲ ، ۱۰، ۱۱ ، ۲۴ ، ۳۹ ، ۷۹ ، ۸۱ ، ۹۰ ، ۹۶ ، ۱۰۴ ، ۱۲۰ ، ۱۲۳ ، ۱۲۶ ، ۱۶۷ ، ۱۷۴ ، ۱۷۵ ، ۱۷۶_میں تاخیر ۱۶۲/۲ دوسروں کے_کو برداشت کرنا ۱۲۳/۲_میں تخفیف ۱۶۲/۲_میں ہمیشگی ۱۶۲/۲ بجلی کڑکنے کا_۵۵/۲ ، ۵۶ آسمانی_۵۹/۲ اخروی_۱۶۲/۲ عظیم_۷/۲ بلا بیان_۲۳/۲ دردناک_۱۰/۲ ، ۱۱ ، ۱۰۴ ، ۱۷۴ ، ۱۷۸_دنیاوی ۵۵/۲ ، ۵۹ ذلت آمیز_۹۰/۲ ، شدید_۸۵/۲، ۸۶ ، ۱۶۵_سے بچنے کے عوامل ۳۱/۲ ، ۱۹۳_

Presented by: https://jafrilibrary.com

سے نجات کے عوامل ١۴۳/٢ اضروی_ سے نجات کے عوامل ٣٨/٢ کے درجات ۷/٢، ١٠، ١١، ٨٥، ٨٦، ١٠۴، ١٦٢، ١٦٥، ١۴۳، ١۷٥، ١۷٨_ اضروی کے درجات ٨٥/٢، ١١۴_ کے موانع ١٨٩/٢_ کے موجبات ١١/٢، ٢۴، ٣١، ٥٩، ۷٩، ٨١، ٩٠، ١٠۴، ١٦٢، ١۴۳، ١۷٥، ١۷٨_ اضروی کے موجبات ٨٥/٢، ٨٦، ١١۴، دنیاوي_ کے موجبات ٦٥/٢، ٦٦_ سے نجات ٨٦/٢، ١٢٠، اضروي_ سے نجات ٣٨/٢، ١٢٣، ١٦٦ نیزر_ ک تمرس (خوف)، خدا تعالی، قیامت

عرف عام:_ اور دین ١٨٠/٢_ اور قوانین ١٨٠/٢_ اور موضوع کی شناخت ١٨٠/٢ عرفی معیارات ١٨٠/٢

عزت: ر_ ک خدا تعالی، مومنین

عصمت: گناہ سے ١٢۴/٢ نیزر_ ک انبیاء علیہ السلام، امامت

عصیان گران (نافرمان لوگ): ٥٩/٢، ٩٣_ کے لئے حتمی عذاب ٣٨/٢_ کی تذلیل ٦٥/٢_ کو رد کیا جانا ٦٥/٢_ کو دنیاوی عذاب ٦٥/٢_ قیامت میں ٣٨/٢_ کا انجام ٦٦/٢_ کو دنیاوی سزا ٦٦/٢_ کا مسخ ہونا ٦٦/٢ نیزر_ ک بنی اسرائیل

عطف قانون بہ ما سبق (قانون کو ماضی کی طرف لوٹانا): ر_ ک قانون

عقل:_ کی قدر و منزلت ١۷٠/٢_ کی اتباع کی اہمیت ١۷٠/٢_ کا کردار و اہمیت ١۷٠/٢_ اور دین کی ہم آہنگی ١۷٠/٢

عقیدہ: باطل_ کے اثرات و نتائج ٨٠/٢ باطل_ سے اجتناب ٦٣/٢_ کی قدر و منزلت ٩٠/٢_ میں برہان و دلیل کی اہمیت ١١١/٢_ میں برہان ١١١/٢ آزادی_ کی تاریخ ٦۷/٢_ کا مجسم ہونا ٢٥/٢ دینی_ میں تخیلات ١١١/٢ عقیدتی بنیاد کی تقویت ١١٠/٢ میں گمان ۷٨/٢ باطل_ ٣٨/٢، ۷۷، ٩۴، ٩٦، ١١١، ١٢٣، ١٣۴، ١۴١، ١٦٥، ١۷٥ توحید پہ_ ١٣٣/٢ دین پہ_ ١۷۷/٢ دین ابراہیمی علیہ السلام پہ_ ١٣٠/٢ ربوبیت الہی پہ_ ۷٦/٢ قیامت پہ_ ۷٦/٢ باطل_ کے ساتھ نبرد آزمائي ٨٠/٢ دینی_ کا مرجع ١١٣/٢_ کے مظاہر ٩١/٢، ٩٣، ٩۴_ کی تصحیح کے معیارات ٩٣/٢ دینی_ میں مناظرہ ١١١/٢

علم:_ کے اثرات و نتائج ۴۳/٢، ١٢٠، ١٣۷، ١۴٥، ١٨۴_ کی اہمیت ٣١/٢ نقصان دہ_ کا سیکھنا ١٠٢/٢_ کا مقام و رتبہ ۴۳/٢ پسندیدہ_ ٣٠/٢_ کا سرچشمہ ٣٢/٢ نیزر_ ک علوم غریبہ (ناآشنا علوم):

Presented by: https://jafrilibrary.com

علماء: علمائے دین کی تبلیغ ۲/۱۴۳ دین دار علماء کا تزکیہ ۲/۱۴۳ علمائے دین کی دنیا طلبی ۲/۱۴۳ بے عمل _ کی سرزنش ۲/۴۴ بے عمل _ کو عذاب ۲/۱۷۵ بے عمل _ ۲/۴۴ بے عمل _ جہنم میں ۲/۱۷۵ تحریف کرنے والے _ ۲/۷۵ دنیا طلب _ اور حق کو چھپانے والے ۲/۱۷۶ علمائے دین اور انحراف ۲/۱۰۱ علمائے دین اور حق پر پردہ ڈالنا ۲/۴۲، ۱۰۱، ۱۳۶ دین دار علمائے قیامت میں ۲/۱۴۳ علمائے دین کی سرزنش کے عوامل ۲/۱۱۳ دین دار _ کے فضائل ۲/۱۴۳ علمائے دین کی اخروی سزا ۲/۱۱۳ بے عمل _ کا محروم ہونا ۲/۱۷۵ _ کی ذمہ داری ۲/۴۴ علمائے دین کی ذمہ داری ۲/۱۵۹، ۱۴۳ کا کردار و اہمیت ۲/۷۵ فاسد _ کی اہمیت و کردار ۲/۷۹ _ کی خصوصیات ۲/۱۰۳، ۱۸۴ علمائے دین کو تنبیہ ۲/۱۰۱، ۱۳۶، ۱۴۳ نیز _ ر _ ک علمائے اہل کتاب، عیسائی علمای، علمائے یہود

علمائے اہل کتاب: _ کا اقرار ۲/۱۰۱ _ کا تجاہل عارفانہ ۲/۱۰۱ _ کو دھمکی ۲/۱۴۰ _ کا عذاب ۲/۱۷۵ _ اور انجیل ۲/۱۴۳ _ اور تورات ۲/۱۰۱، ۱۴۳ _ اور حق چھپانا ۲/۱۴۰، ۱۴۴، ۱۳۶، ۱۴۳ _ اور پیامبر اسلام (ص) ۲/۱۰۱ کا علم ۲/۱۴۴ _ کی گمراہی ۲/۱۷۵ نیز ر _ ک قبلہ

عیسائی علماء: ۲/۱۱۳ _ کی حق کے خلاف معرکہ آرائی ۲/۱۷۶ _ اور حق چھپانا ۲/۱۵۹، ۱۷۶ _ کا علم ۲/۱۴۴ _ پر لعنت ۲/۱۵۹ نیز ر _ ک قبلہ

علمائے یہود: ۲/۱۱۳ _ کی آگاہی ۲/۷۵ _ کا بدعتیں ایجاد کرنا ۲/۷۹، ۸۰ _ کی بصیرت ۲/۷۶، ۷۹ _ کا عمل تحریف ۲/۷۵، ۷۹ _ کا توجیہات گھڑنا ۲/۷۶ _ کا حق کے خلاف قیام ۲/۱۷۶ _ کا حق قبول نہ کرنا ۲/۷۶ _ کی دشمنی ۲/۷۸ _ کی دنیا طلبی ۲/۷۹ _ کی دین سازی ۲/۷۹ _ کی جاہ طلبی ۲/۷۹ _ کی توجیہات گھڑنے کی آمادگی ۲/۷۶ _ کا سوء استفادہ ۲/۷۶ _ کا شبہہ پیدا کرنا ۲/۷۹ _ اور اسلام ۲/۷۵ _ اور حماقت ۲/۷۶ _ اور قرآن کریم ۲/۷۵ _ اور حق کا چھپانا ۲/۷۶، ۱۵۹، ۱۷۶ _ اور پیامبر اسلام (ص) ۲/۷۶، ۷۹، ۱۰۱ _ اور عوام ۲/۷۵ _ اور مسلمان ۲/۷۶ _ اور یہود ۲/۷۶ _ کا علم ۲/۱۴۴ _ کی ضد و ہٹ دھرمی ۲/۷۶ _ پر لعنت ۲/۱۵۹ _ کی نسل پرستی ۲/۷۶ _ کا کردار و اہمیت ۲/۷۵، ۷۹ نیز ر _ ک قبلہ، مسلمان

//علوم غریبہ (ناآشنا علوم): _ کا نقصان ۲/۱۰۲ _ سے سوء استفادہ کرنا ۲/۱۰۲ _ کے سیکھنے والوں کو تنبیہ ۲/۱۰۲

//علیت: _ کا نظام ۲/۷۳

عمرہ: _ کے احکام ۲/۱۵۸ _ کی اہمیت ۲/۱۲۵ _ کے مناسک ۲/۱۵۸

عمل: _ کے اخروی اثرات و نتائج ۲/۱۶۷ ناپسندیدہ _ کے اخروی نتائج ۲/۱۶۷ _ کے نتائج ۲/۵۰، ۹۵

Presented by: https://jafrilibrary.com

، ۱۳۴، ۱۳۹، ۱۴۱، ۱۸۹ ناپسندیدہ_ کے نتائج ۱۶۷/۲ پسندیدہ_ کے آداب ۱۲۷/۲ جاہلانہ_ سے اجتناب ۶۷/۲ ناپسندیدہ _ سے اجتناب ۶۳/۲_ میں خلوص ۵/۱_ کی قدر و قیمت ۱۵۴/۲_ کے نتائج سے پر امید ہونا ۱۸۶/۲ دوسروں کے_ سے فائدہ اٹھانا ۱۴۱/۲ پسندیدہ_ کی اہمیت ۱۲۷/۲، ۱۴۸_ میں منطق کی اہمیت ۱۸۹/۲_ کی اخروی جزا ۱۴۸/۲_ کی جزا ۱۳۴/۲، ۱۴۱ پسندیدہ_ کی جزا ۱۴۸/۲، ۱۵۸_ کا حساب کتاب ۱۳۴/۲_ کی قبولیت کی دعا ۱۲۷/۲ ناپسندیدہ_ کی دعوت ۱۶۹/۲_ میں صحیح روش ۱۸۹/_ میں غیر درست روش ۱۸۹/۲_ پسندیدہ کی آمادگی ۱۴۸/۲ اوامر الٰہی پہ_ ۲۱/۲، ۵۸، ۹۳ بغیر ایمان کے_ ۳/۲، پسندیدہ_ ۵۱/۲، ۵۴، ۶۰، ۶۷، ۱۲۵، ۱۲۷، ۱۲۹، ۱۳۳، ۱۵۸، ۱۷۰، ۱۸۳ رضاکارانہ طورپر پسندیدہ_ انجام دینا ۱۵۸/۲ جاہلانہ_ ۶۷/۲ شیطانی_ ۱۶۹/۲ ناپسندیدہ_ ۲۷/۲، ۸۰، ۱۰۱، ۱۳۶، ۱۴۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۲ ، ۱۸۸_ میں دوام کے عوامل ۱۵۴/۲ ناپسندیدہ_ کی سزا ۷۴/۲_ کی قبولیت کے لئے دعا کی کیفیت ۱۲۷/۲_ کے گواہ ۱۴۳/۲_ کی جزا کا وقت ۱۴۸/۲

عمل صالح :_ کے اخروی اثرات و نتائج ۶۲/۲_ ترک کرنے کے نتائج ۶۲/۲، ۶۵ کے اثرات و نتائج ۲۵/۲، ۶۲، ۸۲ _کی اہمیت ۶۲/۲، ۱۱۰_ کی بقا ۱۱۰/۲ بہترین_ ۱۱۰/۲_ کی جزا ۲۵/۲، ۱۱۰، ۱۴۱_ کا مجسم ہونا ۲۵/۲_ کی آمادگی ۱۱۰/۲ ، بغیر ایمان کے_ ۲۵/۲، ۶۲، ۸۲_ کے معیارات ۱۰۴/۲_ کے موارد ۸۳/۲ نیزر_ ک قیامت _

عمو (چچا) : ۱۳۳/۲ // عواطف (احساسات):_ کو تحریک دینا ۱۹۵/۲_ اور عقیدہ ۱۶۵/۲ نیزر_ ک مومنین

عوامل طبیعی (فطری عوامل) : عمل کے_ ۲۲/۲، ۵۰، ۶۱_ کی اہمیت و کردار ۲۲/۲، ۷۳

عہد: وفائے_ کے اثرات و نتائج ۴۰/۲ وفائے_ کی اہمیت ۲۷/۲، ۴۰، ۶۴، ۱۰۰ وفائے_ کی آمادگی ۴۰/۲_ اللہ تعالی کے ساتھ ۲۷/۲ وفائے_ ۴۰/۲، ۴۵، ۱۷۷ نیزر_ ک انسان، اہل کتاب، بنی اسرائیل، خدا تعالی، ذکر، عہد شکن لوگ، عہد شکنی ، یہود

عہد جدید : ر_ ک انجیل // عہد شکن لوگ: ۸۳/۲

عہد شکنوں کی دنیا طلبی ۸۶/۲_ کی محرومیت ۸۶/۲ نیزر_ ک قرآن کریم

عہد شکنی :_ کے نتائج ۲۷/۲ اللہ تعالی کے ساتھ_ کے نتائج و اثرات ۶۴/۲_ کی سرزنش ۲۷/۲_ کے عوامل ۱۰۰/۲ اللہ تعالی کے ساتھ_ ۹۹/۲، ۱۰۰ اللہ تعالی کے ساتھ_ کا فلسفہ ۸۶/۲ اللہ تعالی کے ساتھ_ کی سزا ۸۵/۲، ۸۶_ کا گناہ ۶۴/۲_ سے نبرد آزمائی ۱۰۰/۲ اللہ تعالی کے ساتھ_ کے موانع

Presented by: https://jafrilibrary.com

۸۵/۲_ کا ناپسندیدہ ہونا ۷۶/۲ نیز ر_ ک بنی اسرائیل ، عہد شکن لوگ ، یہود
عہد عتیق : ر_ ک تورات // عید فطر : _ کی تکبیر ۱۸۵/۲ // عمل کا مجسم ہونا : ر_ ک عمل // عید قربان : _ کی تکبیر ۱۸۵/۲
// حضرت عیسی علیہ السلام : _ کی روح القدس کے ذریعے تائید ۸۷/۲_ کو جھٹلانا ۸۷/۲_ کی نبوت کے دلائل ۸۷/۲_ کی شریعت ۸۷/۲_ حضرت مریم علیہا السلام کے بیٹے ۸۷/۲_ کا واقعہ ۸۷/۲_ کی والدہ گرامی ۸۷/۲_ کا معجزہ ۸۷/۲_ کی تخلیق کی خصوصیات ۸۷/۲_ کی خصوصیات ۸۷/۲ نیز ر_ ک ایمان ، یہود
عیسائی : عیسائیوں کے اسلام لانے کے اثرات و نتائج ۱۱۲/۲_ کے ایمان کے نتائج و اثرات ۶۲/۲_ کی پیروی کے نتائج ۱۴۵/۲_ کے حسد کے نتائج ۱۰۹/۲_ کی دشمنی کے نتائج ۱۳۷/۲_ کی آرزوئیں ۱۰۹/۲_ کی آنحضرت (ص) سے آگاہی ۱۳۶/۲_ کے دعوے_ ۱۱۱/۲، ۱۱۳_ کا اسلام ۱۲۰/۲ ، سے منہ موڑنا ۱۴۵/۲_ کی افتراپردازیاں ۱۱۶/۲_ کا عقیدتی انحراف ۱۱۳/۲_ کی انحصار طلبی ۱۱۱/۲_ کا ایمان ۱۳۶/۲_ کا بے منطق ہونا ۱۱۱/۲_ ۱۲۰ مؤمن_ کا اجر ۶۲/۲_ کی اتباع ۱۴۵/۲_ کی تبلیغ ۱۰۹/۲_ کا اسلام کے خلاف پراپیگنڈا ۱۴۷/۲_ کا عمل تحریف ۱۳۶/۲، ۱۴۰، ۱۴۵_ کا تعصب ۱۲۰/۲_ کی سعی و کوشش ۱۴۵/۲ مسلمانوں کے خلاف _ کی کوشش ۱۳۵/۲_ کی یہودیوں پر تہمت ۱۱۳/۲_ کی رضایت حاصل کرنا ۱۲۰/۲ صدر اسلام کے_ کا حسد ۱۰۹/۲_ کا حق قبول نہ کرنا ۱۴۵/۲_ کی خداشناسی ۱۱۶/۲ صدر اسلام کے_ کی خداشناسی ۱۱۸/۲_ کی خواہشات ۱۱۸/۲_ سے دلیل طلب کرنا ۱۱۱/۲_ کی دشمنی ۱۳۷/۲، ۱۴۵_ کے شر کو دور کرنا ۱۳۷/۲_ کی دنیا طلبی ۴۱/۲_ کا دین ۶۲/۲_ کا شبہہ پیدا کرنا ۱۰۹/۲_ کی آنحضرت (ص) سے رضایت کی شرائط ۱۲۰/۲_ کی ہدایت کی شرائط ۱۳۷/۲_ کا ظلم ۱۴۰/۲_ کا عقیدہ ۱۱۱/۲، ۱۱۳، ۱۱۶، ۱۳۵ ، ۱۴۰ صدر اسلام کے_ کا عقیدہ_ ۱۱۸/۲_ کے رجحانات ۱۰۹/۲_ کی دین سے غفلت ۱۴۷/۲_ کا قبلہ ۱۴۵/۲، ۱۴۷_ کی آسمانی کتاب ۱۲۱/۲_ کا کفر ۱۰۵/۲، ۱۳۷_ کی اخروی سزا ۱۱۳/۲_ کی ضد و ہٹ دھرمی ۱۴۵/۲_ کی ذمہ داری ۴۱/۲ ، ۶۲، ۱۴۰ حق قبول نہ کرنے والے_ ۱۴۴/۲_ قیامت میں ۱۱۳/۲ صدر اسلام کے_ ۱۲۰/۲، ۱۳۵، ۱۴۴، ۱۵۹
_ مؤمن ۱۲۱/۲ _ اسلام پر ایمان لانے والے_ ۱۲۱/۲ قرآن کریم پہ ایمان لانے والے_ ۱۲۱/۲_ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام ۱۴۰/۲_ اور مسلمانوں کا مرتد ہونا ۱۰۹/۲_ اور اسباط ۱۴۰/۲_ اور حضرت اسحاق علیہ السلام ۱۴۰/۲_ اور اسلام ۱۰۹/۲، ۱۲۰_ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام ۱۴۰/۲_ اور انجیل ۴۱/۲_ اور بہشت ۱۱۹/۲_ اور مسجد کو گرانا ۱۱۴/۲_ اور تورات ۴۱/۲_ اور حقانیت پیامبر اکرم (ص) ۱۱۸/۲_ اور دین حضرت ابراہیم علیہ السلام ۱۴۰/۲_ اور دین

Presented by: https://jafrilibrary.com

اسباط ۲/۱۴۰_ اوردین حضرت اسحاق ۲/۱۴۰_ اوردین حضرت اسماعیل ۲/۱۴۰_ اوردین حضرت یعقوب ۲/۱۴۰_ اور قبلہ ۲/۱۴۴_ اوریہودیوں کا قبلہ ۲/۱۴۵ اور قرآن کریم ۲/۴۱، ۱۰۹_ اور حق چھپانا ۲/۴۲_ ۱۴۰_ اور مومنین ۲/۱۳۵_ اور آنحضرت (ص) ۲/۱۳۵_ اور مسلمان ۲/۱۰۵، ۱۰۹، ۱۱۱_ اور صدر اسلام کے مسلمان /۲۱۴۷_ اورہدایت ۲/۱۳۵_ اور حضرت یعقوب ۲/۱۴۰_ اوریہودیت ۲/۱۱۳_ اورہدایت قبول نہ کرنا ۲/۱۲۰_ کا جھگڑنا ۲/۱۴۷_ سے معاہدہ ۲/۱۲۰_ کی عدم رضایت ۲/۱۰۵_ کی ہوا و ہوس ۲/۱۲۰، ۱۳۵
نیز ر_ک عیسائي علمائے، قبلہ، پیامبر اسلام (ص)، مسلمان، یہود
عیسائیت: _کی پیروی کے نتائج و اثرات ۲/۱۲۰_ کی تعلیمات گڈمڈ کرنا ۲/۱۳۵، ۱۳۶، ۱۴۵_ کا انحراف ۲/۱۲۰_ کا بطلان ۲/۱۱۳_ کی پیروی ۲/۱۲۰، ۱۴۵_ کی تحریف ۲/۱۲۰، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۴۵_ کی تصدیق ۲/۱۱۳_ کی حقانیت ۲/۱۱۳_ رسمی ہونا ۲/۶۲_ کی کمزوری ۲/۱۲۰_ کی پیروی کی سزا ۲/۱۲۰_ اور شرک ۲/۱۳۵_ اورہدایت ۲/۱۳۵_ کا سرچشمہ ۲/۱۲۰ نیز ر_ک حضرت ابراہیم، عیسائي علماء، پیامبر اسلام (ص)، مشرکین، یہود

غ

غریزہ جنسی: _کا توازن ۲/۱۸۷_ کی طاقت ۲/۱۸۷ // غسل: _کے احکام ۲/۱۸۷ نیز ر_ک جنابت، ماہ رمضان
غصب: _کا جرم ۲/۱۸۸_ کی حرمت کا واضح ہونا ۲/۱۸۸ نیز ر_ک بیت المال
غفلت: اللہ تعالی سے _ کے نتائج ۲/۱۵۲ _ سے اجتناب ۲/۱۵۲_ کو دور کرنے کی آمادگی ۲/۱۵۳ اللہ تعالی سے _ کی سرزنش ۲/۱۱۴ قدرت الٰہی سے _ ۲/۱۶۵ نیز ر_ک خدا تعالی، ظالمین، عیسائي، یہود
غلطی: _سے مراد ۲/۸۱ // خلافت: ر_ک حضرت آدم، انسان، ملائکہ // خلقت: ر_ک موارد خاص خلیفہ الٰہی: ۲/۳۰، ۳۳ // غلام: _کی آزادی ۲/۱۴۷ نیز ر_ک قصاص // غم: _کے اسباب ۲/۶۲ _ کے موانع ۲/۶۲، ۱۱۲ نیز ر_ک قیامت، مومنین، محسنین (نیک لوگ)، مشرکین_ غیب: _کے موارد ۲/۳ نیز ر_ک آفرینش (کائنات)، مؤمنین

Presented by: https://jafrilibrary.com

اشاریہ (۴)

ف

فاسقین: ۲/۲۷_کا زیاں کار ہونا ۲/۲۷_کا دنیاوی عذاب ۲/۵۹_کی گمراہی کے عوامل ۲/۲۶_اور قرآن کریم ۲/۹۹_اور قرآنی مثالیں ۲/۲۶_کا کفر ۲/۹۹ نیز ر_ک بنی اسرائیل، فسق

حضرت فاطمہ (سلام اللہ علیہا):_کی تسبیحات ۲/۱۵۲

فتنہ:_سے نبرد آزمائی ۲/۱۹۳

فجر: ۲/۱۸۷ طلوع_میں شک ۲/۱۸۷ طلوع_سے مراد ۲/۱۸۷ طلوع_کا وقت ۲/۱۸۷ طلوع_پہ یقین ۲/۱۸۷

فدیہ:_میں رغبت ۲/۱۸۴_کے مصارف ۲/۱۸۴ نیز ر_ک اسیر، بنی اسرائیل، روزہ، قیامت

فرد:_کی مصلحتیں ۲/۱۷۹

فرعون:_کی خونریزی ۲/۴۹ نیز ر_ک آل فرعون، فرعونیان (لشکر فرعون)

فرقان:_سے مراد ۲/۱۸۵ نیز ر_حضرت موسی علیہ السلام

فساد:_کے عوامل ۲/۱۱_سے نبرد آزمائی ۲/۱۹۳ نیز ر_ک جامعہ (معاشرہ)، جامعہ دینی (دینی معاشرہ)

قسم: زوجہ کو طلاق دینے کی_۲/۱۶۸ جھوٹی_۲/۱۸۸

قیادت:_کی اہمیت ۲/۲۵، ۱۲۴_کا ایمان ۲/۱۲۴_اور ظلم ۲/۱۲۴_کی شرائط ۲/۱۲۴_کا عدل ۲/۱۲۴ نیز ر_ک امامت، ظالمین، گروہہای اجتماعی (معاشرتی گروپ)

قضاوت:_کے احکام ۲/۱۸۸ رشوت کے ساتھ_۲/۱۸۸ کا بے اعتبار ہونا ۲/۱۸۸_کا گناہ ۲/۱۸۸ نیز ر_ک خدا تعالی، قیامت

Presented by: https://jafrilibrary.com

فسق:_ کے اثرات و نتائج ۲/ ۲۶، ۹۹، ۱۰۳_ کی سزا ۲/ ۵۹ _ کے موارد ۲/ ۲۷، ۹۹ _ کی علامتیں ۲/ ۹۹ نیز ر_ ک بنی اسرائیل، (نسلی تعصب) تبعیض نادی، حسد، دنیا طلبی، فاسقین، قرآن کریم، پیامبر اسلام(ص)، مفسدین، ہوس پرستی ،یہود

فضل الہی:_ جن افراد کے شامل حال ہوتا ہے ۲/ ۶۴

(فطرت):_ کی خداشناسی ۲/ ۷۴_ کی خشیت (خوف) ۲/ ۷۴_ کا شعور ۲/ ۷۴_ میں تغیرات کا سرچشمہ ۲/ ۷۴ نیز ر_ ک تفکر

طغیان (سرکشی):ر_ ک منافقین

طغیان گران (سرکش لوگ): سرکشوں کو مہلت ۲/ ۱۵

طلاق:ر_ ک سوگند (قسم)

فقر:_ کی حالت میں ایمان کی حفاظت ۲/ ۱۷۷_ کی حالت میں صبر ۲/ ۱۷۷ _ کے عوامل ۲/ ۶۱ نیز ر_ ک بنی اسرائیل، ترس (خوف)

فکر:_ اور عمل کا تناسب ۲/ ۱۵۴ صحیح _ کے معیارات ۲/ ۶۳

ق

قاتل:_ کی امداد سے پرہیز ۲/ ۸۵_ کی ماہیت افشا کرنا ۲/ ۷۲_ کی امداد ۲/ ۸۵ مقتول کے ورثاء سے _ کا رویہ ۲/ ۱۷۸_ کی بخشش ۲/ ۱۷۸ دیت لینے کے بعد_ کو قتل کرنا ۲/ ۱۷۸_ کو بخشنے کے بعد قتل کرنا ۲/ ۱۷۸_ کی ماہیت ظاہر کرنے کی کیفیت ۲/ ۷۰، ۷۳_ کی ذمہ داری ۲/ ۱۷۸ نیز ر_ ک قصاص

قاضی:_ کو رشوت دینا ۲/ ۱۸۸ ظالم_ کو رشوت دینا ۲/ ۱۸۸_ کی رشوت خواری ۲/ ۱۸۸_ کا کردار ۲/ ۱۸۸

قانون: غیر مذہبی قوانین کی پیروی ۲/ ۱۲۰، ۱۳۵، قوانین کے فلسفے کو بیان کرنا ۲/ ۱۸۳_ کو ماضی کی طرف لوٹانا ۲/ ۱۴۳، ۱۸۷ عالمانہ قوانین ۲/ ۱۳۵ واجب الاتباع قوانین کے معیارات ۲/ ۱۳۵ نسخ قوانین کا منبع ۲/ ۱۴۴ وضع قوانین کا منبع ۲/ ۱۴۴ بشری قوانین کی خصوصیات ۲/ ۱۳۷ دینی قوانین کی خصوصیات ۲/ ۱۴۳، ۱۷۸

نیز ر_ ک عرف عام، قانون گزاران(قانون بانٹنے والے)قانون گزاري(قانون سازي)، بین الاقوامی قوانین، سزا

قانون وضع کرنیوالے:کی ذمہ داری ۲/ ۱۸۳

Presented by: https://jafrilibrary.com

قانونگذاری (قانون سازی)_کی شرائط ۱۴۳/۲ _کا سرچشمہ ۱۴۳/۲

قبلہ :_ کے بدلنے کے اثرات ۱۴۳/۲ ، ۱۵۰ _ کے احکام ۱۴۴/۲ ، ۱۴۹ ، ۱۵۰ _ کے بدلنے پر اعتراضات ۱۴۲/۲ _ کا بدلنا اور اہل کتاب ۱۴۴/۲ ، ۱۴۶ _ کے بدلنے کی اہمیت ۱۵۰/۲ ، ۱۵۲ _ کی اہمیت ۱۴۷/۲ _ کے تبدیل ہونے کی بشارت ۱۴۴/۲ _ کا تبدیل کرنا ۱۴۲/۲ ، ۱۴۳ ، ۱۴۴ ، ۱۴۵ ، ۱۵۲ ادیان میں _ کا تبدیل ہونا ۱۵۰/۲ انجیل میں _ کا تبدیل ہونا ۱۴۴/۲ ، ۱۴۶ تورات میں _ کا تبدیل ہونا ۱۴۴/۲ ، ۱۴۶ آسمانی کتابوں میں _ کا تبدیل ہونا ۱۴۴/۲ _ کی سمت ۱۴۴/۲ ، ۱۴۹ ، ۱۵۰ _ کے تبدیل ہونے کا حق ہونا ۱۴۴/۲ ، ۱۴۶ ، ۱۴۷ مسلمانوں کے _ کی حقانیت ۱۴۶/۲ دشمن اور تبدیلی _۱۴۲/۲ تبدیلی قبلہ کے بارے میں گفتگو ۱۴۸/۲ احمق لوگ اور تبدیلی _۱۴۲/۲ تبدیلی _ کا عالمانہ ہونا ۱۴۵/۲ علمائے اہل کتاب اور تبدیلی _۱۴۴/۲ عیسائیت کے علماء اور تبدیلی _ ۱۴۴/۲ علمائے یہود اور تبدیلی _۱۴۴/۲ تبدیلی _ کے عوامل ۱۴۴/۲ تبدیلی _ کا فلسفہ ۱۴۳/۲ ، ۱۴۴ امتوں کا _ ۱۴۸/۲ مسلمانوں کا _ اول ۱۴۲/۲ اہل حرم کا _ ۱۵۰/۲ اہل کتاب کا _ ۱۴۵/۲ پیامبر اسلام (ص) کا _ ۱۵۰/۲ _ اہل مسجد الحرام کا _ ۱۵۰/۲ اہل مکہ کا ۱۵۰/۲ مکہ سے دور رہنے والوں کا _ ۱۵۰/۲ مسلمانوں کا _ ۱۴۹/۲، ۱۴۴، ۱۵۰ _ کے بارے بحث و مجادلہ ۱۴۸/۲ پیامبر اسلام (ص) اور تبدیلی _ ۱۴۴/۲ مسلمان اور تبدیلی _ ۱۴۳/۲ عیسائی اور تبدیلی ۱۴۴/۲ ، ۱۴۷ _ کا معیار ۱۴۲/۲ _ کے تعین کا منبع ۱۴۴/۲ ، ۱۴۸ ، ۱۴۹ تبدیلی _ کا منبع ۱۴۵/۲ ، ۱۴۸ ہدایت یافتہ افراد اور تبدیلی _ ۱۴۳/۲ تبدیلی _ کی نعمت ۱۵۱/۲ ، ۱۵۲ تبدیلی _ کا وحی ہونا ۱۴۵/۲ یہود اور تبدیلی _ ۱۴۴/۲ ، ۱۴۷ نیز ر_ک بیت المقدس ، کعبہ ، مسجد الحرام ، عیسائی ، نماز ، یہود

قتل :_ کے تکرار کے اثرات ۱۷۸/۲ _ کے نتائج ۱۷۸/۲ _ سے پرہیز ۸۴/۲ ، ۸۵ _ کا جرم ۱۷۸/۲ ، ۱۹۱ معاف کرنے کے بعد جرم _ ۱۷۸/۲ جائز _ ۱۷۸/۲ ، ۱۹۱ _ ناجائز ۱۹۲/۲ ذبح شدہ گائے کے ساتھ _ کا انکشاف ۶۸/۲ ، ۶۹ ، ۷۰ ، ۷۳ _ کی سزا ۸۵/۲ _ کا گناہ ۳۰/۲ معاف کرنے کے بعد _ کی سزا ۱۷۸/۲ _ میں اعانت ۸۵/۲ _ کے موانع ۱۷۹/۲

نیز ر_ک انبیاء عليه‌السلام ، بنی اسرائیل ، حرم ، دین دار لوگ ، دیت ، رہبران (قائدین)، کفار ، مومنین ، پیامبر اسلام (ص) ، مرتد ، مسجد الحرام ، یہود

قدرت :_ کے اثرات و نتائج ۱۶۵/۲ باطل _ کی اتباع ۱۶۶/۲ بدنی _ ۶۳/۲ غیر خدا کی _ ۱۶۵/۲ _ قلب ۶۳/۲ _ کا منبع ۱۶۵/۲ نیز ر_ک انسان ، اولو الالباب ، بنی اسرائیل ، تکلیف شرعی ، خدا تعالی ، روزہ ، عفو (بخشش) ، غریزہ جنسی ، باطل معبود ، ملائکہ

Presented by: https://jafrilibrary.com

قرآن کریم: _ سے منہ موڑنے کے نتائج ۱۲۱/۲ _ کو جھٹلانے کے اثرات و نتائج ۷/۲ _ کی آیات کے نسخ ہونے کے نتائج ۱۰۸/۲ _ کی محکم آیات ۱۸۵/۲ _ کا استحکام ۲/۲ _ سیکھنے کی اہمیت ۱۵۱/۲ _ کی قدر و منزلت ۸۹/۲ _ کا گمراہ کرنا ۲۷/۲ _ کی مثالوں کا گمراہ کرنا ۲۶/۲ _ کا معجزہ ۲۳/۲ _ کو جھٹلانے والوں کو ڈرانا ۶/۲ _ کے اہداف ۳/۲ ، ۱۱۷ _ کی پیروی کی اہمیت ۱۷۰/۲ _ کی بشارت ۹۷/۲ _ کی بینات (واضح دلیلیں) ۹۹/۲ ، ۱۸۵ _ کی پیشین گوئی ۲۳/۲ ، ۹۱ ، ۹۶ ، ۱۰۰ ، ۱۱۴ ، ۱۴۲ ، ۱۴۵ _ کی تاریخ ۲/۲ ، ۲۳ _ کی اتباع ۴۰/۲ ، ۴۷ ، ۱۲۲ ، ۱۷۰ _ کے خلاف پراپیگنڈا ۱۰۹/۲ _ کا مقابلے کی دعوت دینا (للکارنا) ۲۳/۲ _ میں تحریف کرنے والے ۷۵/۲ _ کی معنوی تحریف ۷۵/۲ _ کی ترتیب و تدوین ۲/۲ _ کا تردید ناپذیر ہونا ۲/۲ ، ۲۳ ، _ کی تشبیہات ۱۸/۲ ، ۱۹ ، ۴۳ ، ۱۳۶ _ کی تصدیق ۱۳۰/۲ _ کی تعلیمات ۹۹/۲ ، ۱۸۵ _ کی تعلیم دینا ۱۵۱/۲ _ کو جھٹلانا ۹۹/۲ _ کی تلاوت ۳/۲ ترتیل کے ساتھ _ کی تلاوت ۱۲۱/۲ _ کی تلاوت کرنے والے ۱۲۱/۲ _ کا منزہ ہونا ۲/۲ ، ۲۳ ، ۹۱ _ کی تنظیم ۲۳/۲ _ کی ناسخ آیات کا قائم مقام ہونا ۱۰۶/۲ _ کا عالمی ہونا (۱۸۵/۲ ، ۱۸۷ _ پر پردہ ڈالنے کی حرمت ۴۲/۲ _ کی حقانیت ۲/۲ ، ۲۳ ، ۴۲ ، ۹۱ _ کی مثالوں کی حقانیت ۲۶/۲ _ کو جھٹلانے والوں کے دلوں پر مہر لگنا ۷/۲ _ کو جھٹلانے والوں کا کذب ۲۳/۲ _ کی دعوت دینا ۹۱/۲ _ کے استحکام کے دلائل ۲/۲ _ کی اتباع کے دلائل ۱۷۰/۲ _ کی حقانیت کے دلائل ۲/۲ ، ۲۴ ، ۹۱ ، ۹۹ _ کے وحی ہونے کے دلائل ۲۴/۲ _ کو جھٹلانے والوں کی ذلت و خواری ۹۰/۲ _ کا رحمت ہونا ۱/۱ _ کی روش بیان ۱۵۴/۲ _ کا سورہ سورہ ہونا ۲۳/۲ __ کا آغاز ۱/۱ _ میں شک ۲۳/۲ قرآنی قصوں سے عبرت ۱۲۱/۲ _ کو جھٹلانے والوں کا عذاب ۹۰/۲ ، ۱۲۳ ، کی عظمت ۲/۲ ، ۸۹ _ پہ عمل ۱۲۱/۲ _ سے منہ موڑنے کے عوامل ۱۷۰/۲ _ کو جھٹلانے والوں کا فسق ۹۹/۲ _ کی فضیلت ۶/۱ قرآنی قصوں کا فلسفہ ۷۳/۲ قرآنی مثالوں کا فلسفہ ۲۶/۲ _ مثالوں کے فوائد ۲۶/۲ _ کا فہم ۱۲۱/۲ _ کی مثالوں کا ادراک ۲۶/۲ _ آسمانی کتابوں میں سے ۲۳/۲ ، انجیل میں ۴۴/۲ ، ۱۲۱ _ تورات میں ۴۴/۲ ، ۸۹ ، ۱۲۱ _ آسمانی کتابوں میں ۴۲/۲ _ اور انجیل ۲/۴۱ _ اور بنی اسرائیل ۴۰/۲ ، ۴۷ _ اور تورات ۴۱/۲ ، ۸۹ ، ۹۱ ، ۹۷ _ اور عہد شکن لوگ ۲۷/۲ _ اور آسمانی کتابیں ۴۱/۲ _ اور متقین ۲/۲ _ اور مخالفین ۱۷۰/۲ _ اور مفسدین ۲۷/۲ _ اور منافقین ۱۹/۲ _ کے کافر ۴۸/۲ _ کی کتابت ۲/۲ _ کی حقانیت کو چھپانا ۴۲/۲ _ کو جھٹلانے والوں کا بہرہ پن ۷/۲ _ کو جھٹلانے والوں کا کفر ۶/۲ _ کا کمال ۲/۲ _ کو جھٹلانے والوں کا اندھا پن ۷/۲ _ کے نزول کی کیفیت ۹۷/۲ _ کی گواہی ۹۱/۲ ، ۹۷ _ پہ ایمان لانے والے ۱۲۱/۲ _ کے متشابہات ۱/۲ قرآنی مثالیں ۱۷/۲ ، ۲۶ ، ۱۷۱ _ کے مخاطبین ۴۰/۲ ، ۴۷ ، ۱۲۲ ، ۱۶۸ ، ۱۸۵ ، ۱۸۷ _

Presented by: https://jafrilibrary.com

سے مراد ۱۸۵/۲ قرآنی سورتوں کا معجزہ ۲۳/۲_ کا معجزہ ۲۳/۲، کو جھٹلانے والے ۲۳/۲_ کو جھٹلانے والے جہنم میں ۲۴/۲_ کے وحی ہونے کی تکذیب کرنے والے ۲۳/۲_ پر اعتراض کرنے کا منبع ۲۶/۲_ کا سرچشمہ ۱/۱، ۴۱/۲ قرآنی مثالوں کا منبع ۲۶/۲_ کی پیروی میں رکاوٹیں ۱۴۰/۲_ کا نزول ۲۳/۲، ۹۷_ آیات کا نسخ ۱۰۶/۲_ میں نسخ ۱۰۶/۲، ۱۰۹، کا کردار و اہمیت ۲/۲، ۳، ۱۹، ۲۳، ۲۴، ۴۱، ۹۷، ۱۱۸، ۱۲۰، ۱۸۵_ کا وحی ہونا ۲۳/۲، ۷۵، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۱۴۰، ۱۴۶ قرآنی مثالوں کا وحی ہونا ۲۶/۲_ کی خصوصیات ۱/۱، ۲/۲، ۶، ۱۹، ۲۳، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۱۸۵_ کو جھٹلانے والوں کی خصوصیات ۶،۷/۲_ کی ہدایت کی خصوصیات ۲/۲، ۱۸۵_ کا ہدایت کرنا ۲/۲، ۴، ۶، ۹۷، ۱۲۰، ۱۴۷، ۱۸۵ قرآنی مثالوں کا ہدایت کرنا ۲۶/۲_ کی مثل بنانا ۲۳/۲، ۲۴، ۲۶ نیز ر_ک ادیان، ایمان، بنی اسرائیل، تورات، روزہ، علمائے یہود، فاسقین، کافر، کفر، مومنین، ماہ رمضان، عیسائی، منافقین، منحرفین، یہود

قربانی: ر_ک بت

قرض: _ کے احکام ۱۸۸/۲_ ادا کرنے کی اہمیت ۱۸۸/۲

قریش: _ اور پیامبر اسلام (ص) ۱۱۴/۲_ میں قمار ۱۸۸/۲

قساوت: ر_ک قلب

قصاص: _ کے اثرات ۱۷۹/۲_ کے احکام ۱۷۸/۲، ۱۸۷ قانون_ کا اصل ہونا ۱۷۹/۲_ پہ عمل پیرا ہونے کی اہمیت ۱۷۸/۲_ کی اہمیت ۱۷۸/۲، ۱۸۷_ کا دیت میں تبدیل ہونا ۱۷۸/۲ قانون_ کی تشریح ۱۷۹/۲_ میں تخفیف ۱۷۸/۲_ میں مذکر مؤنث کا تفاوت ۱۷۸/۲_ کا ساقط ہونا ۱۷۸/۲_ کی شرائط ۱۷۸/۲_ سے معافی ۱۷۸/۲، ۱۷۹_ کا عمومی ہونا ۱۷۸/۲_ کا فلسفہ ۱۷۹/۲ غلام کا_ ۱۷۸/۲ آزاد کا_ ۱۷۸/۲_ کی حد توڑنا ۱۹۴/۲ عورت کا ۱۷۸/۲ قاتل کا_ ۱۷۸/۲ مرد کا ۱۷۸/۲ حکم_ کا حتمی ہونا ۱۷۸/۲_ کے اجراء کا ذمہ دار ۱۷۸/۲_ معاف کرنے کا دائرہ ۱۷۹/۲_ میں مماثلت ۱۷۸/۲_ کے موارد ۱۷۸/۲ قانون_ کی خصوصیات ۱۷۸/۲ نیز ر_ک حقوق، مقتول

قضا و قدر: ۱۱۷/۲، ۱۸۷

قلب: بیماری_ کے اثرات ۱۰/۲، ۱۱، ۱۲، ۱۳_ کے حجاب کے اثرات و نتائج ۸۸/۲_ پر مہر کے نتائج ۷/۲ قساوت_ کے اثرات ۷۴/۲، ۷۵_ کی خشیت (خوف) ۷۴/۲ بیماری_ کے بڑھنے کے اسباب و عوامل ۱۱/۲، ۱۰، بیماری_ کے عوامل ۱۰/۲_ پر پردے کے عوامل ۸۸/۲ قساوت_ کے عوامل ۷۴/۲_ کے فوائد ۷/۲ قساوت_ کے

Presented by: https://jafrilibrary.com

درجات ۲/۴۳ ۔بیماری_ کی علامتیں ۲/۱۱ قساوت_ کی علامتیں ۲/۴۳_ سلیم کی علامتیں ۲/۴۳_ کی اہمیت و کردار ۲/۴۳

قمار:_سے نہی ۲/۱۸۸ نیز ر_ک قریش

فقہی قواعد: عسر و حرج کی نفی کا قاعدہ و قانون ۲/۱۸۴، ۱۸۵

قیامت: _کو جھٹلانے کے نتائج ۲/۶۲ _ کے بارے میں بحث و مباحثہ ۲/۴۶ _ میں احساسات ۲/۱۶۷ _ میں امداد ۲/۴۸، ۱۲۳ _ میں انتقام ۲/۱۶۷ _ میں حزن و اندوہ ۲/۱۱۲ _ کی ہولناکیاں ۲/۴۸، ۱۱۲، ۱۲۳ _ کا برپا ہونا ۱/۴، ۲/۱۴۸ _ میں اجر ۱/۴ _ میں عمل کا مجسم ہونا ۲/۱۱۰، ۱۶۷ _ کا حکمران ۱/۴ _ میں حساب کتاب ۱/۴ _ میں حشر نشر ۲/۴۳ _ میں رشتہ داری ۲/۱۳۴، ۱۴۱ _ میں شفاعت ۲/۴۸، ۱۲۳ _ میں حقائق کا ظاہر ہونا ۲/۱۱۳، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷ _ میں عمل صالح کا ظاہر ہونا ۲/۱۱۰ _ کے عذاب ۲/۸۵ _ کی عظمت ۲/۱۲۳ _ میں حزن و اندوہ کے اسباب ۲/۱۶۷ _ میں حسرت کے عوامل ۲/۱۶۷ _ میں فدیہ ۲/۴۸، ۱۲۳ _ میں قاضی ۲/۱۱۳ _ میں قضاوت ۲/۱۱۳ _ میں اسباب کا منقطع ہونا ۲/۱۶۶ _ میں روابط کا منقطع ہونا ۲/۱۶۶ _ میں رجحانات کا منقطع ہونا ۲/۱۶۶ _ میں سزا ۱/۴ میں مؤاخذہ ۲/۴۶ _ پہ ایمان لانے والے ۲/۹۵ _ کا مالک ۱/۴، ۵ _ میں معاملہ ۲/۱۲۳ _ میں بچاؤ ۲/۱۲۳ _ میں حزن و اندوہ سے نجات ۲/۱۱۲ _ میں خوف سے نجات ۲/۱۱۲ _ میں سزاؤں کا نظام ۲/۴۸ _ کی خصوصیات ۱/۴، ۲/۴۸، ۱۱۰، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۲۳، ۱۴۸، ۱۶۷ نیز ر_ک آخرت، ادیان، امتیں، انسان، ایمان، برگزیدہ انسان، بندگان خدا، حق، دین فروش لوگ، ذکر، رہبران (قائدین) صالحین، عصیان گمران (نافرمان لوگ) عقیدہ، علمائ، کفار، کفر، مؤمنین، مخلصین، عیسائی، مشرکین، مہتدین (ہدایت یافتہ لوگ)، نماز، یہود

ک

کائنات: _کی خلقت کا آغاز ۲/۱۱۷ _ آیات الہی میں سے ہے ۲/۱۱۵ _ کے حقائق کا ادراک ۲/۱۵۴ _ کا مطیع و خاضع ہونا ۲/۱۱۶ _ کا انتظام ۱/۲، ۵، ۳ _ کے عوالم کی تدبیر امور ۱/۲ _ کا تکامل ۱/۲ _ کا_ حاکم ۲/۶۵، ۱۱۶، ۱۰۷ _ کا تحرک ۱/۲ _ کے حقائق ۲/۱۵۴ _ کا خالق ۲/۱۶۴ _ کا اللہ تعالی سے رابطہ ۲/۱۱۶ _ کا حسن ۱/۲ _ کا شعور ۲/۱۱۶ _ کی عبادت ۲/۱۱۶ _ کے مختلف عوالم ۱/۲، ۳، ۲/۱۳۱ _ کا غیب ۲/۳، ۳۳ _ کا مالک ۱/۲، ۲/۱۱۶، ۱۱۵ _

Presented by: https://jafrilibrary.com

کے عوالم کا منتظم ۲ / ۱۳۱ _ کے تغیرات کا سرچشمہ ۲ / ۵۷ ، ۱۶۴ _ نظام ۲ / ۲۲ ، ۱۶۴ ، ۱۸۷ _ کا باہدف ہونا ۲ / ۲۲ ، ۱۶۴ _ کے اجزاء کی ہم آہنگی ۲ / ۱۶۴ _ نیز ر ک تعقل اور مطالعہ

کام : _ کے آداب ۱/۱ _ میں بسملہ ۱/۱ _ میں بسملہ کا فلسفہ ۱/۱ نیز ر ک بسملہ ، شنبہ (ہفتہ)

کان : _ کے حجاب کے عوامل ۲/۷ _ کے فوائد ۲/۷

گوشت : ر ک خوک (خنزیر)

کفار : ۲/۶، ۸، ۱۹، ۳۴، ۹۸، ۹۰، ۹۹، ۱۰۳، ۱۰۵ محارب _ کی بخشش ۲/۱۹۲ _ کا فساد پھیلانے سے درست بردار ہونا ۲/۱۹۳ _ کا کفر سے دست بردار ہونا ۲/۱۹۳ _ کا فساد پھیلانا ۲/۱۹۱ ، ۱۹۳ _ کے دنیاوی وسائل ۲/۱۲۶ _ کو ڈرانا ۲/۶ محارب _ کا ایمان ۲/۱۹۲ بدترین ۲/۴۱ _ کی مثال ۲/۱۴۱ _ کے لئے عذاب کا حتمی ہونا ۲/۴۸ _ کے ساتھ اچھا برتاؤ ۲/۹۳ _ کی رفاہ و آسائش ۲/۱۲۶ _ سے نبرد آزمائی کی روش ۲/۱۱۴ _ کا زیاں کار ہونا ۲/۱۲۱ محارب _ کا ظلم ۲/۱۹۳ _ کا عجز ۲/۲۶ ، ۱۴۱ _ کا اخروی عذاب ۲/۲۴ ، ۱۲۳ ، ۱۶۲ _ کا برزخی عذاب ۲/۱۶۲ _ کا عذاب ۲/۷ ، ۱۰۴ صدر اسلام کے _ کا عقیدہ ۲/۲۹۴ _ کا انجام ۲/۲۴ ، ۱۱۹ محارب _ کا قتل ۲/۱۹۱ _ اللہ تعالی کی قدرت و تسلط میں ۲/۱۹ _ جہنم میں _ ۲/۲۴ ، ۳۹ ، ۱۱۹ ، ۱۲۶ _ قیامت میں ۲/۴۸ ، ۱۶۲ _ مکہ میں ۲/۱۲۶ حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے میں ۲/۳۴ صدر اسلام کے ۲/۶ ، ۱۱۴ _ صدر اسلام کے _ اور مسلمان ۲/۱۱۴ _ اور حق بینی ۲/۱۴۱ _ اور حق کی سماعت ۲/۱۴۱ _ اور حق گوئی ۲/۱۴۱ _ اور انبیاء علیہ السلام کی دعوت ۲/۱۴۱ _ اور پیامبر اسلام (ص) کی دعوت ۲/۱۴۱ _ اور فہم دین ۲/۱۴۱ _ اور قرآنی مثالیں ۲/۲۶ _ اور مسلمان ۲/۱۰۵ _ کا ہدایت قبول نہ کرنا ۲/۶ _

Presented by: https://jafrilibrary.com

کا بہرہ پن ۲/۱۴۱_ کا اندھا پن ۲/۱۴۱_ کی سزا ۲/۱۲۶ محارب _ کی سزا ۲/۱۹۱ قیامت میں _ کا بتلا ہونا ۲/۱۲۳_ کا گونگا پن ۲/۱۴۱_ پر لعنت ۲/۱۶۱، ۱۶۲ حق قبول نہ کرنے والے _ پر لعنت ۲/۸۹ محارب _ کا مؤاخذہ ۲/۱۹۲ محارب _ کے ساتھ معرکہ آرائي ۲/۱۹۳ محارب _ کی سزائیں ۲/۱۹۱_ کی اضروی محرومیت ۲/۱۶۲_ کی نعمت سے محرومیت ۲/۱۲۶_ کا مغضوب ہونا ۲/۹۰_ کی نارضایتی ۲/۱۰۵_ کی نافہمی ۲/۱۴۱_ کی نعمتیں ۲/۱۲۶_ کی خصوصیات ۲/۱۴۱ نیز _ ر ک آتش بس (جنگ بندي)، جہاد، دشمنی، مسجد

کفار مکہ :_ کا محروم ہونا ۲/۱۲۶ نیز _ ر ک حضرت ابراہیم علیہ السلام

کافور:_ کا درخت ۲/۳۵

کتاب:_ کی تاریخ ۲/۷۹

کتابت: صدر اسلام میں _ ۲/۷۹ نیز _ ر ک قرآن کریم

کمانا:_ کے احکام ۲/۱۷۴ ناجائز کمائي کا حرام ہونا ۲/۱۷۴_ بدعت کے ذریعے ۲/۷۹_ جھوٹ کے ساتھ ۲/۱۸۸ دینبنا کر ۲/۷۹_ محرمات کے ذریعے ۲/۷۹ کمائي کا بے قیمت ہونا ۲/۷۹ حرام _ ۲/۷۹ ناجائز کمائي کی سزا ۲/۱۷۴

کشتی :_ کا دریا میں چلنا ۲/۱۶۴ جہاز رانی کے فوائد ۲/۱۶۴

کفر:_ سے پرہیز کے اثرات ۲/۱۲۳_ کے نتائج ۲/۶، ۲۴، ۸۸، ۱۰۰، ۱۰۴، ۱۶۱ آیات الٰہی سے _ کے نتائج ۲/۱۶۱ انبیاء علیہم السلام کے کفر کے نتائج ۲/۱۳۷ تورات سے _ کے نتائج ۲/۹۰ اللہ تعالی کے _ کے نتائج ۲/۶۲ قرآن کریم کے _ کے نتائج ۲/۴۱، ۶۵، ۸۹، ۱۲۱، ۹۰، ۱۳۷ پیامبر اسلام (ص) کے _ کے نتائج ۲/۸۹، ۱۲۱، ۹۰ قرآن کریم سے _ کا

Presented by: https://jafrilibrary.com

اجتناب ۲/۴۱_کی اقسام ۲/۱۵۲_کا بے منطق ہونا ۲/۲۸، ۲۹ قرآن کریم سے _کے پرہیز کے دلائل ۲/۹۰_کی آمادگی ۲/۶۱، ۹۰، ۱۰۲، ۱۰۸_سے پرہیز کے عوامل ۲/۱۵۳_کے عوامل ۲/۳۴ آیات الہی کے _کے عوامل ۲/۹۹ قرآن کریم کے _کے عوامل ۲/۹۹ قرآن کریم کے _کا فلسفہ ۲/۴۱، آیات الہی کا _۲/۶۱ اسلام کا _۲/۱۳۷ انبیاء علیہم السلام کا _۲/۹۳، ۱۰۰، ۱۳۶_قرآن کریم کے بعض حصے کا ۲/۸۵ تورات کا _۲/۹۰، اللہ تعالی کا ۲/۶، ۲۸، ۲۹ قرآن کریم کا _۲/۴۱، ۴۵، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۹، ۱۰۰، ۱۳۷، ۱۷۱ قیامت کا _۲/۸۹، ۱۰۰ آسمانی کتابوں کا _۲/۴۱، ۸۵، ۹۳، ۱۰۰_حضرت موسی علیہ السلام کا ۲/۵۵ حضرت محمد (ص)_۲/۸۹، ۱۰۰ پیامبر اسلام کے _کی سزا ۲/۸۱، ۱۰۴ اللہ تعالی کے _کی سزا ۲/۱۲۶ قیامت کے _کی سزا ۲/۱۲۶_کے درجات ۲/۶_کا مفہوم ۲/۶_کے موارد ۲/۱۰۲، ۱۶۱_کی رکاوٹیں ۲/۲۱، ۴۵_کے موجبات ۲/۸۵، ۹۸، ۱۰۴

کفران: _نعمت کے نتائج ۲/۵۷، ۱۵۲_نعمت سے پرہیز ۲/۱۵۲_نعمت ۲/۵۱، ۵۶، ۵۷، ۶۱، ۱۵۲ نیز ر_ک بنی اسرائیل

کمال: _کا منبع ۲/۱ نیز ر_ک انسان، قرآن کریم

کور (اندھا): ر_ک تشبیہات کوری (اندھاپن): ر_ک قرآن کریم، کفار، منافقین

کامیابی: _کے طریقہ کا بیان ۲/۱۵۵_کے عوامل کا بیان ۲/۱۵۵_کے عوامل ۲/۴۵، ۱۵۳، ۱۸۹ نیز ر_ک حضرت ابراہیم علیہ السلام، بنی اسرائیل، مومنین

کردار: _کی بنیادیں ۱/۵، ۲/۲۱، ۶۲، ۶۳، ۹۱، ۹۴، ۹۳، ۱۳۸_کے صحیح رکھنے کے معیارات ۲/۶۳، ۹۳ پسندیدہ _کے معیارات ۲/۱۰۲ ناپسندیدہ _کے معیارات ۲/۱۰۲

کھائی جانے والی اشیاء یا غذائیں: حرام_سے اجتناب ۲/۵۷_کے احکام ۲/۱۷۲، ۱۷۳ پاکیزہ_۲/۱۶۸ خبیث_۲/۱۷۲، ۱۷۳ سے استفادہ کی شرائط ۲/۱۶۸ نیز ر_ک بنی اسرائیل، بیت المقدس، خون، خوک (خنزیر)، مردار

کھلانا اور کھلانا: _کے آداب ۲/۱۷۲ میں صحت و سلامتی _کی اہمیت ۲/۱۶۸، ۱۷۲ نیز ر_ک نیازہا (ضروریات)

کوفہ: ر_ک سرزمین ہا (سرزمینیں) کوہ صفا: ۲/۳۶، ۱۵۸

کوہ طور: _کا اوپر جانا ۲/۶۳، ۶۴، ۹۳_کے اوپر جانا کا فلسفہ ۲/۹۳_اور بنی اسرائیل ۲/۹۳ نیز ر_ک ذکر، معجزہ

Presented by: https://jafrilibrary.com

کوہ مروہ: ۲/۳۶، ۱۵۸

گ

گائے: پیلی_ ۲/۶۹ گائے ۲/۶۷، ۶۸، ۷۱ نیز رـ ک آبیاری، بنی اسرائیل، شخم زنی (ہل چلانا) قتل

گالی دینا: لفظ راعنا کے ساتھ_ ۲/۱۰۴ نیز رـ ک یہود

گڈمڈ کرنا:_ کے نتائج ۲/ ۴۲_ سے اجتناب ۲/ ۴۲ نیز رـ ک عیسائیت، یہودیت

گمراہ لوگ: ۱/۷، ۲/۱۷۵_ کا اخروی عذاب ۲/۱۷۵_ کو مہلت ۲/۱۵ نیز رـ ک تقلید، منحرفین

گھر:_ میں داخل ہونے کے آداب ۲/۱۸۹_ میں پیچھے سے داخل ہونا ۲/۱۸۹

گمراہی:_ میں اختیار ۲/۵۳_ کی اقسام ۲/۱۷ قیامت میں_ کے رہبر ۲/۱۶۶_ کی زمین ہموار ہونا ۲/۲۶، ۱۴۰_ کا نقصان ۲/۱۶_ کی ظلمت ۲/۱۸_ کے عوامل ۲/۱۷۵، ۱۷۶_ کا منبع ۲/۲۶ نیز رـ ک حق، دین فروش لوگ، رہبران (قائدین)، علمائے اہل کتاب، فاسقین، مردم (عوام)، مشرکین، منافقین، مہتدین (ہدایت یافتہ لوگ)، یہود

گناہ:_ سے اجتناب کے نتائج و اثرات ۲/۱۸۹_ پر اصرار کے اثرات ۲/۸۱_ سے پاک ہونے کے نتائج ۲/۱۷۳_ کے نتائج ۲/۳۸، ۵۴، ۵۷، ۶۱، ۸۱، ۹۵ گناہان کبیرہ کے نتائج ۲/۵۲_ کی بخشش ۲/۵۲_ سے پرہیز ۲/۳۵، ۱۰۳، ۱۵۵، ۱۸۳، ۱۸۹، ۱۹۴_ کا انسان پر احاطہ یا تسلط ۲/۸۱_ کا ارتکاب ۲/۳۵، ۹۵_ کے مفاسد کی اصلاح ۲/۱۶۰_ سے پاکیزگی ۲/۱۷۳_ سے پشیمانی ۲/۱۶۱ دوسروں کے_ کے بوجھ کو اٹھانا ۲/۱۲۳_ کی تشویق دلانا ۲/۱۶۹_ میں معاونت ۲/۸۵_ میں تعاون کا حرام ہونا ۲/۸۵_ کی بخشش کے اسباب فراہم ہونا ۲/۵۸_ سے اجتناب کے اسباب مہیا ہونا ۲/۶۶_ کی آمادگی ۲/۵۹، ۹۰_ کا نقصان ۲/۵۷_ کا ظلم ۲/۱۳۵_ سے پاکیزگی ۲/۱۲۴_ کی بخشش ۲/۱۸۷_ کی بخشش کے عوامل ۲/۵۸_ کے عوامل ۲/۸۷، ۱۶۹_ کی دنیاوی سزا ۲/۵۵ آگاہانہ_ ۲/۱۳۵_ گناہان کبیرہ ۲/ ۲۵، ۳۰، ۷۹، ۸۵، ۱۰۲، ۱۱۳، ۱۲۰، ۱۵۹، ۱۶۲، ۱۷۳_ کی بخشش کا منبع ۲/ ۵۲، ۵۸_ کے موارد ۲/۵۵، ۸۵، ۱۸۲_ کی رکاوٹیں ۲/۸۵، ۱۸۷

Presented by: https://jafrilibrary.com

گناہگار لوگ : ۲/۶۱، ۹۵، ۱۴۳_کی توبہ ۲/۱۶۳_کی سعادت کی شرائط ۲/۵۴_کا ظلم ۲/۹۵_کا اخروی عذاب ۲/۸۱، ۸۵، ۱۱۴، ۱۴۳، ۱۴۵_کا دنیاوی عذاب ۲/۵۹_کا روحانی عذاب ۲/۱۴۳_کا عذاب ۲/۹۶_کا انجام ۲/۶۶_کی دنیاوی سزا ۲/۵۵، ۶۶، ۸۵، ۱۱۴ کی سزا ۲/۸۱،۴۳، ۹۶_جہنم میں ۲/۱۴۳_اور رحمت الٰہی ۲/۶۴_اور طولانی عمر ۲/۹۶_اور فضل الٰہی ۲/۶۴_پر لعنت ۲/۱۶۰_کا محروم ہونا ۲/۱۶۱_کی ذمہ داری ۲/۵۴_کی نجات ۲/۹۶_کو تنبیہ ۲/۵۵، ۵۹، ۴۳، ۸۵، ۱۱۴ نیز_ر_ک مجرمین

گندم : ر_ک بنی اسرائیل

گواہی :_کے احکام ۲/۱۴۰_کی اہمیت ۲/۱۴۰_کو چھپانا ۲/۱۴۰_کا واجب ہونا ۲/۱۴۰ نیز_ر_ک آئمہ علیہ السلام ، امت وسط ، بنی اسرائیل ، قرآن کریم ، پیامبر اسلام (ص) ، مسلمان

گوسالہ پرست لوگ: ر_ک بنی اسرائیل گوسالہ پرستی :_کا بے منطق ہونا ۲/۹۲ نیز_ر_ک بنی اسرائیل ، یہود

سامری کا گوسالہ :_کو جلانا ۲/۹۳

گوسفند (بھیڑ) : ر_ک تشبیہات

گناہ:_سے مراد ۲/۸۱_کے موارد ۲/۸۱ نیز_ر_ک گناہ ، ناپسندیدہ عمل

گفتگو:_کے آداب ۲/۸۳_بے جا_۲/۱۴۸ پسندیدہ_۲/۸۳ جاہلانہ_۲/۱۱۳ نیز_ر_ک قبلہ

سراندیب : ر_ک سرزمین ہا (سرزمینیں)

گوشہ نشینی : پسندیدہ_۲/۵۱ نیز_ر_ک رہبران (قائدین)

عسر و حرج : ر_ک روزہ ، فقہی قواعد

Presented by: https://jafrilibrary.com

اشاریہ (۵)

ل

لالی (گونگاپن) : ر_ک تشبیہات، کفار، منافقین

لطف الہی :_کا حصول ۲/۱۵۷_سے محروم لوگ ۲/۱۷۳_سے محروم ہونا ۲/۱۷۶_جن افراد کے شامل حال ہوتا ہے ۲/۱۵۷، ۱۷۳

لعنت :_کے اثرات ونتائج ۲/۱۵۹، ۱۶۱_کے احکام

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۶۰/۲ جن پر _ ہوتی ہے انکا ایمان ۸۸/۲ جائز _ ۸۹/۲ جن پر _ ہو ۸۸/۲، ۸۹، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲ _ کے موجبات ۱۵۹/۲، ۱۶۱ نیز ر _ ک حق، خدا تعالی، عیسائی علماء، علمائے یہود، کفار، گناہگار لوگ، مردم (عوام)، ملائکہ، یہود

لشکر فرعون: _ کے جرائم ۴۹/۲ _ کے شکنجے ۴۹/۲ _ کی ہلاکت کے عوامل ۵۰/۲ _ کا غرق ہونا ۵۰/۲ _ اور بنی اسرائیل ۴۹/۲، ۵۰ _ اور بنی اسرائیل کی خواتین ۴۹/۲ _ کے قتل ۴۹/۲ _ کے اجتماعی قتل ۴۹/۲ _ کی ہلاکت ۵۰/۲ نیز ر _ ک آل فرعون

لغزش: _ کے عوامل ۶۷/۲ _ کے موانع ۷۷/۲ نیز ر _ ک حضرت آدم علیہ السلام، حضرت حوا علیہا السلام

لقاء اللہ: _ کا حتمی ہونا ۴۶/۲ _ کا گمان ۴۶/۲ نیز ر _ ک ایمان

م

نزدیکی کرنا: _ کے احکام ۱۸۷/۲ _ کی طرف ترغیب ۱۸۷/۲ __ کے حلال ہونے کا فلسفہ ۱۸۷/۲ _ نیز ر _ ک اعتکاف اور ماہ رمضان

آیات الاحکام: ر _ ک احکام

آیات الٰہی: ۳۹/۲، ۴۳، ۱۸۷ __ کے جھٹلانے کے نتائج ۶۱/۲ _ کا آفاقی ہونا۱۶۴/۲ _ کو پیش کرنا ۴۳/۲ _ سے استفادہ ۱۱۸/۲، کا بیان کرنا ۴۳/۲ _ کے مابین تفاوت ۱۰۶/۲ _ کی تلاوت ۱۲۹/۲، ۱۵۱ _ کو پیش کرنے کا فلسفہ ۴۷/۲ کو جھٹلانے والوں کی سزا ۳۹/۲ _ کو جھٹلانے والے ۶۱/۲ _ کو جھٹلانے والے جہنم میں ۳۹/۲ _ نیز ر _ ک ایمان اور کفر

معاشرتی طبقات: ۷/۱، ۸/۲، ۱۵۵، ۱۶۶ نیز ر _ ک یہود

مذہبی فرقے: _ کے پیدا ہونے کے اسباب ۱۴۶/۲

معاشرتی کنٹرول: _ کا وسیلہ ۱۹۷/۲ _

معاشرتی گروپس: _ اور دینی قیادت ۱۲۰/۲

مواخذہ: ر _ ک قیامت، کفار، یہود

مضبوطی سے تھامنا: حبل اللہ کو _ ۶/۱

Presented by: https://jafrilibrary.com

مومنین :_کی دربدری کے اثرات ۲/۸۶_ کے قتل کے نتائج ۲/۸۶_ کے امن و امان کی قدر و قیمت ۲/۱۲۶_ کی رفاہ و آسائش کی قدر و قیمت ۲/۱۲۶_ کی اصلاح ۲/۱۸۲ _ کے قلوب میں محبت القاء کرنا ۲/۱۲۶_ کا امتحان ۲/۱۵۵_ کی اخوت و برادری ۲/۱۴۸_ کو بشارت ۲/۲۵، ۹۴، ۱۵۶_ کا اجر ۲/۲۵، ۶۲، ۸۲ صابر_ کا اجر ۲/۱۵۵_ کی تحقیر ۲/۱۳_ کی تربیت ۲/۲۶_ کا خوف ۲/۱۵۵_ کی زینت ۲/۱۳۸_ کی تشویق ۲/۱۸۴_ کی تطہیر ۲/۱۳۸_ کی تکلیف شرعی ۲/۱۵۳، ۱۹۵_ کی توحید عبادتی ۲/۱۳۸_ کو نصیحت ۲/۱۵۳ _ کے خلاف سازش ۲/۹_ پہ حماقت کی تہمت ۲/۱۳_ کا نظریہ کائنات ۲/۱۵۶_ کی دربدری کا حرام ہونا ۲/۸۴_ کے قتل کا حرام ہونا ۲/۸۴_ کا رشد ۲/۲۶_ کا جانی نقصان ۲/۱۵۵_ کا مالی نقصان ۲/۱۵۵_ کی اخروی سعادت ۲/۹۴، ۱۵۷_ کی دنیاوی سعادت ۲/۹۴، ۱۵۷_ کا وطیرہ، روش ۲/۱۵۶ صدر اسلام کے_ کی صداقت ۲/۱۳_ کی عبادت ۲/۱۳۸_ کی عزت ۲/۱۵، کے رجحانات ۲/۱۶۵ _ کے صبر کے عوامل ۲/۱۵۶_ کا انجام ۲/۱۱۹_ کی بھوک ۲/۱۵۵ اللہ تعالی پر ایمان لانے والے ۲/۵ غیب پر ایمان لانے والے_ ۲/۵ قیامت میں_ ۲/۶۲ صابر_ ۲/۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷_ اور غم و اندوہ ۲/۶۲_ اور خوف ۲/۶۲، عمل کرنے والے_ ۲/۲۵ غیر صابر_ ۲/۱۵۵_ اور قرآنی مثالیں ۲/۲۶_ اور موت ۲/۹۵_ اور منافقین ۲/۱۲_ کا محبوب ۲/۱۶۵ _ سے مراد ۲/۱۰۴_ کی معاشرتی ذمہ داری ۲/۸۳_ کی ذمہ داری ۲/۳، ۶۳، ۸۳، ۸۵، ۱۰۴، ۱۵۰، ۱۷۷، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، _ کی مشکلات ۲/۱۵۳، ۱۵۵، ۱۵۶ _ کے درجات ۱/۱، ۲/۱۵، ۸۴، ۱۷۲ صابر_ کے درجات ۲/۱۵۷ _ کے ساتھ مکر و فریب ۲/۹ صابر_ کی کامیابی ۲/۱۵۷ _ کے احساسات کی علامتیں ۲/۱۴۸_ کی سرپرستی ۲/۱۸۲_ کی خصوصیات ۲/۳۶ صابر_ کی خصوصیات ۲/۱۵۶، ۱۵۷_ کی ہدایت ۲/۵، ۹۴ صابر_ کی ہدایت ۲/۱۵۷_ کو تنبیہ ۲/۱۰۴_ کی ہوشیاری ۲/۱۲ نیز_ ک عیسائی، منافقین، یہود

مومنین مکہ :_ کے فضائل ۲/۱۲۶

ماروت :_ بابل میں ۲/۱۰۲_ اور جادو سیکھنا ۲/۱۰۲ اور جادو کی تعلیم دینا ۲/۱۰۲_ کا معلم (استاد) ۲/۱۰۲_ کی تنبیہات ۲/۱۰۲ نیز_ ک یہود

مال: جھوٹ سے_ حاصل کرنا ۲/۱۸۸ گناہ میں_ صرف کرنا ۲/۱۶۴ نیز_ ک علائق (رجحانات)، نیک لوگ

مالکیت :_ کے احکام ۲/۱۸۰، ۱۸۸_ کے اسباب ۲/۱۸۰، ۱۸۸ _ کے اسباب کی اقسام ۲/۱۸۸_ کا بطلان ۲/۱۸۸ ذاتی_ ۲/۱۷۷، ۱۸۸_ کے معتبر ہونے کا معیار ۲/۱۸۸ نیز_ ک اقرار، خدا تعالی

Presented by: https://jafrilibrary.com

ماہ رمضان :_کی راتوں میں پینا ۱۸۷/۲ _کی راتوں میں مباشرت کرنا ۱۸۷/۲ _کی پہلی کا ثابت ہونا ۱۸۵/۲ _کے روزہ کی اہمیت ۱۸۳/۲ _کی راتوں میں کھانا ۱۸۷/۲ _میں دعا ۱۸۶/۲ _کا روزہ ۱۸۵/۲ _کی عظمت ۱۸۵/۲ _کے روزوں کا فلسفہ ۱۸۵/۲ _میں سفر ۱۸۵/۲ _میں قرآن کریم کا نزول ۱۸۵/۲ _میں غسل کا وقت ۱۸۷/۲ _کی خصوصیات ۱۸۵/۲ ، ۱۸۶

مبلغین :بے عمل _کی سرزنش ۴۴/۲ _کی ذمہ داری ۴۴/۲ ، ۱۴۲ ، ۱۵۱ نیز ر_ ک تبلیغ

متجاوزین : ۶۱/۲ _کی سزا ۱۹۳/۲ _کا محروم ہونا ۱۹۰/۲ نیز ر_ ک اضطرار ،بنی اسرائیل، یہود

متعبد انسان :_کی تشخیص کی روش ۱۴۳/۲

متقین : ۲/۲ ، ۸ ، ۷۷ _کا انفاق کرنا ۳/۲ _کا ایمان ۳/۲ ، ۴ _کی تربیت ۲/۲ _کی حمایت ۱۹۴/۲ _کی سعادتمندی ۵/۲ _کی قیادت ۱۲۵/۲ _کی صفات ۳/۲ ، ۴ ، ۱۷۷ _کا عبرت پکڑنا ۶۶/۲ _کا موعظہ ۶۶/۲ _کی خصوصیات ۵/۲ _کی ہدایت ۲/۲ ، ۵ نیز ر_ ک قرآن کریم

مثالیں : مچھر کی مثال ۲۶/۲ حیوان کی مثال ۱۷۱/۲ نیز ر_ ک تشبیہات، قرآن کریم ، کفار ، مومنین

مجاہدین :_کو متوجہ کرنے کی اہمیت ۱۹۳/۲ _کے شبہات کو دور کرنا ۱۹۳/۲ متجاوز_ ۱۹۰/۲ _کی ذمہ داری ۱۷۷/۲

مجرمین : ۱۱۴/۲، ۱۱،۱۲ _سے معرکہ آرائي ۱۹۳/۲ نیز ر_ ک گناہگاران (گناہگار لوگ)

محارب :_کے احکام ۱۹۱/۲ یز ر_ ک جنگ

محاربہ :_کا جرم ۱۹۱/۲

محبت :_الہی کی آمادگی ۱۹۵/۲ _کے عوامل ۱۶۵/۲ _الہی سے محروم لوگ ۱۹۰/۲ _کے درجات ۱۶۵/۲ نیز ر_ ک مومنین

محبوبان خدا : ۱۹۵/۲

محرمات : ۲۷/۲ ، ۴۲، ۶۰ ، ۷۹ ، ۸۴ ، ۸۵ ، ۱۰۲ ، ۱۶۹ ، ۱۷۲ ، ۱۷۳ ، ۱۷۴ ، ۱۸۱ ، ۱۸۷، ۱۸۸ ، ۱۹۰ ، ۱۹۴ ، ۱۹۵ _سے اجتناب کے اثرات و نتائج ۴۸/۲ _سے اجتناب ۴۵/۲ _سے استفادہ ۵۷/۲ ، ۱۶۸ _کو حلال قراردینا ۱۶۹/۲ _کا ارتکاب کرنے والوں کے لئے حتمی عذاب ۴۸/۲ _کا ارتکاب کرنے والوں کا گناہ ۱۷۳/۲ بے گناہ شخص کے ۱۷۳/۲ _کے درجات ۷۹/۲ نیز ر_ ک حضرت آدم عليه‌السلام ، اضطرار ،بنی اسرائیل ، کسب (کمائی کرنا) ،یہود

Presented by: https://jafrilibrary.com

مخالفین :_سے منطقی برتاؤ ۲/ ۱۴۰_سے برتاؤ کی روش ۲/ ۱۴۰ نیز ر_ک قرآن کریم

مخلصین :_قیامت میں ۲/ ۱۳۰

مرتد:_کا ادیان میں قتل ۲/ ۵۴ نیز ر_ک بنی اسرائیل

مرد:_کی شرعی ذمہ داری ۲/ ۳۵_کی ذمہ داری ۲/ ۳۵

مردار:_کے پاک اجزا ۲/ ۱۴۳_کے احکام ۲/ ۱۴۳_کے کھانے کی حرمت ۲/ ۱۴۳_کے خبائث ۲/ ۱۴۳_کا کھانا ۲/ ۱۴۳_کی حرمت کا فلسفہ ۲/ ۱۴۳

مردے: دنیا میں_کا زندہ ہونا ۲/ ۵۶، ۴۳_کا زندہ ہونا ۲/ ۲۹، ۴۳_کے زندہ ہونے کے اسباب ۲/ ۴۳_کا آسانی سے زندہ ہونا ۲/ ۴۳ نیز ر_ک معجزہ

متحرک مخلوقات:_کی انواع و اقسام ۲/ ۱۶۴_کے وجود کا منبع ۲/ ۱۶۴

مکر و فریب:_کے عوامل ۲/ ۱۰، اللہ تعالی سے_۲/ ۹ نیز ر_ک خود، مومنین، منافقین

حیوان: ر_ک تشبیہات، مثالیں

محسوسات کی طرف رجحان: ر_ک بنی اسرائیل

معاشرہ:_کو پہنچنے والے نقصان کی شناخت ۲/ ۱۶۶_کے قائدین کا امتحان ۲/ ۱۲۴_کی قیادت کی اہمیت ۲/ ۱۲۴ معاشرتی ضروریات کو پورا کرنا ۲/ ۱۱۰ معاشرتی مصلحتوں کی فوقیت اور تقدم ۲/ ۱۴۹ معاشروں کے حقوق ۲/ ۸۳ معاشروں کی زندگی ۲/ ۱۳۴، ۱۴۱_کے زوال کی زمین آمادہ ہونا ۲/ ۱۹۵ معاشرتی اقتصاد کی سلامتی ۲/ ۱۸۸ معاشروں کا تشخص ۲/ ۱۳۴، ۱۴۱_کی قیادت کی شرائط ۲/ ۱۲۴_کے زوال کے اسباب ۲/ ۱۹۵_میں فساد و تباہی کے عوامل ۲/ ۱۱ معاشروں کی موت ۲/ ۱۳۴، ۱۴۱_کے قائدین کی ذمہ داری ۲/ ۱۵۵_کی وحدت ۲/ ۸۳

موت :_کے اثرات و نتائج ۲/ ۹۴ کفر کے ساتھ_کے نتائج ۲/ ۱۶۱، ۱۶۲ بغیر توبہ کے_کے نتائج ۲/ ۱۶۲_کا حتمی ہونا ۲/ ۱۳۴، ۱۴۱_کی حقیقت ۲/ ۹۴_سے فرار کا فلسفہ ۲/ ۹۵_کا فلسفہ ۲/ ۲۸ کفر کے ساتھ_۲/ ۱۶۲ نیز ر_ک آرزو، اقرار، امتحا (امتین)، انبیاء علیہ السلام، انسان، تفکر، توبہ، جامعہ (معاشرہ)، یہود

حضرت مریم علیہا السلام :_کا بیٹا ۲/ ۸۷

مسافر:_کے احکام ۲/ ۱۸۴، ۱۸۵ نیز ر_ک روزہ

Presented by: https://jafrilibrary.com

مساکین :_ سے نیکی ۲/ ۸۳_ کو کھانا کھلانا ۲/ ۱۸۴_ کو کھانا کھلانے کا اجر ۲/ ۱۸۴_ کے حقوق کو ضائع کرنا ۲/ ۸۳_ کی ضروریات پورا کرنا ۲/ ۱۷۷ نیز ر_ ک بنی اسرائیل :

مستحبات : ۲/ ۱۱۵

مسجد :_ گرانے کے نتائج ۲/ ۱۱۴_ سے روکنے کے نتائج ۲/ ۱۱۴_ کا احترام ۲/ ۱۱۴_ کے احکام ۲/ ۱۱۴ احترام_ کی اہمیت ۲/ ۱۸۷_ کا گرایا جانا ۲/ ۱۱۴_ کو گرانے والوں کی ذلت ۲/ ۱۱۴_ کی طرف جانے سے روکنے والوں کی تذلیل ۲/ ۱۱۴_ کو بالکل بند کرنے کی سرزنش ۲/ ۱۱۴_ کو گرائے جانے کا ظلم ۲/ ۱۱۴_ کی طرف جانے سے روکنے والوں کا انجام ۲/ ۱۱۴_ کو گرائے جانے کا فلسفہ ۲/ ۱۱۴_ سے روکنے کا فلسفہ ۲/ ۱۱۴_ کا تقدس ۲/ ۱۱۴، ۱۸۷_ سے روکنے والوں کی اخروی سزا ۲/ ۱۱۴_ سے روکنے والوں کی سزا ۲/ ۱۱۴_ کو گرانے کا گناہ ۲/ ۱۱۴_ سے روکنے کا گناہ ۲/ ۱۱۴_ سے روکنے والے ۲/ ۱۱۴ متروک_ ۲/ ۱۱۴_ کی جگہ ۲/ ۱۱۴_ کے آباد ہونے کا معیار ۲/ ۱۱۴_ کے ویران ہونے کا معیار ۲/ ۱۱۴_ سے رکاوٹ ۲/ ۱۱۴، ۱۱۵_ کا کردار و اہمیت ۲/ ۱۱۴_ میں کفار کا داخل ہونا ۲/ ۱۱۴ نیز ر_ ک اعتکاف ، ذکر، عیسائی ،یہود

مسجد الحرام :_ کے قبلہ بننے کے اثرات و نتائج ۲/ ۱۵۰_ کا احترام ۲/ ۱۹۱_ میں جنگ ۲/ ۱۹۱_ کے قبلہ ہونے کی حقانیت ۲/ ۱۴۹،۵_ کے قبلہ بننے کا فلسفہ ۲/ ۱۴۹، ۱۵۰، کا قبلہ ہونا ۲/ ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۹، ۱۵۰ کا قبلہ بننا ۲/ ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱_ میں قتل ۲/ ۱۹۱_ کا تقدس ۲/ ۱۹۱_ کے قبلہ بننے کی مخالفت ۲/ ۱۴۹_ سے ممانعت ۲/ ۱۱۴

مسخ ہونا :_ کا امکان ۲/ ۶۵ بندر میں_ ۲/ ۶۵ نیز ر_ ک اصحاب سبت ، اہل ایلہ ،بنی اسرائیل ، عصیانگران (نافرمان لوگ)

مسلمین : صدر اسلام کے_ کی آگاہی ۲/ ۷۵_ کا مکہ سے نکالا جانا ۲/ ۱۹۱_ کا خلوص ۲/ ۱۳۹_ کا تمسخر اڑانا ۲/ ۱۴_ کا توازن ۲/ ۱۴۳_ کو نمونہ عمل قرار دینا ۲/ ۱۴۳_ کا نمونہ عمل ۲/ ۱۴۳_ کا امتحان ۲/ ۱۴۳ صدر اسلام کے_ کو امداد ۲/ ۱۰۹ صدر اسلام کے_ کی امید ۲/ ۷۵_ کی برتری ۲/ ۱۴۳_ کو بشارت ۲/ ۱۰۹،۱۱۲_ کا سوال ۲/ ۱۸۶_ کا پروردگار ۲/ ۱۳۹_ کی تبلیغ ۲/ ۱۳۶ حقیقی_ کا انتخاب ۲/ ۱۴۳_ کے جذبوں کو کمزور کرنا ۲/ ۱۱۱_ کی شرعی

Presented by: https://jafrilibrary.com

ذمہ داری ۱۸۳/۲ ، ۱۸۵ _ کی توحید عبادتی ۱۳۹/۲ _ کی توحید ۱۳۹/۲ _ کے خلاف سازش ۱۴/۲ صدر اسلام کے مسلمانوں کی توقعات ۷۵/۲ _ کا حجت (دلیل) ہونا ۱۴۳/۲ _ کی حمایت ۱۳۷/۲ صدر اسلام کے _ کی خواہشات ۱۰۸/۲ ، ۱۰۹ _ کے دشمن ۱۰۵/۲ ، ۱۳۵ ، ۱۳۷ ، ۱۴۰ ، ۱۵۰ _ میں انحراف کی زمین آمادہ ہونا ۱۰۸/۲ _ میں سوال کرنے کی آمادگی ۱۰۸/۲ _ میں نافرمانی کی زمین ہموار ہونا ۱۴۹/۲ _ کی سرزنش ۱۰۸/۲ _ کی عبودیت ۱۳۹/۲ _ کی نافرمانی ۱۸۷/۲ صدر اسلام کے _ کی نافرمانی ۱۸۷/۲ _ کا عقیدہ ۱۳۹/۲ _ کے توازن کے عوامل ۱۴۳/۲ _ کے انحراف کے عوامل ۱۳۵/۲ _ کی برتری کے عوامل ۱۴۳/۲ _ کی تقویت کے عوامل ۱۱۰/۲ _ کے فضائل ۱۴۳/۲ _ کا گواہ ۱۴۳/۲ _ کی گواہی ۱۴۳/۲ _ کے ساتھ معرکہ آرائي ۱۱۴/۲ _ کی ذمہ داری ۶۲/۲ _ ۱۱۵ ، ۱۳۶ ، ۱۵۰ ، ۱۵۲ ، ۱۶۷ ، ۱۹۰ ، ۱۹۱ ، ۱۹۳ ، ۱۹۴ ، ۱۹۵ صدر اسلام کے _ کی ذمہ داری ۱۱۰/۲ ، ۱۹۱ صدر اسلام کے _ ۱۰۹/۲ ، ۱۶۷ صدر اسلام کے _ اور بنی اسرائیل ۷۵/۲ صدر اسلام کے مسلمان اور شرعی ذمہ داری ۱۵۸/۲ صدر اسلام کے _ اور زمانہ جاہلیت کی رسومات ۱۸۹/۲ _ اور بہشت ۱۱۱/۲ _ اور علمائے یہود ۷۶/۲ _ اور بیت المقدس کا قبلہ بننا ۱۴۳/۲ _ اور عیسائي ۱۳۶/۲ _ اور صدر اسلام کے منافقین ۱۱/۲ _ اور یہود ۷۵/۲ ، ۱۳۶ _ کے درجات ۱۴۳/۲ _ پر خیر کا نزول ۱۰۵/۲ _ کی نعمتیں ۱۵۰/۲ صدر اسلام کے _ کی ہجرت ۱۹۱/۲ _ کی ہدایت ۱۵۰/۲ ، ۱۸۵ نیز رـ ک آرزو ، اہل کتاب ، علمائے یہود ، قبلہ ، کفار ، عیسائي ، مشرکین مکہ ، یہود

مشرق : _ کا مالک ۱۱۵/۲ ، ۱۴۲

مشرکین : ۸۳/۲ _ کی اخروی آرزو ۱۶۷/۲ پیروکار _ کا آگاہ ہونا ۱۶۶/۲ _ کا اہل کتاب کے ساتھ اتحاد ۱۰۵/۲ _ کو مکہ سے نکالنا ۱۹۱/۲ _ کے دعوے ۱۱۸/۲ _ کی افتراپردازیاں ۱۱۶/۲ پیروکار _ کا انتقام ۱۶۷/۲ _ کا اخروی غم و اندوہ ۱۶۷/۲ پیروکار _ کا غم و اندوہ ۱۶۷/۲ _ کے بہانے ۱۱۸/۲ _ کی اخروی پشیمانی ۱۶۷/۲ _ مشرک قائدین سے برائت ۱۶۶/۲ _ کی جہالت ۱۱۳/۲ ، ۱۱۸ _ کا زندگی کے بارے میں لالچ ۹۶/۲ _ کا طولانی عمر کے بارے میں لالچ ۹۶/۲ _ کی اخروی حسرت ۱۶۷/۲ پیروکار _ کی حسرت ۱۶۷/۲ صدر اسلام کے _ کی خداشناسی ۱۱۸/۲ _ کی خواہشات ۹۶/۲ ، ۱۱۸ _ کی دشمنی ۱۰۵/۲ مشرک قائدین ۱۶۶/۲ مشرک قائدین جہنم میں ۱۶۷/۲ مشرک قائدین قیامت میں ۱۶۶/۲ _ کی صفات ۹۶/۲ _ کا اخروی عذاب ۱۶۵/۲ ، ۱۶۶ ، ۱۶۷ _ مشرک قائدین کو عذاب ۱۶۷/۲ _ پیروکار _ کو عذاب ۱۶۶/۲ ، ۱۶۷ کا عقیدہ ۱۱۶/۲ ، ۱۶۵ _ صدر اسلام کے _ کا عقیدہ ۱۱۸/۲ _ کے رجحانات ۱۶۵/۲ کی قربانی ۱۴۳/۲ _ کا کفر ۱۰۵/۲ _ کی اخروی سزا ۱۱۳/۲ مشرک قائدین کی گمراہی ۱۶۶/۲ _ کی ہٹ دھرمی ۱۱۸/۲ پیروکار _ ۱۶۶/۲ پیروکار _ جہنم میں

Presented by: https://jafrilibrary.com

١٦٤/٢ پیروکار_ قیامت میں ١٦٦/٢ ، ١٦٤_ قیامت میں ١١٣/٢ صدر اسلام کے_ ١٤٠/٢ ، ١٩١_ اور پیامبر اسلام (ص) کی حقانیت ١١٨/٢_ اور آنحضرت (ص) کی دعوت ١٤٠/٢_ اوردنیاوی زندگی ٩٦/٢_ اور قدرت الٰہی ١٦٥/٢ _اور آنحضرت (ص) ١١٨/٢_ اور عیسائیت ١١٣/٢_ اور باطل معبود ١٦٥/٢_ اور یہودیت ١١٣/٢ مکہ میں_ کے داخلے پر پابندی یا رکاوٹ ١٢٥/٢_ کا عذاب کا سامنا کرنا ١٦٥/٢ ، ١٦٦_ کی عدم رضایت ١٠٥/٢_ کی جہالت کی علامتیں ١١٨/٢ نیزر_ ک اطاعت ، تبری (برائت) ، علائق (رجحانات) مشرکین مکہ

مشرکین مکہ:_ کا فساد پھیلانا ١٩١/٢_ اور مسلمان ١٩١/٢ نیزر_ ک جہاد

مشکلات :_ کے بیان کرنے کی اہمیت ١٥٥/٢ نیزر_ ک بنی اسرائیل ، سختی ، مومنین ، منافقین ، ہدایت ،یہود مدینہ

مصائب :_ کا سامنا کرنے کے آداب ١٥٦/٢_ کے وقت کلمہ استرجاع کہنا ١٥٦/٢_ کو آسان بنانے کا طریقہ ١٦٥/٢_ پر صبر ١٥٧/٢ مصیبت سے مراد ١٥٦/٢

مدد طلب کرنا: اللہ تعالی سے_ ٥/١ ، ٦ روزہ سے_ ٤٥/٢ ، ١٥٣ صبر سے_ ٤٥/٢ ، ١٥٤ نماز سے ٤٥/٢، ١٥٤ اللہ تعالی سے_ کی اہمیت ٦٤/٢

مصلحت : اجتماعی یا نوعی_ کی اہمیت ١٤٩/٢

مطالعہ: کائنات کے_ کے اثرات و نتائج ٢٢/٢

مظلوم: ر_ ک انتقام

معاد: ر_ ک تشبیہات ، قیامت

معاشرت (میل جول): کے آداب ٨٣/٢ ، ١٨٩ ، غیروں سے_ ١٠٩/٢

معاہدے:_ سے وفا کرنا ١٧٧/٢ نیزر_ ک عہد ، عیسائی ، یہود

معبد: ر_ ک عبادت گاہ

باطل معبود:_ کی قدرت و طاقت ١٦٥/٢ نیزر_ ک علائق (رجحانات) ، مشرکین

معبود راستین (معبود حقیقی):_ کی خالقیت ٢١/٢ ، ٥٤

معبودیت :_ کے معیارات ٢١/٢ ، ٥٤

معجزہ:_ کی خواہش ١١٨/٢ مردوں کے زندہ کرنے کا_ ٧٣/٢ پتھر کے چشمے کا معجزہ ٦٠/٢ کوہ طور کا_

Presented by: https://jafrilibrary.com

/۶۳، ۶۴_کا منبع ۹۹/۲ نیز ر_ک ذکر، قرآن کریم، انبیاء علیہ السلام میں سے ہر ایک
معروف :_کو منکر سمجھنا ۱۳/۲ نیز ر_ک آمران بہ معروف، امر بہ معروف و منکر
معلم (استاد): اولین_۳۱/۲_کی ذمہ داری ۱۰۲/۲ نیز ر_ک انسان، ماروت، پیامبر اسلام (ص)، ملائکہ، ہاروت
معنویات : ر_ک اسلام
مغرب :_کا مالک ۱۱۵/۲، ۱۴۲ اللہ تعالی کے مغضوب افراد ۷/۱، ۶۱/۲، ۶۲، ۹۰
مفاسد: ر_ک حق، گناہ
(اللہ تعالی پر جھوٹ باندھنے والے): مفتریان بہ خدا ۱۶۹/۲
مفسدین : ۱۲/۲_کا ظلم ۱۹۳/۲_کا فسق و فجور ۲۷/۲_کے ساتھ نبرد آزمائی ۱۹۳/۲ نیز ر_ک : قرآن کریم
مقابلہ بہ مثل (برابر کا مقابلہ کرنا) :_میں بے انصافی ۱۹۴/۲_میں تقوی ۱۹۴/۲ کا جواز ۱۹۴/۲_میں عدل و انصاف
۱۹۴/۲_کی حدود ۱۹۴/۲
مقام ابراہیم علیہ السلام :_کی اہمیت ۱۲۵/۲_کی فضیلت ۱۲۵/۲_نیز ر_ک : نماز
مقامات :_کا مالک ۱۴۲/۲
اماکن مقدس (مقدس مقامات) : ۱۲۵/۲، ۱۵۸، ۱۸۷، ۱۹۱_کا احترام ۱۹۱/۲_نیز ر_ک بیت المقدس، کعبہ، مسجد،
مسجد الحرام، مقام ابراہیم علیہ السلام، مکہ
معنوی درجات :_کی دعا ۱۲۴/۲
مقتول :_کے ورثاء کے قصاص میں اختیارات ۱۷۸/۲_کے ورثاء کے حقوق ۱۷۸/۲_کے ورثاء کا قاتل کے ساتھ
سلوک ۱۷۸/۲ نیز ر_ک بنی اسرائیل، قاتل
مقدرات : ر_ک خدا تعالی
مقدسات :_کی اہانت سے اجتناب ۱۰۴/۲
مقربین :۵۱/۲، ۱۲۵، ۱۲۷، ۱۴۴
مکہ معظمہ :_کا آباد ہونا ۱۲۶/۲_کے احکام ۱۲۶/۲_کا امن و امان ۱۲۶/۲_کی تاریخ ۱۲۶/۲ اہل_کی رفاہ و آسائش
۱۲۶/۲_کی اقتصادی رونق ۱۲۶/۲ شہر_ ۱۲۶/۲_کے فضائل ۳۰/۲، ۱۲۵_میں پھل ۱۲۶/۲ اہل_کی نعمتیں ۱۲۶/۲

Presented by: https://jafrilibrary.com

نیز ر_ک قبلہ، کفار، کفار مکہ، مومنین مکہ، مسلمین، مشرکین، مشرکین مکہ_

ملائکہ :_کی ناآگاہیکے نتائج ۲/ ۳۰_کا خلوص ۲/ ۳۰_کا ادراک ۲/ ۳۰_کے دعوے ۲/ ۳۱_کا استعاذہ (پناہ طلب کرنا) ۲/ ۳۰_کی صلاحتیں ۳/ ۳۰_کی استغفار ۲/ ۳۰_کا اقرار ۲/ ۳۲_کی اطاعت ۲/ ۹۷_کی بصیرت ۲/ ۳۰_کی پیش گوئی ۲/ ۳۰_کی تاریخ خلقت ۲/ ۳۰_کا مجسم ہونا ۲/ ۱۰۲_کا تسبیح بجالانا ۲/ ۳۰_سے سیکھنا ۲/ ۱۰۲_کو اسماء کی تعلیم ۲/ ۳۳_کی تعلیم ۲/ ۱۰۲_کا تکبر ۲/ ۳۱، کوتنبیہ ۲/ ۳۲_کی ناآگاہی ۲/ ۳۰، ۳۲ کے دشمن ۲/ ۹۸_کا مشاہدہ ۲/ ۱۰۲_کا راز ۲/ ۳۳_کا عاجز ہونا ۲/ ۳۲_کے سامنے موجودات کو پیش کرنا ۲/ ۳۱، ۳۲_کا علم غیب ۲/ ۳۰_کا علم ۲/ ۳۰، ۳۳_کی قوت و قدرت ۲/ ۳۳_کے دشمنوں کا کفر ۲/ ۹۸ اللہ تعالی کے_کے ساتھ گفتگو ۲/ ۳۰_کی لعنت ۲/ ۱۶۱_کا دائرہ علم ۲/ ۳۰، ۳۲_کا دائرہ عمل ۲/ ۹۷_کا استاد ۲/ ۳۳_کے درجات ۲/ ۹۸ وحی کے_کے ظہور کی جگہ ۲/ ۱۴۴ بابل کے ۲/ ۱۰۲ اعمال لکھنے والے_۲/ ۱۵۲_اور انسان ۲/ ۱۶۱_اور خلافت انسان ۲/ ۳۰، ۳۳_اور خلقت انسان ۲/ ۳۰، ۳۲_اور انسانی عمل ۲/ ۱۶۱_اور حقائق کو چھپانا ۲/ ۳۳_کے علم کا سرچشمہ ۲/ ۳۲_کا کردار و اہمیت ۲/ ۱۵۲_کیلئے و اسطہ فیض ۲/ ۳۳ نیز ر_ک حضرت آدم علیہ السلام، ابلیس، انسان، انبیاء علیہم السلام، ایمان، حضرت جبرائیل علیہ السلام، حضرت میکائیل علیہ السلام

منّ: ر_ک بنی اسرائیل //مناجات: ر_ک حضرت موسی علیہ السلام //مناظرہ:_کا جواز ۲/ ۱۱۱ دینی عقائد میں_۲/ ۱۱۱

منافقین: ۲/ ۸، ۱۷_کے فساد پھیلانے کے اثرات و نتائج ۲/ ۱۱_کی بیماری قلب کے نتائج ۲/ ۱۱_کی جہالت کے نتائج ۲/ ۱۶_کے دعوے ۲/ ۱۱، ۱۲_کی بیماری قلب کا بڑھنا ۲/ ۱۰_کی حیرانی و سرگردانی کا بڑھنا ۲/ ۱۵_کی سرکشی کا بڑھنا ۲/ ۱۵_کا تمسخر ۲/ ۱۵، ۱۷_کے تمسخر ۲/ ۱۴_کا اسلام لانا ۲/ ۱۰۴_کا اصلاح قبول نہ کرنا ۲/ ۱۱_پہ اعتراض ۲/ ۱۱_کا ایمان سے دست بردار ہونا ۲/ ۱۳_کا فساد پھیلانا ۲/ ۱۱، ۱۲ کا ایمان ۲/ ۸_کی قلبی بیماری ۲/ ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳_کے باطل خیالات ۲/ ۱۳_کی تجارت ۲/ ۱۶_کی تحقیر ۲/ ۱۵_کی تنظیم ۲/ ۱۴_کا اسلام ظاہر کرنا ۲/ ۹، ۱۴، ۱۶، ۱۷_کا تکبر ۲/ ۱۳_کے قائدین کی سازش ۲/ ۱۴_کی سازش ۲/ ۹، ۱۴، ۱۶_کے جرائم ۲/ ۱۱، ۱۲، ۱۴_کا نظریہ کائنات ۲/ ۹_کی جہالت ۲/ ۱۲، ۱۳، ۱۶، ۲۰، حق کے بارے میں_کی عدم سماعت ۲/ ۱۸، ۱۹_کی حق ناپذیری ۲/ ۲۰_کا جھوٹ بولنا ۲/ ۸، ۱۰_کو ایمان کی دعوت ۲/ ۱۳_کے قائدین ۲/ ۱۴_کا نقصان ۲/ ۱۶_کی حیرانی و سرگردانی ۲/ ۱۵_کی حماقت ۱/ ۱۳_کے ادراک کا سلب ہونا ۲/ ۲۰_کا برا ادراک ۲/ ۱۸_کے قائدین کی شرارت ۲/ ۱۴_

Presented by: https://jafrilibrary.com

کی شکست ۲/۱۶، ۱۹، ۲۰_ کے شیاطین ۲/۱۴_ کے قائدین کی شیطنت ۲/۱۴_ کی صفات ۲/۹، ۱۲، ۱۳_ کی سرکشی ۲/۱۵_ کا عاجز ہونا ۲/۱۸، ۲۰، کو عذاب ۲/۱۰_ کانا پسندیدہ عمل ۲/۱۱_ کی گمراہی کے عوامل ۲/۱۶_ کا مشکلات سے فرار کرنا ۲/۲۰_ کا انجام ۲/۱۹_ کی فرصت طلبی ۲/۲۰_ کے کاہن ۲/۱۴_ کا بہرہ پن ۲/۱۸_ کا کفر ۲/۹، ۱۴، ۱۹_ کا اندھا پن ۲/۱۸_ کے تمسخروں کی سزا ۲/۱۵_ کی سزا ۲/۱۵_ کی گمراہی ۲/۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸_ کا گونگا پن ۲/۱۸_ کا محروم ہونا ۲/۱۷، ۲۰_ کا مکر و فریب ۲/۹_ کے پیروکار ۲/۱۴_ دینی معاشرے میں ۲/۱۹_ ظلمت و تاریکی میں ۲/۱۷، ۱۸_ صدر اسلام کے_ ۲/۱۱، ۱۴، ۱۶_ اور اسلام ۲/۱۹، ۲۰_ اور اصلاح طلبی ۲/۱۱، ۱۲_ اور دینی تعلیمات ۲/۲۰_ اور حق بینی ۲/۱۸_ اور حق گوئی ۲/۱۸_ اور روشن خیالی ۲/۱۳_ اور علم الہی ۲/۹_ اور قرآن کریم ۲/۱۹_ اور مومنین ۲/۹، ۱۳، ۱۴_ کی سود جوئی ۲/۱۶_ کو مہلت ۲/۱۵، ۱۷، ۲۰_ کا نصیحت قبول نہ کرنا ۲/۱۱_ کا نفاق ۲/۱۳_ کے قائدین کی پریشانی ۲/۱۴_ کی خصوصیات ۲/۱۰، ۱۱، ۲۰_ کا ہدایت بیچنا ۲/۱۶_ کی ہدایت ۲/۱۶، ۱۷_ کا ہدایت قبول نہ کرنا ۲/۱۸_ کی ہلاکت ۲/۱۹_ کے مقابل ہوشیار رہنا ۲/۱۲ نیز رـ ک قرآن کریم، مکہ معظمہ، مسلمین

منحرفین:_ اور قرآن ۲/۹۹ نیز رـ ک گمراہان (گمراہ لوگ)

منکر:_ کو معروف سمجھنا ۲/۱۳ نیز رـ ک معروف، نہی از منکر

موجودات:_ کا مطیع ہونا ۲/۱۱۶، ۱۱۷_ کی حقیقت ۲/۱۴۳_ کا خالق ۱/۲_ کی خداشناسی ۲/۱۱۶_ کی تخلیق ۲/۲۹، ۱۱۷، ۱۶۴_ کا راز ۲/۳۰_ کا شعور ۲/۱۱۶_ کا ظاہر ۲/۱۴۳_ کی عبادت و بندگی ۲/۱۱۶_ کا فلسفہ خلقت ۲/۳۰_ کی کیفیت خلقت ۲/۱۱۷_ کا مالک ۲/۱۱۶_ حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے ۲/۳۰_ کے نام ۲/۳۳_ کے نام کا کردار و اہمیت ۲/۳۱ نیز رـ ک حضرت آدم علیہ السلام، آسمان، انسان، تعقل، زمین اور ملائکہ

موحدان (توحید پرست انسان): ۲/۱۳۳_ کی آرزو ۱/۵، ۶_ کی خواہشات ۱/۶، ۷_ کی ذمہ داری ۲/۱۳۳

حضرت موسی علیہ السلام:_ کی بعثت کے نتائج ۲/۴۹_ کے زمانے میں آزادی ۲/۶۷_ کی دعا کی قبولیت ۲/۶۰، ۶۱، ۷۰_ کا پانی طلب کرنا ۲/۶۰_ کا استعاذہ (پناہ طلب کرنا) ۲/۶۷_ کو تورات عطا کیا جانا ۲/۸۷_ کے اوامر ۲/۵۴_ کے اہداف ۲/۶۱_ کا قبل از وقت محسوس کرنا ۲/۶۷_ کی شریعت کی تبلیغ ۲/۸۷_ کی تبلیغ ۲/۵۳، ۶۷_ کی شریعت کی تعلیمات ۲/۵۴_ کی تکذیب (جھٹلانا) ۲/۵۵_ کی تورات ۲/۵۳_ پر تمسخر کی تہمت ۲/۶۷_ پر تہمت ۲/۴۱_ پر جھوٹ کی تہمت ۲/۶۷_

Presented by: https://jafrilibrary.com

۲ کی چلہ نشینی ۲/ ۵۱_کی خیر خواہی ۲/ ۵۴_کی دعا ۲/ ۶۰_کو دعوت ۲/ ۵۱_کی نبوت کے دلائل ۲/ ۹۲_کی سرزنشیں ۲/ ۶۱_کی شریعت ۲/ ۵۳_کی عبادت / ۵۱_کا عصا ۲/ ۶۰_کے اوامر کی نافرمانی ۲/ ۹۳_کے اوامر کی اطاعت ۲/ ۹۳ بنی اسرائیل سے_کا غائب ہونا ۲/ ۵۱_کا فرقان ۲/ ۵۳_کا واقعہ ۲/ ۵۱، ۵۴، ۵۵، ۵۸، ۶۰، ۶۱، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۱، ۷۳، ۹۲، ۱۰۸ کی کتاب ۲/ ۵۳، ۸۷ اللہ تعالی کی_سے گفتگو ۲/ ۵۵_کی رسالت کا دائرہ ۲/ ۹۲_کی مدت عبادت ۲/ ۵۱_کی مدت مناجات ۲/ ۵۱_کی ذمہ داری ۲/ ۵۳، ۶۷_کا معجزہ ۲/ ۵۷، ۶۰، ۹۲_کے درجات ۲/ ۵۱_کی مناجات ۲/ ۵۱_اور اللہ تعالی پر جھوٹ ۲/ ۶۷_اور بنی اسرائیل ۲/ ۶۱، ۶۸_اور عقیدہ کی تصحیح کرنا ۲/ ۶۷_اور جہلاء ۲/ ۶۷_کا میقات ۲/ ۵۱_کی نبوت ۲/ ۵۳، ۸۷، ۱۰۸_کی نسل ۲/ ۹۲_کی خصوصیات ۲/ ۹۲ نیز_ر ک انبیاء علیہ السلام ، ایمان، بنی اسرائیل، کفر، یہود

موضوع کی شناخت: ر_ک عرف

موعظہ (وعظ و نصیحت): _کی شرائط ۲/ ۵۴_کے عوامل ۲/ ۶۶_قبول نہ کرنے کے عوامل ۲/ ۱۱_میں مہربانی کا رویہ ۲/ ۵۴ نیز_ر ک متقین

مہربان ہونا: _کی اہمیت ۱/ ۳ نیز_ر ک تربیت ، خدا تعالی ، مدیریت (انتظامی صلاحیت)، موعظہ (وعظ و نصیحت)

یثاق: ر_ک عہد

میقات: ر_ک حضرت موسی علیہ السلام

حضرت میکائیل علیہ السلام : _کے دشمن ۲/ ۹۸_کے دشمنوں کا کفر ۲/ ۹۸_کے درجات ۲/ ۹۸ نیز_ر ک انبیاء علیہ السلام

میمون (بندر): ر_ک مسخ

میوہ (پھل): ر_ک بہشت، درخت، مکہ معظمہ

ن

نافرماني: _کے نتائج ۲/ ۳۴، ۳۶، ۳۸، ۵۷، ۶۵، ۷۴_سے اجتناب کی زمین ہموار ہونا ۲/ ۶۶_کی آمادگی ۲/ ۵۹_کا ظلم ۲/ ۵۹ اوامر الهی کي_ ۲/ ۹۳ تورات کي_ ۲/ ۹۳ اللہ تعالی کي_ ۲/ ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۵۷، ۵۹، ۶۵، ۸۳، ۱۳۹، ۱۸۷_کے موارد ۲/ ۱۹۵// ناسخ: _سے مراد ۲/ ۱۰۶ نیز_ر ک نسخ

نبرد آزمائي: _کی روش ۲/ ۱۰۹_کی شرائط ۲/ ۱۱۰_میں احساسات کا توازن ۲/ ۱۰۹_کے مراحل ۲/ ۱۰۹

Presented by: https://jafrilibrary.com

نبوت :_کی قدر و منزلت ۲/ ۹۰_عطا کیا جانا ۲/ ۹۰_کی رحمت ۲/ ۱۰۵_کا درجہ ۲/ ۱۲۴
نیز ر_ک انبیاء عليهم‌السلام اہل کتاب ،یہود
نا امیدي: آخرت سے_کے نتائج ۲/ ۹۶_سے پرہیز ۲/ ۶۴ اللہ تعالی کی رحمت سے_۲/ ۶۴
نیک لوگ :_کا توازن و اعتدال ۲/ ۱۹۵_کا اجر ۲/ ۵۸_کی محبوبیت ۲/ ۱۹۵_اور غم و اندوہ ۲/ ۱۱۲_اور خوف ۲/ ۱۱۲_کے درجات ۲/ ۵۸
نجات : اخروي_کے عوامل ۲/ ۱۳۴، ۱۴۱
نابغہ روزگار شخصیات:_کا معاشرتی کردار و اہمیت ۲/ ۷۵
نذر: گناہ کے لیئے ۲/ ۱۶۸
نادپرستان (نسل پرست لوگ): ۲/ ۷٦، ۹۱، ۹۴ نادپرستی (نسل پرستی): ر_ک علمائے یہود، یہود
نسخ :_پہ اعتراض ۲/ ۱۴۲_پہ شبہات کا رد ۲/ ۱۰۷_کا منبع ۲/ ۱۰٦، ۱۰۹ نیز ر_ک احکام، ادیان، بیت المقدس، قرآن کریم، قانون، ناسخ
نسل : الح_کی قدر و منزلت ۲/ ۱۲۹ مومن کی قدر و منزلت ۲/ ۱۲۹ نیز ر_ک علائق (رجحانات)
نصرت :_الہی سے محروم ہونا ۲/ ۱۲۰ نیز ر_ک انسان، خدا تعالی
نظام جزائي (سزاؤں کا نظام): ر_ک مجازات (سزائیں)
نعمت : اخروی نعمتوں کی اہمیت و عظمت ۲/ ۹۴_سے استفادہ ۲/ ۲۲، ۲۹، ۵۷، ۱۴۲ اضروی نعمتوں کا حصول ۲/ ۱۰۲_کی تکمیل ۲/ ۱۵۱ دنیاوی نعمتوں کا خالق ۲/ ۲۹_کی تخلیق ۲/ ۲۹_کی خواہش و دعا ۱/ ۵_کی تکمیل کی زمین ہموار ہونا ۲/ ۱۵۰_کی تکمیل کے عوامل ۲/ ۱۵۱_کی خلقت کا فلسفہ ۲/ ۲۹، ۱۴۲_سے استفادہ کا دائرہ ۲/ ۶۰ اخروی نعمتوں سے محروم لوگ ۲/ ۸٦، ۱۰۲_سے محروم ہونا ۲/ ۱۲٦ اضروی نعمتوں سے محروم ہونا ۲/ ۱۰۲_کے درجات و مراحل ۲/ ۱۵۱ جن لوگوں کے_شامل حال ہوتی ہے ۲/ ٦، ۷_کا سرچشمہ ۲/ ۲۲، ۲۹، ۳۰، ۴۰، ۴۷، ۱۲۲ اضروی نعمتیں ۲/ ۸٦ اخروی نعمتوں کا وافر ہونا ۲/ ۱۰۲
نسل پرستي:_کے نتائج ۲/ ۹۱_کا فسق و فجور ۲/ ۹۹

Presented by: https://jafrilibrary.com

نفسیات: تربیتی_ ۲/ ۲۶، ۱۴۱

نفاق: _کے عوامل ۲/ ۱۰_کی طرف رجحان رکھنے والے ۲/ ۱۴_کی رکاوٹیں ۲/ ۲۱ نیز ر_ک منافقین

نماز: _کے اثرات و نتائج ۲/ ۴۵، ۴۸، ۱۱۰، ۱۵۳، ۱۵۵ _کے تسلسل کے اثرات ۲/ ۳_با جماعت کے اثرات ۲/ ۴۸_با جماعت کے آداب ۲/ ۴۳ _کے احکام ۲/ ۴۳، ۱۴۴_با جماعت کے احکام ۲/ ۴۳ ارکان_۲/ ۴۳_قائم کرنے کی اہمیت ۲/ ۴۳، ۴۵، ۱۱۰، ۱۷۷_کے تسلسل کی اہمیت ۲/ ۳_کی اہمیت ۲/ ۳، ۴۵، ۱۴۳، ۱۵۳، ۱۵۴_با جماعت کی اہمیت ۲/ ۴۳_قائم کرنا ۲/ ۳، ۳۶، ۸۳، ۱۱۰، ۱۷۷_ترک کرنے والے ۲/ ۸۳_ترک کرنیوالے قیامت میں ۲/ ۴۸_میں رکوع ۲/ ۴۳_قائم کرنے کی سختی و مشکل ۲/ ۴۵_میں قبلہ ۲/ ۱۴۴ مستحبی نمازوں میں قبلہ ۲/ ۱۱۵_کی جگہ ۲/ ۱۲۵_دین ابراہیمی علیہ السلام میں ۲/ ۱۲۵ کعبہ میں_۲/ ۱۲۵ مقام ابراہیم پر_۲/ ۱۲۵_طواف کی ۲/ ۱۲۵_کا وجوب ۲/ ۴۳ _صبح کا وقت ۲/ ۱۸۷_قائم کرنے والوں کی ہدایت ۲/ ۵_با جماعت میں ہم آہنگی ۲/ ۴۳

نیز ر_ک استمداد (مدد طلب کرنا)، بنی اسرائیل، بیت المقدس، پیامبر اسلام (ص)، نماز گزار لوگ_

نماز گزار لوگ: _کی تربیت ۲/ ۳_کے درجات ۲/ ۱۲۵

نہی از منکر: _کی شرائط ۲/ ۴۴

نیز ر_ک منکر

نیازمندان (ضرورت مند لوگ): _کی ضروریات پوری کرنا ۲/ ۳، ۱۷۷، ۱۸۴_کی ضروریات پوری کرنے میں رکاوٹیں ۲/ ۱۷۷

نیت: _کے نتائج و اثرات ۲/ ۱۰۴_کی اہمیت ۲/ ۱۰۲

نیک لوگ: _کا انفاق کرنا ۲/ ۱۷۷_کا تقوی ۲/ ۱۷۷_کی صفات ۲/ ۱۷۷_کا فلسفہ انفاق ۲/ ۱۷۷_اور مال کی محبت ۲/ ۱۷۷ نیز ر_ک نیکی

نیکی: _کی دعوت ۲/ ۴۴، ۸۳_کے معیارات ۲/ ۱۷۷، ۱۸۹ نیز ر_ک حج، نیکان (نیک لوگ)

و

والد: _کے رجحانات کے نتائج ۲/ ۱۳۳ نیز ر_ک والدین

Presented by: https://jafrilibrary.com

واقعات:_ کا سرچشمہ ۲/ ۱۰۲

واجبات: ۲/ ۴۳، ۸۳، ۱۴۰، ۱۸۰، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۹۰، ۱۹۱

وارث:_ کی ملکیت ۲/ ۱۸۰

والدین:_ سے نیکی ۲/ ۸۳ _ سے نیکی کی اہمیت ۲/ ۸۳ _ کے حقوق ضائع کرنا ۲/ ۸۳ _ کے حقوق ۲/ ۸۳، ۱۸۰ _ سے حسن سلوک ۲/ ۸۳ _ کی ذمہ داری ۲/ ۱۳۲، ۱۳۳ نیز ر_ ک بنی اسرائیل، وصیت

وسائل: دنیاوی _ کی اہمیت ۲/ ۱۰۳ _ سے استفادہ ۲/ ۱۶۸ دنیاوي_ ۲/ ۱۲۶ _ کا حرام کرنا ۲/ ۱۶۸ _ کے ایجاد و پیدائش کے اسباب ۲/ ۲۲ دنیاوی _ کا سرچشمہ ۲/ ۳ نیز ر_ ک: کفار

وحی:_ کے ظہور کی جگہ ۲/ ۱۴۴ _ کا کردار و اہمیت ۲/ ۱۴۵ _ اور آسمان ۲/ ۱۴۴ _ اور لوگوں کا غور سے سننا ۲/ ۷۵ نیز ر_ ک انبیاء علیہم السلام، پیامبر اسلام (ص))، ملائکہ، یہود

وصیت:_ پہ عمل کے نتائج و اثرات ۲/ ۱۸۱ _ کے نتائج ۲/ ۱۸۰ _ میں ملکیت دینے کے نتائج ۲/ ۱۸۰ غیر عادلانہ _ کے اثرات و نتائج ۲/ ۱۸۰ _ کے احکام ۲/ ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۷ _ میں وصی کے اختیارات ۲/ ۱۸۲ _ مالی _ کی قدر و قیمت ۲/ ۱۸۰ _ میں ترجیحات ۲/ ۱۸۰ _ کی اہمیت ۲/ ۱۸۲، ۱۸۷ بہترین _ ۲/ ۱۳۲ _ میں ناانصافی ۲/ ۱۸۲ مالی _ ترک کرنا ۲/ ۱۸۰ _ میں جائز تبدیلی ۲/ ۱۸۱، ۱۸۲ _ میں تبدیلی ۲/ ۱۸۱، ۱۸۲ _ کو زبان سے ادا کرنا ۲/ ۱۸۱ _ میں تبدیلی کی حرمت ۲/ ۱۸۱ _ کے اثبات کی شرائط ۲/ ۱۸۱ _ کی تبدیلی کی شرائط ۲/ ۱۸۲ _ کے وجوب کی شرائط ۲/ ۱۸۰ _ پر عمل ۲/ ۱۸۲ _ میں تبدیلی کا گناہ ۲/ ۱۸۱ _ غیر عادلانہ _ کا گناہ ۲/ ۱۸۲ موصی لہ (جسکے لئے وصیت کی گئي ہے) کی ملکیت ۲/ ۱۸۰ مالي _ کا دائرہ ۲/ ۱۸۰ _ میں تبدیلی کا ذمہ دار ۲/ ۱۸۱ مالی _ کے مصارف ۲/ ۱۸۱ _ کے معتبر ہونے کے معیارات ۲/ ۱۸۱ _ میں تبدیلی کی رکاوٹیں ۲/ ۱۸۱ رشتہ داروں کے لئے _ ۲/ ۱۸۰ والدین کے لئے _ ۲/ ۱۸۰ _ کا معتبر نہ ہونا ۲/ ۱۸۰ غیر معمولي _ ۲۰/ ۱۸۰ مالی _ ۲/ ۱۸۰، ۱۸۲ معتبر _ ۲/ ۱۸۰ میت کي _ ۲/ ۱۸۱ غیر عادلانہ _ ۲/ ۱۸۲ _ کے وجوب کا وقت ۲/ ۱۸۰

وطن: ر_ ک حقوق

وطیرہ، نعرہ: جاہلانہ _ ۲/ ۱۷۰ نیز ر_ ک مومنین

شفاعت: ر_ ک قیامت

Presented by: https://jafrilibrary.com

شک : ر_ ک بنی اسرائیل ، دین ، فجر، قرآن کریم
وقت شناسی : _ کا وسیلہ ۱۸۹/۲_ کی اہمیت ۱۸۷/۲ ، ۱۸۹
ولایت (سرپرستی) : اللہ تعالی کی _ سے محروم ہونا ۱۲۰/۲_ کی نعمت ۱۸۵/۲ نیز ر_ ک خدا تعالی ، مؤمنین
ویل : ر_ ک جہنم

ہ

ہاروت : _ کا استاد ۱۰۲/۲_ بابل میں ۱۰۲/۲_ اور جادو سیکھنا ۱۰۲/۲_ اور جادو سکھانا ۱۰۲/۲_ کی تنبیہات ۱۰۲/۲ نیز ر_ ک یہود
ہجرت : ر_ ک مسلمین
ہدایت : _ میں اختیار ۵۳/۲_ میں نمونہ عمل ۷/۱_ میں انذار (ڈرانا) ۲۵/۲ ، ۱۱۹_ کی اہمیت ۶/۱ ، ۱۴۲/۲ ، ۱۵۱_ کی زمین ہموار ہونا ۱۵۰/۲_ میں بشارت ۱۱۹/۲ راہ_ کی مشکلات کا بیان ۱۵۵/۲_ کا حصول ۱۵۷/۲_ میں تشویق ۲۵/۲_ پر ثابت قدم رہنے والے ۷/۱_ پر ثابت قدم رہنا ۷/۱_ کی خواہش کرنا ۶/۱ ، ۷_ کا طریقہ ۶/۲ ، ۲۵ ، ۲۶ ، ۱۱۹_ کی آمادگی ۳/۲ ، ۲۶ ، ۳۷ ، ۱۴۲ ، ۱۷۰ ، ۱۸۶_ شرائط ۱۵۷/۲ _ کے عوامل ۶/۱ ، ۶/۲ ، ۵۳ ، ۱۲۲ ، ۱۳۵ ، ۱۳۶ ، ۱۳۷ ، ۱۴۲ ، ۱۴۳ ، ۱۷۰ ، ۱۷۵ ، ۱۸۵_ سے محروم افراد ۱۷۵/۲_ کے درجات ۶/۱ ، ۷ ، ۲/ ۱۵۰ ، ۱۸۵ خاص_ جن کے شامل حال ہوتی ہے ۷/۱ ، ۱۵۰/۲_ کا سرچشمہ ۲۶/۲ ، ۷۰ ، ۱۴۲ ، ۱۸۵_ کی رکاوٹیں ۱۷۰/۲_ کی نعمت ۷/۱ ایمان کي_ ۶/۲ صراط مستقیم کی طرف_ ۶/۱ ، ۷ ، ۱۴۲/۲ خاص_ ۱۵۰/۲
نیز ر_ ک انسان ، انفاق کرنے والے ، بنی اسرائیل ، خدا تعالی ، دعا ، صابرین ، قرآن کریم ، مومنین ، متقین ، مسلمین ، عیسائي ، عیسائیت ، منافقین ، نماز ، ضروریات ، یہود ، یہودیت _
ہدایتگران (ہدایت کرنے والے): ر_ ک دشمني
ہدف : _ اور وسیلہ ۱۸۹/۲
ہلاکت : _ کے عوامل ۶۴/۲_ کی زمین ہموار ہونا ۱۹۵/۲ نیز ر_ ک بنی اسرائیل، فرعونی لشکر، منافقین
ہلال : ر_ ک چاند
ہفتہ : _ کی چھٹی ۶۵/۲_ کے دن کام کرنے کی حرمت ۶۵/۲ کے دن مچھلی کا شکار ۶۵/۲ نیز ر_ ک بنی اسرائیل

Presented by: https://jafrilibrary.com

ہدایت یافتہ لوگ: ۱/۷، ۲/۵، ۱۵۷_ کا اخروی امن و امان ۲/۳۸_ کی اطاعت ۲/۱۴۳_ کا تعبد (روح بندگی) ۲/۱۴۳_ کی گمراہی کا خطرہ ۱/۷_ کا جذبہ ۲/۱۴۳_ کا اخروی سرور ۲/۳۸_ کی صفات ۲/۵، ۱۴۳_ قیامت میں ۲/۳۸_ اور بیت المقدس کا قبلہ بننا ۲/۱۴۳_ کی خصوصیات ۱/۷ نیز_ر ک تقلید

ہم نشینی: ناپسندیدہ_ ۲/۲۷

ہواپرستی (نفس پرستی): _ کے نتائج ۲/۸۷، ۱۲۰_ سے اجتناب ۲/۱۴۵_ کا فسق و فجور ۲/۹۹ نیز_ر ک عیسائی، یہود

//ہوشیاری: ر_ ک مومنین، منافقین

ي

یتیم: _ پہ نیکی ۲/۸۳_ کی ضروریات پوری کرنا ۲/۱۷۷_ کے حقوق ضائع کرنا ۲/۸۳ نیز_ر ک بنی اسرائیل

حضرت یعقوب عليه‌السلام: _ کی جان کنی کا عالم ۲/۱۳۳_ کے اسباط ۲/۱۳۶_ کی اطاعت ۲/۱۳۴، ۱۴۱_ کا اخروی اجر ۲/۱۳۴، ۱۴۱_ کے بیٹے ۲/۱۳۲، ۱۳۳_ کی تبلیغ ۲/۱۳۲_ کے بیٹوں کی توحید ۲/۱۳۳_ کی توحید ۲/۱۳۳_ کی نصیحتیں ۲/۱۳۲، ۱۳۳_ کی خواہشات ۲/۱۳۲_ کی نصیحتوں کے دلائل ۲/۱۳۲_ کے بیٹوں کا دین ۲/۱۳۳_ کا دین ۲/۱۳۲، ۱۴۰_ کی شخصیت ۲/۱۴۰_ کی عبادت ۲/۱۴۱_ کے رجحانات ۲/۱۳۲_ کا واقعہ ۲/۱۳۲، ۱۳۳_ کی نسل ۲/۱۳۶_ کی پریشانی ۲/۱۳۳_ اور حضرت ابراہیم عليه‌السلام کا دین ۲/۱۳۲_ اور یہودیت ۲/۱۳۳_ نیز_ر ک حضرت اسماعیل عليه‌السلام، ایمان، عیسائی، یہود

یقین: _ کی اہمیت ۲/۱۶۹ اہل_ کی صفات ۲/۱۱۸ اہل_ کی خصوصیات ۲/۱۱۸ نیز_ر ک آخرت، فجر

یہود: یہودیوں کے اسلام لانے کے نتائج ۲/۱۰۳، ۱۲۲_ کے ایمان کے نتائج ۲/۶۲_ کی پیروی کے اثرات و نتائج ۲/۱۴۵_ کے تقوی کے نتائج ۲/۱۰۳_ کے تکبر کے نتائج ۲/۸۷_ کے حسد کے اثرات ۲/۹۰، ۱۰۹_ کی دشمنی کے نتائج و اثرات ۲/۱۳۷_ کے فسق و فجور کے نتائج ۲/۹۹_ کے کفر کے نتائج ۲/۸۸_ کی نسل پرستی کے نتائج ۲/۹۱_ کی نفس پرستی کے نتائج ۲/۸۷_ کی مایوسی کے نتائج ۲/۹۶_ کی آخرت فروشی ۲/۱۰۲_ کی آرزوئیں ۲/۸۹، ۹۶، ۱۰۹_ کی آگاہی ۲/۸۹، ۱۰۲ پیامبر اسلام (ص) سے _ کی آگاہی ۲/۸۹، ۱۳۶_ اور عیسائیوں کا اتحاد ۲/۱۳۵، ۱۴۰_ کے احکام ۲/۸۵_ کا عیسائیوں سے اختلاف ۲/۱۱۳، ۱۳۵، ۱۴۰، کے دعوے ۲/۸۸، ۹۴، ۱۱۱، ۱۱۳، ۱۳۳_ کے تمسخر ۲/۱۰۳ کا اسلام لانا ۲/۱۲۰_

Presented by: https://jafrilibrary.com

کا کمزور اظہار اسلام ۸۸/۲_ کا اللہ تعالی پر اعتراض ۹۰/۲_ کا منہ موڑنا ۱۴۵/۲_ کا اسلام سے منہ موڑنا ۷۵/۲_ کی افترا پردازیاں ۸۰/۲ ، ۱۱۶یہودی عوام کا اقرار ۷۶/۲ صدر اسلام کے_ کا اقرار ۸۸/۲_ کی توقعات ۸۹/۲_ کا عقیدتی انحراف ۱۱۳/۲_ کی انحصار طلبی ۱۱۱/۲_ کی آخرت فروشی کا جذبہ محرکہ ۸۶/۲_ کو دربدر کرنے کا جذبہ محرکہ ۸۶/۲_ کے قتل کا جذبہ محرکہ ۸۶/۲_ کی اہانتیں ۱۰۴/۲ یہودی اقلیت کا ایمان ۸۸/۲_ کا ایمان ۸۸/۲، ۱۳۶_ کا تورات پہ ایمان ۸۵/۲، _کا اللہ تعالی پر ایمان ۹۴/۲_ کا قیامت پر ایمان ۹۴/۲ کے دعوؤں کا باطل ہونا ۹۶/۲_ کی بہانہ تراشیاں ۹۱/۲ یہودی عوام کا ان پڑھ ہونا ۷۸/۲_ کا بے منطق ہونا ۱۱۱/۲ ، ۱۲۰ ،یہودی عوام کی بصیرت ۷۹/۲_ کی بصیرت ۸۷/۲، ۸۸ ، ۱۰۲ مومن_ کا اجر ۶۲/۲_ کی کامیابی ۸۹/۲_ کی تاریخ ۱۰۰/۲_ کی پیروی ۱۴۵/۲_ کی شیاطین کی پیروی کرنا ۱۰۲/۲_ کی ماروت کی اتباع کرنا ۱۰۲/۲_ کی ہاروت کی اتباع کرنا ۱۰۲/۲_ کا پراپیگنڈا ۱۰۹/۲_ کا اسلام کے خلاف پراپیگنڈہ ۱۴۷/۲_ کا تحریف کرنا ۷۵/۲ ، ۱۳۶ ، ۱۴۰ ، ۱۴۵_ کا موت سے خوف ۹۶/۲_ کا تعصب ۱۲۰/۲_ کا تکبر ۸۰/۲ ، ۸۷ ، ۹۴ صدر اسلام کے_ کا تکبر ۸۷/۲_ کی شرعی ذمہ داری ۹۱/۲_ کی سعی و کوشش ۱۳۵/۲ ، ۱۴۵_ کی سازش ۷۶/۲_ کی تہمتیں ۹۹/۲_ کی عیسائیوں پر تہمت ۱۱۳/۲_ کی جادوگری ۱۰۲/۲_ کے جرائم ۸۶/۲ ، ۸۷ ، ۹۱_ کی رضایت کا حصول ۱۲۰/۲ صدر اسلام کے_ کی مخفی میٹنگیں ۷۶/۲ یہودی عوام کی جہالت ۷۸/۲_ کی جہالت ۱۰۲/۲_ کی لالچ ۹۶/۲_ کا حسد ۹۰/۹ صدر اسلام کے_ کا حسد ۱۰۹/۲ کا حق قبول نہ کرنا ۱۴۵/۲_ کے دلوں پر مہریں لگنا ۸۸/۲_ کی ناقص خداشناسی ۷۷/۲_ کی خداشناسی ۱۱۶/۲ صدر اسلام کے_ کی خداشناسی ۱۱۸/۲_ کی خواہشات ۹۶/۲ ، ۱۱۸_ کی خودفروشی ۹۰/۲ ، ۱۰۲_ عوام کی خیال بافیاں ۷۸/۲_ سے دلیل طلب کرنا ۱۱۱/۲_ کا جھوٹا پن ۱۳۳/۲_ کی دشمنی ۱۳۷/۲ ، ۱۴۵_ کی جبرائیل عليه‌السلام سے دشمنی ۹۷/۲ ، ۹۸_ کی اللہ تعالی سے دشمنی ۹۷/۲_ کی حضرت سلیمان عليه‌السلام سے دشمنی ۱۰۲/۲_ میں گالی دینا ۱۰۴/۲_ کو دعوت دینا ۹۱/۲_ کے شر کو دور کرنا ۱۳۷/۲_ کے اسلام سے منہ موڑنے کے دلائل ۷۵/۲_ کی سچائي کے دلائل ۹۴/۲_ کے کفر کے دلائل ۹۱/۲ ، ۹۲_ کے قرآن سے کفر کے دلائل ۹۱/۲_ کی دنیا طلبی ۴۱/۲ ، ۸۶ ، ۹۶ ، ۱۰۲ صدر اسلام کے_ کی دنیا طلبی ۱۰۳/۲_ کا دین ۶۲/۲_ کی دنیاوی ذلت ۸۵/۲_ کی ذلت ۹۰/۲_ کے رذائل ۸۷/۲_ کی معرکہ آرائي کا انداز ۱۰۲/۲_ کی گمراہی کے اسباب ۷۹/۲_ کی دنیاوی زندگی ۹۶/۲_ کا زیاں کار ہونا ۱۰۲/۲_ کی سرزنش ۷۷/۲ ، ۱۰۰_ کا شبہات پیدا کرنا ۱۰۹/۲ پیامبر اسلام (ص) سے_ کی رضایت کی شرائط ۱۲۰/۲_ کی ہدایت کی شرائط ۱۳۷/۲_ کی صفات ۸۰/۲ ، ۸۶ ، ۸۷ ، ۹۱ ، ۹۲ ، ۹۴ ، ۹۵ ، ۹۶_ کے ادراک کی

Presented by: https://jafrilibrary.com

کمزوری ۸۸/۲ _ کے معاشرتی طبقات ۷۸/۲ _ کا ظلم ۹۲/۲ ، ۹۵ ، ۱۴۰ _ کا اخروی عذاب ۸۰/۲ ، ۸۱ ، ۸۵ ، ۹۶ _ کا دنیاوی عذاب ۸۵/۲ _ کا عذاب ۸۰/۲ ، ۹۰ کافر _ کو عذاب ۱۰۴/۲ _ کی اکثریت کا عقیدہ ۱۰۰/۲ _ کا باطل عقیدہ ۸۰/۲ یہودی عوام کا عقیدہ ۷۸/۲، ۸۰ _ کا عقیدہ ۷۶/۲ ، ۷۷ ، ۸۰ ، ۹۱ ، ۹۲ ، ۹۴ ، ۹۶ ، ۹۷، ۱۰۰ ، ۱۱۱ ، ۱۱۳ ، ۱۱۶ ، ۱۳۴ ، ۱۳۵ ، ۱۴۰ ، ۱۴۱ _ کا جہنم پہ عقیدہ ۸۰/۲ _ کا قیامت پہ عقیدہ ۷۶/۲ ، ۸۰ _ کا قرآن کریم پہ عقیدہ ۹۱/۲ _ کا اخروی سزا پہ عقیدہ ۸۰/۲ صدر اسلام کے _ کا عقیدہ ۱۱۸/۲ _ کے رجحانات ۱۰۹/۲ _ کا ناپسندیدہ عمل ۹۳/۲ ، ۹۵ _ کے اسلاف کا عمل ۱۴۱/۲ _ کا عمل ۹۶/۲ _ کی دشمنی کے عوامل ۹۷/۲ _ کی ذلت کے عوامل ۸۵/۲ _ کی نافرمانی کے عوامل ۸۷/۲ _ کے کفر کے عوامل ۹۱/۲ ، ۹۹ _ کی محرومیت کے عوامل ۸۸/۲ _ کے عذر کے عوامل ۸۸/۲ _ کی نجات کے عوامل ۶۲/۲ _ کی مایوسی کے عوامل ۹۵/۲ یہودی عوام ۸۷/۲ یہودی عوام اور پیامبر موعود (ص) ۷۶/۲ یہودی عوام اور تورات ۸۷/۲ یہودی عوام اور اخروی عذاب ۸۰/۲ یہودی عوام اور آسمانی کتابیں ۷۸/۲ یہودی اور پیامبر اسلام (ص) ۷۶/۲ اللہ تعالی کا _ سے عہد ۸۰/۲ _ کی اکثریت کی عہد شکنی ۱۰۰/۲ کا انبیاء علیہ السلام سے عہد ۱۰۰/۲ _ کا اللہ تعالی سے عہد ۱۰۰/۲ _ کی دین سے غفلت ۱۷۷/۲ _ کا موت سے فرار ۹۵/۲ صدر اسلام کے _ کا فسق و فجور ۱۰۳/۲ _ کی فطرت ۸۸/۲ تاریخ _ بیان کرنے کا فلسفہ ۷۵/۲ _ کا قبلہ ۱۴۵/۲ ، ۱۴۷ _ کے قتل ۸۷/۲ ، ۹۱ _ کی قساوت قلبی ۷۵/۲ _ کا قلب ۸۸/۲ کی آسمانی کتاب ۱۲۱/۲ ، کی اکثریت کا کفر ۱۰۰/۲ _ کا کفر ۸۸/۲ ، ۸۹ ، ۹۰ ، ۹۲، ۹۱، ۹۳ ، ۱۰۰ ، ۱۰۵ ، ۱۳۷ _ کی اخروی سزا ۸۵/۲ ، ۱۱۳ بدعت ایجاد کرنے والے _ کی سزا ۷۹/۲ _ کی دربدری کی سزا ۸۵/۲ _ کی دنیاوی سزا ۸۵/۲ _ کے قتل کی سزا ۸۵/۲ عہد شکن _ کی سزا ۸۵/۲ کافر _ کی سزا ۸۱/۲ گناہگار _ کی سزا ۸۱/۲ _ کا گناہگار ہونا ۹۵/۲ _ کی بچھڑے کی پوجا کرنا ۹۲/۲ ، ۹۳ _ کی ہٹ دھرمی ۱۴۵/۲ _ پر لعنت ۸۸/۲ ، ۸۹ _ کا مؤاخذہ ۱۳۴/۲ متجاوز _ ۶۵/۲ _ کے محرمات ۸۵/۲ _ کا آخرت سے محروم ہونا ۹۵/۲ _ کا محروم ہونا ۸۹/۲ ، ۱۰۲ _ کی انبیاء علیہ السلام سے مخالفت ۸۷/۲ _ کی حضرت موسی علیہ السلام سے مخالفت ۹۲/۲ _ کی ذمہ داری ۴۱/۲ ، ۶۲ ، ۱۴۰ _ کا جھگڑنا ۱۷۷/۲ _ کے ساتھ معاہدہ ۱۲۰/۲ _ کے پاس عذر نہ ہونا ۸۸/۲ _ کا مغضوب ہونا ۹۰/۲ _ کے ایمان کا معیار ۹۱/۲ _ میں حقانیت کا معیار ۸۷/۲ _ کے کفر کا منبع ۹۰/۲ _ کے اسلام لانے میں رکاوٹیں ۸۰/۲ ، ۸۸ _ کی عدم رضایت ۱۰۵/۲ _ کی نجات ۹۶/۲ _ کی نسل پرستی ۹۱/۲ ، ۹۴ _ کے دعووں کے باطل ہونے کی علامتیں ۹۵/۲ _ کی حرص و لالچ کی علامتیں ۹۶/۲ _ کے کفر کی علامتیں ۱۰۰/۲ _ کے اسلاف ۹۱/۲ ، ۱۳۴ _ اور عیسائیوں کی ہم آہنگی ۱۱۱/۲ _ کی نفس پرستی ۸۷/۲ ، ۱۲۰ ، ۱۴۵ _ صدر اسلام کے _ کی

Presented by: https://jafrilibrary.com

نفس پرستی ۸۷/۲_ کے اسلام لانے سے مایوسی ۴۶/۲ ، ۸۰_ کی اخروی سعادت سے مایوسی ۹۵/۲ جادوگر_۱۰۲/۲_ کا حق قبول نہ کرنا ۸۸/۲ ، ۱۴۴_ قیامت میں ۸۵/۲ ، ۱۱۳_ حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانے میں ۱۰۲/۲ صدر اسلام کے_ ۴۸/۲ ، ۸۸،۹۱ ، ۹۹،۱۰۴ ، ۱۲۰ ، ۱۳۵ ، ۱۴۴ ، ۱۵۹ صدر اسلام کے_ اور اسلام ۴۶/۲ ، ۹۱ ، صدر اسلام کے_ اور پیامبر موعود (ص) ۴۶/۲ صدر اسلام کے_ اور حق پر پردہ ڈالنا ۴۶/۲ صدر اسلام کے_ اور پیامبر گرامی قدر اسلام (ص) ۴۶/۲ قبل از اسلام کے_ ۸۹/۲ کافر_ ۹۰/۲ گناہگار_ ۹۶/۲ قرآن کریم پر ایمان لانے والے_ ۱۲۱/۲ پیامبر اسلام (ص) پر ایمان لانے والے_ ۱۲۱/۲ صدر اسلام کے مؤمن_ ۸۵/۲ پیامبر اسلام (ص) کو جھٹلانے والے_ ۹۰/۲_ اور موت کی آزور ۹۴/۲_ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام ۱۴۰/۲_ اور ادیان ۹۴/۲_ اور مسلمانوں کا مرتد ہونا ۱۰۹/۲_ اور اسباط ۱۴۰/۲_ اور حضرت اسحاق علیہ السلام ۱۴۰/۲_ اور اسلام ۸۸/۲، ۹۱ ، ۱۲۰، ۱۰۹_ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام ۱۴۰/۲_ اور انبیاء علیہ السلام ۹۱/۲_ اور بنی اسرائیل کے انبیاء علیہ السلام ۹۱/۲ ، ۹۳_ اور غیر بنی اسرائیل کے انبیاء علیہ السلام ۹۱/۲_ اور انجیل ۴۱/۲_ اور آنحضرت (ص) کی بعثت ۸۹/۲_ اور بہشت ۹۴/۲ ، ۹۶ ، ۱۱۱_ اور مسجد کا گرانا ۱۱۴/۲_ اور جادو سیکھنا ۱۰۲/۲_ اور انبیاء علیہ السلام کو جھٹلانا ۸۷/۲ اور تورات ۴۱/۲ ، ۹۰_ اور حضرت جبرائیل علیہ السلام ۹۷/۲_ اور قومی مفادات کا تحفظ ۴۶/۲_ اور آنحضرت (ص) کی حقانیت ۱۱۸/۲_ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دین ۱۴۰/۲_ اور اسباط کا دین ۱۴۰/۲ اور حضرت اسحاق علیہ السلام کا دین ۱۴۰/۲_ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کا دین ۱۴۰/۲_ اور حضرت یعقوب علیہ السلام کا دین ۱۴۰/۲_ اور اللہ تعالی کی ربوبیت ۴۶/۲_ اور حضرت سلیمان ۱۰۲/۲_ اور علم الہی ۷۷/۲ اور اللہ تعالی کا علم غیب ۴۶/۲ ، ۷۷_ اور طولانی عمر ۹۶/۲_ اور عہد الہی ۱۰۰/۲_ اور حضرت عیسی علیہ السلام ۸۷/۲ اور قبلہ ۱۴۴/۲ ، ۱۴۵ ، ۱۴۷_ اور عیسائیوں کا قبلہ ۱۴۵/۲_ اور انبیاء علیہ السلام کا قتل ۸۷/۲ ، ۹۱ ، ۹۳_ اور قرآن حکیم ۴۱/۲، ۷۵ ، ۸۹ ، ۹۰ ، ۹۱ ، ۱۰۹_ اور آسمانی کتابیں ۹۱/۲، ۹۳_ اور حق کو چھپانا ۴۲/۲ ، ۴۶ ، ۱۴۰_ اور پیامبر اسلام (ص) ۸۷/۲ ، ۸۸ ، ۸۹ ، ۹۹، ۱۰۲ ، ۱۳۵_ اور موت ۹۵/۲_ اور مسلمان ۱۰۵/۲ ، ۱۰۹ ، ۱۱۱، ۱۴۵_ اور صدر اسلام کے مسلمان ۱۴۷/۲ (ص)_ اور عیسائیت ۱۱۳/۲_ اور اقوام ۹۴/۲_ اور آنحضرت (ص) کی نبوت ۸۹/۲ ، ۹۰ ، اور نزول قرآن ۸۹/۲_ اور اخروی نعمتیں ۱۹۴/۲_ اور وحی ۹۷/۲_ اور ہدایت ۱۳۵/۲_ اور حضرت یعقوب علیہ السلام ۱۴۰/۲_ کا ہدایت قبول نہ کرنا ۱۲۰/۲ نیز ر_ ک علمائے یہود، قبلہ ،پیامبر اسلام (ص)، مسلمین ، عیسائي ، مدینہ کے یہودی ،یہودیت

مدینہ کے یہودي:_ کی مشکلات ۸۹/۲

Presented by: https://jafrilibrary.com

یہودیت:_کی پیروی کے نتائج ۲/ ۱۲۰، ۱۴۵_میں آمیزش ۲/ ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۴۵، کا انحراف ۲/ ۱۲۰_کا باطل ہونا ۲/ ۱۱۳ کا معاشرتی پہلو ۲/ ۸۳_کا اقتصادی پہلو ۲/ ۸۳ کا عبادتی پہلو ۲/ ۸۳_کا عقیدتی پہلو ۲/ ۸۳_کی پیروی ۲/ ۱۲۰، ۱۴۵، کی تحریف ۲/ ۱۲۰، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۴۵_کی تصدیق ۲/ ۱۱۳_کی تعلیمات ۲/ ۸۳_کی حقانیت ۲/ ۱۱۳_کا رسمی ہونا ۲/ ۶۲_کی کمزوری ۲/ ۱۲۰_کی پیروی کی سزا ۲/ ۱۲۰_میں مرتدہونے کی سزا ۲/ ۵۴_کا منبع ۲/ ۱۲۰_اور شرک ۲/ ۱۳۵_اور ہدایت ۲ / ۱۳۵ نیز ر_ک حضرت ابراہیم ؑ ، پیامبر اسلام (ص)، عیسائی، مشرکین، حضرت یعقوب ؑ ، یہود

Presented by: https://jafrilibrary.com

فہرست

الف: مؤلف ۵

ب: تفسیر راہنما ۶

تفسیر ترتیبی موضوعي: ۶

تفسیر مأثور عقلي: ۷

چند اہم نکات: ۷

مقدمہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۹

احساس ذمہ داری : ۱۰

کام کی روش ۱۲

عبا اور چادر: ۱۳

قید خانے سے باہر: ۱۴

دفتر تبلیغات اسلامی حوزہ علمیہ قم کا شعبہ ثقافت و معارف قرآن : ۱۵

ہدف اور مقصد : ۱۶

۱_ تفسیر ترتیبی موضوعی : ۱۶

۲_ قرآن حکیم کی موضوعاتی لغت کی تیاری (کلید قرآن) : ۱۷

۳_ قرآن کریم کے معارف سے متعلق معلومات کا منبع : ۱۷

۴_ قرآن پاک کی موضوعاتی تفسیر: ۱۷

سورہ حمد ۱۹

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ﴿۱﴾ ۱۹

الْحَمْدُ لِلّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۲﴾ ۲۲

اَلرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ﴿۳﴾ ۲۳

Presented by: https://jafrilibrary.com

مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ ﴿۴﴾ ۲۵
إِيَّاكَ نَعْبُدُ وإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ﴿۵﴾ ۲۶
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ المُستَقِيمَ ﴿۶﴾ ۳۱
صِرَاطَ الَّذِينَ أَنعَمتَ عَلَيهِمْ غَيرِ المَغضُوبِ عَلَيهِمْ وَلاَ الضَّالِّينَ ﴿۷﴾ ۳۳

سوره بقره ۳۸
الم﴿۱﴾ ۳۸
ذَلِكَ الْكِتَابُ لاَ رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ﴿۲﴾ ۴۰
الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلوةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ (۳) ۴۱
والَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ وَبِالآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ﴿۴﴾ ۴۵
أُوْلَئِكَ عَلَى هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ وَأُوْلَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿۵﴾ ۴۷
إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُواْ سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لاَ يُؤْمِنُونَ ﴿۶﴾ ۴۹
خَتَمَ اللّهُ عَلَى قُلُوبِهمْ وَعَلَى سَمْعِهِمْ وَعَلَى أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ عظِيمٌ ﴿۷﴾ ۵۱
وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ آمَنَّا بِاللّهِ وَبِالْيَوْمِ الآخِرِ وَمَا هُم بِمُؤْمِنِينَ ﴿۸﴾ ۵۳
يُخَادِعُونَ اللّهَ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَمَا يَخْدَعُونَ إِلاَّ أَنفُسَهُم وَمَا يَشْعُرُونَ ﴿۹﴾ ۵۴
فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّهُ مَرَضاً وَلَهُم عَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ ﴿۱۰﴾ ۵۶
وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لاَ تُفْسِدُواْ فِي الأَرْضِ قَالُواْ إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ ﴿۱۱﴾ ۵۸
أَلا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَكِن لاَّ يَشْعُرُونَ ﴿۱۲﴾ ۶۰
وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُواْ كَمَا آمَنَ النَّاسُ قَالُواْ أَنُؤْمِنُ كَمَا آمَنَ السُّفَهَاء أَلا إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاء وَلَكِن لاَّ يَعْلَمُونَ ﴿۱۳﴾ ۶۱
وَإِذَا لَقُواْ الَّذِينَ آمَنُواْ قَالُواْ آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْاْ إِلَى شَيَاطِينِهِمْ قَالُواْ إِنَّا مَعَكْمْ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِؤُونَ ﴿۱۴﴾ ۶۳
اللّهُ يَسْتَهْزِىءُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿۱۵﴾ ۶۵
أُوْلَئِكَ الَّذِينَ اشْتَرُوُاْ الضَّلاَلَةَ بِالْهُدَى فَمَا رَبِحَت تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُواْ مُهْتَدِينَ ﴿۱۶﴾ ۶۷
مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَاراً فَلَمَّا أَضَاءتْ مَا حَوْلَهُ ذَهَبَ اللّهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمَاتٍ لاَّ يُبْصِرُونَ ﴿۱۷﴾ ۶۹
صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لاَ يَرْجِعُونَ ﴿۱۸﴾ ۷۱
أَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَاءِ فِيهِ ظُلُمَاتٌ وَرَعْدٌ وَبَرْقٌ يَجْعَلُونَ أَصْابِعَهُمْ فِي آذَانِهِم مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ واللّهُ مُحِيطٌ بِالْكافِرِينَ ﴿۱۹﴾ ۷۲
يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ أَبْصَارَهُمْ كُلَّمَا أَضَاء لَهُم مَّشَوْاْ فِيهِ وَإِذَا أَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُواْ وَلَوْ شَاء اللّهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ إِنَّ اللَّه عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
﴿۲۰﴾ ۷۳
يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُواْ رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿۲۱﴾ ۷۵
الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الأَرْضَ فِرَاشاً وَالسَّمَاء بِنَاء وَأَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاء فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقاً لَّكُمْ فَلاَ تَجْعَلُواْ لِلّهِ أَندَاداً وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۲۲﴾ ۷۸
وَإِن كُنتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَى عَبْدِنَا فَأْتُواْ بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ وَادْعُواْ شُهَدَاءكُم مِّن دُونِ اللّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿۲۳﴾ ۸۲
فَإِن لَّمْ تَفْعَلُواْ وَلَن تَفْعَلُواْ فَاتَّقُواْ النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ ﴿۲۴﴾ ۸۵
وَبَشِّرِ الَّذِين آمَنُواْ وَعَمِلُواْ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الأَنْهَارُ كُلَّمَا رُزِقُواْ مِنْهَا مِن ثَمَرَةٍ رِّزْقاً قَالُواْ هَذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِن قَبْلُ وَأُتُواْ بِهِ مُتَشَابِهاً
وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿۲۵﴾ ۸۸

Presented by: https://jafrilibrary.com

إِنَّ اللَّهَ لاَ يَسْتَحْيِي أَن يَضْرِبَ مَثَلاً مَّا بَعُوضَةً فَمَا فَوْقَهَا فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُواْ فَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِن رَّبِّهِمْ وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُواْ فَيَقُولُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَذَا مَثَلاً
يُضِلُّ بِهِ كَثِيراً وَيَهْدِي بِهِ كَثِيراً وَمَا يُضِلُّ بِهِ إِلاَّ الْفَاسِقِينَ ﴿٢٦﴾ ٩٢
الَّذِينَ يَنقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِن بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَن يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الأَرْضِ أُولَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿٢٧﴾ ٩٦
كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَكُنتُمْ أَمْوَاتاً فَأَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٢٨﴾ ٩٩
هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُم مَّا فِي الأَرْضِ جَمِيعاً ثُمَّ اسْتَوَى إِلَى السَّمَاء فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٢٩﴾ ١٠١
وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلاَئِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الأَرْضِ خَلِيفَةً قَالُواْ أَتَجْعَلُ فِيهَا مَن يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاء وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا
لاَ تَعْلَمُونَ ﴿٣٠﴾ ١٠٣
وَعَلَّمَ آدَمَ الأَسْمَاء كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلاَئِكَةِ فَقَالَ أَنبِئُونِي بِأَسْمَاء هَؤُلاء إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٣١﴾ ١١١
قَالُواْ سُبْحَانَكَ لاَ عِلْمَ لَنَا إِلاَّ مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ﴿٣٢﴾ ١١٣
قَالَ يَا آدَمُ أَنبِئْهُم بِأَسْمَآئِهِمْ فَلَمَّا أَنبَأَهُمْ بِأَسْمَآئِهِمْ قَالَ أَلَمْ أَقُل لَّكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَأَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا كُنتُمْ تَكْتُمُونَ ﴿٣٣﴾ ١١٦
وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلاَئِكَةِ اسْجُدُواْ لآدَمَ فَسَجَدُواْ إِلاَّ إِبْلِيسَ أَبَى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ ﴿٣٤﴾ ١١٩
وَقُلْنَا يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلاَ مِنْهَا رَغَداً حَيْثُ شِئْتُمَا وَلاَ تَقْرَبَا هَذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الْظَّالِمِينَ ﴿٣٥﴾ ١٢٣
فَأَزَلَّهُمَا الشَّيْطَانُ عَنْهَا فَأَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيهِ وَقُلْنَا اهْبِطُواْ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَلَكُمْ فِي الأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَى حِينٍ ﴿٣٦﴾ ١٢٤
فَتَلَقَّى آدَمُ مِن رَّبِّهِ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿٣٧﴾ ١٣٢
قُلْنَا اهْبِطُواْ مِنْهَا جَمِيعاً فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُم مِّنِّي هُدًى فَمَن تَبِعَ هُدَايَ فَلاَ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٣٨﴾ ١٣٥
وَالَّذِينَ كَفَرواْ وَكَذَّبُواْ بِآيَاتِنَا أُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٣٩﴾ ١٣٨
يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُواْ نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَوْفُواْ بِعَهْدِي أُوفِ بِعَهْدِكُمْ وَإِيَّايَ فَارْهَبُونِ ﴿٤٠﴾ ١٣٩
وَآمِنُواْ بِمَا أَنزَلْتُ مُصَدِّقاً لِّمَا مَعَكُمْ وَلاَ تَكُونُواْ أَوَّلَ كَافِرٍ بِهِ وَلاَ تَشْتَرُواْ بِآيَاتِي ثَمَناً قَلِيلاً وَإِيَّايَ فَاتَّقُونِ ﴿٤١﴾ ١٤٢
وَلاَ تَلْبِسُواْ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُواْ الْحَقَّ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٤٢﴾ ١٤٤
وَأَقِيمُواْ الصَّلَوةَ وَآتُواْ الزَّكَوةَ وَارْكَعُواْ مَعَ الرَّاكِعِينَ ﴿٤٣﴾ ١٤٩
أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنسَوْنَ أَنفُسَكُمْ وَأَنتُمْ تَتْلُونَ الْكِتَابَ أَفَلاَ تَعْقِلُونَ ﴿٤٤﴾ ١٥١
وَاسْتَعِينُواْ بِالصَّبْرِ وَالصَّلَوةِ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلاَّ عَلَى الْخَاشِعِينَ ﴿٤٥﴾ ١٥٣
الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُم مُّلاَقُو رَبِّهِمْ وَأَنَّهُمْ إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ﴿٤٦﴾ ١٥٤
يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُواْ نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَنِّي فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿٤٧﴾ ١٥٨
وَاتَّقُواْ يَوْماً لاَّ تَجْزِي نَفْسٌ عَن نَّفْسٍ شَيْئاً وَلاَ يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَلاَ يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلاَ هُمْ يُنصَرُونَ ﴿٤٨﴾ ١٦٠
وَإِذْ نَجَّيْنَاكُم مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوَءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُونَ أَبْنَاءكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءكُمْ وَفِي ذَلِكُم بَلاءٌ مِّن رَّبِّكُمْ عَظِيمٌ ﴿٤٩﴾ ١٦٣
وَإِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَأَنجَيْنَاكُمْ وَأَغْرَقْنَا آلَ فِرْعَوْنَ وَأَنتُمْ تَنظُرُونَ ﴿٥٠﴾ ١٦٤
وَإِذْ وَاعَدْنَا مُوسَى أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِن بَعْدِهِ وَأَنتُمْ ظَالِمُونَ ﴿٥١﴾ ١٧٠
ثُمَّ عَفَوْنَا عَنكُمِ مِّن بَعْدِ ذَلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٥٢﴾ ١٧٣
وَإِذْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿٥٣﴾ ١٧٦
وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ إِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ أَنفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوبُواْ إِلَى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُواْ أَنفُسَكُمْ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِندَ بَارِئِكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ إِنَّهُ هُوَ
التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿٥٤﴾ ١٧٨
وَإِذْ قُلْتُمْ يَا مُوسَى لَن نُّؤْمِنَ لَكَ حَتَّى نَرَى اللَّهَ جَهْرَةً فَأَخَذَتْكُمُ الصَّاعِقَةُ وَأَنتُمْ تَنظُرُونَ ﴿٥٥﴾ ١٨٣

Presented by: https://jafrilibrary.com

ثُمَّ بَعَثْنَاكُم مِّن بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٥٦﴾ ١٨٦
وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَأَنزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوَى كُلُواْ مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَمَا ظَلَمُونَا وَلَكِن كَانُواْ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿٥٧﴾ ١٨۷
وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُواْ هَذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُواْ مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَداً وَادْخُلُواْ الْبَابَ سُجَّداً وَقُولُواْ حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ وَسَنَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ ﴿٥٨﴾ ١٩١
فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُواْ قَوْلاً غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ فَأَنزَلْنَا عَلَى الَّذِينَ ظَلَمُواْ رِجْزاً مِّنَ السَّمَاء بِمَا كَانُواْ يَفْسُقُونَ ﴿٥٩﴾ ١٩٥
وَإِذِ اسْتَسْقَى مُوسَى لِقَوْمِهِ فَقُلْنَا اضْرِب بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ فَانفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْناً قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ كُلُواْ وَاشْرَبُواْ مِن رِّزْقِ اللَّهِ وَلاَ تَعْثَوْاْ فِي الأَرْضِ مُفْسِدِينَ ﴿٦٠﴾ ١٩٨
وَإِذْ قُلْتُمْ يَا مُوسَى لَن نَّصْبِرَ عَلَىَ طَعَامٍ وَاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنبِتُ الأَرْضُ مِن بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُومِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا قَالَ أَتَسْتَبْدِلُونَ الَّذِي هُوَ أَدْنَى بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ اهْبِطُواْ مِصْراً فَإِنَّ لَكُم مَّا سَأَلْتُمْ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَآؤُوْاْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللَّهِ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُواْ يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ذَلِكَ بِمَا عَصَواْ وَّكَانُواْ يَعْتَدُونَ ﴿٦١﴾ ٢٠٣
إِنَّ الَّذِينَ آمَنُواْ وَالَّذِينَ هَادُواْ وَالنَّصَارَى وَالصَّابِئِينَ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحاً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلاَ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٦٢﴾ ٢١١
وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّورَ خُذُواْ مَا آتَيْنَاكُم بِقُوَّةٍ وَاذْكُرُواْ مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿٦٣﴾ ٢١٥
ثُمَّ تَوَلَّيْتُم مِّن بَعْدِ ذَلِكَ فَلَوْلاَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ لَكُنتُم مِّنَ الْخَاسِرِينَ ﴿٦۴﴾ ٢١٨
وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِينَ اعْتَدَواْ مِنكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُونُواْ قِرَدَةً خَاسِئِينَ ﴿٦٥﴾ ٢٢١
فَجَعَلْنَاهَا نَكَالاً لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ ﴿٦٦﴾ ٢٢۴
وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُواْ بَقَرَةً قَالُواْ أَتَتَّخِذُنَا هُزُواً قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ ﴿٦۷﴾ ٢٢٦
قَالُواْ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّن لَّنَا مَا هِيَ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لاَّ فَارِضٌ وَلاَ بِكْرٌ عَوَانٌ بَيْنَ ذَلِكَ فَافْعَلُواْ مَا تُؤْمَرونَ ﴿٦٨﴾ ٢٣١
قَالُواْ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّن لَّنَا مَا لَوْنُهَا قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَاء فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النَّاظِرِينَ ﴿٦٩﴾ ٢٣٣
قَالُواْ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّن لَّنَا مَا هِيَ إِنَّ البَقَرَ تَشَابَهَ عَلَيْنَا وَإِنَّآ إِن شَاء اللَّهُ لَمُهْتَدُونَ ﴿٧٠﴾ ٢٣۴
قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لاَّ ذَلُولٌ تُثِيرُ الأَرْضَ وَلاَ تَسْقِي الْحَرْثَ مُسَلَّمَةٌ لاَّ شِيَةَ فِيهَا قَالُواْ الآنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُواْ يَفْعَلُونَ ﴿٧١﴾ ... ٢٣۷
وَإِذْ قَتَلْتُمْ نَفْساً فَادَّارَأْتُمْ فِيهَا وَاللَّهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنتُمْ تَكْتُمُونَ ﴿٧٢﴾ ٢۴١
فَقُلْنَا اضْرِبُوهُ بِبَعْضِهَا كَذَلِكَ يُحْيِي اللَّهُ الْمَوْتَى وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٧٣﴾ ٢۴٢
ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُم مِّن بَعْدِ ذَلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً وَإِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الأَنْهَارُ وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَاء وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٧۴﴾ ٢۴٦
أَفَتَطْمَعُونَ أَن يُؤْمِنُواْ لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلاَمَ اللَّهِ ثُمَّ يُحَرِّفُونَهُ مِن بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿٧٥﴾ ٢٥٠
إِذَا لَقُواْ الَّذِينَ آمَنُواْ قَالُواْ آمَنَّا وَإِذَا خَلاَ بَعْضُهُمْ إِلَىَ بَعْضٍ قَالُواْ أَتُحَدِّثُونَهُم بِمَا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَآجُّوكُم بِهِ عِندَ رَبِّكُمْ أَفَلاَ تَعْقِلُونَ ﴿٧٦﴾ ٢٥۴
أَوَلاَ يَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٧٧﴾ ٢٥۷
وَمِنْهُمْ أُمِّيُّونَ لاَ يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ إِلاَّ أَمَانِيَّ وَإِنْ هُمْ إِلاَّ يَظُنُّونَ ﴿٧٨﴾ ٢٥٩
فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هَذَا مِنْ عِندِ اللَّهِ لِيَشْتَرُواْ بِهِ ثَمَناً قَلِيلاً فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُونَ ﴿٧٩﴾ . ٢٦٢
وَقَالُواْ لَن تَمَسَّنَا النَّارُ إِلاَّ أَيَّاماً مَّعْدُودَةً قُلْ أَتَّخَذْتُمْ عِندَ اللَّهِ عَهْدًا فَلَن يُخْلِفَ اللَّهُ عَهْدَهُ أَمْ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ مَا لاَ تَعْلَمُونَ ﴿٨٠﴾ ٢٦٦
بَلَى مَن كَسَبَ سَيِّئَةً وَأَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ فَأُوْلَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٨١﴾ ٢٦٩
وَالَّذِينَ آمَنُواْ وَعَمِلُواْ الصَّالِحَاتِ أُولَئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٨٢﴾ ٢۷١

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ لاَ تَعْبُدُونَ إِلاَّ اللهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً وَذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَقُولُواْ لِلنَّاسِ حُسْناً وَأَقِيمُواْ الصَّلوةَ وَآتُواْ الزَّكَوةَ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ إِلاَّ قَلِيلاً مِّنكُمْ وَأَنتُم مِّعْرِضُونَ ﴿٨٣﴾ ٢٤٢

وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ لاَ تَسْفِكُونَ دِمَاءكُمْ وَلاَ تُخْرِجُونَ أَنفُسَكُم مِّن دِيَارِكُمْ ثُمَّ أَقْرَرْتُمْ وَأَنتُمْ تَشْهَدُونَ ﴿٨٤﴾ ٢٤٩

ثُمَّ أَنتُمْ هَؤُلاء تَقْتُلُونَ أَنفُسَكُمْ وَتُخْرِجُونَ فَرِيقاً مِّنكُم مِّن دِيَارِهِمْ تَظَاهَرُونَ عَلَيْهِم بِالإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَإِن يَأتُوكُمْ أُسَارَى تُفَادُوهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ إِخْرَاجُهُمْ أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَاء مَن يَفْعَلُ ذَلِكَ مِنكُمْ إِلاَّ خِزْيٌ فِي الْحَيوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرَدُّونَ إِلَى أَشَدِّ الْعَذَابِ وَمَا اللهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٨٥﴾ ٢٨١

أُولَئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُاْ الْحَيوةَ الدُّنْيَا بِالآَخِرَةِ فَلاَ يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلاَ هُمْ يُنصَرُونَ ﴿٨٦﴾ ٢٨٨

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَقَفَّيْنَا مِن بَعْدِهِ بِالرُّسُلِ وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ أَفَكُلَّمَا جَاءكُمْ رَسُولٌ بِمَا لاَ تَهْوَى أَنفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ فَفَرِيقاً كَذَّبْتُمْ وَفَرِيقاً تَقْتُلُونَ ﴿٨٧﴾ ٢٩٠

وَقَالُواْ قُلُوبُنَا غُلْفٌ بَل لَّعَنَهُمُ اللهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيلاً مَّا يُؤْمِنُونَ ﴿٨٨﴾ ٢٩٣

لَمَّا جَاءهُمْ كِتَابٌ مِّنْ عِندِ اللهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ وَكَانُواْ مِن قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُواْ فَلَمَّا جَاءهُم مَّا عَرَفُواْ كَفَرُواْ بِهِ فَلَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْكَافِرِينَ ﴿٨٩﴾ ٢٩٤

بِئْسَمَا اشْتَرَوْاْ بِهِ أَنفُسَهُمْ أَن يَكْفُرُواْ بِمَا أنَزَلَ اللهُ بَغْياً أَن يُنَزِّلَ اللهُ مِن فَضْلِهِ عَلَى مَن يَشَاء مِنْ عِبَادِهِ فَبَآؤُواْ بِغَضَبٍ عَلَى غَضَبٍ وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿٩٠﴾ ٣٠١

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُواْ بِمَا أَنزَلَ اللهُ قَالُواْ نُؤْمِنُ بِمَآ أُنزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرونَ بِمَا وَرَاءهُ وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقاً لِّمَا مَعَهُمْ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُونَ أَنبِيَاءَ اللهِ مِن قَبْلُ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿٩١﴾ ٣٠٥

وَلَقَدْ جَاءكُم مُّوسَى بِالْبَيِّنَاتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِن بَعْدِهِ وَأَنتُمْ ظَالِمُونَ ﴿٩٢﴾ ٣١٠

وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّورَ خُذُواْ مَا آتَيْنَاكُم بِقُوَّةٍ وَاسْمَعُواْ قَالُواْ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَأُشْرِبُواْ فِي قُلُوبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ قُلْ بِئْسَمَا يَأْمُرُكُمْ بِهِ إِيمَانُكُمْ إِن كُنتُمْ مُّؤْمِنِينَ ﴿٩٣﴾ ٣١٣

قُلْ إِن كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الآَخِرَةُ عِندَ اللهِ خَالِصَةً مِّن دُونِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُاْ الْمَوْتَ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٩٤﴾ ٣١٨

وَلَن يَتَمَنَّوْهُ أَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ وَاللهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمينَ ﴿٩٥﴾ ٣٢١

وَلَتَجِدَنَّهُمْ أَحْرَصَ النَّاسِ عَلَى حَيَاةٍ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُواْ يَوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ أَلْفَ سَنَةٍ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهِ مِنَ الْعَذَابِ أَن يُعَمَّرَ وَاللهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ﴿٩٦﴾ ٣٢٣

قُلْ مَن كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَى قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللهِ مُصَدِّقاً لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَبُشْرَى لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿٩٧﴾ ٣٢٤

مَن كَانَ عَدُوًّا لِّلّهِ وَمَلآئِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَجِبْرِيلَ وَمِيكَالَ فَإِنَّ اللهَ عَدُوٌّ لِّلْكَافِرِينَ ﴿٩٨﴾ ٣٣٠

وَلَقَدْ أَنزَلْنَآ إِلَيْكَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ وَمَا يَكْفُرُ بِهَا إِلاَّ الْفَاسِقُونَ ﴿٩٩﴾ ٣٣٢

أَوَكُلَّمَا عَاهَدُواْ عَهْداً نَّبَذَهُ فَرِيقٌ مِّنْهُم بَلْ أَكْثَرُهُمْ لاَ يُؤْمِنُونَ ﴿١٠٠﴾ ٣٣٥

وَلَمَّا جَاءهُمْ رَسُولٌ مِّنْ عِندِ اللهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيقٌ مِّنَ الَّذِينَ أُوتُواْ الْكِتَابَ كِتَابَ اللهِ وَرَاء ظُهُورِهِمْ كَأَنَّهُمْ لاَ يَعْلَمُونَ ﴿١٠١﴾ ٣٣٤

وَاتَّبَعُواْ مَا تَتْلُواْ الشَّيَاطِينُ عَلَى مُلْكِ سُلَيْمَانَ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَكِنَّ الشَّيْاطِينَ كَفَرُواْ يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَا أُنزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَقُولاَ إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلاَ تَكْفُرْ فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ وَمَا هُم بِضَآرِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلاَّ بِإِذْنِ اللهِ وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلاَ يَنفَعُهُمْ وَلَقَدْ عَلِمُواْ لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي الآخِرَةِ مِنْ خَلاَقٍ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْاْ بِهِ أَنفُسَهُمْ لَوْ كَانُواْ يَعْلَمُونَ ﴿١٠٢﴾ .. ٣٤١

وَلَوْ أَنَّهُمْ آمَنُواْ واتَّقَوْا لَمَثُوبَةٌ مِّنْ عِندِ اللَّه خَيْرٌ لَّوْ كَانُواْ يَعْلَمُونَ ﴿١٠٣﴾ ٣٥٣

مَا نَنسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا أَوْ مِثْلِهَا أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللهَ عَلَىَ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٠٦﴾ ٣٦١

Presented by: https://jafrilibrary.com

أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللهَ لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللهِ مِن وَلِيٍّ وَلاَ نَصِيرٍ ﴿١٠٧﴾ ۳۶۵
أَمْ تُرِيدُونَ أَن تَسْأَلُواْ رَسُولَكُمْ كَمَا سُئِلَ مُوسَى مِن قَبْلُ وَمَن يَتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالإِيمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاء السَّبِيلِ ﴿١٠٨﴾ ۳۶۷
وَدَّ كَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّونَكُم مِّن بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كُفَّاراً حَسَدًا مِّنْ عِندِ أَنفُسِهِم مِّن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ فَاعْفُواْ وَاصْفَحُواْ حَتَّى يَأْتِيَ اللهُ بِأَمْرِهِ إِنَّ
اللهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٠٩﴾) ۳۷۰
وَأَقِيمُواْ الصَّلَوٰةَ وَآتُواْ الزَّكَوٰةَ وَمَا تُقَدِّمُواْ لأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ اللهِ إِنَّ اللهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿١١٠﴾ ۳۷۶
وَقَالُواْ لَن يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلاَّ مَن كَانَ هُوداً أَوْ نَصَارَى تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ قُلْ هَاتُواْ بُرْهَانَكُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿١١١﴾ ۳۷۹
بَلَى مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهُ أَجْرُهُ عِندَ رَبِّهِ وَلاَ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿١١٢﴾ ۳۸۲
وَقَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتِ النَّصَارَى عَلَى شَيْءٍ وَقَالَتِ النَّصَارَى لَيْسَتِ الْيَهُودُ عَلَى شَيْءٍ وَهُمْ يَتْلُونَ الْكِتَابَ كَذَلِكَ قَالَ الَّذِينَ لاَ يَعْلَمُونَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ فَاللهُ
يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُواْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿١١٣﴾ ۳۸۵
وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن مَّنَعَ مَسَاجِدَ اللهِ أَن يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسَعَى فِي خَرَابِهَا أُوْلَئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ أَن يَدْخُلُوهَا إِلاَّ خَآئِفِينَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَلَهُمْ فِي الآخِرَةِ
عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿١١٤﴾ ۳۸۹
وَلِلهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَأَيْنَمَا تُوَلُّواْ فَثَمَّ وَجْهُ اللهِ إِنَّ اللهَ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿١١٥﴾ ۳۹۳
وَقَالُواْ اتَّخَذَ اللهُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ بَل لَّهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ كُلٌّ لَّهُ قَانِتُونَ ﴿١١٦﴾ ۳۹۷
بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَإِذَا قَضَى أَمْراً فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُن فَيَكُونُ ﴿١١٧﴾ ۴۰۰
وَقَالَ الَّذِينَ لاَ يَعْلَمُونَ لَوْلاَ يُكَلِّمُنَا اللهُ أَوْ تَأْتِينَا آيَةٌ كَذَلِكَ قَالَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِم مِّثْلَ قَوْلِهِمْ تَشَابَهَتْ قُلُوبُهُمْ قَدْ بَيَّنَّا الآيَاتِ لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ ﴿١١٨﴾
.... ۴۰۲
إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَلاَ تُسْأَلُ عَنْ أَصْحَابِ الْجَحِيمِ ﴿١١٩﴾ ۴۰۷
وَلَن تَرْضَى عَنكَ الْيَهُودُ وَلاَ النَّصَارَى حَتَّى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ قُلْ إِنَّ هُدَى اللهِ هُوَ الْهُدَى وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءهُم بَعْدَ الَّذِي جَاءكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَكَ مِنَ اللهِ مِن
وَلِيٍّ وَلاَ نَصِيرٍ ﴿١٢٠﴾ ۴۰۹
الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَتْلُونَهُ حَقَّ تِلاَوَتِهِ أُوْلَئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ وَمن يَكْفُرْ بِهِ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿١٢١﴾ ۴۱۳
يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُواْ نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَنِّي فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿١٢٢﴾ ۴۱۸
وَاتَّقُواْ يَوْماً لاَّ تَجْزِي نَفْسٌ عَن نَّفْسٍ شَيْئاً وَلاَ يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلاَ تَنفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَلاَ هُمْ يُنصَرُونَ ﴿١٢٣﴾ ۴۲۰
وَإِذِ ابْتَلَى إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ قَالَ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا قَالَ وَمِن ذُرِّيَّتِي قَالَ لاَ يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ ﴿١٢٤﴾ ۴۲۲
وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَأَمْناً وَاتَّخِذُواْ مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى وَعَهِدْنَا إِلَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ أَن طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ
﴿١٢٥﴾ ۴۲۸
وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَـَذَا بَلَدًا آمِنًا وَارْزُقْ أَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ آمَنَ مِنْهُم بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ قَالَ وَمَن كَفَرَ فَأُمَتِّعُهُ قَلِيلاً ثُمَّ أَضْطَرُّهُ إِلَى عَذَابِ
النَّارِ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿١٢٦﴾ ۴۳۳
وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿١٢٧﴾ ۴۳۹
رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِن ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَآ إِنَّكَ أَنتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿١٢٨﴾ ۴۴۳
رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولاً مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنتَ العَزِيزُ الحَكِيمُ ﴿١٢٩﴾ ۴۴۶
وَمَن يَرْغَبُ عَن مِّلَّةِ إِبْرَاهِيمَ إِلاَّ مَن سَفِهَ نَفْسَهُ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا وَإِنَّهُ فِي الآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ ﴿١٣٠﴾ ۴۵۰
إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْ قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٣١﴾ ۴۵۳
وَوَصَّى بِهَا إِبْرَاهِيمُ بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ يَا بَنِيَّ إِنَّ اللهَ اصْطَفَى لَكُمُ الدِّينَ فَلاَ تَمُوتُنَّ إِلاَّ وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ ﴿١٣٢﴾ ۴۵۵

Presented by: https://jafrilibrary.com

أَمْ كُنتُمْ شُهَدَاء إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ إِذْ قَالَ لِبَنِيهِ مَا تَعْبُدُونَ مِن بَعْدِي قَالُواْ نَعْبُدُ إِلَهَكَ وَإِلَهَ آبَائِكَ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَقَ إِلَهًا وَاحِدًا وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ﴿١٣٣﴾ ٣٥٨

تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُم مَّا كَسَبْتُمْ وَلاَ تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٣٤﴾ ٣٦٣

وَقَالُواْ كُونُواْ هُودًا أَوْ نَصَارَى تَهْتَدُواْ قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿١٣٥﴾ ٣٦٦

قُولُواْ آمَنَّا بِاللهِ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنزِلَ إِلَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَقَ وَيَعْقُوبَ وَالأسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ مُوسَى وَعِيسَى وَمَا أُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِن رَّبِّهِمْ لاَ نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ﴿١٣٦﴾ ٣٦٩

فَإِنْ آمَنُواْ بِمِثْلِ مَا آمَنتُم بِهِ فَقَدِ اهْتَدَواْ وَّإِن تَوَلَّوْاْ فَإِنَّمَا هُمْ فِي شِقَاقٍ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿١٣٧﴾ ٣٧٣

صِبْغَةَ اللهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللهِ صِبْغَةً وَنَحْنُ لَهُ عَابِدونَ ﴿١٣٨﴾ ٣٧٦

قُلْ أَتُحَآجُّونَنَا فِي اللهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ وَلَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُخْلِصُونَ ﴿١٣٩﴾ ٣٧٨

أَمْ تَقُولُونَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَقَ وَيَعْقُوبَ وَالأسْبَاطَ كَانُوا هُودًا أَوْ نَصَارَى قُلْ أَأَنتُمْ أَعْلَمُ أَمِ اللهُ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن كَتَمَ شَهَادَةً عِندَهُ مِنَ اللهِ وَمَا اللهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿١٤٠﴾ ٣٨٠

تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُم مَّا كَسَبْتُمْ وَلاَ تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٤١﴾ ٣٨٣

سَيَقُولُ السُّفَهَاء مِنَ النَّاسِ مَا وَلاَّهُمْ عَن قِبْلَتِهِمُ الَّتِي كَانُواْ عَلَيْهَا قُل لِّلهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِي مَن يَشَاء إِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿١٤٢﴾ ٣٨٤

وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُونُواْ شُهَدَاء عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنتَ عَلَيْهَا إِلاَّ لِنَعْلَمَ مَن يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّن يَنقَلِبُ عَلَى عَقِبَيْهِ وَإِن كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلاَّ عَلَى الَّذِينَ هَدَى اللهُ وَمَا كَانَ اللهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ إِنَّ اللهَ بِالنَّاسِ لَرَؤُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿١٤٣﴾ ٣٩٠

قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاء فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنتُمْ فَوَلُّواْ وُجُوِهَكُمْ شَطْرَهُ وَإِنَّ الَّذِينَ أُوْتُواْ الْكِتَابَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِن رَّبِّهِمْ وَمَا اللهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ (١٤٤) ٣٩٧

وَلَئِنْ أَتَيْتَ الَّذِينَ أُوْتُواْ الْكِتَابَ بِكُلِّ آيَةٍ مَّا تَبِعُواْ قِبْلَتَكَ وَمَا أَنتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ وَمَا بَعْضُهُم بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءهُم مِّن بَعْدِ مَا جَاءكَ مِنَ الْعِلْمِ إِنَّكَ إِذَاً لَّمِنَ الظَّالِمِينَ ﴿١٤٥﴾ ٥٠٢

الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءهُمْ وَإِنَّ فَرِيقاً مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿١٤٦﴾ ٥٠٦

الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ فَلاَ تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ﴿١٤٧﴾ ٥٠٩

وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُواْ الْخَيْرَاتِ أَيْنَ مَا تَكُونُواْ يَأْتِ بِكُمُ اللهُ جَمِيعًا إِنَّ اللهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٤٨﴾ ٥١١

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِنَّهُ لَلْحَقُّ مِن رَّبِّكَ وَمَا اللهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿١٤٩﴾ ٥١٣

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنتُمْ فَوَلُّواْ وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ لِئَلاَّ يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ إِلاَّ الَّذِينَ ظَلَمُواْ مِنْهُمْ فَلاَ تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي وَلأُتِمَّ نِعْمَتِي عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿١٥٠﴾ ٥١٦

كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولاً مِّنكُمْ يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُم مَّا لَمْ تَكُونُواْ تَعْلَمُونَ ﴿١٥١﴾ ٥٢٠

فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُواْ لِي وَلاَ تَكْفُرُونِ ﴿١٥٢﴾ ٥٢٣

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ اسْتَعِينُواْ بِالصَّبْرِ وَالصَّلَوةِ إِنَّ اللهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿١٥٣﴾ ٥٢٦

وَلاَ تَقُولُواْ لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبيلِ اللهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَكِن لاَّ تَشْعُرُونَ ﴿١٥٤﴾ ٥٢٨

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوفْ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الأَمَوَالِ وَالأنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ ﴿١٥٥﴾ ٥٣١

الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُواْ إِنَّا لِلهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعونَ ﴿١٥٦﴾ ٥٣٥

أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ ﴿١٥٧﴾ ٥٣٧

Presented by: https://jafrilibrary.com

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ اللهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِ أَن يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ ﴿١٥٨﴾ ٥٣٩

إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى مِن بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ أُولَئِكَ يَلعَنُهُمُ اللهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللاَّعِنُونَ ﴿١٥٩﴾ ٥٤٣

إِلاَّ الَّذِينَ تَابُواْ وَأَصْلَحُواْ وَبَيَّنُواْ فَأُوْلَئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿١٦٠﴾ ٥٤٧

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلآئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴿١٦١﴾ ٥٤٩

خَالِدِينَ فِيهَا لاَ يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلاَ هُمْ يُنظَرُونَ ﴿١٦٢﴾ ٥٥١

وَإِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ لاَّ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ﴿١٦٣﴾ ٥٥٣

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَاخْتِلاَفِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنفَعُ النَّاسَ وَمَا أَنزَلَ اللهُ مِنَ السَّمَاءِ مِن مَّاء فَأَحْيَا بِهِ الأرْضَ
بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِن كُلِّ دَآبَّةٍ وَتَصْرِيفِ الرِّيَاحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخِّرِ بَيْنَ السَّمَاء وَالأَرْضِ لآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿١٦٤﴾ ٥٥٦

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَتَّخِذُ مِن دُونِ اللهِ أَندَاداً يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللهِ وَالَّذِينَ آمَنُواْ أَشَدُّ حُبًّا لِّلهِ وَلَوْ يَرَى الَّذِينَ ظَلَمُواْ إِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ أَنَّ الْقُوَّةَ لِلهِ جَمِيعاً وَأَنَّ اللهَ
شَدِيدُ الْعَذَابِ ﴿١٦٥﴾ ٥٦١

إِذْ تَبَرَّأَ الَّذِينَ اتُّبِعُواْ مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُواْ وَرَأَوُاْ الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الأَسْبَابُ ﴿١٦٦﴾ ٥٦٥

وَقَالَ الَّذِينَ اتَّبَعُواْ لَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّأَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّؤُواْ مِنَّا كَذَلِكَ يُرِيهِمُ اللهُ أَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ عَلَيْهِمْ وَمَا هُم بِخَارِجِينَ مِنَ النَّارِ ﴿١٦٧﴾ ٥٦٨

يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُواْ مِمَّا فِي الأَرْضِ حَلاَلاً طَيِّباً وَلاَ تَتَّبِعُواْ خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿١٦٨﴾ ٥٤٢

إِنَّمَا يَأْمُرُكُمْ بِالسُّوءِ وَالْفَحْشَاء وَأَن تَقُولُواْ عَلَى اللهِ مَا لاَ تَعْلَمُونَ ﴿١٦٩﴾ ٥٤٥

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنزَلَ اللهُ قَالُواْ بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءنَا أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لاَ يَعْقِلُونَ شَيْئاً وَلاَ يَهْتَدُونَ ﴿١٧٠﴾ ٥٤٨

وَمَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُواْ كَمَثَلِ الَّذِي يَنْعِقُ بِمَا لاَ يَسْمَعُ إِلاَّ دُعَاء وَنِدَاء صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لاَ يَعْقِلُونَ ﴿١٧١﴾ ٥٨٢

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ كُلُواْ مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُواْ لِلهِ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ﴿١٧٢﴾ ٥٨٥

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلاَ عَادٍ فَلا إِثْمَ عَلَيْهِ إِنَّ اللهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٧٣﴾ ٥٨٨

إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلَ اللهُ مِنَ الْكِتَابِ وَيَشْتَرُونَ بِهِ ثَمَنًا قَلِيلاً أُولَئِكَ مَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ إِلاَّ النَّارَ وَلاَ يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلاَ يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ
عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٧٤﴾ ٥٩٣

أُولَئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُاْ الضَّلاَلَةَ بِالْهُدَى وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ فَمَآ أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ﴿١٧٥﴾ ٥٩٨

ذَلِكَ بِأَنَّ اللهَ نَزَّلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُواْ فِي الْكِتَابِ لَفِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ ﴿١٧٦﴾ ٦٠٠

لَّيْسَ الْبِرَّ أَن تُوَلُّواْ وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ وَالْمَلآئِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَآتَى الْمَالَ عَلَى حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَى
وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَالسَّآئِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ وَأَقَامَ الصَّلوةَ وَآتَى الزَّكَوةَ وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُواْ وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاء والضَّرَّاء وَحِينَ
الْبَأْسِ أُولَئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ﴿١٧٧﴾ ٦٠٣

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالأُنثَى بِالأُنثَى فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاء إِلَيْهِ
بِإِحْسَانٍ ذَلِكَ تَخْفِيفٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ فَمَنِ اعْتَدَى بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٧٨﴾ ٦١٢

وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَاْ أُولِيْ الأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿١٧٩﴾ ٦١٨

كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِن تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالأقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ ﴿١٨٠﴾ ٦٢٠

فَمَن بَدَّلَهُ بَعْدَمَا سَمِعَهُ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى الَّذِينَ يُبَدِّلُونَهُ إِنَّ اللهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿١٨١﴾ ٦٢٣

فَمَنْ خَافَ مِن مُّوصٍ جَنَفًا أَوْ إِثْمًا فَأَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلاَ إِثْمَ عَلَيْهِ إِنَّ اللهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٨٢﴾ ٦٢٥

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿١٨٣﴾ ٦٢٨

Presented by: https://jafrilibrary.com

أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ فَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ وَأَن تَصُومُواْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۱۸۴﴾ ۶۳۱

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيَ أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَن كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ اللّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلاَ يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُواْ الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُواْ اللّهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿۱۸۵﴾ ۶۳۷

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُواْ لِي وَلْيُؤْمِنُواْ بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ﴿۱۸۶﴾ ۶۴۵

أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَآئِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ عَلِمَ اللّهُ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَخْتانُونَ أَنفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنكُمْ فَالآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُواْ مَا كَتَبَ اللّهُ لَكُمْ وَكُلُواْ وَاشْرَبُواْ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّواْ الصِّيَامَ إِلَى الَّليْلِ وَلاَ تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ تِلْكَ حُدُودُ اللّهِ فَلاَ تَقْرَبُوهَا كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللّهُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿۱۸۷﴾ ۶۴۸

وَلاَ تَأْكُلُواْ أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُواْ بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُواْ فَرِيقًا مِّنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالإِثْمِ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۱۸۸﴾ ۶۵۶

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الأَهِلَّةِ قُلْ هِيَ مَوَاقِيتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوْاْ الْبُيُوتَ مِن ظُهُورِهَا وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقَى وَأْتُواْ الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا وَاتَّقُواْ اللّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿۱۸۹﴾ ۶۶۱

وَقَاتِلُواْ فِي سَبِيلِ اللّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلاَ تَعْتَدُواْ إِنَّ اللّهَ لاَ يُحِبِّ الْمُعْتَدِينَ ﴿۱۹۰﴾ ۶۶۶

وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ وَأَخْرِجُوهُم مِّنْ حَيْثُ أَخْرَجُوكُمْ وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ وَلاَ تُقَاتِلُوهُمْ عِندَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتَّى يُقَاتِلُوكُمْ فِيهِ فَإِن قَاتَلُوكُمْ فَاقْتُلُوهُمْ كَذَلِكَ جَزَاء الْكَافِرِينَ ﴿۱۹۱﴾ ۶۶۸

فَإِنِ انتَهَوْاْ فَإِنَّ اللّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿۱۹۲﴾ ۶۷۱

وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لاَ تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِلّهِ فَإِنِ انتَهَواْ فَلاَ عُدْوَانَ إِلاَّ عَلَى الظَّالِمِينَ ﴿۱۹۳﴾ ۶۷۳

الشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمَاتُ قِصَاصٌ فَمَنِ اعْتَدَى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُواْ عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدَى عَلَيْكُمْ وَاتَّقُواْ اللّهَ وَاعْلَمُواْ أَنَّ اللّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ﴿۱۹۴﴾ ۶۷۵

وَأَنفِقُواْ فِي سَبِيلِ اللّهِ وَلاَ تُلْقُواْ بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ وَأَحْسِنُوَاْ إِنَّ اللّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ﴿۱۹۵﴾ ۶۷۹

اشاری (۱) ۶۸۴

آ ۶۸۴

الف ۶۸۶

ب ۷۰۰

اشاری (۲) ۷۰۵

پ ۷۰۵

ت ۷۰۷

ث ۷۱۱

Presented by: https://jafrilibrary.com

ج ۴۱۱
چ ۴۱۳
ح ۴۱۴
خ ۴۱۶
اشاریے(۳) ۴۲۳
د ۴۲۳
ذ ۴۲۶
ر ۴۲۷
ز ۴۳۰
س ۴۳۰
ش ۴۳۲
ص ۴۳۴
ض ۴۳۵
ط ۴۳۵
ظ ۴۳۶
ع ۴۳۶
غ ۴۴۲
اشاریے(۴) ۴۴۳
ف ۴۴۳
ق ۴۴۴

Presented by: https://jafrilibrary.com

ک ۷۴۸
گ ۷۵۲
اشاریی (۵) ۷۵۴
ل ۷۵۴
م ۷۵۵
ن ۷۶۵
و ۷۶۷
ه ۷۶۹
ي ۷۷۰